بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُعا

اللہ میرے اللہ تقدیر بنا دینا
رحمت کا میرے سر سے سایا نہ ہٹا دینا
دنیا کا مسافر ہوں مشکل ہیں سبھی راہیں
جاری ہے سفر میرا منزل کا پتہ دینا
پُرنور میری آنکھیں ہوجائے بصارت سے
تو میری بصارت کو کچھ ایسی ضیا دینا

ہم کام کریں ایسے ہو جس میں رضا تیری
ایمان کی دولت سے ہم کو تو سجا دینا
مانگے ہے دُعا تجھ سے تیرا یہ حبیب اتنی
ہم سب کو عبادت کی توفیق خدا دینا
۔ حبیب ندیم

عالمی منظر

دنیا کے مسلمانوں کی آواز

خدانے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

منظر احمد محمد مُلّا

(مرین فیٹر مرچنٹ نیوی)

فہرست Index

نمبر شمار	مضامین	Page No.
1	copy right	1
2	مصنف کا پتہ	2
3	**اپنی بات**	4
4	مصنف کا تعارف	6
5	دنیا میں آج چھ(۶) بڑے مذہب ہیں	17
6	بٹوارے کی سیاست(Divide and Rule)لوگوں کو تقسیم کرواور حکومت کرو۔	20
7	Partion of India	21
8	Demolition of the Babri Masjid	24
9	intolerance	27
10	Police	31
11	Encounter	32
12	Jail(جیل)	34
13	قانون	39
14	وکیل	41
15	Doctor	42

16	pharmacy	46
17	سرکاری دفتر	47
18	سوسائٹی	47
19	اسکول	48
20	آج کی تاریخ میں مسلم	49
21	گھر واپسی	52
22	love jihad	57
23	BEEF BAN صرف گائے اور بیل کے گوشت پر ہی پابندی کیوں؟	58
24	اس ہندوتوا پارٹی کے جو مسلم نیتا ہیں جوان کی پارٹی کو خوش کرنے اپنے ہندو آقا کو خوش کرنے جوان کو ہو پسند وہی بات کریں گے یہ دن کو اگر رات کہیں یہ رات کہیں گے۔	65
25	مسلم کھلاڑی sports	77
26	بالی ووڈ bollywood	79
27	Job	81
28	Immigration and airlines for muslims	87
29	U.S visa for muslims	90
30	intolerance in the world for muslims	93
31	ورلڈ کپ میچ تیل کا کھیل امریکہ اسرائیل انکا ساتھ دینے والے ملک ورلڈ جیتنا چاہتے ہیں	99

32	سب سے بڑا سعودی عربیہ ہے	107
33	war in afghanistan	110
34	کیا آپ لوگوں کو اب بھی لگتا ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر مسلمانوں نے توڑا ہے؟ کیا مسلم Terrorist ہیں؟	116
35	اسامہ بن لادن مرا یا زندہ ہے ؟	131
36	پھنس گئے اوبامہ	139
37	Corporate World	140
38	تیل کی قیمت کم ہوئی ہے اس کی وجہ ISIS جس کو بغدادی چلاتا ہے	143
39	Danga دنگا انسان کو ننگا بنا دیتا ہے گجرات میں گودھرا اسٹیشن پر سابرمتی ایکسپریس	153
40	مظفر نگر	159
41	بدلہ سب کو چاہئے ہوتا ہے	164
42	Yaqoob Memon	165
43	سکیوریٹی (Security) کے نام پر لاکھوں کروڑوں روپے فائدہ	169
44	سارے جہاں سے اچھا امریکہ ہمارا ہندو ہیں ہم یہ ہندوستاں ہمارا	173
45	جاگو wake up	175
46	مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا	177

47	India / Paskistan	188
48	سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا	190
49	مسلم ہی کیوں؟	194
50	کیا مسلم ہونا گناہ ہے؟ کیا مسلم نام رکھنا گناہ ہے؟	196
51	Islamic Take Over	198
52	صدیوں سے رہا ہے زمانہ دشمن اپنا ” کچھ تو بات ہوگی ہم میں جو ابھی تک ٹکے ہوئے ہیں۔	216
53	مضبوط عمارت مسلم دشمنی کی بھینٹ چڑھائی جانے والی مساجد	224
54	ہماری قوم کی سب سے بڑی پرابلم (Problem) ہے کہ ہم آج ایک چھتری کے نیچے نہیں ہیں بلکہ 73 فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔	233
55	Hanbali, Hanfi, Maliki, Shafi اور شاید آپ لوگ ایک اور مسلک نہیں جانتے وہ ہے Zahiri ۔ آج اہل حدیث والے اس پرانی اسکول کو نئی بنا کر پیش کر رہے ہیں۔	256
56	آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آج تک دنیا میں مسلمانوں کے اتنے ہی اسکول؟	257
57	جو لوگ فرقے بناتے ہیں فرقہ بنانے والے شاید اپنے فرقوں کی خبر نہیں رکھتے کہ ان فرقوں کی وجہ سے کیا ماحول بن گیا ہے۔ چاہے وہ درگاہ والے ہوں، چاہے وہ تبلیغ والے ہوں یا اہل حدیث والے ہوں۔ میں ان تینوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج ہماری قوم کے بیچ میں کیا ہو رہا ہے؟	266

58	(Part 2) ہے شیعہ	276
59	آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال کے دن سے آج تک کا خلیفوں کے ادوار	285
60	اب ہم چلتے ہیں امام کی طرف۔ ویسے تو امام شیعہ اور سنّی دونوں میں ہوتے ہیں	295
61	شیعہ اور سنّی کے علاوہ ہماری قوم کا تیسرا حصہ ہے Ibadiyyas عبادیاس جنہیں پہلے خارجیت (Kharijit) کہتے ہیں۔ یہ ہماری فلم کا Part 3 ہے۔	301
62	شیعہ اور سنّی عبادیاس کے علاوہ ہماری قوم میں دُنیا میں اور بھی فرقے ہیں	301
63	73 فرقے دو طرح سے ہے۔ ایک جو ہم ہندوستان والے سنتے ہیں، دوسری تحریر 73 فرقوں کے نام عربی زبان میں ہے۔ جن کا ترجمہ انگلش میں ہی ہے۔	304
64	”نہ شیعہ نہ سنّی کی تقسیم سے مطلب ہوتا ہے ہم لوگوں کے قاتل کو صرف ”م“ سے مطلب ہوتا ہے“	320
65	why not kill two bird with one stone	322
66	ہماری دوسری پرابلم (Problem) ہے جماعت (Caste)	326
67	ہماری تیسری پرابلم (Problem) ہم بہت ہی جلدی کسی کی بھی باتوں میں آجاتے ہیں	334
68	ہماری چوتھی پرابلم (Problem) ہے غصہ	342

69	FREEDOM OF SPEECH / FREEDOM OF EXPRESSION	345
70	ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی	346
71	فرانس کی ایک میگزین Charlie Hebdo	348
72	تیسری عالمی جنگ WORLD WAR 3	355
73	کملیش تیواری	361
74	ہماری پانچویں پرابلم (Problem) Education ہے	366
75	پانچ پرابلم ہمارے ہاتھوں کی پانچ انگلیوں کی طرح ہیں۔ ہم ایک ایک کرکے پانچوں پرابلم ختم کرتے ہیں،	382
76	(ا) فرقہ (Branch, Group) پرابلم ختم کرنے کا ارادہ	384
77	ایک ایسا فارمولا ہے دنیا کے مسلمانوں کو ایک کرنے کا کہ اسلام کے خلاف سب سازشیں ختم ہوں گی جتنے بھی اسلام کے دشمن ہیں ان کے سب پلان دھرے کے دھرے رہ جائیں گے	397
78	ہماری دوسری پرابلم ہے جماعت (Caste)۔ پرابلم ختم کرنے کا ارادہ	405
79	ہماری تیسری پرابلم (Problem) ہم جلدی کسی کی بھی باتوں میں آجاتے ہیں۔ پرابلم ختم کرنے کا ارادہ	405
80	ہماری چوتھی پرابلم ہے غصہ، غصے پر کنٹرول کرنا ہے	406
81	اب ہمارا پانچواں پرابلم ہے ایجوکیشن، دین اور دنیا دونوں کا علم حاصل کرلیتے	406

82	پانچ مہم Campaign-5 mission impossible ALAMI MANZAR (ا) the voice of the world muslims دنیا کے مسلمانوں کی آواز	408
83	UNITED MUSLIM LEAGUE (2) TRUST	417
84	UNITED MUSLIM LEAGUE(3)	439
85	سیاست مسلمانوں کے لیے صرف وقتی فوری طور پر مختصر علاج POLITICS IT IS THE FIRST AID KIT FOR MUSLIMS	443
86	MBRELLA MOVEMENT (4)	481
87	میرے کتاب کی اب تک کے سفر کی کہانی Journey of the umbrella movement	499
88	جن کو ہم قوم کا ذمہ دار بنا چکے ہیں انکو قوم کی فکر نہیں ہے	524
89	YES WE CAN come out be (5) proud as a muslim	526

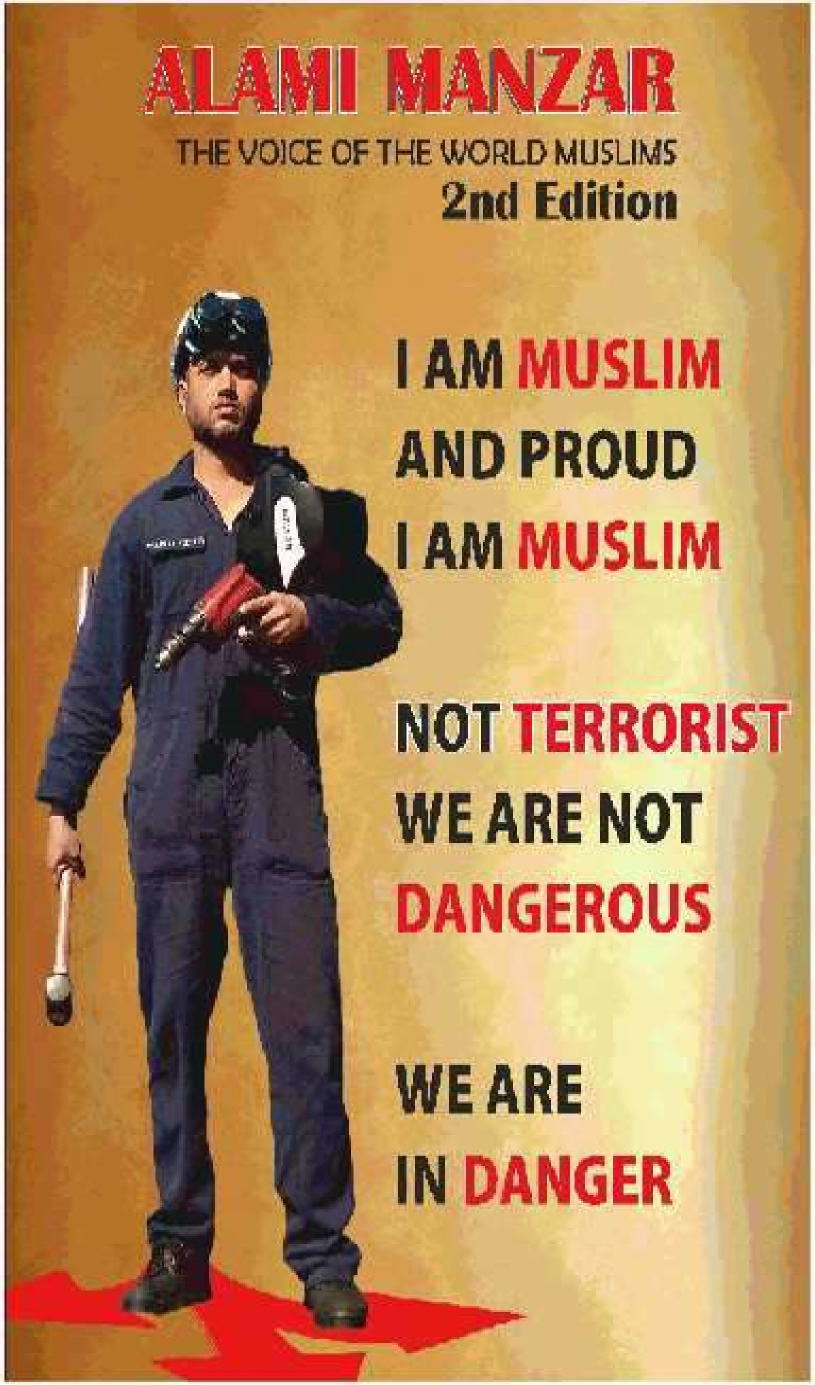
ALAMI MANZAR
THE VOICE OF THE WORLD MUSLIMS
2nd Edition
I AM MUSLIM
AND PROUD
I AM MUSLIM
NOT TERRORIST
WE ARE NOT
DANGEROUS
WE ARE
IN DANGER

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

All Rights Reserved

This book or any portion there of may not be reprodued or used in any manner whatsoever without the express written permission of the an author except for the use of brief quotations in a book review.

نام کتاب: **عالمی منظر** (دنیا کے مسلمانوں کی آواز)

مصنف : منظر احمد محمد مُلّا

اشاعت اول: ۱۵ دسمبر ۲۰۱۴ء
First Edition : 15 Dec. 2014
صفحات : 224

اشاعت دوم: اپریل ۲۰۱۶ء
Second Edition : April 2016
صفحات : 555

مصنف کا پتہ :

Labbaik Co-operative Housing Society
B' wing, Flat No. 7, Opp. St. Depo, Behind
Safina Lodge, Alibag, Dist. Raigad,
Maharashtra, India.
Contact : 0091- 8805510331

E-mail: maaviya23@yahoo.in

Social Media

E-mail:mullan747@gmail.com

Facebook:- Manzar Mulla

Manzar Mulla

facebook pages:- United Muslim league

Alami Manzar the voice of the world muslims

Groups:- United Muslims League

Umbrella Movement

United Muslims League Trust

Alami Manzar the Voice of the World Muslims

YES WE CAN come out be proud as muslim

Instagram:- mulla manzar

Whatsapp: 0091-8805510331

Whatsapp Group:- United Muslims League

IMO:- 0091-8805510331

twitter:- Mulla Manzar @manzar_Mulla

Google+: G+Mulla Manzar

You Tube:- Mulla Manzar

اپنی بات

یہ کتاب صرف مسلمانوں کے لیے ہے، اُن مسلمانوں کیلئے جو آپس میں مل جُل کر رہنا چاہتے ہیں۔ ایک ہونا چاہتے ہیں جو اپنے پیروں پر کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ اس کتاب کا مقصد بھی مسلم 73 فرقوں مسلم جماعتوں کو ایک چھتری کے نیچے لانا ہے۔ جو لوگ میری کتاب پہلی بار خرید رہے ہیں میں انہیں صاف صاف کہہ دیتا ہوں یہ کہ کتاب فرقہ پرست لوگوں اور سیاست میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یا ٹرسٹ کے نام پر جماعت یا فرقوں کی دکان چلانے والوں کے لیے نہیں ہے، یہ کتاب صرف ان کے لیے ہے جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، جو اپنی قوم سے ہمدردی رکھتے ہیں، اذان ہونے پر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ مسجد ہری ہے یا سفید، اذان کی آواز سن کر مسجد میں جاتے ہیں اور بنا شرط امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک مسجد میں جمع ہوتے ہیں، یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہے میری کتاب پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ آپ کو فرقہ پرستی، نسل پرستی، سیاست پرستی کا چشمہ نکال کر یہ کتاب پڑھنا ہوگا ورنہ آپ کو دکھائی تو دے گا مگر سمجھ میں نہیں آئے گا۔ آپ کا وقت ضائع ہوگا جن کو آج قوم کی حالت سمجھ میں نہیں آتی ان کو میری کتاب کا فائدہ نہیں ہو سکتا آپ کے پیسے آپ کا قیمتی وقت برباد ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کو دوسری کتاب کی طرح نا لینا یہ کتاب صرف پڑھنے کے لیے نہیں یہ کتاب ہماری قوم کی حالت بدلنے کے لیے ہے ایک revolution کرانتی آندھی لانے کی کوشش ہے come out be proud! اپنے گھر سے نکل کر اپنی قوم کی حالت بدل کر مسلم ہونے پر فخر کرنا ہے لوگوں کو یہ پیغام دینا ہے be Muslim مسلم بن کر رہو۔

میں **"منظر احمد محمد مُلا"** پانی کے جہاز میں کام کرتا ہوں تقریباً دُنیا گھوم چکا ہوں۔ ہوائی جہاز سے کئی ملکوں میں گیا ہوں۔ میں جن پانی کے جہازوں میں کام کرتا ہوں وہاں تقریباً ہندوستان کی سبھی ریاستوں کے لوگ میرے ساتھ کام کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے لوگوں سے میں ملتا ہوں، اُن کے ملک میں جاتا ہوں آج دنیا بھر کے لوگوں اور ہندوستان کے لوگوں میں مسلمانوں کے لیے اُن کے دلوں میں نفرت محسوس کر رہا ہوں۔ امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور ان کا ساتھ دینے والے ملک اور آج جو ہندوستان میں موجودہ سرکار ہے ان لوگوں کی کہیں نہ کہیں مجھے ایک سازش لگ رہی ہے۔ بہت بڑا خطرہ محسوس کر رہا ہوں شاید میری طرح میرے مسلمان بھائی دنیا نہیں گھومتے اور نہ ہندوستان کی مختلف ریاستوں کے باشندوں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ جو کچھ میں محسوس کر رہا ہوں جو کچھ میں نے دیکھا، جو کچھ میں نے پڑھا، آپ لوگوں کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں، کافی سیدھی سادی زبان میں سمجھانے کی کچھ کوشش کر رہا ہوں ہر بات کو بہت ہی تفصیل سے مثالیں دیکر سمجھانے کی کوشش کیا ہوں تا کہ ایک عام آدمی بھی میری بات کو آسانی سے سمجھ جائے۔ ہم لوگ اپنے گھروں میں اپنی اپنی ریاستوں کی زبان کے حساب سے بات کرتے ہیں، اردو، ہندی، انگلش، مراٹھی اور دوسری زبانوں میں گفتگو کرتے ہیں۔

اس کتاب کی زبان جان بوجھ کر عام رکھی گئی ہے، جو ہم روزانہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں یعنی اردو انگلش ہندی مکس کر کے۔ کتاب اردو میں ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف اردو ہے۔ آج دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کون کر رہا ہے؟ اور کیوں کر رہا ہے؟ اُس سے نپٹنے کے لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ اس بات کو بتانے کی کچھ کوشش اس کتاب میں کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں کافی باتیں ایسی بھی ہیں جو پہلے کسی نیوز چینل نے نہیں بتائی اور ایسی کئی باتیں ہیں جو ایک عام آدمی نہیں جانتا، ان تمام باتوں کو میں ایک عام آدمی تک اس کتاب کے ذریعے پہنچانا چاہتا ہوں۔ جن مسلم بھائیوں کو ان سب باتوں میں دلچسپی نہیں ہے وہ میری اس کتاب کو نہ خریدیں اور نہ پڑھنے کی کوشش کریں مہربانی کر کے اپنا وقت ضائع نہ کریں اور اس کتاب کا کچھ اور مطلب نکالنے کی کوشش نہ کریں، جو لوگ اس کتاب کو پڑھنا چاہتے ہیں وہ بھی میرے مقصد کو سمجھیں اگر لکھنے میں مجھ سے کوئی غلطی ہوئی تو ان شاءاللہ کتاب کے اگلے ایڈیشن میں میں اپنی اس غلطی کو سدھارنے کی کوشش کرونگا۔ **اتنا سب کچھ کہنے کے باوجود میری کتاب کا اگر کوئی غلط مطلب نکالتا ہے تو اُس کا ذمہ دار میں نہیں رہوں گا۔**

مصنف
منظر احمد محمد مُلا
(مرین فیلڈ مرچنٹ نیوی)

مصنف کا تعارف

میری پہلی کتاب پڑھ کر کچھ لوگوں نے کہا کہ ایک عام آدمی یہ کتاب نہیں لکھ سکتا۔ اس کے لیے میں اپنا تعارف کر رہا ہوں۔ کیونکہ مصنف کا تعارف بھی ضروری ہے ورنہ مجھے اپنا اتنا بڑا تعارف دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے اپنی پہلی کتاب میں مختصر تعارف دیا تھا اس بار زیادہ تعارف بتا رہا ہوں، پورا بائیوڈاٹا بتا رہا ہوں۔ ویسے کسی بھی مصنف کی کہانی کا ایک کردار ہوتا ہے، میری کتاب کا کردار میں خود تھا اور ہوں۔ اس لیے اس کتاب میں بھی میری کہانی ہے کتاب میں کچھ باتیں پیش کرنے میں جو باتیں سامنے آئی ہیں ان کا ذکر کرتا ہوں، جس طرح ہمارے مشہور کرکٹر سچن تینڈولکر پر لوگ سوال اٹھاتے ہیں، تو وہ اپنے منہ سے نہیں اپنے بلے سے جواب دیتے ہیں، اسی طرح میں اپنے قلم سے جواب دے رہا ہوں، کتاب میں جہاں جہاں سوال اٹھے ہیں، میں نے اپنے قلم سے جواب دیا ہے۔ کچھ کا کہنا یہ بھی تھا کہ اس نے اپنے گھر کی باتیں اس کتاب میں لکھی ہے۔ میں دوسروں پر انگلی اٹھانے سے اچھا پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا پسند کرتا ہوں اور میری کتاب کا عنوان ہے بدلوں، اگر میں خود نہیں بدلوں گا تو اپنی قوم کو کیسے بدل پاؤں گا۔ مگر پھر بھی کچھ ضروری معلومات دے رہا ہوں۔ یہ کتاب میں نے لکھی نہیں ہے، میرے حالات اور میرے قوم کے حالات نے مجھ سے لکھوائی ہے۔ نہ میں مصنف ہوں، نہ CM ہوں، نہ PM ہوں، جو اپنی من کی بات ریڈیو یا الیکٹرانک میڈیا یا پرنٹ میڈیا کے ذریعے نشر کر سکتا ہوں اور نہ کوئی اخبار مجھے امریکا، اسرائیل اور آر ایس ایس کی سچائی لکھنے دے گا۔ اور نہ ہی میرے پاس کوئی Peace ٹی وی ہے۔ میں ایک activities ہوں social worker ہوں میرا کام لوگوں کو جگانا اور قوم کا بھلا کرنا ہے میں نے زمانے کی گرمی اور سردی محسوس کی ہے آج اس دورہ عالم کی حالت سمجھتا ہوں

”مانا کہ آج دور نہیں کتابوں کا، مگر نہیں ہے کوئی اور ذریعہ میرے پاس میری سوئی ہوئی قوم کو جگانے کا“ جب سے دیکھا اور سمجھا اپنی اور قوم کی حالت کو تو مصنف بن گیا، مجھے میری قوم کی حالت دیکھ کر غصہ آتا ہے۔ اسی غصے میں ہمارے قوم کے لوگ اپنے ہاتھوں میں ہتھیار اٹھاتے ہیں، میں نے اپنے ہاتھوں میں قلم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ قوم کو ایک چھتری کے نیچے لانا آسان نہیں ہے لیکن میں جس سوسائٹی میں رہتا ہوں میں اس بلڈنگ کا صدر ہوں میری بلڈنگ میں

36 فلیٹس ہیں اور ان میں رہنے والے سب مسلم ہیں۔ میں جب ان کو میٹنگ میں بلاتا ہوں تو چند ہی لوگ آتے ہیں، باقی کچھ نہ کچھ بہانا کرتے ہیں، جیسے کہ میرے بچے کے امتحانات ہیں۔ حالانکہ میٹنگ اتوار کو ہوتی ہے۔ کوئی طبیعت کی کی خرابی کا بہانا بناتا ہے تو کوئی کسی کی شادی یا کسی رشتہ دار کی میت کا بہانا بناتا ہے۔ ہم نے کہا کہ جو میٹنگ میں نہیں آئے گا اس کو ایک ہزار جرمانہ دینا ہوگا، اب ایک ہزار کے ڈر سے سب آتے ہیں۔ اسی طرح جب میری قوم کے لوگوں کے گھر جلائے جاتے ہیں بم سے اڑائے جاتے ہیں ہماری عورتوں کی عزت لوٹی جاتی ہے، تب مسلمان ایک ہوتے ہیں اور جب یہ سب نہیں ہوتا تب یہ لوگ بہانے کرتے رہتے ہیں۔ کبھی فرقوں کا بہانا، کبھی سیاست کا بہانا، کبھی گھر کی ذمہ داری کا بہانا کرتے رہتے ہیں میں اپنی قوم پر سختی تو کر نہیں سکتا مگر جنھوں نے میری قوم کے ساتھ سختی برتی ہے۔ میں انھیں اس کتاب کے ذریعے اپنی قوم کے سامنے لانے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ لوگ کم سے کم اس ڈر سے ایک چھتری کے نیچے آئے ورنہ عورتوں کی عزت لوٹنے، گھر جلنے اور اپنوں کو کھونے کے بعد تو جانور بھی ایک ہو کر رہتے ہیں۔ جس طرح 1000 روپے کے نقصان کے ڈر سے لوگ میٹنگ میں آتے ہیں۔ ان کو 1000 روپے کا نقصان سمجھ میں آیا۔ اسی طرح جس دن ان کو قوم کا نقصان سمجھ میں آئے گا اس دن ایک چھتری میں آئیں گے۔ ان شاءاللہ

جس طرح کسی کہانی کا ایک کردار ہوتا ہے، اگر کوئی فلم کی کہانی لکھتا ہے اس کہانی کو ہیرو پردے پر نبھاتا ہے، اسی طرح مجھے بھی اپنی کہانی لکھنے میں ایک کردار کی ضرورت تھی، چونکہ میری کتاب کی کہانی میری قوم سے تعلق رکھتی ہے، اس لیے ایک مسلم کردار ہونا ضروری ہے، اس لیے میں نے اپنے آپ کو میری کتاب کا کردار رکھا ہے۔ میرا تعلق ہندوستان سے ہے اس لیے زیادہ تر باتیں ہندوستان کی ہیں۔ ہندوستان کا مسلم آج اپنے آپ کو کتنا محفوظ سمجھتا ہے، ایک چھوٹے سے گاؤں سے ایک لڑکا امریکہ تک جاتا ہے اس کے سفر کی ایک کہانی ہے۔

میں ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہوں جہاں صرف 12 گھر مسلمانوں کے ہیں اور 100 سے زیادہ ہندوؤں کے گھر ہیں۔ چھوٹا گاؤں ہونے کی وجہ سے تعلیم کے لیے بڑے گاؤں میں جانا پڑا۔ پھر اس کے بعد بڑے شہر میں بورڈنگ اسکول گیا۔ اسکول کے بعد نوکری کی تلاش میں ممبئی آیا، ممبئی پورٹ ٹرسٹ Bombay port trust میں دو سال کام کیا، ممبئی میں

19 جگہ رہا ہوں، بمبئی جہاں ہندوستان کے ہر کونے کا آدمی رہتا ہے۔ دنیا کے بڑی آبادی والے شہروں میں اس شہر کی گنتی ہوتی ہے۔ اس شہر میں بھنڈی بازار، ڈونگری، مجگاؤں، ڈاک یارڈ روڈ، وڈالا، انٹاپ ہل پوسٹ آفس کے سامنے، وڈالا مدینا کالونی قبرستان کے پاس، دھاراوی 60 feet اور feet90 روڈ کے بیچ میں جھوپڑ پٹی میں بھی رہا ہوں جو ایشیا کی سب سے بڑی جھوپڑ پٹی کہلاتی ہے۔ کرلا میں جری مری میں ڈیسوزا کمپلیکس ایئرپورٹ کے پیچھے، گوونڈی میں شیواجی نگر بیگن واڑی، بمبئی کے پاس پنویل روپالی سینما کے سامنے اور ایک جگہ مارکیٹ کے پاس، نیو پنویل باٹھیا کالج کے سامنے، اُرن، مورا ان سب جگہوں پہ میں الگ الگ مذہب اور الگ الگ ریاستوں کے لوگوں کے ساتھ رہا ہوں۔ کچھ جگہ چال میں، کچھ جگہ بلڈنگ میں، فلیٹ اور جھوپڑ پٹی میں بھی رہا ہوں۔ گاؤں کے ہم جماعت کے روم میں بڑے نوجوان لوگ ایک ہی کمرے میں روزی روٹی کی تلاش میں بمبئی میں رہتے ہیں، اِن کے ساتھ بھی رہا اور بمبئی میں ہاسٹل میں بھی رہا جہاں ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔

ان سب جگہوں پہ میری زندگی گزری ہے۔ ہر جگہ کی ایک کہانی ہے جو میں اس کتاب میں نہیں بتا سکتا نہ اس کتاب میں اتنی جگہ ہے، نہ ہی اس کتاب کا مضمون اس سے متعلق ہے۔ میں خود ایک کہانی ہوں، بچپن سے گھر سے باہر ہوں، کبھی نانی کے پاس تو کبھی بورڈنگ اسکول میں بہت درد بھری کہانی ہے میری۔ ان شاءاللہ کسی اور کتاب میں اس کا ذکر کروں گا۔ فی الحال میں ان لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں جن لوگوں کو صرف بڑے اور نامچین لوگوں کی کتاب پڑھنے کا شوق ہے۔ ورنہ مجھے اپنا اتنا بڑا تعارف دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ میرے باپ دادا کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ انہوں نے مغل انگریز اور ہندو راجہ کی غلامی بھی کی ہے۔ اور میرے والد نے انڈین Indian navy میں کام کیا ہے اس ملک کی حفاظت کی ہے، بعد میں مرچنٹ نیوی میں چیف انجینئر تھے اور میں بھی Merchant navy میں کام کرتا ہوں، پوری دنیا گھومتا ہوں، ہندوستان کے سبھی مذہب کے لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ Parsi, Jain, christian, Buddhist Sikh, Hindu کئی کاسٹ cast کے لوگ ملتے ہیں، سندھی، راجپوت، مراٹھا کے ساتھ کام کیا ہوں، تقریباً سبھی ریاست کے لوگ جیسے Arunachala pradesh, Andhra

Pradesh, Chhattisgarh, Chandigarh, Bihar, Aassam, Pradesh, Haryana, Gujarat, Goa, Delhi, Daman Himachal and diu, Kerala, Karnataka, Jharkhand, Jammu, Kashmir, Odisha, Maharashtra, Madhya pradesh, Lakshadweep, Telangana, Tamil Nadu, Rajsthan, Punjab, Puducherry, West bengal, Uttarakhand, Utter pradesh. وغیرہ ریاستوں کے لوگوں کے ساتھ کام کیا دنیا بھر کے لوگوں کے ساتھ کام کیا ہوں، جیسے Angola, Algeria, Bangladesh, Bulgaria, Croatia, Denmark, China, Myanmar Burma, Libya, Italy, Iran, Indonesia, Hong kong, Poland, Philippines, Netherlands, Singapore, Russian, Romania, Ukraine, turkey, Thailand, وغیرہ ممالک کے لوگوں کے ساتھ بھی میں نے کام کیا ہے۔ میرا ایک ملک سے دوسرے ملک کئی مرتبہ جانا ہوتا ہے، چاہے وہ پانی کی جہاز سے ہو یا ہوائی جہاز سے ہو تقریباً دنیا کے ہر ممالک میں میرا جانا ہوا ہے، جس کا مجھے اچھا خاصا تجربہ ہو چکا ہے، پوری دنیا میں مسلمانوں کا کیا حال ہے، ان کے ساتھ غیروں کا سلوک کیسا ہے، کیا حالات ہیں، ان کے اور ان کے گھر والوں کے، ان کی تعلیم کے، ان کے روز وشب کے۔ اور مجھے اس بات کا بھی کافی اندازہ ہوا ہے کہ ایک مسلمان کی کیا سوچ ہے؟ مسلمان چاہے دنیا کے کسی بھی حصے میں بستا ہو، اس کی اسلام کے بارے میں کیا سوچ ہے؟

میرے اب تک کی زندگی میں اور مختلف ادوار کے الٹ پلٹ نے مجھے کافی کچھ سکھا دیا ہے اور کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ بس ان ساری چیزوں کو میں نے اپنی اس کتاب میں پیش کرنا چاہا، اب چاہے وہ میری زندگی سے متعلق ہو، میرے گھر سے متعلق ہو، میرے خاندان سے تعلق رکھتا ہو، یا پھر میری نجی زندگی سے ہو۔ میں نے اسے بھی جا بجا پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جسے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ میرے گھر کی کہانی ہے، بلکہ قارئین پڑھ کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی زندگی کے حالات سے باخبر ہو جائیں، میری باتوں کو پڑھیں۔ حالات سے واقف ہوں اور اپنی صورت حال بدلنے کی

کوشش کریں۔

میں نے ساری باتیں آپ کے سامنے رکھی ہے اور میں نے جو بھی لکھا ہے اچھے یا اچھے رشتے داروں کے بارے میں اس کا مقصد ان کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے بلکہ مثال دینا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی پوری کتاب سچائی اور ایمانداری سے لکھنے کی کوشش کی ہے، یہاں وہاں سے لے کر من گڑھت باتیں بنا کر لوگوں کو بے وقوف بنانے یا ہوا میں بات کرنے کی میں نے بالکل بھی کوشش نہیں کی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے google, facebook اردو اور انگریزی اخبارات سے اور کئی کتابوں سے حوالے دیے ہیں تا کہ آپ میری باتوں کی تصدیق کر سکیں۔ شاید ہی ایسا کوئی کرتا ہے۔ بہت سے لوگ یونہی کہہ دیتے ہیں، کوئی حوالہ نہیں دیتے ہیں بعد میں وہ باتیں ہوا ہو کر رہ جاتی ہیں۔ میرا مقصد ہیرو بننا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مصنف بننا۔ میرے لکھنے میں آپ کو کچھ غلطیاں بھی ملیں گی، ہندی انگلش اردو کے الفاظ بھی ملیں گے جنہیں ایک عام آدمی اپنی روزانہ کی زندگی میں استعمال کرتا ہے، قوم کی ہمدردی میں میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔

اور یہ کتاب لکھ کر میرا مقصد اپنے ملک سے غداری کرنا نہیں ہے، بلکہ ایک ہندوستانی کی طرح ہندوستان کے قانون **Section 66A of the IT Act (free speech) and right to freedom of expression** بولنے کی آزادی اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی آزادی کا دھیان رکھ کر لکھا ہے، جس طرح ہمارے ملک کے اخبار والے اور دنیا کے اخبار والے لکھتے ہیں، مثال کے طور پر ہمارے مہاراشٹر کا سامنا اخبار جو لکھتا ہے کہ مسلمانوں کا ووٹ دینے کا حق چھین لیا جائے تا کہ یوپی میں بابری مسجد توڑ کر رام مندر بنایا جائے کیونکہ یوپی میں مسلمان زیادہ ہیں، اگر مسلمانوں کے ووٹ نکال دیے جائیں تو صرف ہندو ووٹ سے مہاراشٹر کی طرح یوپی میں بھی من مانی کی جا سکتی ہے اور جہاں لوگ اپنے مذہب سے متعلق مخالفت کو برداشت نہیں کر سکتے، انہیں اس کے خلاف آواز اٹھانے کا حق ہے، تو اسی طرح مجھے بھی سامنا اخبار کا سامنا کرنے کا حق ضرور ہے۔ جہاں لوگ اپنی مخالفت کا جواب تلوار سے دیتے ہیں، اپنی باتوں، تقریروں سے دیتے ہیں، وہیں میں نے قلم سے اپنے مخالفین کا جواب دینے کی ٹھانی ہے۔ میرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کا جواب

میں اپنے قلم سے دوں گا اور ہر اس شخص کی مخالفت کا جواب میں اپنے قلم سے دوں گا جو میرے مذہب اور مذہب کی عزت پامال کرنے کی کوشش کرتا ہے یا کرے گا۔

وزیر اعظم نریندر مودی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں کمپیوٹر اٹھانا چاہیے، ان کے کہنے سے پہلے ہی میں نے پہلے قرآن اٹھایا مدرسے میں، پھر بعد میں کمپیوٹر بھی تھام لیا، اور یہ میں نے وزیر اعظم کے کہنے کے پہلے ہی اٹھا لیا ہے، نہ کہ ان کے کہنے پر اٹھایا ہے۔ تبھی مجھے Google کے ذریعے گجرات کے دنگوں کی حقیقت پتہ چلی۔

آج سے 38 سال پہلے 1977 میں جب میں پیدا ہوا تب کانگریس کی اندرا گاندھی کا زمانہ تھا۔ اندرا گاندھی کے وقت ہندوستان میں ایمرجنسی لگی تھی۔ مخالف کے لیڈر جو جیل میں بند تھے وہ جیل سے رہا ہو گئے۔ ایک بہت بڑی ریلی دہلی کے رام لیلا میدان میں ہوئی۔ بارش کا دن تھا رات کے 9:30 pm بجے تھے لوگ اٹل بہاری واجپئی کا بیان سننے رکے تھے، جیسے ہی Atal bihari bajpayee نے اپنی تقریر کی شروعات کی۔ ان کے دیوانے لوگوں نے نعرے لگانا شروع کر دیے۔ اندرا گاندھی مردہ آباد، اٹل بہاری زندہ باد۔ اٹل بہاری نے اپنی تقریر کچھ اس طرح سے شروع کی: "بعد مدت کے ملے ہیں دیوانے...... کہنے سننے کو بہت ہے افسانے...... کھلی ہوا میں ذرا سانس تو لے لیں...... کب تک رہے گی آزادی کون جانے...... ان کو آزادی ملی کانگریس سے اندرا گاندھی سے janta party جنتا پارٹی بنا کر ایک چھتری کے نیچے آ کر۔ مگر مسلمانوں کو ان ہندوتوا والوں سے آزادی کب ملے گی، جب یہ مسلمان بھی سیاست کا جواب سیاست کے طریقے سے دیں گے ایک چھتری کے نیچے آ کر۔

کسی بڑے مہان نیتا نے کہا تھا تم مجھے خون دو میں تمہیں آزادی دوں گا میں کہتا ہوں مسلمانوں ایک چھتری کے نیچے آؤ ایک کشتی میں سوار ہو انشاءاللہ مسلمان خود آزاد ہو جائے گا۔

گاندھی جی کو گوروں نے ساؤتھ افریقہ میں اول درجے کے ریل کے ڈبے سے کالا کہہ کر اتار دیا، ان کو غصہ آیا انہوں نے انگریزوں کے خلاف مہم شروع کی اور آخر کار 1947 میں ہمارے ملک ہندوستان کو آزادی ملی۔ انگریزوں کے وقت میں بھی لوگوں نے یہی کہا تھا یہ نہیں ہو سکتا مگر ایک آدمی گاندھی نے لاٹھی لے کر لوگوں کو آزادی دلائی۔

کچھ اس طرح میرے ساتھ بھی امریکہ میں ہوا، مجھے مسلمان کہہ کر الگ کیا گیا اور ستایا گیا میرا ویلڈ ویزا کینسل کیا گیا۔ کیونکہ میرے نام کے ساتھ لفظ محمد لگا ہوا ہے، ہندوستان میں بھی میں مسلمان ہونے کی قیمت ادا کرتا ہوں، میں گاندھی کی طرح انگریزوں سے، اسرائیل سے، آر۔ ایس۔ ایس سے مسلمانوں کی آزادی دلانا چاہتا ہوں۔

ویسے یہ کام قوم کے ذمے دار ٹھیکے دار لوگوں کے ذمے ہے۔ مگر انہیں فکر کسی اور کی ہے قوم کی خدمت ایک بازو رکھے ہوئے ہیں اور اپنی فکر کو سجانے میں لگے ہوئے ہیں۔ کسی کو ہاتھ ناف کے اوپر رکھنے کی فکر ہے، شہادت کی انگلی ہلانے کی فکر ہے، کسی کو چالیس دن چار مہینے کی فکر ہے، کسی کو عید میلاد النبی کے جلوس کی فکر ہے، کسی کو عمامہ کے کلر کی فکر ہے۔ کسی کو محرم میں ماتم کی فکر ہے۔ کسی کو مسجد کے رنگ بدلنے کی فکر ہے اور ان سبھی کو سال میں ایک بار اجتماع کرنے کی فکر ہے۔ لیکن مجھے میرے قوم کی فکر ہے، اس کے وجود کو باقی رکھنے کی فکر ہے، میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے، قوم کا جھنڈا چھتری کی صورت میں اٹھایا ہوں قوم کو اپنے گھر میں بلا رہا ہوں، میری قوم اتنی گہری نیند سو گئی ہے کہ غیر انہی کے گھر سے چوری کر کے آنکھ مچولی کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ آر ایس ایس والے ہندو میرے بھائی بہنوں کی گھر واپسی کی بات کرتے ہیں، میں ان مسلمانوں کو ایک چھتری کے نیچے بلا کر ان کی گھر واپسی کر رہا ہوں۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنا پورا دھیان کمل کے پھول پر دیا ہے۔ مسلمان چاہتے ہیں کہ ہمارے تالاب میں کمل کا پھول نہ کھلے مگر وہ دن بہ دن کھلتے جا رہا ہے۔ کیوں کہ ہمارا دھیان ہمارے تالاب کے اندر کے مگر مچھ پر نہیں ہے، میں اس کتاب کے ذریعے مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بلی کے راستہ کاٹنے کا سبب مت پوچھو، ساتھ چلتے اپنے ہی لوگوں سے خبردار رہو۔ ہماری قوم کو جتنا خطرہ باہر کے لوگوں اور مذاہب سے نہیں ہے، اتنا خود اپنی قوم کے لوگوں سے ہے۔

نہ جانے کس طرح مسلمان چین کی نیند سوتے ہیں کشمیر، فلسطین، غزہ، سیریا، عراق، افغانستان میں معصوم بچے دن رات روتے ہیں۔

مجھے میرے بچوں کی میرے قوم کے بچوں کی فکر ہے۔ (1) میرے بچے اپنے نام کے آگے محمد لگائیں گے یا نہیں؟ (2) میرے بچوں سے کوئی دوستی کرے گا یا نہیں یا Love jihad میرے بچوں کی دوستی کے بیچ آئے گا؟ (3) میرے بچے کتنے بچے پیدا کریں گے؟ (4) میرے

بچے ووٹ دیں گے یا انکا ووٹ دینے کا حق چھین لیا جائے گا؟ جیسا کہ ہمارے مہاراشٹر کے اخبار "سامنا" کا کہنا ہے۔ (5) میرے بچے بیل کا گوشت کھا پائیں گے یا نہیں؟ (6) کیا میرے بچوں کی گھر واپسی ہوگی؟ (7) کیا میرے قوم کی لڑکیاں برقع حجاب پہن پائیں گی؟ (8) کیا ہماری عورتوں کے سیزر (آپریشن) ہوتے رہیں گے؟ (9) کیا میرے بچوں کے دامن میں بھی دہشت گردی کا داغ لگایا جائے گا؟ (10) کیا میرے بچوں کو بھی صدام حسین یا یعقوب میمن کی طرح پھانسی ہوگی؟ (11) کیا میرے بچے میانمار کی طرح مارے جائیں گے یا ان کو اپنے دیش سے بھاگنا پڑے گا؟ (12) کیا میرے بچے سیریا، عراق، فلسطین، غزہ، افغانستان کے بچوں کی طرح مارے جائیں گے؟ (13) کیا میرے بچوں کو Tunisia تونیسیہ کے محمد بوعزیزی کی طرح اپنے آپ کو آگ لگانا پڑے گا؟ (14) کیا میرے بچوں کو نماز پڑھنے کے لیے مسجدیں ہوں گی یا بابری مسجد کی طرح توڑ دی جائیں گی؟ (۱۵) کیا میرے رسول محمد ﷺ کی شان میں لوگ گستاخی کرتے رہیں گے؟ (16) کیا قرآن کی بے ادبی لوگ کرتے رہیں گے؟ جس طرح آج کوئی قرآن پر پیر رکھ رہا ہے تو کوئی کسی اور طرح اس کی بے حرمتی کر رہا ہے۔ (17) کیا میرے بچوں کو اسکول میں سرسوتی کی پوجا، سورج کی پوجا یوگا کرنا ہوگا؟ (18) کیا میرے بچے کو جیلوں میں سڑنا ہوگا ٹاڈا، مکوکا دہشت گردی یا غداری کی سزا ہوگی یا گوانتانامو جیل بھیجا جائے گا؟ (19) کیا میرے بچوں کو پڑھائی اور نوکری میں ریزرویشن reservation ملے گا؟ (20) کیا دنیا میں کہیں بھی بلڈنگ گرائی جائے گی تو میرے بچے اس کے ذمہ دار ہوں گے؟ (21) کیا میرے بچوں کو گورمنٹ جاب ملے گی؟ (22) کیا میرے بچے پاکستان بھیجے جائیں گے؟ (23) کیا میرے بچے اپنے گھر میں گوشت رکھ سکتے ہیں؟ (24) کیا میرے بچوں کا گھر جلایا یا توڑا جائے گا؟ (25) کیا میرے بچوں کو صرف سبزی دال کھانے کی ہی اجازت ہوگی؟ (26) کیا میرے بچے سر پر مسلم ٹوپی پہن کر گھوم سکیں گے؟ (27) کیا میرے بچے دوسرے ملکوں میں کام کرنے جائیں گے؟ (جس طرح ابھی immigration کے قانون میں تبدیلی آئی ہے لوگ آسانی سے دوسرے ملک نہیں جا سکتے۔) (28) کیا میرے بچے امریکا جا پائیں گے؟ ڈونالڈ ٹرمپ مسلمانوں کو امریکا میں نہیں لینے والا ہے۔ (29) کیا میرے بچے بے خوف مسجدوں میں نماز پڑھ سکیں گے یا بم کے ڈر سے مسجد ہی نہیں

جائیں گے؟ (30) کیا میرے بچوں کو اسکول میں لوگ آ کر بندوق کی گولیوں سے ماریں گے؟ جیسا کہ پاکستان میں ہو رہا ہے۔ (31) کیا میرے بچوں کو غیروں کی society بلڈنگوں میں روم نہیں ملے گا؟ (32) کیا میرے بچوں کو غیروں کے یہاں نوکری ملے گی؟ (33) کیا میری لڑکیوں کی عزت لوٹی جائے گی؟ (34) کیا میری لڑکیوں کے پیٹ کاٹ کر بچے نکالے جائیں گے؟ (35) کیا میری لڑکیوں کو راستوں پر ننگا دوڑایا جائے گا؟ (36) کیا میرے بچے آزادی سے اس دنیا میں سانس لیں گے یا انکی آزادی چھین لی جائے گی؟ (37) کیوں میری قوم کے لوگ اللہ کے نام پہ بھیک مانگتے ہیں؟ (38) کیوں میرے قوم کے بچے صرف ہیلپر اور قلی بنتے ہیں؟ (39) کیوں میری قوم کے بچے اونچے عہدے پر نہیں ہیں؟ (40) کیوں میری قوم کی لڑکیاں ڈاکٹر نہیں ہے یا اور شعبوں میں نہیں ہیں؟ (41) کیوں ڈاکٹر ہمیں لوٹتے ہیں؟ (42) کیوں ہماری عورتوں کے سیزر (آپریشن) زیادہ ہوتے ہے؟ (43) کیوں پولیس ہمیں لوٹتی ہے؟ (44) کیوں قانون ہمارے مخالف ہوتا ہے؟ (45) کیوں ہم مسجد اقصیٰ میں نماز نہیں پڑھ سکتے؟ (46) کیوں بابری مسجد کو تالا ہے؟ (47) ایسا کیا ہوا کہ مسجد اقصیٰ جہاں مسلمانوں کی حکومت ہوا کرتی تھی آج وہاں یہودیوں کا قبضہ ہے؟ (48) ایسا کیا ہوا جو بابری مسجد بنانے والے آج مسجد کو ٹوٹنے سے نہیں بچا سکے؟ (49) کیوں ہمارے پاس دنیا کی سب سے بڑی طاقت تیل اور گیس ہونے کے باوجود ہماری قوم کے لوگ امریکا، روس جیسی طاقت کے تلوے چاٹتے ہیں؟ (50) کیوں beef ban ہوتا ہے جو کل تک میرے گھر میں بھینس سنبھالتے تھے اور دودھ دیتے تھے آج ہمیں جانور کاٹنے سے روکتے ہیں؟ (51) کیوں صدام اور قذافی مارے گئے؟ (52) کیوں حسنی مبارک اور تیونس کے صدر کا تختہ پلٹتا ہے؟ (53) کیوں سیریا کے بشار الاسد اپنی صدارت نہیں چھوڑتے؟ (54) کیوں اسلامک ٹیک اُوور کی فکر دنیا کو ہے؟ (55) کیوں آج کوئی ملک مسلمانوں کو پناہ نہیں دینا چاہتا؟ (56) کیوں اسرائیل ایک چھوٹا ملک ہونے کے باوجود دنیا میں صرف 0.02% فیصد ہونے کے باوجود دنیا کے مسلمان اس سے ڈرتے ہیں؟ (57) کیوں ہم فلسطین اور غزہ کو آزاد نہیں کر سکتے؟ (58) کیوں یونائیٹڈ نیشن ہمارے ساتھ نہیں ہے؟ (59) کیوں ہمارا مسلم united nation کا صدر یا سکریٹری نہیں بن سکتا؟ (60) کیوں افغانستان میں ایک اسامہ بن لادن کے

لیے لاکھوں مسلمان مارے جاتے ہیں؟ (61) کیوں پاکستان امریکا کا دشمن نہیں ہے جب کہ اسامہ ان کو پاکستان میں ملا تھا؟ (62) کیوں افغانستان کی زمیں امریکا کو چاہیے؟ (63) کیوں ہماری قوم کے ہاتھوں میں لوگ ہتھیار دے رہے ہیں؟ (64) کیوں صومالیہ اور مصر میں امریکا کی دلچسپی ہے؟ (65) کیوں مسلمانوں کے ساتھ intolerance تعصب ہوتا ہے؟ (66) کیوں ہمیں freedom of expression and freedom of speech بولنے اور اپنے خیال کے آزادی دوسروں کی طرح نہیں ہے؟ (67) ہماری کمزوری کیا ہے؟ (68) ہماری طاقت کیا ہے؟ (69) کیوں ہم شیعہ سنی ایک نہیں ہو سکے؟ کیوں ایک پتھر سے دو پرندے مارے جا رہے ہیں؟ شیعہ سنی کیسے بنے؟ کیسے امام اور خلیفہ بنے؟ کیوں ہم حج کے وقت فرق نہیں سوچتے؟ کیوں ہم وہاں سے نکلنے کے بعد 73 سے زیادہ فرقوں میں بٹتے ہیں؟ (70) کیسے میری قوم ایک چھتری میں آئے گی؟ کیسے ہم ایک کشتی میں سوار ہوں گے؟ (71) کیسے ہم سیاست کے کیچڑ سے باہر آئیں گے؟ (72) کیسے ہم اپنے ہسپتالوں اپنے اسکولوں اور دنیا کی ساری چیزوں کا انتظام خود کریں گے؟ (73) اور کیسے ہم اس دنیا کی میڈیا کا سامنا کریں گے؟ کیسے ہم electronic media, print media, social media کا مقابلہ کریں گے جو آج ہماری سب سے بڑی دشمن ہے، جس نے ہماری قوم کو terrorist بنایا ہے دنیا کی ہر چیز کے آگے جیسے made in china, made in india ہوتا ہے اسی طرح ٹیررسٹ کو بنانے والا میڈیا ہے muslim terrorist made by media ہے۔

مجھے 73 فرقوں سے زیادہ ان 73 سے زیادہ باتوں کی فکر ہے اگر آپ کی فکر بھی میری طرح ہے تو میری umbrella movement میں شامل ہو جاؤ۔

میں نے اپنی اس کتاب کے پہلے حصے میں پوری دنیا میں مسلمانوں کی جو آج حالت ہے، اس کو اجاگر کرنے کی مکمل کوشش کیا ہے۔ دوسرے حصے میں ان حالات کو کیسے بدلا جائے اس پہ روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے صرف کتاب لکھ کر اور لوگوں کو مفت کتاب بانٹ کر کچھ نہیں ہوگا صرف کتاب سے یہ قوم نہیں جاگے گی اگر اپنی قوم کی حالت کو بدلنا ہے تو ہمیں اس پہ کام کرنا ہوگا اس لیے ارادہ کیا ہوں کہ اس پہ کام کروں گا مجھے اس پہ محنت کرنا ہوگی مہم چلانی ہوگی میں نے اپنی قوم کی

حالت بدلنے کے لیے پانچ مہم campaign چلانے کا فیصلہ کیا ہے اپنی قوم کی حالت بدلنے کے لیے اس قوم میں کرانتی revolution انقلاب لانے کے لیے۔ پانچ مہمیں campaign (**5** **mission imposible**) اس کتاب میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مٹی کا ایک پتلا بنایا، اُس میں جان ڈالی اور اُسے آدم علیہ السلام نام دیا، اُسی سے ماں حوا بنائی، ایک جوڑا بنایا گیا، اُس جوڑے کو رب العالمین نے دنیا میں بھیجا، جن سے بچے ہوئے، کالے گورے، چپٹی ناک (چائینز شکل والے) اور الگ الگ شکل والے جیسے کہ ہم ہندوستانی لوگ ہیں۔ وقت کے حساب سے پیغمبر علیہ السلام کی آمد شروع ہوگئی اور لوگ مذہب میں بٹ گئے۔

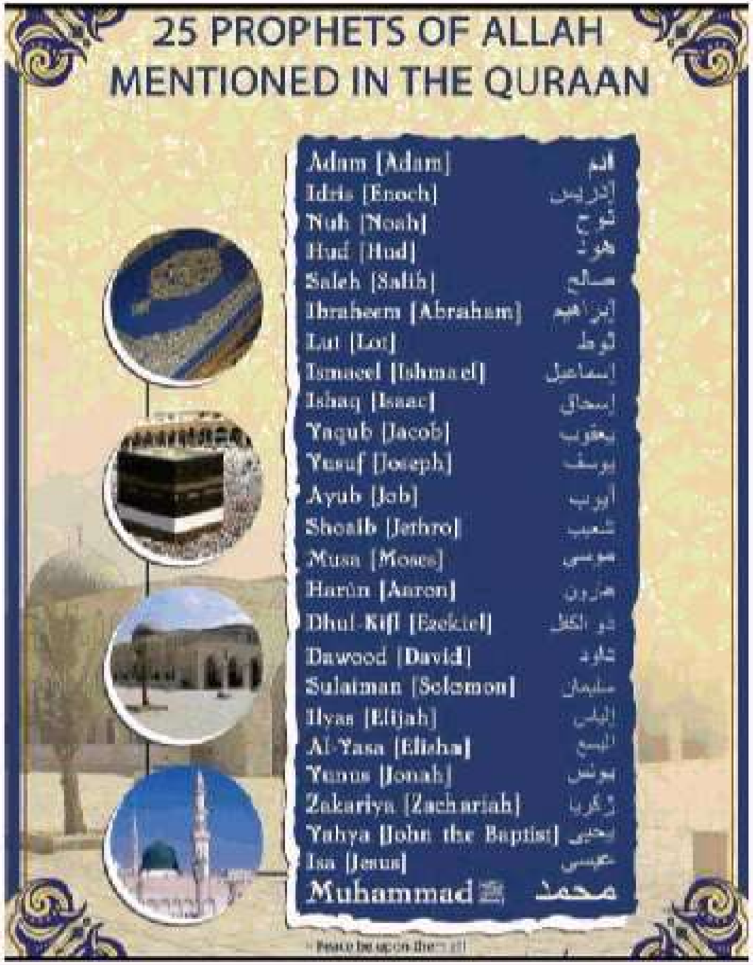

25 PROPHETS OF ALLAH
MENTIONED IN THE QURAAN

Adam [Adam]	آدم
Idris [Enoch]	إدريس
Nuh [Noah]	نوح
Hud [Hud]	هود
Saleh [Salih]	صالح
Ibraheem [Abraham]	إبراهيم
Lut [Lot]	لوط
Ismaeel [Ishmael]	إسماعيل
Ishaq [Isaac]	إسحاق
Yaqub [Jacob]	يعقوب
Yusuf [Joseph]	يوسف
Ayub [Job]	أيوب
Shoaib [Jethro]	شعيب
Musa [Moses]	موسى
Harun [Aaron]	هارون
Dhul-Kifl [Ezekiel]	ذو الكفل
Dawood [David]	داود
Sulaiman [Solomon]	سليمان
Ilyas [Elijah]	إلياس
Al-Yasa [Elisha]	اليسع
Yunus [Jonah]	يونس
Zakariya [Zachariah]	زكريا
Yahya [John the Baptist]	يحيى
Isa [Jesus]	عيسى
Muhammad ﷺ	محمد

~ Peace be upon them all

دنیا میں آج چھ (۶) بڑے مذہب ہیں۔

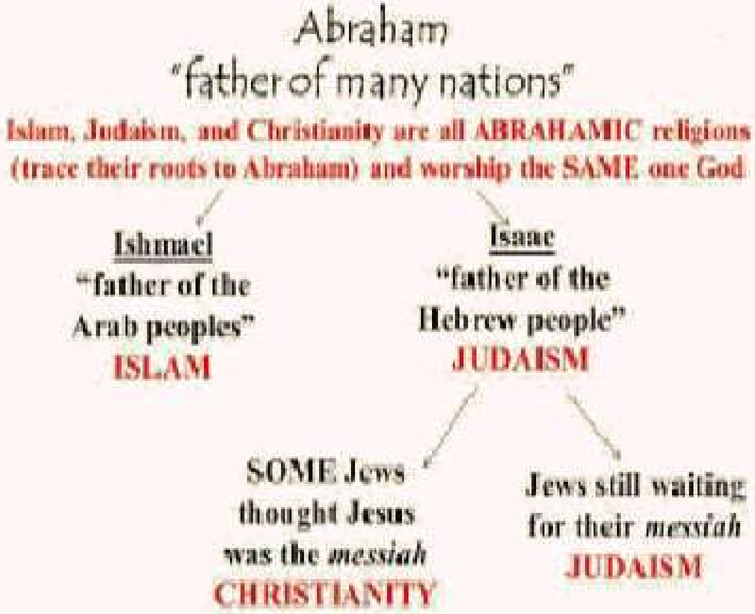
Abraham
"father of many nations"
Islam, Judaism, and Christianity are all ABRAHAMIC religions
(trace their roots to Abraham) and worship the SAME one God
Ishmael
"father of the
Arab peoples"
ISLAM
Isaac
"father of the
Hebrew people"
JUDAISM
SOME Jews
thought Jesus
was the messiah
CHRISTIANITY
Jews still waiting
for their messiah
JUDAISM

(۱) **اسلام** (ISLAM): اس مذہب کے ماننے والے کو مسلم کہتے ہیں۔ وہ ایک اللہ کو مانتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کو اپنا آخری رسول و پیغمبر مانتے ہیں اور ہماری آسمانی کتاب کا نام ''قرآن'' ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کی کہی باتوں اور ان کے کیے ہوئے کاموں کو ''حدیث'' کہتے ہیں، ہم مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) **بدھیزم** (BUDDHISUM) اس مذہب کو ماننے والے بدھیسٹ کہلاتے ہیں ''گوتم بدھ'' کو مانتے ہیں، ان کی کتاب کا نام ''دھرما'' ہے اور یہ مندر میں جا کر پوجا کرتے ہیں۔

(۳) **عیسائیت** (CHRISTIANITY) اس مذہب کے ماننے والے کو عیسائی کہتے ہیں، یہ ''عیسیٰ علیہ السلام'' کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں، ان کی کتاب کا نام ''بائیبل'' ہیں،

اور یہ لوگ **عبادت** کے لئے ”چرچ (گرجا گھر)“ میں جاتے ہیں۔

(۴) **ھندو** (HINDUISM) اس مذہب کے ماننے والے کو ”ہندو“ کہتے ہیں، دیوی و دیوتاؤں کو یہ لوگ مانتے ہیں ان کی **کتاب** کا نام ”ویدس“ ہے۔ یہ لوگ پوجا کے لئے مندر میں جاتے ہیں۔

(۵) **یھودیت** (JUDAISM) اس مذہب کو ماننے والے کو ”یہودی“ کہتے ہیں، یہ لوگ ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں، اور اُن کی **کتاب** کا نام ”توریت (Torah)“ اور ”تلمود (Talmud)“ ہے، یہ لوگ ”SYNAGOGUE“ میں **عبادت** کے لیے جاتے ہیں۔

(۶) **سیکھیزم** (SIKHISM) اس مذہب کے ماننے والے کو ”سیکھ“ کہتے ہیں۔ یہ لوگ گرو نانک کو مانتے ہیں۔ ان کی **کتاب** کو ”آدی گرنتھ“ کہتے ہیں یہ لوگ گرودوارے میں **عبادت** کے لئے جاتے ہیں۔

ہمارے ہندوستان میں ایک مذہب اور ہے جسے **Jainism** کہتے ہیں جس کے ماننے والوں کو **Jain** کہتے ہیں یہ لوگ بھی مندر میں جاتے ہیں۔

ہندوستان میں ایک مذہب اور بھی ہے جسے ہم **پارسی** کہتے ہیں، دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہے جن کا کوئی مذہب بھی نہیں اور نہ ان کا کوئی خدا ہے اور یہ زیادہ تر روس میں پائے جاتے ہیں۔

پھر لوگوں نے اپنی زمین بانٹی اور اپنی سرحدیں قائم کی اور اپنے اپنے ممالک بنائے، آج دنیا میں 196 ممالک موجود ہیں اور ان 196 ممالک میں 7.125 کھرب لوگ ہیں۔

196 ملک میں رہنے لینے کی 6912 زبانیں بولی جاتی ہیں، جن میں سے زیادہ تر یہ زبانیں مقبول ہیں:

(۱) عربی (۲) انگریزی (۳) اُردو (۴) اسپینش (۵) فرنچ
(۶) پرتگالی (Portuguese) (۷) رشین (۸) ہندی
(۹) بنگالی (۱۰) ملائی/انڈونیشین (۱۱) چائنیز

ان سب زبانوں میں انگلش زبان سب سے زیادہ بولی جاتی ہے، ۴۸ ملکوں میں قانونی

زبان کا درجہ حاصل ہے جس میں انگلینڈ (UK) اور امریکہ (USA) شامل ہے، اس زبان کے بولنے والے جتنے بھی ممالک ہیں سب سے زیادہ چالاک، ہوشیار، مکار، فرقہ پرست، ظالم ہیں اور انہی لوگوں کا زور ساری دنیا پر چلتا ہے، جو انگلینڈ (UK)، میں رہتے ہیں جو رنگ میں گورے ہوتے ہیں جن کو ہم ہندوستان والے انگریز بھی کہتے ہیں اور ان کا مذہب عیسائیت ہے۔

ان لوگوں نے دنیا کا نقشہ بنایا، دنیا گول ہے اس لئے اُس کے چار (۴) رخ بنائے جس میں ایسٹ، ویسٹ، نورتھ، ساوتھ ہے اور دنیا کو چھ حصوں میں تقسیم کردیا جیسے ۶/ براعظم Continent کہتے ہیں۔

(۱) نارتھ امریکہ (۲) ساوتھ امریکہ (۳) افریقہ
(۴) یورپ (۵) ایشاء (۶) آسٹریلیا

خود کو دنیا کے درمیان میں رکھا جو اُن کا اصل مقصد ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو دنیا کا بادشاہ سمجھتے ہیں جو اُن کے سر کے اوپر Crown (مطلب کی تاج) ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے ملک کا نام United Kingdom، The Great Britain رکھا ہمیشہ اپنے آپ کو اول Great دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دنیا کا بادشاہ بننے کے لیے دنیا کے کئی ملکوں میں گئے اور حکومت کی جن میں امریکہ (USA)، ساوتھ افریقہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا دیکھ کر ان کے بھائی پرتگیز، فرنچ، اسپنیش، نے بھی کئی ملکوں میں جاکر حکومت کی جن میں ہمارا ملک ہندوستان بھی شامل ہے، سونے کی چڑیا سمجھ کر ہمارے ملک میں آئے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے تجارت کرنے آئے تھے اُس وقت ہندوستان میں ہندو راجاؤں اور مسلم بادشاہوں کا زمانہ تھا جو بہت طاقتور رہتے تھے جس کی وجہ سے انگریزوں کی دال نہیں گلتی تھی انگریزوں نے اُن کا سب سے بڑا اور محفوظ ہتھیار استعمال کیا۔

بٹوارے کی سیاست (Divide and Rule) لوگوں کو تقسیم کرو اور حکومت کرو۔

ہندوستان میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا شروع کی جیسے بابری مسجد کے بارے میں بھڑکایا اور بھی کئی فرق ہندو مسلمان کے بیچ میں پیدا کیے۔ دونوں کو ایک دوسرے سے لڑایا، اُن کو کمزور بنا دیا پھر انھوں نے حکومت کرنا شروع کر دیا کئی سالوں تک انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کی۔

اُسی دوران ایک شخص "موہن داس کرم چند گاندھی" جو ان کے ملک میں ان ہی کی زبان انگلش میں پڑھ کر بیرسٹر (Barrister) بنے پھر ساؤتھ افریقہ میں پیشہ (کام) کرنے گئے وہاں ان گوروں نے انھیں ریل کے اوّل درجے کے ڈبے سے کالا کہہ کر اتار دیا، اس شخص کو غصہ آیا اور اس نے اُن کے خلاف مہم شروع کی ساؤتھ افریقہ سے انھوں نے اپنا کام شروع کیا پھر ہندوستان آئے اور بہت ہی سمجھداری اور دماغ سے انگریزوں کو ہندستان چھوڑنے پر مجبور کیا ۱۹۴۷ء میں ہمارا ملک آزاد ہو گیا لیکن جو نفرت ہندو اور مسلمان کے بیچ میں ڈالی گئی تھی وہ کہاں ختم ہونے والی تھی، ہندو اور مسلمان جیسے انگریزوں کے جانے کا انتظار ہی کر رہے تھے دونوں نے الگ ہونے کا فیصلہ کیا، گاندھی جی نے سمجھایا لیکن دونوں نہیں مانے اور ہندوستان اور پاکستان دو ملک بن رہے تھے، گاندھی جی نے یہ فیصلہ کیا جو لوگ پاکستان جانا چاہتے ہیں وہ جا سکتے ہیں اور جو لوگ ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں وہ رہ سکتے ہیں، جو مسلم پاکستان جانا چاہتے تھے وہ پاکستان چلے گئے، جو لوگ ہندوستان میں رہنا چاہتے تھے وہ

ہندستان میں رہ گئے۔ پاکستان سے بھی کچھ لوگ ہندوستان میں آئے جن میں لال کرشن اڈوانی، اٹل بہاری واجپائی محمد رفیع، یوسف خان (عرف دلیپ کمار)، جیسے اور بھی لوگ ہندوستان آ گئے۔

Partion of India

Partion of India wikipedia The Free encyclopedia

Partition
of India
LEGEND AND REALITY

گاندھی جی کا یہ فیصلہ کچھ لوگوں کو پسند نہیں آیا، "نتھو رام گوڑسے" نے گاندھی جی کو مار ڈالا، اصل میں لوگوں کو تکلیف یہ تھی کہ جو مسلمان ہندوستان میں ہیں اُن کو پاکستان جانا چاہیے تھا۔ کشمیر کا فیصلہ پوری طرح سے حل نہیں ہوا آج کشمیر کے حالات ایسے ہیں کہ دو طاقتور شخص ایک خوبصورت لڑکی سے پیار کرتے ہیں، ایک بولتا ہے کہ تو میری ہے، دوسرا کہتا ہے کہ تو میری ہے لیکن کوئی بھی یہ نہیں پوچھتا کہ وہ کس سے پیار کرتی ہے اور وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے دونوں کے جھگڑے میں اُس خوبصورت لڑکی کی خوبصورتی ختم ہو رہی ہے۔

کچھ سال بعد ۱۹۷۱ء میں پاکستان کے دو حصے ہو گئے۔ ہندوستان کی مدد سے بنگلہ دیش بنا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے تین حصے ہو گئے۔

اس دنیا میں کوئی بھی اپنی مرضی سے نہیں آتا اللہ تعالیٰ جس کو جہاں بھیجنا چاہتا ہے وہ انسان وہاں آ جاتا ہے کوئی اللہ سے یہ نہیں کہتا کہ میں پاکستان میں پیدا ہونا چاہتا ہوں میں ہندوستان میں پیدا ہونا چاہتا ہوں جو جہاں پیدا ہوتا ہے وہ اُس کی پیدائش کی جگہ ہوتی ہے میں منظر احمد محمد ملا دنیا کے ایشیاء ملک ہندوستان، مہاراشٹرا ریاست، تعلقہ مروڈ جنجیرا کے چھوٹے سے گاؤں تیجارکا ہوں۔ جہاں صرف مسلمانوں کے بارہ گھر ہیں، سو سے زیادہ ہندوؤں کے گھر ہیں، میرے پر دادا (دادا کے والد) مروڈ جنجیرا کے نواب کے وزیر تھے بہت ساری زمینیں تھی مگر آج کچھ بھی نہیں ہے ایک وقت تھا

روزانہ بکرا کٹتا تھا آج سال میں ایک بار قربانی میں کٹتا ہے چاندی کے پلیٹ میں کھانا کھایا جاتا تھا، آج صرف ۱۸۱۸ء پرانا گھر بچا ہے۔

میری دادی کے والد بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے فائر بریگیڈ میں کام کرتے تھے ۱۹۲۲ء میں انگریزوں کے وقت میں بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں آگ لگ گئی، دادی کے والد کی وجہ سے انگریزوں کا کم نقصان ہوا جس کے بدلے میں انگریزوں نے 180 ایکڑ زمین 999 سال کے لیے انعام کے طور پر دی ہے جو میرے گاؤں کے قریب روہا تعلقہ کے ڈھکھار گاؤں میں ہے جہاں صرف ہندوؤں کی ہی بستی ہے میری دادی کے والد کو دو اولادیں تھی ایک میری دادی اور ایک ان کے بھائی، دادی کے والد کا انتقال ہونے کے بعد وہ زمین میری دادی اور ان کے بھائی کو ملی، میرے دادا پڑوس کے گاؤں کے ہندو وبالا صاحب ٹینڈولکر کے یہاں کام کرتے تھے، میرے دادا کو انھوں نے ایک زمین دی جو میرے گاؤں میں موجود ہے میرے دادا نے وہ زمین میرے گاؤں کی مسجد کو دے دی، دیکھا جائے تو آج میرے گاؤں کی مسجد ہندو کی دی ہوئی زمین پر ہے ہم نے بھی ہماری 180 ایکڑ زمین سے کچھ زمین ہندوؤں کے شمشان اور مندر کے لیے دی ہے میرے گاؤں میں ایک مندر ہے اور مندر کے بازو میں ایک میٹر پر ایک درگاہ ہے جو کہ میرے باپ دادا کے زمانے سے ہے نہ آج تک ہندوؤں کو اس سے تکلیف ہے نہ مسلمانوں کو مندر سے تکلیف ہے۔ میرے چاچا میری دادی کی زمین میں کھوت تھے (زمیندار تھے) وہاں کے گاؤں والے زمین میں ہل چلا کر بیجائی کرتے تھے تین حصہ کسان لیتے تھے ایک حصہ ہم کو دیتے تھے اس ایک حصہ کا اناج اتنا آتا تھا کہ گھر میں رکھنے کی جگہ نہیں تھی کچھ اناج بیچ کر پورے سال کا خرچ چلتا تھا۔

میرے والد محمد عبدالرحمٰن مُلا، انڈین نیوی میں تھے۔ جسے ہم مراٹھی میں ماجھی سینیک بھی کہتے تھے۔ میرے والد نے دس سال اپنے ملک کو دیئے اور بعد میں مرچنٹ نیوی میں چلے گئے میں بھی اپنے والد کی طرح مرچنٹ نیوی میں کام کرتا ہوں بٹوارے کے بعد لے دے کر سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا میرے چھوٹے سے گاؤں میں کبھی محسوس نہیں ہوا کہ ہم مسلم ہیں اور صرف بارہ گھر ہیں مل جل کر رہتے تھے میں اپنے بچپن میں کشتی دیکھنے جاتا تھا، ڈانڈیا کھیلا، ہولی میں گیا، دیوالی میں آتش بازی کی، دہی ہانڈی دیکھنے جاتے تھے، راکھی بندھوائی، بہن نے ٹیکا بھی لگایا، وہ لوگ عید میں آتے

تھے محرم میں کھیلنے آتے تھے، یہ حال لگ بھگ پورے ہندوستان کا تھا۔

لیکن کچھ لوگوں کو یہ بھائی چارہ، پیار محبت پسند نہیں تھا، یہ کچھ لوگ ووٹ بینک کی سیاست کرنا چاہتے تھے، حکومت میں آنا چاہتے تھے، پاور میں آنے کے لئے کوشش کر رہے تھے، کہتے ہیں نہ انگریز چلے گئے مگر نشانی چھوڑ گئے۔ اب ہمارے نیتا انگریز بن گئے، وہی انگریزوں والا ہتھیار Divide and Rules پھوٹ ڈالو اور راج کرو، بابری مسجد کو ہتھیار بنایا، ہندوؤں کے دماغ میں یہ بات انگریزوں نے پہلے ہی ڈال دی تھی، جس جگہ بابری مسجد ہے وہاں پہلے مندر تھا، مندر کو توڑ کر مسجد بنائی گئی، لوگوں نے جلدی یقین کر لیا کیونکہ وہاں اطراف میں کافی مندر تھے، انگریزوں کے وقت میں بھی اس مسجد کو توڑا گیا تھا، انگریزوں نے توڑے ہوئے حصے کو پھر سے تعمیر کروایا، لیکن کسی نے یہ نہیں سوچا ہوگا کہ میرے گاؤں کی طرح لوگوں میں بھائی چارہ ہوگا، ہندو مسلم میں پیار ہوگا، کیونکہ وہاں کے مندر کے باہر مسلمانوں کی پھولوں کی دکان ہے ہندو مندر میں جانے کے وقت پھول چڑھاتے ہیں آج بھی میں جہاں رہتا ہوں علی باغ میں ایک مسلم کی دکان ہے جہاں صرف ہندوؤں کے تہوار کے پوجا کا سامان بیچا جاتا ہے، میرے علی باغ کے سبھی ہندو لگ بھگ اُسی دکان سے پوجا کا سامان خریدتے ہیں، اتفاق سے دکان کا مالک میری ہی بلڈنگ میں رہتا ہے میرے علی باغ میں ہر سال ورسولی میں ایک مندر کی جترا (جسے ہم میلہ کہتے ہیں) ہوتی ہے۔ بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ تقریباً (Essel world) کی طرح بچوں کے لیے جھولے اور کئی طرح کے بچوں کے کھیلنے کی چیزیں اس میلے میں آتی ہیں۔ مسلم بچے اس میلے میں کھیلنے جاتے ہیں۔ میرا خود کا بچہ بھی جاتا ہے۔ کئی ساری چیزوں کی دکانیں لگتی ہیں۔ جہاں مسلم عورتیں باقاعدہ برقع پہن کر جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح میرے رائے گڑھ ضلع (district) میں ایک روہا شہر ہے۔ وہاں ہر سال ایک درگاہ کا عرس ہوتا ہے۔ اور میلہ لگتا ہے۔ وہاں بھی کافی تعداد میں ہندو لوگ آتے ہیں میرے مہاراشٹرا کے کوکن رتناگیری میں Burondi نامی ایک گاؤں ہے جس میں ہندو مسلم نے ایک اگریمنٹ سائن کیا کہ اگلے 100 سال تک ان کے گاؤں میں دنگا فساد نہیں ہوگا، دونوں مذہب کے لوگ ایک دوسرے کے تہوار میں جائیں گے اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کریں گے۔ میرے گاؤں میں آج بھی ہندو عورتیں صبح سویرے جنگل سے لکڑیاں لانے جاتی ہیں، جب تک فجر کی اذان نہیں ہوتی وہ

اپنے گھر سے نہیں نکلتی ان کا ماننا ہے کہ اذان کے بعد جو کتے بھونکتے ہیں وہ شیطان پر بھونکتے ہیں اذان سے شیطان بھاگتا ہے اور یہ لوگ شیطان کے بھاگنے کے بعد اپنے گھر سے باہر نکلتی ہیں۔ سکھوں کے گولڈن ٹیمپل کے لیے جگہ بھی ایک مسلمان نے دی ہے۔ ہندوستان کی کچھ جگہوں پر آج بھی ہندو اور مسلمان میں پیار باقی ہے، جو بہت اچھی بات ہے۔

Demolition of the Babri Masjid

اگر اُس زمانہ کے مسلم بادشاہ نے مندر کو توڑ کر مسجد بنائی تو اُس نے باقی مندروں کو کیوں نہیں توڑا بازو میں اور بھی مندر تھے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم بادشاہ ہندوؤں کے مندر اور مذہب کی عزت کرتا تھا کچھ نیتا نے بابری مسجد کے اس مدعے کو پھر سے اُچھالا ویسے بابری مسجد کا تالا توڑنے والے راجیو گاندھی ہے جب انھوں نے تالا توڑا تب بھی ہندو مسلم فسادات ہوئے تھے جس میں یو پی کے میرٹھ کا ہاشم پورا کون بھول سکتا ہے جہاں پولیس نے 22 May 1987 کے دن 42 بے قصور مسلمانوں کو ہاشم پورا محلے سے اٹھایا اور ایک ٹرک میں بھر کر ندی کنارے لے جا کر گولیوں سے ماردیا اور ندی میں ڈال دیا میں سمجھتا ہوں یہ حادثہ جلیان والا باغ سے بھی دردناک تھا کیسے نہتے مسلمانوں کو بے رحمی سے مارا گیا، ہم مسجد کی جگہ مندر بنائیں گے نعرے لگائے، اڈوانی نے رتھ یاترا نکالی، مندر بننے کے لئے گھر گھر سے پیسے نکلوائے، پورے ہندوستان سے کارسیوک ایودھیا گئے، آخر ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء میں بابری مسجد کو شہید کر دیا گیا، ہندوستانی پولیس، ہندستانی فوج کے سامنے ہندوستان کے دوردرشن ٹی وی چینل پہ پورے ہندوستان میں لائیو دکھایا گیا، جس کی ویڈیو کلپ آج

بھی کئی ٹی وی چینل والوں کے پاس موجود ہے، اُس وقت کے وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ لوگ جے شری رام کے نعرے لگا رہے تھے اس لئے میں نے شوٹ کا آرڈر نہیں دیا۔ یہ وزیر اعظم اُس پارٹی کے تھے جو پارٹی اپنے آپ کو مسلمانوں کا ہمدرد کہتی ہے، Google you tube میں آپ لوگ یہ سب چیزیں دیکھ سکتے ہیں۔

Demolition of the Babri Masjid-Wikepedia the free encyclopedia ان کو مغلوں سے نفرت ہے بابری مسجد بابر نے بنائی اسلئے توڑ دی، مگر تاج محل لال قلعہ قطب مینار کیا ان کے باپ نے بنائے۔ مسلم نے اس ملک میں 500 سال حکومت کی اور مغل ہندوستان میں رہنے آئے تھے اور آخر میں ادھر ہی مرے، اس ملک میں بسنے آئے تھے انگریزوں کی طرح لوٹ کر نہیں گئے، میرے حساب سے 500 سال بہت ہوتے ہیں کسی ملک کے بادشاہ کو اس ملک کو مسلم بنانے میں ورنہ 5 سال کی حکومت ملنے پہ ہندوتوا کو زمین نظر نہیں آتی، اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں 500 سال میں اگر مسلمان بادشاہ چاہتے تو ایک بھی ہندو اس ہندوستان میں نہیں ہوتا جودھا اکبر کی کہانی نہیں ہوتی اور نہ اکبر کو جودھا کو بیوی بنانے کی ضرورت ہوتی بنا بیوی بنائے نہ جانے کتنی جودھا اکبر جیسے کے بستر پہ ہوتی، زبردستی کرنے والے شادی نہیں کرتے زبردستی کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ مسجد ٹوٹنے کا اثر پورے ہندوستان پہ ہوا، ہندو مسلم فسادات ہو گئے، وہ آگ میرے گاؤں تک بھی پہنچی، میرا Metador Tempo 307، میرا چچا کا Tata 407، اور میرے چچا کے گھر کو آگ لگا دی گئی، آگ بجھانے مسلم اور پڑوس کے ہندو بھی آئے، بعد میں پولیس آئی، اسپیشل پولیس بھی آئی، ہمارے چچا اور گاؤں کے بڑے لوگوں سے پوچھا آپ کو کسی پہ شک ہے تو بتاؤ؟ لوگوں نے ڈر کے مارے پولیس کو کچھ نہیں بتایا، ہمارے بڑے لوگوں کا کہنا تھا ہم تعداد میں کم ہیں، مائنوریٹی ہے بعد میں ہم لوگوں کو تکلیف ہوگی، ہماری خاموشی ہم کو بھاری پڑ گئی، کچھ دنوں بعد میں ہمارے دو مسلم بھائیوں کو پولیس نے اُٹھایا، دو دن اندر رکھا پوچھ تاچھ کر کے چھوڑ دیا، اس کے بعد اخبار میں آیا ہم نے ٹیمپو انشورینش کے لئے جلایا، لگ بھگ پورے ہندوستان میں یہی حال تھا، فساد کے کچھ مہینوں بعد ممبئی میں اچانک بم دھماکے ہوئے، کئی لوگ مارے گئے، بم بلاسٹ کے کیس میں کئی مسلم نوجوانوں کو ٹاڈا کی سزا ہوگئی لیکن جنھوں نے بابری مسجد توڑی آج تک اُن کو

کوئی سزا نہیں ملی اور نہ ہی کوئی گرفتار ہوا۔ گرفتار ہوتے تو شاید ہندوستان میں کئی مسلم و ہندوؤں کی جانیں بچ گئی ہوتیں، نیتاؤں کا فائدہ ہو گیا، ان کی پارٹی کا فائدہ ہو گیا، پارٹی سَتہ میں آ گئی، اس کے بعد ہندوستان میں نفرت کو بڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا، نفرت بڑھتی گئی، ہماری 80 ایکڑ زمین جس میں کئی ہندو کسان جو کھیتی کرتے تھے انھوں نے مہاراشٹرا کے قانون کے حساب سے جو رہے گا اُس کا گھر، جو کرے گا اُس کی کھیتی، کسی نے اُن کو کورٹ جانے کا مشورہ دیا، کسان کورٹ گئے، پانچ سال مقدمہ چلا، ہم کیس جیت گئے، کیوں کہ وہ زمین سرکار کے طرف سے انعام تھا، آج وہ زمین بنجر پڑی ہے، وہ لوگ اب کھیتی کر نہیں سکتے، ہم لوگ کر سکتے ہیں پر ہماری ہمت نہیں ہوتی، کیونکہ اس گاؤں میں سب ہندو رہتے ہیں، اس نفرت کی آگ نے ہندو مسلم دونوں کو بھوکا مار دیا، کچھ دنوں بعد گجرات ٹرین کے ایک ڈبہ میں آگ لگ گئی، وہ ٹرین ایودھیا سے آئی تھی، اس لئے ہندوؤں کو لگا یہ آگ مسلمانوں نے لگائی ہے اس لئے گجرات میں پوری ایک مسلم بستی میں آگ لگائی گئی لوگوں کو زندہ جلایا گیا، کئی مسلم عورتوں کی عزت لوٹی گئی، مسجدیں توڑیں گئیں۔

داؤد ابراہیم اور چھوٹا راجن کے بیچ دشمنی ہو گئی، کئی مسلم لڑکے انکاؤنٹر میں مارے گئے، جس میں کئی انکاؤنٹر جھوٹے تھے، سنسد پر حملہ ہوا، افضل گرو اور یعقوب میمن کو پھانسی دی گئی، ممبئی میں ۲۶/۱۱ میں تاج محل ہوٹل پر حملہ ہوا پاکستان کے اجمل قصاب کو پھانسی دی گئی، آج کئی مسلم نوجوانوں کو شک کی بنیاد پر دہشت گرد بول کر اُٹھا لیا جاتا ہے، انڈین مجاہدین کا رکن بتایا جاتا ہے، اور کئی جہادی گروپ کے ناموں سے جوڑا جاتا ہے، مالیگاؤں میں مسلم جگہ پہ بم بلاسٹ ہوا سادھوی پرگیہ سنگھ، اسیمانند کو پکڑا گیا، کچھ لوگوں نے ان پہ پھول برسائے، ہندوستان کے وزیر داخلہ نے بھگوا دہشت گردی کا نام دیا کئی ہندو بھڑک گئے، کہ آپ بھگوا دہشت گرد مت کہو، سبھی ہندوؤں کو دہشت گرد مت کہو، جس نے کیا اُن لوگوں کو کہو، جس نے مالیگاؤں بم بلاسٹ کیا جس نے مہاتما گاندھی کو مارا، جس نے اندرا گاندھی کو مارا، جس نے راجیو گاندھی کو مارا، ان کی پوری قوم کو دہشت گرد نہیں کہا جاتا، لیکن مسلم دہشت گرد ہے، ان کا بس چلے تو ہر مسلم ٹوپی پہننے والے اور ہر نقاب پہنے والی کو دہشت گرد بنا دیں گے۔ آج نفرت اتنی بڑھ گئی ہے کہ ہندوستان کی ہر جگہ آپ محسوس کرو گے۔

intolerance

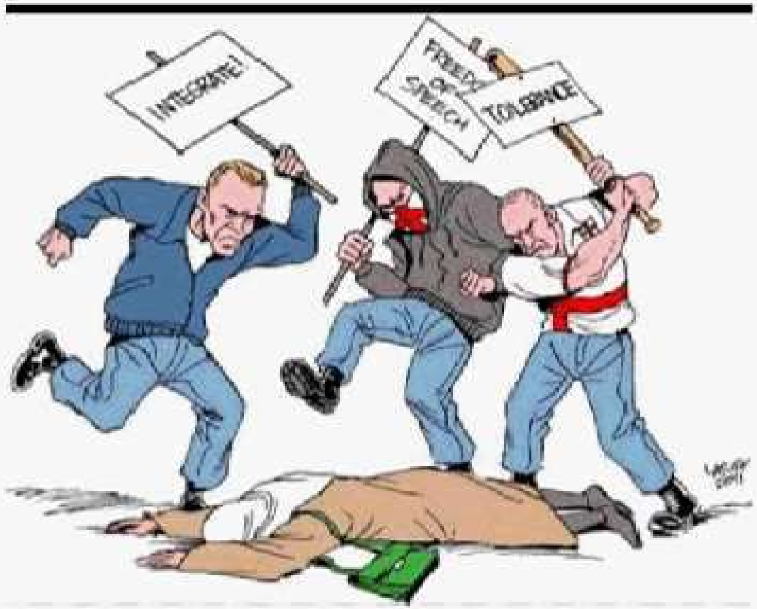

یہ لفظ آج کل ہندوستان میں عام ہے تقریباً سبھی کی زبان پر ہے intolerance کا مطلب ہوتا ہے تعصب، تنگ نظری، کٹرپنتی، جو خاص کر کسی ایک مذہب کے خلاف سوچ یا نفرت رکھتے ہیں اسے intolerance آپ کہہ سکتے ہیں جو ہندوستان میں مجھے مسلمانوں کے خلاف نظر آیا اور دنیا میں کہاں کہاں مجھے مسلمانوں کے ساتھ تعصب نظر آیا یہ میں نے اپنی پہلی کتاب میں ہی بتلایا تھا مگر جب امریکا کسی چیز پہ بات کرتا ہے تو دنیا اس پہ خاموش رہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہتے ہیں نا غریب کتنی بھی بڑی بیماری میں مبتلا ہو اس کا حال پوچھنے والے بہت کم ہوتے ہیں مگر امیر رسوخ و طاقت والے کو سردی سے چھینک بھی آئی تو پورا گاؤں پورا محلہ جمع ہوتا ہے غریب سے اگر نزدیک کا رشتہ ہے تو بھی رشتہ دار دور رہتے ہیں ان کو ڈر لگا رہتا ہے کہ اُنکا غریب ان کے قریب آ کر ان سے پیسے نہ مانگے مگر کوئی امیر کسی کا دور کا رشتہ دار کیوں نہ ہوں کہیں نہ کہیں سے اس کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے کی لوگ کوشش کرتے ہیں اکثر میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے میرا وہ دور کا رشتہ دار ہے، یا اس رشتہ دار کا وہ رشتہ دار ہے اس لئے یہ بڑا طاقت ور انسان میرا بھی رشتے دار ہے۔ اس طرح

لوگ اپنا رشتہ جوڑتے ہیں امیر آدمی اگر قرض لیتا ہے بینک اس کے گھر جانے کی ہمت نہیں کرتی مگر غریب آدمی کے گھر لیٹرس آتے ہیں بینک والے آج کل غریب سے وصولی کرنے کے لیے غنڈے بھی پالتے ہیں۔

اسی طرح دنیا میں امریکا ہے جو بڑا طاقت ور ہے جسکا درد پوری دنیا محسوس کرتی ہے اب مجھ جیسے چھوٹے آدمی نے تعصب کی intolerance کی بات کی تو کسی نے دھیان نہیں دیا پوری تفصیل میں میں نے اپنی پہلی کتاب میں ہی بتایا تھا کیسے ڈاکٹر ہمیں لوٹتے ہیں وکیل، پولیس، عدالت، سیاست، دوسرے مذہب والے مسلمانوں سے کتنی نفرت کرتے ہیں۔ یہی کتاب کسی بڑے آدمی یا بڑے نام چیتن یا بڑا طاقت ور مولانا یا سیاسی آدمی نے لکھی ہوتی تو اس کی واہ واہ کرنے والے بہت ہوتے یہاں تک کہ اگر کسی غیر مذہب والے نے یہ کتاب لکھی ہوتی تو آج اس کی کتاب کا نام ہو گیا ہوتا۔ خیر میری نہ سہی امریکا کی سہی امریکا کا صدر براک اوباما 2015 میں ہندوستان آیا تھا اسکی مہمان نوازی سب نے کی ہمارے وزیر اعظم جو پہلے چائے بناتے تھے انہوں نے براک اوباما کو اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر دی۔ جاتے جاتے ان کو ہندوستان میں intolerance تعصب نظر آیا انہوں نے مودی سے کیا بات کی اور مودی نے ان سے کیا بات کی، یہ کسی نے نہیں سنا بات کھلے میدان میں ہوئی تھی، ان کی بارات کی ویڈیو شوٹنگ والے دور سے شوٹنگ کر رہے تھے، دولہا دولہن کی باتیں کسی نے نہیں سنی، اب ان کو مودی کی باتوں میں تعصب نظر آیا پھر اسی دوران ہندوستان میں ایک چرچ پہ حملہ ہوا تھا اس وجہ سے یہ ان کو ہی معلوم ہے، بات مسلمانوں سے ہمدردی کی نہیں تھی ورنہ افغانستان میں یہ خود معصوموں کو نہیں مارتے، تیل کے لئے عراق سیریا فلسطین غزہ میں سب سے زیادہ intolerance دنیا میں ہوتا ہے امریکا کی وجہ سے یہ تھے، امریکا کے صدر جنہوں نے اس intolerance کا ذکر شروع کیا، اسکے بعد کرناٹک میں کسی رائیٹر کو جان سے مارا گیا تو ہندوستان کے باقی رائیٹر مصنف نے اپنے ایوارڈ اور اعزاز واپس کرنا شروع کیا، اسی دوران جب دادری میں اخلاق کا قتل ہندو نے گھر میں گھس کر کیا صرف گوشت رکھنے کے شک کے بنا پر، جس پر سیاست گرمائی اسکے بعد دھیرے دھیرے ہر شعبے کے لوگوں نے اپنا ایوارڈ واپس کرنا شروع کیا جو کچھ ہو رہا تھا اس پر ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی خاموش رہے، جو نوا کمیٹ باتھ روم چھوڑ کے کچھ بھی کرتے ہیں تو میڈیا

والے پوری دنیا کو بتاتے ہیں اور وزیر اعظم ایسا کوئی موقع نہیں چھوڑتے جہاں یہ اپنے من کی بھڑاس نہ نکالیں، انکی من کی بات سن کر ایسا لگتا ہے کہ ہم نے وزیر اعظم نہیں نرمل بابا چنا ہے مگر ان کو دادری کا درد نظر نہیں آیا انکی خاموشی نے نفرت کی آگ کو ہوا دی، ایک طرف بہار میں الیکشن چل رہے تھے دوسری طرف intolerance کی وجہ سے بڑے بڑے لوگ اپنا ایوارڈ واپس کر رہے تھے جن میں عامر خان، شارخ خان جیسے لوگوں نے بھی انکا ساتھ دیا ہمارے دوسرے ادا کار جاوید جعفری نے کسی کی شاعری پڑھی مجھے اچھی لگی کے نفرتوں کا اثر دیکھو "جانوروں کا بٹوارا ہوگیا" گائے ہندو ہوگئی اور بکرا مسلمان ہوگیا" مندروں میں ہندو دیکھے مسجدوں میں مسلمان "یہ پیڑ یہ پتے یہ شاخیں بھی پریشان ہو جائیں۔ اگر پرندے بھی ہندو اور مسلمان ہو جائیں" سوکھے میوے بھی یہ دیکھ کر حیران ہو گئے، نہ جانے کب ناریل ہندو اور کھجور مسلمان ہوگیا" جس طرح سے دھرم، مذہب کے نام پہ ہم رنگوں میں بھی بٹے جارہے ہیں کہ ہرا رنگ مسلم کا لال ہندو کا "تو وہ دن دور نہیں جب ساری کی ساری ہری سبزی مسلمانوں کی ہو جائینگی اور ہندووں کے حصے میں ٹماٹر اور گاجر آئے گا" اب سمجھ میں نہیں آتا یہ تربوز کس کے حصے میں آئے گا یہ تو بیچارہ اوپر سے ہرا اور اندر سے لال ہے تو کیا یہ اوپر سے مسلمان اور اندر سے ہندو ہی رہ جائے گا" ان ہندوتوا والوں نے اس قدر نفرت پھیلا دی ہے میرے کہنے کا مطلب ہے مجھے مسلمانوں کے ساتھ تعصب تنگ نظری، کٹر پنتی نفرت intolerance کہاں کہاں نظر آیا یہ میں نے اپنی پہلی کتاب میں ہی بتایا تھا میں آپ کو اس بار پھر بتاتا ہوں۔

اگر ایک مسافر مسلم ہے سر پہ ٹوپی اور چہرے پہ داڑھی ہے اور اگر غیروں سے پتہ پوچھتا ہے کچھ تو پتہ بتاتے نہیں اور کچھ بتائیں گے تو ناراضگی سے بتاتے ہیں، کچھ ہی لوگ ہیں جن کو مسلم ٹوپی سے کوئی اعتراض نہیں، مسلم مسافر رات میں ٹھہرنے کے لئے غیروں کے ہوٹل یا لوج میں روم مانگنے جائے تو بہت کم لوگ آج کی تاریخ میں روم دیتے ہیں۔ اگر مسافر کشمیری مسلم ہے تو اسے روم بالکل نہیں ملے گا۔ ہزاروں کشمیری آج بھیک مانگ رہے ہیں جن کو کوئی ممبئی جیسے شہر میں کام نہیں دیتا، شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اگر کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو انہیں جاسوس سمجھا جاتا ہے۔

ایک طرف ہندوستان والے کشمیر کو اپنا حصہ سمجھتے ہیں تو دوسری طرف کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ بھید بھاؤ کرتے ہیں، کشمیر کی حالت آج ایسی ہے جیسے بھی چور لوگ کشمیر میں رہتے ہیں اور

ہندوستان کی پولیس، فوج اور کئی اسپیشل فورس کشمیروں کے لئے بنائی گئی ہیں تا کہ یہ لوگ چوروں سے دہشت گردوں سے محفوظ رہ سکیں مگر کشمیری مسلمانوں کا جینا حرام ہے۔ بے چاروں کی آزادی چھین لی گئی ہے ایسا ہندوستان کے کس حصوں میں ہوتا ہے؟ اگر میں مہاراشٹر ریاست میں آزادی سے گھوم سکتا ہوں جو انڈیا کا حصہ ہے تو کشمیری کیوں نہیں؟ کیا انڈیا کی سرحد صرف کشمیر سے ملتی ہے؟ گجرات سے بھی ملتی ہے راجستھان سے بھی ملتی ہے پنجاب سے بھی ملتی ہے تو پھر کشمیریوں پر اتنی پابندی کیوں؟ ایک طرف تم ان کو اپنا بھی بنا رہے ہو اور دوسری طرف پرائے والا برتاؤ بھی کرتے ہو کیونکہ کشمیری لوگ مسلم ہیں۔ اور اگر مسافر کسی اور مذہب کا ہے پیشانی پر ٹیکا لگا ہوا ہے تو کسی کو کوئی پریشانی نہیں، اگر مسافر سکھ (سردار) ہے تو اپنے کمر میں چاقو رکھ سکتا ہے، حالاں کہ اس کے چہرے پر بھی داڑھی ہے۔ وہ سر پہ پگڑی بھی باندھ سکتا ہے، اس سے کسی کو تکلیف نہیں ہے۔

اگر مسافر فوریز ہے گوری چمڑی والا ہے تو اس کو روم بھی ملے گا اور اس کا بیگ بھی لوگ اٹھائیں گے، اس کی مہمان نوازی بھی لوگ پوچھ پوچھ کر کریں گے۔ اگر آپ ممبئی کی لوکل ٹرین میں سفر کر رہے ہوں آپ کے سامنے آزو بازو میں دوسرے مذہب کے لوگ بیٹھے ہیں اور آپ کا پہناوا اسلامی ہے تو میرے کہنے کی ضرورت نہیں ہے آپ خود اس بات کو محسوس کر چکے ہوں گے۔ لیکن اگر آپ کا پہناوا اسلامی نہیں ہے، مطلب آپ ٹوپی یا نماز کے کپڑے میں نہیں ہیں تو ایک نظر آپ اپنے آگے پیچھے کے لوگوں پر ڈالیں آپ کو وہ کیفیت نظر نہیں آئے گی جو اسلامی لباس پہنے رہنے یا اردو اخبار پڑھنے سے آئے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب لوگ ایسے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ضرور ملیں گے جن کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے یا آپ بھیڑ میں کھڑے ہوں اور آپ کا فون آیا اور آپ سلام سے بات شروع کریں تو فوراً لوگوں کی نظر آپ پر پڑے گی۔

بس کے ٹکٹ ماسٹر کا برتاؤ بھی مسلمانوں (برقع والی یا ٹوپی والے) سے الگ ملے گا۔ میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے، ہماری عورتوں کا برقع France والوں نے نکلوا دیا ہے آج کل ATM کا واچ مین بھی برقع نکالنے بولتا ہے۔ شاید اسی لئے ہمارے ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کو مسلم کے ٹوپی یا برقع پہننے پہ اعتراض ہے۔

Police

گجرات mock drill آتنک وادی کے ساتھ لڑائی کرنے کی مشق بھی پولیس والوں کو مسلم ٹوپی پہنا کر کرواتے ہیں، انکے دماغ میں صرف مسلم ہی terrorist ہے۔ جب کہ آر۔ ایس۔ ایس کسی دہشت گرد سے کم نہیں ہے کہ انھوں نے بھی ہندوستان میں دہشت گردی کی ہے اور ماؤں وادی اور نکسل وادی بھی دہشت گرد ہے۔ ابھی کچھ سال پہلے پٹنہ میں نریندر مودی کی ریلی سے پہلے آٹھ بم بلاسٹ ہوئے۔ اس میں چھ لوگ زخمی ہوئے ریلوے اسٹیشن کے بیت الخلاء میں ایک مسلم نوجوان ملا، اتنی جلدی بلاسٹ کرنے والے کیسے ملتے ہیں؟ اور زیادہ تر مسلم ہی کیوں ہوتے ہیں؟ کبھی کبھی میں یہ سوچتا ہوں کہ ایک چور چوری کرتا ہے اور چوری کرنے سے پہلے اپنے بھاگنے کا منصوبہ بناتا ہے، کہ میں کیسے بھاگوں گا یا کس جگہ سے بھاگوں گا، چوری بعد میں کرتا ہے پہلے بھاگنے کا منصوبہ بناتا ہے، ان پولیس والوں کو اتنی جلدی دہشت گرد کیسے ملتے ہیں؟ اللہ ہی جانتا ہے کیا سچ ہے؟ بلاسٹ ریلی شروع ہونے سے پہلے ہوتا ہے اور اس کے بعد بھی نریندر مودی کی تقریر ہوتی ہے تو بلاسٹ کس مقصد کے لیے ہوا؟ آج مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ عام آدمی کو تو نہیں چھوڑا جا رہا ہے مسلم داڑھی والے پولیس آفیسر کو بھی لاتور میں شیو سینا والوں نے دوڑا دوڑا کر مارا، قانون میں رہ کر قانون کی حفاظت کرنے والوں کا یہ حال ہے تو ہمارے جیسے عام آدمی کا قانون کیا حفاظت کرے گا۔

جس طرح فلموں میں دکھایا جاتا ہے کہ موقع واردات پہ پولیس دیر سے آتی ہے اسی طرح دنگوں میں بھی پولیس دیر سے آتی ہے خاص کر اگر مسلم کے گھر جلائے جاتے ہوں اور مسلم کو مارا جاتا

ہو۔ پولیس والوں کا حال یہ ہے کہ مسلمانوں کا کیس اگر پولیس اسٹیشن میں جاتا ہے تو سب سے پہلے قانون قاعدے بتائیں گے، اگر ہماری قوم کے لوگ آکر سمجھاتے ہیں تو بھی دونوں پارٹی سے پیسے لیں گے۔ جھگڑا مٹانا ہے تو بھی پیسے دو، آگے بڑھانا ہے تو بھی پیسے دو۔ ممبئی جیسے بڑے شہروں میں پولیس والے خوشی خوشی اپنا تبادلہ مسلم علاقوں میں کرانا چاہتے ہیں اور مسلمان خبری بھی جلد ہی بن جاتے ہیں۔ آج مسلم علاقوں میں عبدل کی کمی نہیں، آتے جاتے ہوئے سب کی خبر رکھتا ہوں، نام عبدل ہے میرا سب پہ نظر رکھتا ہوں، اور جو پولیس کا مخبر بن کر قوم کو برباد کرتا ہوں۔

انکاؤنٹر کا موقع ملتا ہے، دہشت گرد پکڑنے کا موقع ملتا ہے، پولیس والوں کا فائدہ ہو جاتا ہے، پرموشن ہی مل جاتا ہے۔

مسلم بے روزگار نوجوان آج کئی نشوں کے عادی بن گئے ہیں چرس، گانجا، گردا، افیم اور بھی کئی طرح کے نشوں کے ذرائع آپ کو مسلم محلوں میں زیادہ ملیں گے۔ پولیس والوں کو ہفتہ بھی انھیں چیزوں سے ملتا ہے۔ مسلم نوجوان کی زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر پولیس والے ایمانداری سے کام کریں تو ایک بھی نشے کی دکان مسلم ایریا (علاقوں) میں نہیں چلیں گی۔ پولیس شاید ایسا کرنا نہیں چاہتی شاید ان کو لگتا ہے مسلمان مرتا ہے مرنے دو ان کو تو ہفتہ ملتا ہے، ان کے لیے اتنا کافی ہے۔ شاید اسی لیے مسلم محلوں میں نشوں کے کاروبار زیادہ ہوتے ہیں۔

Encounter

POLICE
FAKE
ENCOUNTER

ویسے تو بنا پولیس کے سلف ڈیفنس کے لیے اگر سامنے والا ہتھیار سے پولیس پر حملہ کرتا ہے تو اپنے بچاؤ میں وہ سامنے والے پر گولی چلا سکتا ہے اس انکاؤنٹر نے کئی مسلمانوں کی جان لی ہے جن میں کئی fake encounter ہے پورے انڈیا میں 440 جعلی انکاؤنٹر ہوئے ہیں جن میں

2003 میں صادق جمال، 2004 میں عشرت جہاں، 2005 سہراب الدین شیخ۔ عشرت جہاں تو بیچاری ایک لڑکی تھی اس نے پولیس پر حملہ کیسے کیا ہوگا جو پولیس نے اسے جان سے مار دیا کیسے انکاؤنٹر میں پولیس والے نہیں مرتے۔ میں آپ کو کچھ پولیس والے کے نام بتاتا ہوں جو encounter specialists ہے جس طرح سچن تینڈولکر اپنی 100 رن کی سنچری بنانے کا انتظار کرتا ہے اسی طرح یہ لوگ لوگوں کو مارنے کی سنچری بناتے ہیں باقاعدہ گنتی ہوتی ہے کہ اب تک چھپن، ان کو ہیرو بنا کر فلموں میں پیش کیا جاتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک بار یہ سامنے والی کی گولی سے بچ سکتے ہیں مگر اتنی بار کیسے pradeep sharma اب تک 104 انکاؤنٹر کر چکے ہیں، Daya Nayak اب تک 83 کر چکے، پرفل بھوسلے 77 اور Ravindernath Angre نے اب تک 54 اور shachin waze نے اب تک 63 جنہوں نے آج نوکری سے استعفا دے کر شیو سینا میں شامل ہو گئے اگر ان میں کوئی مرا ہے تو وہ ہے وجے سالسکر جس نے 61 انکاؤنٹر کیے ہیں وہ بھی کسی انکاؤنٹر کی تیاری میں نہیں گئے تھے جلدی جلدی میں یا پھر جو شک جتایا جاتا ہے کہ کسی نے مروایا ہے، اس لیے مارے گئے ورنہ یہ بھی نہیں مرتے میرے خیال سے اتنی بار کوئی نہیں بچ سکتا سامنے والے کی گولی سے یا انھوں نے کئی سارے انکاؤنٹر جھوٹے کیے ہیں یا پھر یہ سپرمین ہے جن کو گولی نہیں لگتی یا جن کو انھوں نے مارا ہے ان کے پاس ہتھیار ہی نہیں تھے پتہ نہیں ان جیسے لوگوں نے کتنے مسلم کو مارا ہوگا اللہ ہی جانتا ہے جو لوگ fake encounter میں پھنسے ہیں ان کو جیل سے نکالنے والے ان کے بہت آقا ہیں۔ جیسے امریکہ سے ہیڈلی کو منایا گیا عشرت جہاں کو دہشت گرد بنانے میں تاکہ Deputy commissinor of police dhanajay g vanzara, assistant commissioner of the police crime

FAKE
ENCOUNTER
CASE

branch Girish laxman singhal, SIB officer special director deputy rajinder kumar, assistant director M.K. sinha suprintendent of police Rajeev wankahde and officer mittal کو بچایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس وقت کے ہوم منسٹر امیت شاہ کو بھی بچایا جائے ان کو ضمانت تو مل ہی جاتی اور پھر سے نوکری بھی مل جاتی ہے اور جن کو انھوں نے مارا ہے ان کے بچے یتیم بیوی بیوہ ہو جاتی ہے۔

Jail (جیل)

دنیا بھر کی جیلیں آج مسلمانوں سے بھری ہوئی ہیں سب سے زیادہ دنیا میں مسلمانوں پر جیلوں میں ظلم ہو رہا ہے، ٹیررسٹ، دہشت گرد، آتنک وادی، غدار یہ لفظ آج مسلمانوں کے دامن پر داغ بن گئے ہیں۔ جس طرح لاگا چنری میں داغ مٹاؤ کیسے اسی طرح یہ داغ ہماری قوم کے دامن پر لگ گیا ہے۔ دنیا میں آج کچھ بھی ہوتا ہے اسے اسلام سے جوڑا جاتا ہے نہ جانے کتنے مسلم نوجوانوں کی زندگی خراب ہو چکی ہے۔ اگر بات صرف ہندوستان کی کی جائے تو ہندوستان میں 14.2% مسلمان ہیں اور ہندوستان کی کل آبادی کے حساب سے 26.4% مسلم جیلوں میں بند ہیں جن میں 10% پر جرم ثابت نہیں ہے صرف شک کی بناء پر انھیں گرفتار کیا گیا ہے تاریخ پہ تاریخ ملتی ہے fast track court میں ان کے کیس ڈال کر جلد از جلد دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر سکتے ہیں مگر مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا ہی اصل مقصد ہوتا ہے بیچارے جیل میں زندگی گزارتے ہیں کسی مسلم قیدی نے کہا تھا جب مجھے گرفتار کیا گیا تھا تب ٹی وی میں صرف دوردرشن کا ایک چینل تھا کیبل کب آئی dish tv کب آئی موبائل میں انٹرنیٹ آیا wifi پتہ ہی نہیں چلا صرف جیل میں سننے ملا سب کچھ

برباد ہو گیا سب کچھ کھو گیا بچوں کا بچپن بیٹی کی شادی سب میں ہم نہیں تھے اگر کچھ ملا تو صرف تکلیف ظلم، انتظار، بیوی بچوں سے ملنے کا اور کورٹ کی تاریخ پہ تاریخ، مسلمان آج ہندوستان کی تاریخ بن چکے۔ چودہ سال پہلے ممبئی کے کرلا کے رہنے والے سات مسلمانوں کو سیمی سے تعلق رکھنے کی بنا پر اٹھایا گیا، ان پر دہشت گردی کا الزام لگایا گیا، چودہ سال بعد وہ لوگ بے گناہ چھوٹ گئے، مگر چودہ سال جو جیل میں تکلیف ہوئی اس سے اچھا کسی کا قتل کر کے جیل چلے جاتے کیوں کہ قتل کرنے والے کو سات سال کی سزا ہوتی ہے۔ یہ بے چارے بے گناہ مسلم چودہ سال جیل میں رہے۔ آتنک وادی کا داغ ان کے سر پر لگا، ان کی بیوی بچوں نے چودہ سال تکلیف نکالی، جن کے شوہر، جن کے باپ، جن کے بیٹے، جن کے بھائی پر دہشت گردی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ سماج میں، سوسائٹی میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چودہ سال بعد تو ان کو چھوڑ دیا گیا لیکن ان کی تکلیف کی بھرپائی کر کے کون دے گا؟! ایسے اور کئی کیس ہیں جن میں مسلمانوں کو پکڑا گیا، بعد میں بے گناہ ثابت ہونے پر چھوڑ دیا گیا۔

مسلمان آبادی کے حساب سے دیش میں کم جیلوں میں زیادہ ہے کسی کو 14 سال، کسی کو 11 سال، کسی کو 8 سال کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مسلمان آج مذہب کے نام پر لاچار ہو گیا ہے ”داڑھی سے بے گناہ بھی گنہگار ہو گیا ہے“ ”گھر سے نکلا تھا تلاش رزق میں“ ”راستے میں بم پھٹ گیا اور گرفتار ہو گیا“ اگر بم بلاسٹ مندر میں ہوا تو بھی مسلم نے کیا اور بلاسٹ مسجد میں ہوا تو بھی مسلم نے کیا۔ مالیگاؤں مکہ مسجد میں بلاست ہوا تو ایک ایماندار پولیس افسر ہیمنت کرکرے نے مذہب سے آگے بڑھ کر انسانیت کا ثبوت دیا تو ہندو کو بھی جیل ہوئی ہے اور دوسری طرف مسلم کو جیل ہوئی ایک جگہ دونوں کیسے بلاسٹ کر سکتے ہیں یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی یا تو ہندو نے کیا یا تو مسلم نے۔ ٹھیک ہے دونوں کے ساتھ برتاؤ بھی ایک جیسا ہونا چاہیے۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ سوتیلا پن اختیار کیا جاتا ہے۔ sadhvi pragya thakur and Lt colonel shrikant prasad purohit سادھوی پرگیہ اور پروہت کو اور 11 لوگوں کو جیل ہوئی یہ بھی بم بلاسٹ کے مجرم ہیں، انھیں دیکھ کر لگتا ہی نہیں کہ یہ جیل میں ہیں انھیں دیکھ کر تو لگتا ہے کہ رجنیش کے آشرم میں زندگی کا مزہ لے رہے ہیں، اندر کچھ اور ہوتا ہے دکھایا کچھ اور جاتا ہے۔ ان کو ضمانت بھی ملتی ہے۔ میں نے سادھوی پرگیہ کو ٹی وی میں دیکھا مجھے کسی بھی حال میں وہ قیدی نظر

نہیں آئی، جو حالت اس کی گرفتاری کے وقت تھی اس سے کہیں زیادہ اس کی صحت اچھی تھی، اس کے ہاو بھاؤ سے مجھے وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگی آپ لوگ بھی جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ان کی حالت اور ہمارے مسلم بھائیوں کی حالت جو بے گناہ جیل میں ہیں۔

سادھوی پرگیہ جیسی کو جیل میں تو سہولت ہے جیل سے نکالنے اور سزا سے بچانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ ہیمنت کرکرے جیسے انصاف پسند افسر کو بھی راستے سے ہٹایا گیا جس پر ہمارے A R Antulay صاحب نے بھی شک جتایا تھا کہ اس کو اجمل قصاب نے نہیں کسی ہندو نے مارا ہے، کیونکہ پہلی بار کسی نے کسی ہندو کو کسی بم بلاسٹ کے کیس میں گرفتار کیا تھا، وہ گرفتار کرنے والا ہیمنت کرکرے تھا۔ اس کے بعد کسی پولیس کمشنر IPS officer S M Mushrif نے ایک کتاب لکھی ہے 26/11 تاج محل پر ہوئے حملے پر انھوں نے بھی بتایا ہے کہ ہیمنت کو ہندو نے مروایا ہے، اور یہ بات آج سچ بھی لگتی ہے کیونکہ جو لوگ اس کیس سے جڑے ہیں ان کو بھی مارنے کی دھمکی ملی ہے سادھوی کے کیس کو کمزور بنانے کی دھمکی دی جا رہی ہے، اس کیس کے وکیل کو جنہوں نے خود میڈیا اور لوگوں کو بتایا، ویسے تو اب قصاب کی بات کا بھی یقین ہونے لگا ہے کہ وہ ممبئی میں فلم میں کام کرنے آیا تھا لیکن شاید اس کی غلطی تھی یہ غیر قانونی طریقے سے آیا تھا اور اس معاملے میں مجھے جوڑ دیا، سچ کیا ہے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، قصاب کو تو پھانسی دی گئی وہ بھی کسی کو بتایا نہیں گیا ہے اب تو اس کے تار عشرت جہاں سے بھی جوڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جو کچھ 26/11 میں ممبئی میں ہوا جس نے بھی کیا صحیح نہیں کیا، مجھے بھی بہت دکھ ہوا بیچارے بے گناہ مارے گئے میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہندو ہونے کی وجہ سے کیسے سادھوی کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہ عورت ہے اس لیے اس کے ساتھ نرمی برتی جا رہی ہے، ایسا نہیں ہے کہ اگر یہ عورت مسلم ہوتی تب بھی اس کو سہولت ہوتی۔ اسی طرح ایک مسلم عورت جس کا نام انجم زمرد حبیب MA, MD, LLB کو کس طرح پولیس نے مارا؟ کیسے انھیں کشمیری حرامی نمک حرام کہا گیا انھوں نے اپنی کتاب "ریمانڈ کیا تھی جیسے قیامت برپا تھی" میں بیان کیا ہے انھیں 5 سال بعد رہا کیا گیا تھا ایسے ہی جو بے گناہ یہاں قید ہو چکے ہیں جنہوں نے اپنی کہانی بتائی ہے آنکھوں سے آنسو آتے ہیں بے رحمی کی انتہا کی ہے ان کے ساتھ۔ مفتی عبدالقیوم جنہیں اکشر دھام مندر کے حملے میں گرفتار کیا گیا تھا

جیل سے رہا ہو کر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "11 سال سلاخوں کے پیچھے" ہے اگر وقت ہے تو پڑھ لینا، اسی اکشر دھام کے کیس میں آدم اجمیری اور سلیم کو گجرات کورٹ نے سزائے موت اور عمر قید کی سزا سنائی تھی اور انھیں بھی 11 سال بعد 16 May 2014 کو رہا کیا گیا آدم اجمیری کا کہنا تھا انھیں غیر قانونی طور پر جیل میں رکھا گیا تھا ان کے پیر کے تلوے کے نیچے 500 ڈنڈے مارے جاتے تھے ان کو آج بھی درد ہوتا ہے۔ اسی طرح کشمیر ٹائمز کے مشہور رائٹر افتخار گیلانی کو ISI کا ایجنٹ بنا کر گرفتار کیا گیا اور تہاڑ جیل میں رکھا ان سے اپنے ہی کپڑے نکال کر ٹوائلیٹ صاف کرایا گیا، انھیں بھی بیہوش ہونے تک مارا گیا سات مہینے بعد رہا کیا گیا انھوں نے بھی اپنی کہانی "تہاڑ میں میرے شب و روز" نامی کتاب میں بیان کیا ہے۔

اس طرح 12 DEC 2007 کو ایک یونانی ڈاکٹر حکیم طارق قاسمی کو اغوا کیا گیا جن کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے تھا اور ان کو بھی بے رحمی سے مارا گیا، دوسرے بھائی جنہیں رہائی منچ کے لوگوں نے محمد اقبال نام کے شخص کو رہا کیا اس نے بھی اپنی درد بھری کہانی سنائی، یہ بے چارے مسجد کے مولانا تھے انھیں بھی دہلی سے اٹھایا گیا اور ان پر دہشت گردی کا الزام لگایا گیا، 22Jun 2007 دہشت گرد اور پولیس کے بیچ مڈبھیڑ ہوئی اور پولیس 21 May 2008 کو ان کو گرفتار کر لی اور یہ بتانے لگی کہ 22 Jun 2007 کو یہ بھی شامل تھے گولی باری کے بیچ میں یہ وہاں سے فرار ہو گئے، مگر مولانا کا کہنا تھا کہ ان کو 2 مہینے پہلے 20 March 2008 کو ہی نئی دہلی کے ریلوے اسٹیشن سے اٹھایا گیا تھا اور اس معاملے سے ان کو جوڑ دیا گیا، کہا گیا کہ آپ جرم قبول کرو آپ کو کچھ دن جیل میں رکھ کر چھوڑ دیا جائے گا ان کو کسی جگہ بم بنانے کا سامان بتایا گیا اور کہا گیا یہ سامان تمہارا ہے قبول کرو ان کو زبردستی دہشت گرد بنانے کے لئے ان کو مار مار کر بیہوش کر کے ان کے سر اور پیٹ میں مائکرو چپس Micro chip ڈالی گئی جو انھیں رہا ہونے کے بعد بھی تکلیف محسوس ہو رہی ہے یہ تھی ابھی کی تازہ خبر، اگر آپ تھوڑا اور پیچھے جاؤ گے تو 1998 میں محمد عامر خان کو دہلی سے اٹھایا گیا تھا انھیں ننگا کر کے اوپر لٹکایا گیا ان کے پیر کھینچے گئے الیکٹرک کرنٹ دیا گیا 19 دہشت

گردی کے کیس میں پھنسایا گیا، 14 سال بعد یہ Jan 2012 میں ان کی رہائی ہوئی، انھوں نے رہا ہونے کے بعد ایک مشہور مصنف نندیتا حکسر سے مل کر ایک کتاب بنائی جس کا نام My 14 Years struggle to prove me innocence framed as a terrorist ہے انھیں بلاوجہ دہشت گردی سے جوڑ دیا۔ مشہور گنگ اسٹار ابو سلیم تو کئی بار بول چکا ہے کہ مجھے اتنا ستایا جاتا ہے کہ میں خودکشی کر لوں مگر چھوٹا راجن کو یہ تکلیف نہیں ہے اس کو تو باقاعدہ دعوت دی گئی ہے، جتنا محفوظ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں نہیں تھا اتنا محفوظ وہ آج جیل میں ہے پولیس والے بریانی کھلا رہے ہیں، یہ ہوئی انڈیا کی بات۔ اس طرح دنیا میں کیوبا میں جو امریکہ سے قریب ایک جزیرہ ہے جہاں گوانتانامو Guantanamo jail ہے جہاں تو امریکہ نے ظلم کی حد کر دی ہے میں نے ایک Documentary film دیکھی تھی The road to Guantanamo چار بے گناہ مسلم بچوں کو افغانستان سے اٹھایا جاتا ہے اور انھیں اس جیل میں لایا جاتا ہے ننگا کر کے ٹانگوں کو چیرا جاتا ہے، ان کے بدن کو نماز پڑھنے کی سزا دی جاتی ہے قرآن چھین کر پاؤں سے روندا جاتا ہے۔ اتنی بربھی شاید کسی کے ساتھ دنیا میں نہیں ہوتی ہوگی اگر وقت ہے تو ضرور دیکھنا یہ سچی کہانی ہے۔

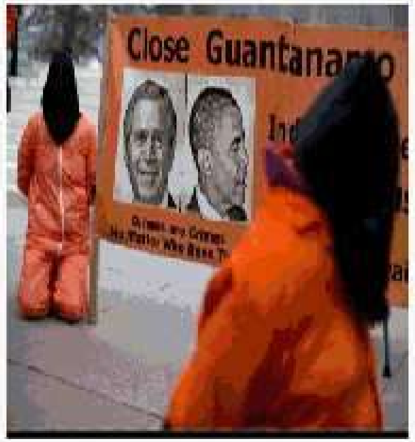

قانون

میں نے فلموں میں دیکھا ہے قانون کی آنکھ پر پٹی بندھی ہوتی ہے اور ہاتھ میں ترازو ہوتا ہے جس کا پلڑا برابر ناپ تول کر انصاف کرتا ہے مگر ہندو تعداد میں 80% فیصد ہیں مسلم صرف 14% ہیں، اس لئے پلڑا ہندو کے طرف ہی جاتا ہے اگر بات مسلم کو پھانسی دینے کی ہے تو آدھی رات کو بھی کورٹ کے جج اور گورنر کو راشٹرپتی حکم دیتے ہیں، صبح یعقوب میمن کو پھانسی ہوتی ہے مگر ہندو کے لئے کئی دن کئی راتیں چلی جاتی ہیں مگر فیصلہ نہیں آتا ہے۔ پولیس قانون والے کے بارے میں سنا تھا کہ قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں مگر جو ہندو بابری مسجد توڑتے ہیں، بلاسٹ کرتے ہیں، سنسد میں بیٹھے ہیں وہ بھی بالکل قریب، ان تک ان کے ہاتھ نہیں پہنچتے، مگر مسلمانوں کے لئے دور دور تک پہنچتے ہیں اور پکڑ بھی لیتے ہیں کسی بھی معاملے میں ماسٹر مائنڈ کو سزا ہوتی ہے، یہ بابری مسجد توڑنے والے ماسٹر مائنڈ لال بتی کی گاڑی میں ایم پی، ای ایم ایل اے، پی ایم بن کر گھومتے ہیں صرف ممبئی بم بلاسٹ میں کتنے لوگ مرے یہ بتایا جاتا ہے، مگر بم بلاسٹ سے پہلے دنگوں میں کتنے مسلم مرے ہندو کے ہاتھ؟ یہ کبھی نہیں بتایا جاتا ہے۔ ہندو بابری مسجد، میڈیا اور ہندوستانی فوج کے سامنے توڑتے ہیں جسکی وجہ سے ہندوستان میں ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں جو لوگ مکہ مسجد بلاسٹ کرتے ہیں، سمجھوتہ ٹرین میں بلاسٹ کرتے ہیں، مالیگاؤں کی مسجد میں بلاسٹ کرتے ہیں، اجمیر کی درگاہ میں بلاسٹ کرتے ہیں، انکو بیل ملتی ہے، جن کو پھانسی نہیں ہوتی۔

جس طرح سنجے دت کو سزا ہوئی اور آدھی سزا معاف ہوئی کیا اس طرح یعقوب میمن کے ساتھ نہیں ہو سکتا تھا؟ دونوں 1993 بم بلاسٹ کے ہی مجرم تھے، ایک کو سزا دے کر آدھی سزا معاف کردی اور ایک کو پھانسی پر چڑھا دیا۔ ایک کے جیل سے چھوٹنے پر ہندو لوگ پٹاخا پھوڑتے ہیں دوسرے کے پھانسی کی خوشی میں پٹاخا پھوڑتے ہیں جب سنجے دت کے والد مسلمانوں کے ہمدرد تھے تو اس کی سزا سنجے دت کو بھگتنا پڑی لیکن جب سنجے دت نے جیل سے سزا معاف کرنے کے لیے اپنے آپ کو ہندوتوا کا لباس پہننا، ٹیکہ لگانا، بھگوا رنگ کا استعمال کرنا، مندروں میں جانا شروع کیا، ہندوؤں کی نظر میں چھا گئے اور سزا معاف ہوگئی۔ نہ میڈیا کی نظر میں آیا نہ کسی نے سوال اٹھایا ہمارے ہندوستان میں رواج ہے ہندو کی پھانسی اکثر معاف ہوتی ہے۔ یعقوب میمن کے جنازے پر لاکھوں کی بھیڑ جمع ہوتی ہے اسی دن ڈاکٹر ابوالکلام کا بھی جنازہ جاتا ہے اور یعقوب میمن کا بھی مگر ہمدردی زیادہ یعقوب میمن سے ہوتی ہے کیونکہ ایک مسلم وقت پر مرتا ہے ایک کا وقت ہندوتوا کی سوچ فیصلہ کرتی ہے ایک دیش بھگت کہلاتا ہے تو دوسرا غدار، میرے یہاں پاکستان ہارتی ہے تو پٹاخے ہندو پھوڑتے ہیں ہمارے گھروں کے سامنے اس بار یعقوب میمن کی پھانسی کے بعد پٹاخے پھوڑے گئے اور جو فساد کے ماسٹر مائنڈ ہیں جنکی وجہ سے فسادات ہوئے انکی موت پر شیواجی پارک میں بندوقوں کی سلامی دی گئی۔ جس نے فساد کیا وہ دیش کا ہیرو جس نے فسادات کا جواب دیا وہ غدار۔ ایکشن کرنے والا ہیرو مگر ایکشن کا ری ایکشن کرنے والا مسلم غدار جس دیش کے صدر راشٹرپتی کو مسلم سے ہمدردی نہیں ہے، جس دیش کے وزیر اعظم کو مسلمانوں کی موت کا سوداگر کہا جاتا ہے اس دیش میں مسلمانوں کی حالت کا اندازہ تو کوئی بھی لگا سکتا ہے۔ کبھی کبھی تو مجھے یقین بھی ہوتا ہے کہ دیش ہندو کا ہی ہے امیت شاہ، نریندر مودی جیسے کو کلین چٹ ملتی ہے اڈوانی جیسے کھلے عام Z plus security میں پھرتے ہیں بال ٹھاکرے کو شیواجی پارک میں بندوقوں کی سلامی کے ساتھ انتم سنسکار کیا جاتا ہے۔ یوپی کے میرٹھ کا ہاشم پورا جہاں پولیس نے 22 May 1987 کے دن 42 بے قصور مسلمانوں کو ہاشم پورا محلے سے اٹھایا اور ایک ٹرک میں بھر کر ندی کنارے لے جا کر گولیوں سے مار دیا اور ندی میں ڈالدیا۔ جس کے مجرم کو بھی آج تک سزا نہیں ہوئی 28 سال سے کیس چل رہا ہے یہ ہمارے دیش کا قانون ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ حادثہ جلیان والا باغ سے بھی دردناک تھا کیسے نہتے

مسلمانوں کو بے رحمی سے مارا گیا 100 میں سے 80 ہندو مہان ...... میرا **بھارت** مہان ...... **بھارت** ماتا کی جے ......

وکیل

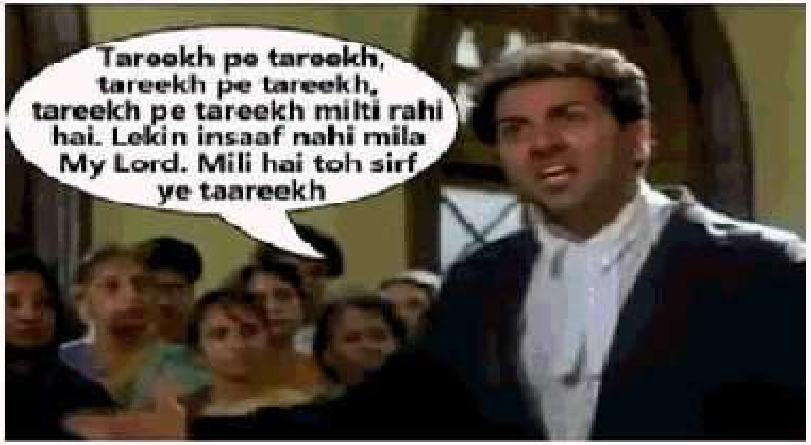
Tareekh pe tareekh, tareekh pe tareekh, tareekh pe tareekh milti rahi hai. Lekin insaaf nahi mila My Lord. Mili hai toh sirf ye taareekh

وکیلوں کا بھی یہی حال ہے سب سے زیادہ کیس مسلمانوں کے ہی ملیں گے، گھریلو جھگڑے زیادہ ملیں گے، طلاق کا فیشن بن گیا ہے، وکیل کبھی ملانے کی بات نہیں کریگا، کیس لمبا چلے گا اور ان کی ضرورت بھی ہماری قوم میں زیادہ ہے، کیونکہ مسلمانوں کو آج کریمنل، دہشت گرد، غدار

زیادہ بنایا گیا ہے۔ ایسے کئی کیس ہیں جن کو فاسٹ ٹریک کورٹ میں ڈالنا چاہیے، وہاں مسلمانوں کو تاریخ پر تاریخ دی جاتی ہے اور جب مسلم کو پھانسی دینا ہے تو راتوں رات عدالت کے فیصلے ہوتے ہیں، اور یعقوب میمن جیسے کو پھانسی دی جاتی ہے بیچارے مسلمان کورٹ کے چکر کاٹتے کاٹتے تھک جاتے ہیں ہمارے ہاشم انصاری بابری مسجد کے کیس کا چکر لگا کر تھک گئے ہیں، کئی دوسرے کیس میں تو ایسے ہیں جنھوں نے ہار کر compromise صلح کرلی ہے۔

Doctor

ڈاکٹروں کا حال تو ایسا ہے وہ مسلم کو بلی کا بکرا سمجھ کر حلال کرتے ہیں، میں جہاں رہتا ہوں وہاں کے ڈاکٹر کے پاس میں میرے پیٹھ (Back) پر چربی کی گانٹھ دکھانے گیا جو ریڑھ کی ہڈی کے پاس تھی ڈاکٹر نے کہا آپریشن کرنا پڑے گا ورنہ بڑھ جائے گی، میں ڈر گیا اور آپریشن کو تیار ہو گیا اور وہ ڈاکٹر کے پاس خود کا اسپتال نہیں تھا، وہ سیول اسپتال میں کام کرتا تھا، اُس نے مجھے پرائیوٹ اسپتال میں بلایا جو خود اُس کا نہیں تھا، اُس اسپتال کے ڈاکٹر نے اور میرے ڈاکٹر نے مل کر آپریشن کیا اور مل کر پیسے لیے، جب میرے جہاز میں جانے کا وقت آیا تو کمپنی نے مجھے میڈیکل کو بھیجا میڈیکل کے ڈاکٹر نے کہا آپ کو یہ آپریشن کرنا نہیں چاہیے تھا، کیونکہ یہ ریڑھ کے ہڈی کے پاس تھا انجکشن کے ذریعے بھی نکالا جا سکتا تھا، کچھ دنوں بعد میرے چھوٹے بھائی کے پیٹ میں درد ہو رہا تھا اس کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا، ڈاکٹر نے کہا اپینڈیس ہے آپریشن کرنا پڑے گا، میں ایک بار ٹھوکر کھا چکا تھا، کہتے ہیں دودھ کا جلا چھاچ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے، میں نے بھائی کو صبر کرنے کو کہا تھوڑے دن بعد درد بند ہو گیا آج دس سال سے زیادہ وقت ہو گیا آج تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ وہی تکلیف میری بیوی کو تھی اُس کو بھی بولا گیا اپینڈیس ہے آپریشن کرنا پڑے گا، اُس کو بھی آج کوئی تکلیف نہیں ہے۔ میری ایک چاچا زاد بہن ہیں ان کو بھی پیٹ میں تکلیف تھی، جس نے میرا آپریشن کیا تھا اسی ڈاکٹر نے کہا: اپینڈیس کی تکلیف ہے آپریشن کرنا پڑے

گا۔ میں نے اُن کو وہاں سے اُٹھایا اور دوسرے ڈاکٹر کے پاس لے گیا، جس نے میرے بھائی کا آپریشن کرنے بولا تھا، اُس نے بولا اپینڈیس پک گیا ہے جلد سے جلد آپریشن کرنا پڑے گا، میری بلڈنگ میں ایک مسلم ڈاکٹر ہے جو سیویل اسپتال میں کام کرتا ہے اُس نے مجھے سیویل اسپتال میں داخل کرنے کو کہا بعد میں پتہ چلا ایسیڈیٹی کی تکلیف ہے۔ سیویل اسپتال میں وہ ٹھیک ہو گئی (تین کیس اپینڈیس کے تینوں بغیر آپریشن کے ٹھیک ہو گئے) ایسا ہی کچھ حال میری بہن کی ڈلیوری کا ہے، جس دن ڈلیوری تھی اُس دن ڈاکٹر بولی بچے کی حالت ٹھیک نہیں ہے، بچے کا سر اوپر ہے، آپریشن کرنا پڑے گا۔ میری بہن کے سسرال والوں نے آپریشن کرنے کو ہاں بول دیا آپریشن ہو گیا۔ کچھ سال بعد دوسری بہن کا وقت آیا اسی ڈاکٹر سے میں نے صاف صاف بات کی نارمل ڈلیوری ہونا چاہیے آپ لوگ جان بوجھ کر آپریشن کرتے ہو۔ اُس نے نارمل ڈلیوری کی لیکن میری بیوی کا وقت آیا تو وہی ڈاکٹر کہتی ہے کہ بچے کی نال گلے میں اٹک گئی ہے، بچے دانی کی تھیلی کا منھ پوری طرح سے نہیں کھل رہا ہے آپ کو آپریشن کرنا پڑے گا۔ میری ساس نے تھوڑی دیر رکنے کو کہا کچھ گھنٹے بعد نارمل ڈلیوری ہو گئی، جب ہماری عورت پیٹ سے ہوتی ہے تو ڈاکٹر بولتے ہیں بچہ چھوٹا ہے بڑھ نہیں رہا ہے، اس کو گولی بڑھنے کی دیتے ہیں اور جب بڑا ہوتا ہے تب بولتے ہیں بچہ بڑا ہو گیا ہے بچے کا وزن بڑھ گیا ہے، آپ کو آپریشن کرنا ہوگا۔ کسی کو یہ بھی کہا جاتا ہے کے بچے نے اندر ٹوائلیٹ کیا ہے سیزر کرنا ہوگا، ہندو ڈاکٹر کی نرس مسلم ہوتی ہیں تا کہ مسلم زیادہ آئیں۔

میرا چھوٹا بھائی پہلے منزلہ سے گر گیا اُس کا پیر ٹوٹ گیا، ہم اُسے اُٹھا کر اسپتال لیکر گئے۔ ہمارے کپڑے خراب تھے اور میں مراٹھی میں بات کر رہا تھا، اُسے پتہ نہیں چلا کہ میں کون ہوں۔ اُس وقت میں نے پوچھا کہ کتنے پیسے لوگے؟ کیونکہ مجھے میرے بھائی کو سیویل لے جانے کا خیال آ گیا تھا، اُس نے مجھے ۲۰،۰۰۰ ہزار روپے کہا، بعد میں جب میں کپڑے بدل کر آیا تو اُس نے مریض کا نام پوچھا میں نے بتایا۔ میں کہاں کام کرتا ہوں کیا کام کرتا ہوں۔ کام پوچھا، میں نے اسے بتایا۔

میں نے کہا میرا بھائی لنگڑا نہیں چاہیے آپریشن صحیح سے کرو اُس نے مجھے سوئزرلینڈ کا روڈ (Rod) لگانے کو کہا جو بہت اچھا اور بہترین ہے۔ جس کو لگانے کا کیٹ ممبئی سے آدمی لیکر آئے گا خون کی ضرورت ہوگی، ہم لوگ سیویل اسپتال کے بلڈ بینک میں گئے اور ہم لوگوں نے خون دیا، ہمارے خون کے بدلے میں وہ لوگ میرے بھائی کے بلڈ گروپ کے مطابق خون دیں گے، ڈاکٹر نے ۲۰،۰۰۰ ہزار سے ۴۴،۰۰۰ ہزار کر دیا، آپریشن ہو گیا، نہ کوئی کیٹ ممبئی سے آیا نہ کوئی سوئزرلینڈ کا کیٹ بیٹھایا اور نہ خون کی ضرورت پڑی، میرے والد سگریٹ زیادہ پیتے تھے جس کی وجہ سے ابّا کے پھیپھڑے خراب ہو گئے تھے۔ ہم لوگوں نے ابا کو اسپتال میں داخل کرایا ڈاکٹر نے تین دن وقت ضائع کیا ICU کا بل بنایا۔ بعد میں واشی میں جا کر پھیپھڑے کا ٹیسٹ کروانا پڑے گا ایسا کہا، نیو ممبئی واشی لے جانے کے لیے آکسیجن والی ایمبولنس چاہیے تھی، علی باغ کے سیویل اسپتال کے پاس پانچ سے چھ ایمبولنس کھڑی رہتی ہے ایک بھی ایمبولنس مسلمانوں کی نہیں ہے۔ موقع کا فائدہ وہ لوگ بھی اُٹھاتے ہیں منہ مانگا کرایہ دینا پڑتا ہے۔ ٹیسٹ کے لیے ممبئی واشی لیکر جاؤ اُس ٹیسٹ میں بھی ڈاکٹر کا کمیشن رہتا ہے، پھر واپس لیکر آؤ، اُس سے اچھا میں نے ممبئی میں علاج کرانے کا ارادہ کیا، ممبئی کے جسلوک اسپتال میں ابا کو داخل کروایا اُتنے بڑے اسپتال کا جتنا ایک دن کا کرایہ ہے اُس سے زیادہ تو میرے یہاں کے ڈاکٹر نے چارج لگایا، ابا کا ڈسچارج کرنے کا وقت آ گیا ڈاکٹر نے آکسیجن کی مشین خریدنے کو کہا اور بجلی جانے کے بعد ایمرجنسی کے لیے آکسیجن کے باٹلے خریدنے کو کہا، کچھ دن ابا میرے علی باغ والے فلیٹ میں تھے بعد میں میرے ابا گاؤں چلے گئے، وہاں بجلی زیادہ جاتی تھی، آکسیجن کی باٹلے کی زیادہ ضرورت پڑتی تھی مشین کے لیے انورٹر بھی لا کر رکھا تھا، مشین کی طاقت زیادہ ہونے کی وجہ سے انورٹر کی بیٹری جلدی ختم ہو جاتی تھی اُس مشین کے لیے جنریٹر بھی لیکر آئے۔

مروڈ جنجیرہ تعلقہ میں ابا کو بچانا بہت بڑا چیلنج بن گیا تھا، کیونکہ مسلمانوں کے لیے کوئی سہولت نہیں ہے، ابا کو وزیٹ کے لیے ممبئی لے کر آنا ہے تو آکسیجن والی ایمبولنس نہیں ہے آکسیجن باٹلہ نہیں ملتا بڑی مشکل سے مروڈ کی ایک سوسائٹی والوں کے پاس جا کر ہم لوگ بدلا کرتے تھے، اتنی بڑی کہانی بتانے کا مقصد یہی ہے کہ ہم لوگوں کے پاس سہولت کی کمی ہے، میرے ابا ایمبولنس کی کمی کی وجہ سے انتقال کر گئے جس وقت ہم لوگ ابا کو وزیٹ کے لیے ڈاکٹر کے پاس لے جا رہے تھے اور جو

ایمبولنس ہم نے لی تھی اُس ایمبولنس میں ابا کو بیٹھانے کے بعد پتہ چلا کے اُس میں آکسیجن ہی نہیں ہے، آکسیجن کے باٹلے خالی تھے، اس دن ممبئی جانا نہیں ہوا اس کے بعد ڈاکٹر کا دن ایک ہفتے بعد تھا، اس دن کے پہلے ابا کا انتقال ہو گیا ابا کا وقت آیا اور ابا چلے گئے۔ میری بلڈنگ میں ایک لڑکی کا انتقال ہو گیا جس کے ماں باپ گلف میں کام کرتے ہیں، جو اس وقت موجود نہیں تھے، کسی وجہ سے لڑکی کا پوسٹ مارٹم کرنا تھا اور لڑکی کے ماں باپ کا انتظار کرنا تھا، ہمیں میت کو برف میں رکھنے کے لیے ایک ٹرک کی ضرورت تھی جو ہمارے پاس نہیں تھی، ہندوؤں کے پاس تھی، ہندوؤں آدمی نے صرف 24 گھنٹے کا ٹرک کا کرایا 4300 لیا، جتنے کی وہ ٹرک نہیں تھی اتنا کرایا ہم سے لیا گیا موقعے کا فائدہ اٹھایا گیا۔

میں نے دیکھا کی زیادہ تر ڈاکٹر سیویل اسپتال میں پریکٹس کرتے ہیں اور پھر کچھ دنوں بعد اپنا خود کا دوا خانہ کھولتے ہیں لوگوں کو ذاتی دوا خانے میں بلاتے ہیں Private hospital میں ہمیں کاٹتے ہیں اور گورنمنٹ اسپتال میں ہمیں ڈانٹتے ہیں جان سے مار دیتے ہیں، جہاں پیسے ملتے ہیں اِدھر مسلم مریض ڈسچارج جلدی نہیں ہوتے، جدھر پیسے نہیں ملتے اُدھر ڈسچارج جلدی ہوتے ہیں۔

آدھے سے زیادہ آپریشن کرتے ہیں پیسہ بناتے ہیں، پھر اپنا خود کا بڑا اسپتال بناتے ہیں اسپتال میں داخلے کے بعد مسلم مریضوں کو ٹیسٹ زیادہ کرواتے ہیں ٹیسٹ میں ان کا کمیشن ہوتا ہے جلدی ڈسچارج نہیں دیتے اکثر آپ کو اسپیشل روم لینے کو کہیں گے، آپریشن تو کھیل ہو گیا ہے پہلے ڈیلیوری گھر میں ہوتی تھی بچے گھر میں پیدا ہوتے تھے، ہماری عورتیں، بہنوں کو تکلیف نہ ہو اس لیے ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں، ڈاکٹر ہی تکلیف دینگے تو ہم کس کے پاس جائیں گے۔ ہمارے اُدھر کے ڈاکٹروں کو لگتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس فورن (بیرون ملک) کا پیسہ ہے ان کو لگتا ہے کہ ہم لوگ دوسرے دیشوں میں جاتے ہیں اُدھر پیسوں کے درخت لگے ہوئے ہیں ہم وہاں جا کر ہلاتے ہیں اور گرے ہوئے پیسے اٹھا کر انڈیا میں بھیجتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں زیادہ تر اسپتال ہمارے یہاں کے مسلمانوں کے پیسے سے بنائے گئے ہیں مسلمانوں کو لوٹ کر بنائے گئے ہیں، مسلمانوں سے آپریشن کے نام پہ پیسہ تو ملتا ہی ہے مگر کہیں نہ کہیں آر۔ ایس۔ ایس کی سوچ ہندوتوا کی سوچ بھی نظر آتی ہے،

کیونکہ یہ لوگ چاہتے ہیں ہماری نسل نہ بڑھے اسی لیے ہماری عورتوں کے سیزر (آپریشن) ہوتے ہیں۔ دیکھا جائے تو ڈاکٹر بھی ہماری مدد ہی کرتے ہیں صرف ہم ان پر شک نہیں کرتے ان کو کرنے دیتے ہیں۔

pharmacy

والے جب نئی دوا بناتے ہیں اس دوا کو بھی پہلے مسلمانوں پر استعمال کرتے ہیں حالاں کہ پہلے لوگ جانوروں پر استعمال کرتے تھے پھر ہم پر جب ڈاکٹر کا تجربہ پورا ہوتا ہے تب دوسرے مذہب کے لوگوں کو دی جاتی ہے۔ کوئلے کی کھان میں ہوا (oxygen) ہے یا نہیں چیک کرنے کے لیے چیڑیا لے جاتے ہیں، اگر چڑیا زندہ رہی تو اندر خطرہ نہیں ہے اگر مرگئی تو اندر خطرہ ہے۔ اسی طرح ہم پر دوائیاں آزمائی جاتی ہیں ویسے مہنگی دوا تو ہمارے نصیب کی ہی ہوتی ہے، ڈاکٹر نے اپنے اپنے ہسپتال کے پاس اپنے اپنے میڈیکل دوا کی دکان کھولی ہے، دوا کی ضرورت ہو یا نہ ہو مریض کو دوا ڈاکٹر خریدنے بولتے ہیں اور ایسی دوا لکھ کر دیں گے جو آپ کو ان کی دکان میں ہی ملے گی۔ پہلے ہماری قوم کے لوگ پولیوں کا ٹیکا لگانے منع کرتے تھے مجھے انکی بات پر یقین نہیں آتا تھا لیکن کچھ دن پہلے ایک پاکستانی ڈاکٹر ام محمد جو عورت ہے ان کا ویڈیو میں نے فیس بک پر دیکھا جس طرح اس ڈاکٹر نے سمجھایا، مجھے بھی آج شک ہو رہا ہے کہ ہمارے بچوں کو پولیوں کے ذریے کچھ اور بھی پلایا جاتا ہے۔ جس طرح یہ ڈاکٹر بتا رہی تھی کے tabola نام کی بیماری افریقہ میں آئی تھی جس کا vaccination پہلے ہی بنایا گیا تھا، جس طرح ایک ہندی فلم آئی تھی بھنڈی بازار۔ جس میں بیماری لوگ خود پھیلاتے ہیں اور اسکی دوا بھی یہ لوگ ہی بیچتے ہیں اور ایک ہندی فلم تھی kisrish 3 اس فلم میں بھی یہ بتایا گیا ہے میں یہ نہیں کہتا پولیو کا ٹیکا نہیں لینا چاہیے مگر اپنی قوم کے ڈاکٹر جو بولتے ہیں اس کو اور اس پولیوں کے ٹیکے کی معلومات لینا چاہیے۔ کچھ باتیں تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے جب ہماری عورتیں پیٹ سے ہوتی ہے تب ڈاکٹر بولتے ہیں، بچہ پیٹ میں نہیں بڑھ رہا ہے تو اسکو بڑھانے کی دوا دیتے ہیں اور جب بچہ بڑھ جاتا ہے تب بولتے ہیں بچہ بڑا ہے آپکو سیزر کرنا ہوگا۔ دونوں طرف سے فائدہ کرتے ہیں۔ Anti biotic تو بلا وجہ دی جاتی ہے۔

سرکاری دفتر

سرکاری دفتروں کا بھی یہی حال ہے، پہلے سرکاری دفتر میں فارم بھرنا پڑتا ہے، عرضی دینی پڑتی ہے، اگر میں مثال دوں، مہاراشٹرا کی تو سارے سرکاری کام مراٹھی زبان میں ہوتے ہیں، ہماری قوم کے لوگوں کو مراٹھی بہت کم آتی ہے، سب سے پہلے فارم یا عرضی بھرنے کے لیے مراٹھی جاننے والے کے پاس جانا پڑتا ہے، اس کو پیسے دینے پڑتے ہیں، پھر عرضی لیکر کسی بھی سرکاری دفتر میں جاؤ جہاں پیسے کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا، اگر دوسروں سے پچاس روپے لیں گے تو مسلمانوں سے ۱۰۰ روپے لیں گے، ورنہ آپ کا کام وقت پر نہیں ہوگا، اور ہوگا بھی تو بڑی مشکل سے یا تو کسی کی پہچان سے ہوگا۔ مسلم سوسائٹی میں رہتا ہوں اگر audit یا کچھ بھی کرنے سے رہ گیا تو بار بار آپ کو نوٹس آئے گی۔ کیسے مسلم سے پیسے کھانے مل جائے اس فراق میں رہتے ہیں۔

سوسائٹی

سوسائٹیوں میں، بلڈنگوں میں زیادہ تر غیروں کی بلڈنگ میں مسلمانوں کو آسانی سے کرایہ پر یا خرید کر روم اور دوکان shop بھی نہیں ملتا، ہندوستان میں کئی جگہوں پر کوئی مسلمانوں کو زمین بھی نہیں بیچتا۔ میں۔ میری بہن بابری مسجد ٹوٹنے سے پہلے ہندو کے علاقے ممبئی چیمبور میں رہتی تھی اس نے کبھی ڈر محسوس نہیں کیا مگر جب مسجد ٹوٹنے کے بعد ممبئی میں فساد ہوئے تو ان کے گھر کو لوٹا گیا تب انھیں محسوس ہوا کہ ہمیں مسلم علاقوں میں رہنا چاہیے آج یہ لوگ مسلم علاقوں میں رہتے ہیں اور اکثر مسلمان آج کی تاریخ میں فساد کے ڈر سے مسلم بستی میں رہنا پسند

MUSLIMS OUT!

کرتے ہیں۔ آج کل مسلمان جانوروں کے جھنڈ کی طرح مسلم علاقوں میں رہتے ہیں۔

اسکول

STOP ISLAMIC INFILTRATION OF OUR PUBLIC SCHOOLS

کئی اسکولوں میں مسلم بچے پڑھنے جاتے ہیں، انکو جمعہ کی نماز کے لیے جانے کی اجازت نہیں ہے، اگر اسکول کا مینجمنٹ ہندو ہے تو ہمارے بچوں کو پراتھنا کرائی جاتی ہے، اگر مینجمنٹ عیسائی ہے تو ہمارے بچوں کو پرے کرائی جاتی ہے، موجودہ بی جے پی حکومت میں مدھیہ پردیش کی اسکولوں میں سوریہ نمسکار یعنی سورج کی پوجا کرنے بولتی ہے، گجرات میں سرسوتی کی پوجا کرنے بولتی ہے، مہاراشٹرا میں یوگا کرنے بولتی ہے۔ کچھ اسکولوں کا حال ایسا ہے کہ جب عید کا چاند کیلنڈر کے حساب سے نہیں ہوتا ہے اور کیلنڈر میں لکھا ہوتا ہے کہ عیدالاضحیٰ ۵/ اکتوبر کو ہے مگر چاند کی وجہ سے عید ۶/ اکتوبر کو ہوتی ہے تو غیروں کی کئی اسکول میں بچوں کو عید کے دن بھی چھٹی نہیں ہے، اس دن بچوں کے امتحانات ہوتے ہیں۔ گر آج کی تاریخ میں مسلم دماغی صلاحیت رکھتا تو اسکو بھی ٹیررسٹ کی نظر سے

دیکھا جاتا ہے پچھلے دنوں ایک امریکی 14 سالہ مسلم لڑکا اپنے دوستوں سے isis کے بارے میں بات کر رہا تھا اس سے پولیس نے پوچھتا چھ کرنا شروع کیا۔ کسی نے گھڑی بنائی اور گھڑی بنانے کے اوزار اس کے اسکول کے بیگ میں رکھ دی جس کی وجہ سے اس پر شک کی بنیاد پر پولیس والے پوچھتا چھ کرنے لگے۔ ویسے ہمارے مہاراشٹرا کے ایجوکیشن منسٹر ونود تاورے نے تو اردو اسکول بند کر کے مراٹھی اسکول میں ہی ایک سبجکٹ اردو پڑھانے کا ارادہ کیا تھا تا کہ اردو اسکول کو ختم کیا جائے۔ میرا بچہ جس جگہ ٹیوشن جاتا ہے مغرب کی نماز میں نہیں آپاتا تھا میں ٹیچر سے درخواست کی کہ آپ میرے بچے کو تھوڑا جلدی بھیجیں اس نے مجھ سے کہا آپ اپنے بچے کو ٹیوشن مت بھیجو اسکول میں صرف آدھی پڑھائی ہوتی ہے، مکمل کرنے کے لیے ٹیوشن میں جانا ہی پڑتا ہے، اگر آپ Tution ٹویشن نہیں جاتے تو آپ کا بچہ فیل ہو جائے گا۔ اسکول بھی آج کسی کورپوریٹ سے کم نہیں ہے۔ ایک دھندا بزنیس بنا ہے، میرے بچے کو سینئر KG میں فیل کیا گیا ہے، میں نے بہت کوشش کی کہ میرے بچے کو آگے کی کلاس فرسٹ میں ڈالا جائے اسکول عیسائی کی تھی، میں نے اسکول کے نن کے پاس بھی التجا کی، وہ لوگ نہیں مانے، جب کہ آج ہندوستان کے قانون سے یہ لوگ فیل نہیں کر سکتے، انہوں نے کہا اگر آپ کو قانون بتانا ہے تو آپ اپنے بچے کو اسکول سے نکال دو میرے پاس دوسری اچھی اسکول نہیں تھی، آخر کار مجھے میرے بچے کو اسی اسکول میں رکھنا پڑا، میرے بچے کا ایک سال برباد ہوا۔

آج کی تاریخ میں مسلم

آج کل اسکول کی تاریخ میں مسلمانوں کے کردار نہیں کے برابر ہیں یوں کہئے کہ ان کو کتابوں سے آہستہ آہستہ نکالا جا رہا ہے، جودھا اکبر ہندو مسلم ایکتا کی مثال تھی آج کل ٹی وی سیریل کے ذریعہ اس کو بھی بگاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کے شہید لیڈر جنھوں نے ملک کے

THE MUGHAL EMPIRE

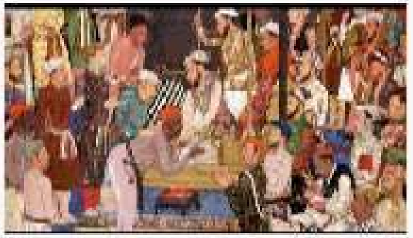

لیے قربانی دی ان کو کتابوں سے نکالا جا رہا ہے۔ اور ایسی تاریخ سکھائی جا رہی ہے جو تاریخ خود ان کو ہی پتہ نہیں ہے، میرے بچوں کو شیواجی کے بارے میں زیادہ بتایا جاتا ہے، جس کی تاریخ یہ خود نہیں جانتے میرے مہاراشٹرا میں دو بار شیوجینتی منائی جاتی ہے، شیواجی کب مرا یہ بھی انھیں پتہ نہیں ہے جنھوں نے مسلمان کے خلاف لڑائی کی ہے انہیں کے بارے میں ہمارے مسلم بچوں کو سکھایا جاتا ہے۔

ان کو مغلوں سے نفرت ہے بابری مسجد بابر نے بنائی اسلئے توڑ دی Vasandhra raje نے راجستھان میں اور نریندر مودی نے احمد آباد میں مندر توڑے ہیں اتنے تو اورنگ زیب نے بھی نہیں توڑے ہوں گے جتنی نفرت یہ لوگ اورنگ زیب سے کرتے ہیں اتنی ان کو ان سے کرنا چاہیے۔

بابری مسجد بابر نے بنائی اس لیے توڑ دی مگر تاج محل لال قلعہ قطب مینار کیا ان کے باپ نے بنائے، جو اس کا پیسہ کھا رہے ہیں، مغل جیتے جی بھی ہندوستان کو بنا کر گئے اور مر کے بھی فائدہ ہی دے رہے ہیں، مغل ہندوستان میں بسنے آئے تھے اور ہندوستان میں ہی مر گئے ہندوستان کو لوٹنے نہیں آئے تھے، ہندوستان کو کمائی کے ذرائع دیے، تاج محل سے ہی حکومت کو کتنی آمدنی ہے دنیا میں اگر آج ہندوستان کو جانا جاتا ہے، حکومت کو پیسہ ملتا ہے تو تاج محل کی وجہ سے۔ حکومت میں کام کرنے والے اور فوجی لوگ مسلمانوں کے پیسوں سے تنخواہ لیتے ہیں۔ اس دیش کو لوٹ کر سوئز بینک میں پیسے جمع کرتے ہیں، ہمارے بنائے ہوئے لال قلعے پر ترنگا لہراتے ہیں اور ہم کو مدرسوں پر ترنگا لہرانے کی نصیحت کرتے ہیں، اس ملک کو مسلمانوں نے بنایا ہے، مسلمان پیدا بھی اس مٹی میں ہوتا ہے اور دفن بھی اس مٹی میں ہوتا ہے یہ تو جل کر خاک ہوتے ہیں، اور بعد میں راکھ کو پانی میں بہاتے ہیں، کیا پتہ ان کی راکھ ندی کے راستے سے پاکستان بھی جاتی ہوگی کیونکہ پاکستان سے ہماری ندی بھی ملتی ہے۔ انھوں نے اگر کچھ بنایا ہے تو صرف مندر بنایا ہے وہ بھی بھکتوں کے پیسوں سے چلتا ہے۔ اس دیش کی حفاظت کرنے کے لیے میزائل بھی مسلم کلام بنا کر گیا، شیواجی صرف قلعے فتح کر کے جیت کر گیا جو مسلم نے بنائے تھے، اگر ان قلعوں کو بھی لوگ دیکھنے جاتے ہیں وہ بھی مسلم کے بنائے ہوئے ہیں تو انھیں دیکھنے کے پیسے دینے پڑتے ہیں۔ ہوا ہے اور نریندر مودی make in india بنانے کی بات کرتے ہیں اصل تو مغل make in india کر کے گئے، مگر آج مسلمانوں کے بنائے ہوئے india میں مسلم کو جاب نہیں ہے، دوسرے ملک جا کر اپنا گھر چلاتے ہیں اور آج بھی

مسلم دوسرے دیشوں میں کام کر کے پیسہ india میں ہی لاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں کتنے مسلم کے سوئز بینک میں کھاتے ہیں سوئز بینک کیا مسلم کے تو انڈیا کے کھاتے بھی NRI اور NRE ہے اس کھاتے میں انڈیا کا پیسہ نہیں ڈال سکتے یہ account دوسرے ممالک میں کام کرنے والوں کے لئے ہے، اور دوسرے ممالک میں کام کرنے والے مسلم زیادہ ہیں جو بیچارے پیسہ کما کر ہندوستان میں واپس آتے ہیں مگر کئی ایسے دوسرے مذہب کے لوگ ہیں جو UK, Canada, USA جیسے دیشوں میں جا کر انھیں دیش کے باشندے بنے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں زبردستی ہندوستان کا جھنڈا دے کر نریندر مودی کا استقبال کرنے کو کہا جاتا ہے، بیچارے مسلم باہر دیشوں میں کماتے ہیں اور اپنے دیش میں آ کر کھاتے ہیں، آج بھی india کو فائدہ سب سے زیادہ مسلم سے ہی ہے، امبانی اور اڈانی تو مودی کا اور مودی ان کا فائدہ کرتے ہیں، باقی مذہب والے ہندوستان میں ہی کماتے ہیں ہندوستان میں ہی کھاتے ہیں اور ہمیں غدار کہتے ہیں، ہمارے مسلم بادشاہ کے نام سے جو راستوں، بازاروں کے نام تھے جیسے "ہمایوں" کو "ہنومان"، "علی" کو "عریا" میرے "علی باغ" کو "شری باغ"، "اردو بازار" کو "ہندی بازار" اورنگ زیب کے نام کو ہٹا کر ابوالکلام کا نام رکھنا ہے، انکو اگر ابوالکلام سے اتنی محبت ہے تو روڈ کا نام کیوں کسی میزائل کا نام رکھو، کسی بٹالین رجمنٹ کا نام رکھو ٹیپو سلطان کو کتاب سے نکالنا چاہتے ہیں نتھو رام گوڈسے کا مندر بنا کر لوگ پوجتے ہیں، جس نے گاندھی جی کو مارا اور ٹیپو سلطان جو کسی تعارف کا محتاج نہیں اس کو دیش کا دشمن بنا کر اس کو کتابوں سے نکال کر ان کی برسی منانے سے منع کیا جا رہا ہے۔

جنھوں نے اس ملک کو انگریزوں سے آزادی دلائی ان کو کتاب سے نکالو اور جنھوں نے

VHP PROTESTS AGAINST
TIPU SULTAN JAYANTI

مغل سے لڑائی کی ان کو ہیرو بناؤ۔ یہ کون سا انصاف ہے؟ وہ ٹیپو سلطان جو شیر کا لقب رکھتے تھے جن کی تلوار سے لوگ کانپتے تھے ان کو نکالنا ہے، اور جو چھلوں کی نوکری میں بھاگے ان کو کتابوں میں شیر بنانا ہے، ان کا مقصد ہندو راشٹرا بنانا ہے اور کچھ نہیں۔

گھر واپسی

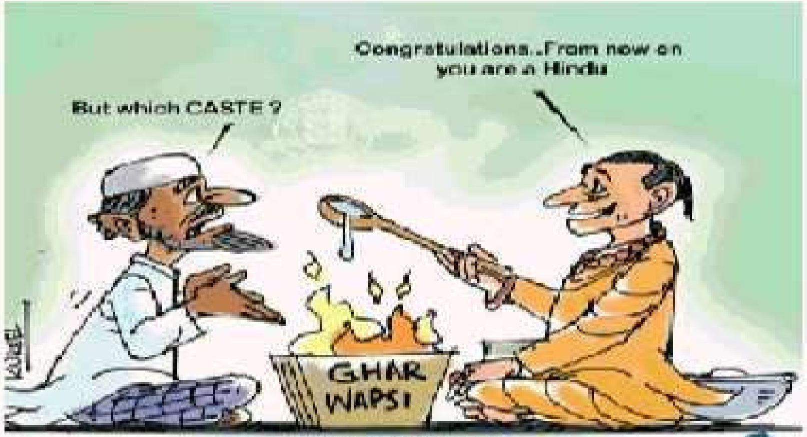
Congratulations..From now on you are a Hindu
But which CASTE ?
GHAR WAPSI

CASTE -IN CONVERSION

آج کل گھر واپسی کا دور چل رہا ہے خاص کر جب ہندوستان میں بی جے پی کی حکومت 2014 میں جیت کر آئی تب سے ہندتوا کو لگتا ہے کہ لوگوں نے ان کو ووٹ ہندو راشٹرا بنانے کے لیے دیا ہے۔ انھوں نے ان کا سپنا پورا کرنے کا پلان بنایا، اور الگ الگ طریقے استعمال کئے۔ مجھے بھی ایک فون کال مدھیہ پردیش سے آیا جن کو میرے گھر میں ہون کرنا تھا، یہ باتوں باتوں میں یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ پہلے ہم مسلم تھے یا ہندو تھے، ان کے ساتھ شاید فون کمپنی ملی ہے یا پھر ان کے پاس کوئی softwear ہے یا جہاں ہم موبائل میں (refill) پیسہ ڈلوانے جاتے ہیں وہ لوگ ہمارا نمبر لیتے ہیں شاید یہ لوگ برقعہ والی یا ٹوپی والے کا نمبر ان کو دیتے ہیں، جس سے ان کو پتہ چلتا ہے کہ نمبر ہندو کا ہے یا مسلم کا۔ فون پہ بات کرنے والا بہت ہی پیار سے بات کرتا یا کرتی ہے، کچھ میرے دوستوں کو بھی اسی طرح کا فون آیا جتنی باتیں یہ فون پر کرتے ہیں اس سے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر آپ تبلیغی یا اہل حدیث ہیں تو آپ کو زیادہ دیر تک نہیں مناتے، ہاں! اگر ان کو ہم درگاہ والے ملے تو یہ لوگ منانے کی خوب کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے گھر واپسی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو درگاہ والے ہندو جیسے لگتے ہیں، مجھے کئی ایسے دوست ملے ہیں جو کہتے ہیں ہم درگاہ پر جاتے ہیں میں نے کسی کو بھی یہ کہتے نہیں سنا کہ ہم مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، درگاہ ان کو مندر جیسی لگتی ہے درگاہ میں بلانے والا ان کو ان کا بھائی لگتا ہے، مسجد میں بلانے والا ان کو پکا مسلمان لگتا ہے، اور say yes to Sufism say no to terrorism کے بورڈ درگاہ والے مسجد پر لگاتے ہیں یہ بات اور ہے یہ لوگ مسجد کے اندر نہیں جاتے صرف درگاہ میں جاتے ہیں۔ اگر مسجد کے اندر جاتے تو Sufism Love سمجھ میں آتا مگر بات یہاں صوفی کو اچھا اور وہابی، تبلیغی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث کو دہشت گرد بتاتا ہے۔ اللہ میرے درگاہ والے بھائی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اسلام غیروں کی سازش سے بچے، یہ ہوئی بات فون پر گھر واپسی کے پلان کی، اب ان کا دوسرا پلان یہ ہے کہ لوگ ہمارے گھر میں گنتی کرنے آتے ہیں، حکومت کی طرف سے کہ ہماری آبادی کتنی ہے؟ اصل میں یہ دیکھنے آتے ہیں کہ ہم کس فرقے سے ہیں؟ کیونکہ یہ ہماری فرقے والی کمزوری جانتے ہیں۔ ڈاکٹر سبرامنیم سوامی تو کھلے عام بولتا ہے کہ مسلم فرقوں میں بٹ جائے، اور ہندو ایک ہو جائے اور اپنے گھر میں واپس آجائے۔ ان کا مقصد ہی یہ جاننا ہوتا ہے کہ کون ان کے مذہب سے مسلم بنا ہے؟ جیسے مہاراشٹر میں مسلم اور ہندو کے خاندان کے نام ایک جیسے ہیں مثال کے طور پر دیکھئے ہمارے یہاں ہندو بھی ہیں اور مسلم بھی۔ اکثر ہمارے مسلم کے خاندان کے نام کے آگے کر لگا ہوا ہے ”ناندگاؤں کر“ ایسے بہت نام ان کو ہندو کے خاندان سے ملتے ہیں، ایسے ہی آپ کو گجرات میں پٹیل، نانڈل خاندان کے نام ہندو مسلم دونوں میں ملیں گے ایسے پورے ہندوستان میں آپ کو مسلم کے خاندان کے نام ہندو کے خاندان کے نام سے ملیں گے، اکثر یہ ان کے ٹارگیٹ ہوتے ہیں جن کا نام ہندو سے ملتا ہے، جن کی تہذیب ہندو سے ملتی ہے، ان کا ماننا ہے کہ جب ہندوستان میں مسلم بادشاہ کی حکومت تھی تب مسلم بادشاہ نے زبردستی انھیں مسلمان بنایا ہے، مگر مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کیونکہ مسلم نے اس ملک میں 500 سال حکومت کی، اور مغل ہندوستان میں رہنے آئے تھے، اور آخر میں ادھر ہی مرے، اس ملک میں بسنے آئے تھے انگریزوں کی طرح لوٹ کر نہیں گئے۔ میرے حساب سے 500 سال بہت ہوتے ہیں کسی ملک کے بادشاہ کو اس ملک کو مسلم بنانے میں، ورنہ 5 سال کی حکومت ملنے پہ ہندوتوا کو زمین

نظر نہیں آتی اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں، اور جتنا نقصان مسلمانوں کا ان لوگوں نے کیا ہے صرف 2 سال میں اور کتنا کریں گے آنے والے تین سالوں میں یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ یہ لوگ پانچ سال میں ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کا جو سپنا دیکھتے ہیں اسے بند کر دینا چاہیے کیوں کہ 500 سال میں اگر مسلمان بادشاہ چاہتے تو ایک بھی ہندو اس ہندوستان میں نہیں ہوتا، جودھا اکبر کی کہانی نہیں ہوتی اور نہ اکبر کو جودھا کو بیوی بنانے کی ضرورت ہوتی، نہ جانے کتنی جودھا بنا بیوی بنائے اکبر جیسے کے بستر پر ہوتیں، زبردستی کرنے والے شادی نہیں کرتے زبردستی کر کے چھوڑ دیتے ہیں، مجھے لگتا ہے جو ہندو سے مسلم بنے ہیں وہ مسلم سے متاثر ہو کر بنے ہیں۔ جس طرح ہم آج سنتے ہیں کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک سے متاثر ہو کر اتنے ہندو مسلمان بنے، تبلیغ والوں سے بھی لوگ متاثر ہوتے ہیں جماعتوں میں جا کر لوگ مسلم بنتے ہیں، کوئی لڑکی مسلم لڑکے کی خوبصورتی سے متاثر ہوتی ہے اور شادی کر کے مسلم بنتی ہے اور کچھ ہندو ایسے بھی ہیں جن کو اپنا مذہب صحیح نہیں لگتا کسی کو سیتا کی 14 سال ونواس والی بات سے اعتراض ہے، کسی کو کرشن بھگوان کی لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانی اور راس لیلا والی بات سے اعتراض ہے، اسی طرح بہت سی باتیں دوسرے مذہب کے لوگوں کو اسلام میں نظر نہیں آتی اور لوگ مسلم بنتے ہیں اور ایسا نہیں ہے کہ صرف ہندو مسلم بنتے ہیں، مسلم لڑکی بھی ہندو سے شادی کر کے ہندو بنی ہے۔

کچھ کو میں نے بھی دیکھا ہے اکثر وہ لڑکیاں جن کے گھر میں دینی ماحول نہیں ہے جن کی لڑکیاں غیروں کے ساتھ زیادہ رہتی ہیں یا غیروں کی بلڈنگ میں یا محلوں میں رہتی ہیں ایسی مسلم لڑکیاں ہندو بھی بنی ہیں، کسی کو جھانسے میں پھنسایا جاتا ہے، کئی ہندو بھی اپنا نام بدلتے ہیں مسلم لڑکی کو پھنسانے کے لیے، اور ہندو لڑکیاں مسلم لڑکیوں کی سہیلی بن کر بھی ان کی مدد کرتی ہیں، انھیں اس کام کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اور جو لوگ بنگلہ دیش سے یا کسی اور ملک سے چوری چھپے ہندوستان میں آئے ہیں ایسے مسلمان بھی راشن کارڈ بنوانے یا ہندوستانی بننے کی لالچ میں بھی ہندو بنتے ہیں، ہندوتوا والے ان کو ہندو بناتے ہیں جب یہی بنگلہ دیشی روزی روٹی کے لیے ہندوستان آتے ہیں تو ان کو یہ پسند نہیں، اگر دیکھا جائے تو ان کا اصل گھر ہندوستان ہے جو بٹوارے کے بعد الگ ہو گیا مگر ملک میں آنا گھر واپسی نہیں ہے، مذہب میں آنا گھر واپسی ہے۔ ویسے ہندو مسلم کے علاوہ لوگ عیسائی بھی بنتے ہیں اکثر جو ہندو غریب ہوتے ہیں ان کو پیسے دے کر یا ان کی مدد کر کے بھی لوگوں نے ہندو کو عیسائی

بنایا ہے۔ اور Mother Teresa سے متاثر ہو کر بھی لوگ عیسائی بنے ہیں۔ کل ملا کر دیکھا جائے تو سب سے زیادہ ہندو مذہب کے لوگ دوسرے مذہب میں جا رہے ہیں، لوگ اپنے بچوں کو وہی نام دینا پسند کرتے ہیں جو اس کا مذہب ہے بھلے ہی وہ دوسرے مذہب کو پسند کرتا ہے اگر کسی کے ماں باپ کالے ہیں اور کسی پڑوسی کے بچے گورے ہیں تو اکثر کالے ماں باپ گورے بچے کو پسند کرتے ہیں مگر ان کا خود کا لڑکا اگر گورا پیدا ہوتا ہے تو تسلیم نہیں کرتے اور نہ پڑوسی کو یقین ہوتا ہے کہ بچہ ان کا ہے، ماں شک کے گھیرے میں آ جاتی ہے۔ اسی طرح لوگ ایک دوسرے کے یا پڑوسی کے مذہب کو پسند کرتے ہیں، مگر اپنے بچے کا نام اور تربیت اپنے مذہب کے حساب سے کرتے ہیں مگر جب ان کا بچہ بڑا ہو کر اپنا نام اور مذہب بدلتا ہے تب ماں باپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ چاہے کسی بھی مذہب کا کیوں نہ ہو، کچھ یہی تکلیف آج ہندو کو ہو رہی ہے، اگر آپ کسی سرکاری دفتر میں جائیں جہاں لوگ اپنے ماں باپ کا دیا ہوا نام بدلتے ہیں اور اپنا مذہب بدلتے ہیں جیسا ممبئی میں چرنی روڈ پر ایک آفس ہے جو حکومت کی آفس ہے جہاں لوگ اپنا نام بدلتے ہیں اور حکومت کو اطلاع دینا بھی ضروری ہے، ورنہ پاسپورٹ بنانے، راشن کارڈ بنانے، آدھار کارڈ بنانے، ہر طرح کے کاغذات یا قانونی کام میں دقت آتی ہے۔ اس لیے اس آفس میں جانا ضروری ہوتا ہے میرے پاس اسی آفس کی ایک رپورٹ ہے جس میں سب سے زیادہ اپنا نام بدلنے والے مذہب ہندو ہیں اس بات کی فکر بھی ہندو کو ہے کہ اس کی فکر کرنے والے صرف عام ہندو نہیں ہے ہمارے ملک کے وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ بھی یہی چاہتے ہیں کہ مسلمان یہ مانگ کرے کہ ایسا قانون بنایا جائے کہ کوئی بھی اپنا مذہب نہیں بدل سکتا جسے Anti conversion law بولتے ہیں اور یہ قانون صرف اقلیت والے کی مرضی پر ہو سکتا ہے۔ اس لیے اگر مسلم ہندو بنے تو ہمارے میڈیا والے زیادہ بتاتے ہیں، مسلم کی گھر واپسی میڈیا والے تھوڑا مرچ مسالا لگا کر زیادہ بتاتے ہیں تاکہ مسلمان جوش میں آ کر ایسی عرضی دے جس سے ایسا قانون بنے تاکہ سب سے زیادہ فائدہ ہندو مذہب کا ہو اور لوگ ان کا مذہب چھوڑ کر نہ جائے۔ میرے حساب سے ان کی یہ فکر جائز ہے کہ ہر کسی کو اپنے مذہب سے پیار ہوتا ہے مگر اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اسلام مذہب صحیح ہے اور اپنی خوشی سے بنا کسی زور زبردستی کے وہ اسلام قبول کرتا ہے تو اسے نہیں روکنا چاہیے اور جو اسلام کو قبول کر چکے ہیں انھیں واپس زبردستی نہیں لانا چاہیے۔ جس طرح

آج ہو رہا ہے اسلام قبول کرنے والوں کو مارا جا رہا ہے، کسی کو بال منڈوا کر گدھے پر بٹھایا جا رہا ہے، جس طرح یوگی آدتیہ ناتھ بولتا ہے آپ ہمارے ایک لے کر جاؤ گے تو ہم تمہارے دس لے کر آئیں گے۔ اور جو لڑکیاں ہندوں سے شادی کرتی ہیں ان کی باقاعدہ پالکی نکالی جاتی ہے مسلم محلوں سے بھی پالکی نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ بتایا جائے کہ ہم نے مسلم لڑکی کی گھر واپسی کی ہے، کئی لڑکیوں کو شادی کے بعد بازاروں میں بیچا گیا ہے، اور کئی مسلم لڑکیوں کی شادی دھوکے سے ہو جانے کے بعد کئی لوگوں نے شرم کے مارے اپنی جان بھی دی ہے، مجھے نہیں لگتا جس طرح یوگی آدتیہ بتاتے ہیں کہ ایسا ہوگا میں سمجھتا ہوں کوئی بھی سچا مسلمان زبر دستی ہندو نہیں بنے گا یا ہندو کے گھر میں واپسی کرے گا۔

اس کام کے لیے ان کو 35 کروڑ لوگوں کو مارنا ہوگا کیونکہ مسلمان مرنا پسند کرے گا مگر ہندو نہیں بنے گا۔ اور اتنی آسانی سے نہیں مرے گا کم سے کم 35 کروڑ ہندو کو بھی مار کر مرے گا اگر ایسا ہو گیا تو ہندوستان میں 70 کروڑ آبادی کم ہو جائے گی اور جو بچیں گے ان کو پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش جو پڑوسی مسلم دیش ہیں وہ مسلم کے مرنے کا دکھ نہ سہہ کر نیست و نابود کر دیں گے۔ ویسے بھی پاکستان اور افغانستان تو جتنا دیوالی میں لوگ ہندوستان میں پٹاخے نہیں بجاتے اتنے تو بم وہاں گرتے ہیں۔ کہتے ہیں کسی کے ہاتھ میں چلم تھما دو تو وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے اسی طرح کسی کے ہاتھ میں جب ہتھیار آتا ہے تو وہ ہر سوال کا جواب ہتھیار سے دیتا ہے اگر ہندو مسلم کی لڑائی میں یہ دیش آپس میں لڑیں گے ایک دوسرے کو ختم کر دیں گے، کسی کا گھر ہی نہیں بچے گا، اور اگر اس لڑائی میں پاکستان بنگلہ دیش اور افغانستان بھی ختم ہو گئے تو بھی اسلام دنیا میں موجود رہے گا، کیونکہ دنیا میں اور بھی مسلم ممالک ہیں ہندو کا نام ہی مٹ جائے گا تو یہ گھر واپسی ہمارے گھر کو تباہ کر سکتی ہے۔ اللہ میرے ہندو بھائیوں کو اس بات کی سمجھ دے اور ہندو مذہب کا ماننا ہے کہ ان کے سات جنم ہوتے ہیں، اگر یہ سچ ہے تو کیا ہر جنم میں یہ ہندو ہی ہوتے ہیں کسی جنم میں دوسرے مذہب میں پیدا ہونا چاہیے۔ جب یہ ہر گھر جائیں گے تب یہ دنیا ہی انھیں گھر لگے گی اور سائیں بابا کی بات سمجھ میں آئے گی کہ سب کا مالک ایک ہے۔ یہ بابا مسلم تھا جس کو ہندو مانتے ہیں یہ سب کے گھر جاتا تھا اس لیے اس کا نعرہ تھا سب کا مالک ایک ہے یعنی اللہ۔

---

love jihad

Love
JIHAD
लव जिहाद

ہیما مالنی نے ایک ہندی فلم ورماتما میں مسلم لڑکی کا کردار نبھایا تھا جو ہندو لڑکے سے شادی کرتی ہے، مگر اصل زندگی میں یہ دھرمیندر سے مسلم قانون کے مطابق شادی کرتے ہیں کیوں کہ دھرمیندر پہلے ہی سے شادی شدہ ہے، اور ان کے مذہب میں دوسری شادی پہلے بیوی کے ہوتے، نہیں کر سکتے۔ یہ bjp کی سنسد ہے اس لیے لو جہاد کا نام ان سے جوڑا گیا جن اداکار سے یہ نام جوڑا گیا ہے، ان کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ کوئی ہندو یا سکھ لڑکی مسلم ہندوستانی اداکار سے شادی کرتی ہیں تو love jihad کا نام دیں گے۔ کرینا کپور نے سیف علی خان سے شادی کی تو ہندوتوا والوں نے تماشا کیا کیونکہ کرینا نے مسلمان سے شادی کی یعنی اس نے جہاد سے لو کیا۔ لیکن جب سیف علی کی بہن سوہا علی خان نے ہندو کنال کیموں سے شادی کی تب ان ہندوتوا والوں کے حساب سے گھر واپسی ہو گیا۔ میرے حساب سے ہندوستان کے ہندو بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں، یہ ہماری قوم کو اکسا رہے ہیں، اگر یہ ہندوستانی مسلم نے جہاد سے لو کیا تو یہ دیش ہندوستان پاکستان بن جائے گا اور پاکستان افغانستان عراق سیریا کی حالت شاید یہ لوگ نہیں جانتے ورنہ لو جہاد لفظ یہ اپنے منہ سے نکالنے کی ہمت کبھی نہیں کرتے۔

اصل میں مسلم ایک ایسی قوم ہے جو مرنے اور مارنے کا جذبہ رکھتی ہے۔ جہاد ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے آگے غیروں نے گھٹنے ٹیک دیے جب مسلمان پر کوئی ظلم کرتا ہے تو گویا کہ اسلام پر ظلم کرتا ہے۔ ہمارا اللہ قرآن میں کہتا ہے کہ ظلم کرنے والے سے ظلم سہنے والا بڑا گنہگار ہے اگر کوئی آپ پر ظلم کرتا ہے یا ناحق مارتا ہے تو اس کا بدلہ لینا چاہیے خون کا بدلہ خون جس کو جہاد کہتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی انسان کسی مذہب کا کیوں نہ ہو جہاد کا جذبہ اپنے اندر پیدا نہیں کر سکا جو ایک پکا مسلمان

کرسکتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے کہ ”مانا کے دشمن بھی کم نہیں ہے، مگر مسلمانوں کی طرح ہتھیلی پر جان تھوڑی ہے“۔ اپنی جان ہتھیلی پر رکھنے والے صرف اور صرف مسلمان ہیں، اس دنیا میں جنگ بدر میں 313 مسلمان ہزاروں پر بھاری پڑے تھے اس وقت اسلامک ٹیک اوور (Islamic Take Over) دنیا میں تھا فی الحال کچھ لوگوں نے جہاد کے نام پر ہتھیار اٹھائے ہیں تو دنیا کو ان کو روکنا مشکل ہوگیا ہے۔ اگر دنیا کے % 24 مسلمان جہادی بنے تو قرآن اور حدیث والی بات سچ ہونے میں دیر نہیں لگے گی فی الحال جہاد کا استعمال تیل کے کنویں اور گیس کی پائپ لائن کے لیے ہورہا ہے، لیکن افغانستان کی طرح ظلم کے خلاف اگر پوری دنیا کے مسلمان جہاد کرنے لگے تو اس جہاد کا سامنا شاید ہی کوئی دنیا کا بڑے سے بڑا ہتھیار کر پائے گا۔ انگریزوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی، لیکن عربوں کے مسلمانوں پر نہیں کر پاتے، کیونکہ مسلمان ایک تھے، آج مسلم فرقوں میں بٹے ہیں، ورنہ آج بھی ان کے لیے ناممکن کام ہے۔

beef Ban صرف گائے اور بیل کے گوشت پر ہی پابندی کیوں؟

BEEF BAN
controversy in India

ہندو گائے اور بیل کا گوشت نہیں کھاتے اس لئے کئی جگہوں پر گائے اور بیل کاٹنے کا اجازت نہیں ہے، مسلم سور کا گوشت نہیں کھاتے اُس کے لیے کوئی قانون نہیں وہ کہیں بھی کاٹ سکتے ہیں۔ سرکس میں آج کل جانور نظر نہیں آتے جانور پر انسان ظلم کرتے ہیں، اس لیے سرکس میں جانور بند ہوگئے، مگر جانور کی وجہ سے مسلم کو سرکس بنا دیا ہے۔ رنگ ماسٹر کی طرح آر ایس ایس اور bjp ہمیں ہنٹر پر نچا رہے ہیں۔

آج کل ہندوستان میں بیف بین Beef Ban کا شکار مسلمان ہو رہے ہیں، یا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں ہی کے لیے بیف بین Beef ban کیا گیا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ ویسے بیف کا مطلب ہوتا ہے Red meat لال رنگ کا گوشت، جو بڑے جانوروں کا ہوتا ہے، جیسے بیل گائے ان کے بچے بھینس بھینسا اونٹ یہ ہم ہندوستانی کھاتے ہیں، ویسے افریقہ میں لوگ گھوڑے کا گوشت بھی کھاتے ہیں، ایسے بڑے جانور کے گوشت کو بیف کہتے ہیں، مگر ہمارے کچھ نفرت پھیلانے والے ہندوتوا والے کے حساب سے بیف کا مطلب صرف اور صرف گائے اور بیل کا گوشت ہے، اس بار BJP جیت کر آئی، آنے کے ساتھ چوکے چھکے مارنے لگی، پہلے یہ لوگ ٹیسٹ میچ کھیلتے تھے، پھر 50 اوور کے میچ کھیلنے لگے۔ اس بار 20-20 کھیل رہے ہیں، کیونکہ ہندوستان کی عوام نے کچھ زیادہ ہی ان کھلاڑیوں پر بھروسہ کر لیا ہے۔ ویسے ان کی ٹیم میں مسلم کھلاڑی بہت کم ہوتے ہیں۔ اور ان کی حکومت آنے کے بعد تو جو اصل کرکٹ ٹیم ہے اس میں بھی مسلم کھلاڑی کو موقع ہی نہیں ملتا۔ ظہیر خان جیسے کو کرکٹ چھوڑنے کا اعلان کرنا پڑتا ہے، تو سیاست والی ٹیم میں مسلم نیتا کا سوال ہی نہیں اٹھتا جو مسلم نام والے نیتا ہیں ان کی ٹیم میں انہیں مسلم کہنا میرے خیال سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں نے کبھی ان لوگوں میں مسلمان سے ہمدردی نہیں دیکھی۔ خیر اس بار سیاست کی best ٹیم بنائی گئی اور کپتانی کے طور پر نریندر مودی کو چنا گیا جب یہ گجرات کی ٹیم کے کپتان تھے۔ تو انہوں نے 2000 سے زیادہ وکٹ مسلمانوں کے گرائے ان کا اچھا ریکارڈ دیکھ کر India والوں نے ان کے ہاتھ میں پورے ملک کی ٹیم سونپ دی تا کہ India کا نام یہ لوگ دنیا میں روشن کریں گے مگر انہوں نے India کا نام بدنام کیا، آنے کے ساتھ فیلڈنگ مضبوط کی پوری فیلڈنگ مسلمانوں کے اوپر لگا دی ان کے کھلاڑی ایک بھی موقع نہیں چھوڑتے مسلمانوں کا وکٹ گرانے کے لیے برابر کیچ پکڑتے ہیں، مسلمانوں کو پوری آزادی سے رہنے کا بالکل موقع ہی نہیں دیتے ہیں، انکا پہلا گیند سیدھا مسلمانوں کے پیٹھ پر مارا گیا۔ بیف بین Beef ban کر دیا۔ اسے پہلے 1976 میں صرف گائے کے گوشت پر پابندی تھی اس بار بیل اور ان کے بچوں پر بھی پابندی عائد کر دی گئی۔ پہلے گائے ان کی ماں تھی اس بار راشٹر پتی پرنب مکھرجی نے باپ بیٹے پر بھی پابندی لگانے کی اجازت دی یعنی بیل اور ان کے بچے پر بھی پابندی لگا دی گئی ویسے یہ گائے کے

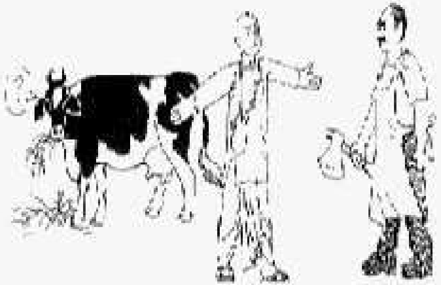

گوشت کا مسئلہ پرانا ہے یہ بھی انگریزوں کی لگائی ہوئی آگ ہے، سن 1870 سے پہلے ہندو بھی بیل کا گوشت کھاتے تھے، ان کے سب سے بڑے Indra دیوتا کو بیل کی بلی دی جاتی تھی اور برہمن کے لیے الگ سے رکھا جاتا تھا۔

رامائن Mahabharata, Ramayana, Vedas, Shastras میں بھی اس کا ذکر ہے، آج بھی راجپوت، ششتیریا، کیرالا، آسام کے ہندو بیل کا گوشت کھاتے ہیں، جن میں BJP نیتا kiran rijiju کھلے عام کہتے ہیں میں بیف کھاتا ہوں مجھے روک کر بتاؤ اور کچھ بے باک لوگوں نے بھی کہا کہ وہ بیف کھاتے ہیں جن میں مشہور فلم اداکار رشی کپور بھی ہیں ہشو بادے بھی ہیں، یہ ہندو لوگ بھی بھگوان کو بلی دیتے ہیں۔ میرے ساتھ جہاز پہ کیرالا کے ہندو بیل کا گوشت کھاتے ہیں راجستھان میں نوراتری میں نو (۹) جانور کاٹتے ہیں۔ مگر ہندوؤں میں جو آج کے برہمن اور جین مذہب کے لوگ ہیں یہ بالکل نہیں کھاتے ویسے اللہ نے انسان کو گوشت کھانے کے لیے دانت اور ہضم کرنے کے لیے ہاضمہ بھی دیا ہے، انسان گوشت کھا سکتا ہے، مگر ہندوستان میں کچھ مذاہب ایسے ہیں جو کسی کا بھی گوشت نہیں کھاتے صرف سبزی دال چاول کھاتے ہیں، میں نے ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کا ایک بیان سنا تھا جس میں انہوں نے بتایا کہ اللہ نے ہم انسانوں کو دونوں چیزیں دی ہے کھانے کے لیے دانت اور ہضم کرنے کے لیے ہاضمہ دیا ہے مگر جانوروں کو ایسا نہیں دیا، جو جانور صرف گوشت کھاتے ہیں ان کے دانت صرف گوشت کھانے کے لیے بنائے گئے ہیں اور ان کا ہاضمہ صرف گوشت ہی کھا سکتا ہے، سبزی نہ وہ کھا سکتے ہیں اور نہ وہ ہضم کر سکتے ہیں، بالکل اسی طرح سبزی

کھانے والے جانور نہ گوشت کھا سکتے ہیں، نہ ہضم کر سکتے ہیں مگر انسان دونوں چیز کھا سکتا ہے اور ہضم بھی کر سکتا ہے جس نے انسان بنایا اس نے کھانا منع نہیں کیا۔ مگر انسان جس نے مذہب بنایا، اس نے کھانے پر پابندی لگائی ہے۔ انسان نے جانور کو اپنی ماں بنا دیا، مگر اسی انسان نے گاڑی بنائی، گاڑی کا انجن بنایا، انجن میں ڈیزل ڈلوایا، پٹرول ڈلوایا، گیس ڈلوایا، انجن چلتا ہے، بالکل اسی طرح جس کو پیٹ میں جو ڈالنا ہے وہ ڈالتا ہے، اب جو ہندو گائے کا گوشت نہیں کھاتے، مسلم سور کا گوشت نہیں کھاتے، یا جین اور برہمن صرف سبزی دال کھاتے ہیں، (ہندو بولتا ہے گائے ہماری ماتا ہے، مسلم بولتا ہے ہم اس کو کھاتا ہے، عیسائی بولتا ہے ہم سب کھاتا ہے تمھارے باپ کا کیا جاتا ہے۔) اب جس کو جو بھاتا ہے وہ کھاتا ہے، کسی کے باپ کا کوئی نہیں کھاتا۔ مسلم ہندو کے گھر سے بیز سے کسی کی گائے یا بیل زبردستی چھین کر یا چوری کر کے نہیں لاتا۔ جو گائے دودھ، بچے دینا بند کرتی ہے جو بیل ہل چلا نہیں سکتے کسان وہ جانور بیچتے ہیں، جسے کھانے والے ہندو مسلم عیسائی خریدتے ہیں، اور کاٹ کر کھاتے ہیں، مگر جو لوگ گائے نہیں کھاتے ان کا کہنا ہے گائے دودھ دیتی ہے اس لیے وہ ماتا ہے، ہم اس کا دودھ پیتے ہیں اب گائے کا دودھ میرے بچے بھی پیتے ہیں مگر میرے گھر میں بھینس کا بھی دودھ آتا ہے اور وہ بھی ہندو آدمی ہی لاتا ہے، میرے بچے ہندو کے گھر سے لایا ہوا دودھ بھی پیتے ہیں اور میرے بچے دودھ والے کو ماما کہتے ہیں، ماما کا مطلب ماں کا بھائی۔ ہمارے مہاراشٹرا میں مسلم ہندو بڑے آدمی کو پیار سے ماما کہتے ہیں لیکن اگر میں اپنے بچوں کو کہوں کہ وہ گائے کو ماں کہے تو فوراً میرے بچے کہیں گے گائے ایک جانور ہے وہ ہماری ماں نہیں ہو سکتی بچے دودھ والے کو ماما کہہ سکتے ہیں مگر جانور کو اپنی ماں نہیں کہہ سکتے، مگر ہندوستان کے بڑے سمجھدار انسان جانور کو ماں کہتے ہیں اور صرف گائے کو ماں کہتے ہیں دودھ بھینس بھی دیتی ہے بکری بھی دیتی ہے، اونٹ بھی دیتی ہے، شیرنی بھی دیتی ہے مگر یہ سمجھدار لوگ صرف گائے کو ہی ماں کہتے ہیں، شاید بھینس کالی ہوتی ہے، اور گائے رنگ بی رنگی ہوتی ہے، اس لیے انہیں خوبصورت ماں پسند ہے یہ لوگ اس ماں (گائے) کا پیشاب بھی پیتے ہیں، مگر ان سمجھدار انسان کو اگر خود کی خوبصورت ماں یعنی جس نے جنم دیا جس کے یہ لوگ پیر چومتے ہیں، ماں کو دیوی بھی کہتے ہیں اگر اس دیوی ماں کا پیشاب پینے کو کہیں تو کوئی نہیں پیے گا۔ مگر جانور والی ماں کا پیشاب یہ پیتے ہیں، ان سمجھداروں کی شودی کرن یعنی پاکی گائے کا پیشاب پینے

سے ہوتی ہے اور شنکر بھگوان کے لنگ Penis (شرم گاہ) جس جسم کے جگہ سے آدمی پیشاب کرتا ہے شنکر بھگوان کے اس شرم گاہ کو دودھ سے نہلاتے ہیں ان کے بھگوان دودھ سے نہا کر پاک ہوتے ہیں اور اس بھگوان کی شرم گاہ کی یہ لوگ پوجا کرتے ہیں شنکر بھگوان کے لنگ کو پوجا جاتا ہے، جو ان کے باپ کی طرح ہے، کل ہو سکتا ہے یہ لوگ یہ بھی بولیں ہم لنگ کی پوجا کرتے ہیں اب ختنہ نہیں کر سکتے، کبھی کبھی تو ان کا گنپتی بھی دودھ پیتا ہے، بابا پجاری کو بھی دودھ سے نہلاتے ہیں، سانپ کو بھی بھگوان سمجھ کر دودھ پلاتے ہیں، آج کی سائنس یہ کہتی ہے سانپ دودھ پینے سے مرتے ہیں یہ سمجھدار انسان بھگوان کو بھی مارتے ہیں، زہر والے جانور کو دودھ کا زہر دیتے ہیں مگر ہندوستان میں لاکھوں بچے بھوکے سوتے ہیں، ممبئی جیسے شہروں میں ہی آپ کو کتنے بچے ملیں گے ان کو دودھ دینے والے بہت کم ہیں ان کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ہے، مگر گائے کے لیے آشرم ہے اس جانور کے آشرم میں پیسے دینے والے بہت ملیں گے، میرے گھر میں ایک ڈبا ہے جس میں ہم لوگ روزانہ گھر سے باہر جاتے وقت سکہ پیسہ ڈالتے ہیں انسانوں کی بیوہ اور یتیم بچوں کے لیے مگر یہ سمجھدار لوگ دوکانوں میں ڈبا رکھتے ہیں، گائے بیل جانوروں کے لیے آج بھی ہندوستان میں انسان کے بچوں کے لیے ہر جگہ اسکول نہیں ہے مگر جانور کے لیے، گائے کے لیے گئوشالہ ہے، ویسے جس جانور کو یہ اپنی ماں کہتے ہیں، اگر گائے ان کی ماں ہے تو پھر بیل باپ ہو گیا۔ اب اس باپ کو یہ لوگ ریس میں دوڑاتے ہیں۔ میرے مہاراشٹرا میں بھی ہوتا ہے۔ بیل کی جوڑی کو کھلی جگہ پر دوڑایا جاتا ہے۔ جو بیل کی جوڑی اول نمبر لاتی ہے، اسے انعام دیا جاتا ہے۔ اس کو دوڑانے میں لکڑی اور لکڑی کے آگے نوک والی سوئی لگائی جاتی ہے۔ اور بیل کے پیچھے چبھوئی جاتی ہے، جس سے بیل تیز بھاگتے ہیں، میری سمجھ میں نہیں آتا، گائے ماتا اور اس کے پتی بیل کو یعنی بھگوان کی نسل کے بھگوان کو بھگا بھگا کر مارتے ہیں، ریس میں جیتنے پر انعام دیتے ہیں۔

ویسے یہ لوگ جانوروں میں بندر کی بھی پوجا کرتے ہیں، سورج، چاند، تاروں کی ندی، نالوں درختوں کی بھی پوجا کرتے ہیں تلسی کی شادی بھی کرتے ہیں، Miss world Aiswariya Rai کی شادی پہلے درخت سے ہوتی ہے، پھر ابھیشیک بچن سے ہوتی ہے مندروں میں لڑکیاں دان کی جاتی ہیں جنھیں داسی کہتے ہیں، جن کے ساتھ پیسہ دے کر سیکس کیا جاتا ہے۔

پھلوں کو بھگوان کے سامنے رکھتے ہیں جو بھگوان کبھی نہیں کھاتے، پھلوں کو بھی بھگوان پر چڑھایا جاتا ہے، ناریل بھی بھگوان کو چڑھایا جاتا ہے، جو بعد میں مارکیٹ میں بکتا ہے، کئی جگہوں پر تو انسان اپنے بال بھی بھگوان کو دیتے ہیں، بعد میں یہ بال بھی بکتے ہیں جو بھی چیز ان کو فائدہ پہنچاتی ہے یہ لوگ اس کو بھگوان بنا دیتے ہیں۔ یہ ان سمجھداروں کی سمجھ ہے، جو میرے حساب سے نا سمجھ ہیں، مگر ہر کسی کو اپنی سمجھ سے جینے کا حق ہے، یہ ان کی اپنی پسند ہے، ان کا اپنا مذہب ہے۔ میں ان کے مذہب کا مذاق نہیں کرنا چاہتا میں دوسروں کے مذہب کی بھی عزت کرتا ہوں، اور ان کے ساتھ کام بھی کرتا ہوں مگر وہ جو کرتے ہیں وہ میں کیوں کروں؟ میرا اللہ ایک ہے جو میرے لیے کافی ہے، جو میری ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے اس لیے مجھے کسی اور سے مانگنے کی یا کسی کی پوجا کرنے کی ضرورت ہی نہیں، اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم ملا ہے، میری پسند اور میرے دوسرے مذہب کے دوستوں کی پسند الگ ہے، مجھے پیشاب پینا گندا لگتا ہے، ان کو پاک لگتا ہے، مجھے گوشت کھانا اچھا لگتا ہے، ان کو بیل یا گائے کا گوشت کھانا پاپ لگتا ہے، میرے بچے بھینس کا دودھ پیتے ہیں، milk powder بھی پیتے ہیں۔ Farex, ceralecs, lactodex lactogen اتنی ساری کمپنی کے دودھ میرے بچے پیتے ہیں جو انگریزوں کے کمپنی کی ہے تو کیا میرے بچے انگریزوں کو اپنا باپ کہیں گے کل ہو سکتا ہے بابا رام دیو دودھ کا پاؤڈر بنا دے تو کیا میرے بچے بابا رام دیو کو بابا کہیں گے بابا کا مطلب مہاراشٹر میں باپ ہوتا ہے۔ پیار سے میرے بچے دودھ والے کو ماما کہتے ہیں، مجھے برا نہیں لگتا، وہ پیار میں سمجھ سکتا ہوں مگر جانور کو ماں اور دودھ پاؤڈر بنانے والے کو باپ نہ میرے بچے بنائیں گے نہ مجھے پسند ہے، میرے بچے میگی Meggi Noodles کھاتے ہیں کل ہو سکتا ہے BJP کی حکومت یہ کہے کہ میرے بچے صرف بابا رام دیو کی کمپنی کا ہی نوڈلس کھائیں گے اور بسکٹ بھی بابا رام دیو کا ہی کھائیں گے جو پتنجلی Patangjali کمپنی کی ہی چیزیں استعمال کریں تو ان کی مجھ پر زبردستی ہوگی میرے اور میرے بچوں کی آزادی چھیننے کی بات ہوگی، ہندو پتھر کی بھی پوجا کرتے ہیں تو کیا مسلم گھر بنانے میں پتھر کا استعمال بھی نہیں کرے گا۔

اس دنیا میں ہر کسی کی اپنی مرضی ہے۔ پینے والے اپنی مرضی سے زہر بھی پیتے ہیں، ان کو ہم سمجھدار نہیں کہتے ہیں ان کو ہم پاگل کہتے ہیں، میں زہر تو نہیں پی رہا۔ پینے والے اپنی مرضی سے

cigarette بھی پیتے ہیں، جس پر صاف صاف لکھا ہوتا ہے injuries to health صحت کے لیے مفید نہیں ہے۔ اس کے باوجود بھی لوگ پیتے ہیں، شراب بھی صحت کے لیے مفید نہیں ہے وہ بھی لوگ پیتے ہیں، ڈرگس افیم کا نشہ کرتے ہیں، چرس، گٹکا تمباکو بھی لوگ کھاتے ہیں، جس سے کینسر ہوتا ہے اور یہ بھی نشہ کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے جو وہ کر رہے ہیں وہ ان کی صحت کے لیے مفید نہیں ہے، اس کے باوجود بھی یہ لوگ نشہ کرتے ہیں۔ کچھ لوگ تو کوبرا نام کے سانپ کا زہر پی کر نشہ کرتے ہیں، میں چین کئی بار گیا ہوں جہاں ہوٹلوں میں سانپ مینڈک شوق سے کھایا جاتا ہے، لوگ چین میں انسان کے بچوں کو بھی کھاتے ہیں جسے cannibalism کہتے ہیں تو کیا چین سے مودی یا ان کی حکومت کوئی تعلق نہیں رکھے گی؟ کیا چین کی چیزوں پر انڈیا میں پابندی لگی ہے؟ میرے گاؤں میں ہندو لوگ جو با بھی کھاتے ہیں۔ ہر آدمی اپنی مرضی کا مالک ہے، میں بھی اپنی مرضی کا مالک ہوں میں چاہے اِدھر جاؤں میں چاہے اُدھر جاؤں، میں چاہے یہ پہنوں یا میں چاہے وہ پہنوں، میں چاہے یہ کھاؤں یا وہ کھاؤں میری مرضی ہے مگر سوال یہاں اپنی مرضی سے کھنے کا نہیں ہے، سوال یہاں مسلمان کو ہندو کے مرضی سے چلانے کا ہے مسلمانوں کو یہ احساس دلانا ہے کہ مسلم ہندوستان میں 2nd class citizen دوسرے درجے کا باشندہ ہے رہی بات جانوروں کی حفاظت کی جیسے ہمارے مہاراشٹر کے چیف منسٹر قانون بتاتے ہیں۔

Maharashtra animal preservation(amendment) act and sections of the BMC act and Bombay police act

یہ قانون جانوروں کی حفاظت کے لیے ہے تو کیا جانوروں میں صرف گائے بیل ہی جانور ہیں؟ بھینس buffalo سور pork بکری goat خرگوش rabbit ہرن deer اونٹ camel یہ سارے بھی تو جانور ہی کہلاتے ہیں، جس کا گوشت ہندوستان میں لوگ کھاتے ہیں، بکری جس کی پرورش لوگ اسی مقصد سے کرتے ہیں، کیونکہ لوگ اسے کھاتے ہیں۔ بکری ایک بار میں دو بچے دیتی ہے اور جانوروں میں ایک جانور ہے کتا جس کی مادہ ایک بار میں سات بچے پیدا کرتی ہے۔ کتا ہندوستان میں کوئی نہیں کھاتا اور نہ کوئی اپنے ملک سے دوسرے ملک کو export کرتا ہے، ورنہ دنیا میں کتا کھانے والے بھی لوگ ہیں، فلیپین کے لوگ میرے ساتھ کام کرتے ہیں جو کتا کھاتے ہیں اگر

اس کا export ہندوستان کرے تو بھی ہندوستان کو پیسہ ملے گا جس طرح beef export کر کے ملتا ہے۔ بیف ایکسپورٹ کرنے میں ان کو تکلیف نہیں لگتی، بیف ایکسپورٹ کرنے والی کمپنیاں زیادہ تر ہندو لوگوں کی ہیں جس کے مالک ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کے دوست بھی ہیں۔ اور ان کے پارٹی کے نیتا سنگیت سوم بھی پارٹنر رہ چکے ہیں۔ اس کمپنی سے ہفتہ بھی لیا جاتا ہے اور یہ کمپنی دوسرے ملک کے مسلم لوگوں کو بھی بیف سپلائی کرتی ہے، مگر ہمارے سمجھدار لوگوں کو کتا کھانا اور کاٹنا گندا لگتا ہے، جو ایک وقت میں سات بچے پیدا کرتے ہیں، مگر بکری دو بچے پیدا کرتی ہے اس کی پرورش صرف اس لیے ہوتی ہے کیونکہ ہندو مسلم سب اس کو کھاتے ہیں۔ اس کے گوشت پر پابندی نہیں لگائی کیوں کہ ہندو بھی اسے کھاتے ہیں۔ اور میرے یہاں کے زیادہ تر ہندو اس دکان سے بکرے کا گوشت خریدتے ہیں جو حلال ہے، جس کو مسلم طریقے سے کاٹا جاتا ہے، جب ہم بکری کاٹتے ہیں تب ہندو اس کے خون سے لے کر آنتیں اور جو بھی چیزیں ہم نہیں کھاتے یہ لوگ مانگ کر لیجاتے ہیں۔

جو چیز ان کو پسند ہے اگر گدھا ہے تو ضرورت پڑنے پر یہ لوگ گدھے کو بھی باپ بنا دیں گے۔ جس طرح ان کے لیے ایک جانور گائے ماں ہے، ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو ان کے کھانے کے جانور ہیں یا چیز ہیں وہ جانور نہیں جو جانور صرف مسلم کھاتے ہیں وہ ان کے لیے بھگوان ہے کون جانور ہے؟ کون جانور نہیں ہے؟ اس کا فیصلہ بھی ہندوتوا والے کرتے ہیں ان کے پارٹی کی نیتا مینکا گاندھی جو جانور سے پیار کرتی ہے، اور لوگوں کو بھی animal lover بتاتی ہے شاید انہیں بکرا بکری مرغا مرغی سے پیار نہیں ہے؟ مکر سنکراتی کے دن ہندو پتنگ اڑاتے ہیں ہزاروں کبوتر اس دن مارے جاتے ہیں صرف پتنگ کی وجہ سے۔ مینکا گاندھی کو وہ بھی دکھائی نہیں دیتا جس کو پرندوں اور جانوروں سے پیار ہے، اور کیا مسلم کے کبوتر نہیں ہوتے؟

یا تو ان کی لسٹ میں یہ نام نہیں ہے یا پھر ان کی نظر میں یہ جانور ہی نہیں ہے۔

اس ہندوتوا پارٹی کے جو مسلم نیتا ہیں جو ان کی پارٹی کو خوش کرنے اپنے ہندو آقا کو خوش کرنے کے لیے جو ان کو ہو پسند وہی بات کریں گے یہ دن کو اگر رات کہیں یہ رات کہیں گے۔ مختار عباس نقوی تو ہمیں ملک چھوڑنے کی نصیحت دیتے ہیں، اگر بیل کا گوشت کھانا ہے تو پاکستان جاؤ جس طرح ہم اپنا پسندیدہ کھانا کھانے اپنے گھر

سے باہر ہوٹل میں جاتے ہیں، اسی طرح ہمیں بیف کھانے پاکستان جانا پڑے گا۔ مختار عباس نقوی تو اپنے گھر میں شاید بیف نہیں کھاتے ہوں گے ان کی بیوی ہندو ہے اور ان کے شدھ شاکاہاری متروں کے سامنے بھی نہیں کھا سکتے، اور اگر دل کیا تو یہ گوا Goa جا کر کھا سکتے ہیں۔ بیل کا گوشت کھانے والے لوگ Goa کے عیسائی کو یہ خود کھلائیں گے، جہاں ان کی حکومت ہے۔ اور انہوں نے عیسائیوں کو اجازت دے رکھی ہے۔ نجمہ ہپت اللہ Najma hiptullah کہتی ہے کہ اکثریت والوں کی عزت کرنا چاہیے، مطلب ہندو بیل کا گوشت نہیں کھاتے ہیں اس لیے مسلم کو بھی نہیں کھانا چاہیے۔ مگر اسی مہاراشٹر میں جین مذہب کے روزے کے دن بکری، مرغی کا گوشت چار دن نہ کٹے گا، نہ کوئی بیچے گا، اس پر پابندی لگائی گئی جس پر ہندو بھڑک گئے صرف چار دن کے لیے ہندو نے اقلیت والے جین مذہب کی عزت نہیں کی، اور ہمارے مسلم نیتا ہمیں ہی پانچ سال کی عزت کرنے کی نصیحت دیتے ہیں۔ حالانکہ ان مسلم نیتاؤں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ ہندو خود بیل کو بھگا بھگا کر دوڑاتے ہیں، یہ خود بیل کی عزت نہیں کرتے۔ اگر میری کتاب کوئی مسلم نیتا پڑھ رہے ہوں تو وہ یہ بات خود بھی سمجھیں اور اپنے ہندو آقا کو بھی سمجھائیں، میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ مسلم پہلے ہی سے ہندو کی عزت کرتے ہیں۔ کئی مندروں میں رات میں ایک بجے تک بھجن کرتن ہوتا ہے، کسی کو کوئی تکلیف نہیں، مسجدوں کے سامنے سے اگر گنپتی، دیوی دیتا کی مورتی یا پالکی جاتی ہے کتنا شور ہوتا ہے نماز کے وقت تکلیف ہوتی ہے تو چلتا ہے، پولیس بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے، پورا راستہ جام ہو جاتا ہے، زور زور سے آتش بازی کی جاتی ہے، ٹرافک جام ہو جاتا ہے، کئی بار تو بدن پر رنگ بھی اُڑ جاتا ہے، نماز کے سفید کپڑوں میں رنگ لگ جاتا ہے، تو چلتا ہے، لیکن ہماری پانچ منٹ کی اذان سے لوگوں کی نیند خراب ہو جاتی ہے، لوگوں کو تکلیف ہو جاتی ہے، جمعہ کی نماز میں مسجدوں میں جگہ کم

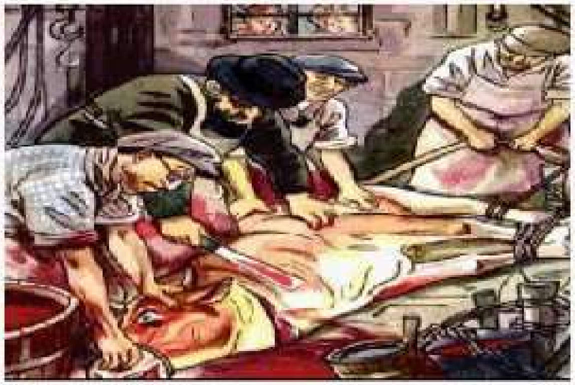

ہونے کی وجہ سے کئی بڑے شہروں میں نماز روڈ پر پڑھنی پڑتی ہے، دس پندرہ منٹ کی نماز سے لوگوں کو تکلیف ہو جاتی ہے، تب ٹرافک جام ہوتا ہے تو تکلیف ہے، انڈیا کی آبادی والی جگہ پر ہر ایک کلومیٹر پر ایک مندر ہے، لیکن نئی مسجد بنانے کی اجازات نہیں ہے، ہماری مسجد اگر غیر قانونی ہے تو قانون کے رکھوالے اسے توڑ دیتے ہیں، مگر ہزاروں مندر غیر قانونی ہونے کے باوجود بھی اُس پر حکومت بالکل توجہ نہیں دے رہی ہے۔ کوئی آ کر ایک پتھر رکھ دیتا ہے بعد میں وہاں مندر بن جاتا ہے، اس چیز کی پرمیشن (اجازت) کون لیتا ہے؟ ہمارے مدرسوں پر نظر رکھی جارہی ہے، آر۔ ایس۔ ایس والے لوگوں کو لاٹھی چلانا، مسلمانوں کے خلاف لڑنا سکھا سکتے ہیں، مگر

ہم اپنے بچوں کو قرآن اور حدیث کی تعلیم نہیں دے سکتے، پولیس والے آ کر تفتیش کرتے ہیں، میرے مہاراشٹرا میں گنپتی ہندو لوگ پانی میں ڈبوتے ہیں جو سمندر اور ندی کے پانی میں جاتی ہے، یہ گنپتی دس دن میں مہاراشٹرا کے اتنے قوانین کو توڑتی ہے۔ noise, air, water, marine environment pollution act۔ سب سے پہلے Noise pollution زیادہ آواز سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے کسی کا سر درد ہوتا ہے جو دل کا کمزور آدمی ہے اسے دل کا دورا بھی آ سکتا ہے ہندوستان میں کسی کو اگر کسی شور شرابے سے تکلیف ہے تو وہ اس کی شکایت پولس میں کر سکتا ہے، اگر آپ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں تو کس طرح آپ پولس کیس کر سکتے ہیں۔ How to file an FIR for noise اگر آپ ٹائپ کریں تو آپ کو پورا طریقہ ملے گا آپ کس طرح شکایت کر سکتے ہیں۔ گنپتی کو DJ بجا کر لایا جاتا ہے دس دن گلی میں گھروں میں شور ہوتا ہے۔ رات میں نیند نہیں آتی۔ جانے کے وقت بھی DJ بجا کر لے جایا جاتا ہے۔ مگر آج تک کسی مسلم نے شکایت نہیں کی کیونکہ مسلم ہندو کی عزت کرتا ہے۔ گنپتی جاتے وقت رنگ غلال اڑایا جاتا ہے جو air pollution act کے خلاف ہے جس کو سانس لینے میں تکلیف ہے اس کے پھیپھڑے اس غلال کے رنگ سے اور زیادہ خراب ہوتے ہیں۔ راستے میں چلنے والے کے کپڑے بھی خراب ہوتے ہیں۔ راستہ چلتے ہوئے مسلمان اور جسے سانس کی تکلیف ہے ایسوں نے آج تک شکایت نہیں کی۔ کیوں کہ مسلم ان کی عزت کرتے ہیں، جس پانی میں یہ لوگ گنپتی ڈبوتے ہیں، وہ پانی بھی خراب اور غبار آلودہ ہوتا ہے جو پانی مسلم کے گھروں میں بھی استعمال ہوتا ہے، جس سمندر میں یہ لوگ گنپتی ڈبوتے ہیں اس کی مچھلی بھی مسلمان کھاتے ہیں marine pollution act کے مطابق آپ پانی میں کچھ نہیں ڈال سکتے جسے مچھلی کھا کر مر جاتی ہے اور وہی مچھلی ہم انسان کھاتے ہیں، اور بیمار ہوتے ہیں۔ گنپتی ڈبانے سے marine environment pollution act کا بھی قانون یہ لوگ توڑتے ہیں جس سے سمندر کے اندر نباتات بھی مرتے ہیں۔ میں خود سمندر میں کام کرتا ہوں ہم لوگوں کو تو زمین سے کہیں دور سمندر میں پلاسٹک Plastic اور کھانے کی چیزیں ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ لوگ تو سمندر کے کنارے میں ہی ڈالتے ہیں، جس سے سمندر کے کنارے میں نہانے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، جو مسلم بھی ہوتے ہیں اور دوسرے مذہب کے

لوگ بھی اسی طرح ہمارے ہندوستان کی ہر ریاست میں کسی نہ کسی دیوی دیوتا کی پوجا کی جاتی ہے اور مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے جس کو چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو برداشت کرتے ہیں۔ دیوالی کے پٹاخے سے بھی ہوا آلود اور گندی ہو جاتی ہے۔ noise, air pollution act. کا قانون ٹوٹتا ہے چھٹ پوجا میں پانی خراب ہوتا ہے۔ گنگا ندی میں لوگ اپنی جسم کی گندگی دھوتے ہیں، اپنے پاپ دھوتے ہیں تو کیا گنگا ندی صرف ہندو کی ہے کیا مسلم اس کا پانی استعمال نہیں کرتے؟ کیا گنگا کے پانی سے مسلم وضو نہیں کرتے؟ کئی مسلم ایسے ہیں جو گنگا کے نزدیک رہتے ہیں اور گنگا کا پانی استعمال کرتے ہیں، ان سب تہوار سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے جسے مسلمان برداشت کرتا ہے، ہندو کی عزت میں یا پھر ہندو سے ڈر کے۔ مگر ہمارے مسلم نیتا ہمیں ہندو کی عزت کرنے کی نصیحت دیتے ہیں، اور ان کے پارٹی کے نیتا ہمارے مہاراشٹر کے چیف منسٹر ہمیں جانوروں کی حفاظت کا قانون سکھاتے ہیں، خود ان کے مذہب والے کتنے قانون توڑتے ہیں، اس پر ان کا دھیان نہیں ہے، اور نہ دینا چاہتے ہیں کیوں کہ سوال یہاں مسلمان کو ستانے کا ہے۔ مسلم کے پیٹ پر لات مارنا ہے۔ اگر بات صرف دھرم کی ہے تو دھرم کے نام پر اسی مہاراشٹرا میں پونے میں Rajneesh کا Osho Ashram ہے جہاں کوئی بھی مرد یا کوئی بھی عورت کسی بھی مرد کے ساتھ Sex کر سکتا ہے یا سکتی ہے۔ یہاں امیر دولت مند لوگ sex سیکس کرنے جاتے ہیں ان کی ایک عورت Maa anand sheela نے کتاب لکھی ہے Don't kill him جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ایک آدمی نے اس آشرم میں 90 مختلف عورتوں کے ساتھ sex کیا ہے۔ ایسے آشرم کو مہاراشٹرا میں اجازت دی گئی، جس کو امریکا USA نے اپنے ملک سے بھگایا جہاں مذہب اور بولنے کی آزادی ہے فری sex کی آزادی ہے وہاں سے اس کو بھگایا گیا جس کو مہاراشٹرا نے پناہ دی، اس کے جیسے لوگ سے دھرم کا نقصان ہوتا ہے، کمبھ کے میلے میں بابا ننگے گھومتے ہیں اور اس کو باقاعدہ ٹی وی پر دکھایا جاتا ہے اس ننگا پن کی اجازت ہے۔

مگر مسلم کے گوشت کھانے سے ان کے دھرم کا نقصان ہوتا ہے۔ مہاراشٹرا میں خاص کر ممبئی میں جگہ جگہ جسم بیچنے کے اڈے ہیں، عورتیں چند روپوں کے لیے اپنا جسم بیچ دیتی ہیں۔ جس کا باقاعدہ لائسنس دیا گیا ہے۔ اسی طرح شراب کے بیئر بار کے beer bar میں لڑکیوں کو نچایا جاتا

ہے، پہلے مُجرے ہوتے تھے آج ڈانس بار dance bar ہوتے ہیں، اس کی بھی اجازت ہے۔ باقاعدہ لائسنس دیا جاتا ہے مگر بیل کا گوشت کاٹنے کا لائسنس نہیں ملتا۔ اس ایک قانون نے ایک سال میں مسلمانوں کا کتنا نقصان کیا ہے۔ شاید مسلمان خود نہیں جانتے۔ لیکن جو مسلمان اس کاروبار سے جُڑے ہوئے ہیں وہی جانتے ہیں۔

مسلمانوں میں قریشی لوگ جو اس کاروبار سے جڑے ہوئے ہیں، جن کی روزی روٹی اس سے چلتی تھی، زندہ بیل تو کاٹ ہی نہیں سکتے مگر مرنے کے بعد بھی کاٹنے والے لوگ ہیں، جو چمڑے کے لیے کاٹتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی UP میں مارا گیا، جو زندہ کاٹنے والے تھے ان کو شاید اتنا نقصان نہیں ہوا ہوگا، کیوں کہ وہ لوگ بیل کی جگہ بھینس کاٹ کر اپنا گزارا کریں گے، اگر غلطی سے بیل یا گائے کاٹا یا پھر چپ چاپ پولس والوں سے سیٹنگ کر کے یا جس جگہ رہتے ہیں اس جگہ کے MLA یا MP کے جان پر اڑنے والے جو آج بھی کاٹتے ہوں گے۔ کسی دن ہندوتوا کے نظر میں آ گئے تو 5 سال کی جیل اور RS10000 کا جرمانہ بھرنا ہوگا۔ مہاراشٹرا کے ممبئی میں ایک ہندوتوا والے منیجر شرد گپتا Sharad gupta کی نظر Warli کے BDD chawl میں اکرم قریشی پر پڑی جو کہ بیل کا گوشت بیچ رہا تھا۔ اس نے پولس میں شکایت درج کر دی، پولس نے 56 سال کے اکرم قریشی کو گرفتار کیا۔ یہ تھا کاٹنے والوں کا انجام مگر اب جو لوگ بیل کی پرورش کرتے تھے ان کی مشکل یہ ہے کہ ان کو اپنے بیل یا گائے کی تصویر پولس اسٹیشن میں جمع کرنی ہوگی۔

مہاراشٹرا کے مالیگاؤں میں لوگوں کو گائے اور بیل کا فوٹو پولس اسٹیشن میں جمع کرنا پڑا۔

شاید کچھ دنوں بعد حکومت ان کا نام بھی رکھنے بولے گی، اور جنم کا داخلہ کارڈ بھی بنانا پڑے گا۔ ان کا راشن کارڈ پر بھی نام ڈالنا ہوگا۔ اور آدھار کارڈ کی طرح ان کے آنکھ، ہاتھ اور پاؤں کے scan کیے جائیں گے، تا کہ کسی کا بیل اور گائے اگر کسی نے کاٹا تو پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں پتہ چلے گا کہ کس کی گائے یا بیل کاٹا ہے؟ یا قدرتی موت مرے تو ان کا death certificate بھی بنانا پڑے گا۔ تو جو لوگ گائے اور بیل کی پرورش کرتے تھے وہ شاید اس ڈر سے نہ کرے۔ اب جو لوگ چمڑا بیچتے یا خریدتے تھے ان پر بھی اثر ہو گیا ہے ان کا دھندہ کم ہو گیا۔ جو لوگ چمڑے کی چیزیں بناتے ہیں اور بیچتے ہیں ان کا نقصان ہوا ہے۔ اور جو لوگ خود کاٹ کر گوشت بیچتے تھے ان کا سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ عید قرباں کے موقع پر رشتے دار اور اڑوس پڑوس کے لوگوں میں گوشت دیتے ہیں تو مسلمان اسے fridge میں بھی نہیں رکھ سکتے۔ گوشت بیل کا ہے یا بکرے کا یہ بعد میں ٹیسٹ میں پتہ چلتا ہے۔ پہلے جس کے گھر میں گوشت ہے اس کے گھر میں گھس کر جان سے مارا جاتا ہے۔ UP کے داوری میں اخلاق کا قتل کیا گیا جو ہندوو کے ساتھ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا تھا، جس کا گھر مسلم بستی سے دور تھا، صرف دو ہی گھر اس جگہ مسلم کے تھے، باقاعدہ مندر سے اعلان کیا گیا، پجاری کے ذریعے کہ اخلاق کے گھر میں گائے کا گوشت ہے، یہ وہی پجاری تھا جو پہلے مظفر نگر کے دنگوں میں تھا۔

گائے کے نام پر اخلاق کو جان سے مارا گیا، جن کا تعلق بھی BJP سے تھا۔ بابری سے داوری تک BJP نے UP میں نفرت پھیلانے کا کام کیا ہے۔ UP ان کا ہوم گراؤنڈ ہے۔ یہ لوگ یہاں ہمیشہ کھلتے رہے اور مارنے کے بعد اخلاق کو پاکستان سے جا کر آیا ہوا بتانے کی کوشش کی گئی اور اس کو پاکستانی بتایا گیا۔ جس کا بیٹا انڈین ایئر فورس میں کام کرتا ہے اور دوسرے بیٹے کو بھی بے رحمی سے باپ کے ساتھ مارا گیا ہے۔ بعد میں Fridge میں رکھے گوشت کی ٹیسٹ رپورٹ آئی کہ وہ گوشت بکرے کا تھا آج گھر میں گوشت رکھنا بھی اپنی موت کو دعوت دینا ہے، جانور لے جانے والی گاڑی کے ڈرائیور کو اور اس کے ساتھ میں رہنے والے آدمی کو گاڑی روک کر مارا گیا ہے کشمیر کے مسلم لڑکے کو جان سے مارا گیا جو صرف گاڑی میں جا رہا تھا جس گاڑی میں جانور لے جاتے ہیں اس میں سفر کرنا مطلب جان سے ہاتھ دھونا ہے۔

Engineer Rashid نے کشمیر میں بیف پارٹی دی تو دہلی میں ان کے منھ پر

سیاہی پوتی گئی۔ اگر کسی مسلم کی بکری نے کسی ہندو کی بکری کی گھاس کھائی تو بھی مسلم بکری والے اور بکری پر مقدمہ چلتا ہے، کسی ہندو وکیل کے ذریعے مسلم اور اس کی بکری پر کیس چلایا جاتا ہے۔ عام آدمی کے پلیٹ سے بیل کا دال گوشت، کھچڑا، حلیم، نلی نہاری، پایا، سیخ کباب، قیمہ پاؤ چلا گیا، جو صرف بیل کے گوشت کا ہی اچھا لگتا تھا اب خیمہ پاؤ کی جگہ لوگوں کو مہاراشٹرا حکومت وڑا پاؤ کھانے کی نصیحت کر سکتی ہے تاکہ مراٹھی لوگوں کا دھندا چل سکے اور مسلمانوں کا دھندا بند ہو سکے لیکن کیا قیمہ پاؤ کا مقابلہ وڑا پاؤ کر سکتا ہے؟ وڑا پاؤ آلو سے بنتا ہے اور تیل میں ابلا جاتا ہے تیل کی چیزوں سے Cholesterol بڑھتا ہے دل کا مرض بڑھتا ہے، صرف وقتی طور پر کم پیسوں میں بھوک مٹانے کے لیے اچھا ہے، مگر red meat لال گوشت وہ بھی بیل کا اس میں زیادہ Protein پروٹین ملتا ہے، چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو۔ دال گوشت، کھچڑا، پایا، نلی نہاری کی شکل میں ہوں یا قیمہ پاؤ کی شکل میں مسلمانوں کا سستا اور مفید پروٹین سے پُر کھانا تھا۔ Health magazine والے ایکسپرٹ کے مطابق انسان کو اس کے وزن کے حساب سے پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔

1kg کے لیے 1.8 gram پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی آدمی کا وزن 75 kg ہے تو 75 کو 1.8 سے ضرب کریں گے تو 135 gram ہوں گے۔ اور یہ مقدار ایک دن میں ایک مرد یا ایک عورت کو چاہیے۔ جو لوگ امیر ہیں یا جو لوگ gym جاتے ہیں باڈی بنانے وہ لوگ پروٹین پاؤڈر کا استعمال کرتے ہیں یا جو middle class کے لوگ chicken یا انڈا کھا کر یہ پروٹین حاصل کرتے ہیں، صرف انڈے سے ہی پروٹین لینا ہے تو ایک دن میں 12 سے زیادہ انڈا کھانا پڑے گا تب جا کر اتنا پروٹین ملے گا جتنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ زیادہ غریب ہیں وہ ہر قسم کی دال سے پروٹین حاصل کرتے ہیں، مگر مکمل پروٹین حاصل نہیں کر پاتے، اور آج کل دال

کی قیمت بھی آسمان چھو رہی ہے۔ غریب مسلم تو بے چارے وہ بھی نہیں کھا سکتے جو مسلمان بیل کا گوشت کھاتے تھے، جس سے ان کو طاقت ملتی تھی جس سے میاں بھائی کا جوش بڑھتا تھا۔ ہمارے اکبر اویسی بھائی کہتے ہیں 15 minute میں 80 crore ہندو کو 35 crore مسلم ٹھیک کریں گے۔ مگر اب یہ جوش مسلمانوں میں کہاں سے آئے گا؟ اب وڑا پاؤ کھانے والے کی طاقت اور قیمہ پاؤ کھانے والے کی طاقت برابر ہوگی۔

رہی بات ہندو کی تو عورتوں کی سوچ کہ مسلم نوجوان ہندو کی بہ نسبت زیادہ جوشیلے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بھی ہندو لڑکی مسلم لڑکے سے شادی کرتی تھی اب وہ ان کے گھر میں ہی رہیں گے مسلم کے گھر نہیں جائیں گے، جب ہندو لڑکی جائے گی نہیں تو اس کی گھر واپسی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوگا۔ رہی بات جین مذہب اور برہمن کی جو کوئی بھی گوشت نہیں کھاتے، جو ہمیشہ گوشت کے خلاف ہی رہے ہیں۔ بہتی گنگا میں ان لوگوں نے بھی ہاتھ دھویا اور ان کو سیاست والوں نے خوش کیا، کیوں کہ ان کو پیسہ بھی جین مذہب سے ملتا ہے، اور سیاست کے بڑے کھلاڑی برہمن ہیں BJP اور RSS کے زیادہ تر نیتا برہمن ہیں۔ صدر رپنب ٹھکر جی بھی برہمن ہیں، مگر ان کی تعداد ہندو میں کم ہے، ورنہ کوئی بھی گوشت ہندوستان میں نہیں کھایا جاتا۔ وہ کہتے ہیں نہ "کمزور پر ہی بھی زور آزماتے ہیں"، مسلم کمزور ہے اس لیے انہوں نے بھی زور آزمایا۔

میرے مہاراشٹرا میں BJP shiv sena آنے سے پہلے ہی میرے علی باغ میں ایک بہت بڑا مورچہ کلکٹر کے پاس آیا۔ میرے raigad میں موہا نام کا مسلم آبادی والا شہر ہے جہاں ایک بیف سپلائی کرنے والی کمپنی کھلی۔ جو بیف کا گوشت دوسرے ممالک میں ایکسپورٹ کرتی ہے۔ اس کو بند کرنے کے لیے یہ مورچہ نکالا گیا تھا اس مورچے کو جین، برہمن اور ہندو میں BJP شیو سینا والوں نے بھی سپورٹ کیا۔ قتل خانہ بند کرنے کی آواز اٹھائی۔ وہ آواز صرف موہا تک نہیں تھی وہ آواز ممبئی کے دیونار کے قتل خانے کو بند کرنے کی بھی تھی۔ سب ایک چھتری کے نیچے آ گئے ایک ہو گئے۔ بیف بین beef ban کے لیے یا مسلمانوں کے خلاف مسلمانوں کے پیٹ پر لات مارنے۔ میرے جہاز میں سبھی مذہب کے لوگ کام کرتے ہیں ایک ہی Chief cook ہوتا ہے جو سبھی طرح کا کھانا بناتا ہے۔

اگر کپتان مسلم ہے تو وہ سور pork کا گوشت نہیں منگاتا ہے، اگر کپتان ہندو ہے تو بیف کا گوشت نہیں منگاتا ہے اور اگر عیسائی ہے تو دونوں منگاتا ہے۔ کچھ کپتان ایسے بھی ہیں جو ہندو مسلم کے جھگڑے میں نہیں پڑتے۔ نہ beef نہ pork دونوں نہیں منگاتے اور کچھ ایسے بھی ہیں خاص کر گورے لوگ دوسرے ملک والے جن کو ان سب باتوں سے لینا دینا نہیں ہے، وہ خود بھی سب کھاتے ہیں اور سب چیزیں منگاتے ہیں، اب جس کو جو کھانا ہے وہ کھاتا ہے۔ مجھے کئی ہندو ایسے ملے جو بیف بھی کھاتے ہیں، مسلم تو کھاتے ہی ہیں اور عیسائی سب کھاتے ہیں، تب ساری چیزیں ایک ہی جگہ بنتی ہیں، جین اور برہمن بھی جہاز میں ہوتے ہیں جو صرف سبزی اور دال کھاتے ہیں، ایک ہی ٹیبل ہوتا ہے جہاں سبھی مذہب کے لوگ اپنے اپنے پسند کا کھانا کھاتے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم دوسرے ملک جاتے ہیں یا دوسرے ملک والوں کے انڈر میں کام کرتے ہیں، تب ہم مذہب بھول جاتے ہیں اور جب اپنے دیش کے لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہیں یا اپنے دیش میں ہم ایک دوسرے کو مارتے ہیں کھانا کھانے کے نام پہ، اور جب کسی انسان کو خون کی ضرورت ہوتی ہے تب وہ جا کر یہ نہیں پوچھتا کہ خون کس مذہب کا ہے؟ یا اس خون والے نے بیف کھا کر خون بنایا ہے یا سبزی کھا کر خون بنایا ہے؟ خون صرف خون سمجھ کر لیا جاتا ہے جب کہ جو ہم کھاتے ہیں اسی سے خون بنتا ہے۔ کیا جو لوگ بیف یا گوشت نہیں کھاتے کیا وہ چمڑے کی بنی چیزوں کا استعمال نہیں کرتے؟ کیا یہ جوتے چپل چمڑے کے نہیں پہنتے؟ کیا عورتیں چمڑے کے بنے پرس نہیں استعمال کرتی ہیں۔

تو میرے حساب سے یہ بیف بین beef ban کا تعلق کسی مذہب کی عزت کا سوال نہیں ہے یہ صرف مسلمانوں کو ستاتا ہے۔ اور مسلم کے پیٹ پہ پاؤں مارتا ہے۔ اس beef ban کی خلاف ہمارے مسلم وقف بورڈ والے عدالت گئے ہیں مگر یہ کیس کب تک چلے گا؟ یہ ان انسانوں کو پتہ نہیں۔ خود high court کے جج i justice V M khande and A.R. joshi ان انسانوں سے پوچھ رہے ہیں کہ صرف گائے اور بیل پہ ہی پابندی کیوں، بکرا، سور پہ کیوں نہیں؟ اب یہ سمجھدار لوگ سب جانتے ہیں، لیکن کیس کا فیصلہ شاید کبھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ بابری مسجد کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا۔ رام کی مورتی خود چل کر نہیں آسکتی یہ ہندو بھی جانتے ہیں، اگر مورتی چلتی تو

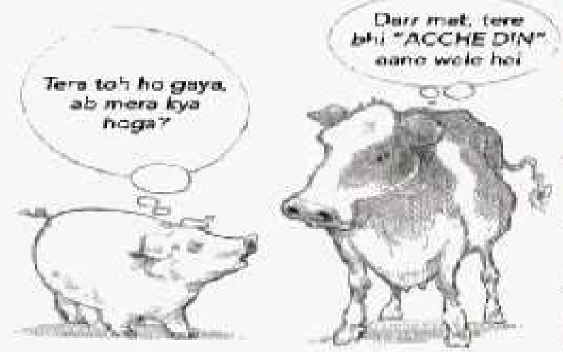
Darr mat, tere bhi "ACCHE DIN" aane wala hai
Tera toh ho gaya, ab mera kya hoga?

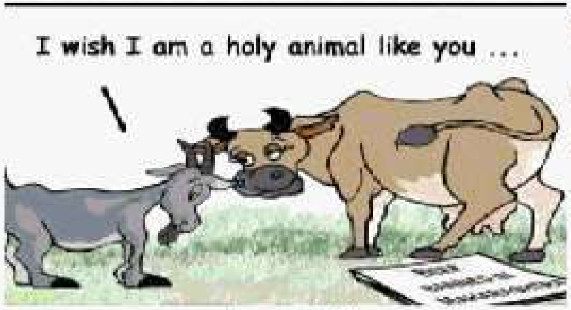
I wish I am a holy animal like you ...

I told you guys

اترانچل میں سیلاب آیا ہزاروں لوگ مارے گئے، سب لوگ اپنی جان بچانے کے لیے ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے، مگر شنکر بھگوان کی مورتی وہاں سے بھاگ نہیں پائی، پوری مورتی پانی اور مٹی میں دھنس گئی تھی، تو بابری مسجد میں کیسے رام خود چل کر گئے۔ اگر مسلم وقف بورڈ والوں نے Oh my god فلم کی طرح بھگوان پہ کیس کیا ہوتا تو اب تک کیس مسلم جیت جاتے، کیوں کہ بھگوان شاید جھوٹ نہیں بولتے، انہوں نے کیس انسانوں پہ کی ہے اور انسان ہندوستان میں ہندو مسلم کے ترازو میں تولے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک دن گائے اور بیل سچ بولنے لگیں گے کہ یہ انسانوں نے ہمیں بھگوان بنایا ہے، ہم تو صرف دودھ دیتے ہیں، بچے پیدا کرتے ہیں اور ہل چلاتے ہیں یا Race میں جیت کر آتے ہیں۔

یہ تو ہماری دیکھ بھال کرتے ہیں، ہمیں رہنے کا انتظام کرتے ہیں، ہمیں نہلاتے کھلاتے ہیں، وہ بھی جین اور برہمن نہیں کرتے ہیں۔ پیسہ دے کر کسی مسلم یا دلت سے کرواتے ہیں، جب ہم دودھ دینا بند کرتے ہیں، ہل چلا نہیں سکتے، Race میں نہیں بھاگ سکتے، بچہ نہیں پیدا کر سکتے، پیر ٹوٹ گیا تو چل نہیں سکتے۔ تب یہ انسان ہمیں جانور سمجھتے ہیں۔ ہم جانور کی طرح بازاروں میں کوڑا

کچرا کھاتے ہیں اور سڑ سڑ کے مرتے ہیں، ان مطلب پرست انسان سے اچھا ہے مسلم ہمیں کاٹ کر کھاتے ہیں۔ کم سے کم اس مطلبی دنیا سے آزادی تو ملتی ہے، مرتے مرتے کسی کی بھوک مٹا کر مرتے ہیں، جب تک مسلمان ایک چھتری کے نیچے نہیں آتے، تب تک میں ان گائے کے سچ بولنے کا انتظار کروں گا۔ ویسے جتنی پابندی کسی چیز پر لگتی ہے اتنی ہی زیادہ وہ بکتی بھی ہے گجرات میں شراب پر پابندی ہے سب سے زیادہ شراب ہے۔ گجرات میں بکتی ہے، گٹکھا بند ہوا تھا، سب سے زیادہ گٹکھا اس بند میں بکا ہے، اسی طرح گاؤں میں شاید پہلے سے زیادہ بیل کا گوشت ملے گا، اور لوگ مہنگا بھی بیچیں گے۔ ممبئی جیسے بڑے شہروں میں ممکن نہیں ہو سکتا، کیونکہ پولیس والے ڈیوٹی کے علاوہ بھی ڈیوٹی کرتے ہیں خاص کر عیدالاضحیٰ کے وقت کیونکہ ہندوتوا کا سوال ہے۔ بیل میں سات حصوں کی قربانی ہوتی ہے، بکرے میں صرف ایک، اب سات بکرے خریدنے پڑیں گے، مہنگا بھی بیچیں گے، بکرے اپنی قیمت خود بولیں گے یا پھر بھینس پر کرنا پڑے گا، پہلے تبلیغی، اہل حدیث اور درگاہ کے اجتماع میں کھانے میں بیل کا گوشت استعمال ہوتا تھا، آج کل بیف بین beef ban کی وجہ سے صرف سبزی کا استعمال ہوتا ہے، آج ہندو نے اس سسٹم کو بدل دیا، ہم کو برہمن vegetarian بنا دیا، اس معاملے میں ہماری گھر واپسی ہو گئی ہے، جس کی فکر ہمارے علماء کو نہیں ہے، اگر اسی طرح چلا تو شاید ایک دن یہ اجتماع ہونا ہی بند ہو جائے گا۔ اجتماع بین Ijtima ban بھی ہوگا، اگر یہ علماء صرف اپنے فرقوں کی دکان پر ہی دھیان دیں گے تو ان کی خاموشی نے قصائی (قریشی) کی دکان بند کر دی اور کتنی دکان بند ہو گی، ان سفعانوں کی اور کتنی نئی دکانیں کھلیں گی، ان علما کی فرقوں کی، یہ آنے والا وقت بتائے گا۔ اگر آپ کو گوشت کی طرح اپنی دکان بند نہیں کرنا ہے تو ان کے نئی فرقوں والی دکان کھولنے مت دو، ہمارے سیاست والوں کو بھی ایک چھتری کے نیچے لاؤ، united ہو جاؤ، ان سب کو ایک چھتری میں لاؤ، جس دن یہ علماء مسلم سیاسی نیتا ایک چھتری کے نیچے آئیں گے، کسی کی بھی دکان بند نہیں ہو گی۔

Dubbing Master

مسلم کھلاڑی sports

SAHARA
INDIA

گر کسی ٹیم کا کپتان مسلم ہو اور اس ٹیم میں ہندو کی تعداد زیادہ ہو، تو اسکا زیادہ دن تک کپتان رہنا مشکل ہے۔ ورنہ محمد اظہر الدین کی طرح بدنام کر کے نکالا جاتا ہے۔ ویسے آج کل ہندوستان کی کرکٹ کی ٹیم مسلم ہی نظر نہیں آتے، کپتان بننے کی بات تو دور کی رہی کھلاڑی بننا بھی مشکل ہو گیا ہے، اس بی جے پی کی حکومت میں جن میں قابلیت ہے، ان کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے اور کسی کے ساتھ فٹنس کا بہانا کیا جا رہا ہے۔ ظہیر خان جیسے کو کرکٹ چھوڑنے کا اعلان کرنا پڑتا ہے لوگ کہتے ہیں قابلیت دیکھنا چاہیے۔ کھلاڑی کا مذہب نہیں۔ کیا یوسف پٹھان میں قابلیت نہیں ہے، ان کے بھائی عرفان میں قابلیت نہیں ہے۔ ایسے کئی مسلم کھلاڑی ہیں جن میں قابلیت ہے، مناف پٹیل، عبداللہ، ہمارا نمبر کب آئے گا؟ کیا انتظار میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ اگر 80 % ہندو اور 14% مسلمان ہیں اور قابلیت دیکھی جائے گی تو 80% ہندو میں ہی زیادہ قابلیت نظر آئے گی۔ میرے حساب سے reservation اراکشن ہونا چاہیے، اور مسلم کھلاڑی اس میں ہونا چاہیے، صرف محمد سمیع کی طرح نام کے لیے ٹیم میں شامل کرانا اور آخری 15 کھلاڑیوں میں بٹھا دینا نہیں۔ 11 میں کم سے کم ایک مسلم ہونا چاہیے 14% میں ایک تو قابلیت والا مل ہی جائے گا۔ اس طرح کی بات منوانے میں مسلم ایک چھتری کے نیچے بھی ہونا چاہیے، ویسے جس محمد سامی کو 20 20 ، world cup میں لیا گیا، اس کے بھائی کو بیف بین کے چکر میں مارا گیا ہے۔ اس 15 کھلاڑیوں

میں جوایک مسلم ہےاس کوبھی intolerance پتہ ہے۔ تعصب کاشکار یہ بھی ہے، کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا ہے، جیسے مودی نے کہا ہودھونی کو کہ صرف ہندو ہی دیکھنا چاہیےانڈین ٹیم میں۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان میچ ہوجائے اوراگر میں شاہد آفریدی کی تعریف کروں، شاہد آفریدی کیا سکس مارتا ہے تو فوراً مجھے غدار کہتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ پاکستان کی سائیڈ لیتا ہے، غدار ہے۔ میں نے پاکستان کے ایک کھلاڑی کی تعریف کی تو میں غدار ہوگیا، مجھے شاہد آفریدی بہت پسند ہے، میں چاہتا ہوں میرا بیٹا بھی شاہد آفریدی کی طرح کھیلے، لیکن یوسف پٹھان کی طرح ہندوستان کی طرف سے کھیلے۔۔ ویسے ان کی ٹیم میں مسلم کھلاڑی بہت کم ہوتے ہیں۔ اوران کی حکومت آنے کے بعدتو ٹیم میں مسلم کھلاڑی کوموقع ہی نہیں ملتا ہے۔ سری لنکا کی ٹیم میں ایک پلیئر ہے موتھیا مرلی دھرن، جو کہ ہندستان کے تمل ناڈو سے تعلق رکھتا ہے، لیکن وہ سری لنکا کا ہے، کئی ہندوستان کے تمل ناڈو والے اُسے پسند کرتے ہیں، اُن کو کوئی غدار نہیں کہتا۔

ترکی فٹ بال کلب نے کچھ دنوں پہلے اعلان کیا جوفٹ بال کھلاڑی داڑھی رکھے گا اس کو گیارہ ہزار دوسو ڈالر کا جرمانہ لگایا جائے گا، یہ ایسا مسلم دیش ہے جو یہ کہتا ہے کہ داڑھی رکھنے سے کھلاڑی مسلم مدرسے کے شاگرد لگتے ہیں۔۔

آج سے پانچ سال پہلے فٹ بال ورلڈ کپ جس میں فرانس اوراٹلی کا فائنل میچ ہورہا تھا، فرانس کی ٹیم جیت رہی تھی فرانس کی ٹیم میں ایک الجیریا کا مسلم کھلاڑی زین الدین زیدان جو بہت اچھا کھیل رہا تھا، اٹلی کے ایک پلیئر نے اسے آتنک وادی کہااس کوغصہ آگیا اس نے اس پلیئر کوسر سے مارا زین الدین زیدان کوریڈ کارڈ دکھایا گیا اسکو میچ سے باہر کردیا گیا۔ بعد میں اٹلی ورلڈ کپ میچ جیت گیا۔

بالی ووڈ bollywood

ہندوستان کے لوگ کہتے ہیں بالی ووڈ کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، پہلے کئی فلمیں بنی ہے جیسے امر اکبر انتھونی نجلی، بالی ووڈ کے کلاکار، ہندو مسلم ایک دوسرے سے شادی کرتے ہیں، ہم ایک خاندان ہیں، ایسا کہتے ہیں ”۲۶ رجنوری“ اور ”۱۵ راگست“ کو لتا منگیشکر کا ایک گانا لگایا جاتا ہے۔ ”اے میرے وطن کے لوگوں‘ پورے گانے میں سبھی مذہب کا ذکر ہے، پر مسلمانوں کا ذکر نہیں ہے، کیا مسلمان اس ملک کے نہیں ہیں۔ ہمارا قومی ترانہ "جن گن من ادھینا یک" میں بھی مسلمانوں کا ذکر نہیں ہے۔

ہندی فلم کے مہان ایک ابیتا بھ بچن کے بیٹے ابھیشیک بچن کی شادی میں مسلم اداکاروں کو دعوت نہیں دی گئی، آج ہندو مسلم کا فرق ان لوگوں میں بھی دکھائی دیتا ہے، عامر خان کی فلم ’فنا‘ شاہ رخ کی فلم ’مائے نیم از خان‘ کو کئی ریاستوں میں ریلیز ہونے نہیں دیا گیا۔

(۳) میری پہلی کتاب release شائع ہونے کے بعد عامر خان کی ایک فلم آئی تھی جس کا نام PK تھا، جس میں زیادہ تر ہندوؤں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے بھگوان بناتے ہیں اور پھر اسی کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ اس فلم سے کچھ ہندو ناراض ہوگئے۔

مگر بالکل اسی طرح کی فلم پہلے بھی آئی تھی جس کا نام Oh my god تھا، جس میں فلم کے اداکار اکشے کمار اور پریش راول تھے، تب اس فلم پر کسی کو تکلیف نہیں ہوئی، کیونکہ وہ مسلمان نہیں تھے۔ مگر جب سلمان خان اوران کی طرح نام کے مسلم اداکار اپنے گھروں میں مورتی رکھتے ہیں، ان کی پوجا کرتے ہیں اور نریندر مودی کی گجرات دنگوں کے تعلق سے حمایت کرتے ہیں۔ تب ان ہندوؤں کو تکلیف نہیں ہوتی۔ تب یہ لوگ کہتے ہیں کہ گھروا پسی ہورہی ہے، مگر جب سلمان خان بجرنگی بھائی جان

فلم بناتے ہیں تو تکلیف ہوتی ہے، کیونکہ سلمان خان اس فلم میں آر ایس ایس سے تعلق رکھتے ہیں۔

BJP کے حکومت میں آنے کی وجہ سے دیش میں ماحول خراب ہوتا ہے، مصنف، فلمی اداکار اور بڑے بڑے ادیب اپنا ایوارڈ واپس کرتے ہیں، جس میں شاہ رخ کان بھی اپنا ایوارڈ واپس کرنے کی بات کرتے ہیں تو انہیں ہندوتوا والے پاکستان جانے کو کہتے ہیں، امیر خان کی بیوی ان سے ان کے بچوں کی حفاظت کی فکر کرتی ہے، ان کے بیوی کو ان کے بچے ہندوستان میں محفوظ نہیں ہیں، ایسا ڈر لگتا ہے، امیر خان اس کا ذکر کرتے ہیں، ایک انٹرویو interview میں اپنے بیوی کے ڈر کی بات کرتے ہیں تو امیر خان کے خلاف انوپم کھیر رام گوپال اور روینا ٹنڈن intolerance کے مدے پر بیان دیتے ہیں۔ ہندو اور مسلم اداکار الگ الگ ہوتے ہیں۔ انوپم کھیر تو کشمیری پنڈت کا بدلہ مسلم اداکار سے لیتے ہیں، کسی کو ان مسلم اداکار سے اس لیے تکلیف ہے کیونکہ ان کی فلم کروڑوں کماتی ہے، بہت ہوتی ہے، غلام علی اور پاکستانی کلاکار سے بھی تکلیف ہے، نا کہ پاکستانی ہندوستان میں پیسہ نہ کمائیں اور نہ کوئی پاکستانی کتاب ہندوستان میں چلے یا بکے، کوئی پاکستانی کلاکار کسی بھی کلا سے تعلق رکھتا ہو، وہ ہندوستان میں پیسے نہ کمائے، اس سوچ کے لوگ bollywood میں ملیں گے، ان کو شیو سینا کا ساتھ بھی ملتا ہے، ہندوتوا کا ساتھ ملتا ہے، کوئی ہندو یا سیکھ لڑکی ان مسلم ہندوستانی اداکار سے شادی کرتی ہیں۔ تو love jihad کا نام دیں گے۔ کرینا کپور نے سیف علی خان سے شادی کی تو ہندوتوا والوں نے تماشا کیا کیونکہ کرینا نے مسلمان سے شادی کی یعنی اس نے لو جہاد کیا۔ لیکن جب سیف علی کی بہن سوہا علی خان نے ہندو کنال کیموں سے شادی کی تب اور نرگس فاخری سور کا گوشت کھاتی ہے تب یہ صرف نام کی مسلمان ہے، ان ہندوتوا والوں کے حساب سے گھر واپسی ہوگی اور جب بھی مسلمان کلاکار ہندوستان کا نام پوری دنیا میں روشن کرتے ہیں غریبوں کو پیسہ دیتے ہیں، باڑھ آئے تو کروڑوں روپے بھی دیتے ہیں۔ اپنے فلموں کے ذریعے ہندوستان کو پیار سے مل جل کر رہنا سکھاتے ہیں، وطن سے محبت کرنا سکھاتے ہیں۔ دلیپ کمار جن کا اصل نام یوسف خان ہے۔ اے آر رحمن جن کا نام دلیپ ہوا کرتا تھا، انہوں نے اپنے مذہب کے نام بدلے تو ان میں اتنا intolerance نہیں دکھتا، جتنا ہندوتوا والے بتاتے ہیں، ان کے گانے اور فلمیں بھی لوگ دیکھتے ہیں۔ تب یہ ہندوتوا والے اپنے آنکھوں میں مذہب کا چشمہ نہیں پہنتے، 3D کے چشمے سے فلم دیکھتے ہیں۔

Job

RESERVATION
FOR MUSLIMS

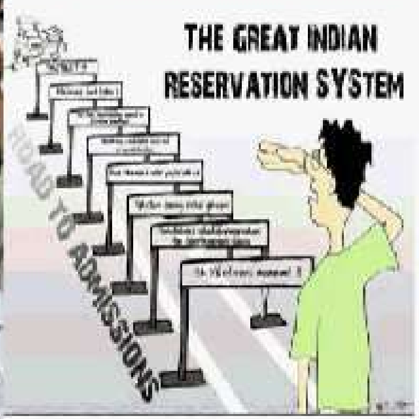

ہندوستان میں مسلم کو گوورمنٹ جاب نہیں کے برابر ہے، کتنی گورنمنٹ جاب نکلتے ہیں، ہمارے بچوں کو معلوم ہی نہیں ہوتے، جن کو پتہ چلتا ہے، وہ انٹرویو میں فیل کر دیے جاتے ہیں۔ جہاں صرف ایس ایس سی پاس، دسویں پاس، بارہویں پاس کی نوکری ہے وہاں بھی ہمارے بچوں کو جاب نہیں ہے، اس لیے ہمارا طبقہ زیادہ پڑھا لکھا بھی نہیں ہے، صرف قابلیت کی بناء پر کام دینے والے لوگ بھی کم ہے، ہندوستان کی اس بی جے پی حکومت نے سب کا ساتھ سب کا وکاس کا نعرا لگایا اور صرف ہندو کا وکاس کیا ہے، مسلم کو انھوں نے ویکس جھنڈ وبام دیا ہے، تا کہ بی جے پی سے مسلم کا سر درد ہو جائے تو ویکس اور جھنڈ وبام کام آئے گا، انھوں نے ایک سروے کیا تو پتہ چلا کہ مسلم کے پاس روزگار زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے مذہب کے مگر انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ کون سا روزگار ہے؟ جس روزگار کی بات حکومت کرتی ہے، وہ روزانہ کنواں کھودنے والا روزگار ہے، جس دن کنواں نہیں کھودا اس دن پانی نہیں ملے گا۔ سبزی، کپڑے، پھل بیچنا، ہاتھ گاڑی پر چیزیں لے جانا یا بیچنا،

شادیوں میں پکوان بنانا، منڈپ کیٹرینگ کا کام کرنا، کوئی قصائی ہے، کوئی ویلڈنگ کے چھوٹے موٹے کام میں، کپڑے کے پاور لوم میں، جس کا زیادہ تر کام ممبئی کے نزدیک بھیونڈی میں چلتا ہے، اس کو بھی کسی نہ کسی طریقے سے بند کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں، رکشا کا پرمٹ بھی آج کل مراٹھی آدمی کو ہی ملے گا یہ مہاراشٹر کی حکومت کا اعلان ہے، ورنہ رکشا چلانے والے مسلم زیادہ ہیں۔ میرے گاؤں میں ایک بڑی رکشا چلتی ہے، جس میں میرے بھائی کی بھی ایک رکشا ہے، جسے mini door کہتے ہیں۔ لائن سے نمبر آتا ہے، رکشا زیادہ ہونے کی وجہ سے نمبر جلدی نہیں آتا۔ نمبر کے انتظار میں لائن میں لگنے والے نماز اپنی رکشا کے پاس پڑھتے ہیں۔ میرا بھائی رکشا کے بغل میں نماز پڑھ رہا تھا، دوسرے ہندو رکشا والے نے پانی کا غبارہ پھینک کر مارا، بات تقریباً ہندو مسلم فساد تک آئی تھی، ہم نے بات کو بڑھنے نہیں دیا۔ اس طرح بھی ستایا جاتا ہے، تاکہ رکشا بھی ہم چلانا چھوڑ دیں۔ ٹیکسی چلانے والے پر بھی حملے ہوتے ہیں، کہنے کو تو بہار، یوپی کے لوگوں کو بھگانا ہوتا ہے، مگر اصل ٹارگیٹ مسلم ہی ہوتا ہے، یہ روزگار بچا ہے ہمارے پاس یہاں۔ کچھ سمجھدار مسلم ہے جو electronic چیزیں بیچتے ہیں جیسے ممبئی میں منیش مارکیٹ ہے، کچھ چین کی چیزیں بیچتے ہیں، ان کی حالت تھوڑی ٹھیک ہے، باقی بچے مسلمان کے لیے ایک ہی راستہ بچتا ہے، وہ ہے گلف۔ گلف بھیجنے والے ایجنٹ مسلم ہیں ان کا روزگار گلف بھیجنے اور حج عمرہ میں بھیجنا ہوتا ہے اور وہاں جانے والے زیادہ تر مسلم ہی ہیں جو ہیلپر کا کام کرنے والے ہی زیادہ ہیں۔ یہ ہوا عام مسلمان کا حال، ہندوستان میں اب جن کے ماں باپ نے زندگی دیکھی ہے، جنہوں نے اپنے بچوں کو اچھی سے اچھی تعلیم دی ہے ان کو مسلم ہونے کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے جیسے پچھلے سال ممبئی کے ذیشان علی خان نے ہیرا بنانے والے کمپنی میں جاب کے لیے اپلائی کیا جو MBA کر چکا ہے اسے صاف صاف لکھ کر جواب دیا گیا کہ آپ مسلم ہو یہاں صرف ہندو کو ہی جاب ملتا ہے، یہ ہیرا بنانے والی کمپنی ہے ہمارے ہندوستان کے وزیراعظم نریندر مودی کے گاؤں والے کی جن کا نعرہ ہے "سب کا ساتھ سب کا وکاس" جب کہ نہ ہمارا ساتھ دیا جا رہا ہے نہ ہمارا وکاس کیا جا رہا ہے۔ یہ ہوئی حکومت کی طرف سے اور جن کمپنیوں کے مالک ہندو ہیں ان کی طرف سے تعصب اور تکلیف کی بات۔ اب بہت ساری پرائیویٹ کمپنیاں ہیں ان کے مالک ایسے ہیں جنہیں مذہب سے لینا دینا نہیں ہے، جن کو صرف فائدے سے مطلب ہے، کام سے مطلب ہے۔ جیسے میں اپنی مثال دیتا ہوں کہ میں پانی کے جہاز میں کام کرتا ہوں جہاز کا

مالک جہاز میں نہیں ہوتا اور نہ کسی کو مالک تک جانے کی ضرورت ہوتی ہے، سب مینجمنٹ کرتی ہے۔ میرا جہاز ہی نہیں دنیا میں ایسی بہت سی کمپنیاں ہیں جن میں کام کرنے والے اور مالک سے ملاقات نہیں ہوتی ہے، ایسی جگہ جو افسر یا منیجر یا فورمین ہوتے ہیں ان کے ظلم و نفرت کے شکار مسلم ہوتے ہیں۔ اس جگہ میں آپ کو اپنی مثال دیتا ہوں میرا نام منظر محمد ملا ہونے اور میرے مسلمان ہونے کی وجہ سے مجھے کن کن حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ میں آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ویسے میرے والد نے بھی جہاز پر ہی زندگی نکالی مگر ان کے وقت میں اتنی نفرت اور اتنا تعصب نہیں تھا جتنا بابری مسجد ٹوٹنے کے بعد اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹنے کے بعد آج مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نریندر مودی وزیراعظم بنا تب سے زیادہ ہوتا ہے۔ میرے جہاز پر جانے سے پہلے ہی میرا نام جاتا ہے کہ کون آ رہا ہے، میرے جہاز پر جانے سے پہلے ہی میرے نام سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، ملا آ رہا ہے، کٹا ہوا آ رہا ہے۔ ہماری ختنہ ہوتی ہے اس لیے یہ ہمیں کٹا ہوا بولتے ہیں، مہاراشٹر والے لانڈیا بولتے ہیں۔ جہاز پر جانے کے بعد کچھ لوگ پیار سے ملتے ہیں، کچھ لوگ پہلے ہی منھ بنا لیتے ہیں، جیسے جیسے دن گذرتے ہیں لوگ مجھے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، لوگ شراب پینے کے لیے بولتے ہیں یا پھر پارٹی میں میرا کپتان یا انجینئر مجھے شراب پینے کے لیے بولتا ہے، جب میں منع کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ اگر آپ کسی اور وجہ سے شراب نہیں پیتے تو کوئی بات نہیں مگر آپ مسلم ہونے کی وجہ سے شراب نہیں پیتے تو پرابلم ہے۔ اگر ہم ٹی وی روم میں فلم دیکھ رہے ہیں تو وہاں ننگی فلم ڈالیں گے، میں وہاں سے اٹھ جاتا ہوں، لوگ مذاق کرنے لگتے ہیں۔ اب جہاز کنارے لگنے کے بعد لوگ لڑکیوں کے پاس جاتے ہیں یا بیئر بار، ڈانس بار بھی جاتے ہیں، مجھے بھی وہاں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن میں شوپنگ یا پھر کسی مشہور جگہ گھومنے جاتا ہوں یا اگر مسجد نزدیک ہے تو مسجد میں نماز پڑھنے جاتا ہوں۔ آج کل جہاز میں پوجا کرنے والے کپتان بھی ہوتے ہیں، جہاز میں پوجا ہوتی ہے تو جان بوجھ کر ٹیکا لگانے کی کوشش ہوتی ہے اور کچھ مسلمان لوگ کپتان کی نظر میں اچھا بننے کے چکر میں لگا بھی لیتے ہیں، میں منع کرتا ہوں تو میں کیا ہوں یہ ان کو ایک مہینے میں سمجھ میں آتا ہے۔ اصل میں یہ لوگ پہلے آزماتے ہیں کہ یہ کس طرح کا مسلمان ہے۔ جتنی باتیں میں نے بتائی اتنے کرنے والے مسلم بھی ہیں، اگر آپ شراب پیتے ہو، ننگی فلمیں دیکھتے ہو، یا لڑکی کے چکر میں بیئر بار میں جاتے ہو تو آپ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی، اور اگر آپ یہ سب نہیں کرتے ہو تو آپ کو ایسا محسوس ہوگا کہ آپ کسی بیماری

میں مبتلا ہو اور آپ کے نزدیک کوئی آئے گا تو اس کو وہ بیماری ہو جائے گی۔ آپ الگ تھلگ پڑ جاؤ گے، آپ سے صرف کام کی باتیں ہوں گی۔ کام بھی مجھ سے زیادہ لیا جاتا ہے، جو چیز نہیں کھولنا ہے وہ بھی مجھ سے کھلوائی جاتی ہے، اگر کوئی چیز نہیں ٹوٹی ہوگی ان کو جان بوجھ کر توڑا جاتا ہے، کیونکہ میرا کام چیزیں بنانا ہے اور جوڑنا ہے۔ اگر بڑا انجینئر ہندو یا کسی اور مذہب کا ہے اور میری جگہ جو پہلے fitter تھا وہ ہندو یا کسی اور مذہب کا تھا اگر اس کو انجینئر over time زیادہ دیتا تھا تو مجھے کم دے گا، اگر اس کو کسی وجہ سے extra پیسے مل رہے تھے وہ میرے آنے کے بعد بند ہو جائے گیں، اگر ورک شاپ میں AC ہے تو ورک شاپ سے باہر زیادہ کام دینے کی کوشش ہوگی، اگر AC کسی وجہ سے خراب ہو گیا تو جب تک میں جہاز میں ہوں نہیں بنے گا، میں رمضان میں روزہ رکھتا ہوں تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے، میں صبح رسوئی میں روٹی گرم کرنے یا انڈا بنانے کی اجازت مانگتا ہوں تو مجھے بنانے کی اجازت نہیں ملتی ہے، میں micro oven میں گرم کر کے کھاتا ہوں، ایک جہاز میں تو میں سحری کے لیے کھانا پلاسٹک کے coil میں لپیٹ کر رکھتا تھا تا کہ کھانا صبح تک محفوظ رہے۔ جہاز میں coil ختم ہو گئی اور نہیں منگائی گئی، رمضان ختم ہونے کے بعد coil آئی۔ میں روزہ رکھنے میں گر سکتا ہوں مجھے چکر آ سکتی ہے، اس طرح کے بہانے بنا کر مجھے روزہ نہیں رکھنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔ میں رمضان میں داڑھی بڑھاتا ہوں تو لوگوں کو مجھ سے تکلیف ہے اور میرے ساتھ سکھ مذہب کے لوگ ہیں ان کی داڑھی سے انھیں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اگر گرمی کی وجہ سے میں سر پر کپڑا باندھتا ہوں تو مجھے لادن کہا جاتا ہے اور دوسروں نے باندھا تو فیشن ہوتا ہے۔ ایک جہاز میرا دبئی میں پورٹ کے اندر تھا اور پورٹ میں جہاز سے قریب مسجد تھی، مجھے جمعہ کی نماز کو جانا تھا، مجھے جانے کی اجازت نہیں دی گئی، میں نے ان کی پروا نہیں کی اور چلا گیا تو مجھے دوسرا بہانہ کر کے اس جہاز سے نکالا گیا، سیدھے طور پر نہیں کہا گیا کہ نماز کی وجہ سے۔ میں ایک جہاز میں جیم میں جاتا تھا تو میرے جیم جانے سے بھی لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی، کچھ سامان ہاتھ سے بنایا تھا جو کمپنی برانڈ نہیں تھا اس لیے safety کا بہانہ کر کے اسے پانی میں پھینکوا دیا گیا، مجھ سے پہلے لوگ اسی سے ورزش کرتے تھے۔ جو کھانا بنانے والا cook ہے اس سے میں پوچھوں گوشت حلال ہے یا نہیں، حلال کی نشانی گوشت کی تھیلی پر ہوتی ہے، میں صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ تھیلی پر حلال تھا یا نہیں تو غصہ کرتا ہے۔ بکرے کا گوشت ہے یا سور کا یہ جاننا بھی ضروری ہے، بنا پوچھے بھی لے نہیں سکتا، اتنا پوچھنے سے بھی اس کو غصہ آتا ہے۔ اگر

کسی کی ریاست والا آتا ہے تو اسے گاؤں والا کہتے ہیں، اگر میرے مہاراشٹر والا آتا ہے تو میں اس کے گاؤں والا نہیں ہوتا کیونکہ میں مسلم ہوں۔ اگر کسی بات پر کسی سے جھگڑا ہو جائے تو سارے لوگ ایک ہو جاتے ہیں، ہندو، سکھ، عیسائی، دلت، پارسی، جین، کشمیری پنڈت اور میں اکیلا پڑ جاتا ہوں۔ اگر آج کسی غیر مذہب والے جو ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں تو ان کے بیچ میں ایک مسلم کو چھوڑ دو سب ایک ہو جائیں گے، اگر کرسمس ہے، نیا سال ہے، دیوالی ہے تو کمپنی کے پیسوں سے پارٹی ہوتی ہے، مگر عید کی پارٹی دینا ہے تو اگر مسلم کپتان ہے تو ٹھیک ہے ورنہ لوگ ہم سے ہمارے ذاتی پیسوں سے پارٹی مانگتے ہیں۔ پارٹی میں شراب کی مانگ ضرور کریں گے کیونکہ ہم شراب نہیں پیتے۔ جہاز میں اگر کوئی اپنی ذاتی زندگی سے پریشان ہے، کسی کی بیوی صحیح نہیں ہے، کسی کو اولاد نہیں ہے، وہ اس کا غصہ بھی مجھ پر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو لوگ انڈیا میں مسلم کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ان کو جہاز میں موقع ملتا ہے، کیونکہ ان کے پاس میری رپورٹ ہوتی ہے۔ اگر میں نے الٹا جواب بھی دیا تو میری bad report پکی ہے اور مجھے نوکری سے نکالا جاتا ہے۔ اسی ڈر سے ہمیں خاموش رہنا پڑتا ہے، اس کا فائدہ اٹھا کر اگلا پچھلا حساب ہم پر نکالتے ہیں۔ ان کو یوپی میں کسی مسلم سے تکلیف ہے اس یوپی کے مسلمان کا بدلہ مجھ جیسے مہاراشٹر والے پر نکالا جاتا ہے، وہ بھی ہندوستان سے دور کسی اور ملک میں یا سمندر میں۔ ایک کپتان مجھے جہاز جوائنٹ کرنے کے بعد سے ہی مجھے شک کی نظر سے دیکھتا ہے، جہاز نکلنے سے پہلے چیک کرتا ہے کہ میں کیبن میں ہوں یا نہیں، اس کو میں دہشت گرد لگا اس کو یہ پتہ لگانا تھا کہ میں کینیڈا میں بھاگنے تو نہیں آیا ہوں، بلکہ میرا پاسپورٹ اسی کے پاس تھا ایسے کئی واقعے ہیں جن باتوں نے مجھے ذرا ذرا سی غلطی پر نوکری سے نکالا گیا ہے۔ آج دس کمپنیاں بدل چکا ہوں کسی کو مجھ میں attitude نظر آیا کسی نے miss behavior کا بہانہ کر کے مجھے نوکری سے نکال دیا، آج کی تاریخ میں غیروں کے ساتھ کام کرنا آسان نہیں ہے، ہاں جو لوگ گلف میں مسلم ممالک میں کام کرتے ہیں یا مسلم مالک کے پاس کام کرتے ہیں ان کو اتنی تکلیف نہیں ہے۔ میں ہندوستان کی ہر ریاست کے لوگوں کے ساتھ کام کرتا ہوں، پوری دنیا گھومتا ہوں، آج لوگوں میں مسلمانوں کے لئے کافی نفرت محسوس کرتا ہوں، ۲۶ جنوری، ۱۵ اگست، کو جہاز میں جھنڈا وندن ہوتا ہے، ایک ہندوستانی کپتان مجھے جان بوجھ کر تقریر کرنے کہتا ہے، مجھے وندے ماترم اور بھارت ماتا کی جئے کہنے کے لیے کہتا ہے، میرے سامنے زور زور سے وندے ماترم اور بھارت ماتا کی جئے کہتے ہیں،

میں سوچتا ہوں میرے والد نے ہندوستان کے لیے دس سال دیے، ہندستانی نیوی میں رہ کر ہندوستان کی حفاظت کی اور ہندوستان کے لوگ مجھے ہندوستانی نہیں سمجھتے، جہاز میں چائے کے وقت، اور کھانے کے وقت ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اُس وقت جان بوجھ کر مسلم ٹاپک نکلتے ہیں، تمہارا، اُسامہ بن لادن، تمہارا صدام حسین، معمر قذافی، حسینی مبارک، شومالیہ الصباب، شومالی سمندری چور، سعودی عربیہ، ملا عمر، طالبان، شعیہ سنی، جہاد، ISIS، دنیا کے سارے مسلمانوں کو میرے ساتھ جوڑتے ہیں۔ لیکن ہندوستان اور پاکستان کے درمیان میچ ہو جائے اور اگر میں شاہد آفریدی کی تعریف کروں، شاہد آفریدی کیا سکس مارتا ہے، تو فوراً مجھے غدار کہتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ پاکستان کی سائیڈ لیتا ہے، غدار ہے۔ میں نے پاکستان کے ایک کھلاڑی کی تعریف کی تو میں غدار ہو گیا، مجھے شاہد آفریدی بہت پسند ہے، میں چاہتا ہوں میرا بیٹا بھی شاہد آفریدی کی طرح کھیلے، لیکن یوسف پٹھان کی طرح ہندوستان کی طرف سے کھیلے۔ ویسے ان کی ٹیم میں مسلم کھلاڑی بہت کم ہوتے ہیں۔ اور ان کی حکومت آنے کے بعد تو ٹیم میں مسلم کھلاڑی کو موقع ہی نہیں ملتا ہے۔ سری لنکا کی ٹیم میں ایک پلئیر ہے موتھیا مرلی دھرن، جو کہ ہندستان کے تمل ناڈو سے تعلق رکھتا ہے، لیکن وہ سری لنکا کا ہے، کئی ہندوستان کے تمل ناڈو والے اُسے پسند کرتے ہیں، اُن کو کوئی غدار نہیں کہتا۔

میں دنیا کے کئی دیشوں میں گیا، جہاں کئی ہندوستانی رہتے ہیں، جیسے، Canada, Austrialia, U.S.A., U.K.، اور بھی کئی ممالک ہیں جہاں کئی ہندوستانی رہتے ہیں وہ وہاں کے باشندے ہیں اُن کے پاس گرین کارڈ ہے، قانونی طور پر وہ ہندوستانی نہیں ہیں پھر بھی ہندوستان میں رہنے والے اُن کے بھائی اُن کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں، اور بڑی شان سے کہتے ہیں، My brother in U.K., U.S.A.، ان دیشوں میں رہنے والے ہندوستانی لوگ ہندوستان کے وزیر اعظم کا بہت اچھے سے استقبال کرتے ہیں، ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی ان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں، جبکہ وہ ہندوستانی باشندے نہیں ہیں، مگر ان کا وجود ہندوستان سے ہے، تو پاکستان کا وجود بھی ہندوستان سے ہے اور بنگلہ دیش کا وجود بھی ہندوستان سے ہے، لیکن ہم اپنے پاکستانی بھائی کو اپنا بھائی نہیں کہہ سکتے۔ خیر کوئی بات نہیں، سب لوگ ایسے نہیں ہیں، مجھے کچھ اچھے لوگ بھی ملے ہیں جن کی تعداد بہت کم ہے۔

Immigration and airlines for muslims

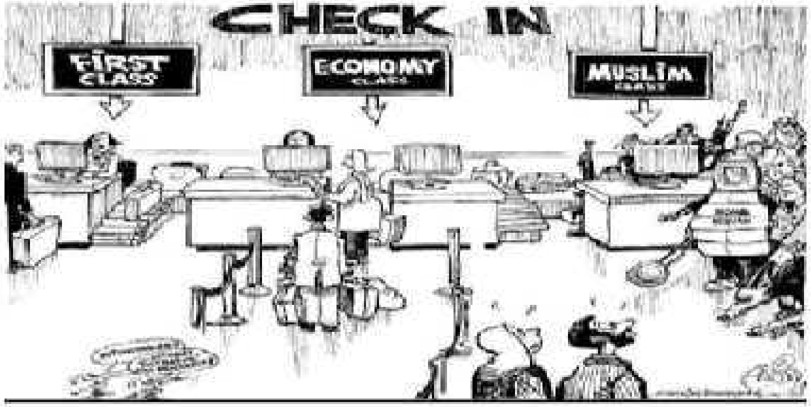

میں پانی کے جہاز میں کام کرتا ہوں دنیا کے کئی ملکوں میں گیا ہوں جہاز سے کئی بار امریکہ جا چکا ہوں لیکن ہوائی جہاز سے تین بار گیا ہوں، آٹھ سال پہلے میں ممبئی سے نیویارک گیا، ائیر انڈیا کا ہوائی جہاز A111 ممبئی سے دہلی جاتا ہے، دہلی سے لندن جاتا ہے، لندن سے نیویارک جاتا ہے یہ ایک ہی ہوائی جہاز ہے، ممبئی والا ممبئی میں بیگ چیک کرتا ہے، دہلی والا دہلی میں چیک کرتا ہے، جب ہوائی جہاز لندن پہنچتا ہے تو پورے مسافروں کو باہر نکالا جاتا ہے، پھر سے بیگ نکالنے کو کہتے ہیں، پھر سے لندن میں چیک کراؤ، پھر اُسی ہوائی جہاز میں جا کر بیٹھو اُس کے بعد ہوائی جہاز نیویارک جاتا ہے، لندن والوں کو ہندوستان والوں پر بھروسہ نہیں جو بیگ ہندوستان میں چیک ہو چکی ہے اُسی کو واپس چیک کرنے کا کیا مطلب؟ ہوائی جہاز نیویارک پہونچنے کے بعد میں مسلم ہوں کہہ کر مجھے چار گھنٹے بٹھایا جاتا ہے، مجھ سے پوچھتا چھ ہوتی ہے، اُس وقت مجھے اتنا بُرا نہیں لگا، میں نے سوچا ان کے ملک میں اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے اس لئے یہ لوگ چیک کرتے ہیں۔

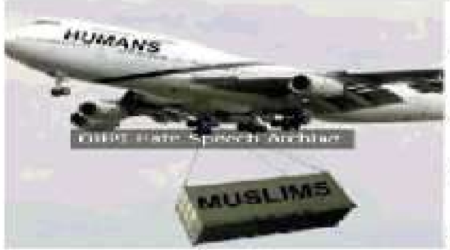

دوسری بار ۲۰۱۲ء میں اس سال امریکہ گیا، اس بار الگ ہوائی جہاز تھے، امریکہ میں ہوسٹن گیا، میرے ساتھ تین آدمی اور تھے اور اتفاق سے وہ تینوں عیسائی تھے، ایک گوا کا تھا، ایک بنگلور کا تھا، اور ایک تمل

نا ڈو سے تھا، تینوں کو چھوڑ دیا، مجھے پکڑ لیا، ہمارے ساتھ دوسرے جہاز کے گیارہ لوگ تھے، ہماری ہی کمپنی کا جہاز تھا، ایک ہی آفس سے گئے تھے، اُن گیارہ لوگوں میں صرف ایک مسلم تھا جو کیرلا سے تھا، اس کو اور مجھے ساڑھے پانچ گھنٹے بٹھا کر رکھا، میرے پاس پانچ سال کی امریکہ کی ویزا تھی، اس سے پہلے پانچ سال کا ویزا دوبارہ مل چکا ہے، بارہ سال میں کئی بار امریکہ جا چکا ہوں، ویزا دینے کے وقت دوسروں کو دو دن میں ویزا ملتا ہے، مجھے پندرہ دن نیٹ پہ بارکوڈ نمبر چیک کرنے کو کہا جاتا ہے، انکوائری امریکہ چلی جاتی ہے، پندرہ دن کے بعد مجھے ویزا ملتا ہے، میرے ہاتھ اسکین کیے جاتے ہیں، میری آنکھیں اسکین کی جاتی ہیں، سب کی کی جاتی ہے میری بھی کی، لیکن میں وہی آدمی ہوں جس کو امریکہ نے ویزا دیا ہے، یہ معلوم کرنے اور میرے بیگ میں کیا ہے یہ معلوم کرنے کے لیے ۳۰ منٹ بہت ہوتے ہیں، پھر بھی ساڑھے پانچ گھنٹے بٹھا کر رکھا کیونکہ میں مسلم ہوں، ان کے حساب سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر مسلم نے توڑا جس نے توڑا اس کو انھوں نے پاکستان میں مار ڈالا، پھر مسلم کو

MUSLIM-FREE AIRLINES
MUSLIM-FREE AIRLINES

OH, YOU ARE A MUSLIM?
GET OUT!!!

کیوں ستایا جا رہا ہے؟ اور کب تک ستایا جائے گا؟ مجھے بہت بُرا لگا، ابھی آنے کے وقت امریکہ سے ہوائی جہاز کے ذریعے آ رہا تھا ڈلاس سے دوہا آ رہا تھا، ایک پاکستانی لڑکی میرے بازو کی سیٹ پر تھی، مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تھا، اُس نے اپنا اسکاف باندھا اور اپنی سیٹ پر نماز پڑھنا شروع کیا، مجھے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، کیونکہ میں آج تک دنیا کے لگ بھگ سبھی ایئر لائن میں سفر کر چکا تھا، مگر آج تک ہوائی جہاز میں نماز نہیں پڑھا، اُس لڑکی سے بات کی اور میں نے اُس کی تعریف کی، میرے اُلٹے ہاتھ کی سیٹ پر ایک آدمی بیٹھا تھا جو اُس کی سیٹ تھی۔ اُس نے ہماری گفتگو سنی اور اپنی سیٹ بدل دی، جب کھانے کا وقت آیا ایئر ہوسٹیس کھانا لے کر آئی اس نے مجھ سے بازو والے مسافر کے بارے میں پوچھا اُس کے ہاتھ میں پرچی تھی کیونکہ وہ نباتاتی (Vegetarian) تھا اور اس کے

لیے نباتاتی کھانا آیا تھا۔ اُس ایئر ہوسٹیس کے پاس میں اُس کا نام تھا اور اتفاق سے اُس کا نام مہیندر تھا، اپنے ہندوستان کا باشندہ تھا یا تو وہ مسلمانوں سے نفرت کرتا تھا، یا شاید وہ ہم سے ڈر گیا ہمیں ہائی جیکر سمجھ لیا تھا، اُس کے دل میں کیا تھا اللہ ہی جانتا ہے مگر اُس کے بارے میں مجھے بہت دُکھ ہوا۔

2015 میں پھر میرا امریکا جانا ہوا اس بار میں ہوائی جہاز سے Mumbai سے Paris گیا Paris سے امریکا میں Atlanta گیا اور Atlanta سے گھریلوں ہوائی جہاز سے مجھے امریکا کے دوسرے شہر Alabama جانا تھا اس بار بھی میرے ساتھ اور لوگ تھے اور دو عورتیں بھی تھیں، باقی مرد تھے ایک عیسائی اور باقی ہندو تھے، جن میں ایک عورت میرے جہاز کی 2nd officer تھی۔ جب ہم Paris سے Atlanta گئے ہمارا emigration اٹلانٹا میں ہوا، کسی بھی ملک میں ہم قدم رکھتے ہیں تو ہمارا Emigration ہوتا ہے، اس بار بھی باقی سبھی کو پاس کیا مجھے پکڑا، اس بار بات تھوڑی الگ تھی اور میرا وہ آخری سفر نہیں تھا بلکہ مجھے اسکے بعد بھی آگے سفر کرنا تھا، اس نے سوچا اور مجھے چھوڑ دیا سب کے پاسپورٹ پہ emigration والوں نے تین دن تک کی تاریخ لکھی کہ یہ تین دن امریکا کے شہر میں ہوٹل میں رہ سکتے ہیں میرے افسر نے میرے پاسپورٹ پہ نہیں لکھا، کیونکہ اگلا پلین چھوٹ جاتا، میں بھاگتے بھاگتے پلین کے گیٹ تک پہنچا، ہمارے ساتھ جو دوسری عورت تھی ضعیف تھی، تقریباً 55 سال سے اوپر کی تھی، اس کا پتی جہاز میں چیف انجینئر تھا، یہ اپنے پتی کے پاس جا رہی تھی، یہ تیزی سے نہیں بھاگ پائی اس لئے اس کیلئے announce کیا گیا، اسکا نام لیکر پکارا جا رہا تھا دوسری عورت بھی انکے ساتھ تھی وہ لوگ آئے اور پلین نکل گیا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے اگر انہوں نے مجھے اس بار روکا ہوتا تو میرا اگلا پلین چھوٹ گیا ہوتا جس کا ذمہ دار emigration والا ہوتا۔ اسکو میرے اگلے پلین کے ٹکٹ اور ہوٹل کا انتظام کرنا پڑتا اور اگر میرا پانی کا جہاز وہاں سے نکل جاتا تو انکو مجھے india بھی بھیجنا پڑتا، وہ بھی ذمہ داری انکی ہوتی یا تو پھر انکو ثابت کرنا ہوتا کہ انہوں نے مجھے کیوں روکا ہے۔ اگر میرے بیگ میں ہتھیار ہوتا تو میں گنہگار ہوتا اور مجھے سزا کے طور پر سب کرنا پڑتا یا شاید میرا ٹھکانہ Guantanamo Bay گونتاناموبے جیل ہوتا جہاں مسلم قیدیوں کو جہادی بنا کر رکھا جاتا ہے اور ضرورت سے زیادہ تکلیف دی جاتی ہے، جو دنیا کے کسی بھی جیل میں نہیں ہوتی۔ تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ جب ان کو چھننے کا ڈر ہوتا ہے

تب یہ نہیں ستاتے، ورنہ یہ لوگ پانچ پانچ گھنٹے مجھے بیٹھا کر رکھتے۔

U.S visa for muslims

PASSPORT
VISA

چوں کہ افغانستان کے طالبان کے صدر کا نام ملا عمر ہے اور میرے نام کے آگے بھی ملا لگا ہوا ہے اس وجہ سے مجھے زیادہ ستایا جاتا ہے۔ میں پانی کے جہاز پر گیا اس بار جہاز Mexico سے امریکا اور ساؤتھ امریکا میں جا رہا تھا، چار مہینے کے دوران جہاز ہر 10 سے 15 دن میں امریکا آتا تھا، چار مہینے مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی، جب جہاز کسی اور ملک سے امریکا آتا ہے تو جہاز میں Department of home land security U.S. custom and border protection والے آتے ہیں اس بار جو آفیسر آیا تھا اس نے میرا نام پوچھا، میں نے بتایا منظر احمد محمد ملا، اسکے دماغ میں نہ جانے کیا آیا اور اس نے میرا U.S Visa قلم سے کاٹ کر canceled لکھ دیا، جو میرا ویزا 22 April 2017 کو ختم ہونے والا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا بھائی تو نے یہ ویزا کیوں canceled کیا؟! اس نے تھوڑا ڈراما کیا اور کہا: مجھے ہمارہ دکھائی نہیں دیا اس لئے میں نے date of issue ویزا جاری ہوا وہ تاریخ دیکھی جو 22 April 2012 کی ہے اور canceled کیا۔ یہ ویزا ملنے میں کتنی تکلیف ہے یہ میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے، اب میں نے اپنے جہاز کے کپتان سے جو وہاں کھڑا تھا بات کیا جو Italy اٹلی کا تھا، میں نے کہا اس سے بات کرو، ورنہ مجھے بہت تکلیف ہوگی، اس نے اس سے بات کی تو اس نے اس کے ہیڈ آفس میں بات کی، دوسرے دن ایک لیٹر لے کر آیا جس میں اس نے پوری کہانی لکھی اور ایک کاپی انڈیا میں ممبئی انکی آفس میں بھیجا کہ اس کی غلطی سے یہ ہوا ہے اور ایک کاپی مجھے دیا اور کہا: جب تک ویزا ویلڈ ہے تب تک یہ لیٹر اپنے پاس رکھنا اور جب کوئی ویزا دیکھے اسے یہ لیٹر بتانا اور ویزا ختم

ہونے کے بعد ممبئی آفس میں یہ لیٹر دکھانا، اب جہاز وہاں سے چلا گیا، دوسری بار جہاز پھر امریکا میں دوسری جگہ آیا، پھر اسی ڈپارٹمنٹ کے لوگ آئے، یہ لوگ آتے ہیں تبھی ہم لوگ باہر جا سکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ ہمیں پاس دیتے ہیں۔ سب کو پاس ملا، میری باری آئی تو میرا ویزا canceled کیا ہوا تھا، انکو میں نے لیٹر بتایا اور کہا کہ آپ کے ڈپارٹمنٹ کے آدمی کی وجہ سے یہ ہوا ہے، میرا ویزا ویلڈ ہے اور میرے ویزا پر لکھا ہوا بھی ہے اور آپکے آدمی کا لیٹر بھی ہے۔ انہوں نے مجھے وہاں سے جانے کا کہہ کر کپتان سے پوچھ تاچھ کی، میں باہر سن رہا تھا، کپتان سے یہ پوچھ رہے تھے کہ یہ پاکستان سے ہندوستان آیا ہے یا یہ ہندوستانی ہے؟ کپتان نے کہا کہ اس کا ہندوستانی پاسپورٹ ہے، یہ اس کا تیسرا ویزا ہے، یہ امریکا اسی جہاز میں پچھلے چار مہینے سے آرہا ہے، اپنی زندگی میں یہ کئی بار امریکا آیا ہے۔ انہوں نے سب کچھ جان کر بھی مجھے پاس نہیں دیا، میرے علاوہ ہر کوئی جہاز سے باہر جا سکتا تھا۔ پھر جہاز وہاں سے چلا جاتا ہے، پھر دوسرے ملک سے واپس امریکا ہی آتا ہے، جتنی بار آیا سب نے مجھے پاس دینے سے انکار کیا۔ ایک بار ایک کالا آفیسر آیا تھا، یہ مجھے پاس دینے کے لیے تیار ہو گیا، اس نے پاس بنانا شروع کیا، اسکے ساتھ جو سفید رنگ کا آدمی تھا اس نے اس کو پاس دینے سے منع کیا، آخرکار مجھے تین مہینے باہر جانے نہیں ملا۔ اب جو جہاز میں ہندو اور دوسرے مذہب کے لوگ تھے ان کو تو موقع ملا۔ اب وہی آئی ایس آئی ایس کا، بن لادن کا، طالبان کا طعنہ مارنا شروع کیا۔ جہاز وہاں سے یورپ میں آیا، بعد میں روس سے میرا کنٹریکٹ ختم ہوا، میں گھر آیا، اب مجھے ویزا پھر سے بنانا ہے اور اتفاق سے میرا پاسپورٹ بھی ختم ہونے والا تھا، میں نے پہلے پاسپورٹ بنوایا پھر جو لیٹر مجھے امریکا والے افسر نے دیا تھا وہ لیٹر لے کر میں U.S. consulate گیا جہاں U.S visa apply ہوتی ہے، مجھے اندر جانے نہیں دیا گیا کیونکہ میرا ویزا مجھے apply نہیں کرنا تھا، بلکہ اسی ویزا کا دوسرا پیج لگوانا تھا، ان کو میں نے وہ لیٹر بتایا اور اپنا پاسپورٹ بتایا کہ میرا ویزا ویلڈ ہے، انہوں نے کہا یہاں باہر جو "ای میل ایڈریس" لکھا ہے اس پہ آپ امیل کرو اور جو بھی کاغذ آپکے پاس ہے وہ بھی اسکین کر کے بھیجو، میں نے support-india@ustravelddocs.com پر سارے کاغذات بھیجے 20 دن سے زیادہ کا وقت ہو گیا میں نے انتظار کیا، آخرکار میں نے نئے ویزا کے لئے apply کیا، نئے ویزا کے لیے 160 امریکن ڈالر بھی دیے، اب قانون یہ ہے کہ جس کے پاس

پرانا ویزا ہے اور وہ renew کرانا چاہتا ہے اسکو انٹرویو کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ دوبارہ ہاتھ کو اسکین کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ان کے کیمرے سے فوٹو نکالنے کے ضرورت ہے، صرف پیسے بھرنے ہیں دو فوٹو اور جس دن پاسپورٹ جمع کرنے کو کہا جائے اس دن پاسپورٹ وہاں جمع کرنا ہے، جسے drop box کہتے ہیں۔ مگر میرے لئے یہ فیسیلٹی نہیں ہے کیونکہ میرے نام کے آگے ملا لگا ہے اور محمد لگا ہے۔ ٹھیک ہے مجھے ویزا کی ضرورت ہے ورنہ جو جہاز امریکا جاتا ہے اس جہاز میں نہیں جاسکتا اور میری کمپنی کے سارے جہاز امریکا جاتے ہیں۔ اگر مجھے ویزا نہیں ملا تو میں اپنی کمپنی کے جہاز میں نہیں جاسکتا، میری روزی روٹی کا سوال تھا، مجھے interview میں جانا پڑا، میرا جس نے انٹرویو لیا اس نے مجھ سے پوچھا: آپ یہاں کیوں آئے؟ آپ کے پاس تو ویزا ہے، آپکو انٹرویو کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اسے سب بتایا جو میرے پاس تھا، بعد میں یہ خود ہنسنے لگا، اس نے کہا آپکو email کرنا چاہئے تھا، میں نے اسے ای میل بتایا کے میں ای میل بھی کر چکا ہوں، اس کو میرا کیس الگ لگا، آدمی گورا امریکن تھا لیکن بات کرنے میں اچھا تھا، اس نے مجھے سمجھایا کہ یہ کیس اس کے بس کا نہیں ہے، اس نے کہا: میں آپ کا کیس امریکا بھیجتا ہوں، جب امریکا سے جواب آئے گا تو آپ کو آپ کے ای میل آئی ڈی پر ہم ای میل کردینگے۔ میں وہاں سے نکل کر گھر آیا اور امید ہی چھوڑ دیا تھا کہ مجھے ویزا ملے گا آخرکار 25 دن بعد ای میل آیا، مجھے پھر وہی کرنا پڑا جو طریقہ ویزا رینیو کرانے کا ہے، جس کے پاس پہلے سے ویزا ہے وہ کرتا ہے، میں نے ڈراپ بکس میں اپنا پاسپورٹ جمع کیا، مجھے ویزا پھر اتنا ہی ملا جتنا میرا پہلے تھا اور پیسے پورے پانچ سال کے لے لیے۔ مجھے وہی ویزا ملا جو پہلے تھا جس کے پیسے بھی پہلے ویزا کے وقت دیے گئے تھے، یعنی ایک ہی ویزا کے دوبار پیسے دیے۔ شاید میں انڈیا کا پہلا آدمی ہوں جس کے ساتھ یہ ہوا ہے، کیوں کہ قانون سب کے لئے برابر ہوتا ہے، ہندو مسلم عیسائی اور جتنے مذہب انڈیا میں ہیں۔ میرے پاس سارے پیپرس ہیں، اگر آپ لوگوں کو چاہئے تو بتا دوں گا، اس کتاب میں بھی ڈال سکتا تھا مگر پیج زیادہ ہو جائیں گے، پہلے ہی زیادہ ہو گئے ہیں۔ امریکا کا ایک پاگل آفیسر جس کو مسلم نام سے تکلیف تھی، جس نے میرا ویزا canceled کیا، اسکا تو کچھ نہیں گیا، مگر مجھے تکلیف ہوئی میرے نام کی وجہ سے۔ کچھ دن پہلے فیس بک پر پوسٹ آیا کہ امریکا کے راجدوت نے کہا کہ "محمد" نام امریکا کا کمپیوٹر تسلیم نہیں کرتا، امریکا کے نئے صدر کے انتخابات میں جو کھڑا ہے جسکا نام Donald trump ہے وہ تو کھلے عام بولتا ہے کہ مسلمانوں کو امریکا میں آنے پر پابندی لگنا چاہیے۔ مطلب یہ جیت کر آ گیا تو مسلمان امریکا نہیں جاسکیں گے، میرے جیسے مسلم کو تو تکلیف ہو رہی ہے اور ہوگی مگر میرے بچے کا کیا جسکا نام "محمد" ہے میرے بچوں کے نام کے آگے ملا لگا ہے، کیا مجھے بچوں کا نام بدل دینا چاہیے؟ ڈونالڈ، بش، یا بھاگوت رکھنا چاہیے؟ کیا میں اپنے نبی کے نام سے پیار نہیں کر سکتا؟ کیا میرے بچوں کا نام محمد نہیں رکھنا چاہیے؟ اسی چیز کی فکر ہے۔

No more Muslims!

intolerance in the world for muslims

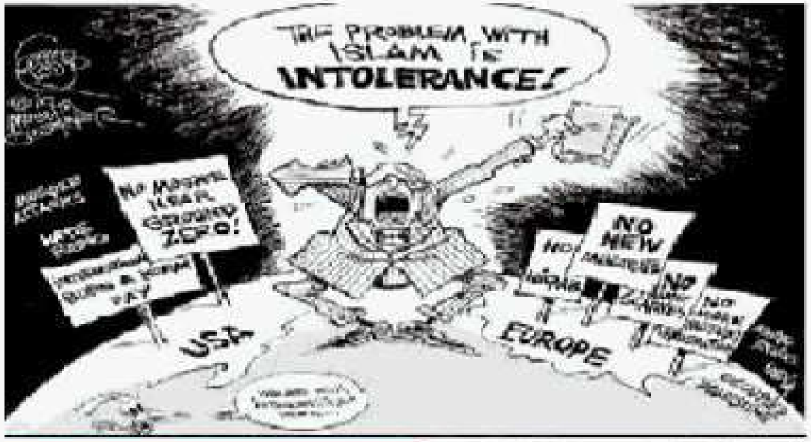
THE PROBLEM WITH ISLAM IS INTOLERANCE!
NO MOSQUE NEAR GROUND ZERO!
NO NEW MOSQUES
USA
EUROPE

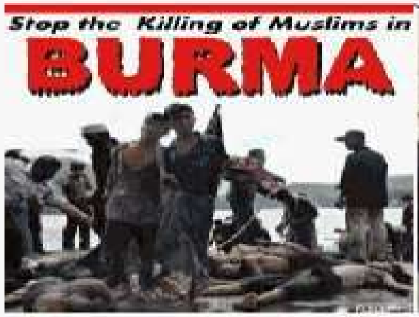
Stop the Killing of Muslims in BURMA

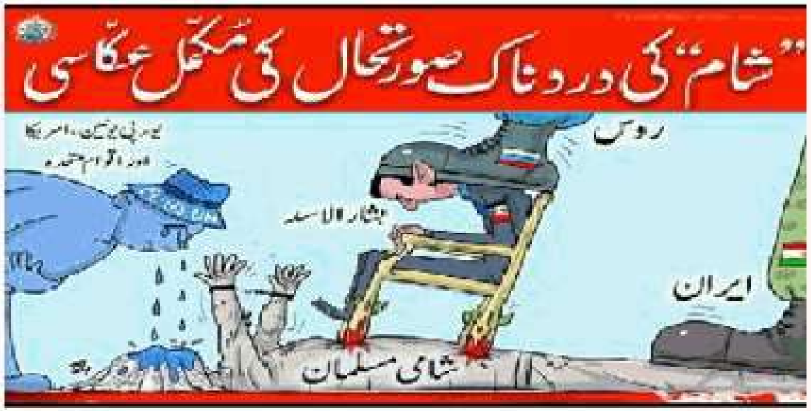
"شام" کی دردناک صورتحال کی مکمل عکاسی
یورپی یونین، امریکا اور اقوام متحدہ
روس
بشار الاسد
ایران
شامی مسلمان

جو کچھ ہندوستان میں، میں بچپن سے دیکھتے آرہا ہوں، جو آج مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے، وہی حال مسلمانوں کا پوری دنیا میں ہو رہا ہے، اس لیے میں نے یہ کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا، شاید میں دنیا گھومتا ہوں اس لیے جو مجھے دیکھتا ہے شاید اور مسلمانوں کو کم دیکھتا ہے، یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ کون کر رہا ہے؟ اور کس لیے کر رہا ہے؟ اس چیز کو معلوم کرنے کی کوشش میں نے شروع کر دی، انٹرنیٹ پر کئی ویب سائٹ پر گیا بہت ساری کتابیں خریدا، جیسے ورلڈ اٹلس، اسک می ینگی تھینگ، انسائکلو پیڈیا، چودہ سال سے میں پانی کے جہاز پر کام کر رہا ہوں، دنیا کے ۸۰ فیصد ملکوں میں جا چکا ہوں، ان لوگوں سے بات کر چکا ہوں، اُس حساب سے اپنا دماغ لگایا اور لکھنا شروع کر دیا، میری قوم کی محبت کی خاطر، کیوں کہ میری قوم رہے گی تو میں رہوں گا، میری بیوی اور بچے رہیں گے، میرا خاندان رہے گا، اس لیے اپنی قوم کو بچانا ضروری ہے۔

دنیا کے نیوز چینل جن کو ہم الکٹرانک میڈیا کہتے ہیں، ان کے مطابق آج سے ۱۲ سال پہلے ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۱ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ ہوا۔ دو ہوائی جہاز آئے پھر دنیا کے سب سے بڑی بلڈنگ سے ٹکرا گئے، دونوں بلڈنگ گر گئی، تیسرا ہوائی جہاز پینٹاگون میں گرا، جو نشانے سے چوک گیا، چوتھا Pennsylvania میں گرا، تقریباً ۳۰۰۰ ہزار معصوم لوگ مارے گئے، سیدھا سیدھا مسلمانوں پر الزام لگا دیا گیا، ۱۹ عرب ہائی جیکر تھے، سعودی عرب کے تھے جن کے پیچھے ماسٹر مائینڈ اُسامہ بن لادن تھا، اُسامہ بن لادن کو پکڑنے کے لیے امریکہ نے شروعات کی۔ پتہ چلا اُسامہ بن لادن افغانستان میں ہے، اُس وقت افغانستان میں طالبان کی سرکار تھی، ملا عمر اُن کا لیڈر تھا امریکہ نے طالبان سے اُسامہ بن لادن کو اُن کے حوالے کرنے کو کہا، طالبان کا کہنا تھا یہ کام اُسامہ بن لادن کا نہیں ہے مگر آپ کو لگتا ہے یہ کام اُسامہ بن لادن نے کیا ہے، تو آپ ثابت کرو ہم اُسے آپ کے حوالے کر دیں گے، ورنہ ہم نہیں دیں گے، یہاں سے بات بگڑ گئی، امریکہ نے پاکستان سے جگہ مانگی، پاکستان نے اپنے ہی بھائی افغانستان کو مارنے کے لئے جگہ دی۔ امریکہ دس سال سے اُسامہ بن لادن کو افغانستان میں ڈھونڈ رہا تھا، ایک آدمی کو ڈھونڈنے کے لئے کئی مسلم عورتیں، بچوں، بوڑھوں، نوجوانوں کو مارا، یا یوں کہیے روزانہ لوگ مارے جا رہے تھے۔ لوگ مسجدوں میں نماز پڑھ رہے تھے اور اچانک اوپر سے بم گر رہا تھا، مسجدوں کو بھی نہیں چھوڑا، نمازیوں کو بھی نہیں چھوڑا، ایک اُسامہ بن لادن کو شک کے بنا پر پکڑنے کے لیے ہزاروں لوگوں کو مارا گیا، دوسری طرف پاکستان اور افغانستان میں لڑائی لگا دی گئی، ان لوگوں میں بھی پھوٹ ڈال دی گئی، آج مسلمان، مسلمان کو مار رہا ہے، پھر افغانستان کی حکومت کو امریکہ کی وجہ سے نئی حکومت بنا دی گئی، اب افغان حکومت اور طالبان کے بیچ میں لڑائی لگا دی گئی۔ وہاں بھی مسلم مسلم کو مار رہا ہے، تقریباً دس سال بعد پاکستان کے ایبٹ آباد میں امریکہ کو اُسامہ بن لادن مل گیا اور راتوں رات اُسامہ بن لادن کو مار گیا، اور دنیا کو دکھائے بغیر اُسے سمندر میں پھینک دیا گیا، امریکہ کے تین ہزار لوگ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں مارے گئے، امریکہ نے لاکھوں لوگوں کو افغانستان میں مارا، جس شخص (اُسامہ بن لادن) پر شک تھا اُس کو بھی مارا، پھر بھی افغانستان میں لڑائی جاری ہے، افغانستان اور پاکستان میں زندگی بھر کی لڑائی لگا دی، وہ دونوں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں، طالبان اور افغان حکومت ایک دوسرے کو مار رہے ہے اتنی بربادی کے بعد بھی امریکہ کی پیاس نہیں بجھی۔ امریکہ کا دوسرا نشانہ صدام حسین۔ صدام حسین کے پاس نیوکلیئر ہتھیار رہے، وہ دنیا کے لئے بہت خطرناک ہے، یہ سوچ کر امریکہ نے عراق پر حملہ کر دیا، شیعہ سنی جھگڑے کا فائدہ اُٹھایا، صدام حسین کو حکومت سے ہٹا دیا گیا، اُس کو پکڑ کر پھانسی دی گئی، نئی حکومت شیعہ کی بنائی، سنیوں کو غصہ آیا، آج شیعہ اور سنی کی لڑائی میں مسلم، مسلم کو مار رہا ہے۔

ان تیرہ سالوں میں جیسے مسلم ممالک میں آگ لگ گئی ہے۔ لیبیا میں معمر قذافی کے خلاف لوگوں نے بغاوت شروع کر دی۔ معمر قذافی اور باغیوں کے بیچ لڑائی چلی۔ ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ میں پوچھتا ہوں ان باغیوں کے پاس ہتھیار کہاں سے آئے، اور کس نے دیے۔ مصر

(Egypt) کے حسنی مبارک کے خلاف باغیوں نے لڑائی شروع کر دی۔ مصر میں تحریک چوک پر ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ وہاں حسنی مبارک کا تختہ پلٹ گیا۔ اُن باغیوں کو ہتھیار کس نے دیا؟ Seria (شام) میں بشارالاسد کے خلاف لوگوں نے بغاوت شروع کر دی۔ وہاں لڑائی آج تک جاری ہے۔ وہاں بھی ہزاروں مسلم موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں۔ اُن باغیوں کو ہتھیار کون دیتا ہے؟ ایران کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہے۔ اور اس نے امریکہ کے اجازت کے بغیر بنائے۔ امریکہ نے ایران پر پابندی لگا رکھی ہے۔ ایران کے پانی کے جہاز کو کوئی کارگو نہیں دیتے۔ امریکہ میں تو ان کے جہاز جاتے ہی نہیں۔ یوروپ نے پابندی لگا رکھی ہے۔ ایران کے (I.R.I.S.L Government) کی بہت بڑی Shiping Company ہے۔ لگ بھگ پوری کمپنی برباد ہو چکی ہے۔ اور بھی کئی پابندیاں ایران پر لگا رکھی ہیں۔ ایران کئی بار Persian Gulf کا راستہ بند کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔ اگر ایران Persian Gulf راستہ بند کرتا ہے تو امریکہ، عراق اور کویت سے Oil لے کر نہیں جا سکتا۔ کئی بار ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اس کے بعد شمالیہ کے الشباب کو امریکہ نے نشانہ بنایا۔ اُدھر بھی امریکہ بم برسا رہا ہے۔ سوڈان میں بھی بڑا جنگی طوفان آیا۔ سوڈان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی لڑائی میں سوڈان دو ملکوں میں بٹ گیا۔ کینیا میں بھی بہت سے مسائل ہیں۔

ایک ایک کر کے سبھی مسلم ملکوں میں امریکہ داخل ہو رہا ہے۔ اس کی Top Ten کی لسٹ بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ جس میں الجواری، الشباب اور پتہ نہیں، صرف امریکہ جانتا ہے کہ کتنی لسٹیں اس کے پاس ہیں۔ جہادی گروپ پہلے القاعدہ تھا، اب (داعش) دولت اسلامیہ اسلامک اسٹے (I.S.I.S.) جو Seria اور عراق میں سنی، شیعہ دو مسلم بھائی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ وہاں امریکہ (I.S.I.S.) کو پھر سے ختم کرنے آیا ہے۔ امریکہ کے مطابق (I.S.I.S.) دنیا کے لیے بہت خطرناک ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹنے کے بعد پچھلے تیرہ سالوں میں تقریباً لاکھوں یا کروڑوں مسلم ممالک میں مسلم مارے گئے۔ امریکہ کی وجہ سے امریکہ خود بھی مار رہا ہے۔ دوسرے ملکوں جیسے U.N.(United Nation) کو بھی ساتھ لیا ہے۔ آج لگ بھگ پوری دنیا کے لوگ امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ دوسری طرف اسرائیل غزہ میں ہزاروں لوگوں کو مار رہا ہے۔ ہزاروں مسلم مر رہے ہیں۔ بہت ہی چالاکی سے غلطی غزہ کے مسلمانوں کی بتائی جاتی ہے۔ اسرائیلی ۷۰ مرتے ہیں تو غزہ کے تقریباً ۲۵۰۰ مسلم مارے جاتے ہیں۔ آج کل امریکہ کے پاس بنا آدمی کے Fighter جہاز ہیں۔ جسے وہ لوگ ہوا میں اڑا کر حملے کرتے ہیں۔ جسے Drone حملہ کہتے ہیں۔ جس سے

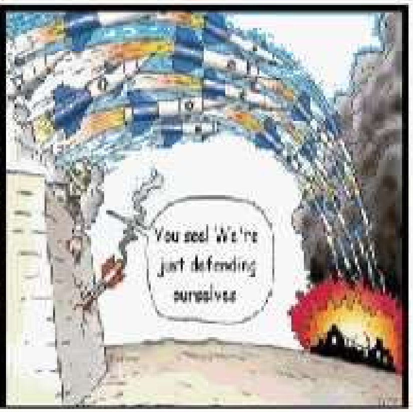
You see! We're just defending ourselves

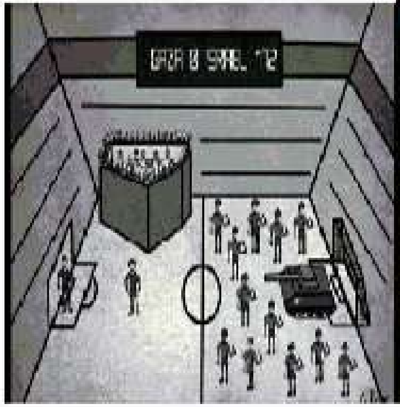

ایک وقت میں ہزاروں لوگ مرجاتے ہیں۔ ان کے آدمیوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ جہاز میں کوئی آدمی ہی نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے جہاز گرایا تو صرف جہاز کا نقصان ہوگا، آدمی نہیں مریں گے۔ یہ ٹیکنالوجی اس لیے نکالی گئی تا کہ امریکہ کے لوگ نہ مریں۔ اُن کا ایک آدمی مرتا ہے تو ان کو فکر ہوتی ہے۔ یا ان کا پترکار جرنلسٹ جہادی پکڑ لیتے ہیں تو امریکہ پوری دنیا کو ہلا دیتا ہے، پوری دنیا ہل جاتی ہے دنیا کے سبھی نیوز چینل میں دکھانا شروع ہوجاتا ہے کہ امریکہ کے ایک آدمی کے ساتھ ظلم ہورہا ہے، امریکہ کے لوگ پوری طاقت لگا کے اسے چھڑا کے لے جاتے ہیں، مگر پوری دنیا میں لاکھوں مسلم مر رہے ہیں، انکی طرف سے بولنے والا کوئی نہیں ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کا دیکھ کر میانمار میں بے شمار مسلمانوں کو مارا گیا۔ انڈیا میں ہندو مسلم دنگے ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ دنیا کے سبھی مذہب والے مسلمانوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ آج مسلمانوں کے آگے ٹیررسٹ، آتنک وادی کا ٹیگ لگا دیا گیا ہے۔ فرانس اور بلجیم میں برقع پر پابندی لگائی گئی ہے۔ مائیکل جیکسن کے اسلام قبول کرنے پر اسے کئی طریقوں سے بدنام کیا گیا۔

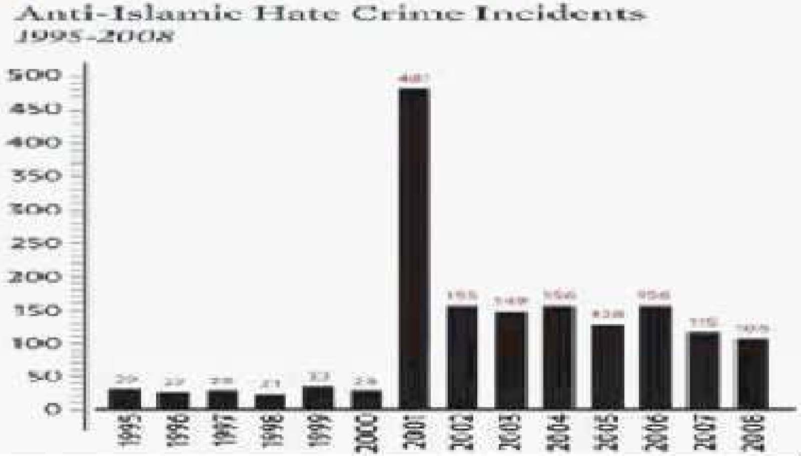

امریکہ ترکی جیسے ممالک کو پسند کرتا ہے، ترکی بھی ایک مسلم دیش ہے، میں ترکی گیا ہوں اور تقریباً پانچ مہینے میں ترکی میں رہا ہوں، ترکی کے دو حصے ہیں، بیچ میں ایک بڑا سا سمندر ہے اور اس پر بڑا سا برج ہے، برج کے ایک طرف کا حصہ ایشیا میں آتا ہے اور دوسری طرف کا حصہ یورپ میں آتا ہے، ایشیا والے حصے کی حالت کچھ حد تک ٹھیک ہے مگر یورپ والے حصے کی حالت کافی خراب ہے، وہاں کے مسلمانوں اور یورپ کے لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے، ننگا پن ہے، وشیوں کے بازار ہیں اور شراب عام ہے۔ ترکی فٹ بال کلب نے کچھ دنوں پہلے اعلان کیا کہ جو فٹ بال کھلاڑی داڑھی رکھے گا اس پر گیارہ ہزار دو سو ڈالر کا جرمانہ لگایا جائے گا، یہ ایسا مسلم دیش ہے جو یہ کہتا ہے کہ داڑھی رکھنے سے کھلاڑی مسلم مدرسے کے طلبہ (Students) لگتے ہیں۔ عراق اور سیریا کی لڑائی میں ترکی امریکہ کا ساتھ دے رہا ہے۔

ورلڈ کپ میچ تیل کا کھیل امریکہ اسرائیل انکا ساتھ دینے والے ملک ورلڈ جیتنا چاہتے ہیں۔

آج سے پانچ سال پہلے فٹ بال ورلڈ کپ جس میں فرانس اور اٹلی کا فائنل میچ ہو رہا تھا، فرانس کی ٹیم جیت رہی تھی، فرانس کی ٹیم میں ایک الجیریا کا مسلم کھلاڑی زین الدین زیدان جو بہت اچھا کھیل رہا تھا، اٹلی کے ایک پلیئر نے اسے آتنک وادی کہا، اس کو غصہ آگیا، اس نے اس پلیئر کو سر سے مارا زین الدین زیدان کو ریڈ کارڈ دکھایا گیا اسکو میچ سے باہر کردیا گیا۔ بعد میں اٹلی ورلڈ کپ میچ جیت گیا۔ زین الدین زیدان ہوتا تو فرانس جیت جاتا یہ تو سب جانتے ہیں۔ بالکل اسی طرح امریکہ اسرائیل انکا ساتھ دینے والے ملک ورلڈ جیتنا چاہتے ہیں، دنیا جیتنا چاہتے ہیں، مسلمانوں کو ٹیررسٹ بنایا جا رہا ہے، مسلمانوں کو غصہ دلایا جارہا ہے، مسلمانوں نے ہتھیار اٹھائے نہیں ہمارے ہاتھوں میں ہتھیار تھما دیے گئے ہیں، مسلمانوں کو بانٹا جارہا ہے، مسلمانوں کو کاٹا جا رہا ہے، مسلمانوں کو ڈانٹا جارہا ہے اور کہا جارہا ہے کہ خاموش رہو اور بے وقوف بن کر رہو ورنہ ہم ماردیں گے۔

امریکہ کا ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹا تین ہزار لوگ مارے گئے ۱۳ر سال میں امریکہ کے گراؤنڈ زیرو جہاں ورلڈ ٹریڈ سینٹر تھا، امریکہ کا پریسیڈنٹ یا راشٹرپتی ہر سال ۱۱ر ستمبر کو جا کر دکھ جتاتا ہے، انکی برسی مناتا ہے اور امریکہ نے لاکھوں مسلمانوں کو مارا، ان کی برسی کون منائے گا؟ ان کا دکھ کون منائے گا؟ کیا واقعی مسلمانوں نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر توڑا یا امریکہ کو مسلمانوں کو مارنا تھا؟ یہ سوال اب میرے ذہن میں گھوم رہا ہے یا یوں کہوں کہ دنیا کے بہت سارے لوگوں کے دماغ میں یہ سوال گھوم رہا ہے تو بے جا

نہ ہوگا۔ میں نے اس سوال کا جواب جو میرے ذہن میں گھوم رہا ہے ڈھونڈنا شروع کر دیا۔

اب مجھے پتہ چل رہا ہے فرانس اور اٹلی تو فٹ بال کھیل رہے تھے، لیکن امریکہ اسرائیل اور U.N یونائیٹڈ نیشن اور انکا ساتھ دینے والے دنیا کے کئی دیش ایک ٹیم میں ہیں اور دوسری طرف سعودی عربیہ، عراق اور سبھی مسلم دیش ہیں اور امریکہ ہم سے شطرنج کا کھیل کھیل رہا ہے۔

آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں دنیا جیتنے کا کیا مطلب ہے؟

دنیا چلتی کیسے ہے؟ دنیا کو چلانے میں طاقت کی ضرورت لگتی ہے جس کو ہم ایزجی کہتے ہیں۔

WHERE DOES THE WORLDS ENERGY COME FROM?

1. COAL: Coal makes up 24% of the worlds energy

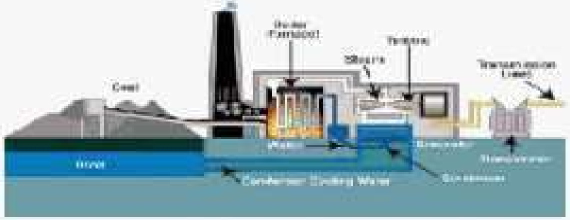
Coal
Water
Condenser Cooling Water

دنیا کو چلانے کے لیے ۲۴رفی صد کوئلہ سے طاقت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے پرانے زمانے میں ٹرین، شپ، کوئلہ سے چلتے تھے۔ آج بڑی بڑی فیکٹریوں میں کوئلہ کا استعمال ہوتا ہے۔

2) GAS: Gas supplies 21% of the worlds energy.

گیس سے ۲۱رفی صد دنیا کو طاقت ملتی ہے۔ جیسے کھانا بنانا اور آج کل تو گاڑیاں بھی گیس سے چلتی ہیں۔

NATURAL
GAS

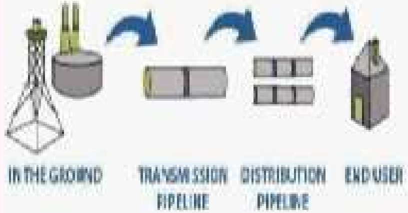
IN THE GROUND
TRANSMISSION PIPELINE
DISTRIBUTION PIPELINE
END USER

---

3) OIL: Oil is used more than any other fuel, supplying 35% percent of the world's energy. oil is an important resource. not only does it produce energy but it contains chemicals that are used to make all sorts of things. eg: umbrella, soap, dice, CD, ballon, Non- stick pan, lipstick.

تیل کسی اور طاقت سے سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ۳۵رفیصد دنیا کی طاقت تیل سے آتی ہے۔ جیسے کہ آج کی تاریخ میں دنیا کی پوری آمدورفت بھاگ دوڑ) جیسے موٹر سائیکل، کار،

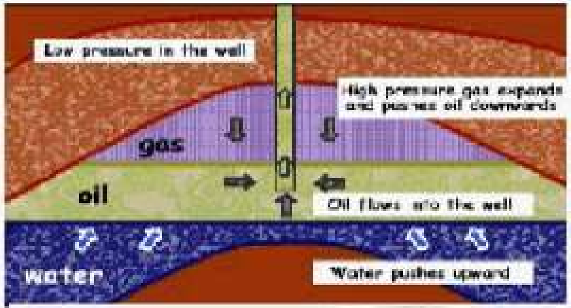
Low pressure in the well
High pressure gas expands and pushes oil downwards
gas
oil
Oil flows into the well
water
Water pushes upward

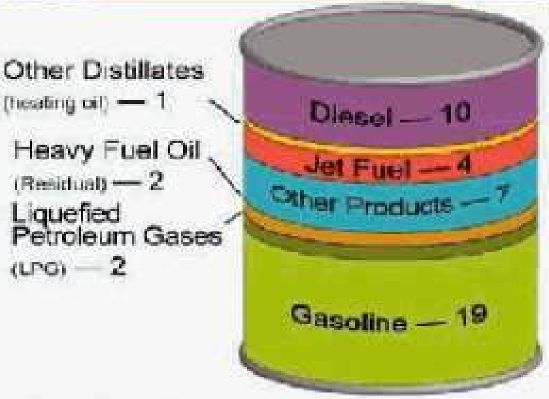

ٹرک ٹرانسپورٹ، شپ، پلین ٹرین، فیکٹری، انڈسٹریز، کھیتوں میں جو ٹریکٹر چلائے جاتے ہیں کوئلہ نکالنے کے لیے زمین کھودنے میں جو مشینری استعمال ہوتی ہے جیسے J.C.B کو بھی تیل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر ایک دن ۵۰ر پیسے ڈیزل مہنگا ہو جاتا ہے، تو دوسرے دن سبزیوں کا دام بھی بڑھ جاتا

ہے۔ کبھی کبھی تو پیٹرول اور ڈیزل کی مہنگائی سے گورنمنٹ بھی گر جاتی ہے۔

تیل سے ہی کیمیکل بنتا ہے اور کیمیکل سے ہماری **ضرورت** کی کئی چیزیں بنتی ہیں۔ جیسے ہماری روزانہ کی **ضرورت** کی چیزیں چھتری، صابن، سی ڈی، غبارہ، نان اسٹک فرائی پین، لپ اسٹک۔ ایک آدمی کے بدن میں جس طرح خون کی **ضرورت** ہوتی ہے، اسی طرح آج دنیا کو تیل کی **ضرورت** ہے۔

4). SOLAR POWER: Solar power can be harnessed directly using special solar electric- cell.

سولار پاور سورج کی روشنی سے بنتی ہے۔ اسکا استعمال لائٹ اور گرم پانی کے لیے کرتے ہیں۔

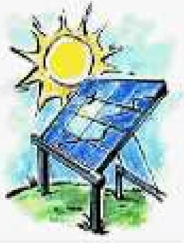

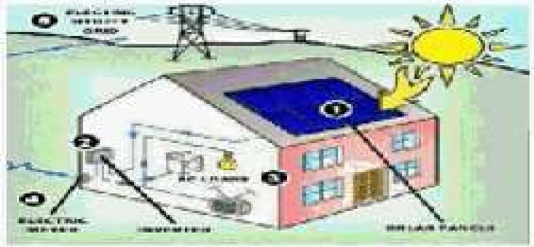

5). WIND: Wind can turn into electricity using machine called TURBINES.

ہوا الیکٹریسٹی بناتی ہے۔ ٹربائن کے ذریعے بڑا پنکھا اونچائی کی طرف لگا کے بجلی پیدا کرتے ہیں۔

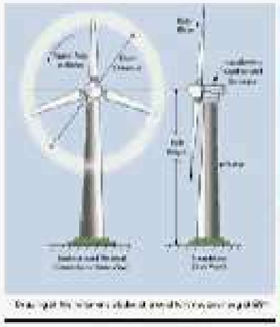

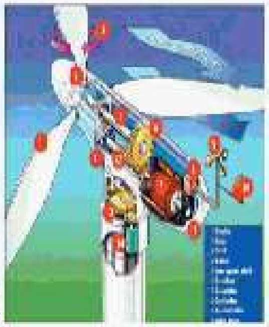

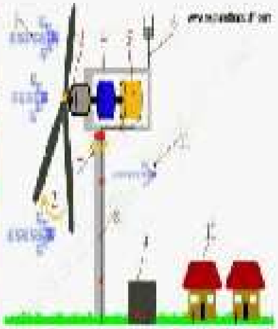

6). TIDE MOVEMENT: Tide movements and waves in ocean can be used to make electricity.

سمندر کی لہروں سے بھی الیکٹریسٹی پیدا کی جاتی ہے۔

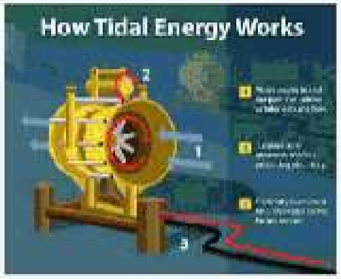

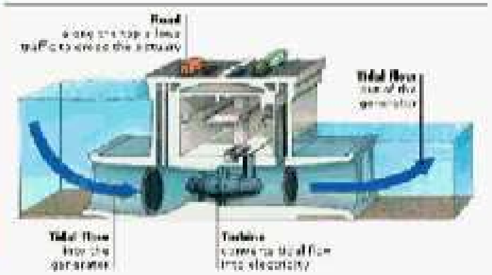

7). NUCLEAR ENERGY: Nuclear energy involves splitting atoms, which causes a nuclear explosion that generates huge amounts of power.

دھماکے سے(Explosion)طاقت ملتی ہے۔

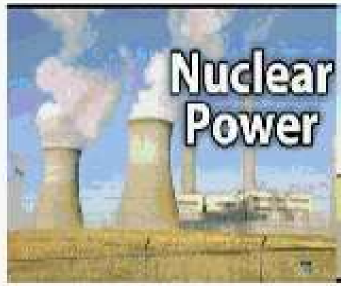

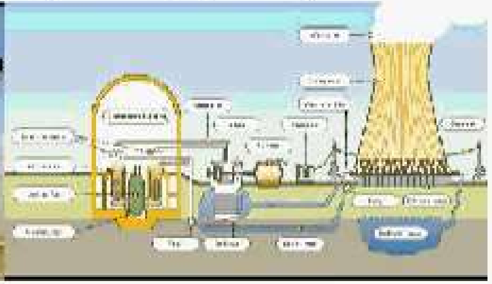

8). HYDRO ELECTRIC POWER:

Hydroelectric power is energy generate by rushing water harnessed by special dams.

ندی اور نالوں کا پانی جمع کرکے ڈیم بناتے ہیں اور الیکٹریسٹی پیدا کرتے ہیں۔

(9)GEOTHERMAL: Geothermal means"HOT ROCK" and its energy can tapped where heat from deep inside the earth rises to the surface.

زمین کے اندر کی گرمی کو اوپر لا کر استعمال کرتے ہیں۔

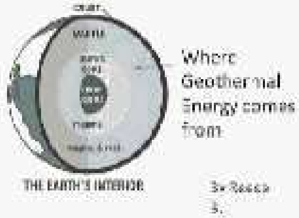
crust
mantle
magma
THE EARTH'S INTERIOR
Where Geothermal Energy comes from

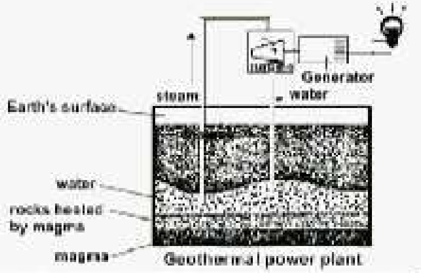
Generator
steam
water
Earth's surface
water
rocks heated by magma
magma
Geothermal power plant

(10)BIOMASS: Biomass is the use of natural materials and waste to make energy. biofuels, such as ethanol, are liquid fuels made from biomass. this includes organic materials that can be burned to provide heat and produce steam. Eg: Crops: Crops such as sugar, hemp or rapeseed. Rubbish: such as cardboard. Animal Manure, Corn stalks, Woodchips or pellets, Seaweed.

بائوماس قدرتی چیزوں اور غیر ضروری چیزوں سے استعمال کر کے تیار کرتے ہیں۔ جیسے گوبر، کوڑا کچرا، لکڑی کے ٹکڑے سب کو جلا کر بناتے ہیں۔

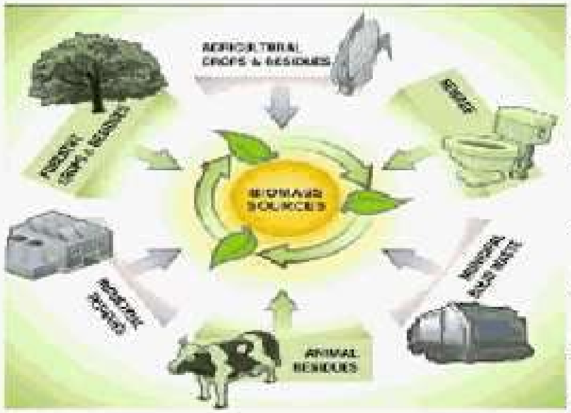
AGRICULTURAL CROPS & RESIDUES
BIOMASS SOURCES
ANIMAL RESIDUES

ان اوپر لکھے ہوئے دس طریقوں سے دنیا کو طاقت ملتی ہے، دنیا چلتی ہے۔ اس میں ایک بات سمجھ میں آئی کہ دس میں سے تین طریقوں کی زیادہ اہمیت ہے آئل، کوئلہ، اور گیس جس میں آئل سب سے زیادہ کام کا ہے۔

اب ہم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کی دنیا میں آئل کہاں سے آتا ہے؟

COUNTRIES WITH THE LARGEST RESERVES OF OIL (BILLION OF BARRELS)

1).SAUDI ARABIA	265.3
2). IRAQ	115
3). KUWAIT	98.8
4). IRAN	96.4
5). UNITED ARAB EMIRATES (U.A.E.)	62.8
6). RUSSIA	54.3
7). VENEZVELA	47.6
8). CHINA	30.6
9). LIBIA	30
10). MAXICO	26.9

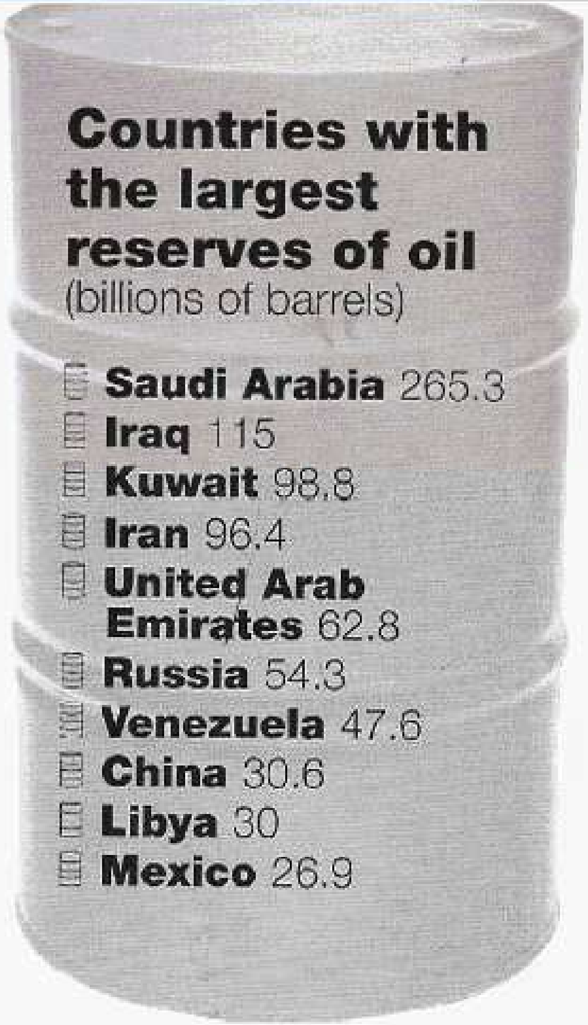

Countries with the largest reserves of oil
(billions of barrels)

Saudi Arabia	265.3
Iraq	115
Kuwait	98.8
Iran	96.4
United Arab Emirates	62.8
Russia	54.3
Venezuela	47.6
China	30.6
Libya	30
Mexico	26.9

دنیا کے ان دس دیشوں میں سے زیادہ آئل نکلتا ہے۔ دس میں سے چھ دیش مسلم ہیں، جس میں سب زیادہ سعودی عربیہ، اس کے بعد عراق ہے، کویت ہے اور ایران۔ united arab جسے ہم دبئی کہتے ہیں، لیبیا اور باقی کے جو چار دیش ہیں رشیا (روس)، وینزولا، چائنہ اور میکسیکو ان چاروں دیشوں سے امریکہ کی نہیں جمتی ہے۔ اور ان دیشوں کو آئل کی ضرورت ہے، زیادہ آئل ان لوگوں کے پاس نہیں بچتا کہنے کا مطلب وہ چار دیش آئل ایکسپورٹ کم کرتی ہے۔ اب بچے مسلم دیش جس میں سب سے بڑا **سعودی عربیہ** ہے۔

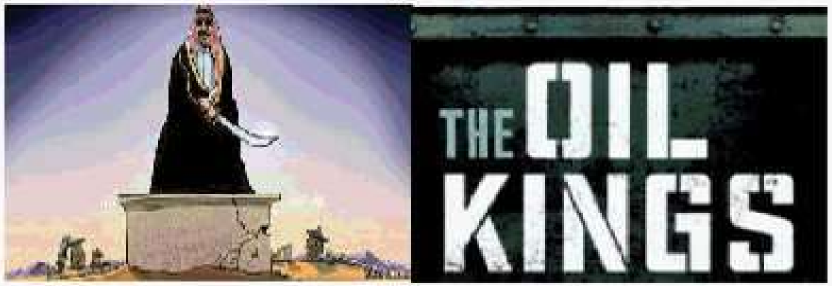

اصل میں دنیا کا سینٹر سعودی عرب ہے جس طرح کسی circle دائرے کو بنانے کے پوائنٹ (نقطے) کی ضرورت ہے اسی طرح دنیا کے بیچ میں کعبہ ہے جو دنیا کا سینٹر ہے۔ سعودی ایک DVD Player ہے آج کا جس طرح یہ دنیا گول ہے اسی طرح CD, DVD بھی گول ہوتی ہے۔ DVD player میں ڈی وی ڈی سینٹر میں ڈالتے ہیں اور ڈی وی ڈی پلیئر اسے گھماتا ہے ڈی وی ڈی کو گھمانے میں لائٹ سے پاور ملتی ہے اسی طرح دنیا بھی گول ہے، جس کو سینٹر سے سعودی عرب چلاتا ہے، اس دنیا کا ڈی وی ڈی پلیئر سعودی عرب ہے۔ جس طرح ڈی وی ڈی کو طاقت لائٹ سے ملتی ہے اسی طرح اس دنیا کے ڈی وی ڈی پلیئر سعودی عرب کو طاقت تیل سے ملتی ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ڈی وی ڈی کا ریموٹ کنٹرول امریکہ کے پاس ہے، جب چاہے Pause کا بٹن دباتا ہے، جب چاہے آگے لے جاتا ہے اور جب چاہے پیچھے لے جاتا ہے۔

انگریزوں نے نقشہ غلط بنایا کعبہ دنیا کے سینٹر میں ہے۔ اور کعبہ چوکون ہے۔ جس کی چار سمتیں ہیں۔ (East, West, North, South) مشرق، مغرب، شمال، جنوب۔ اگر دنیا کے نقشے کو آج بھی دیکھا جائے تو کعبہ دنیا کے سینٹر میں ہے، کعبہ کے شمال کی طرف شمالیہ دیش ہے

یورپ کو مغرب کہتے ہے جو مغرب میں ہے۔ امریکہ سے یورپ آتا ہے اور یورپ سے ایشیا میں آتا ہے تو سب سے چھوٹا (short cut) راستہ (Red Sea) ہے۔ اسے (Suze Canal) کہتے ہیں۔ جو راستہ اصل میں بہت ہی Short Cut ہے۔ اگر وہ راستہ نہیں ہوتا تو ساؤتھ افریقہ

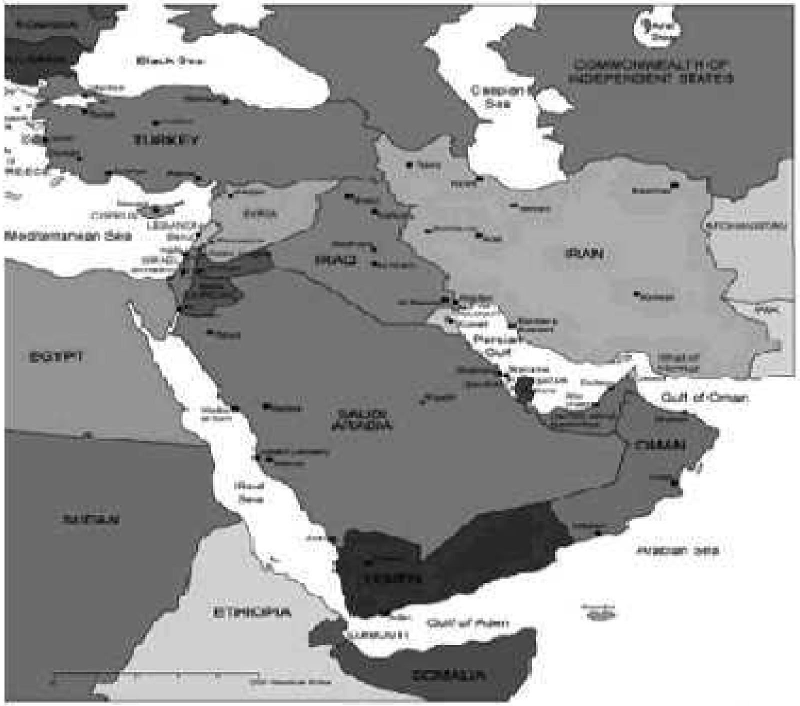

is is a royalty free image that can be used for your personal, corporate or education ojects. It can not be resold or freely distributed, if you need an editable PowerPoint Adobe Illustrator version of this map please visit www.bjdesign.com or ww.mapsfordesign.com. This text can be cropped off. © Bruce Jones Design 2009

ہوکر سعودی آنا پڑتا۔ اصل میں لوگوں کو حج کے لیے آنے کی سہولت کے لیے اللہ تعالی نے اُس راستے کو بنایا ہے۔ پہلے لوگ پانی کے جہاز سے حج کرنے جاتے تھے اور آج بھی جاتے ہیں۔ لیکن آج وہ راستہ امریکہ، یورپ جانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ سے کہا جائے تو آئل لے جانے کے کام آتا ہے۔ جس کا قبضہ مصر کے ہاتھ میں ہے۔ اور شمالیہ سے ہوکر جانا پڑتا ہے۔ جہاں شمالیہ والے جہاز رکوا کر لوٹتے ہیں۔ ہائی جیک کرتے ہیں۔ شمالیہ میں غریبی زیادہ ہے۔ شاید اسی لیے ان لوگوں نے یہ راستہ اختیار کیا ہے۔ اسی راستے سے امریکہ اور یورپ کے لیے آئل جاتا ہے، اس

لیے امریکہ شمالیہ اور Egypt مصر کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتا ہے۔

میرے کہنے کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح کسی دیش کو چلانے کے لیے جو پارٹی سینٹر میں ہوتی ہے، وہی ملک کا نظام سنبھالتی ہے۔ بالکل اسی طرح سعودی عرب دنیا کے سینٹر میں ہے۔ اور پوری دنیا کی طاقت سعودی عرب میں ہے۔ اللہ تعالی نے کعبہ کی حفاظت کے لیے عربوں کو دولت سے نوازا، آئل دیا۔ آج دنیا کی قیمتی چیزیں عربوں کے پاس ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال حج کرنے سعودی عرب جاتے ہیں۔ اس کا پیسہ ملتا ہے۔ میں تقریبا پوری دنیا گھوم کر آیا ہوں۔ میں نے کبھی آج تک کسی سعودی کو کسی دوسرے ملک میں کام کرتے نہیں دیکھا۔ لیکن امریکن سعودی میں کام کرتے ہیں۔ بروج دوبئی آج دنیا کی سب سے بڑی بلڈنگ ہے۔ جو عربوں کے پاس ہے۔ عربوں کی طاقت ہے یہ کہہ سکتے ہیں مسلمانوں کی طاقت ہے۔

یہ عربوں کی طاقت کو دنیا اچھی طرح سمجھتی ہے۔ سعودی عرب مسلمانوں کا **کنگ** (بادشاہ) ہے۔ لیکن ڈائریکٹ یا سیدھا سعودی عرب پہ حملہ نہیں کرسکتے ہیں۔ مسلمانوں کی مقدس جگہ کعبہ وہیں پہ ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان بھڑک جائینگے۔ پوری دنیا کے مسلمان جہادی بن جائیں گے۔ اس لیے Chess شطرنج کے گیم کی طرح آس پاس کے ملک کے پیادے مارے جارہے ہیں۔ پھر گھوڑے ماریں گے، پھر اونٹ ماریں گے، پھر ہاتھی ماریں گے، پھر وزیر ماریں گے۔ بعد میں اس **کنگ** کو بچانے والا کوئی نہیں رہیگا۔ سعودی کے عرب کو لگتا ہے کہ امریکہ انکا دوست ہے، اور شیعہ کو بھی لگتا ہے کہ امریکہ ان کا دوست ہے۔ امریکہ صرف جہادیوں کو مار رہا ہے۔ لیکن یہ جہادی بنائے کس نے؟ یہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہتھیار دیے کس نے؟

امریکہ کبھی ایران پر حملہ نہیں کریگا۔ تکلیف ایران سے بھی ہے۔ صدام حسین کے پاس نیوکلئیر ہتھیار رہیں۔ بول کے حملہ کیا۔ صدام حسین کے پاس کچھ بھی نہیں ملا ویسے ہمارے خلیفہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو بھی گھر اور مسجد میں گھس کر مارا گیا صدام کو بھی گھر میں گھس کر مارا گیا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

ایران تو چھاتی ٹھوک کر بولتا ہے کہ میرے پاس نیوکلئیر پاور ہے۔ ایران پر حملہ کیوں نہیں کرتا؟ کیونکہ اگر امریکہ ایران پہ حملہ کریگا تو شیعہ لوگ بھڑک جائیں گے۔ عراق اور سیریا کے سُنّی

مسلمان پہلے امریکہ کے دشمن ہیں۔ چونکہ ایران شیعہ مسلمانوں کا ملک ہے، اگر امریکہ ایران پر حملہ کرتا ہے تو سیریا کے شیعہ اور کُردیش امریکہ کے دشمن بن جائیں گے۔ کہتے ہیں نا دشمن کا دشمن، دوست ہوتا ہے۔ شیعہ سنّی دوست بن جائیں گے۔ اور امریکہ کو وہاں سے بھگا دیں گے۔ امریکہ کو مفت کا تیل نہیں ملے گا اور نہ ہی آئل پر اس کی حکومت چلے گی۔ امریکہ نہ ہی سعودی عرب کا دوست ہے اور نہ ہی کویت کا، نہ ہی شیعہ اور کردیش کا دوست ہے۔ امریکہ صرف آئل کا دوست ہے۔ امریکہ کا عام آدمی یہ سمجھتا ہے کہ امریکہ سنّی مسلمانوں کو مار کر شیعہ مسلمانوں کی مدد کرتا ہے۔

war in afghanistan

افغانستان کی لڑائی ہی آئل اور گیس کے لیے کی گئی۔ شاید آپ کے دماغ میں یہ سوال آرہا ہوگا کہ افغانستان میں کونسا گیس اور آئل ہے۔ آپ لوگ صحیح سوچ رہے ہیں۔ افغانستان کے پاس گیس اور آئل نہیں ہے۔ لیکن افغانستان کے پاس آئل اور گیس پائپ لائن لے جانے کا راستہ ہے۔

افغانستان کے اوپر پانچ مسلم ممالک ہیں۔

KAZAKHSTAN
KYRVGYZSTAN
TAJIKISTAN
TURKMENISTAN
UZBEKISTAN

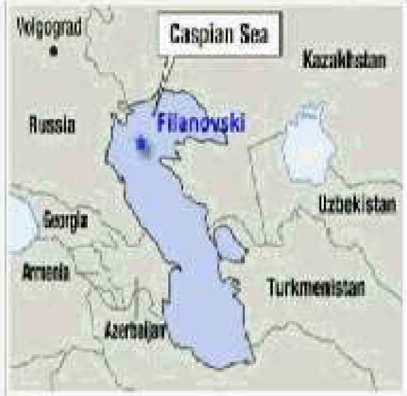
Volgograd
Caspian Sea
Kazakhstan
Russia
Filanovski
Georgia
Uzbekistan
Armenia
Turkmenistan
Azerbaijan

ان پانچوں ممالک کے پاس آئل اور گیس ہے۔ لیکن ان ممالک سے آئل باہر لے جانا تکلیف دہ ہے، یا دوسرے الفاظ میں کہوں امریکہ یا یوروپ لے جانا تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ ان ممالک کے پاس کھلا سمندر نہیں ہے۔ ان کے بغل میں ایک Caspian سمندر ہے۔ جو ایک تالاب کی طرح ہے۔ جس کے چاروں طرف زمین ہے۔ اس سمندر سے اگر آئل یا گیس باہر لے جانا ہو تو زمین کاٹ کر راستہ نکالنا پڑے گا۔ انھوں نے ایسا راستہ بنایا بھی ہے۔ جیسے (manych ship canal) کہتے ہیں، جو ترکی کے پاس بلیک سمندر میں جا کر ملتا ہے۔ لیکن بہت تکلیف ہے، اور کم آئل یہاں سے جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ صرف چھوٹے جہاز ہی جا سکتے ہیں۔ دوسری طرف ایران اور رشیا، یوکرین جیسے طاقتور ملک بھی یہاں ہیں ان کے جھگڑے سے بھی امریکہ یوروپ کو تیل لے جانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ پائپ لائن کے ذریعے دوسرا راستہ ہے، اگر ایران کے ذریعے پائپ لائن (black sea or persian gulf) تک لے جایا جا سکتا ہے۔ جہاں سے بڑے جہاز کے ذریعے آئل دنیا کے کسی بھی کونے میں لے جایا جا سکتا ہے۔ لیکن ایران کی امریکہ، یوروپ کے ساتھ پرابلم ہے۔ امریکہ اور

Caspian Sea

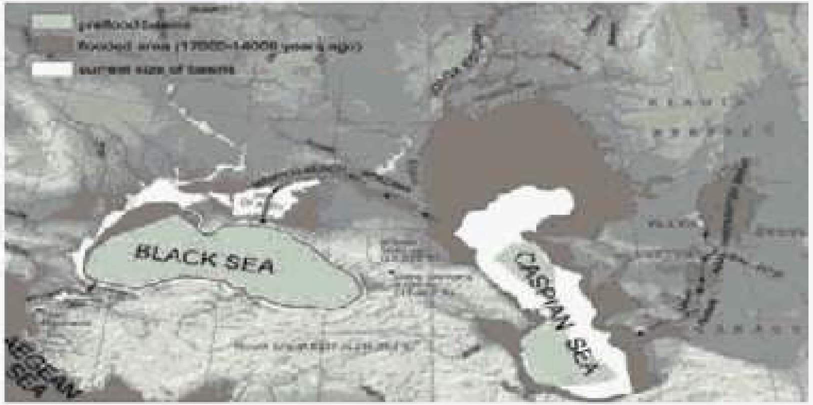
preflood basins
flooded area (12000-14000 years ago)
current size of basins
BLACK SEA
CASPIAN SEA
AEGEAN SEA

یوروپ نے ایران پر پابندی لگا رکھی ہے۔ نیوکلیر ہتھیار کی وجہ سے امریکہ ایران پر حملہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ شیعہ امریکہ کے خلاف ہو جائیں گے۔ امریکہ کے ہاتھ سے عراق اور سیریا نکل جائیں گے۔ امریکہ ایران سے ان پانچ ممالک کا تیل اور گیس نہیں لے جا سکتا۔

ان پانچ ملکوں کے اوپر کی طرف رشیا ہے۔ رشیا اور امریکہ کی نہیں جمتی۔ یوکرین کے ذریعے رشیا سے پائپ لائن یوروپ تک گئی ہے۔ مگر کئی بار ان دونوں ملکوں میں جھگڑے ہوئے ہیں۔ فی الحال رشیا اور یوکرین میں اس پائپ لائن کی وجہ سے جنگ چل رہی ہے۔ امریکہ نے رشیا پر پابندی لگا رکھی ہے۔ تو رشیا سے بھی امریکہ کو امید نہیں ہے۔ ان پانچ ملکوں کے دائیں جانب چائنا ہے۔ چائنا سے بھی امریکہ کی نہیں جمتی، اور چائنا طاقتور ملک ہے۔ اب بچا ان پانچ ملکوں کے نیچے افغانستان، اگر افغانستان سے آئل اور گیس کی پائپ لائن پاکستان تک لاتے ہیں تو پاکستان سے انڈیا لے جا سکتے ہیں۔ پوری دنیا کے کونے میں انڈیا اور پاکستان سے جہاز کے ذریعے لے جایا جا سکتا ہے۔

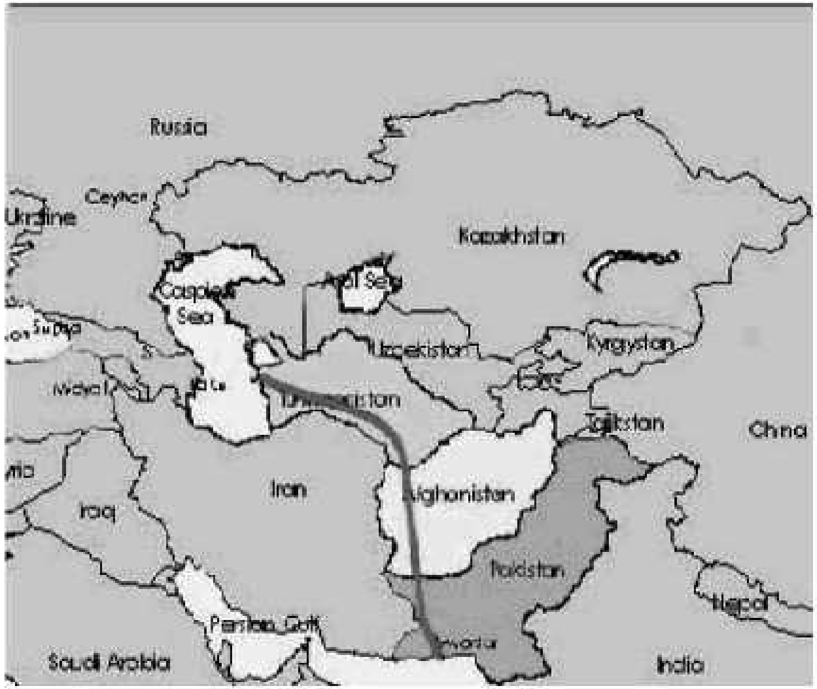
Russia
Ceyhan
Ukraine
Kazakhstan
Caspian Sea
Aral Sea
Uzbekistan
Kyrgystan
Turkmenistan
Tajikistan
China
Iran
Iraq
Afghanistan
Pakistan
Nepal
Persian Gulf
Saudi Arabia
India

انڈیا اور پاکستان دونوں امریکہ کے دوست ہیں۔ لیکن یہاں پرابلم افغانستان کے طالبان ہیں، جن سے امریکہ کی نہیں جمتی۔ اُسامہ بن لادن طالبان کا دوست تھا۔ رشیا اور افغانستان کی لڑائی کے وقت افغانستان کو اُسامہ بن لادن نے، یا دوسری طرف امریکہ نے بھی رشیا کو افغانستان سے بھگانے میں مدد کی تھی۔ جس پر ایک انگریزی فلم بنی ہے۔ ("Rambo=3") ریمبو۔۳۔ افغانستان کے

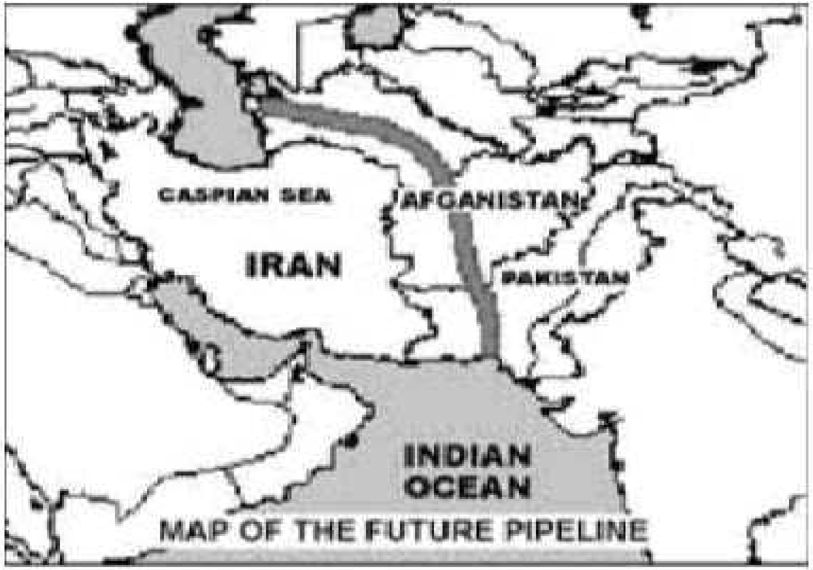
CASPIAN SEA
AFGANISTAN
IRAN
PAKISTAN
INDIAN OCEAN
MAP OF THE FUTURE PIPELINE

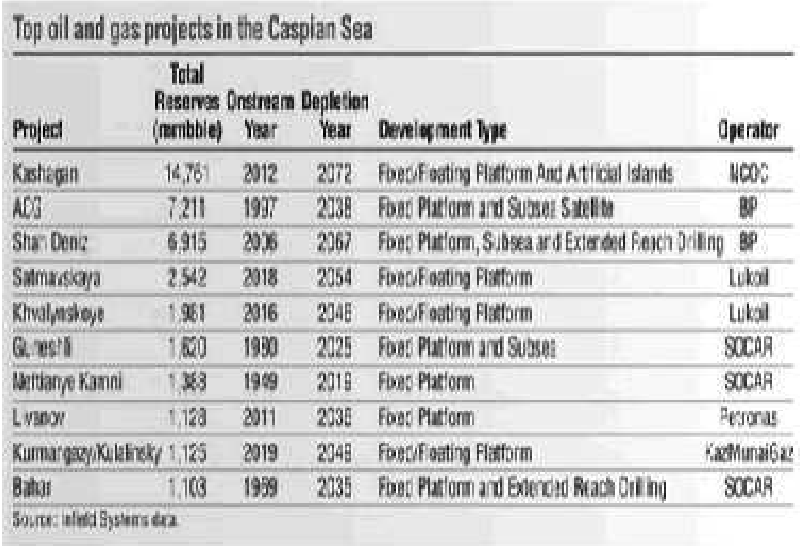
Top oil and gas projects in the Caspian Sea

Project	Total Reserves (mmbbl)	Onstream Year	Depletion Year	Development Type	Operator
Kashagan	14,761	2012	2072	Fixed/Floating Platform And Artificial Islands	NCOC
ACG	7,211	1997	2038	Fixed Platform and Subsea Satellite	BP
Shah Deniz	6,915	2006	2067	Fixed Platform, Subsea and Extended Reach Drilling	BP
Salmanovskaya	2,542	2018	2054	Fixed/Floating Platform	Lukoil
Khvalynskoye	1,961	2016	2046	Fixed/Floating Platform	Lukoil
Guneshli	1,620	1980	2025	Fixed Platform and Subsea	SOCAR
Neftlanye Kamni	1,363	1949	2019	Fixed Platform	SOCAR
Livanov	1,128	2011	2038	Fixed Platform	Petronas
Kurmangazy/Kulalinsky	1,125	2019	2049	Fixed/Floating Platform	KazMunaiGaz
Bahar	1,103	1959	2035	Fixed Platform and Extended Reach Drilling	SOCAR

Source: Infield Systems data

طالبان کو رشیا سے لڑنے کا تجربہ ہے، اس لیے طالبان امریکہ سے نہیں ڈرتے۔ جب تک طالبان کی حکومت افغانستان میں ہے، تب تک امریکہ، افغانستان سے پائپ لائن نہیں لے جا سکتا ہے۔ افغانستان کی زمین بھی گرم ہے Boiler کی ضرورت نہیں ہے تیل گرم کرنے کے لیے جس طرح سیریا سے ترکی میں پائپ لے جائیں گے اسی طرح افغانستان سے پاکستان جائے گی۔

دوسری طرف افغانستان کے پاس ڈرگس، ہیروئن، افیم کی کھیتی زیادہ ہے۔ اور بہت سارے Minerals ہیں۔ شاید اس پر بھی امریکہ کی نظر ہے۔ ہیروئن، افیم columbia سے امریکہ جاتی

ہے اور یورپ میں تو کھلے عام بکتی ہے میں Holland amsterdam میں ایک coffee کوفی کی ہوٹل میں گیا تھا جسکا نام baba، جو ہندستانی ہے، جہاں کھلے عام بکتی ہے اور Minerals کی ضرورت آج ہر کسی کو ہے۔

جو کچھ میں نے اوپر لکھا ہے میں اس Shipping Transport کو اچھی طرح سمجھتا ہوں کیونکہ میں خود جہاز میں کام کرتا ہوں۔ کچھ چیزیں میں نے نیچے دیے ہوئے Websites سے سیکھا جو آپ بھی Google پر دیکھ سکتے ہیں۔

1) Caspian Sea
2) Manyeh Ship Canal
3)) Caspian Sea Oil and Politices,is it worth it?
4)Getting Out Of The Caspian Sea Is Still Difficult?.
5).The Caspian Sea Port Tankers & Shipment Oil & Gas Eurasia.

کل سات ممالک ہیں۔

1) KAZAKHSTAN
2) KYRGYSTAN
3) TAJIKISTAN
4) TURKMENISTAN
5) UZBEKISTAN
6) AFGHANISTAN
7) PAKISTAN

سبھی ساتوں ملکوں کے آگے "تان" ہے۔ اور ہمارے مہاراشٹرا کے مراٹھی میں "تان" کا مطلب ہوتا ہے "پیاس"۔ امریکہ اور یوروپ کی پیاس افغانستان سے ہی بجھ سکتی ہے، شاید چاینا سے لڑنے کی ہمت نہیں ہے، رشیا سے لڑنے کی ہمت نہیں ہے، دونوں جگہ کرسچن زیادہ ہیں، مسلم نہیں کے برابر ہیں۔ افغانستان میں صرف مسلم ہیں اور کم پڑھے لکھے ہیں۔

IRAN
Saudi Arabia
Oman
Yemen
CHINA
PAKISTAN
Afghanistan
India

کیا آپ لوگوں کو اب بھی لگتا ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر مسلمانوں نے توڑا ہے؟ کیا مسلم Terrorist ہیں؟ اگر ہاں آپ کو لگتا ہے تو نیچے دیے ہوئے websites پر سرچ کیجئے۔

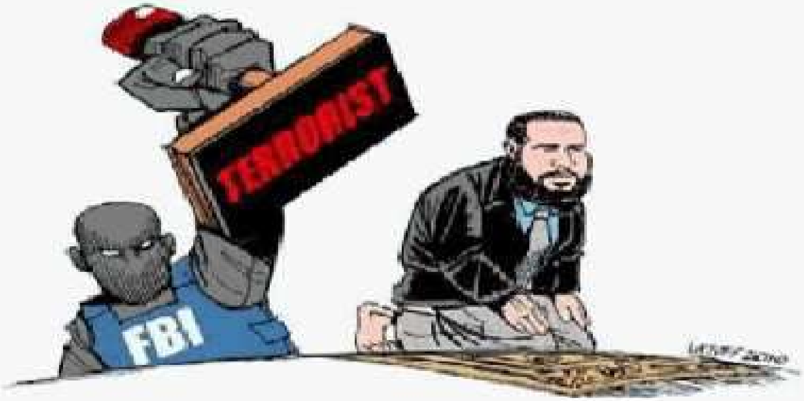
TERRORIST
FBI

1) WORLD TRADE CENTER HISTORY --INFO PLEASE
2) WAS AMERICA ATTACKED BY MUSLIMS ON 9/11
3) 100% W.T.C. DRONE STRIKE PLANE PROOF
4) 9/11 HARD FACTS TRUTH WTC BUILDING 7
5) AMERICA'S BROKEN MEDIA AND THE COLLAPS OF WORLD TRADE CENTER 7
6) 9/11 WHO PUT THERMITE IN THE WORLD TRADE CENTER
7) MEET THE REAL 9/11 TERRORISTS
8) WORLD TRADE CENTER CONTROLLED DEMOLITION CONSPIRACY THEORIES

9) REAL HISTORY & THE WTC DARID IRVING'S WEBSITE
10) 9/11 RESEARCH ATTACK WARNING
11) OSAMA BIN LADEN RESPONSIBLE FOR THE 9/11 ATTACK? WHERE IS THE EVIDENCE?

اوپر لکھے ہوئے تقریبا سبھی websites کو میں نے پڑھا۔ جو بات مجھے سمجھ میں آئی وہ یہ ہے کہ WORLD TRADE CENTER کو مسلمانوں نے نہیں توڑا۔ اور میری مسلم قوم آتنک وادی نہیں ہے۔ ہمیں آتنک وادی بنایا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں ہتھیار دیے جا رہے ہیں۔ ہمیں غصہ دلایا جا رہا ہے۔ اگر آپ WORLD TRADE CENTER کے ٹوٹنے کی باتوں کو غور سے سوچیں گے تو کئی باتیں حیرت میں ڈالنے والی ہیں۔

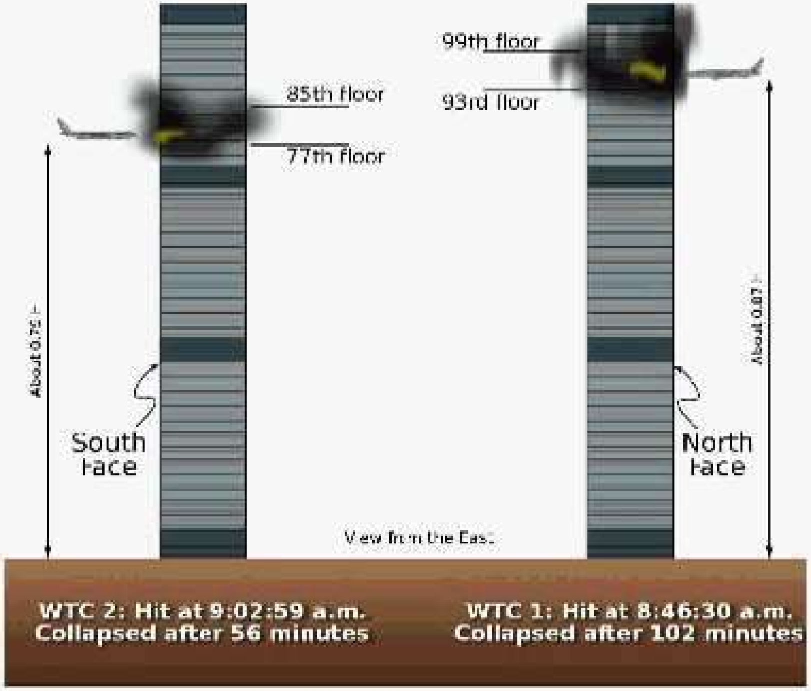
99th floor
93rd floor
85th floor
77th floor
About 0.78
About 0.87
South Face
North Face
View from the East
WTC 2: Hit at 9:02:59 a.m.
Collapsed after 56 minutes
WTC 1: Hit at 8:46:30 a.m.
Collapsed after 102 minutes

جیسے WORLD TRADE CENTER کی سب سے اونچی دو بلڈنگیں جس کو

ٹوئنس ٹاور کہتے ہیں۔ ایک ٹوئنس ٹاور کی capacity دیکھیں تو پچاس ہزار لوگوں کی capacity ہے۔ اسے دیکھنے کے لیے دنیا سے تقریباً دو لاکھ لوگ روز آتے ہیں۔ اور WORLD TRADE CENTER ٹوٹنے سے صرف تین ہزار معصوم لوگ مرتے ہیں۔ کیونکہ WORLD TRADE CENTER کا پہلا ہوائی جہاز صبح 8:45 پر بلڈنگ سے ٹکرایا۔ دوسرا 18 منٹ بعد 9:03 منٹ پر دوسری بلڈنگ سے ٹکرایا۔ سمجھنے والی بات یہ ہے کہ جس وقت بلڈنگ پر حملہ ہوا، بلڈنگ کی capacity کے حساب سے کم لوگ بلڈنگ میں تھے۔ کیونکہ 9 سے 10 کے درمیان لوگ آفس میں کام کرنے آتے ہیں، یہ بلڈنگ شیر بازار والی بلڈنگ تھی، ہمارے ممبئی کے شیر بازار میں اتنی بھیڑ ہوتی ہے تو دنیا کے سوپر پاور امیریکا میں کتنی ہوتی ہوگی۔ ڈیوٹی یا اس کے اطراف آنے والے لوگ بھی آفس کھلنے کے بعد آتے ہیں۔ یہی حملہ صبح 10 بجے کے بعد ہوتا، تو شاید ڈھائی لاکھ لوگ مر جاتے۔ جس کسی نے بھی یہ بلڈنگ گرائی ہے، اس کا مقصد آدمیوں کو مارنے کا نہیں تھا۔ اگر اس کو انسانوں کو مارنا تھا تو وہ تین ہزار کیوں ماریں گے۔ وہ زیادہ سے زیادہ مارنے کی کوشش کریں گے۔ آفس شروع ہونے کے بعد حملہ کریں گے۔ میرے خیال میں یہ وقت شاید اس لئے چنا گیا۔ شام کے وقت بھی لوگ 5 یا 6 بجے نہیں جاتے۔ کچھ لوگ اوور ٹائم بھی کرتے ہیں۔ اور اکثر شام کے وقت گھومنے پھرنے والے لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔ خاص کر ایسی بلڈنگ جو دنیا کی سب سے بڑی بلڈنگ تھی۔ اس لیے شام کا وقت نہیں چنا گیا۔ رات کے وقت اندھیرا ہوتا ہے۔ اندھیرے میں شاید ان کا نشانہ چوک جاتا اور وہاں نہیں ٹکراتا جہاں وہ لوگ ہوائی جہاز ٹکرانا چاہتے تھے۔ اگر صبح کرتے تو صبح 8 بجے سے پہلے دھندلا دکھتا ہے۔ اگر ہوائی جہاز چلانے والا پائلٹ جہاز کے اندر ہے تو ان کو ان سب باتوں سے مطلب نہیں ہے۔ وہ رات کے وقت بھی اس بلڈنگ سے ٹکراتا۔ اور رات کے وقت شاید تین ہزار سے بھی کم لوگ مرتے لیکن 8 سے 9 کا وقت چنا گیا۔ یہ پلین بچوں کے ریموٹ کنٹرول جیسا تھا، جس میں آگے کیمرا ہوتا ہے، اس پلین کو کیمرے کے ذریعے زمین سے کوئی آپریٹ کر رہا تھا اور کیمرے میں کلیئر ٹارگیٹ سمجھ میں آئے، اس لیے سورج نکلنے کے بعد کا ٹائم چنا گیا تھا۔ اگر رات میں اٹیک ہوتا تو امریکہ کو اس کا ڈرامہ دیکھنے میں تکلیف ہوتی۔ کیونکہ یہ پورا ڈرامہ News Channel کے ذریعے کیا گیا ہے۔ رات کے وقت ویڈیو شوٹنگ نہیں کر سکتے، کیونکہ اندھیرے میں صاف نہیں دکھتا ہے۔ اس طرح کا اٹیک کرنا صرف امریکہ جانتا ہے جسے (Drone strike plane) کہتے ہیں، جس میں آدمی نہیں ہوتا اس کو ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ کیا جاتا ہے۔ کیمرے کے ذریعے جو آج امریکہ خود افغانستان، پاکستان، عراق اور سیریا (Afghanistan,pakistan,iraq,syria) میں ایسے حملے کر رہا ہے، اگر اس پلین میں پائلیٹ ہوتا تو سب سے پہلے ہائی جیک ہونے کے بعد وہ ایک بٹن ہوتا ہے، جس کو دبانے کے بعد دو تین سیکینڈ میں پتہ چل جاتا ہے کہ پلین ہائی جیک ہو گیا ہے۔

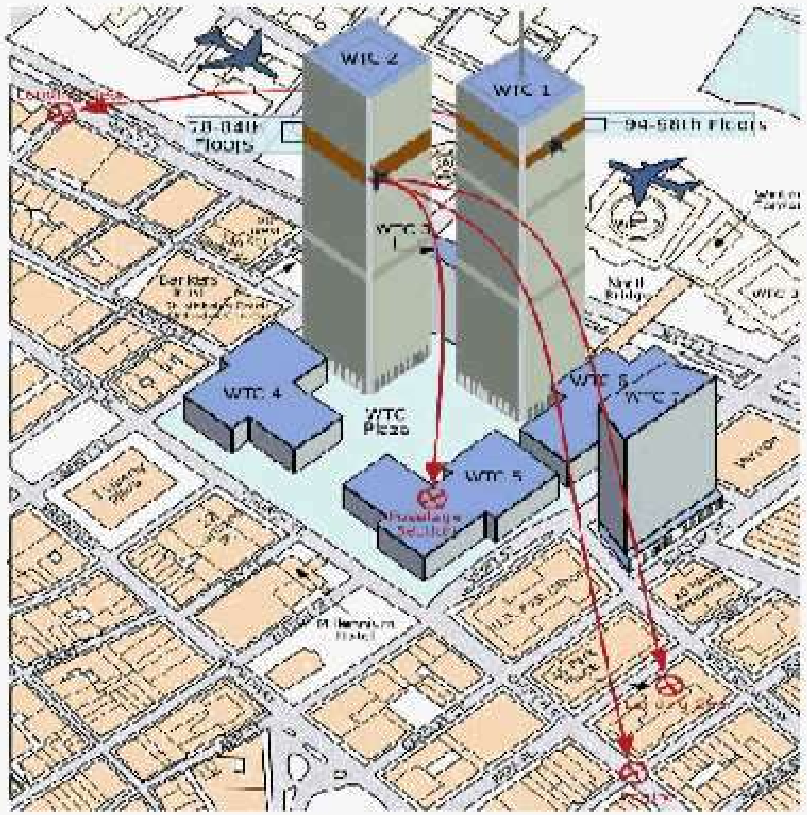

Standard Hijack Code (7500) no their transponders to alert controller on ground this is called squawking the hijack code.

اس 7500 نمبر کے کوڈ کو چاروں میں سے کسی بھی پلین کے پائیلیٹ نے نہیں دبایا، اگر ایک پائیلیٹ مرجاتا ہے تو دوسرا پائیلیٹ ہوتا ہے اگر دوسرا پائیلیٹ بھی مرجاتا ہے تو پلین میں (Auto Control) سسٹم ہوتا ہے جو ہمارے پانی کے جہاز میں بھی ہوتا ہے۔ آج کل کے تو سبھی پانی کے جہاز (Auto pilot) سے چلتے ہیں جس طرح ہم پلین میں بیٹھ کر ہمارے سامنے لگے TV Screen پر پلین کو اڑتے دیکھتے ہیں، کیمرے کے ذریعے اسی طرح پائلٹ اور نیچے کنٹرول روم کے لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں، پلین کے سامنے لگے ہوئے کیمرے سے سب دکھتا ہے آج کل زمانہ اتنا آگے نکل چکا ہے کہ آپ انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے سے اپنے بیوی بچوں کو کیمرے کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔

آپ لوگ چاہیں تو یہ سائٹ بھی دیکھ سکتے ہیں۔

1) Air Traffic Organisation- Wikipedia,the free encyclopedia
2) What are done attacks- answer.com
3) What is a drone?- Youtube
4) BBC News- Drones- What are they and how do they work?
5) News for what is drone? what is the pantagons secret?
6) Emrgency Transponder squack code Mzero A.com
7) Transponder(aeronoutics) wikipedia the free encyclopedia.

اگر پائیلیٹ پلین میں ہوتا تو یہ کوڈ ضرور دباتا، اس کے پاس بہت ٹائم تھا اس کوڈ کو دبانے میں دو سے تین سیکنڈ لگتے ہیں، چاروں پلین میں سے کسی نے بھی یہ کوڈ نہیں دبایا اور چاروں پلین کریش ہوئے۔ چاروں پلین میں کسی بھی پلین میں سے کوئی آدمی نہیں ملا تو پلین میں 19 لوگ سعودی عرب

کے تھے۔ 19 ہائی جیکر تھے۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ چاروں میں سے ایک plane story ایسی تھی جس میں جہاز سے لوگوں نے فون کیا، وہ بھی کتنی اونچائی سے، جہاں نارمل موبائل فون کا پکڑنا ممکن ہی نہیں ہے۔ جہاں سے انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو فون کیا۔ مسافروں کو فون کرنے کا وقت دیا گیا۔ لیکن پائلٹ کے پاس 7500 کوڈ بٹن دبانے کے لئے ٹائم نہیں تھا۔ یہ تیسری ہوائی جہاز کی اسٹوری تھوڑی عجیب لگتی ہے، جو ہائی جیکر اور مسافروں کے جھگڑے کی وجہ سے نشانے سے چوک گئی اس پر بھی فلم بنی ہیں آپ لوگ بھی انکا ڈراما دیکھ سکتے ہیں۔ شاید یہ تیسرا ہوائی جہاز World Trade Center کے بلڈنگ نمبر 7 کو ٹکرانے والا تھا۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ اسی لیے یہ اسٹوری بنائی گئی۔ چاروں میں سے ایک جہاز کو امریکہ کے ڈیفنس نے مار گرایا۔ جو امریکہ کے ڈیفنس کے ہیڈ کوارٹر پر گرنے والا تھا، جو انھوں نے نیچے سے دیکھا اور اس کو مار گرایا۔ اگر ہوائی جہاز کے پائلٹوں نے اس بٹن کو دبایا ہوتا تو چاروں جہاز بھی مار گرائے جا سکتے تھے۔ تین ہزار معصوم لوگوں کی جان بچائی جا سکتی تھی میں NEW YORK کئی بار گیا ہوں، جہاں بلڈنگ ہے اس کے قریب سمندر ہے، سمندر میں ہی گرایا جا سکتا تھا کسی کا نقصان نہیں ہوتا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نہ کوئی پائلٹ تھا، نہ ہی کوئی آدمی تھا۔ ہوتا تو یہ بٹن ضرور دباتا اور WORLD TRADE CENTER ٹوٹنے سے بچ جاتا۔

اب ہم WORLD TRADE CENTER کی بلڈنگ کے بارے میں سوچتے ہیں WORLD TRADE CENTER میں 47 کالم تھے۔ 36inch بائی، 16inch اور 52inch بائی 22inch کے کالم تھے۔ جہاز ٹکرانے کی وجہ سے بلڈنگ میں آگ لگ گئی۔ جہاز میں جو ایندھن ہوتا ہے جسکی وجہ سے بلڈنگ میں آگ لگ گئی۔ لیکن ڈیزل یا جیٹ fuel سے آگ لگتی ہے تو زیادہ سے زیادہ لکڑا یک چیزیں اور لکڑی کی بنی ہوئی چیزیں فرنیچر، پگھل سکتا ہے۔ لیکن 52x22 اور 36x16 انچ کے باکس ٹائپ کالم steel کیسے جل سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر جیٹ fuel سے آگ لگی ہے تو 1800 ڈگری سے زیادہ تپش نہیں جا سکتا

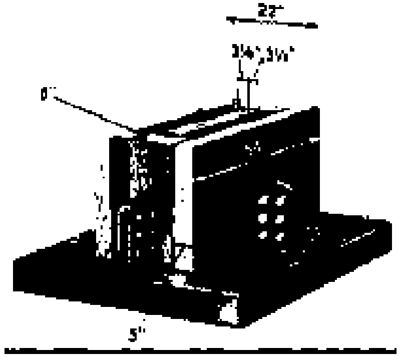

ہے۔ اس کو پگھلانے کے لیے 2800 ڈگری تپش چاہیے۔ تب وہ دھات پگھلے گی۔ تو یہ بلڈنگ صرف جیٹ Fuel میں آگ لگنے سے کیسے گری۔ یہ marine incinerator جس کا کام ہے جلا کر

خاک کر دینا، ڈیزل سے یہ مشین چلتی ہے، جس کے اندر خاص کر کپڑا، لکڑی اور بھی غیر ضروری چیزیں ڈال کر جلایا جاتا ہے، یہ میرے جہاز کا فلٹر ہے جو generators diesel میں استعمال ہوتا ہے، جس کو یہ incinerator جلا نہیں پاتا جو خاص جلانے کے لیے بنایا گیا ہے، فلٹر جس کی موٹائی 2 mile meter ہے تو اتنے موٹے اسٹیل کے پلر 36inch پائیں، 16inch اور 52inch پائیں 22inch کے پلر صرف اور صرف ڈیزل سے کیسے پگھلیں گے۔

کالم کے بارے میں معلومات کے لیے درج ذیل websites پہ جا سکتے ہیں۔

1) 9/11 RESEARCH :THE CORE STRUCTURE

2) IMAGES FOR HOW MANY STEEL PILLAR IN WORLD TRADE CENTER

3) VIEW OF A MILITARY EXPERT WHY DID THE TOWERS OF THE WORLD TRADE CENTER COLLAPSED

---

14 inches square on one meter center(3937) surrounding window with each columns bean secured to others by steel spandral plates about 52 inches 10 feet forminga belt around each floor.

500000 ٹن کا اتنا مظبوط steel tower جس میں اتنے مضبوط بیم اور کالم لگے ہیں۔ جسے ایک 140 ٹن کا ایلومونیم کا پلین آ کے گرا دیتا ہے۔ ایلومونیم اسٹیل سے ہلکا ہوتا ہے چلو ہم تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں اگر پلین آ کے گرا دیتا ہے تو یہ بلڈنگ اس طرح گرنا تھی مگر ایسے نہیں گری جب کسی بھی چیز کو ایک طرف سے دھکا مارو تو وہ دوسری جانب گرتی ہے۔

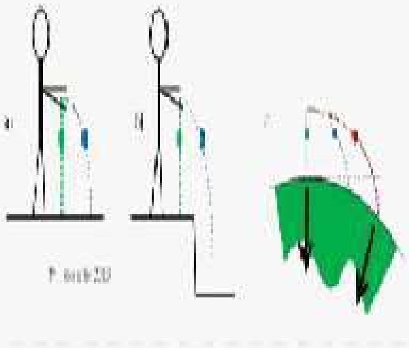

102 منٹ میں پوری کی پوری بلڈنگ سیدھے یا یوں کہیے کہ اپنے پیروں پر گرتی ہے، کیسے ممکن ہے یہ پورا کا پورا طریقہ بالکل اس طرح ہے جس طرح لوگ ممبئی جیسے بڑے شہروں میں بڑی اور پرانی بلڈنگ کو گرانے میں استعمال کرتے ہیں۔ ان بلڈنگوں میں انجینیر (Engineer) کے حساب سے ہر فلور پہ گرینائٹ لگائے جاتے ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں کہیں

9/11 WAS AN INSIDE JOB. ACCEPT IT.

گے تو بم جیسے ایکسپلو زیو طریقے (Explosive method) کا استعمال کرتے ہیں۔ جس سے بلڈنگ سیدھی سیدھی گرتی ہے، آس پاس والی بلڈنگ کو تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح اس بلڈنگ کو گرایا گیا ہے ایسا لگتا ہے کہ شاید اس میں تھرمیٹ استعمال کیا گیا ہے۔ سب سے بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ پوری دنیا کو بتایا جا رہا ہے کہ صرف ٹوئنس ٹاور (Twins Tower) ٹوٹے ہیں پورا دھیان صرف ان دو بلڈنگوں کی طرف ہی دیا جا رہا ہے۔ دنیا کے نیوز چینل اس کے بارے میں زیادہ بتاتے ہیں۔ لیکن تیسرا ورلڈ ٹریڈ سینٹر بھی گرا ہے، جسے بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ اس ٹوٹل کمپاؤنڈ میں 7 ورلڈ ٹریڈ سینٹر تھے۔ 7 میں سے 3 گرائے گئے، بلڈنگ نمبر 1,2 اور 7 ورلڈ ٹریڈ سینٹر بلڈنگ نمبر 7 جو شام میں 5.30 بجے گری ہے جو 47 فلور کی بلڈنگ تھی غالبا 6 سیکنڈ میں گری ہے، اس بلڈنگ سے کوئی بھی پلین نہیں ٹکرایا، اس بلڈنگ میں کوئی بھی آتنک وادی یا ٹیریرسٹ نہیں گیا، پھر یہ بلڈنگ کیسے گری؟

ONLY 5% of Americans know
3 buildings fell on 9/11...
1
2
3
9:50 am
WTC South Tower
COLLAPSED!
10:29 am
WTC North Tower
COLLAPSED!
5:20 pm
WTC Building 7
(for no apparent reason)
COLLAPSED!
Seek the truth about 9/11

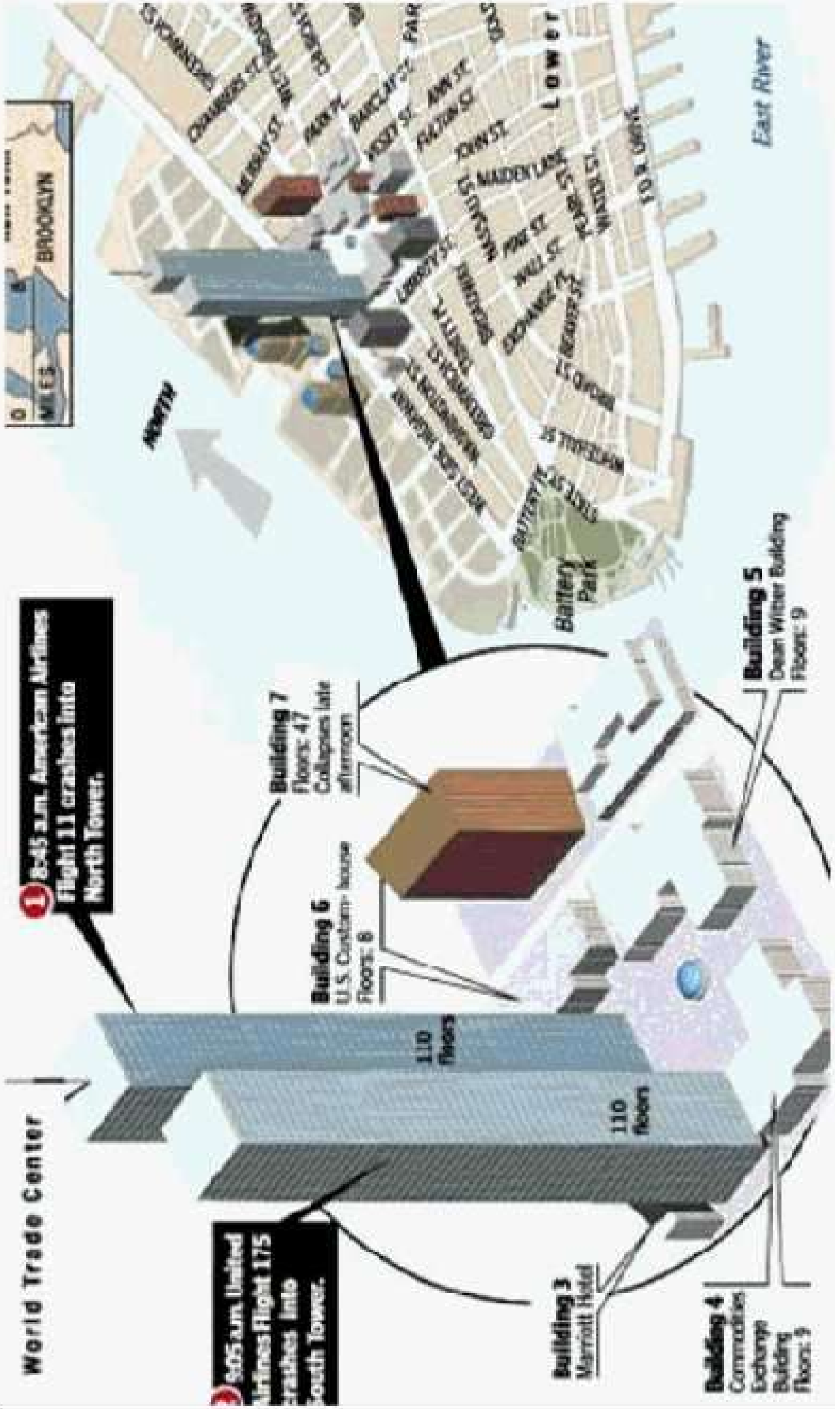
World Trade Center
1 8:45 a.m. American Airlines Flight 11 crashes into North Tower.
2 9:05 a.m. United Airlines Flight 175 crashes into South Tower.
110 floors
110 floors
Building 3 Marriott Hotel
Building 4 Commodities Exchange Building Floors: 9
Building 5 Dean Witter Building Floors: 9
Building 6 U.S. Custom-house Floors: 8
Building 7 Floors: 47 Collapses late afternoon
Battery Park
NORTH
East River
BROOKLYN
Lower

امریکہ بولتا ہے کہ نمبر 1 بلڈنگ گرنے کی وجہ سے، نمبر 1 بلڈنگ کی آگ نمبر 7 بلڈنگ میں لگی۔ نمبر 7 بلڈنگ کے نیچے ایمرجنسی جنریٹر (Emergency Generator) تھا جس کے ڈیزل ٹینک میں آگ لگ گئی۔ سب سے بڑی حیرت اور چونکانے والی بات یہ ہے کہ نمبر 1 اور نمبر 7 کے بیچ میں نمبر 6 بلڈنگ ہے تو اس کو آگ کیوں نہیں لگی؟ پہلے نمبر 6 بلڈنگ کو لگنا چاہیے تھا اس کے بعد نمبر 7 ہے۔ نمبر 6 بلڈنگ کو آگ نہ لگتے ہوئے نمبر 7 بلڈنگ کو آگ کیسے لگ گئی؟ چلو ہم تھوڑی دیر کے لیے مان لیتے ہیں کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی بلڈنگ نمبر 7 میں ڈیزل کی وجہ سے آگ لگی، پہلی بات تو ڈیزل میں اتنے مضبوط پلر پگھلانے کی طاقت نہیں ہے، دوسری بات صبح 9.03 نو بجکر تین منٹ پر آخری پلین ٹکرایا اور بلڈنگ نمبر 7 شام 5.30 ساڑھے پانچ بجے گری صبح 9.am بجے سے شام 5.30p.m بجے تک فائر فائٹر لوگ کیا کر رہے تھے؟ کیا امریکہ جیسے سُپر پاور دیش کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں فائر فائٹنگ نہیں تھا؟ اتنا بڑا طاقت ور دیش کیا ایک بلڈنگ کی آگ بجھانے کی طاقت نہیں رکھتا؟ اس بلڈنگ میں نہ پلین ٹکرایا نہ کسی نے آگ لگائی تو یہ آگ کیسے لگی؟ پلین کے جیٹ فیول (JET FUEL) کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اب بچا ڈیزل، جو ڈیزل انجن کے اندر جلتا ہے۔ وہ اس انجن کو نہیں پگھلا پاتا، تو اتنے موٹے اور کئی ٹن اسٹیل کی بلڈنگ کو کیسے جلائے گا؟ ویسے میں خود ڈیزل میکینک ہوں، ڈیزل میں کتنی طاقت ہوتی ہے یہ میں جانتا ہوں اور جیٹ فیول کیا ہوتا ہے یہ بھی جانتا ہوں۔ میں مرچنٹ نیوی میں کام کرتا ہوں۔ جہاز میں ہر طرح کا تیل لے جاتے ہیں، کس تیل میں کتنی طاقت ہوتی ہے یہ ہمیں سکھایا جاتا ہے۔ میرے پاس Martial data Sheet ہے۔ جیٹ فیول اور ڈیزل فیول میں اتنا موٹا اسٹیل کا پلر پگھلانے کی طاقت نہیں ہے۔ ایسی بہت ساری باتیں اور راز اس ورلڈ ٹریڈ سینٹر بلڈنگ نمبر 7 میں چھپی ہوئی ہیں۔ جس کو نہ امریکہ دکھانا چاہتا ہے اور نہ دنیا کا کوئی نیوز چینل۔

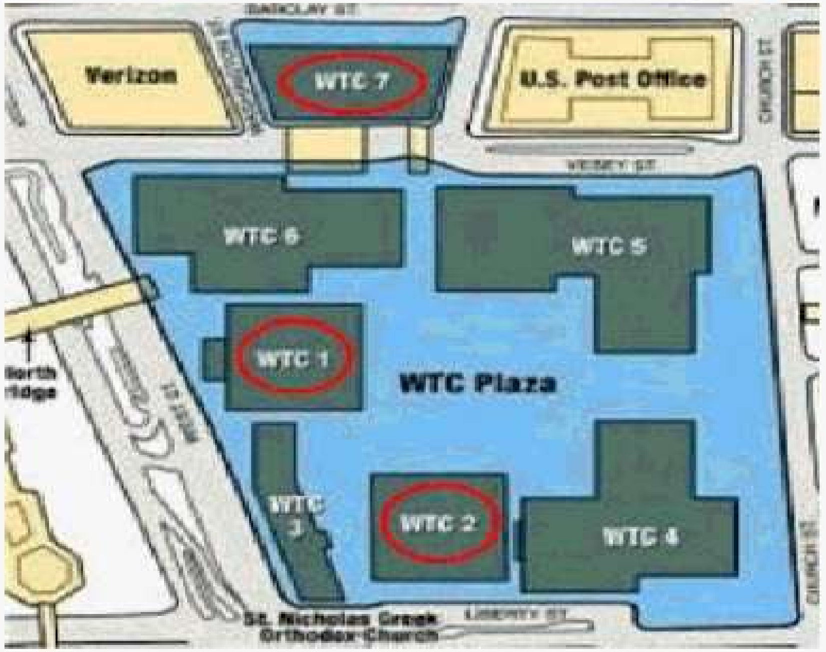

ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹنے سے دو مہینے پہلے ان بلڈنگوں کا بہت بڑا بیا (Insurance) نکالا گیا اور باقاعدہ اس کی وجہ بتائی گئی، ٹریرسٹ اٹیک ہوسکتا ہے۔ جب ان کو پتہ تھا تو انھوں نے سیکیورٹی کیوں نہیں بڑھائی؟ جس طرح ابھی لوگوں کو چیک کرتے ہیں اور میرے جیسے مسلم آدمی کو پریشان کرتے ہیں تو پتہ نہیں ان تیرہ سالوں میں میری طرح اور کتنے لوگوں کو پریشان کیا گیا ہوگا سیکیورٹی چیک کے نام پر، آج تک ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹنے کے بعد 13 سالوں میں ایسا کوئی حادثہ ہوا ہی نہیں تو بیا (Insurance) میں پیسے خرچ کرنے سے اچھا تھا کہ امریکہ دو مہینے پہلے ہی الرٹ ہو جاتا جیسا ابھی ہے تو ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹتا ہی نہیں۔ امریکہ کی سب سے بڑی **شپنگ** کمپنی (ZIM) جو یہودی کی ہے اپنا آفس Building ٹوٹنے سے پہلے شفٹ کرا دیتی ہے۔ اس کا مطلب جو گیارہ ویب سائٹ میں نے پڑھے ہیں، جس کا ذکر میں نے پہلے کیا ہے وہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر مسلمانوں نے نہیں توڑا اور نہ اسامہ بن لادن نے توڑا۔ یہودی نے توڑا ہے یہ تو ویسے ہی ہو رہا ہے کہیں پہ نگاہیں کہیں پہ نشانہ۔ ایک تیر سے کئی نشانے لگائے گئے۔ ایک ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹا امریکہ نے پوری دنیا کے مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا۔ ایک نام کئی کام کئے ہیں یعنی اسامہ بن لادن کے نام سے کئی کام کئے گئے ہیں۔

اصل میں اسامہ بن لادن باقی عربوں کی طرح نہیں تھا، جس طرح ''لگان'' فلم میں عامر خان لوگوں کو بولتا ہے کہ زمین ہماری، ہم ہل چلاتے ہیں، ہم اپنی بیج بوتے ہیں فصل ہم کاٹتے ہیں تو انگریزوں کو لگان کس بات کا دیں؟ بالکل اسی طرح اسامہ بن لادن کا کہنا تھا۔ آئل ہمارا ہم کو اللہ نے

دیا تو ہم اپنے طریقے سے ایکسپورٹ کریں گے، لیکن عربوں کو شاید اسامہ بن لادن کی بات سمجھ میں نہیں آئی، کیونکہ عرب کے لوگ بھی ہم انڈین کی طرح انگریزوں کی چپیٹ میں آ گئے ہیں ان کے مائنڈ کو بھی انگریزوں نے سیٹ کر دیا ہے۔ اسامہ بن لادن امریکن کے لیے (U.S. یورپ U.K) آئل کے لیے راستے کا کانٹا تھا، اس کے تعلقات افغانستان کے طالبان سے اچھے تھے۔ اس سے پہلے جو میں نے پانچ مسلم دیشوں کے بارے میں بتایا، جن دیشوں میں آئل اور گیس ہے اس کے لیے افغانستان کی زمین ضروری ہے۔ آئل اور گیس کی پائپ لائن لے جانے کے لیے تو طالبان کو ہٹانا بھی ضروری تھا اس لیے امریکہ نے افغانستان پر اٹیک کیا مگر دنیا میں اٹیک کرنے کے بھی کچھ قانون ہوتے ہیں، کوئی بھی ملک کسی بھی ملک پر اٹیک نہیں کر سکتا ہے۔

First according to international law as codified in the UN charter disputes are to be brought the UN security council,which alone may authorize the use of force, without this authorization any military activity against another country is illegegal.

second their are two exception: one is that if your nation has been subjected to an armed attack by another nation to may response military by self defense.This condition was not fulfilled by 9/11 attacks, because they were not carried by another nation. afghanistan did not attack united states.Indeed, the 19 men charged with the crime were not afghans.

The other exception occurs when one nation has certain knowledge that an armed attack by another nation is imminent too bring the matter to the security council.

the need for self - defense must be in the generally accepted phrase." instant overwhelming, leaving no choice of means and no moment for delibration. although the U.S government claimed that military operation in afghanistan: were justified by need to prevent a second attack, this need even if real, was clearly not urgent as shown by the fact, that the pentagon did not launch its invasion until almost a month later.

انٹرنیشنل قانون کے حساب سے یونائٹڈ نیشن تک بات کو لے جانا پڑتی ہے اور صرف اسی کے پاس authority ہے کہ وہی اس کو استعمال کر سکتا ہے، اگر آپ لوگ چاہیں تو نیچے دیے ہوئے ویب سائٹ پر جا کر یونائٹڈ نیشن کا مطلب سمجھ سکتے ہیں۔

United nations- wikipedia the free encyclopedia

یونائٹڈ نیشن کے علاوہ کوئی بھی دیش کسی بھی دیش پر یونائٹڈ نیشن کے بغیر حملہ کرتا ہے تو وہ غیر قانونی سمجھا جائیگا۔ دوسری طرف دو طریقے ہیں:

1) اگر آپ کے دیش پر کوئی دوسرا دیش ہتھیار سے حملہ کرتا ہے تو اپنے بچاؤ میں آپ اس دیش پر بھی حملہ کر سکتے ہیں، لیکن 9/11 میں جو امریکہ پر حملہ ہوا اس پر کسی دیش نے حملہ نہیں کیا۔ افغانستان نے امریکہ پر حملہ نہیں کیا اور نہ ہی وہ 19 آدمی افغانستان کے تھے۔

2) اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے دیش کو خطرہ ہے، پھر سے حملہ ہو سکتا ہے تو آپ اس مسئلہ کو یونائٹڈ نیشن میں لے جا سکتے ہیں اور خود کو بچانے کی یونائٹڈ نیشن اجازت دیتی ہے۔ مگر افغانستان میں حملہ کرنے میں کچھ زیادہ ہی جلد بازی دکھائی۔ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ یونائٹڈ نیشن بھی امریکہ کے ساتھ ہے، اس لیے کوئی بھی مسلم یونائٹڈ نیشن کا (Secretary council) نہیں بنا

UN نے اسرائیل کو بنایا یہودی کو ہٹلر نے مارا، بچے ہوئے لوگوں کو فلسطین نے سہارا دیا، آج یہودی فلسطین کو ہی مار رہے ہیں اور UN اسرائیل کا ساتھ دے رہا ہے، ویسے UN دنیا میں

اسلام کا دشمن بھی ہے، بالکل اسی طرح کسی بھی آدمی کو کوئی بھی آدمی یا دیش ڈائرکٹ شک کی بنا پر نہیں مار سکتا۔ پہلے اس آدمی کا جرم ثابت کرنا پڑتا ہے، جو اس نے کیا ہے، جرم ثابت ہونے کے بعد اس کو کوئی سزا دی جاسکتی ہے۔ جس طرح 26/11 کو ممبئی پہ حملہ ہوا، قصاب کو پکڑا گیا، گولی اس کو بھی لگی تھی اس کو بچایا گیا، اس پہ باقاعدہ کورٹ میں سنوائی چلی اس پر جرم ثابت کیا گیا پھر اسے پھانسی دی گئی مگر اسامہ بن لادن کے بارے میں کچھ زیادہ ہی جلد بازی دکھائی گئی ہے۔ آپ نیچے دیئے گئے سائٹ پر بھی جاسکتے ہیں۔

Did 9/11 Justify the war in afghanistan ?

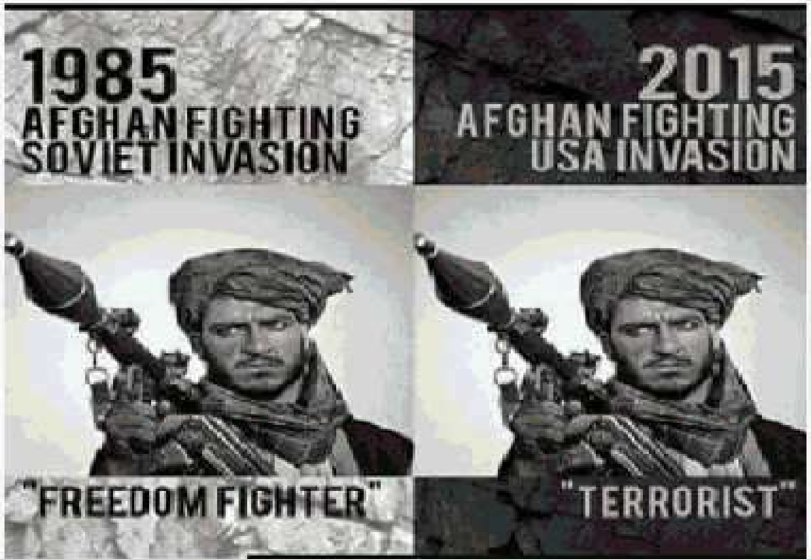
1985
AFGHAN FIGHTING
SOVIET INVASION
2015
AFGHAN FIGHTING
USA INVASION
"FREEDOM FIGHTER"
"TERRORIST"

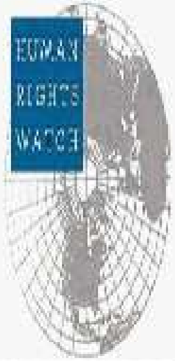
HUMAN RIGHTS WATCH

TERRORIST ? CIA or TALIBAN ?
ASK THE VICTIMS OF DRONE ATTACKS!
FOUNDATION FOR FUNDAMENTAL RIGHTS

اسامہ بن لادن مرا یا زندہ ہے ؟

DEAD
or
Alive?

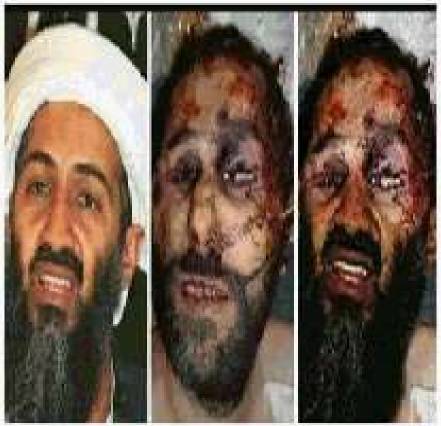

ویسے تو اسامہ بن لادن کے بارے میں دنیا بھر کے میڈیا نے بہت کچھ بتایا، مجھے دنیا کے بنائے ہوئے نیوز پسند نہیں ہے، تقریباً ایسی ساری چیزیں جھوٹی ہوتی ہیں جو مسلمانوں کے بارے میں آتی ہیں۔ مجھے کچھ صحیح لگے جن میں ایک پاکستانی چینل HCP کی ایک رپورٹ دیکھا جس کا نام

Exclusive report from abbottabad was my neighbour Osman bin Laden

اور Al Jazeera کی رپورٹ People and Power Osama my neighbour دکھلایا ہے، جو اس جگہ کے پڑوسی ہیں جہاں اسامہ کو مارا گیا تھا، انھوں نے کیا دیکھا اس رپورٹ میں بتایا ہے، ہماری ہندوستانی میڈیا تو پوری CNN, BBC, FOX کی نقل کرتی ہے، انھوں نے پہلے ایک آدمی کی تصویر بتائی اور کہا کہ یہ اسامہ بن لادن ہے جس کو مارا گیا ہے، جس کا چہرہ پوری طرح خراب ہو چکا تھا، جب کسی پاکستانی چینل نے دعوی کیا کہ یہ بن لادن نہیں ہے یہ پہلے ہی مارے ہوئے آدمی کی شکل ہے تو میڈیا نے اس تصویر کو بتانا بند کیا، اللہ کا شکر ہے اس آدمی کے بارے میں لوگ جانتے تھے، ورنہ دنیا اسی کو اسامہ بن لادن سمجھتی، اتنی اچھی طرح سے اس کی تصویر کو اسامہ کی تصویر سے ملایا گیا تھا، جو تصویر اوپر ہے اور یہ کام رات سے صبح کا نہیں تھا یہ پلان پہلے ہی کیا گیا تھا، اتنی جلدی کسی تصویر کو ہوبہو اسامہ سے ملانا وہ بھی اتنے بڑے آدمی کی ہو نہیں سکتی، میرے پاس ایک India Today میگزین ہے 25 May 2011 کی اس میگزین میں جو بتایا گیا

ہے اور جو مجھے سمجھ میں آیا نیوز اور پڑوسی کی بات سن کر آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں، جس طرح سے بن لادن کا ڈرامہ بتایا گیا، جس ڈرامے کو نام Operation Geronimo دیا گیا 45 منٹ کا ڈرامہ تھا US Navy کے 79 لوگ چھ ٹیم میں چھ ہیلی کاپٹر سے افغانستان کے جلالہ آباد سے اڑتے ہیں، پاکستان میں داخل ہوتے ہیں، پاکستان کو اس کا پتہ نہیں ہوتا، نہ آواز آتی ہے اور نہ ان کے راڈار میں دکھائی دیتا ہے، رات میں 1.15AM میں ایبٹا آباد میں داخل ہوتے ہیں، یہ وقت India Today میگزین کا ہے مگر کچھ پڑوسی کا کہنا ہے 12.15AM کا وقت تھا، جب ہیلی کاپٹر آئے یہ وہ جگہ ہے جو پاکستانی آرمی سے بالکل بغل میں ہے، جس جگہ Kakul Military Academy ہے اور اس پاکستانی آرمی کے بازو میں ایک گھر ہے جس کے کمپاؤنڈ کی دیوار اتنی اونچی ہے کہ باہر سے گھر دکھائی نہیں دیتا اور آس پاس کے لوگوں کو بھی نہیں معلوم کہ وہاں کوئی آدمی، خاص کر اسامہ جیسا آدمی رہتا ہے، اس گھر پر ہیلی کاپٹر اترتے ہیں، اس جگہ کا نام بلال ٹاؤن ہے، اب سیدھی سی بات ہے رات کے ایک بجے لوگ گہری نیند میں ہوں گے، کسی عام آدمی نے نہیں دیکھا ہوگا اور رات میں حملہ کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگ نہ دیکھے ورنہ اصلیت لوگوں کو معلوم پڑ جاتی ویسے ان کے نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ لوگوں نے دیکھا جنہوں نے دیکھا وہ بتا رہے ہیں کہ آدمی امریکن اور پاکستانی تھے، جو پشتون میں بات کر رہے تھے اور صرف دو ہیلی کاپٹر ہی تھے اور میگزین چھ ہیلی کاپٹر بتا رہی ہے، ویسے پڑوسی کو پتہ چلا مگر پڑوس میں آرمی والے بھی تھے ان کو پتہ نہ چلا یہ بڑی تعجب کی بات ہے، آج چھوٹے موٹے پولیس کمشنر کے گھر ہوم گارڈ ہوتے ہیں، اسکول میں واچ مین ہوتے ہیں اور اتنی بڑی اکاڈمی میں کوئی جاگا نہیں تھا اور ان کو پتہ نہیں چلا، واقعی سوچنے والی بات ہے۔ خیر میگزین کے مطابق 1.30AM پر یہ لوگ اس گھر کا گھیراؤ کرتے ہیں، تین آدمی اور دو عورتوں کو مارتے ہیں اور دو عورتیں زخمی ہوتی ہیں، اور ایک کو اسامہ کا بیٹا حمزہ بتایا جاتا ہے، اور دو آدمی کو کوریئر والا اور اس کا بھائی بتایا جاتا

Operation OSAMA

ہے، اور دو عورتوں کی پہچان نہیں بتائی گئی، مطلب صرف تین آدمی میں ایک اس کا لڑکا یا صرف دو آدمی کے ساتھ دنیا کا اتنا بڑا آدمی جس کو امریکہ ڈھونڈ رہا ہے، جس کے سر پر $25 Million امریکی ڈالر کا انعام ہے، جس کی خاطر امریکہ نے پورے افغانستان کو برباد کیا، وہ نہتا ان کو اپنی بیوی کے ساتھ ملتا ہے، یہ اسامہ کو آنکھ میں گولی مارتے ہیں اور اس کی عورت کو پیر پر گولی مارتے ہیں۔ 2.00AM اسامہ مر جاتا ہے، 2.10AM پر ان کا ہیلی کاپٹر ایک عورت اور 9 بچوں کو لے کر اڑنے کی کوشش کرتا ہے، مگر نہیں اڑ پاتا ہے۔ یہ لوگ ان کو محفوظ جگہ لے جاتے ہیں اور ہیلی کاپٹر کو یہ لوگ خود ہی بم سے اڑاتے ہیں۔ جس پڑوسی کا میں نے انٹرویو دیکھا وہ بتا رہا تھا اس ہیلی کاپٹر کو بہت دور سے اڑایا گیا تھا، اگر ایسے ہی چھوڑ دیتے بم سے نہیں اڑاتے تو معلوم پڑ جاتا کہ کس کا ہیلی کاپٹر ہے؟ اب مجھے لگتا ہے یہ ہیلی کاپٹر پاکستانی تھا اور کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے اڑ نہیں پایا، اس لئے اسے بم سے اڑا دیا گیا تھا ورنہ ان کا راز لوگوں کو معلوم ہو جاتا، خیر یہ لوگ 2.15AM کو اسامہ بن لادن کی لاش کچھ کاغذات اور کمپیوٹر کی ہارڈ ڈرائیو لے کر وہاں سے چلے گئے، 3.30AM منٹ پر اوبامہ یہ اعلان کرتا ہے کہ لادن مر گیا اور راتوں رات اسے بیچ سمندر میں پھینک دیتے ہیں کسی کو دکھائے بغیر، جب صبح ہوتی ہے تب لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ لادن مر گیا، ڈی این اے ٹیسٹ اتنی جلدی نہیں ہوتا جو ہوا تھا۔ افغانستان پر امریکہ نے حملہ کیا اسامہ بن لادن کے لیے، دس سال بعد اسامہ بن لادن پاکستان کے ایبٹ آباد میں ملتا ہے، وہ بھی ٹھیک اوبامہ کے دوسری بار پریسیڈینٹ بننے کے الیکشن سے پہلے۔ راتوں رات اس پر حملہ ہوتا ہے اس کو مار دیا جاتا ہے، اور بنا کسی کو دکھائے اسے پانی میں پھینک دیا جاتا ہے، نہ کسی کو اس کی تصویر دکھائی گئی نا DNA ٹیسٹ کیا گیا اسے بیچ سمندر میں پھینک

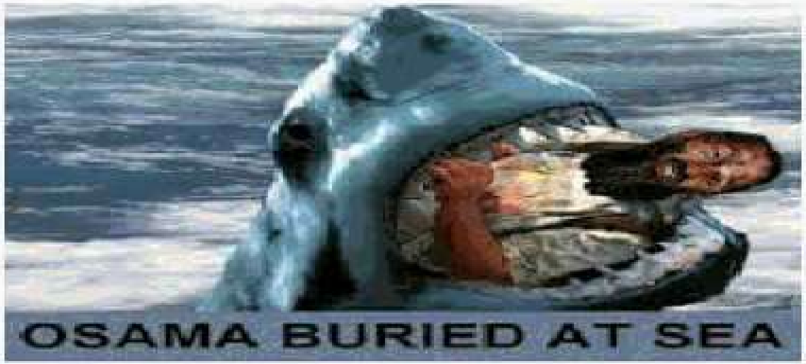

دیا گیا۔ دنیا والوں کو نیوز چینل کے ذریعے بتایا گیا کہ وہ پتا کر ڈالتے تو طالبان اسے ڈھونڈ لیتے۔

میں بھی پانی کے جہاز میں کام کرتا ہوں۔ میرے جہاز میں ایک رشین چیف انجینئر نے پانی میں خودکشی کی۔ امریکہ کا ایک پورٹ ہے corpus christy ہمارا جہاز اس پورٹ میں جارہا تھا، چیف انجینئر جہاز میں لاپتہ تھا، پہلے ہمارے کیپٹن نے ہم سبھی لوگوں کو جہاز میں ڈھونڈنے کو کہا۔ وہ جہاز میں نہیں ملا تو کیپٹن نے امریکہ والوں کو انفارم کیا کہ ہمارا جہاز رک گیا ہے، ہم لوگوں نے جہاز گھما کر اسے ڈھونڈنا شروع کردیا، چار گھنٹے پہلے اس چیف انجینئر کو جہاز میں دیکھا گیا تھا، چار گھنٹے پہلے جہاز جس جگہ پر جس لوکیشن پر تھا رڈار کے ذریعے اور جی پی ایس سسٹم کے ذریعہ پتہ لگایا اور وہ لوکیشن امریکن کے کوسٹ گارڈ اور نیوی والوں کو دی گئی، ہمارا جہاز بھی اس لوکیشن پر پہنچ گیا، نیوی کا ایک پلین آیا جس میں سکینر لگا ہوا تھا، اگر اس کا کپڑا بھی اوپر آئے گا تو بھی سکینر میں دکھائی دے گا نیوی کے اس پلین کا سکینر اتنا پاورفل ہوتا ہے، اس کے بعد ایک ہیلی کاپٹر آیا وہ ڈھونڈ رہا تھا۔ دو marine speed boat آئے انہوں نے بھی ڈھونڈنا شروع کیا اور ہمارے جہاز کے بیس (20) لوگ بھی پانی میں نظر رکھے ہوئے تھے، اخیر تک وہ چیف انجینئر نہیں ملا۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ چار گھنٹے پہلے جو آدمی امریکہ کے سمندر میں کودتا ہے جسے خود امریکہ ڈھونڈ نہیں پاتا ہے تو طالبان اسامہ بن لادن کو کیسے ڈھونڈ لیتے؟ کم سے کم لوگوں کو دکھایا ہوتا کہ ہم نے اسامہ بن لادن کو مارا، صرف اوبامہ نے اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا لیکن امریکہ کے لوگوں کو بھی نہیں دکھایا گیا۔ یہ تھا ان کا ڈرامہ جسے سب لوگ نہیں سمجھ پا رہے ہیں۔ کوئی بولتا ہے تو کوئی لکھ چکا ہے، مجھے بھی یہ یقین نہیں ہوتا کہ لادن یہاں مارا گیا ہے۔ ویسے دنیا کے 90% فیصد مسلمان پاگل ہیں یہ بات امریکہ جانتا ہے، ورلڈ ٹریڈ تین ٹوٹے اور صرف دو بتائے گئے، تیسرے کے بارے میں لوگ امریکہ سے سوال نہیں کرتے کہ وہ کس نے توڑا؟ تو اسامہ کا ڈرامہ سمجھنے کے لیے مسلمانوں کو کتنا وقت لگے گا؟ جتنا وقت سمجھنے میں لگے گا تب تک اسامہ بیچ میں مر جائے گا۔ ورنہ مسلمان ایک سوال ضرور پوچھتا کہ آپ کو ایک سال سے معلوم تھا کہ اسامہ اس جگہ ہے تو اسے دن میں کیوں نہیں مارا؟ جو ایک سال سے وہاں تھا وہ ایک دن میں بھاگنے والا نہیں تھا۔ دن میں سب نے دیکھا ہوتا کہ لادن کو امریکہ نے مارا۔ اس کا مطلب ثابت ہوتا ہے کہ یہ پورا ڈرامہ تھا۔ لیکن ہم

تھوڑی دیر کے لیے اس کو سچ مان کر چلتے ہیں، اگر یہ سچ ہے تو کیا پاکستان اتنا کمزور ہے جس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے ملک میں آتا ہے اور ہیلی کاپٹر سے حملہ کر کے چلا جاتا ہے اور اگر اتنا آسان ہے تو india پاکستان پر حملہ کیوں نہیں کرتا؟ جب india ہمارے پڑوسی ملک بھوٹان میں گھس کر حملہ کر سکتا ہے، تو پاکستان میں کیوں نہیں؟ میرے مہاراشٹر کے شوسینا کے ایک لیڈر نے کہا تھا کہ اگر نریندر مودی کی سرکار آئے تو پاکستان کو چھ مہینے میں ختم کر دے گی۔ آج دو سال ہو گئے ہیں ختم کرنے کی بات تو دور، نریندر مودی بنا بولے پاکستان کے وزیراعظم نواز شریف کو جنم دن کی مبارک بادی دیے جاتے ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان ایک دوسرے کے لیے اتنے چوکنے ہیں کہ زمین کی لڑائی میں تو ایک انچ زمین ادھر ادھر ہونے نہیں دیتے ان کے پانی کی حد بھی انھیں معلوم پڑتی ہے، اگر غلطی سے بھی ادھر والا اُدھر گیا یا اُدھر والا ادھر آیا تو سیدھا اڑا دیتے ہیں، ہندوستان کی فوج 31December 2015 کو پاکستانی مچھواروں کی بوٹ اڑا دیتی ہے اور نیا سال مناتی ہے، ان کو پانی میں حد معلوم پڑتی ہے، بیچارے دونوں طرف کے غریب مچھوارے جیل میں سڑ رہے ہیں جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ یہ مچھلی مارنے کے وقت غلطی سے ایک دوسرے کی حد میں جاتے ہیں، ان کو یہ پانی نہ کھلائی پڑے اس لئے ان کو مار دیا جاتا ہے اور پاکستان کے لوگ اس کے جواب میں پٹھان کوٹ میں 31 December 2016 کو حملہ کر کے نیا سال مناتے ہیں۔ پھر انڈیا اس کا جواب امریکہ کی طرح پاکستان میں گھس کر کیوں نہیں دے سکتا؟ کیوں حافظ سعید کو جا کر مار نہیں سکتا؟ کسی نے پرویز مشرف سے کہا کہ ہندوستان بھی امریکہ کی طرح کر سکتا ہے پٹھان کوٹ کا جواب پاکستان میں گھس کر دے سکتا ہے، پرویز مشرف غصہ ہو گئے اور کہا اتنا آسان نہیں ہے، ہم بھی کیمیائی ہتھیار رکھتے ہیں، جب پٹھان کوٹ میں حملہ ہوا تب ان کا یہ جواب تھا، مطلب انڈیا نہیں کر سکتا امریکہ کر سکتا ہے، انڈیا کے غریب مچھوارے کو پاکستان گھسنے نہیں دے سکتا، مگر امریکہ کو اپنے ملک میں گھسنے دے سکتا ہے، شاید ایک دن امریکہ ان کے گھر میں بھی اسی طرح گھسے گا، کسی دن ان کے bed room میں بھی بنا بتائے امریکہ داخل ہوگا اور یہ اپنی عورتوں کو بھی پیسوں کی خاطر امریکہ کی گود میں سلائیں گے، جس طرح اسامہ کا ڈرامہ بتایا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان بھی اس ڈرامے میں شامل تھا، ورنہ آج پاکستان کا امریکہ دشمن ہوتا، مگر آج بھی یہ لوگ

دوست ہیں۔ دوسری طرف اگر اسامہ پاکستان میں ملا ہے تو افغانستان کو کیوں برباد کیا؟ اور جس آدمی کو افغانستان میں ڈھونڈ رہے ہو اگر وہ پاکستان میں ملتا ہے اس کا مطلب پاکستان دشمن ہونا چاہیے، مگر پاکستان آج بھی امریکہ کا دوست ہے اور آج بھی امریکہ افغانستان کے طالبان کو ختم کرنے کے لیے پیسے دیتا ہے، پچھلے سال میں جب امریکہ میں تھا تب 19 May 2015 وہاں کے اخبار USA Today میں ہیڈ لائن تھی کہ After a decade of war Taliban still standing مطلب ایک صدی کے بعد بھی طالبان وہاں کھڑا ہے، اس اخبار کے مطابق امریکہ آج بھی وہاں ہر سال $5B (billion) امریکی ڈالر ختم کرتا ہے، طالبان کو ہٹانے کے لیے۔ اگر یہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا بدلہ ہے تو امریکہ نے بدلہ لے لیا۔ اگر لادن مر گیا تو اب وہاں امریکہ پیسہ کیوں لگا رہا ہے؟ کیوں ہندوستان افغانستان کا پارلیمنٹ ہاؤس بناتا ہے؟ جب کہ حافظ سعید ان کے حساب سے دہشت گرد ہے۔ اظہر مسعود جس کو ہندوستان کی حکومت آزاد کر چکی ہے، یہ وہی افغانستان ہے جہاں چھوڑا گیا تھا۔ اگر حافظ سعید کھلے عام اسامہ کے جنازہ کی نماز ادا کرتا ہے تو امریکہ کی نظر میں وہ دہشت گرد کیوں نہیں ہے؟ کیوں انڈیا کی آواز امریکہ نہیں سنتا، انڈیا روزانہ بولتا ہے 26/11 کا حملہ حافظ سعید نے کیا ہے۔ اس کے باوجود بھی حافظ سعید کھلے عام گھوم رہا ہے، اس کا مطلب حافظ سعید کی نماز بھی امریکہ کے کہنے پر پڑھائی گئی ہے، ورنہ امریکہ کا ڈرامہ کسی کو سچ نہیں لگتا، حافظ سعید بھی امریکہ کا آدمی ہو سکتا ہے کیونکہ امریکہ کے پاس لوگوں کو یقین دلانے کے لیے ہم نے اسامہ کو مارا ہے حافظ سعید سے اچھا کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ حافظ سعید اور امریکہ کے بیچ سودا ہوا ہوگا تم میرا ساتھ دو میں تمہارا ساتھ دوں گا، تم نماز پڑھو گے تو لوگوں کو یقین ہوگا کہ اسامہ مر گیا ہے، ہم تم کو انڈیا سے بچائیں گے، ویسے ان دونوں کی ملی بھگت سے ایک دوسرے کا ساتھ دینے میں اسامہ کا فائدہ ہے اگر اسامہ زندہ ہے، کیونکہ امریکہ خود اسے Most Wanted بلواتا تھا اور خود ہی اسے مارنے کا دعوی کرتا ہے، اب اسامہ کو اس کے بڑھاپے میں بھاگنے کی ضرورت نہیں، اوباما اور حافظ سعید نے اس کا کام آسان کر دیا۔ اور دوسری سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیوں یہ حملہ جان بوجھ کر رات میں کیا گیا؟ تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے جس طرح انہوں نے 9/11 کا حملہ کیا ورلڈ ٹریڈ سینٹر گرا کر تب ان کا مقصد دنیا کو بتانا تھا، مسلمانوں پہ الزام لگانا تھا اور یہ بلڈنگ

وہاں موجود تھی صرف ان کو پلین دکھانے تھے کہ یہ دیکھو یہ پلین آ کر ٹکرائے، مگر یہاں معاملا الگ تھا کیونکہ اندر اسامہ تھا ہی نہیں ورنہ یہ لوگ بھی اسے دن کے اجالے میں سب کو بتاتے کہ یہ چھ ہیلی کاپٹر گئے اور بن لادن کو ہم نے مارا۔ پاکستان اور امریکہ کے لوگوں کو بتاتے کہ دیکھو ہم نے اپنے دشمن کو مار دیا ہے، جو مارنے میں شامل بتائے گئے تھے ان میں 20 کو مارا گیا، شاید انہوں نے سچ بولنے کی کوشش کی تھی، ایسے بے شمار سوال ہیں جو میرے جیسے عام آدمی کے دماغ میں ہے ان سب سوالوں کا جواب ہے تیل اور گیس کی پائپ لائن جو افغانستان سے پاکستان آنے والے ہیں اور کراچی سے گجرات کا سکہ (sikka) بہت نزدیک ہے، جہاں Reliance کی Refinery ہے، سارا کھیل تیل کا ہے اور اس کھیل میں اگر کسی کا فائدہ ہوا ہے، تو وہ ہتھیار بنانے والی کمپنی اور Security والوں کا، جب سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹا ہے تب سے آج تک اربوں ڈالر کا فائدہ سیکورٹی والوں کو ہوا ہے، لوگوں کو سیکورٹی کے نام پہ جاب ملے ان سب کے ہاتھوں میں ہتھیار آ گئے زمین سے لے کر ہوائی، پانی کے راستے سب جگہ سیکورٹی کے نام سے کام ہو رہا ہے CCTV کیمرے کا کاروبار خوب چلتا ہے۔ بس کسی کا نقصان ہوا ہے تو وہ میری قوم کا۔ لاکھوں لوگ افغانستان میں مارے گئے اور پاکستان کو جیتے جی جہنم بنا دیا۔ معصوم بچے اسکولوں میں مارے جاتے ہیں۔ کالج میں بھی حملے ہوتے ہیں اور ٹیچروں کے جیب میں پہلے قلم ہوا کرتا تھا آج بندوق رکھتے

DID YOU KNOW
OVER 20 NAVY SEALS WHO (ALLEGEDLY) "KILLED" OSAMA BIN LADEN ARE NOW DEAD.

ہیں۔ مطلب اسکول کو جنگ کا میدان بنا دیا ہے۔ اگر بچے اور ٹیچر ہتھیار چلائیں گے تو فائدہ ہتھیار بنانے والی کمپنی کا ہوگا اور میری قوم ختم ہوگی، امریکہ میں جو ہتھیار رکھنے کی اجازت ہے اوبامہ اسے ختم کرنا چاہتے ہیں، باقاعدہ پارلیمنٹ میں انھوں نے آواز اٹھائی کہ ہتھیار ہاتھوں میں نہیں آنا چاہیئے ورنہ کرائم بڑھے گا، لوگ ایک دوسرے کو جان سے مار دیتے ہیں۔ اصل میں امریکہ کو جنت اور پاکستان کو جہنم بنانا چاہتے ہیں اور انھوں نے بنایا بھی ہے۔ آج پاک جگہ کو ناپاک بنانے میں امریکہ اور خود پاکستان ہے۔ امریکہ میں جب بارش زیادہ گرنے کے امکانات ہوتے ہیں تب تو لوگوں کے موبائل میں امرجنسی الرٹ کے میسج آنا شروع ہوتے ہیں گھر سے لوگ باہر نہ جائیں، flood flash warning آتی ہے، امریکہ اتنا خیال رکھتا ہے اپنے ملک میں بسنے والوں کا اور پاکستان تبلیغی جماعت پر پابندی لگا کر پاکستان کو الرٹ کرتا ہے، آپ جماعت میں مت جاؤ، لیکن امریکہ کو قوم کو ختم کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ویسے امریکہ افغانستان سے چلا گیا ہے، ابھی امریکہ میں الیکشن ہونے والا ہے جیسے ہی الیکشن ہو جائے گا جو بھی جیت کر آئے گا وہ کوئی نہ کوئی بہانہ کر پھر سے افغانستان واپس آئے گا کیونکہ اسے پائپ لائن ڈالنا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر بش نے توڑ کر افغانستان اور عراق میں معصوم مسلمانوں کو مارا، اس کا کسی کو افسوس نہیں لیکن جب ایک جوتا بش پر پڑا جو عراق

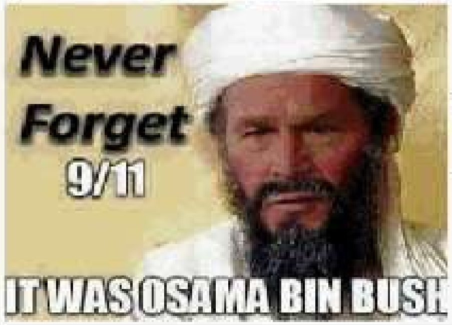
Never
Forget
9/11
IT WAS OSAMA BIN BUSH

کے ایک journalist منتظر الزیدی muntadhar al zaidi نامی آدمی نے مارا، بش اور اس کے امریکہ والے زندگی بھر افسوس کریں گے۔

پھنس گئے اوبامہ

اسامہ بن لادن مرا یا زندہ ہے؟ یہ تو میں نہیں جانتا اور نہ مجھے اوبامہ پر بھروسہ ہے۔ مگر اوبامہ کا فائدہ ہو گیا۔ اوبامہ دوسری بار الیکشن جیت گیا۔ کہنے کو تو پورا نام براک حسین اوبامہ ہے۔ باپ مسلم ہے، مگر مسلمانوں کی ہمدردی نہیں ہے۔ امریکہ کی ہسٹری میں پہلا کالا آدمی امریکہ کا پریسڈنٹ بنا، وہ بھی اس وقت جس وقت امریکہ کی گاڑی افغانستان میں اٹک گئی۔ تیرہ سال سے افغانستان جو ایک غریب دیش ہے۔ لیکن امریکہ جیسے طاقتور دیش کو ۱۳ سال تک لڑنے پر مجبور کیا اور آج تک لڑ رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی دیش امریکہ سے نظر ملانے کو ڈرتا ہے۔ اور طالبان امریکہ سے نہیں ڈرتے۔ اگر امریکہ کی یورپ (U.K.) کینیڈا (Canada) یا یوں کہیے کہ جتنے بھی کرسچن دیش ہیں اور اسرائیل (Israel) مدد نہیں کرتا تو امریکہ افغانستان والی لڑائی تقریباً ہار چکا ہوتا۔ اگر طالبان اور جتنے بھی ٹیررسٹ امریکہ نے بنائے ہیں اگر ان جہادیوں کے پاس ایئر بیس (Air Base) یا ہوا میں اڑنے والے فائٹر پلین (Fighter Plan) ہوتے جس طرح امریکہ کے پاس ہیں تو میں سمجھتا ہوں جتنے بھی ملک مل کر امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں اور مسلمانوں کو جہادی بنا کر مار رہے ہیں۔ ان سب دیشوں کو یہ جہادی بھاری پڑ جاتے۔ بنا فائٹر پلین کے ان لوگوں نے ۱۳ سال تک امریکہ سے لڑنے کا جذبہ دکھایا، واقعی سوچنے کی بات ہے اور بڑی بات ہے۔ ایسے برے وقت میں امریکہ کے گوری چمڑی والے یا یوں کہیے کہ امریکہ کے گوروں نے اس کالے آدمی کے ہاتھ میں گورنمنٹ (Government) دیدی۔ جو کالا بھی ہے۔ اور جس کا باپ مسلم بھی ہے۔ ایک تیر سے کئی نشانے کیے ہیں۔ کیوں کہ امریکہ میں کالے اور گورے کی بڑی پروبلم (Problem) ہے۔ اور یہ کالے لوگ افریقہ (Africa) کے دیشوں سے آئے ہوئیں ہے۔ وہ کالے لوگوں میں اور مسلمانوں میں اتنی پروبلم (Problem) نہیں تھی۔ کیونکہ افریقہ کے دیشوں میں کئی مسلم کالے ہیں۔ آپ حضرت محمد ﷺ کے وقت میں ہمارے حضرت بلال حبشی بھی کالے تھے۔ انھوں نے ایک دن فجر کی اذان نہیں دی تو سورج نہیں نکلا، کالے لوگ اللہ کو بھی پیارے ہیں

اور بلال حبشی آپ ﷺ کو بھی بہت پسند تھے۔ بڑی ہی چالاکی سے گوروں نے کالے لوگوں کو کالے لوگوں سے لڑایا، جس کا اثر سوڈان(Sudan) میں ہوا، سوڈان میں کرسچن اور مسلمان دونوں کالے لوگوں کے بیچ میں لڑائی ہوگئی اور آج سوڈان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ جس طرح انڈیا(India) پاکستان(Pakistan) بن گیا، اسی طرح سوڈان کا ایک حصہ کرسچن ہوگیا اور ایک حصہ مسلمانوں کا ہوگیا۔ دوسری طرف امریکہ کی حالت افغانستان کی جنگ کی وجہ سے خراب ہوگئی۔ اب اس پوری حالت کا ذمہ دار یا دوسرے لفظ میں کہوں کہ پورا ٹھیکرا اس کالے آدمی کے سر پر پھوڑا جائے گا۔ اگلی بار کوئی کالا الیکشن(Election) جیت کر نہیں آئیگا۔ Donald turmp بھی کام کر رہے ہیں۔

کچھ دن پہلے انڈیا میں ایک فلم آئی ”پھنس گئے اوبامہ“ لیکن مجھے لگتا ہے حقیقت میں پھنس گئے اوبامہ۔

Corporate World

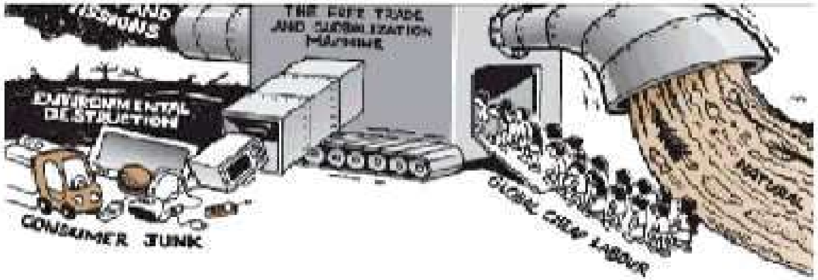

اصل میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے پیچھے کارپوریٹ ورلڈ(Corporate World) کا ہاتھ ہوتا ہے۔ کارپوریٹ ورلڈ جس کو ہم ہندی میں ادیوگ جگت بولتے ہیں، اس ادیوگ جگت کے ادیوگ پتی جیسے امبانی، اڈانی، ٹاٹا برلا اور جو دنیا میں 62 امیر لوگ ہیں، جن میں 9 عورتیں ہیں، جتنا پیسہ ان کے پاس ہے پوری دنیا کی غریبی مٹا سکتے ہیں، یہ لوگ دن بہ دن امیر بنتے جا رہے ہیں اور غریب دن بہ دن غریب ہوتا جا رہا ہے، امیر کو امیر بنانے میں دنیا کے سیاسی لیڈر کا بڑا ہاتھ ہے، ان لیڈر کو ریس کے گھوڑے کی طرح پالتے ہیں، کارپوریٹ ورلڈ والے جس طرح ریس کا گھوڑا دوسرے گھوڑوں کے مطابق اچھا کھانا، اچھے اصطبل میں رہتا ہے، نہلانے کھلانے کے لیے آدمی ہوتے ہیں، ویسے ہی سیاسی لیڈر کے ساتھ بھی ہوتا ہے ان کو اچھے سے اچھا کھانا، اچھے سے اچھا کپڑا، اچھی

سے اچھی گاڑی، بنگلہ، سوئز بینک کے اکاؤنٹ میں پیسہ جمع ہوتا ہے، اتنا پیسہ جتنا ان کی آنے والی نسل بھی بیٹھ کر کھا سکتی ہے۔ کارپوریٹ ورلڈ چاہے تو گنگو تیلی کو دے راج، گدھے کے سر پہ رکھ دے تاج، کیونکہ ان کا پیسہ بولتا ہے۔ اور آج کل تو لوگ نوٹ لے کر ووٹ دیتے ہیں، ہر ووٹ کا 500 روپے سے کم طے نہیں ہوتا ہے، کارپوریٹ کا دوسرا سب سے بڑا ہتھیار ہے میڈیا، ٹی وی چینل والے، اخبار والے، یہ میڈیا کا ایک نام دیتے ہیں کہ یہ آدمی، یہ گھوڑا ہمارا ہے، اس پر ہم نے بولی لگائی ہے، میڈیا اپنا کام کرتی ہے، اکثر وہی نیتا جیت کر آتا ہے، یہ جس گھوڑے پر بولی لگاتی ہے وہی گھوڑا جیت کر آتا ہے۔ آج کی میڈیا گھوڑے کی ریس میں گدھے کو جتانے کی طاقت رکھتی ہے۔ لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ گھوڑے کے بیچ میں گدھا بھاگ رہا ہے، ان کے کیمرے اور قلم گدھے کو گھوڑے سے اچھا بتاتے ہیں اور آخر کار گدھا ہی ریس جیتتا ہے اور لوگ گدھے کو پانچ سال تک گھوڑا سمجھتے ہیں، جیسے کہ پہلے گنگو تیلی کی کہاوت تھی۔ میڈیا آج کل چائے بیچنے والے کو وزیر اعظم بنا دیتی ہے۔ جتنا پیسہ امریکہ کے کالے گھوڑے پر امریکہ کے کارپوریٹ نے لگایا اس سے کہیں زیادہ چائے بیچنے والے پر ہندوستان کے ادیوگ پتیوں نے لگایا ہے۔ اتنے پیسے اس چائے بیچنے والے کے پاس کہاں سے آئے؟ اور اتنے پیسے ایک چائے بیچنے والا کیسے لوٹائے گا؟ اور کس شکل میں لوٹائے گا؟ یہ کسی اندھے بھگت نے نہیں پوچھا، لوگ بھی گھوڑے کی ریس کا مزہ لیتے ہیں، جیسے ریس کورس میں لوگ گھوڑے کو بھاگتے دیکھنے جاتے ہیں ان کو صرف گھوڑے کو دیکھنا ہے، اول نمبر پر آنے والوں کو لوگ یاد رکھتے ہیں، دوسرے نمبر پر آنے والے کو بھول جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک عام آدمی میڈیا کا ڈرامہ گھوڑوں کی ریس کی طرح دیکھتا ہے، جب یہ گھوڑے الیکشن جیت آتے ہیں تب تو ان کی ہر بات کی قیمت ہوتی ہے، کارپوریٹ تو پیسہ دیتا ہی ہے، حکومت کے پیسے کی تجوری کی چابی بھی ان کے پاس ہی ہوتی ہے، سونے پہ سہاگا ہوتا ہے، جب دل میں آئے دنیا کے کسی بھی ملک میں جاتے ہیں، پاکستان تو ایسے جاتے ہیں جیسے اپنے گھر میں واپسی کر رہے ہیں، آدھی رات میں ان کے لیے پاکستان کے دروازے کھلے رہتے ہیں، ان کے پہنے ہوئے سوٹ بھی لاکھوں میں بکتے ہیں، چائے بیچنے والے کے سوٹ کی قیمت لاکھوں میں رمیش ویرانی جیسے لوگ لیتے ہیں، دنیا عام آدمی کے پیسوں سے گھومتے ہیں، پورا خرچ حکومت کے خزانے کا ہوتا ہے لیکن فائدہ کارپوریٹ ورلڈ کا ہوتا ہے،

لوگوں کو لگتا ہے وزیر اعظم ہمارے لیے دنیا گھومتے ہیں، جو بھی ہوتا ہے سب کارپوریٹ ورلڈ کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہوتا ہے، کس چیز کی قیمت کیا ہونی چاہیئے یہ کارپوریٹ اور سیاسی لیڈر دونوں طے کرتے ہیں، عام آدمی کو کتنا فائدہ دینا چاہیئے اس کی فکر ان کو نہیں ہوتی۔ میں ساری چیزیں اس کتاب میں نہیں بتا سکتا، ہر چیز میں گھوٹالہ ہے مگر میں یہاں تیل کی مثال دیتا ہوں کیونکہ تیل سے میری قوم کا تعلق ہے۔ آیئے میں آپ کو تیل کا کھیل سمجھاتا ہوں، میں آپ کو اپنے ہندوستان کی مثال دیتا ہوں، جیسے ہمارے ہندوستان میں 2013 میں کانگریس کی حکومت تھی، اس وقت ایک بیرل کچے تیل کی قیمت 200 امریکن ڈالر تھی، آج 2016 میں بی جے پی حکومت ہے، آج ایک بیرل تیل کی قیمت 30 USD ڈالر ہے۔ ایک بیرل میں 159 letters لیٹر تیل آتا ہے، اگر حساب لگاتے ہیں تو 12000 روپئے میں ایک بیرل تیل ملتا تھا 2013 میں مطلب RS 75.47 روپئے کا ایک لیٹر کچا تیل ہم کو ملتا تھا اور 2016 میں 30 Dollar کے حساب سے Rs 2010 کو ایک بیرل تیل ملتا ہے یعنی Rs 12.64 روپئے میں ایک لیٹر کچا تیل ملتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ پچھلی حکومت خود خسارے میں تھی اور ہم کو سبسڈی دے رہی تھی، اس معاملے میں پچھلی حکومت کی تعریف کر رہا ہوں گیس کے سلینڈر میں بھی سبسڈی دی تھی، اور یہ حکومت سبسڈی چھوڑنے کی نصیحت دیتی ہے گیس کی بات کر کے میں بات کو گھمانا نہیں چاہتا، میں صرف تیل کا کھیل بتا رہا ہوں، اب حکومت کو تیل سستا مل رہا ہے، ضرورت سے زیادہ مگر پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں مل رہا ہے، جب کہ آج پٹرول ہمیں Rs 19 روپئے لیٹر سے پٹرول پمپ میں ملنا چاہیے؟ ابھی آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ فائدہ کس کو مل رہا ہے، یہ فائدہ حکومت اور تیل کی کمپنی کو مل رہا ہے اور وہ ہے امبانی جیسے لوگ جو گجرات کو ماڈل بنانے کی بات کرتے ہیں، جن میں کچھ مسلم بھی ہیں ان کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ گجرات کو بنانے میں ان ادیوگ پتی کا ہاتھ ہے۔ ٹاٹا، اڈانی، بجاج، گودریج یہ سارے لوگ گجرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ نریندر مودی نے انہیں سستی زمین دے کر ان کا فائدہ کیا اور انہوں نے نریندر مودی کا فائدہ کیا، ورنہ اوبامہ سے زیادہ پیسہ الیکشن میں مودی کے پاس کہاں سے آیا؟ اور لوگوں نے سمجھا وکاس ہوا اور اپنے ہندوستان کو ان کے ہاتھ میں دے دیا تاکہ یہ پورے ملک کا وکاس کریں، مگر یہ گجراتی برادرس تو صرف اپنا فائدہ کر رہے ہیں، یہ کارپوریٹ ورلڈ کو فائدہ

حکومت کی طرف سے ہے، ویسے یہ کارپوریٹ ورلڈ کا سب سے برا وقت چل رہا ہے اور اس برے وقت میں حکومت ان پر مہربانی کر کے الیکشن کا احسان اور پیسہ چکا رہی ہے اور اپنے اکاؤنٹ میں پیسے جمع کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ اگلا الیکشن ہارنے والی ہے، موقع ملا تو چوکا مار رہے ہیں، اگلی بار ان کی ٹیم کو اتنی اچھی پچ نہیں ملے گی، یہ پچ اسکور بنانے کے لائق ہے۔ ویسے جب میں 6 مہینے پہلے امریکہ میں تھا تب امریکہ میں ایک گیلن تیل 1.2 Doller تھا ایک گیلن میں 3.7 litter تیل آتا تھا مطلب 80 انڈین روپئے میں 3.7 litter تیل ملتا تھا، جتنے پیسے میں ہم کو ہندوستان میں ایک لیٹر تیل ملتا ہے، مطلب امریکہ سے بھی دوگنا مہنگا تیل ہندوستان میں ہے اور ہندوستان سے سعودی عرب نزدیک ہے، ہندوستان سے سعودی عرب جانے کے لیے پانی کے جہاز کو چار دن لگتے ہیں، امریکہ جانے کو 20 دن لگتے ہیں، امریکہ سے سستا تیل ہندوستان میں ملنا چاہیئے۔ اب امریکہ کی عوام سمجھدار ہے اس لیے فائدہ عوام کو بھی ملتا ہے اور امریکہ نے عربوں کو بیوقوف بنا کر پروٹیکشن کے نام پر اگلے 100 سالوں کا تیل جمع کر کے رکھا ہے، اگر یہ عوام کو فری میں بھی دیں گے تو بھی انھیں فرق نہیں پڑے گا کیونکہ یہ تیل ان کو بھی مفت میں ملا ہے۔ جب کارپوریٹ ورلڈ کے دن خراب آتے ہیں تب ان کے گھوڑے ان کے کام آتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ہر میڈیا یا ہر نیتا بکاؤ ہوتا ہے، جیسے ان میں کچھ لیڈر صدام حسین جیسے بھی ہوتے ہیں جو کارپوریٹ کو زیادہ ساتھ نہیں لیتے، ایسے لوگوں کو پھانسی چڑھنا پڑتا ہے اور جو لوگ ان کی اجازت کے بغیر تیل بیچتے ہیں جیسے آج کی تاریخ میں ISIS ان کو ٹیررسٹ بنا کر مار دیا جاتا ہے یا ان کو ختم کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں۔ اصل میں ان جیسے لوون سے کارپوریٹ ورلڈ کا بہت نقصان ہو رہا ہے، اب جو **تیل کی قیمت کم ہوئی ہے اس کی وجہ ISIS ہے جس کو بغدادی چلاتا ہے۔**

اب ہم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کیسے ISIS کی وجہ سے دنیا میں تیل اتنا سستا ہوا ہے، میں آپ کو

Political Enthusiasm for the Pipeline Cools As Price of Oil Dives

تھوڑی آسان زبان میں سمجھاتا ہوں، پھر آپ کو میں ISIS کے بارے میں بتاتا ہوں جو آج کل بہت مشہور ہے اور ہر کسی کی زبان پہ بغدادی کا نام ہے، کوئی اسے اسرائیل کا یہودی آدمی بتاتا ہے، کوئی امریکہ کا دوست بتاتا ہے۔

میں آپ کو سیدھے سمجھاتا مگر شاید آپ کے سمجھ میں نہیں آئے گا اس لیے مثال دے رہا ہوں تاکہ عام آدمی میری بات کو آسانی سے سمجھے۔ میرا گاؤں سمندر کے نزدیک ہے، میرے گاؤں میں ناریل کے درخت زیادہ ہیں، جس کو کھیتی نہیں باڑی کہتے ہیں، جو ہم مسلمانوں اور ہندوؤں کی ہے، باڑی مہاراشٹرا والوں کی ہے مگر اس ناریل کے دھندے کو چلانے والے کیرالا کے لوگ ہیں جو دوسری ریاست کے ہیں، جن کی زبان بھی ہم سے الگ ہے۔ یہ ہماری ریاست میں آکر ناریل کا کاروبار کرتے ہیں، یہ لوگ ناریل کے پیسے یہاں کے لوگوں کو دیتے ہیں اور ناریل ممبئی جیسے بڑے شہروں میں بیچتے ہیں اور ان کے اپنے کیرالا والوں کی ہی ناریل کی دکانیں ہوتی ہیں، یہ کاروبار کیرالا والے کرتے ہیں۔ ویسے یہ لوگ سال بھر کے لئے پورا درخت ہی لے لیتے ہیں، سال بھر جتنے ناریل درخت پہ آتے ہیں سب یہ لوگ لے جاتے ہیں، باڑی والوں کو کسی بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، سال میں پیسہ آجاتا ہے۔ جس طرح عرب صرف تیل کے پیسے لیتے ہیں، دماغ لگانے والے کام کرنے والے دوسرے ملک کے ہوتے ہیں۔ مثال کے لیے ایک ناریل کی قیمت تین روپئے پکڑتا ہوں فرض کرو یہ لوگ ایک ناریل کے تین روپے مالک کو دیتے ہیں اور یہ لوگ ممبئی کے

دکان میں سات روپئے میں بیچتے ہیں اور دکاندار اسے دس روپئے میں گاہک کو بیچتا ہے، اب فرض کرو میرے ادھر کے لوگ کیرالا والے کو اپنی ناریل کی باڑی نہیں دینا چاہتے، نہ سال بھر کے لیے اور نہ ان کو ناریل بیچنا چاہتے ہیں، یہ خود درخت سے نکالنا چاہتے ہیں، جس طرح ہمارے مہاراشٹرا کے راج ٹھاکرے اور ادھو ٹھاکرے یوپی اور بہار کے لوگوں کو پسند نہیں کرتے اور ان کے باپ بال ٹھاکرے نے بھی 1950 میں گجراتی کو مہاراشٹرا سے باہر کرنے کی بات کی تھی، اس کے بعد 1960 میں مدراسی کے پیچھے پڑ گئے 1980 میں مسلمانوں کے خلاف اور 2000 میں بہاری کے خلاف۔ اسی طرح اگر ناریل کی باڑی والوں نے بھی کیرالا والوں کے ساتھ کیا تو کیا ہوگا جس طرح آج ISIS عراق میں کر رہا ہے، اگر یہ لوگ ناریل کی جو مارکیٹ قیمت ہے اس قیمت سے بیچتے ہیں تو ان کو سات روپئے کا فائدہ ہوگا، کیونکہ کیرالا والے ان کو تین روپئے ہی دیتے ہیں مگر ان کے سامنے وقت یہ آتی ہے کہ ان سے سیدھے طور پہ کوئی دوسرا ناریل نہیں خریدے گا۔ بس اگر یہ لوگ ناریل دس روپئے میں خود بیچ سکتے ہیں، جس کا پورا 100% منافع ان کو ہی ملے گا مگر دس میں ان کو ان کا مال ختم کرنے میں ایک مہینہ لگے گا، مگر زیادہ بیچنے کے لیے ان کو اس دھندے کے کھلاڑی دلال کے پاس جانا پڑے گا، جو کیرالا والے ہی ہیں اور سب دلال ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں، جس طرح آج سعودی عرب پہلی بار خسارے میں آیا، اس کا تیل نہیں بکا ویسے تیل کی ایک خاصیت کہ کبھی خراب نہیں ہوتا آج ہو سکتا ہے عرب کو نقصان ہو گیا، مگر آج نہیں تو کل بک جائے گا فی الحال ان کے دلال ان کے ساتھ کھیل رہے ہیں، اب یہ لوگ بنا دلال کے سیدھے ناریل نہیں بیچ سکتے یا پھر ان کو کیرالا کے دکاندار کو لالچ دینا ہوگا، ان کا ناریل دکاندار کو Rs 6 روپئے میں بیچنا پڑے گا اور ان کی دکان تک لے جانا پڑے گا، دکاندار کے ایک روپئے کا فائدہ ہوگا اور ناریل والے کو اس کی محنت کے تین روپئے ملیں گے، مطلب جس ناریل کے اسے تین روپئے ملتے تھے اس کے دماغ اور ہمت سے Rs 6 روپئے ملیں گے، دونوں کا فائدہ ہوگا۔ اب اس میں نقصان دلال کا ہوگا اب دلال اگر شریف ہے تو وہ سوچے گا لوگ سمجھدار ہو گئے ہیں، اپنا مال خود بیچنے کی ہمت رکھتے ہیں، یہ لوگ اپنا بوریا بستر بند کر کے کیرالا چلے جائیں گے اور اگر دلال شریف نہیں ہے تو یہ مارکیٹ میں لوگوں کو بولے گا ان سے سیدھے طور پہ ناریل مت خریدنا، اب دکاندار بھی کیرالا والے ہیں، اگر انھوں نے ان سے مالی

نہیں خریدا تو ان کا مال رہ جائے گا اب جس کو زیادہ ضرورت ہے یا جو سست ہے یا جس میں ہمت نہیں ہے وہ اس جھگڑے میں کوئی کیرالا والے کے پاؤ کے پاس واپس جائے گا اور کوئی کیرالا والا یا دوسرا آدمی چپکے سے ناریل Rs 5 میں بیچے گا اب اگر پانچ روپئے والا ناریل مارکیٹ میں آئے گا تو سات روپئے میں وہی ناریل کوئی نہیں خریدے گا، یہ حال اب ہوا ہے تیل کا۔ اب یہ تیل کے دلال ہیں امریکہ، اسرائیل جس طرح کیرالا والے مہاراشٹرا میں آتے ہیں، اسی طرح یہ لوگ عراق، سیریا اور جتنے بھی مسلم ممالک ہیں ادھر جاتے ہیں تیل کے دلال یہ لوگ ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ کیرالا والے مہاراشٹرا میں آکر دادا گیری نہیں کرتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے سوا ناریل نہیں بیچ سکتے۔ اب ان سے پنگا لینے والا کوئی نہیں، عربوں میں ہمت نہیں ہے، صرف صدام تھا جو عربوں کو بولتا تھا تیل امریکن ڈالر میں مت بیچو اور امریکہ کے بغیر بیچو مگر عربوں کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ صدام نے کویت پہ حملہ کیا، عربوں نے امریکہ کو بلایا، اب امریکہ نے عربوں سے دس سال کا اگریمنٹ بنوایا کہ وہ دس سال تک مفت تیل لے جائے گا، دس سال اس نے مفت میں تیل لیا مگر یہ اگریمنٹ 2011 میں ختم ہونے والا تھا، اب اس نے 9/11 World Tread Center گرا کر عربوں پہ الزام لگا کر عربوں کو ڈرا دیا جن کا نشانہ لادن تھا کیونکہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر توڑا گیا ان کے لیے لادن کیوں ضروری تھا، کیونکہ افغانستان کی زمین ان کو چاہیے، یہ میں پہلے ہی اس کتاب میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ اب صدام عربوں سے الگ ہوا تھا اور کمزور بھی ہوا تھا کیونکہ اپنوں نے ساتھ چھوڑ دیا، شیعہ اور عرب امریکہ کے ساتھ تھے اور عراق پہ پابندی لگائی گئی تھی، تیل کے دلالوں کی وجہ سے، UN کی وجہ سے، مگر پھر بھی صدام امریکہ کے لیے خطرہ تھا، کیونکہ یہ بیوقوف نہیں تھا، عربوں کی طرح اور نہ ڈرپوک تھا، بڑی ہی چالاکی سے کیمیائی ہتھیار کے بہانے سے شیعہ عربوں کی ناسمجھی کا اور ان کے آپس کے جھگڑے کا فائدہ اٹھا کر امریکہ نے صدام کو مار دیا، مگر اس کو مارنے سے اس کی فوج نہیں مری اس کی اتنی بڑی فوج تھی جس میں کچھ نے لڑائی لڑی، کچھ چھپ گئے جو صدام کے جانے کے بعد بیروزگار بن گئے کیونکہ اس کی فوج میں زیادہ تر سنی تھے اور امریکہ نے صدام کو پھانسی دے کر شیعہ کے ہاتھ میں حکومت دے دی، اب جو سنی فوجی تھے انھوں نے امریکہ کے جانے کا انتظار کیا انھوں نے امریکہ کے عراق سے جانے کے بعد ہتھیار اٹھائے، پڑوس کے ملک

سیریا میں Tunisia کی آگ لگ چکی تھی تو تونیسیہ کے بارے میں اسی کتاب میں سیاست میں بتا چکا ہوں۔ لوگ بشار الاسد سے استعفیٰ مانگ رہے تھے، اسد نے انکار کیا، اس کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ایران، لبنان اور عراق کے شیعہ نے اسد کی مدد کرنا شروع کی، اب یہ لڑائی شیعہ سنی کی ہو گئی اب سیریا اور عراق کے جو سنی تھے، انھوں نے اور جو صدام کے وقت فوجی تھے انھوں نے ایک ایک کر کے عراق کے تیل والے حصے پہ قبضہ کرنا شروع کیا جس میں بغدادی کا نام لوگوں کے سامنے آیا، یہ صدام کا آدمی ہے، جب امریکہ کو کسی کو مارنا ہوتا تب وہ دنیا کی نظروں سے اس آدمی کو گرا دیتا ہے، اس نے صدام کو مارنے سے پہلے صدام کو بدنام کیا، معمر قذافی کو بھی مارنے سے پہلے بدنام کیا گیا، اب جو نارتھ کوریا (Noth Korea) کا صدر Kim Jong Un کو بھی میڈیا کے ذریعے بدنام کیا جا رہا ہے یہ کام یہ لوگ کرتے ہیں، تا کہ لوگ ان کو ہیرو نہ سمجھے، کیونکہ میڈیا کا ہیرو صرف امریکہ ہی ہے اور اس جنگل کا شیر بھی امریکہ ہے، اس لیے ہمارے جنرل V.K Singh میڈیا کو Prostitute کہتے ہیں، اس کا مطلب بازارو عورت ہوتی ہے، جو پیسوں کی خاطر کسی کے ساتھ بھی سوتی ہے۔ اب بغدادی کے ساتھ بھی یہی ہو رہا ہے، روزانہ کوئی نہ کوئی چینل آپ کو اس کے بارے میں برا بولتے دکھے گا، میں بغدادی کو اچھا یا برا نہیں بول سکتا، میرے حساب سے وہ اپنی زمین کی لڑائی لڑ رہا ہے، اس کا نام بھی بغدادی ہے، اس کا مطلب وہ بغداد سے ہوگا۔ ویسے اس کا اصل نام

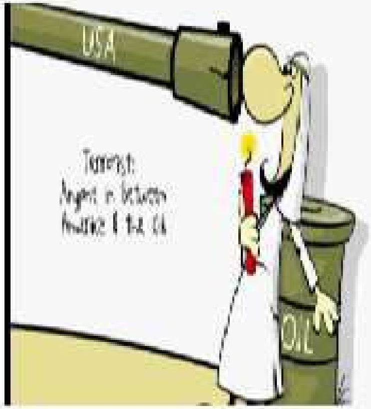

Ibrahim awad Ibrahim al bader ہے میڈیا نے اسے اور بھی بہت سے نام دیے ہیں۔ رہی بات قوم کی ہمدردی کی تو مجھے اس میں نظر نہیں آتی، ورنہ یہ آدمی برما کے مسلمانوں کے لیے

لڑتا، فلسطین اور غزہ کے لیے بھی آواز اٹھاتا، اب اس کے دل میں کیا ہے یہ میں نہیں جانتا، ہوسکتا ہے ان سب باتوں پر اس کا دھیان ہے، مگر اپنے گھر کی لڑائی میں مصروف ہے خیر بغدادی سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ مجھے تیل ہندوستان میں سستا مل رہا ہے جن کو ملتا ہے، ان کا فائدہ ہے یہ لوگ انکے قبضے والا تیل بلیک مارکیٹ میں بیچتے ہیں اور اس پیسے سے ہتھیار خریدتے ہیں۔ جتنے پیسے ہتھیار خریدنے میں گئے اتنے پیسوں میں دنیا بھر کے مسلمانوں کی غریبی مٹا سکتے تھے۔ یہ ہمارے شیعہ اور سنی جن کے جھگڑوں کی وجہ سے یہ لڑائی ہے، نریندر مودی کے بیان کے حساب سے 40 ملک ان سے تیل خریدتی ہے، امریکہ کو اس کی دلالی نہیں ملتی اور نہ امریکہ تیل کے کنویں برباد کرنا چاہتا ہے، ورنہ شاید آٹھ دن میں ہی ISIS کو ختم کرتا، اگر تیل کے کنویں ہی ختم ہو جائیں گے تو کارپوریٹ ورلڈ ختم ہو جائے گا اور کارپوریٹ ختم تو اوبامہ بھی ختم اور مودی donald trump بھی ختم، نہ رہے گی بانس نہ بجے گی بانسری۔ جس طرح میں آپ کو ناریل کی مثال دی اگر ناریل کے درخت ہی توڑ دیں گے تو ناریل کہاں سے لائیں گے؟ اور جب ناریل ہی نہیں رہیں گے تو لوگ اپنا پیٹ کیسے پالیں گے؟ میرے حساب سے آٹھ دن کافی ہے ISIS کو ختم کرنے کے لیے مگر امریکہ صرف ان کے ٹھکانے پر بم مار رہا ہے، جہاں یہ لوگ رہتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات ان کو satellite یہ پتہ لگتا ہے کہ ان کے ٹھکانے کہاں ہے؟ اوپر سے برابر نشانہ لگاتے ہیں، روس تو سمندر میں Sub Marine سے اتنی دوری سے سیریا میں ISIS پر آسانی حملہ کرتا ہے، اس کو سمندر سے دکھائی دیتا ہے، مگر ہتھیار کہاں سے آتے ہیں یہ نہیں دکھتا۔

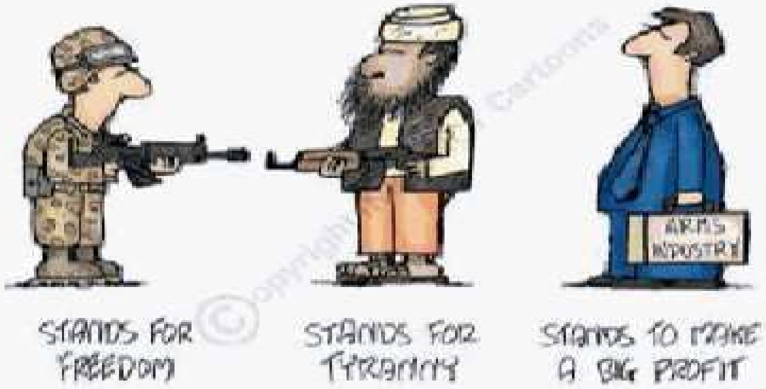
ARMS INDUSTRY
STANDS FOR FREEDOM
STANDS FOR TYRANNY
STANDS TO MAKE A BIG PROFIT

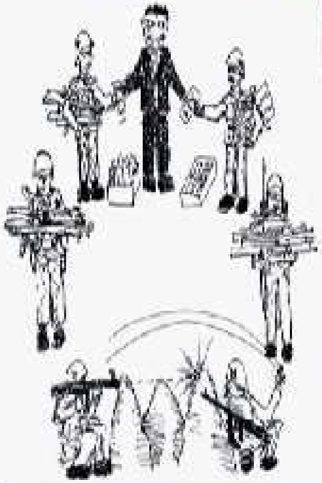

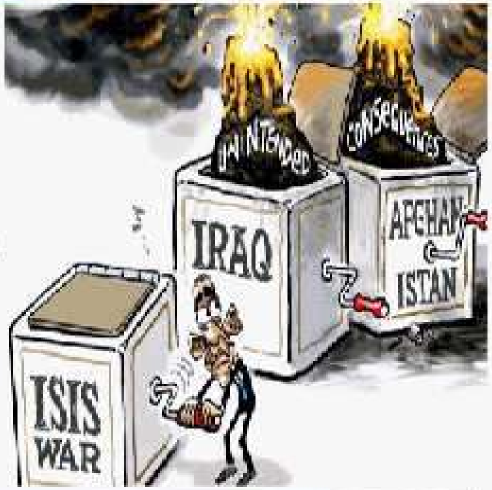
UNINTENDED
CONSEQUENCES
IRAQ
AFGHANISTAN
ISIS WAR

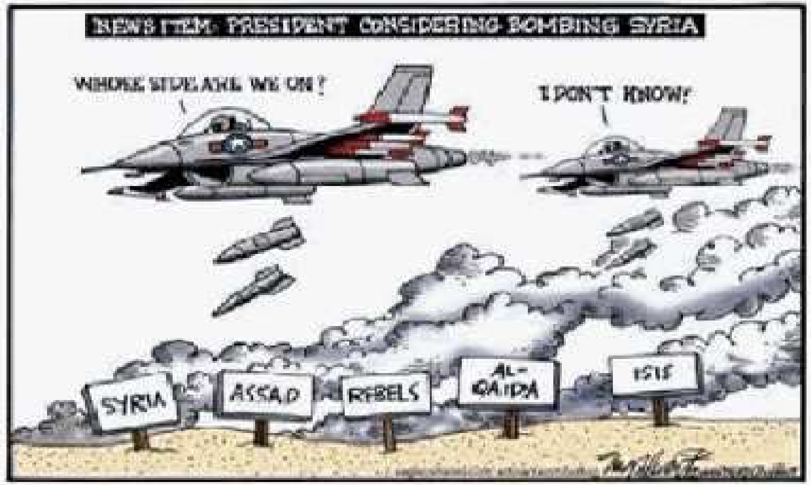
NEWS ITEM: PRESIDENT CONSIDERING BOMBING SYRIA
WHOSE SIDE ARE WE ON?
I DON'T KNOW!
SYRIA
ASSAD
REBELS
AL-QAIDA
ISIS

تو کیا ان کو یہ پتہ نہیں کہ ان کے پاس ہتھیار کہاں سے آتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں اگر سیریا اور عراق کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے اور کہیں سے بھی ہتھیار ان تک پہنچنے نہ دیا جائے اور نہ ہتھیار خریدنے کے لیے پیسہ ان کے پاس آئے، جو تیل بیچ کر آتا ہے اگر تیل سیریا اور عراق سے باہر نہ جائے، تو پوری لڑائی بنا کسی کو مارے ختم ہو سکتی ہے، اگر تیل باہر نہیں گیا، تو ان کے پاس ہتھیار لینے کے لیے پیسے نہیں آئیں گے اور اگر ہتھیار باہر سے نہیں آئے تو اب لڑائی ختم ہوگی۔ مگر یہاں امریکہ تیل کے کنویں کو بچا کر سیریا سے بھی پائپ لائن لے جانے کا کر رہا ہے۔ شیعہ سنی کو ایک دوسرے سے لڑا رہا ہے ہتھیار بنانے والی کمپنی کا کا فائدہ کر رہا ہے، جو کارپوریٹ ورلڈ ہی بناتا ہے، جو زیادہ تر یہودی اور عیسائی کی ہے، اس میں ہمارے ہندوستان کے برہمن بھی دال میں تڑکہ لگانے کا کام کرتے ہیں، یہ یہودی کی عیسائی کی برہمن کی سوچ ہے، جو مسلمان نہیں سمجھتے، یہ لوگ 100 سال بعد کی سوچتے ہیں، ان کو اس جگہ پہ مکمل قبضہ کرنا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو ختم کر کے اسرائیل کو سینٹر بنائیں، تیل کا کنگ بنائیں جو آج سعودی ہے، اور دوسرا گیس کا کنگ ایران ہے، سعودی ایک DVD Player ہے آج کا جس طرح یہ دنیا گول ہے، اسی طرح CD, DVD بھی گول ہوتی ہے۔ DVD player میں ڈی وی ڈی سینٹر میں ڈالتے ہیں اور ڈی وی ڈی پلیئر اسے گھماتا ہے ڈی وی ڈی کو گھمانے میں لائٹ سے پاور ملتی ہے، اسی طرح دنیا بھی گول ہے جس کو سینٹر سے سعودی عرب چلاتا ہے، اس دنیا کا ڈی وی ڈی پلیئر سعودی عرب ہے، جس طرح ڈی وی ڈی کو طاقت لائٹ سے ملتی ہے اسی طرح اس دنیا کے ڈی وی ڈی پلیئر سعودی عرب کو طاقت تیل سے ملتی ہے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ڈی وی ڈی کا ریموٹ کنٹرول امریکہ کے پاس ہے، جب چاہے Pause کا بٹن دباتا ہے جب چاہے آگے لے جاتا ہے، جب چاہے پیچھے لے جاتا ہے، فی الحال اس ریموٹ کی بیٹری ISIS کی وجہ سے کمزور ہوئی ہے، پہلے یہ ریموٹ امریکہ سے ہی چلتا تھا، آج بیٹری کمزور ہونے کی وجہ سے اسے نزدیک آنا پڑا ہے، اگر سعودی عرب کا ریموٹ ISIS کے ہاتھ میں چلا گیا تو دنیا کا چکر اسلام کے ہاتھ میں آئے گا اور یہ ریموٹ یہودی، عیسائی، برہمن نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں آئے، اس دنیا کو مسلمان چلائے، اس لئے بڑی چالاکی سے شیعہ اور سنی کی لڑائی کا فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

تیل کے کنویں بھی رہیں اور مسلم بھی مریں، یہ ان کا اصل کھیل ہے، لیکن اس کھیل میں وقت لگے گا، مگر بشار الاسد کو جلدی ہے، اس کو سو سال بعد کی نہیں شیعہ کی فکر ہے، بشار الاسد کو ڈر ہے کہ اگر ISIS کی طاقت اور بڑھے گی تو اس کا حال حسنی مبارک سے بھی بھیانک ہوگا، اس لیے اس نے روس کو بولا کہ ISIS کو ختم کر دو۔ اب یہ روس آیا تو دلالی کون لے گا؟ امریکہ، اسرائیل، برطانیہ اور ان کا ساتھ دینے والے، یہ سب کارپوریٹ ورلڈ لوگ ہیں اور کارپوریٹ ورلڈ کا دوسرا گروپ ہے روس، چین اور نورتھ کوریا اب ان دلالوں کے بیچ میں پھنسا ہے تیل کا کھیل۔ اور دنیا ہم سے ہماری طاقت قیمتی چیز تیل اور گیس چھیننے میں لگی ہے اور ہم مسلمان شیعہ سنی کی لڑائی میں لگے ہیں، ان دو کارپوریٹ کے بیچ میں ہیں، سنی اب ان کی امریکہ بھی بچا رہا ہے، روس بھی بچا رہا ہے، اور دونوں کو شیعہ بلا رہا ہے اور مزہ دیکھ رہا ہے۔ مگر ایک دن ایسا آئے گا جب شیعہ پوری طرح ان کے جال میں پھنس جائے گا، یہ میں نہیں قرآن بولتا ہے، یہودی عیسائی کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے، یہ دشمن تھے اور دشمن رہیں گے، بس یہ بات میرے شیعہ بھائی کو اللہ سمجھا دے، ورنہ جو حال آج سنی کا ہے، چاروں طرف سے گھر چکا ہے، اگر سب سنی عرب اور ISIS ایک ہوں گے تو امریکہ کو بدلنے میں وقت نہیں لگے گا، تب ایران کا کیمیائی ہتھیار ہی شاید اسے بچا سکتا ہے، ورنہ سب سے بری طرح ایران اور شیعہ پھنس سکتے ہیں، اس سے آگے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، آگے تو اللہ ہی جانتا ہے کیا ہوگا ان شیعہ اور سنی کا، میں بس اللہ سے دعا کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ یہ ایک چھتری کے نیچے آئے، ایک مسجد میں نماز پڑھے، تاکہ تیل کے دلال اپنے یہاں سے بھاگ جائے اور ہماری ڈی وی ڈی کو ہم اپنے طریقے سے چلائیں گے ان شاء اللہ۔

یہ جو بڑی بڑی آئیل (Oil) کی کمپنی، گیس (Gas) کی کمپنی، یہ بڑے بڑے بزنس (Buisness) والے لوگوں کا الیکشن (Election) کا یا گورنمنٹ کا اصل فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی بھی دیش کی پارٹی (Party) الیکشن جیت کر آتی ہے تو سب سے زیادہ فائدہ ان ہی لوگوں کا ہوتا ہے یا یوں کہئے کہ الیکشن (Election) کے لیے ان پارٹیوں کے پاس پیسہ ان ہی لوگوں سے آتا ہے۔ ان کمپنیوں کے پاس خود کی ملٹری (Military)، نیوی (Navy) اور ایئر فورس (Air-Force) نہیں ہوتی۔ تو یہ کسی ملک پہ سیدھا سیدھا حملہ نہیں کر سکتے۔ اب ان کمپنیوں کو اپنا بزنس (Buisness)

بڑھاتا ہے، اپنا فائدہ کرتا ہے۔ جہاں سے آئیل (Oil)، گیس (Gas) نکلتا ہے۔ جو آج مسلمانوں کے پاس ہے، اس پر قبضہ کرتا ہے۔ اسی لیے جتنے بھی وار (War) (تیسری عالمی جنگ) آئیل (Oil) والے مسلم دیشوں میں ہو رہے ہیں ان کے پیچھے ان بڑی بڑی کمپنیوں کا ہاتھ ہے۔

کویت (Kuwait)، عراق (Iraq)، سیریا (Syria) میں لڑائی چلتے چلتے بھی فائدہ ہے۔ لیکن افغانستان والی لڑائی کا فائدہ طالبان کے ہوتے ہوئے مشکل دکھ رہا ہے، لیکن اس جگہ افغانستان والی لڑائی میں سب سے زیادہ فائدہ فی الحال ہتھیار بنانے والی کمپنیوں کا ہو رہا ہے۔ جتنے دن لڑائی چلے گی، جہادی لوگ ہتھیار خریدینگے۔ ہتھیار کی کمپنیاں بھی Corporate World کا حصہ ہے۔ اگر جہادیوں کو ہتھیار سپلائی (Supply) نہیں ہوتے ہیں، تو وہ اتنی لمبی لڑائی کس کے بل بوتے پر لڑینگے۔ میں سمجھتا ہوں ہتھیار سپلائی بند کی جائے لڑائی تقریباً ختم ہو جائے گی۔ شیعہ اور سنّی میں صلح کرائی جائے، دوستی کرائی جائے تو لڑائی بالکل ختم ہو جائے گی، مگر یہ کام امریکہ یا اس کے ساتھ دینے والے ممالک کبھی نہیں کرینگے، کیونکہ لڑائی میں ان کا فائدہ ہے۔ مسلم آپس میں لڑینگے، ان کی طاقت کم ہوگی، امریکہ اور اس کا ساتھ دینے والے ملکوں کو آئیل اور گیس آسانی سے مل جائے گا یا یوں کہئے آئیل اور گیس پر قبضہ ہو جائے گا اور لڑائی جب تک چلے گی ہتھیار بنانے والی کمپنیوں کا فائدہ ہوگا۔ لڑائی ہو رہی ہے تو بھی Corporate World کا فائدہ ہو رہا ہے اور لڑائی ختم ہوگی تو بھی Corporate World کا فائدہ ہوگا۔ اگر کسی کا نقصان ہوگا تو وہ میری قوم کا ہوگا، میرے مسلم بھائیوں کا ہوگا۔ شیعہ مرے یا سنّی مرے، مریں گے تو مسلمان ہی۔

ایسے ہی کچھ بالکل حال ہمارے انڈیا (India) کا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے اروند کیجریوال کئی بڑی کمپنیوں کا نام لیتے ہیں، جس میں گیس کمپنی (Reliance) بھی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے، باقی مسلم دیشوں میں آئیل اور گیس کے لیے مسلمانوں کو مارا جاتا ہے اور انڈیا میں الیکشن جیتنے کے لیے حکومت میں آنے کے لیے دنگے کرائے جاتے ہیں۔ اور اس کا فائدہ راج نیتاؤں کا ہوتا ہے اور ان نیتاؤں سے Corporate World کا فائدہ ہوتا ہے۔ بڑے بڑے ٹھیکے (Contract) ان بزنس والوں کو دیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم سنتے ہیں۔ بڑے بڑے گھوٹالے ہوتے ہیں جیسے کوئلہ گھوٹالہ، 2G گھوٹالہ کے ذریعے گیس کی کمپنیوں کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔ نیتاؤں کا بھی فائدہ ہوتا ہے، اور Corporate World کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔

Danga دنگا انسان کو ننگا بنا دیتا ہے۔

گجرات میں گودھرا اسٹیشن پر سابرمتی ایکسپریس

مثال کے طور پر گجرات میں گودھرا اسٹیشن پر سابرمتی ایکسپریس کے ایک بوگی میں آگ لگ گئی، مسلمانوں پر الزام لگایا گیا۔ یہ بھی حادثہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹنے کے ٹھیک ایک سال بعد کا ہے۔ آج

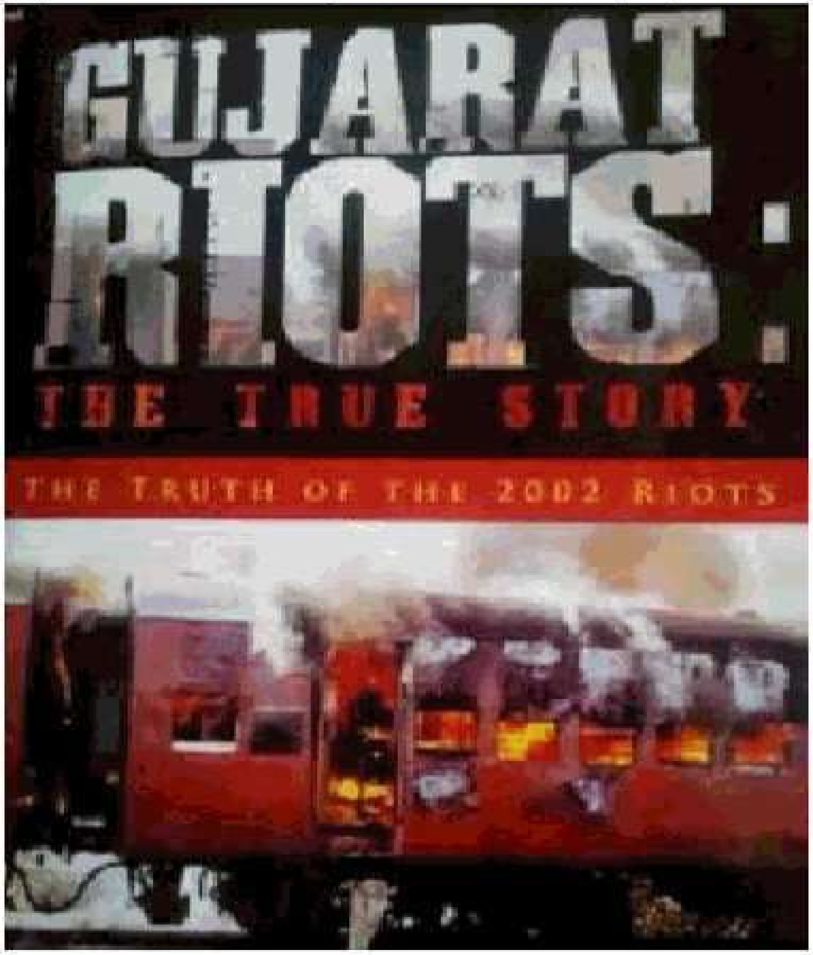

اس حادثے کے بارے میں کئی سچ سامنے آ گئے، جو نیچے دیے ہوئے چار ویب سائٹ (Web Site) پر آپ پڑھ سکتے ہیں۔

1) Godhra train burrning-truth

2) Truth behind the fire in Sabarmati Express (Godhra February 27 2002)

3) Godhra train burrning wikipedia The Free encyclopedia

4) Truth about the train incident Islam awarness

ان چار ویب سائیڈ (Web Site) میں چار (4) نمبر web site کو گجرات سماچار کے رپوٹر نے لکھا ہے۔ جنہوں نے اپنا نام، گھر کا نمبر، آفس کا نمبر بھی دیا ہے۔ یہ چاروں web site میں نے بھی پڑھی تو مجھے سچ پتہ چلا۔ سچ کچھ اور ہے۔

اصل میں کچھ کارسیوک (Kar Sewak) گجرات سے ایودھیا (Ayodhya) گئے تھے۔ واپس لوٹنے کے وقت وہ لوگ غصہ میں تھے۔ ہاتھوں میں ترشول اور لاٹھی بھی تھی، ایودھیا سے احمد آباد سابرمتی ایکسپریس ٹرین میں چڑھ گئے۔ کسی نے ٹکٹ بھی نہیں نکالا۔ گیارہ سو (1100) پینجر کی کیپا سٹی (Capacity) والی ٹرین میں ۲۰۰۰ سے ۲۲۰۰ لوگ ہو گئے جن لوگوں نے ریزرویشن (Reservation) نکالا تھا۔ ان مسافروں کو بھی بھیڑ کی وجہ سے تکلیف ہوئی۔ راستے میں گودھرا اسٹیشن کے ۷۰ سے ۷۵ کلومیٹر پہلے Daahod اسٹیشن پر ٹرین رک گئی، اس اسٹیشن پر کارسیوکوں نے چائے ناشتہ کیا، اس کے بعد اس دکان کو توڑ دیا، صبح 5:30 a.m سے 6:00 a.m کے درمیان 27/2/2002 کو دکان والوں میں اور کارسیوکوں میں جھگڑا ہو گیا۔ بعد میں کچھ بات چیت ہوئی اور ٹرین چھوڑی گئی۔ وہاں کے لوکل پولس اسٹیشن میں ان کارسیوکوں کے خلاف کمپلینٹ (Complaint) 7.oo to 7.15 a.m کے بیچ کرائی گئی۔ بعد میں دوسرا اسٹیشن یعنی گودھرا اسٹیشن میں ٹرین ٹھہر گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ 4 سے 3 گھنٹے ٹرین لیٹ تھی۔ صبح کا وقت تھا اس اسٹیشن پر بھی کارسیوک چائے پینے اتر گئے تھے، چائے والا بوڑھا مسلم آدمی تھا، اس کے ساتھ بھی جھگڑا ہو گیا، اس نے چائے کے پیسے مانگے تو کارسیوکوں نے اس کی داڑھی کھینچی اور اس کی بے عزتی کرنے لگے اور نعرے لگائے ”مندر کا نرمان کرو بابر کی اولاد کو باہر کرو“۔ اس بوڑھے مسلم چائے والے کی 16 سولہ سال کی بیٹی اپنے باپ کو بچانے آئی، پھر ان کارسیوکوں نے باپ کو چھوڑا اور سولہ 16 سال

کی بیٹی کو S-5 نمبر کی بوگی میں اٹھا کر لے کر گئے اور بوگی کا دروازہ بند کر دیا۔ باپ نے دروازہ کھولنے کی بہت کوشش کی، دروازہ ٹھوکا شور مچایا ٹرین چلنا شروع ہو گئی اس آدمی کی آواز سن کے دو چائے والے اس چلتی ٹرین کے آخری ڈبے میں چڑھ گئے اور ٹرین کی چین کھینچی ٹرین ایک (۱) کلو میٹر آگے سگنل فدیہ (Signal Fidia) پر رکی، اس سگنل کے آس پاس کافی مسلم لوگ رہتے ہیں، سب لوگ S-5 بوگی کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے اس لڑکی کو چھوڑنے کو کہا، شاید دروازہ نہ کھلنے کی وجہ سے لوگوں نے پتھراؤ کیا ہوگا، کیونکہ بعد میں رپورٹ میں اس بوگی پر پتھر کی چھوٹ کے نشانات تھے، کارسیوکوں کے پاس لاٹھی تھی، ترشول تھا، دونوں کے بیچ لڑائی ہوئی ٹکراؤ ہوا اب دونوں میں سے کسی نے ٹرین میں آگ لگائی، اس کا پتہ ابھی تک نہیں چلا۔ بہت سارے کمیشن اس گودھرا ٹرین پر ان بارہ سالوں میں بیٹھے۔ کئی لوگوں نے اپنے اپنے طریقوں سے رپورٹ بنائی، سب رپورٹ میں کامن (Common) بات یہی تھی کہ ۲۰ لیٹر گھاسلیٹ پہلے سے بوگی کے اندر تھا۔ کھانا پکانے کا اسٹو (Stove) ملا، چاول ملے ہو سکتا ہے اس لڑکی کو ڈھونڈھنے آئے ہوئے لوگ اور کارسیوک میں لڑائی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے اس S-5 بوگی میں بھاگ دوڑ مچ گئی (ہلچل مچ گئی) اور ہلچل مچنے کی وجہ سے یہ دھکا کی میں اس ۲۰ لیٹر گھاسلیٹ

میں آگ لگی ہوگی جو کھانا بنانے کے لیے رکھا گیا تھا، یا ہو سکتا ہے صبح کا وقت تھا عورتیں اسٹو (Stove) پر چائے بنا رہی تھی اور اس بھاگ دوڑ میں اس جلتے اسٹو کو کسی کا پیر یا دھکا لگا ہوگا، اس وجہ سے بھی آگ لگی ہوگی۔ آگ لگنے کی وجہ سے ۵۹ لوگ مرے جن میں ۲۵ عورتیں ۱۵ بچے تھے، مرد جو تھے وہ شاید بھاگ گئے یا لڑنے کے لیے نیچے اتر گئے اور عورتیں اور بچے ڈر کی وجہ سے اندر ہی رہ گئے، شاید اسی لیے سب سے زیادہ عورتیں اور بچے مرے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جو ۵۹ لوگ مرے وہ ہندو تھے یا مسلم تھے، جو بھی تھے بے گناہ تھے، مگر ان کارسیوکوں نے اس چائے والے کی بے عزتی نہیں کی ہوتی اور اس کی سولہ سال کی لڑکی کو اٹھا کر اس بوگی میں نہیں لے گئے ہوتے تو شاید ۵۹ لوگوں کی جانیں بچ سکتی تھیں۔ اور اس حادثے کے بعد کئی مسلمانوں کو مارا گیا، پوری کی پوری بستی جلائی گئی۔ کئی مسلم عورتوں کی عزت لوٹی گئی، تقریباً ۲۰۰۰ سے زیادہ مسلم لوگ مارے گئے۔ اس سگنل کے پاس مسجد جس کا نام بادشاہ مسجد تھا، اسے توڑا گیا۔ گودھرا کا میئر (Mayor) احمد حسین کلوٹا جو نیشنل کانگریس کا تھا، اس کے ساتھ بھی پروبلم شروع ہوئی۔ اس پر بھی الزام لگایا گیا۔ ذکیہ جعفری جس کے شوہر کو گلبرگ سوسائٹی (Gulburg Society) میں جلایا گیا، اس کا تعلق بھی کانگریس سے تھا۔

اس جھگڑے کو بھی سیاست والوں نے (نیتاؤں نے) پالیٹکس کے فائدے کے لیے یا ووٹ بینک کی راج نیتی کے لیے استعمال کیا۔ اور دوسری تعجب کی بات یہ ہے کہ صبح 8:30 a.m آگ لگنے کے بعد شام کے 7:30 p.m بجے تک گودھرا ڈسٹرکٹ (Godhra District) کے کلکٹر (Collector) کے مطابق ٹی وی دوردرشن (T.V Durdarshan) اور ریڈیو (Radio) آکاشوانی پر بتایا جا رہا تھا کہ آگ جو لگی۔ وہ ایک حادثہ تھا۔ کسی نے بھی یہ نہیں بتایا کہ یہ سوچی سمجھی سازش تھی، بعد میں کچھ لوگوں نے اس چیز کو سازش بتایا اور مسلمانوں کے اوپر ڈال دیا۔

مگر اس مسلم چائے والے کی حقیقت کسی نے نہیں بتائی۔ آج تقریباً بارہ (12) سال بعد انٹرنیٹ (Internet) کے ذریعے گوگل (Google) کے ذریعے سامنے آ رہی ہے۔ مگر کئی کمیشن بیٹھے کئی نیوز چینل والوں نے دکھایا مگر یہ سچ جو ابھی انٹرنیٹ (Internet) پر دکھایا جا رہا ہے۔ اگر اس وقت فوراً دکھایا ہوتا تو ہزاروں مسلمانوں کی جان، مسلم عورتوں کی عزت بچ گئی ہوتی۔

گجرات کا منظر میں نے آپ کو بتایا، ایک نظم کے ذریعے شاعرہ شبینہ ادیب بتا رہی ہے:

خون میں ڈوبا امن کا پیکر دیکھا ہے
زخمی زخمی ایک کبوتر دیکھا ہے
جلتی حویلی جلتا چھپر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

کہ نام میرا مظلوم ہے میں ایک لڑکی ہوں
جو دیکھا ہے میں نے وہ بتلاتی ہوں
گھر گھر آگ لگائی ہے غداروں نے
عزت لوٹی دھرم کے ٹھیکے داروں نے
دھرتی پہ شیطانوں کا لشکر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

شرم سے گردن خم کر لی حیوانوں نے
ایسا گھنونا کھیل رچا انسانوں نے
کوئی درندہ بھی نہ کرے وہ کام کیا
ماں کے پیٹ کو چیر کے بچہ مار دیا
معصوموں کو تلواروں پہ دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

آئینوں کی تاک میں سب پتھر دل تھے
وردی میں بھی معصوموں کے قاتل تھے
بچے پیر جوانوں کے سر کاٹ دیئے
انسانوں کے خون سے دریا پاٹ دیئے
آنکھوں نے لاشوں کا سمندر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

جس نے دیکھا منظر آگ اُگلتا ہوا
جس نے دیکھا گھر والوں کو جلتا ہوا
لے کے شعلے وہ بھی نکل آئیں نہ کہیں
رخ تصور کا اُلٹا ہوجائے نہ کہیں
شیشے کی آنکھوں میں پتھر دیکھا ہے
ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

WE DEMAND
Proper Compensation to
Carnage Victims
MSD PUEL

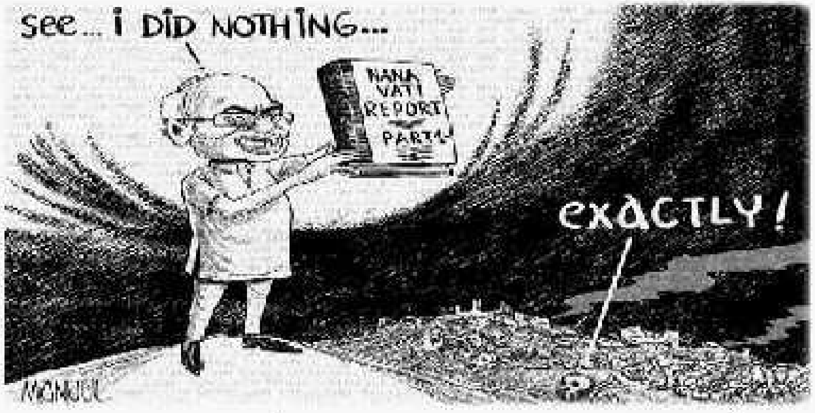
see... i DID NOTHING...
NANA VATI REPORT PART-I
eXACTLY!
MANJUL

جھگڑا ایک چائے والے سے شروع ہوا، جو چائے والا مسلم تھا اور دوسرا چائے والا ہندو تھا۔ نریندر مودی تین بار گجرات کا چیف منسٹر (Chief Minisrter) بنا ہے آج ہمارے دیش کا پرائم منسٹر (Prime Minister - P.M) ہے۔ دونوں چائے والے گجرات سے ہے۔ فرق صرف اتنا ہے ایک مسلمان ہے اور دوسرا ہندو ہے۔ مسلم چائے والے کا نام بھی کسی نے بتایا نہیں، یا شاید انہوں نے ضروری نہیں سمجھا۔ کیونکہ انڈیا میں مسلمانوں کی ضرورت صرف الیکشن (Election) جیتنے کے لیے ہی ہے۔

مظفر نگر

ایسے ہی کچھ پچھلے سال یو پی (U.P) کے مظفر نگر میں ہوا۔ وہاں بھی پہلے مسلمانوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ اس دنگے کے بارے میں بھی آج کئی ویب سائیڈ (Web Site) پر بتایا جا رہا ہے نیچے دیئے ہوئے Web Site آپ لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

मुज़फ़्फ़र नगर
MUZAFFAR NAGAR
مظفر نگر

1) 2013 Muzaffar Nagar riots muslim - wikipedia. The Free encyclopedia.

2) Muzaffar Nagar riots muslims scared of returning home says

3) Images for Muzaffar Nagar riots.

یہ 3 web sites میں نے دیکھی اور پڑھی۔ مجھے پتہ چلا شاہ نواز نام کا ایک مسلم نوجوان کی موٹر سائیکل (Motor Cycle) کا بیلنس (Balance) بگڑ جاتا ہے اور اس کا موٹر سائیکل سے ایکسڈنٹ (Accident) ہو جاتا ہے۔ گورو اور سچن دو بھائی اس ایکسڈنٹ کے موقع پر موجود تھے، ان دونوں بھائیوں اور شاہ نواز کے بیچ میں جھگڑا ہو جاتا ہے، بات اتنی آگے بڑھ جاتی ہے کہ گورو اور سچن شاہنواز کو جان سے مار دیتے ہیں۔ پھر شاہ نواز کے رشتے دار گورو اور سچن کو مار دیتے ہیں۔ بعد میں بتایا جاتا ہے کہ شاہ نواز نے ان دو بھائیوں کی کزن بہن کو چھیڑا تھا، جس کی وجہ سے گورو اور سچن نے اس کو مار دیا۔ مگر شاہنواز کے مرڈر کے کیس میں جو F.I.R. درج ہوئی اس میں لڑکی کو چھیڑا گیا، ایسی کوئی بات ہی نہیں تھی۔ N.D T.V والوں نے اس لڑکی سے پوچھا وہ لڑکی نے بتایا، جس کوال (Kawal) گاؤں میں ایکسڈنٹ ہوا وہ اس گاؤں میں گئی ہی نہیں تھی اور نہ وہ شاہ نواز نام کے کسی شخص کو جانتی تھی۔ اس جھگڑے کا فائدہ بھی سیاست والے نیتاؤں نے اٹھایا۔ کیونکہ 2014 میں لوک سبھا الیکشن ہونے والے تھے اور سب سے زیادہ سیٹ U.P سے ہی ہوتی ہے۔ دونوں طرف کے لوگوں کو ان سیاست والوں نے بھڑکایا، جس کا انجام کئی ہندو مسلم مارے گئے۔ مرنے والوں میں زیادہ تر مسلم تھے۔ کئی مسلم گھر چھوڑ کر بھاگ گئے، اس میں اتنے ٹینشن (Tansion) کے بیچ ایک پارٹی کے نیتا سنگیت سوم (Sangeet Som) بھڑکانے والی

C.D دکھا کر ہندوؤں کو اور بھڑکاتا ہے۔ اس شک کی بنا پر جس کی وجہ سے اسے پولس آریسٹ بھی کرتی ہے۔ اس سنگیت سوم کو ان کی پارٹی اسٹیج (Stage) پر بلا کر سب کے سامنے سمان (انعام) دیتی ہے۔ یہ اس پارٹی کے نیتا ہیں اور یہ وہ پارٹی ہے جس میں سید شاہ نواز حسین جیسا نیتا ہے۔ اتفاق سے جو موٹر سائیکل والا مارا جاتا ہے، اس کا نام بھی شاہ نواز ہے۔ مگر اس شاہ نواز کا درد اس شاہ نواز کو نظر نہیں آیا اور نہ ہی ان کی پارٹی کو نظر آیا۔ یہ پارٹی تو کھلم کھلا چھاتی ٹھوک کر اپنے آپ کو ہندوتوا والی پارٹی کہتی ہے۔ مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ جو پارٹی مسجد توڑ کر مندر بنانے کی بات کرتی ہے، آج تک میں سمجھتا ہوں جتنے دنگے انڈیا میں ہوئے اور بم بلاسٹ (Bomb Blast) ہوئے زیادہ تر مسجد توڑنے کے بعد ہوئے۔ یہ سب جاننے کے باوجود بھی اس پارٹی میں کچھ مسلم چہرے بھی ہیں۔ نہ یہ ہندوتوا والی سوچ کو ان مسلم چہروں سے پرابلم (Problem) ہے۔ نہ ان مسلم کو اس ہندوتوا والی پارٹی سے پرابلم ہے ایسا کیوں؟ اس بات کو میں نے سوچنے کی کوشش کی۔ سب سے پہلے تو میں نے مختار عباس نقوی کے بارے میں سوچا۔ اس کے بارے میں پڑھا تو پتہ چلا کی یہ شیعہ مسلم ہے، اگر یہ اس ہندوتوا والی پارٹی میں ہے، تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ شیعہ سنی جھگڑے کا فائدہ امریکہ سے لے کر دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں اس جھگڑے کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور لکھنو جہاں شیعہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، وہاں سے راج ناتھ سنگھ بھی جیت کر آتے ہیں۔ دوسری بات مختار عباس نقوی (Mukhtiyar Abbas Naqvi) کی بیوی ہندو ہے اور شاہ نواز حسین کی بیوی بھی ہندو ہے۔ شاہ نواز حسین سنی مسلم ہے۔ اس سے ایک بات سمجھ میں آتی ہے کہ جتنے بھی نیتا ہندوتوا والی بات کرتے ہیں اور ان کی پارٹی ہندوتوا والی بات کرتی ہے سب دکھاوا ہے۔ اندر سے پوری میچ فکسنگ ہے۔ پوری ووٹ بینک (Vote Bank) کی راج نیتی ہے۔ ایسے اور چہرے ہیں جن سے ہندوتوا والی سوچ رکھنے والوں کو پرابلم (Problem) نہیں ہے۔ جن میں سے اڈوانی کی بھتیجی یا بھانجی نے مسلم سے شادی کی ہے۔ پھر اے۔ پی۔ جے ابوالکلام (A.P.J Abul Kalam) ہندوتوا والی پارٹی نے اس مسلم چہرے کو راشٹرپتی (President) بنایا۔ یہ بھگوت گیتا پڑھتا ہے کافی باتیں ہندو کی طرح کرتا ہے نام کلام مگر کلام پاک کی جگہ گیتا، ہر سال رمضان میں افطار پارٹی ہوتی ہے، ہندوستان کے صدر president کے گھر پر انھوں نے بند کروائی تھی، راشٹرپتی بھون

میں اقتدار پارٹی ہوتی تھی ان کا اپنا خود کا سگا بھائی چھتری کی مرمت کا کام کرتا ہے جو ہمارے قوم کے اتنے بڑے آدمی تھے، ان کی ایک کتاب میرے پاس ہے targer 3 billion نگران کا ٹارگیٹ مسلم نہیں رہا، ان کو اپنے دیش سے محبت تھی یہ بہت اچھی بات ہے، میرے دیش کا میزائل انھوں نے بنایا مجھے ان پر فخر ہے، مگر قوم سے ہمدردی مجھے ان میں نظر نہیں آئی، اس لیے شاید آر ایس ایس اور بی جے پی کے پسندیدہ تھے۔ اسی لیے ہندتوا والی سوچ کو اے۔ پی۔ جے عبدالکلام پسند ہے۔

ایسے کئی لوگ ہیں انڈیا میں جن کی پوری لسٹ (List) نیچے دی ہوئی ویب سائیٹ (Website) میں ہے۔

MUSLIM HUSBANDS AND HINDU WIVES

اس لسٹ میں کسی کا تعلق فلمی دنیا سے ہے، تو کسی کا تعلق کھیل کی دنیا سے ہے، کسی کا سیاست سے ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایسے مسلمانوں سے ہندتوا والی سوچ کو تکلیف نہیں ہے۔

شاید جو مسلم پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں سر پر ٹوپی لگاتے ہیں، چہرے پر داڑھی ہے۔ جو پکے مسلم ہیں ان سے پرابلم (Problem) ہے۔ ان میں سے کسی نے اگر ہندو لڑکی سے پیار کیا یا شادی کرنے کا ارادہ بھی کیا، تو مرنے مارنے والے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو مطلب کہیں نا کہیں بات سمجھ میں یہ آئی کہ انڈیا میں سبھی مسلمانوں کو تکلیف نہیں ہے، جو پکا مسلمان ہے، جو عورت برقع پہننے والی اور حجاب میں رہنے والی ہے، اس عورت سے تکلیف ہے۔ ساڑی پہننے والی، شرٹ پینٹ پہننے والی، بندیا لگانے والی سے تکلیف نہیں ہے۔ نرگس فاخری سور کا گوشت کھاتی ہے ان جیسے صرف نام کی مسلمان سے تکلیف نہیں ہے۔ کہیں نہ کہیں یہ ہندتوا والی سوچ کا دخل ضرور ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انڈیا کے مسلمان اگر ہندو کی طرح رہتے ہیں تو وہ مسلمان اچھے ہیں۔ ان سے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ لیکن جو پکا مسلمان بن کر رہ رہا ہے ان مسلمانوں سے ان کو تکلیف ہے۔

اس لیے یو پی کے مظفر نگر میں جس شاہنواز کو مارا گیا، اس شاہنواز میں اور یہ شاہنواز حسین جو ہندتوا والی پارٹی میں ہے کافی فرق ہے۔ انڈیا میں جتنے بھی دنگے ہوتے ہیں اس دنگے میں زیادہ تر مسلمان مرتے ہیں۔ اور وہ مسلم مظفر نگر کے مسلم شاہنواز جیسے ہوتے ہیں۔ یا تو گودھرا اسٹیشن کے داڑھی والے مسلم چائے والے جیسے ہوتے ہیں۔

یہ تو وہ دنگے ہیں جن کے بارے میں غلط صحیح مگر کہیں نہ کہیں ٹی۔ وی، ریڈیو نیوز پیپر میں دیکھا ہے، سنا ہے، پڑھا ہے۔ مگر ایسے کئی دنگے ہیں جن کے بارے میں ٹی۔ وی، ریڈیو یا نیوز پیپر میں نہیں بتایا جاتا ہے۔ جن کو پولس والے، نیتا، بڑے نام چین اور طاقت ور لوگ دبا دیتے ہیں۔

ایسا ہی کچھ اس طرح کا دنگا میرے پڑوس کے گاؤں میں ہوا ہے۔ ہولی میں میرے پڑوس کے گاؤں میں لکڑیاں جلائی جاتی ہیں، جو لکڑیاں مسلم کے کھیت میں یا کہیے کہ مسلم کی زمین پر جلائی جاتی ہے۔ اس زمین کے مالک کے بچوں نے شاید لکڑیاں جلنے کے بعد جو کچرا ہوتا ہے، ان کو بعد میں اٹھانے میں تکلیف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان بچوں نے ان کی جگہ پہ ہولی جلانے پر اعتراض کیا مگر اس گاؤں کے ہندوؤں نے ہر سال کی طرح اس سال بھی ہولی اسی کھیت میں سجا کر رکھی تھی۔ مگر کسی نے وقت سے پہلے اس ہولی میں آگ لگا دی۔ ہندوؤں کو غصہ آ گیا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کے گھروں پر، مسجد پر پتھراؤ کرنا شروع کر دیا۔ کوئی مسلمان گھر سے باہر نہیں آیا۔ پولس آئی، نیتا آئے دونوں طرف کے بڑے لوگ آئے جھگڑے کو مٹا دیا۔ اللہ کا احسان ہوا کہ نہ کوئی ہندو مرا اور نہ کوئی مسلم۔ کبھی کبھی پولس والے، نیتا اور دونوں مذہب کے بڑے لوگ سمجھداری دکھا کر جھگڑا مٹاتے ہیں۔ اچھا کام کرتے ہیں، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے، زیادہ تر جگہ پر لوگ ایسے جھگڑوں کا یوں کہیے کہ موقع کا انتظار کرتے ہیں۔ موقع دیکھ کر چوکا مارتے ہیں۔ کئی لوگوں کی جانیں چلی جاتی ہیں زیادہ تر دنگوں میں مسلمانوں کو ٹارگیٹ کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر مرنے والے مسلم ہی ہوتے ہیں۔ ایسے دنگوں کو ہی پولس والے اور نیتا گاؤں کے بڑے لوگ دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو وہ لوگ ٹھیک نہیں کرتے ہیں، بیچارے بے گناہ ہندو مسلم مر جاتے ہیں۔ نہ ٹی وی (T.V.) میں دکھایا جاتا ہے، نہ ریڈیو پر آتا ہے اور نہ کسی نیوز پیپر میں آتا ہے۔ کچھ دنگوں میں جو لوگ بے گناہ لوگوں کو مارتے ہیں، ان کو سزا بھی نہیں ہوتی، کیونکہ طاقت ور لوگ اس بات کو چھپا دیتے ہیں۔ کتنے لوگوں کو انصاف نہیں ملتا، کسی کی بہن، بیوی، ماں کی عزت لوٹی جاتی ہے، کسی کے سر سے باپ کا سایہ چلا جاتا ہے۔ کسی کا جوان بیٹا مر جاتا ہے، کسی کے گھر کا ذمہ دار آدمی مر جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا گھر چلتا تھا، ایسے لوگوں کے رشتہ دار ہاتھوں میں ہتھیار اٹھا لیتے ہیں۔ بم بلاسٹ (Bomb Blast) کرتے ہیں۔ چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان سب انسان ہوتے ہیں۔

بدلہ سب کو چاہئے ہوتا ہے۔ بات کو دبانے سے یا مٹانے سے لوگوں کے دلوں اور دماغ میں بدلے کی آگ نہیں بجھتی۔ ایسے لوگ جن کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، اگر مسلمان ہے تو وہ آتنک وادی ہے اور اگر ہندو ہے تو وہ نکسل وادی ہے۔ مجھے تکلیف اس چیز کی ہے کہ آتنک واد اور نکسل واد کو دکھانے کا طریقہ، سمجھانے کا طریقہ الگ ہے۔ نکسل وادی ہندو ہے، انہوں نے بھی ہتھیار اٹھائے ہیں۔ جنہیں نکسل وادی موایسٹ (Naxal Bari, Muoists Naxalite) بھی کہتے ہیں، انہوں نے بھی بم بلاسٹ کیے ہیں۔ چاہے تو آپ لوگ نیچے دئے ہوئے ویب سائٹ (Website) پر بھی جا سکتے ہیں۔

Naxalite.wikipedia. The free encyclopedia

ان نکسل وادیوں کے ساتھ بھی ناانصافی ہوئی تب انہوں نے ہتھیار اٹھایا 2009 میں یہ انڈیا کے 10 صوبوں (10 States) میں 180 ڈسٹریکٹ (District) میں ان لوگوں سے پرابلم تھی۔ جن میں سے چھتیس گڑھ میں ان لوگوں نے کئی بڑے نیتاؤں کو مارا، ان لوگوں کو آج پیار سے سمجھایا جا رہا ہے۔ ان پر کئی فلمیں بنی ہیں، جن میں سے میں نے بھی ایک فلم چکرویو (Chakraview) پرکاش جھا کی فلم دیکھی ہے۔ ان کو نیوز چینل والے اچھے ڈھنگ سے بتاتے ہیں، تاکہ یہ لوگ ہتھیار پھینک دیں اور کئی ہندو نیتا ان سے جا کر ملتے ہیں، سمجھاتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی باتوں کا اثر بھی ہو رہا ہے۔ جولائی 2011 میں صرف 9 صوبوں میں 83 ڈسٹریکٹ میں لوگ دکھتے ہیں۔ تقریباً 100 ڈسٹریکٹ میں ان لوگوں نے ہتھیار چھوڑ دیا، یا ان لوگوں نے یہ 100 ڈسٹریکٹ چھوڑ دیے۔ جو بہت اچھی بات ہے، نفرت کی آگ کو بجھانا بہت بڑا کام ہے۔ مگر مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے، ان کو انصاف نہیں ملا تھا، جنہوں نے ہتھیار اٹھایا ہے یا مسلمانوں کو جان بوجھ کر غصہ دلا کر ہتھیار ہاتھوں میں تھما دیے ہیں۔

کچھ جگہ مسلمانوں کو بم بلاسٹ (Bomb Blast) کے کیس میں سزا بھی ہوئی ہے۔

Yaqoob Memon

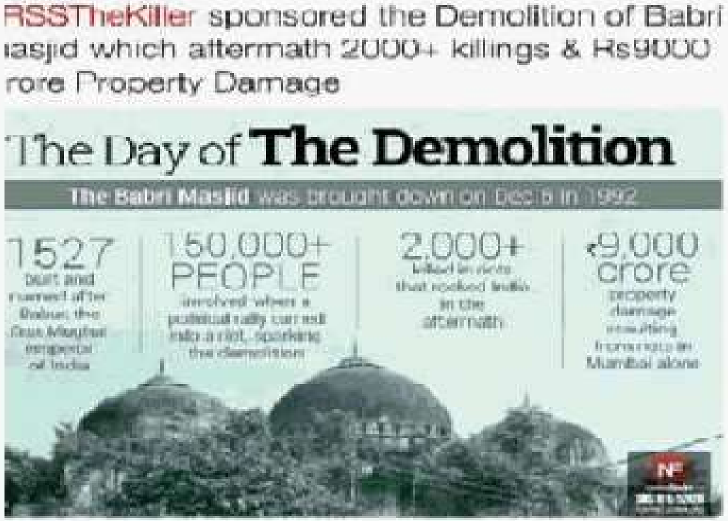

RSSTheKiller sponsored the Demolition of Babri Masjid which aftermath 2000+ killings & Rs9000 crore Property Damage

The Day of The Demolition
The Babri Masjid was brought down on Dec 6 in 1992
1527
built and named after Babur, the
emperor of India
150,000+ PEOPLE
2,000+
killed in riots that rocked India in the aftermath
₹9,000 crore
property damage
Mumbai alone

یعقوب میمن کو پھانسی دی گئی اس پر ممبئی میں بلاسٹ کا الزام تھا مگر ان کا کیا جس نے یہ بم بلاسٹ کرنے پر مجبور کیا، یہ آدمی بھی ہندو کے ساتھ پارٹنر تھا، یہ لوگ بھائی کی طرح مل کر کام کرتے تھے، یہ کسی ہندو سے نفرت کرنے والا آدمی نہیں تھا، جن لوگوں نے اس کی دکان، آفس جلائی جن لوگوں نے مسلم کی عورتوں کی عزت لوٹی، داڑھی ٹوپی والے مسلم کو مارا، ان کو سزا نہیں ملی جب کسی غبارے میں ضرورت سے زیادہ ہوا بھری جائے تو وہ پھٹ جاتا ہے، اسی طرح انسان کے برداشت کی حد ختم ہوتی ہے، تب انسان پھٹتا ہے یا پھاڑتا ہے، سزا جس نے دنگے کیے پہلے ان کو ہونا چاہئے تو ایسے بلاسٹ نہیں ہوں گے، اگر اس طرح پھانسی ہوئی تو ہر گھر میں یعقوب میمن پیدا ہوگا اور نہ جانے کتنے بلاسٹ دنیا میں ہوتے رہیں گے۔ گجرات کے دنگوں کا جواب ممبئی میں ٹرین بم بلاسٹ کر کے دیتے ہیں، جس پر نصیر الدین شاہ کی ایک فلم بنی ہے جس کا نام A Wednesday ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ٹرین کا بدلہ ٹرین سے لیا جاتا ہے، ممبئی بلاسٹ پر بھی بلیک فرائڈے نام سے فلم بنی۔ اس میں بھی بتایا گیا ہے کہ کیسے یعقوب

میمن اور دوسرے لوگوں نے بلاسٹ کیا اور کیوں؟ میرے کہنے کا مطلب ہے جب کہیں بھی بے گناہ پر ظلم ہوتا ہے، جب ان پر کسی کا ایکشن ہوتا ہے، تو اس کا ری ایکشن ضرور ہوتا ہے۔ انگریزی میں ایک کہاوت ہے: axe can forget but trees never forget جو کلہاڑی درخت کاٹتی ہے وہ بھول جاتی ہے کہ اس نے کتنے درخت کاٹے ہیں مگر درخت نہیں بھولتا اس کو کس نے کاٹا ہے۔ جو دنگا کرتے ہیں ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ کتنے انسان کٹے؟ مگر جن کے کٹے ان کو پتہ ہوتا ہے کہ کس نے کاٹا؟ پھر وہ کہاوت صادق آتی ہے "سو سنار کی ایک لوہار کی"۔ لوگ سو وار کرتے ہیں تو یہ ایک ہی وار میں کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس طرح سنجے دت کو سزا ہوئی اور آدھی سزا معاف ہوئی کیا اس طرح یعقوب میمن کے ساتھ نہیں ہو سکتا تھا؟ دونوں 1993 بم بلاسٹ کے مجرم تھے، ایک کو سزا دے کر آدھی سزا معاف کر دی گئی اور ایک کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ ایک کے جیل سے چھوٹنے پر ہندو لوگ پٹاخے پھوڑتے ہیں، دوسرے کی پھانسی کی خوشی میں پٹاخے پھوڑتے ہیں۔ جب سنجے دت کے والد مسلمانوں کے ہمدرد تھے تو اس کی سزا سنجے دت کو بھگتنا پڑی، لیکن جب سنجے دت نے جیل سے سزا معاف کرنے کے لیے ہندوتوا کا لباس پہننا، ٹیکہ لگانا، بھگوا رنگ کا استعمال کرنا، مندروں میں جانا شروع کیا تو ہندوؤں کی نظر میں چھا گئے اور سزا معاف ہو گئی۔ نہ میڈیا کی نظر میں آیا، نہ کسی نے سوال اٹھایا۔ ہمارے ہندوستان میں رواج ہے ہندو کی پھانسی اکثر معاف ہوتی ہے، ہندو بابری مسجد میڈیا اور ہندوستانی فوج کے سامنے توڑتے ہیں جسکی وجہ سے ہندوستان میں ہزاروں لوگ مارے جاتے ہیں، جو لوگ مکہ مسجد میں بلاسٹ کرتے ہیں، سمجھوتہ ایکسپریس ٹرین میں بلاسٹ کرتے ہیں، مالیگاؤں کی مسجد میں بلاسٹ کرتے ہیں، اجمیر کی درگاہ میں بلاسٹ کرتے ہیں ان کو بیل ملتی ہے اور پھانسی نہیں ہوتی۔ میں نے فلموں میں دیکھا ہے کہ قانون کی آنکھ پر پٹی بندھی ہوتی ہے اور ہاتھ میں ترازو ہوتا ہے، جس کا پلڑا برابر ناپ تول کر انصاف کرتا ہے، مگر ہندو کی تعداد 80% فیصد ہے، مسلم صرف 14% ہیں اس لئے پلڑا ہندو کے طرف ہی جاتا ہے، اگر بات مسلم کو پھانسی دینے کی ہے تو آدھی رات کو بھی کورٹ کے جج اور گورنر، راشٹرپتی حکم سنا دیتے ہیں اور صبح یعقوب کو پھانسی ہوتی ہے، مگر ہندو کے لئے کئی دن کئی راتیں چلی جاتی ہیں مگر فیصلہ نہیں آتا پولیس والے کے بارے میں سنا تھا کہ قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں مگر جو ہندو لوگ مسجد توڑتے ہیں، بلاسٹ کرتے ہیں، سنسد میں بیٹھے ہیں بہت نزدیک بیٹھے ہے ان تک ان کے ہاتھ نہیں پہنچتے مگر مسلمانوں کے لئے دور دور تک پہنچتے ہیں اور پکڑ بھی لیتے ہیں۔ یعقوب میمن کے جنازے پر لاکھوں کی بھیڑ جمع ہوتی ہے، اسی دن ڈاکٹر ابوالکلام کا بھی جنازہ جاتا ہے اور یعقوب میمن کا بھی مگر ہمدردی زیادہ یعقوب میمن سے ہوتی ہے، کیونکہ ایک مسلم وقت پہ مرتا ہے، ایک کا وقت ہندوتوا کی سوچ فیصلہ کرتی ہے، ایک دیش بھگت کہلاتا ہے، ایک غدار۔ میرے یہاں پاکستان ہارتی ہے، تو پٹاخے ہندو پھوڑتے ہیں اور ہمارے گھروں کے سامنے اس بار یعقوب میمن کی پھانسی کے بعد پھوڑے گئے اور جو فساد کے ماسٹر مائنڈ ہیں جنکی وجہ سے فسادات ہوئے، انکی موت پر شیواجی پارک میں بندوقوں کی سلامی دی گئی، جس نے فساد کیا وہ دیش کا ہیرو، جس نے فسادات کا جواب دیا وہ غدار، ایکشن کرنے والا ہیرو مگر ایکشن کا ری ایکشن کرنے والا مسلم غدار، یہ ہے 100 میں سے 80 ہندو مہان، پھر بھی میرا بھارت مہان، ہر معاملے میں ماسٹر مائنڈ کو سزا ہوتی ہے، یہ بابری مسجد توڑنے والے ماسٹر مائنڈ لال جی کی گاڑی میں ایم پی، ایم ایل اے، پی ایم بن کر گھومتے ہیں، صرف ممبئی بم بلاسٹ میں کتنے لوگ مرے یہ بتایا جاتا ہے مگر بم بلاسٹ سے پہلے دنگوں میں کتنے مسلم ہندو کے ہاتھ مرے یہ کبھی نہیں بتایا جاتا ہے۔

اگر اس طرح انصاف ہوگا تو وہ دن دور نہیں کہ ہندوستان کا ہر مسلم یعقوب میمن بن جائے۔ ہندوستانی فوج کے جوان کشمیر کی خوبصورتی لوٹتے ہیں، کشمیری لڑکیوں کے ساتھ بلاتکار ہوتے ہیں، مظلوم لڑکیوں کے بھائی اور دیگر اس کے خلاف نعرے لگاتے ہیں، پھر ان کے دل سے آواز آتی ہے، کتنے افضل مارو گے، گھر گھر سے افضل نکلے گا۔ افضل سنسد کے حملے میں شامل تھا یا نہیں یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، یا جس طرح شیواجی نے افضل خان کو دھوکے سے مارا تھا، اس افضل کو

STOP RAPE OF
WOMEN

Kashmiri women wailing over the
inhuman action by
forces

بھی دھوکے سے مارا گیا ہے۔ اس کی لاش کو گھر والوں کے حوالے نہیں کیا گیا۔ میرے لیے تو یہ بھی اسامہ جیسا کیس لگتا ہے، مگر جس طرح کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اس سے تو ہر گھر سے افضل پیدا ہوگا۔

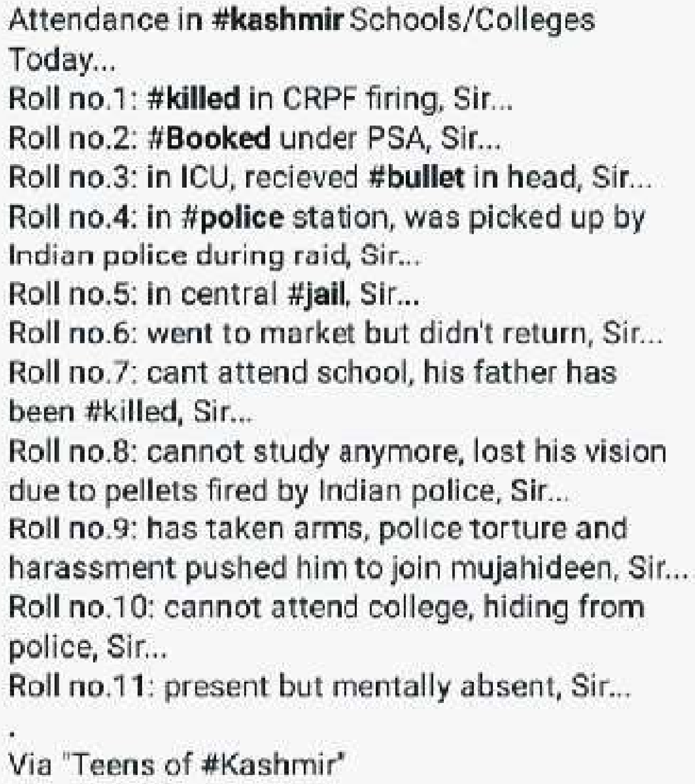

Attendance in **#kashmir** Schools/Colleges Today...
Roll no.1: **#killed** in CRPF firing, Sir...
Roll no.2: **#Booked** under PSA, Sir...
Roll no.3: in ICU, recieved **#bullet** in head, Sir...
Roll no.4: in **#police** station, was picked up by Indian police during raid, Sir...
Roll no.5: in central **#jail**, Sir...
Roll no.6: went to market but didn't return, Sir...
Roll no.7: cant attend school, his father has been #killed, Sir...
Roll no.8: cannot study anymore, lost his vision due to pellets fired by Indian police, Sir...
Roll no.9: has taken arms, police torture and harassment pushed him to join mujahideen, Sir...
Roll no.10: cannot attend college, hiding from police, Sir...
Roll no.11: present but mentally absent, Sir...
.
Via "Teens of #Kashmir'

یا تو کشمیر خود کشمیری کے ہاتھوں جنت سے جہنم بنے گا یا ہندوستان پاکستان اسے جہنم بنا دیں گے۔ پوری دنیا بھر میں آج مسلمانوں کے آگے آتنک وادی کا ٹیگ لگا دیا ہے۔ ان آتنک وادیوں پر بھی

فلمیں بنتی ہیں، ان کو بھی نیوز چینلوں میں دکھایا جاتا ہے۔ مگر دکھانے کا طریقہ الگ ہوتا ہے۔ کہیں نہ کہیں پوری طرح سے ذمہ دار انہی لوگوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور امریکہ جیسے سپر پاور کو بڑا اور اچھا اور لیگل (Legal) بتایا جاتا ہے، جس فلم میں مسلم کی برائی یا مسلم لڑکی کی شادی کسی ہندو لڑکے سے ہوتی ہے یا جو فلم مسلم کو دہشت گرد بتاتی ہے، اینٹی مسلم فلم زیادہ چلتی ہے جو نفرت کو بڑھانے کا کام کرتی ہے۔ انڈیا میں بھی جو بابری مسجد توڑتے ہیں جنہیں انڈیا کا دوردرشن (Doordarshan) لائیو (Live) دکھاتے ہیں۔ جس کی ویڈیو کلپ (Video Clip) آج بھی کئی نیوز چینل you tub والوں کے پاس ہے۔ اس کے باوجود بھی ان لوگوں کو سزا نہیں ہوتی، جنہوں نے بابری مسجد کو توڑا ہے۔ کچھ لوگ آزادی سے گھوم رہے ہیں۔ کچھ لوگ تو آج گورنمنٹ میں نیتا ہیں اور وہ پارٹی آج پاور میں ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا میں ماحول بگڑ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے انڈیا میں ماحول بگڑ گیا، نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ مسلمان مسلمان کو مار رہا ہے، ہندو مسلم آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مرتا تو وہ انسان ہی ہے چاہے ہندو ہو یا مسلم۔ ان انسانیت کے دشمنوں کی حقیقت نہیں بتائی جاتی ہے۔ اس لیے آج جہادی جسے آتنک وادی یا ٹیررسٹ (Terrorist) کہتے ہیں۔ وہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ امریکہ کی لسٹ (List) بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک مسلم دیش سے دوسرے دیش جا کر ٹیررسٹ (Terrorist) بڑھا رہا ہے۔ مظلوم کے اندر بدلے کی آگ بھڑک رہی ہے۔

سیکیوریٹی (Security) کے نام پر لاکھوں کروڑوں روپے کا فائدہ

میں ایسی قوم سے ہوں جس کے وہ بچوں سے ڈرتا ہے
GENDARME

آج کل لوگ بلڈنگ بنانے کے وقت اس بات کا دھیان رکھتے ہیں خاص کر سرکاری بلڈنگ، ایئر پورٹ، شاپنگ مال کہ اگر ان جگہوں پر بم بلاسٹ ہوتا ہے تو بلڈنگ کو زیادہ نقصان نہ

ہوا گر کسی فلور (Floor) پر بلاسٹ ہوتا ہے تو دوسرے فلور پر اس کا اثر نہ ہو۔ اسی لیے کچھ زیادہ پیسے خرچ کر کے آج کی بلڈنگیں بنائی جاتی ہیں۔ سیکیوریٹی (Security) کے نام پر لاکھوں کروڑوں روپے ختم ہوتے ہیں۔ باقاعدہ سیکیوریٹی (Security) بل پاس ہوتا ہے۔ اگر کسی کا فائدہ ہوا ہے تو وہ ہتھیار بنانے والی کمپنی اور Security گارڈ والوں کا جب سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹا ہے تب سے آج تک اربوں ڈالر کا فائدہ سیکوریٹی والوں کو ہوا ہے، لوگوں کو سیکوریٹی کے نام پر جاب ملے، ان سب کے ہاتھوں میں ہتھیار آگئے، زمین سے لے کر ہوائی، پانی کے راستے سب جگہ سیکوریٹی کے نام سے کام ہو رہا ہے CCTV کیمرے کا کاروبار خوب چلتا ہے، بس کسی کا نقصان ہوا ہے تو وہ میری قوم کا۔ لاکھوں لوگ افغانستان میں مارے گئے اور پاکستان کو جیتے جی جہنم بنا دیا۔ معصوم بچے

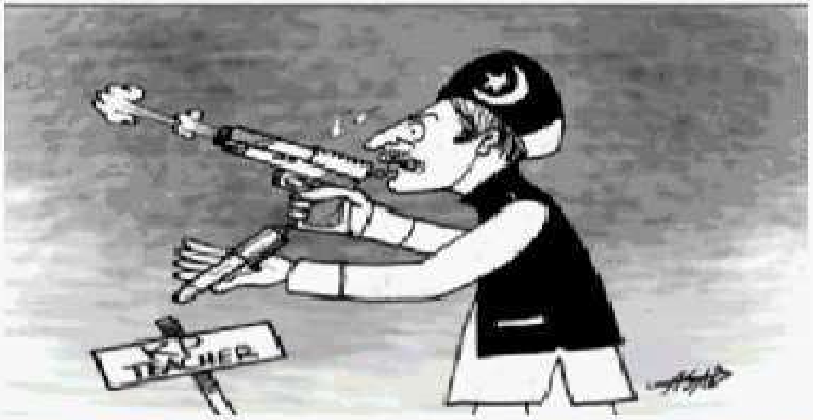

اسکولوں میں مارے جاتے ہیں۔ کالج میں بھی حملے ہوتے ہیں اور ٹیچروں کے جیب میں پہلے قلم ہوا کرتا تھا، آج بندوق رکھتے ہیں، مطلب اسکول کو جنگ کا میدان بنا دیا ہے، اگر بچے اور ٹیچر ہتھیار چلائیں گے فائدہ ہتھیار بنانے والی کمپنی کا ہوگا اور میری قوم ختم ہوگی، امریکہ کے اوبامہ امریکہ میں جو ہتھیار رکھنے کی اجازت اسے ہے ختم کرنا چاہتے ہیں، باقاعدہ پارلیمنٹ میں انھوں نے آواز اٹھائی کہ ہتھیار ہاتھوں میں نہیں آنا چاہیئے ورنہ کرائم بڑھے گا، لوگ ایک دوسرے کو جان سے مار دیتے ہیں، اصل میں امریکہ کو جنت اور پاکستان کو جہنم بنانا چاہتے ہیں اور انھوں نے بنایا بھی ہے، ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں سیکیوریٹی (Security) کے نام پر، مگر ان آتنک وادیوں کو صحیح طریقے سے سمجھانے میں یا انہوں نے جو ہتھیار ہاتھ میں اٹھا رکھے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟ کسی طریقے سے وہ اپنا ہتھیار اٹھانا چھوڑ دینگے۔ اس بات پر کوئی خرچہ نہیں کرتا۔ ان کی نفرت کو کم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا، شاید ان کی نفرت میں ہی خداؤں Corporate World کا فائدہ ہے۔

میں پانی کے جہاز میں کام کرتا ہوں، میرا جہاز اسپین (Spain) کا ایک پورٹ لاس پلماس گیا، جہاں میں اور میرے دوست باہر گھومنے گئے، باہر جانے کے وقت گیٹ پر مجھ سے اور میرے دوست سے کسی نے گیٹ پاس (Gate Pass) نہیں پوچھا، جو ہمیں کسٹم (Custom) والے دیتے ہیں اور ہمارے پاس تھی۔ باہر گھومنے گئے تو اسپین میں لوگ انگلش (English) نہیں بولتے۔ ہمیں جہاں جانا تھا اس کا راستہ ہم نے ایک آدمی سے پوچھا، وہ آدمی ہماری بات کو ٹھیک سے سمجھ بھی نہیں پاتا تھا۔ اسے انگلش نہیں آتی تھی، اس آدمی نے ہم لوگوں کو اس جگہ تک بس میں ساتھ لے کر گیا۔ ہمارے ٹیکسی کے پیسے بچائے۔ ہم لوگ ساتھ میں گھوم لیے۔ موروکو (Morocco) والے کے ہوٹل میں کھانا کھایا اس آدمی کو ہم نے جہاز میں لے جانے کا فیصلہ کیا تو اس آدمی نے ہم سے پوچھا کیپٹن (Captain) کیسے ہیں، اس آدمی کے پوچھنے کا مطلب تھا کہ کیپٹن کھڑوس یا کڑک تو نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں وہ بھی ہماری طرح مسلم ہے۔ اس کی فیملی (Family) بھی جہاز میں ہے۔ اور اس کی تین 3 سال کی بچی ہے۔ اس آدمی نے ہم کو اپنے گھر لے کر گیا اس کا بزنس (Business) بچوں کی گڑیاں بیچنے کا تھا۔ اس نے ایک گڑیا کیپٹن کی بچی کے لیے لی اور وہ ہمارے ساتھ جہاز میں جانے کے لیے نکل گیا۔ میں نے اور میرے دوست

نے سوچا کہ شاید اس آدمی کو پورٹ کے گیٹ والے اندر جانے نہیں دیں گے۔ مگر آنے کے وقت گیٹ کے سیکیوریٹی (Security) والے نے نہ اس سے پاس پوچھا نہ ہم سے گیٹ پاس پوچھا، ہم لوگ جہاز میں گئے۔ اس آدمی کو جہاز میں گھمایا اور جہاز بتایا اس نے کیپٹن کی بچی کو گڑیا دی۔ بعد میں ہم نے اس سے ایک سوال پوچھا کہ آپ کے اس پورٹ کے سیکیوریٹی (Security) نے ہمیں نہ جانے کے وقت گیٹ پاس پوچھا اور نہ آنے کے وقت، اور یہ کہانی جو میں آپ کو بتا رہا ہوں ورلڈ ٹریڈ سینٹر ٹوٹنے کے بعد کی ہے۔ اور اس آدمی کو ہم نے بتایا کہ امریکہ میں ہم کو اس طرح کوئی نہیں چھوڑتا اس آدمی نے جواب دیا ہم نے کسی پر حملہ نہیں کیا ہے تو ہم پر کوئی حملہ کیوں کرے گا؟ ہم کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ مسلم ہو۔ ہمارے اسپین (Spain) میں کئی مسلم Algeria, Morocco سے آئے ہیں یہاں مسجدیں بھی ہیں۔ میں اس آدمی کو آج تک نہیں بھولا۔ وہ آدمی گورا بھی تھا اور کرسچن بھی تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ہم مسلم ہیں، یہ واقعی بہت اچھا آدمی تھا، ورنہ ہم جہاز والوں سے تو باہر لوگ مدد کرنے کے پیسے لیتے ہیں، جس دکان پر لے جاتے ہیں اس میں ان کا کمیشن ہوتا ہے مجھے بھی کوئی فورینر ملتا ہے تو میں بھی انڈیا میں اس کی مدد کرتا ہوں۔

ایسے بھی دیش دنیا میں ہیں جہاں سیکیوریٹی (Security) کے نام پر کروڑوں روپے خرچ نہیں کیے جاتے ہیں۔ جہاں پیار بانٹا جاتا ہے، آدمی کسی بھی مذہب کا ہوا سے انسان سمجھا جاتا ہے۔ 9/11 کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ فائدہ security کے نام سے corporate والوں کو ہوا ہے۔ cctv camera سے لے کر ایسے کئی اوزار بنے ہیں، جو اس حملے کے بعد زیادہ بکنا شروع ہوئے ہیں، اس حملے نے دنیا کے ہتھیار بنانے والے سے لے کر سیکیوریٹی کے سامان بیچنے والے کو کروڑ پتی بنایا، جس کے زیادہ تر مالک یہودی اور عیسائی ہیں، کئی کمپنیاں کھولی ہیں، سیکیورٹی کے نام سے، بڑی دکانیں کھول دی ہیں، جن میں لوگوں کو کام بھی ملتا ہے۔ اور کام دینے والوں کو منافع بھی ملتا ہے۔ اس 9/11 نے غیروں کو امیر اور مسلم کو terrorist دہشت گرد بنا دیا، جتنا نقصان میری قوم کا ہوا ہے، آپ لوگ اندازہ نہیں لگا سکتے اور نہ آپ کے پاس وقت ہے اندازہ لگانے کا۔ آپ کے پاس وقت صرف جھوٹے نیوز دیکھنے اور اخبار پڑھنے کا ہے، جو کبھی یہ سچ نہیں بتاتے، کبھی وقت نکال کر سچ کو جاننے کی کوشش کریں، اپنے کنویں سے باہر نکلیں، قوم کی حالت سمجھنے کی کوشش کریں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نکسل وادیوں کو سمجھایا گیا، اسی طرح ان جہادیوں کو کوئی کیوں نہیں سمجھاتا۔ کیوں کہ مسلم آج پیسہ کمانے کا ذریعہ ہے سیکیوریٹی (Security) صرف بہانا ہے۔

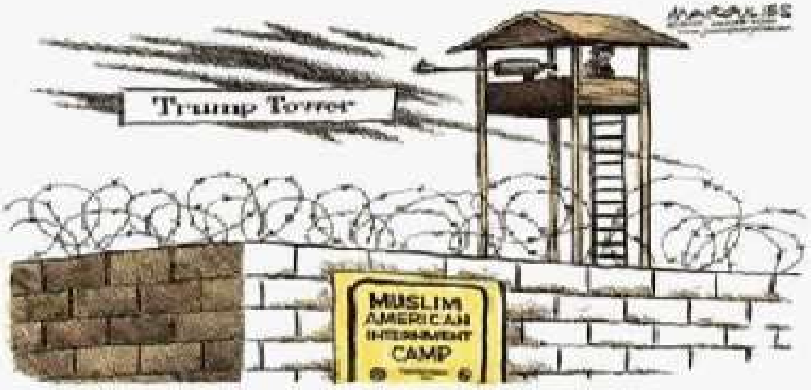

سارے جہاں سے اچھا امریکہ ہمارا
ہندو ہیں ہم یہ ہندوستاں ہمارا

ایک وقت تھا ایک نظم میری اسکول میں پڑھائی جاتی تھی۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

مگر آج بالکل اس کا الٹا ہو رہا ہے۔

سارے جہاں سے اچھا امریکہ ہمارا
ہم بولتے ہیں اس کی کیوں کہ وہ بھائی (Don) ہے ہمارا
مذہب ہی سکھاتا ہے آپس میں بیر رکھنا
ہندو ہیں ہم یہ ہندوستاں ہمارا

آج پوری دنیا امریکہ کا ساتھ دے رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ ہی سب کچھ ہے۔ امریکہ کو جیسے

United Nation (U.N.) اور دنیا کے کئی دیشوں نے مسلمانوں کو مارنے کا لائیسنس (Licence) دے رکھا ہے۔ دنیا والوں نے اسے بیسٹ مسلم کیلر کا Certificate دے رکھا ہے۔ Best Air Striker کا Award بھی انہی کے پاس ہے۔ ان کا ڈرامہ دنیا بھر کے پورے نیوز چینل پر دکھاتے ہیں۔ امریکہ جو بولتا ہے وہی نیوز چینل والے بولتے ہیں، کیونکہ وہ دنیا کا بھائی، دادا، ڈان (Don) ہے۔ یہ سب کی پکڑ کر سکتا ہے، سب کو مار سکتا ہے، مگر اس کو پکڑنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ یہ جو بولتا ہے وہ آنکھ بند کر کے سنو، یہ جو دکھاتا ہے وہ آنکھ بند کر کے دیکھو اور اگر اس کے بولنے پر یا اس کے دکھانے پر آپ کو پرابلم (Problem) ہے تو آپ خاموش رہو۔ ورنہ آپ کو بہت ہی اچھے طریقے سے پوری دنیا کو Confidence میں لے کر آپ کی اگلی پچھلی لائف (آپ کب پیدا ہوئے کیوں پیدا ہوئے آپ کے اندر کیا برائی ہے، آپ کے اندر کیا گندی عادتیں ہیں) کو لے کر آپ کے اوپر ایک Documentary Film بن جائے گی، آپ کو آتنک وادی بنایا جائے گا، پھر آپ Top Ten List میں آجائینگے۔ دنیا کا سب سے خوں خوار آتنک وادی بنا دیا جائیگا (Most Wanted Terrorist)۔ ایک وقت تھا الجزیرہ نیوز چینل (Al-Jazira News Channel) مسلمانوں کا ہمدرد لگتا تھا۔ آج تو وہ بھی باقی چینلوں کی طرح مسلمانوں کا دشمن ہوگیا ہے۔ ہمارے ہندوستان کی مشہور فلم اسٹار عامر خان ستیہ میو جیتے (Satya Mev Jayate) پروگرام بناتے ہیں۔ پورے انڈیا کے لوگوں کا سچ دکھاتے ہیں، لیکن امریکہ کا ستیہ اور ہمارے ہندوتوا والی طاقت کس قدر نفرت پھیلا رہی ہے مسلمانوں کے خلاف۔ ہندو اور مسلمان کو آپس میں لڑا رہی ہے۔ اس ستیہ کو اپنے پروگرام میں دکھانا ضروری نہیں سمجھتے ہیں۔ کاش! یہ عامر خان اپنے پروگرام کے ذریعے ان آتنک وادیوں کو پیغام دیتے اور نکسل وادیوں کی طرح یہ لوگ اپنے ہتھیار چھوڑ دیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ آج یہ طاقتیں دنیا کے سبھی مذہب کے ماننے

WORLD SAYS:
DO NOT SPEAK
THE TRUTH
SHHH!

والے کو سکھا رہے ہیں کہ مسلمانوں سے بیر رکھو۔ مسلمانوں سے نفرت کرو اور نعرے لگائے جا رہے ہیں کہ ہم ہندو ہیں یہ دیش صرف ہمارا ہے۔ ہندوستان صرف ہندوؤں کا دیش ہے، بھارت ماتا کی جے۔ مسلم اس دیش کے نہیں ہیں۔ دنیا میں مسلمانوں کو مارا جا رہا ہے۔ انڈیا میں دنگے کر کے ستایا جا رہا ہے۔ انڈیا سے بھگانے کی سازش کی جا رہی ہے۔ امریکہ جیسی بڑی طاقت ہم کو دنیا سے بھگا رہی ہے اور انڈیا کے ہندوتوا والے انڈیا سے بھگانے کی بات کر رہے ہیں۔

جاگو wake up

Wake Up
Muslim

جو مسلم دنیا کی خبر نہیں رکھتے اور اپنے کام میں مصروف ہیں، جو اپنی اپنی فکروں میں الجھے ہوئے ہیں یول کہیئے کہ خود غرض ہیں اور جنہیں اپنی قوم سے محبت نہیں ہے ان کو پتہ نہیں ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ایسے لوگوں کو کہنا ہے کہ امریکہ دنیا میں لوگوں کو مار رہا ہے۔ یہ ان کو پتہ ہے مگر ان کا کہنا ہے کہ ہم لوگوں کو تھوڑی مار رہا ہے۔ جب ہم کو مارے گا تب دیکھے گیں۔ شیعہ کردیش مسلم کو لگ رہا ہے کہ امریکہ سنی مسلم کو مار رہا ہے اچھا کر رہا ہے۔ سنی مریں گے یا کم ہوں گے تو ہمارا فائدہ ہے۔ ہم پاور میں آئیں گے۔ یا ہو سکتا ہے کہ کعبہ بھی شیعوں کے ہاتھ میں آجائے گا۔ فی الحال سنی مرتے ہیں تو مرنے دو، جب امریکہ ہم کو مارے گا تب دیکھیں گے۔ صوفی شیعہ بوری مسلم کو لگتا ہے bjp نریندر مودی انکے ساتھ ہے bjp صرف وہابی سلفی کے دشمن ہیں، ہم پر بات آئیں گے تو دیکھیں گے۔

سعودی عرب (Saudi Arab) کو لگتا ہے کہ امریکہ پاگل جہادیوں کو مار رہا ہے۔ جہادی مرتے ہیں تو مرنے دو، اچھا ہے ورنہ وہ لوگ ہم سے ہماری حکومت چھین لیں گے۔ ہمارا حال بھی معمر قذافی اور حسنی مبارک جیسا ہو جائے گا، اس لیے جہادی مرتے ہیں تو اچھا ہے۔ امریکہ جب ہم کو مارے گا تو دیکھیں گے۔ مگر یہ جہادی کب ختم ہونگے۔ امریکہ جہادی ختم کر رہا ہے یا ہمارے قوم

کو ختم کر رہا ہے۔ دیکھیں گے دیکھیں گے کے چکر میں پوری قوم ختم ہو جائے گی ہم میں سے کوئی دیکھنے والے ہی نہیں بچیں گے۔ غیر لوگ ہم کو مرتے ہوئے دیکھیں گے۔ ہم کو مارا بھی جا رہا ہے اور دکھایا بھی نہیں جاتا کہ روزانہ کتنے مر رہے ہیں، شاید آپ لوگ میری طرح دنیا نہیں گھومے۔ نیوز چینلوں میں تو وہی دکھاتے ہے جو امریکہ دکھانا چاہتا ہے۔ لیکن نیوز پیپر جیسے اردو نیوز پیپر وغیرہ میں بھی کچھ اچھے جرنلسٹ (Journalist) ہیں جن میں انسانیت ہے۔ گوگل (Google) کے ذریعے کتابوں کے ذریعے نیوز پیپر میں سچائی لکھتے ہیں۔ ہم لوگ پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے، کچھ لوگ تو گلف (Gulf) میں کام کرتے ہیں، وہ یہ جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صحیح تو سب صحیح۔ آپ صحیح ہیں تو پھر ان جہادیوں نے کیا کیا؟ کیا ورلڈ ٹریڈ سینٹر انھوں نے توڑا ہے، جو ان کو مارا جا رہا ہے؟ کیا انڈیا میں بابری مسجد ہم نے توڑی؟ کیا دنگے مسلمان کرتے ہیں؟ ہم غلط نہیں ہیں، ہم صحیح ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آج ہم سمجھتے ہیں کہ ہم محفوظ ہیں، کیونکہ ہم لوگوں کو لگتا ہے کہ ہم لوگ محفوظ ہیں۔ گجرات میں دنگے ہوتے ہیں، تو گجرات میں رہنے والے باقی مسلم لوگ سوچتے ہیں دنگے تو گودھرا میں ہو رہے ہیں، ہم لوگ محفوظ ہیں۔ یوپی میں مظفر نگر میں دنگے ہوتے ہیں تو یوپی کے لکھنو والے، اعظم گڑھ والے سوچتے ہیں کہ ہم لوگ محفوظ ہیں۔ دنگے تو مظفر نگر میں ہو رہے ہیں۔ پورے انڈیا کے مسلمان سوچتے ہیں دنگے تو آسام، یوپی، گجرات، بمبئی میں ہو رہے ہیں ہم لوگ محفوظ ہیں۔

دنیا میں امریکہ افغانستان، پاکستان، عراق، سیریا میں مسلمانوں کو مار رہا ہے۔ اسرائیل غزہ اور فلسطین میں لوگوں کو مار رہا ہے۔ باقی دیشوں کے لوگوں کو لگتا ہے کہ ہم محفوظ ہیں۔ شیعہ اور کردیش سوچ رہے ہیں امریکہ تو سنّی مسلمان کو مار رہا ہے۔ اچھا کر رہا ہے دنیا میں سنّی کم ہونگے تو ان کی تعداد کم ہوگی۔ کیونکہ مسلمانوں میں آج سنّیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ سنّی کمزور ہونگے تو شیعہ لوگ پاور میں آجائینگے، ہوسکتا ہے کعبہ بھی ان کے ہاتھ میں چلا جائے گا، اس لیے شیعہ اور ایران سوچ رہے ہیں کہ ہم محفوظ ہیں۔ سعودی عرب کو لگتا ہے کہ ہم محفوظ ہیں۔ صحیح ہے، اللہ آپ کو محفوظ رکھے کیونکہ سعودی محفوظ تو ہمارا کعبہ بھی محفوظ ہے، لیکن کب تک؟ امریکہ جس حساب سے اور جتنی تیزی سے مسلمانوں کو مار رہا ہے، مجھے ڈر ہے کہ بات کہیں سعودی تک نہ پہنچ جائے، ہم محفوظ ہیں، صحیح ہے، لیکن کب تک؟ شاید ہماری باری آنے تک ایک دنگا کافی ہے، پورے گاؤں یا شہر کو برباد کرنے کے لیے۔ جن گاؤں والوں نے یا شہر والوں نے دنگا دیکھا ہے، ان سے جا کر پوچھو کہ دنگا کیا ہوتا ہے۔ جن مسلم دیشوں میں امریکہ NATO آسمان سے بم گرا رہا ہے، ان دیشوں کے مسلمانوں سے جا کر پوچھو کہ بم سے پھول گرتے ہیں یا آدمی مرتے ہیں؟ امریکہ کا ایک فائیٹر پلین کافی ہے۔ ہزاروں مسلمانوں کو مارنے کے لیے۔ آج کل مسلمان جانوروں کے جھنڈ کی طرح مسلم علاقوں میں رہتے ہیں، جہاں مسلم آبادی زیادہ ہے اس جگہ کے مسلمانوں کو مسلم سے ہمدردی نہیں ہے۔ یہ لوگ اکثر مسلم ممالک گلف (Gulf) میں کام کرنے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو شیر کہتے ہیں۔ جس دن یہ اپنے علاقے سے باہر جائیں گے مسلم ملک کے علاوہ کہیں اور جائیں گے تب انھیں پتہ چلے گا یہ شیر ہے یا کچھ اور۔ کوئیں کا مینڈک سمجھتا ہے کہ میں جس کوئیں میں ہوں یہ ہی ہماری دنیا ہے اور یہ ہی پوری دنیا ہے۔ اسے یہ پتہ نہیں ہوتا کہ دنیا میں ندی، دریا اور سمندر بھی ہے۔ بالکل اسی طرح یہ لوگ صرف اپنے گاؤں میں یا اپنے محلوں میں مینڈک کی طرح آواز کرتے ہیں۔ چھلانگ بھی لگاتے ہیں تو مسلم ممالک گلف (Gulf) میں باہر نکلیں گے تب انہیں پتہ چلے گا۔ تعصب، تنگ نظری، کم ظرفی، جو خاص کر کے مسلمانوں کے خلاف سوچ یا نفرت intolerance دنگا کیا ہوتا ہے؟ میں دنیا کے مسلمانوں سے گذارش کرتا ہوں کہ جاگو اور میرے جگانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہتھیار اٹھاؤ، امریکہ پر اٹیک کرو اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ انڈیا میں ہندوؤں کو مارو بلکہ آپس میں اتحاد پیدا کرو۔

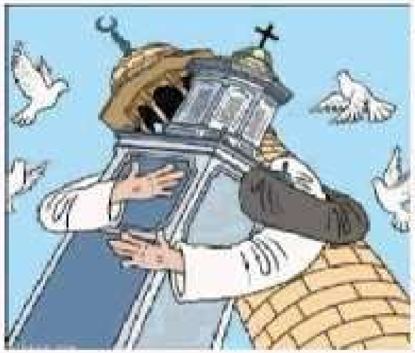

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا میں امریکہ کئی بار گیا ہوں امریکہ کا عام آدمی برا نہیں ہے، وہ وار (War) نہیں چاہتا، جنگ نہیں چاہتا۔ امریکہ اور یوروپ (Europe) میں عام آدمی میں بہت انسانیت ہے۔ فرض کرو آپ کو راستہ کراس کرنا ہے اور وہاں سگنل نہیں ہے اور دوسری طرف سے گاڑی آرہی ہے، اور آپ گاڑی کے جانے کا انتظار کر رہے ہیں، تو وہ

گاڑی والا اپنی گاڑی روک کر آپ کو پہلے جانے کے لیے کہے گا۔ ایسا میرے ساتھ کئی بار ہوا، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے عام آدمیوں میں انسانیت ہے اور بھی کئی اچھی عادتیں وہاں کے عام لوگوں میں دیکھا ہوں۔ انڈیا کے بھی ہندو بُرے نہیں ہیں، میرے بہت اچھے دوست بھی ہیں۔ میرا ایک دوست ہے سبھاش تکارام کدم جو پندرہ سال سے میرا دوست ہے۔ وہ بھی میری ہی طرح جہاز میں کام کرتا ہے، ہم دونوں نے ساتھ میں اپنا کریئر شروع کیا آج وہ جہاز میں چیف انجینیر ہے۔ ان پندرہ سالوں میں انھوں نے میرے سکھ دکھ میں ساتھ دیا، میرے اپنوں سے زیادہ میرے والد کو انڈین نیوی میں جانے کے لیے پیسے ہندو آدمی بالا صاحب ٹینڈولکر نے دیے جس کے یہاں میرے دادا کام کرتے تھے۔

میرا ایک دوست اور ہے، جس کا نام وشال بریجا ہے، جو دہلی کا ہے، جہاز میں کیپٹن ہے، میں نے اس کے ساتھ جہاز میں کام کیا، اس کی طرح آدمی میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔ ہمارے جہاز میں انڈیا کے لگ بھگ سبھی صوبوں کے لوگ کام کرتے ہیں۔ ایک جہاز میں 20 سے 25 لوگ ہوتے ہیں، مگر ان پچیس لوگوں میں کئی پرابلم ہوتے ہیں۔ ذات پات کی پرابلم، ہندو مسلم کی پرابلم، اسٹیٹ پرابلم اگر چار لوگ ساؤتھ انڈین ہیں تو وہ لوگ اپنی بھاشا میں بات کرینگے۔ باقی لوگوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا، سب اپنے اپنے اسٹیٹ کے حساب سے، اگر دو گجراتی ہیں یا دو مہاراشٹرین ہیں مل کر الگ الگ گروپ (Group) بناتے ہیں۔ رینک (Rank) کی پرابلم ہے آفیسر (Officer) زیادہ پڑھے لکھے ہوتے ہیں Crew کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں، اس لیے آفیسر ہمیشہ Crew کو نیچے رکھنے کی سوچتے ہیں۔ یہ جو میرا دوست کیپٹن (Captain Vishal Bareja) ہے، اس کو ان سب باتوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ وہ سب کو لیکر چلتا ہے۔ اسی لیے مجھے یہ بہت اچھا لگتا ہے، آج وہ آدمی آفس میں بڑے پوسٹ پر ہے۔ اس کے جیسے ہندو بھی انڈیا میں رہتے ہیں، میرے ساتھ ایک کپتان تھا، جس کا نام اندر پریت Inder Preet تھا جو سکھ تھا میرے جہاز میں ایک جم تھا، میں اور وہ اس جم میں جاتے تھے، کچھ ہندو بھی تھے وہ بھی کبھی کبھی جم

میں آتے تھے، ان میں سے کسی نے بجرنگ بلی کی تصویر لگائی، کپتان نے اسے نکالنے کے لیے کہا، اس نے کہا کہ آپ اپنے کیبن cabin میں لگاؤ اور وہیں پوجا کرو، یہ جہاز ہے یہاں سب مذہب کے لوگ کام کرتے ہیں، مذہب اپنے کیبن میں رکھو، کیبن سے باہر ہم ہندوستانی ہیں مجھے اس کی سوچ اچھی لگی۔ ایسے کئی ہندو، سکھ اور دوسرے مذہب کے دوست آپ لوگوں کو بھی ملیں گے، مجھے بھی ملے ہیں، میں سبھی کا ذکر اس کتاب میں نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہم نماز مسجد یا گھر میں پڑھتے ہیں، پوجا گھر یا مندر میں کرتے ہیں باہر ہم ہندوستانی ہیں۔

ڈاکٹر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر (Dr. Baba Saheb Bhim Rao Ambedkar) مجھے اچھا لگتا ہے کیونکہ اس آدمی کو اس کی قوم سے محبت تھی اور گاندھی کو میں بہت پسند کرتا ہوں۔ مہاتما گاندھی کو میں ہیرو مانتا ہوں افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے جیسی سوچ رکھنے والے آدمی، اس انڈیا میں نہیں ہے۔ پکا ہندو تھا، آخر تک منھ میں رام کا نام تھا بھگوت گیتا پڑھتا تھا لیکن باقی سبھی دھرموں کے لوگوں کی عزت کرتا تھا۔ مسلمانوں سے پیار تھا جوڑنے والی بات کرتا تھا پڑھا لکھا تھا، لندن سے وکالت سیکھ کر آیا تھا، بیرسٹر بن کر آیا تھا، اتنا پڑھا لکھا ہونے کے باوجود انڈیا میں آ کر دھوتی پہننا پسند کیا، چوں کہ اپنی تہذیب (Culture) سے اس کو پیار تھا، گاندھی جی بھی گوشت نہیں کھاتے تھے مگر انھوں نے کبھی گوشت پر پابندی نہیں لگائی، البتہ شراب پر پابندی لگائی۔

کاش! میری مسلم قوم میں کوئی ایسا لیڈر ہوتا جو انگلش بھی پڑھا ہو، قرآن (Quraan) بھی پڑھتا ہو، داڑھی رکھتا ہو، ٹوپی بھی پہنتا ہو، اپنے مذہب کو بھی سنبھالتا ہو اور دیش کو بھی توڑنے سے بچاتا۔ میرے کہنے کا مطلب یہی ہے کہ سبھی ہندو خراب نہیں ہیں، یا بُرے نہیں ہیں۔

ہندوستان میں سب کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے، ہندوؤں کو مسلمانوں کی مسلمانوں کو ہندوؤں کی اور باقی مذہب کو بھی ایک دوسرے کی ضرورت ہے، کیونکہ ہم انسان ہیں جانور نہیں میرا اپنا تجربہ کیا کہتا ہے اس بارے میں آپ کو بتاتا ہوں، تھوڑی لمبی بات ہے، مگر آج کے دور میں بتانا بھی ضروری ہے کہ RSS /SHIV SENA والے ہندوتو کے پڑوس میں ایک مسلم کیسے رہتا ہے؟ میرے والد نے میرے گاؤں سے دور ایک سروس سینٹر خریدا جسکو واشنگ سینٹر بھی کہتے ہیں، سبھی طرح کی گاڑی کو پانی کے پریشر سے دھویا جاتا ہے اور گاڑی کی greasing کرتے ہیں، یہ سروس

سینٹر میرے والد نے ایک ہندو سے لیا جس کا تعلق سیاسی پارٹی شوسینا سے ہے، جب ان سے سروس سینٹر لیا تب اس سروس سینٹر میں ایک ہندو لڑکا کام کرتا تھا جسکا نام کیلاش کالی ہے، جو اس وقت بہت چھوٹا تھا ہیلپر کا کام کرتا تھا، جس کو ہم نے نکالا نہیں جو آج تک ہمارے یہاں ہی کام کرتا ہے آج اسے ہمارے پاس 20 سال ہو گئے ہیں، آج وہی سب کچھ سنبھالتا ہے، میرے والد نے اسے اپنا بیٹا سمجھا نوکر نہیں، بچوں سے زیادہ ذمہ داری سروس سینٹر کی اسکے ہاتھ میں تھی، اور آج بھی ہے، جب میرے والد نے سروس سینٹر خریدا تھا، تب آس پاس کی جگہ بھی اسی کی تھی جس سے ہم نے سروس سینٹر خریدا تھا، ہمارے بازوں میں اس سے لگ کر تین دکانیں تھیں کچھ سالوں بعد اس نے اسکی ایک بغل کی جگہ اور تین دکانیں اسکے اپنے بھائی کو دی، اس کے بھائی نے وہاں گھر باندھا اور تین دکانوں میں سے دو دکانیں اپنی ذاتی کھولی، ایک میں اس کی آٹا پیسنے کی چکی تھی ایک میں جنرل اسٹور اور تیسرا کرایے پہ گاڑی کی battery بنانے والے کو دی، جو پہلے سے ہمارے بازو میں رہتا تھا، جو مسلم تھا اب وہ بھائی جس نے وہاں گھر باندھا تھا، اس کی فیملی بھی اسکے ساتھ رہتی تھی اور اس جگہ صرف ایک پانی کا کنواں ہے، جو ہمارا ہے، کیونکہ ہمیں گاڑی دھونے کے لئے پانی کی ضرورت ہے، اور ہمارا دھندہ پانی پہ ہی ہے مگر اس کے باوجود بھی انسانیت کے خاطر اس کو ہم نے اپنے کنویں سے پانی لینے کی اجازت دی، اور جب ہم نے سروس سینٹر خریدا تھا تب بھی یہ وعدہ کیا تھا، بھلے کنواں ہمارا ہے مگر ہم اپنے پڑوسی کو پانی دیں گے اس وقت battery بنانے والا مسلم تھا، ایک کیرلا کا رہنے والا تھا، جو ہندو تھا جب ہم نے خریدا تھا، تب یہ لوگ وہاں تھے اور شروع سے ہم لوگ ان کو بھی پانی دیتے تھے، اب وہ چلے گئے، مگر اب یہ نیا پڑوسی ہمارے پڑوس میں آیا اسکو ہم منع کیسے کر سکتے ہیں؟ آخر ہم انسان ہیں، اب پانی کا استعمال بڑھ گیا، گرمی میں پانی سوکھ جاتا ہے اس کی وجہ سے پانی ہمیں کم ملنے لگا، کیونکہ اسکی پوری فیملی وہاں رہنے آئی، ہم کو اگر پانی نہیں ملا ہم گاڑی نہیں دھو سکتے، اب پانی کے لیے جھگڑے شروع ہونے لگے، یہ ہماری دکان کھلنے سے پہلے ہی پانی بھرتا تھا، آنے کے بعد ہمیں پانی نہیں ملتا ہم لوگ اتنی ہی گاڑی دھوتے جتنا پانی ہم ٹنکی میں جمع کرتے، ہماری مہربانی ہم کو بھاری پڑ گئی، پھر اس آدمی نے میرے والد سے کہا کہ آپ کے گاڑی دھونے کا گندا پانی کنویں میں جاتا ہے، میرے والد نے اپنے پیسے سے کنویں کے پاس دیوار بنائی تاکہ پانی کنویں میں نہ جائے، پھر

کچھ مہینے کے بعد اس نے کہا آپ کے پاس گاڑی والے جو لوگ آتے ہیں وہ میری بیوی کو دیکھتے ہیں، آپ میرے گھر کے سامنے بھی دیوار بنا دو، میرے والد نے وہ دیوار بھی اپنے ہی پیسوں سے بنائی، اب ایک طرف کی دیوار ہم سے بنوائی اور دوسری طرف اس نے کمپاؤنڈ ڈالا اور گیٹ بنایا، اب حالت یہ ہے کہ ہم اپنے کنویں کو دیکھ ہی نہیں سکتے، اگر ہمیں دیکھنا ہے تو اسکی اجازت لے کر اندر جانا ہوگا، اسکے بعد میرے والد اور بھائی نے boring کروائی، آج ہم بورنگ کا پانی استعمال کرتے ہیں، کسی نہ کسی بات پر میرے بھائی کا اور میرے والد کا جھگڑا ان سے ہوتا تھا، کچھ سالوں بعد ہمارے سروس سینٹر کے سامنے شیوسینا کی شاخہ بنی اور شیوسینا کی آفس بھی اسی میں کھلی، سال میں ایک بار شیو جینتی ہوتی ہے اور شیواجی کا جنم دن منایا جاتا ہے اور کچھ ایسے بھی گراہک ہیں جو جان بوجھ کر ہمیں ستانے کے لئے اپنی گاڑی میں شیواجی کا گانا لگاتے ہیں، کیونکہ ہم مسلم ہیں، خاص کر وہ جس میں افضل خان کو شیواجی مارتا ہے اور مرتے مرتے افضل خان کلمہ پڑھتا ہے۔ پھر کچھ سالوں بعد ہماری دکان کی دوسری طرف کی جگہ بھی اس کے بھائی نے دوسرے کو بیچی، وہ بھی شوسینا والا اور آر ایس ایس والا ہے، شام کے وقت اسکے پاس بچے لاٹھی سیکھنے اور دوسری چیزیں سیکھنے آتے ہے، سب جے شری رام کے نعرے بھی لگاتے ہیں، باقاعدہ بچوں کو لڑنا سکھایا جاتا ہے اور آج کل ہمارے نوکر کا لڑکا بھی جاتا ہے، اب سیدھی سی بات ہے آر ایس ایس کے دشمن مسلمان ہی ہیں اسنے بھی میرے والد سے دیوار بنوانے کہا، اسکے لئے بھی دیوار میرے والد نے بنا کر دی، اب ہم دونوں کے بیچ میں پھنس گئے، بغل والے سے بھی میرے بھائی کا جھگڑا ہوتا تھا، ایک بار تو میرے بھائی نے ہتھوڑا بھی اٹھایا تھا اسے مارنے کے لئے۔ ہمارا سروس سینٹر روڈ سے لگ کر ہے اس لیے حکومت کے لوگ میرے والد کو تنگ کرنے آتے تھے، مگر بغل والے کو نہیں کرتے جب کہ اسکی دکان بھی روڈ سے اتنی قریب ہے جتنی ہماری، ان کو بھی نوٹس آتی ہے مگر صرف دکھاوے کے لئے، میرے والد کو زیادہ تنگ کرتے ہیں۔ آخر کار میرے والد نے سروس سینٹر کا نام سینک سروس سینٹر کر دیا، سینک کا اردو مطلب ہوتا ہے سپاہی جو اپنے ملک کی حفاظت کرتا ہے، میرے والد انڈین نیوی میں تھے اور بورڈ کے نیچے لکھا ”رکھشا پدک“ مطلب حکومت کی طرف سے بہادری کا انعام پانے والا، مگر کچھ زیادہ فرق نہیں پڑا ایک ہندوستانی انڈین نیوی کے مسلم آدمی کو بھی میں نے ہندوستان میں ہندو سے ڈرتے دیکھا ہے، کچھ لوگوں کو والد

گاڑی فری میں دھو کر دیتے تھے ڈر کے مارے۔ آخری وقت میں والد بستر پر تھے تو بھائی نے سروس سینٹر سنبھالا، والد کے انتقال کے بعد میرا جانا ہوا اس سے پہلے والد کے وقت چھٹیوں کے لیے ممبئی سے سروس سینٹر آیا تھا، مجھے پیسوں کی ضرورت تھی میں نے بھی سروس سینٹر سنبھالا تھا، مگر کچھ ایک مہینے کے لئے، اس وقت میں سروس سینٹر میں ہی رات کو سوتا تھا اور کھانا ڈھابے پر یا Chinese food کی گاڑی پر کھاتا تھا، گھر میں کچھ وجہ سے نہیں جاتا تھا، میں جس چائنیز فوڈ پر کھانا کھا رہا تھا سامنے کچھ لڑکے شراب پی رہے تھے، چائنیز والا میرا دوست بنا تھا کیونکہ میں اکثر اس کی ہی گاڑی پر کھانا کھاتا تھا، یہ بھی ہندو تھا، باتوں باتوں میں بات ہفتے کی نکلی، میں نے پوچھا یہاں پر ممبئی جیسا کسی کو ہفتہ دینے کی ضرورت نہیں پڑتی ہوگی، ممبئی میں میرے دوست کی چائنیز کی گاڑی کو پولیس والے میونسپل والے سب پریشان کرتے ہیں، اس نے کہا یہاں پہ تو نہیں مگر یہاں دوسروں کو ہفتہ دینا پڑتا ہے، جو شرابی لوگ سامنے شراب پی رہے تھے ان میں سے ایک آیا، مجھ کو تھپڑ مارا اور کہا یہاں ہم ہفتہ لیتے ہیں، اور اسکا دوسرا دوست بھی آیا، میں نے سوس کی بوتل اس کے سر میں مارا، دوسرے نے بڑا پتھر مجھے مارنے کے لیے ہاتھ میں اٹھایا، میں اس کی طرف بھی گیا، چائنیز والے نے ہمارے بیچ میں پڑ کر لڑائی ختم کی، یہ لوگ غصے میں یہ کہہ کر گئے کہ یہیں رک ہم لوگ اور لوگوں کو لے کر آتے ہیں، مجھے چائنیز والے نے کہا کہ تو یہاں سے بھاگ جا ورنہ یہ لوگ تجھے ماردیں گے، بغل میں مسلم لوگوں کے ڈھابے تھے، میں نے ان سے مدد کرنے کو کہا، انہوں نے مدد نہیں کی، میں اپنے نوکر کے گھر گیا، اسکے ساتھ پولیس اسٹیشن گیا، ان کے خلاف شکایت کرنے اور اپنے آپ کو بچانے، کیونکہ میں کوئی فلم کا ہیرو نہیں جو دس لوگوں کو اکیلا ماروں گا، میرا گاؤں وہاں سے دور تھا، پولیس والے شکایت لینے کے لیے تیار نہیں تھے، بہت کہا سنی کے بعد شکایت درج کی اور کہا ابھی رات ہوئی ہے، صبح ہم دیکھیں گے۔ صبح میری دکان پر ایک پولیس والا آیا جو اس وقت بہت ہی خطرناک تھا، جس کا نام گھیرا رتھا، سب لوگ اس سے ڈرتے تھے، میں زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا اس کے بارے میں، اس نے آتے ہی پوچھا کہ کس نے تجھ کو مارا ہے اس کا نام بتا۔ میں نے کہا مدھو اس نے کہا کون مدھو؟ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم، مجھے چائنیز والے نے یہی نام بتایا، اس نے کہا: اس نام کے بہت سے لوگ ہوں گے، ہم کس کس کو تلاش کریں گیں؟ میں نے کہا ایک گاؤں میں دس مدھو ہوں گے، ان میں سے میں ایک

کو جانتا ہوں، اصل میں وہ پولیس والا مجھے ڈرا دھمکا کر بات ختم کرنا چاہتا تھا۔ میرا اور پولیس والے کا بہت جھگڑا ہوا، وہ بہت اونچی آواز میں بات کر رہا تھا، سروس سینٹر کے اڑوس پڑوس سب نے یہ تماشا دیکھا، آخر کار وہ اس آدمی کو پکڑ کر لایا، پولیس والے بات کو رفع دفع کرنا چاہتے تھے کیونکہ یہ لڑکے جن کے ساتھ میری لڑائی ہوئی تھی وہ وہاں کے بہت بڑے غنڈے کے آدمی تھے، جو آدمی ضمانت پہ باہر آیا تھا، اس نے مدد کیا تھا، جس کا نام رمیش گانکر تھا، پولیس اسٹیشن میں بہت تماشا ہوا، میں نے کہا کہ اگر آپ اس کو اندر نہیں کرتے تو میں آپ کے ہیڈ کوارٹر میں جاؤں گا، اسے کہا جاؤ، جیسے ہی میں باہر نکلا پولیس والے نے مجھے پکڑا اور اندر ڈالا، ان لوگوں نے دماغ لگایا کہ میں نے شکایت کی ہے اب مجھے ہی اندر کیسے ڈال دیں گے، انہوں نے اسکی بھی شکایت درج کی کہ میں نے اسکے سر پر بوتل ماری، اب دونوں کو ایک ہی سلاخوں کے پیچھے ایک ہی کمرے میں رکھا، اب ہم دونوں نے دوستی کی، اگر بات آگے جاتی ہے تو تاریخ لگے گی، اس نے اور میں نے صلح کرنے کا ارادہ کیا، مگر دیر ہو چکی تھی کیوں کہ دونوں کا میڈیکل اور سارے کاغذی کام ہو چکے تھے، اب مجھے ضمانت کی ضرورت تھی، میرے چچا زاد بھائی نے اپنے ہندو دوست جسکا نام شرد تھا اس کے ذریعے کوشش کی، اور میرے ایک ہندو دوست نے مجھے ضمانت دی جس کا نام گوونڈ گھانکر ہے، جب کہ میرے اپنے مسلم لوگ میرے کام نہیں آئے، مگر میرے بھائی کے ہندو دوست اور میرا دوست کام آیا، اس لیے میں کبھی کسی انسان کو مذہب کے چشمے سے نہیں دیکھتا، میں ہندو اور ہندتوا کا فرق جانتا ہوں، بات پہلی تاریخ کو ہی ختم ہوئی، یہ سارا معاملہ سب کو معلوم تھا، یہ میرے سروس سینٹر کے آزو بازو والوں کو بھی معلوم تھا، اس بار والد کے انتقال کے بعد جب دوبارہ سروس سینٹر آیا تب میرے بارے یہ لوگ پہلے ہی جانتے تھے، میرے آنے کے بعد میرے ساتھ انہوں نے وہ نہیں کیا جو میرے والد اور بھائیوں کے ساتھ کرتے تھے، حساب کتاب میں تھے، میں یہ نہیں کہتا کہ ڈرتے تھے مگر مجھے وہ میرے والد کی طرح سیدھا نہیں سمجھتے تھے۔ اب اس سروس سینٹر کی خراب عادت تھی کہ کچھ حکومت کے لوگ اور کچھ پولیس والوں کو گاڑی مفت میں دھو کر دیتے تھے وہ میں نے بند کیا، تلاٹھی جو کھیت کا محصول لیتے ہیں، اردو سے کیا کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں، وہ بھی مفت میں گاڑی دھلاتا تھا، اس سے میں نے گاڑی دھونے کے بعد پیسے مانگے، اس نے کہا کل تیرا سروس سینٹر بند کرتا ہوں، میں نے کہا میں ادھر ہی ہوں آجانا، یہ جھگڑا

بھی بغل والے دیکھ چکے تھے، پھر یہ افسر دوسرے دن تو نہیں آیا مگر 15 دن بعد ایک نوٹس لے کر آیا کہ تمہارے کچھ دکان کا حصہ روڈ کے قاعدے سے نزدیک ہے اور تم کو توڑنا ہوگا ورنہ قانونی کاروائی ہوگی۔ میں نے کہا: میرے بازو والے کا پہلے توڑ، اس کا بھی اتنا حصہ آگے ہے جتنا میرا ہے اور اس روڈ پر 100 کلو میٹر تک ہزاروں دکانیں میری دکان کی طرح روڈ سے نزدیک ہیں پہلے ان کی توڑ پھر میرے پاس آنا، میں اپنے ہاتھ سے اپنی دکان کا حصہ توڑ دوں گا۔ آج اس بات کو پانچ سال ہوئے آج تک کوئی نہیں آیا توڑنے والا، یہ بھی تماشا بازو والے نے دیکھا تھا۔ میرے ساتھ دونوں پڑوسی اچھے تھے، آر ایس ایس والے کا لڑکا مجھے دادا پکارتا تھا، دادا کا مطلب ہوتا ہے بڑا بھائی، بڑے بھائی کو مہاراشٹرا میں دادا بولتے ہیں، ورنہ دادا کا مطلب دوسرا دادا بھی ہوتا وہ دادا میں نہیں ہوں، میں نے آپ کو کہا میں کبھی انسان کو مذہب کے چشمے سے نہیں دیکھتا، جب تک میرے ساتھ سامنے والا اچھا برتاؤ کرتا ہے میں سامنے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ ہی کرتا ہوں، دوسرے پڑوسی کے یہاں سے دیوالی میں مٹھائی آئی، میں نے یہ دیکھا کہ انکو بھی ہماری ضرورت تھی کیونکہ جب وہ لوگ کہیں جاتے تو انکی دکان پر آٹا پینے لوگ آتے تو ہم انکے گراہک کو واپس نہیں جانے دیتے، انکے ہم ڈبے لیتے اور انکے آنے کے بعد انکو دیتے، میرے یہاں مراٹھی اخبار سامنا آتا، لوگ پڑھنے آتے، یہ دونوں پڑوسی بھی آتے، میں نے سامنا اخبار بند کیا کیونکہ اس اخبار میں مسلمانوں کے خلاف زیادہ لکھا جاتا ہے جو مجھے پسند نہیں ہے۔ میں نے اسکی جگہ "سکال" نام کا مراٹھی اخبار لینا شروع کیا، میرے نوکر نے کہا پڑوسی ناراض ہوں گے، دونوں بھی شو سینا والے ہیں۔ میں نے کہا اگر وہ شیو سینا والے ہے تو اپنے پیسے سے اخبار خرید کر پڑھیں، میں انکے لئے اخبار کیوں خریدوں؟ میں نے سامنا اخبار بند کیا، سامنا بند ہونے کے بعد بھی سکال نیوز پیپر پڑھنے پڑوسی آتے تھے، سامنا نہیں خریدتے تھے کیونکہ میرے سے ادھر اخبار مفت پڑھنے ملتا تھا۔ کچھ دن بعد چکی والے پڑوسی کا لڑکا لندن سے پڑھ کر آیا، مجھے بہت خوشی ہوئی، اس کو نوکری تلاش کرنے کے لئے ای میل کرنے کے لئے انٹرنیٹ کی ضرورت تھی، میں نے اسے اپنے wifi کا کوڈ دیا جس سے اس کے نیٹ کے پیسے بچتے۔ ایک بار اسکی دکان میں شارٹ سرکٹ سے آگ لگنے والی تھی، میں جا کر آگ لگنے سے بچایا، ہماری دکان کے اوپر ایک درخت آیا تھا جسکی ٹہنی ہماری دکانوں پر گرتی تھی، ہم دونوں نے جا کر مل بانٹ کر کام کیا۔ بال

ٹھاکرے کے مرنے کے بعد اسکی آستھیاں مہاراشٹرا میں ہر جگہ لے جا رہے تھے اور وہ آستھیاں میرے سامنے کے شیو سینا کی شاخہ میں آنے والی تھی، لوگوں نے کہاں دکان بند کرو میں نے نہیں کی، مگر میرے پڑوسی نے مجھ سے ہیلوجن مانگا، میرے پاس بڑا ہیلوجن تھا، رات میں گاڑی آتی ہے تو کام کرنے کے لیے یہ ہیلوجن استعمال کرتے ہیں، میں نے پڑوسی کے لیے ہیلوجن دیا، بال ٹھاکرے سے مجھے ہمدردی نہیں تھی، مجھے اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا رہنا تھا میرا نوکر بھی شیو سینا والا ہے اور بال ٹھاکرے کے لئے اسکے دل میں ہمدردی تھی، اگر میرے والد کے لئے میرا نوکر بیٹا ہے تو میرا بھائی ہو گیا اور میں نے بھائی چارے میں ہیلوجن بھی دیا اور لائٹ کا connection بھی دیا، کیونکہ ہلوجن کی پاور زیادہ تھی اور میرا Three Phase Connection کا تھا۔ الیکشن آتے تو میری دکان پر بھی سیاسی پارٹی والے آکر پوسٹر لگاتے کیونکہ میری دکان پر اس علاقے کی تقریباً سبھی گاڑی دھلنے آتی ہے، میں نے منع کیا اور کہا کہ یہاں کسی بھی پارٹی کا پوسٹر نہیں لگے گا، میرے نوکر نے مجھ سے پوچھا کیوں؟ میرے نوکر کو شو سینا کا پوسٹر لگانا تھا، میں نے کہا ہمارے یہاں سبھی پارٹی کے لوگ آتے ہیں، ایک کا لگا کر دوسرے کو ناراض نہیں کرنا ہے۔ اس نے ووٹ دیتے وقت مجھ سے پوچھا میں کس کو ووٹ دوں؟ میں نے اس سے پوچھا ابھی تک کس کو دیا؟ اس نے کہا شو سینا کو۔ میں نے کہا بھائی ابھی تک تو اپنی مرضی سے دیتا آیا، اب مجھ سے کیوں پوچھ رہا ہے؟ تجھے جس کو دینا ہے تو دے۔ اس نے ہر بار کی طرح شو سینا کو ہی ووٹ دیا۔ کئی بار بیف کا گوشت لیجانے والی گاڑی ہمارے یہاں دھلنے آتی، میرا نوکر دھونے سے انکار کرتا، میں بھی گاڑی واپس نہیں کرتا بلکہ خود دھلاتا، کیونکہ میرے نوکر کو برا لگتا ہے۔ میں خود بیف کھاتا ہوں یہ میرے نوکر کو بھی پتہ ہے اور اگر میرا نوکر مجھ سے بولے کہ تم بیف مت کھاؤ تو میں اسکی کبھی نہیں سنوں گا، میں کھاؤں گا مگر اس کے سامنے نہیں۔ اگر میرے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا ہے یا میرے گھر میں آیا ہے تو بھی میرے گھر کا کوئی بھی نہیں کھائے گا۔ ہمارے یہاں شادی میں تو اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ یہ غلطی سے یہ گوشت نہ کھائے۔ میری بہن کی شادی میں میرے یہاں بیف نہیں لایا گیا، صرف بکرے کا گوشت ہی رکھا گیا، کیونکہ میرا یہ نوکر اور میرے دوسرے خاص دوست بھی شادی میں آتے ہیں اور پڑوس کا RSS والا بھی میرے بھائی کی شادی میں آیا تھا، بکرے کا گوشت کھا کر گیا۔ جب ہم انکو دعوت دیتے ہیں تو

انکے ساتھ دھوکا نہیں کرنا چاہیے۔ میں سروس سینٹر میں نماز پڑھتا ہوں، میرا یہ نوکر بھی اپنے کسی دیوتا کی تصویر لا کر دکان میں رکھتا ہے صبح آ کر اس کی پوجا کرتا ہے۔ ایک دن میں اپنے گھر سے موٹر سائیکل سے سروس سینٹر آ رہا تھا، راستے میں ایک عورت میرے سامنے سے آئی اس کے پیچھے دو لڑکے موٹر سائیکل سے آ رہے تھے، اس عورت نے اچانک بریک مارا، پیچھے والے لڑکے نے اس عورت کو بچانے کے لیے بریک مارا، ان دونوں لڑکوں کی گاڑی سلیپ ہو گئی، میں انکو اپنی گاڑی روک کر اٹھانے گیا، وہ عورت وہاں سے بھاگ گئی اس لیے کہ غلطی اس عورت کی تھی، اس نے اگر ارجنٹ بریک نہیں مارا ہوتا تو یہ لوگ نہیں گرتے۔ ایک کا سر پھوٹ گیا تھا اور دوسرا ہوش میں نہیں تھا، میں نے کئی گاڑی والوں کو روکا لیکن کوئی بھی اسے ہسپتال لیجانے کو تیار نہیں تھا، یہ جو لڑکے تھے یہ بھی ہندو تھے اور جن کو میں راستے میں روکتا وہ بھی ہندو تھے، اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا، میں نے اسکے دوست سے کہا تو اسکو بیچ میں پکڑ، میری موٹر سائیکل پر ہم اس کو ہسپتال لائے، اس کو ڈاکٹر نے بچایا۔ پولیس آئی، مجھ سے پوچھتا چھ کی، انکی گاڑی وہیں پر تھی، مجھے پولیس والے اپنے ساتھ جہاں حادثہ ہوا تھا وہاں لے گئے، بعد میں اس لڑکے کی بیوی آئی لڑکا ہوش میں آیا، میرے کپڑوں پر خون لگا تھا، جب میں سروس سینٹر گیا تو میرا نوکر گھبرایا، اسکو لگا میرا accident ہوا ہے، میرے پڑوسی نے یہ بھی دیکھا۔ ایک دن اسی پڑوسی کی ٹرک کا ٹائر کوئی چرا لے گیا، وہ ٹرک میرے سروس سینٹر کے قریب کھڑا تھا، میرے سروس سینٹر میں cctv کیمرے لگے ہوئے تھے، میں نے ان کو آئیڈیا دیا کہ ہم کیمرے میں دیکھتے ہیں، رات کا وقت تھا صحیح سے دکھائی نہیں دیا، مگر چوروں کی گاڑی کب آئی، کتنی بڑی تھی یہ

نظر آیا، اس سے پولیس والوں نے چور کو پکڑا، پڑوسی کا فائدہ ہوا۔ کئی بار میں بس میں سفر کرتا ہوں، بس میں بھیڑ کی وجہ سے اگر حاملہ عورت یا ضعیف عورت میرے سامنے کھڑی ہے تو میں اسے اپنی جگہ دیتا ہوں، میں یہ نہیں دیکھتا کہ برقع والی مسلم ہے یا ٹیکا لگائی ہوئی ہندو ہے۔ تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میری نظر میں ہندوستان

میں مسلمانوں کے خلاف تعصب اور کٹرپنتی (intolerance) ہے مگر مسلمانوں سے میں اتنا ہی کہوں گا کہ ایک ہو جاؤ، ایک چھتری کے نیچے آؤ، ایک کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کوشش کرو مل جل کر رہنے کی۔ انیس صدیقی نے کہا "خدا سے جمعہ میں اس بار دعا مانگوں گا" "گناہ جو بھی کئے انکی سزا مانگوں گا" "ہمیں بنایا ہے انسان تو رہنے دے انسان" "میں امن اور شانتی کی دعا مانگوں گا" کچھ ہندتوا والوں کے لیے پورے ہندو سے نفرت کرنا ٹھیک نہیں ہے، یہ ہمارا دیش ہے، کچھ لوگ ہمارے خلاف ہیں۔ مجھے راحت اندوری کے اشعار یاد آتے ہیں:

اگر خلاف ہیں ہونے دو جان تھوڑی ہے
یہ سب دھواں ہے کوئی آسمان تھوڑی ہے
لگے گی آگ تو آئیں‌گے گھر کئی زد میں
یہاں پہ صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے
میں جانتا ہوں کہ دشمن بھی کم نہیں لیکن
ہماری طرح ہتھیلی پہ جان تھوڑی ہے
ہمارے منہ سے جو نکلے وہی صداقت ہے
ہمارے منہ میں تمہاری زبان تھوڑی ہے
جو آج صاحب مسند ہیں کل نہیں ہونگے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے
سبھی کا خون ہے شامل یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا ہندوستان تھوڑی ہے

اور میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ انڈیا چھوڑ کر بھاگ جاؤ اور میرے کہنے کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ڈر کر رہو۔ جو ڈر گیا سمجھو ہندتوا کے گھر گیا۔

جو لوگ انڈیا چھوڑ کر گئے وہ بھی آج خوش نہیں ہیں۔ اور جا کر بھی کہاں جائینگے؟ یہاں انڈیا والے مسلمانوں کے پیچھے پڑے ہیں۔ دنیا میں امریکہ، اسرائیل، انگلینڈ اور ان کا ساتھ دینے والے دیش مسلمانوں کے پیچھے پڑے ہیں، یہاں سے بچ کر جائینگے تو شاید وہاں مر جائینگے۔ پھر تو ہمارا حال دیوداس جیسا ہو جائے گا۔ پارو نے کہا گھر چھوڑ دو تو دنیا چھوڑ دی۔ دیوداس نے تھوڑا دماغ لگایا ہوتا دنیا چھوڑنے کے بجائے شراب چھوڑ دیتا تو وقت سے پہلے دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہیں پڑی ہوتی۔

India / Paskistan

PAKISTAN
INDIA

جب سے انڈیا پاکستان الگ ہوئے ہیں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہیں، ادھر ادھر کے بٹوارے نے بیلنس بگاڑ دیا ہے، ہندوستان میں مسلمان کم تعداد میں رہ گئے اور پاکستان میں ہندو کم تعداد میں رہ گئے۔ جو ہندو پاکستان میں ہیں انھیں مسلم سے محبت تھی اور اس مٹی سے محبت تھی اس لیے وہ وہاں سے نہیں آئے اور جو مسلمان ہندوستان میں رہے انھیں بھی ہندو سے محبت تھی، اپنی مٹی سے محبت تھی اس لئے پاکستان نہیں گئے۔ آج مٹی سے محبت کرنے والے ہندو مسلم بھائی بھائی کی طرح رہنے والے دونوں طرف پریشان ہیں، ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو پاکستان میں لوگ ہندو کے ساتھ ظلم کرتے ہیں اور پاکستان میں ہندو کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو لوگ ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اصل میں یہ وہ لوگ ظلم کرتے ہیں جو بٹوارہ چاہتے تھے، جنہیں انسانیت سے نہیں صرف اپنے مذہب سے پیار تھا، جنہوں نے مذہب کے نام پر ملک کو بانٹا۔ جو بانٹنا نہیں چاہتے تھے انھیں وہ لوگ آج کاٹ رہے ہیں۔ یہی حال کشمیر کا بھی ہو گیا جہاں پنڈت زیادہ تعداد میں ہیں وہاں مسلم پریشان اور جہاں مسلم زیادہ ہیں وہاں پنڈت پریشان ہیں۔ کئی جگہوں پر تو دونوں اپنے گھربار چھوڑ کر اور کہیں بھاگ گئے۔ بنگلہ دیش کا بھی یہی حال ہے جو بنگلہ دیشی ہندوستان میں رہتے ہیں انھیں پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ بنگال کے لوگ بھی بنگلہ دیش میں بسے ہیں، یہ ملک بھی صرف مذہب کے نام پر الگ ہوا ہے، اب دونوں ملک ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ بھی ملاتے ہیں اور ایک دوسرے کے بارڈر پر ایک دوسرے کو مارتے بھی ہیں۔ پاکستان ہندوستان کو ختم کرنے کی بات کرتا ہے اور ہندوستان پاکستان کو، مگر دونوں کو پتہ ہے کہ یہ ایک دوسرے کو ختم نہیں کر سکتے اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن لوگوں کو بٹوارے کے زخم ملے ہیں ان کے زخم کو کرید کر اس پر نمک لگانے کا کام کرتے ہیں اور سیاسی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ صرف کرکٹ کھیلنا بند کرتے ہیں، کسی دوسرے ملک کے میچ میں بھی اگر پاکستانی امپائر ہے تو اسے ہندوستان سے بھگایا جاتا ہے۔ آئی پی ایل میں پاکستانی کو چھوڑ کر کسی بھی ملک کا کھلاڑی کھیل سکتا ہے، اتنی نفرت ہوتی ہے۔ پھر کچھ دنوں بعد ان کو لگتا ہے اگر پاکستان نہیں کھیلے گا تو مزہ نہیں آئے گا، سب سے زیادہ دنیا میں لوگ پاکستان اور ہندوستان کا میچ دیکھتے ہیں، حکومت کی سب سے زیادہ کمائی بھی اسی میچ سے ہوتی ہے اور سٹہ بازار کا سب سے زیادہ فائدہ بھی اسی سے ہوتا ہے۔ دونوں طرف کے لوگ اسکول تک نہیں جاتے، لوگ کام پر بھی نہیں جاتے، TV میں اشتہار والے بھی اس دن کا انتظار کرتے ہیں۔ ویسے میچ بیٹ اور بال کا ہوتا ہے مگر کسی بارڈر کی لڑائی سے کم نہیں ہوتا۔ ویسے پاکستان میں آج کل میچ نہیں ہوتا ورنہ میچ دیکھنے دونوں طرف کے لوگ ایک دوسرے کے ملک میں جاتے ہیں، خاص میچ دیکھنے کے لیے کئی لوگوں کو ٹکٹ نہیں ملتا، پورا اسٹیڈیم بھر جاتا ہے۔ پاکستان کی حالت تو بہت خراب ہے، اس نفرت کا فائدہ اٹھانے والے اکثر ہمارے ہندوستان کے ہندوتوا والے بولتے ہیں: ہمیں ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت پاکستان کے ہندو کی طرح کرنا چاہیئے۔ اگر یہ ایسا کرتے ہیں تو شاید پاکستان کے ہندو کے جیسے حالات تو نہیں مگر پاکستان کے جیسے حالات ضرور ہوں گے، پتہ نہیں کس اسکول میں بم پھٹے گا اور کب ہمارے یہاں بھی کرکٹ بند ہوگا۔ جو حال آج پاکستان کا ہے میں سمجھتا ہوں کسی ملک کا نہیں ہونا چاہیئے۔ جیسے کہاوت ہے "آ بیل مجھے مار" اسی طرح پاکستان نے اپنے آپ کو مارنے کی دعوت خود ہی امریکہ کو دی ہے اور ہمارے ہندو بھائی مسلم کو دعوت دے رہے ہیں کہ ہندوستان کو پاکستان بناؤ، یہ نفرت صرف ہم لوگ اپنے اپنے ملک میں کرتے ہیں، جب اپنا ملک چھوڑ کر جاتے ہیں تب ہندوستانی اور پاکستانی ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ میں نے یورپ اور امریکہ میں کئی جگہ ہندو مسلم پاکستانی ہندوستانی کو ایک دوسرے کے پڑوس میں رہتے دیکھا، کینیڈا میں مسجد، مندر، گرودوارا، چرچ ایک دوسرے سے متصل دیکھا اور ایک ہی جگہ سبھی مذہب کے لوگوں کو دیکھا۔ ان ملکوں میں ہوٹل پاکستانی بھی چلاتے ہیں اور ہندوستانی بھی، دونوں کی ہوٹلوں میں ہم اپنا سمجھ کر

جاتے ہیں۔ ایک جگہ تو پاکستانی ٹیکسی والے نے مجھ سے کرایہ بھی نہیں لیا اور اس نے ہوٹل میں سستا کھانا تک کھلایا جب کہ میرے ساتھ ہندوستانی ہندو بھی تھے۔ میں تو اپنے ہندو مسلم بھائیوں سے یہ کہتا ہوں کہ نہ ہندوستان کو پاکستان بناؤ نہ پاکستان کو ہندوستان بلکہ یورپ کی طرح بناؤ، یورپ میں 50 ملک ہیں، ایک ملک والے کو دوسرے ملک میں جانے کے لئے ویزا کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح ہمارے ہندوستان کے ہندی فلم اداکار انوپم کھیر کو پاکستان نے ویزا نہیں دیا تو ان کو برا لگا اسی طرح اور لوگوں کو بھی برا لگتا ہوگا جن کے اپنے ہندوستان اور پاکستان میں رہتے ہیں۔ یورپ میں 19 ملکوں کی کرنسی euro ہے، 19 ملک کے پیسے ایک دوسرے کے ملک میں چلتے ہیں۔ ڈنمارک سے سویڈن تک بریج بنایا گیا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ آپ کس ملک کے ہو۔ اگر پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان بھی یورپ کی طرح ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایشیا، Asia کے کنگ بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب چیزیں ایک ہی ملک کو نہیں دی ہے کسی کے یہاں آم ہوتا ہے تو کسی کے یہاں دوسرا پھل ہوتا ہے، کسی کو تیل دیا، کسی کو گیس، سب ملک کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

بھارت ماتا کی جے کا اگر آپ نعرہ نہیں لگاؤ گے تو آپ پہ کارروائی ہوگی، ممبئی کے وارث پٹھان کو سسپنڈ کر دیا گیا، اسدالدین اویسی نے کہا میں بھارت ماتا کی جے نہیں بولوں گا کیونکہ یہ بولنا ضروری نہیں، کہیں لکھا نہیں ہے، اس کا جواب ہمارے جاوید اختر صاحب دیتے ہیں کہ میں بولوں گا۔ میں جاوید صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر دیش ان کی ماتا ہے، گائے ان کی ماتا ہے، گنگا ندی ماتا ہے اگر دیش میں رہنا ہے تو بھارت ماتا بولنا پڑے گا، گائے انکی ماتا ہے اس لیے مسلم نہیں کھا سکتے تو کیا شنکر بھگوان کے لنگ کو پوجا جاتا ہے، جو ان کے باپ کی طرح ہے۔ کل ہو سکتا ہے یہ لوگ یہ بھی بولیں ہم لنگ کی پوجا کرتے ہیں اب ختنہ نہیں کر سکتے، جو مسلم کے لیے سنت ہے تو کیا جاوید اختر صاحب اپنے پوتے اور نواسے کی ختنہ نہیں کریں گے؟ کیا شیعہ سنی کا فرق دنیا کو

ہر جگہ دیکھنا ضروری ہے؟ کیوں جب کوئی مسلم کسی بات پر آواز اٹھاتا ہے، دوسرے فرقے کا مسلم آدمی یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ ہم ان سے الگ ہیں، صوفی لوگ نریندر مودی کے تلوے کیوں چاٹ رہے ہیں؟ اگر ہم وندے ماترم، بھارت ماتا کی جے نہیں بولنا چاہتے ہیں یہ ہماری مرضی ہے۔ ہم اگر اپنی زبان میں بھارت امی بولیں تو کیا چلے گا؟ ہم اپنی ماں کو ماتا نہیں امی بولتے ہیں تو بھی شاید لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ شاید یہ لوگ ہماری زبان بھی بدلنا چاہتے ہیں؟ ہم بیف نہیں کھائیں گے، ہم برقعہ نہیں پہنیں گے ہم کیا کریں گے اس کا فیصلہ کیا ہندو کریں گے؟ اگر ہندوستان کا مطلب ہندو کا استھان ہے تو آپ لوگ سمجھتے ہیں، مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر جن کی ہندی کمزور ہے انکو استھان کا مطلب سمجھانا بھی ضروری ہے۔ ہندی میں استھان کا مطلب ہے جگہ۔ مگر ہندی بنی سنسکرت (Sanskrit) سے جو ہندو کی زبان ہے، سنسکرت کا اصل الفاظ stan ہے جیسے پیدائش کی جگہ (جنم استھان) اور اردو بنی Persian سے جسے ہم فارسی کہتے ہیں، فارسی مسلم کی زبان ہے، فارسی میں لفظ ہے stan جیسے pakistan, Afghanistan, Uzbekistan, Kazakistan, Balochistan یہ سارے istan کا مطلب بھی جگہ ہوتی ہے، جو مسلم ممالک کے نام ہیں۔ اور ایک زبان ہے جسے پشتو (Pashto) کہتے ہیں اس زبان میں بھی ایک لفظ ہے جسے tun کہتے ہیں، اس کا مطلب بھی جگہ ہوتا ہے۔ تو hindu-stan مطلب ہوا ہندو کی جگہ۔ مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کے یہ صرف ہندوؤں کی جگہ ہے، ہندوستان اور پاکستان الگ مذہب کی بنیاد پر الگ ہوئے، ہندو زیادہ اس طرف رہے اسلئے اس ہماری طرف کا نام ہندوستان ہو گیا۔ ورنہ اسکے بہت نام ہیں، انگریزوں (عیسائیوں) نے انڈیا (India) بنا دیا، عربوں (مسلمانوں) نے Hind بنا دیا، یہودیوں نے hodu اور ہندوؤں نے bharat، مگر ہمارے ہندو بھائیوں کو مسلم کا دیا ہوا نام زیادہ پسند ہے، یہ بڑے فخر سے jai hind کہتے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دیش جتنا ہندوؤں کا ہے اتنا ہی مسلمانوں کا بھی ہے۔ ہم کوئی بارڈر کراس (Border Cross) کر کے نہیں آئے اور نہ ہی ہم اپنی مرضی سے آئے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں بھیجا تو ہم انڈیا میں پیدا ہوئے، ہمارے باپ دادا اسی مٹی میں پیدا ہوئے اور اسی مٹی میں مر گئے۔ اس دیش کو بنانے میں ہمارے باپ داداؤں نے بھی خون پسینہ بہایا ہے۔ اگر میں میری مثال

دوں تو میرے پر دادا (Fore Father) مروڈ جنجیرہ (Murud Janjira) کے نواب کے وزیر تھے، اس نواب کے جس نے کسی ہندو کو مار کر اپنا قلعہ نہیں بنایا، پہلے وہاں مسلم آئے، آج تک اس قلعے کو دنیا کی کوئی طاقت آخر تک جیت نہیں پائی۔ اس قلعے کو بچانے میں میرے دادا کا بھی ہاتھ ہے۔ اگر آپ لوگ چاہو تو اس قلعے کے بارے میں نیچے دیئے گئے ویب سائیڈ (Website) پر پڑھ سکتے ہیں۔

Murud Janjira - Wikipedia the free encyclopedia

میری دادی کے ابا نے بامبے پورٹ کو نقصان پہنچنے سے بچایا۔ 1922 بامبے پورٹ میں بڑی آگ لگی تھی۔ میری دادی کے ابا فائر بریگیڈ (Fire Brigade) میں کام کرتے تھے۔ انگریزوں (British) نے میری دادی کے ابا کو انعام کے طور پر 180 ایکڑ زمین دی، اس زمین کا حقدار آج میں بھی ہوں اور اس ملک کی مٹی کا بھی حقدار آج میں بھی ہوں۔ میرے ابا انڈین نیوی میں تھے۔ دس سال میرے ابا نے انڈیا کی رکشا کی، اپنے دیش کی رکشا کی۔ میں تو انڈیا چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤنگا۔ میں جہاز پر کام کرتا ہوں، پوری دنیا گھومتا ہوں، اسی لیے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے انڈیا میں موت دے اور مجھے میرے گاؤں میں میرے باپ دادا کے بغل میں دفنایا جائے۔ جس مٹی سے پیدا ہوا اسی مٹی میں جانا چاہتا ہوں، اسی مٹی پر سجدہ بھی کرتا ہو۔ میں نے تو تقریباً دنیا دیکھ لی ہے۔ میں تو آج بھی کہتا ہوں، ”سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا“۔ جو غلطی محمد علی جناح (Mohammed Ali Jinnah) نے کی وہ منظر احمد محمد ملا نہیں کرے گا انشا اللہ۔ وفاداری میرے خون میں شامل ہے، میرے پردادا نے اپنی وفاداری نواب کا وزیر بن کر دی، میرے دادا نے ہندو راجہ کی نوکری کر کے اور میری دادی کے والد نے انگریزوں کی غلامی کر کے اور میرے والد نے انڈین نیوی میں رہ کر اپنے ملک کی حفاظت کی ہے، ان سب کا خون شامل ہے میرے دیش کی مٹی میں اور خود میرے اندر بھی۔ میرا DNA انہیں کے خون سے بنا ہے تو وفاداری میرے DNA میں ہے۔ پانی کے جہاز پر کام کرتا ہوں، ایسٹ، ویسٹ، ساؤتھ، نارتھ سب دیکھا ہے۔ India is the best۔ لندن دیکھا پیرس دیکھا اور دیکھا جاپان سارے جگ میں کہیں نہیں ہے دوسرا ہندوستان۔ I Love my India ادل دیا ہے جان بھی دیںگے اس وطن کے لیے۔ ہندوستان ہی

میرا آغاز تھا اور یہی میرا انجام ہے۔ جو ہندو مجھے اس ملک کا نہیں سمجھتے، جن کو یہ لگتا ہے کہ یہ ملک صرف ہندو کا ہے شاید ان کے لیے کوئی اور دوسرا ہندو ملک نہیں، ہندوستانی مسلمانوں کے لیے دنیا میں کئی مسلم دیش ہیں، عیسائیوں کے لیے عیسائی ملک ہیں، مگر ہندوؤں کے لیے صرف ہندوستان ہے، یہ کہیں نہیں جاسکتے ہیں، مسلم جاسکتا ہے مگر جانا نہیں چاہتا، یہ سب سے بڑی بات ہے دیش بھکتی کی، وفاداری کے ثبوت کی۔ مجھے اپنی وفاداری کا certificate کسی ہندو سے نہیں چاہیئے۔

ہندوستان کے ہندوؤں کے لیے میرا ہندی میں پیغام

Rizwaan khan
देख भाई खून अपना गरम है
क्युकी इस्लाम अपना धरम है
सीधे मुसलमान है सीधे मुसलमान की
रहने दो अगर दादागिरी पर आ गए ना
वही पुराना अंदाज़ होगा सर पर ताज होगा
और हमारा राज़ होगा

مسلم ہی کیوں؟

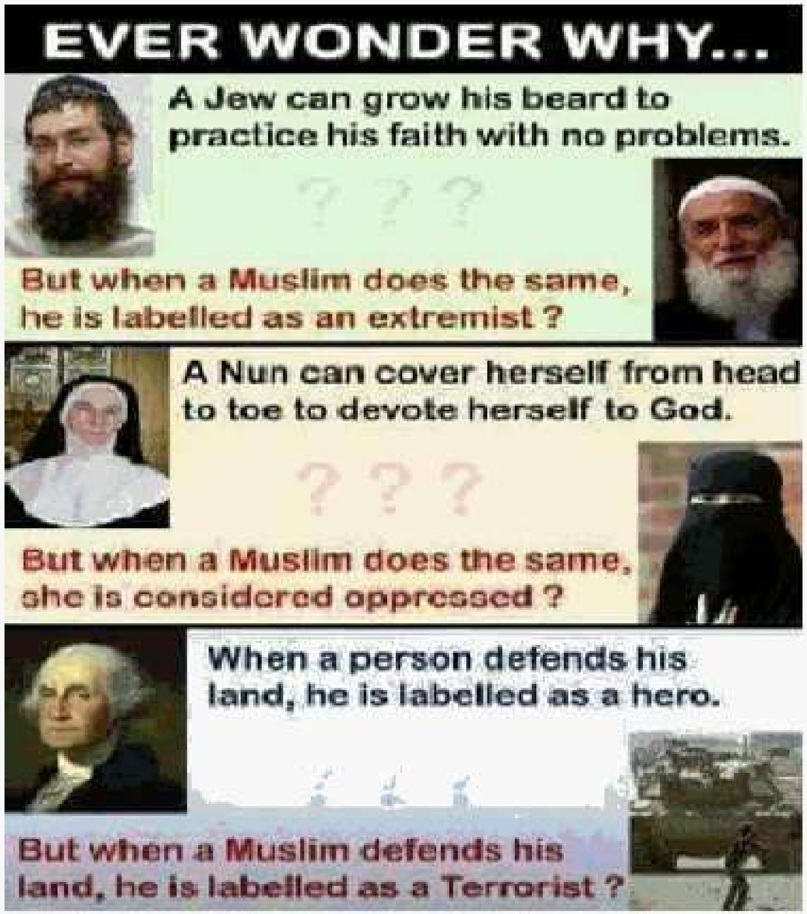
EVER WONDER WHY...
A Jew can grow his beard to practice his faith with no problems.
???
But when a Muslim does the same, he is labelled as an extremist ?
A Nun can cover herself from head to toe to devote herself to God.
???
But when a Muslim does the same, she is considered oppressed ?
When a person defends his land, he is labelled as a hero.
But when a Muslim defends his land, he is labelled as a Terrorist ?

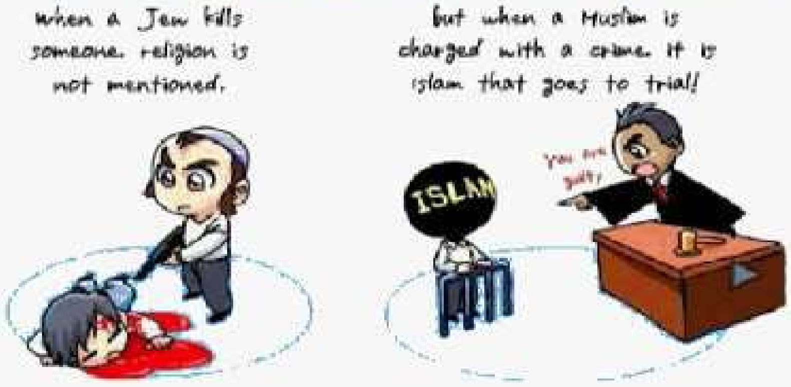
when a Jew kills someone. religion is not mentioned.
but when a Muslim is charged with a crime. it is islam that goes to trial!
ISLAM
You are guilty!

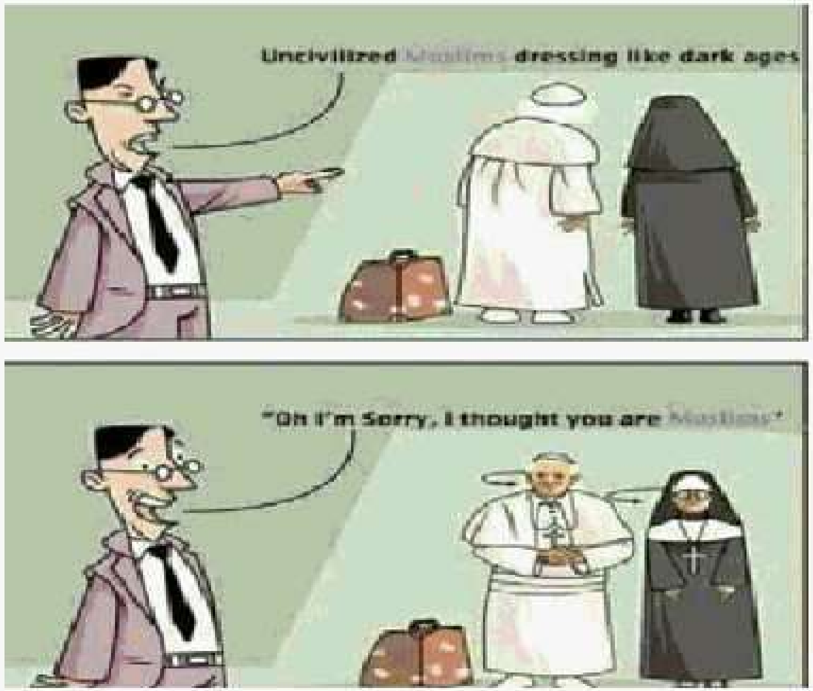
Uncivilized Muslims dressing like dark ages
"Oh I'm Sorry, I thought you are Muslims"

مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ اتنی بڑی دنیا ہے، 196 دیش ہیں، ان میں 6 بڑے مذہب ہیں۔ سب کو چھوڑ کر لوگ مسلمانوں کے پیچھے ہی کیوں پڑے ہیں؟ دنیا میں امریکہ افغانستان، پاکستان، عراق، سیریا میں مسلمانوں کو مار رہا ہے۔ اسرائیل غزہ اور فلسطین میں لوگوں کو مار رہا ہے۔ میانمار میں مسلم مارے جا رہے ہیں۔

اگر دنیا والوں کو آئیل (Oil) اور گیس (Gas) چاہیے تو خرید کر لو جس طرح باقی کے دیش والے خرید کر لیتے ہیں۔ اس کی قیمت چکاؤ جس طرح دنیا کی ہر چیز کی قیمت چکائی جاتی ہے اور وہ چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کو مار کر، ان کا خون بہا کر اور مسلمانوں میں جھگڑا لگا کر آئیل اور گیس لے کر جانا کہاں کا انصاف ہے؟ مسلم ہی کیوں؟ اور کوئی کیوں نہیں؟

انڈیا کا بھی وہی حال ہے، جو کچھ ہو رہا ہے وہ بابری مسجد ٹوٹنے کے بعد ہو رہا ہے، آسام، یوپی، گجرات، بمبئی، مظفرنگر، Beef ban بیف بین، UP میں دادری، love jihad، گھر واپسی، ہندو راشٹرا بنانا، ہندوستان میں ہندو زیادہ تعداد میں ہیں اور مسلم کم تعداد میں ہیں،

دونوں میں پھوٹ ڈالی جارہی ہے، دونوں کو الگ کیا جارہا، انڈیا میں گورنمنٹ اُس کی بنتی ہے جس کو ووٹ زیادہ ملتے ہیں۔ ہندو تعداد میں زیادہ ہیں، اس لیے ہندوؤں سے ہمدردی زیادہ دکھائی جاتی ہے تاکہ اُن کے ووٹ زیادہ ملیں، مسلم صرف استعمال کے لیے ہوتے ہیں۔ اگر آج انڈیا میں ان نیتاؤں کو پاور میں آنا ہے، الیکشن (Election) جتنا ہے تو مسلمانوں کو بھڑکاؤ، دنگے کراؤ اور مسلمانوں کو مارو۔ انڈیا میں اور بھی مذہب ہیں اور بہت سارے مدے ہیں۔ غریبی ہے، روزگار کی کمی ہے، Development کا مدہ ہے، ان چیزوں کو بھی رکھ کر Election جیتا جاسکتا ہے۔ اگر یہ نیتا لوگوں کے لیے اچھا کام کرینگے اپنی جیب بھرنے کے بجائے لوگوں کا کام کرینگے تو ان کی پارٹی کو کون ہرائے گا؟ ایسے لوگ ضرور جیت کر آئینگے۔ کیا Election جیتنے کے لیے مسلمانوں کی بلی دینا ضروری ہے؟ کیا ہم بلی کے بکرے ہیں؟ بڑا جانور چھوٹے جانور کو کھاتا ہے، بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھاتی ہے، بڑے پرندی چھوٹے پرندے کو کھاتے ہیں، اللہ نے ہمیں انسان بنایا، ان سے زیادہ عقل دی اور آج ایک انسان دوسرے انسان کو مار رہا ہے۔ مسلم ہی کیوں؟ اس بات کو میں نے بہت سوچا۔ دنیا ہمارے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہے یہ تو میں نے آپ کو بتا دیا، لیکن ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں کر رہی ہے، اتنی بڑی دنیا ہے، 196 دیش ہیں، 6 بڑے مذہب ہیں، سب کو چھوڑ کر لوگ مسلمانوں کے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟

کیا مسلم ہونا گناہ ہے؟ کیا مسلم نام رکھنا گناہ ہے؟

اگر ہم یہ سوچتے ہیں تو پہلا سوال ہمارے دماغ میں یہ آتا ہے کہ پھر ہم مسلم کیوں ہیں؟ میں نے اپنے بارے میں سوچا تو پتہ چلا کہ میں جس گھر میں پیدا ہوا وہ گھر مسلم کا ہے، میرے ماں باپ مسلم ہیں اسی لیے میں بھی مسلم ہوں۔ دوسرا سوال مسلم کیا ہے؟ مسلم کون ہے؟ اس کا سیدھا سیدھا جواب یہ ہے اسلام مذہب کو ماننے والے کو مسلم کہتے ہیں۔ تیسرا سوال ذہن میں آتا ہے اسلام کیا ہے؟ اسلام کیا سکھاتا ہے؟ اس کا جواب بھی بالکل سیدھا ہے کہ جو ایک اللہ کو اپنا سب کچھ مانتا ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا آخری پیغمبر مانتا ہے، ان کی سنتوں اور ان کے بتائے ہوئے طریقے پر چلتا ہے، جو قرآن کو اللہ کی کتاب سمجھتا ہے اس کو پڑھ کر عمل کرتا ہے، قرآن کو اللہ کا فرمان سمجھتا ہے اور جو کعبے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے اور نماز میں صرف اللہ ہی سے مانگتا ہے، اسلام کے جو پانچ

There are over 1.8 Billion Muslims in the World. Islam is a peace loving religion which guarantees rights of every Man, Women, Orphan, poor, Rich, Muslim and Non Muslim.

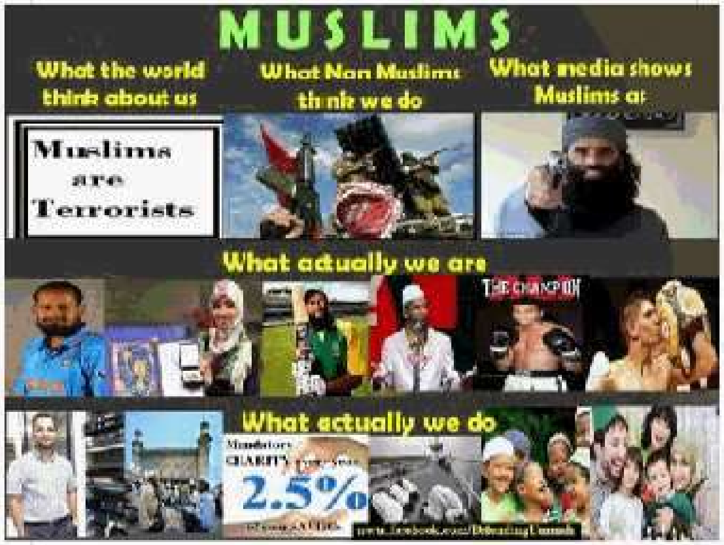
MUSLIMS
What the world think about us
What Non Muslims think we do
What media shows Muslims as
Muslims are Terrorists
What actually we are
THE CHAMPION
What actually we do
Mandatory CHARITY
2.5%
www.facebook.com/DebunkingUmmah

ارکان ہیں توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج یہ سب پورے کرتا ہے اس کو مسلم کہتے ہیں اور اس مذہب کو اسلام کہتے ہیں۔ جو (100%) سو فیصد صحیح ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو دنیا والوں کو مسلم سے تکلیف کیوں ہے؟ اتنا تو سبھی مذہب کے ماننے والے کرتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے خدا، بھگوان، گوڈ (God) کا نام الگ ہے، ان کی کتاب الگ ہے، ان کے ماننے کا طریقہ الگ ہے اگر دیکھا جائے تو سبھی ایک آدم کی اولاد ہیں، اس حساب سے ہم سب ایک ہیں۔ کیوں کہ آدم سے لیکر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک جتنے بھی پیغمبر آئے جیسے عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام ان چاروں پر کتابیں نازل ہوئیں۔ ابراہیم، نوح اور مریم سبھی کو ہم مسلم مانتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں پھر آئینگے، امام مہدی آئینگے، دجال آئیگا پھر اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے سب باتوں پر ہم مسلم یقین کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا جتنے بھی لوگ دنیا میں آج ان پیغمبروں کو مانتے ہیں وہ سب ہمارے بھائی ہیں پھر ہم آپس میں کیوں لڑتے ہیں۔ امر، اکبر، انتھونی آپس میں لڑ رہے ہیں، اکبر اور اکبر آپس میں لڑ رہے ہیں یعنی مسلم مسلم آپس میں لڑ رہے ہیں۔

Islamic Take Over

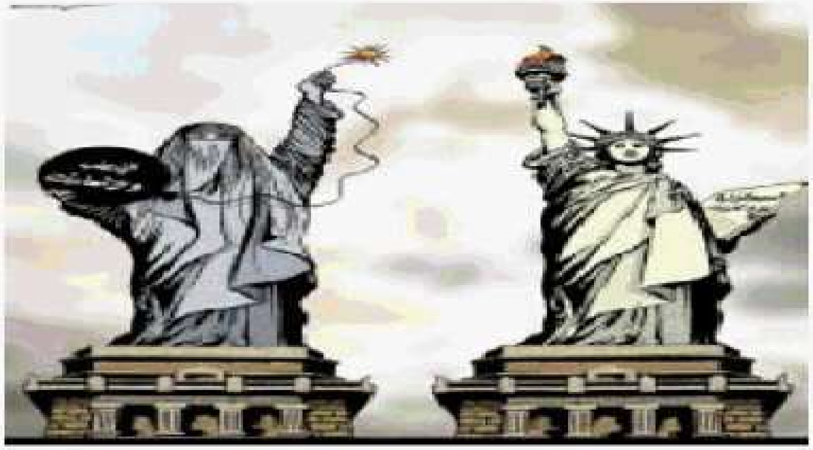

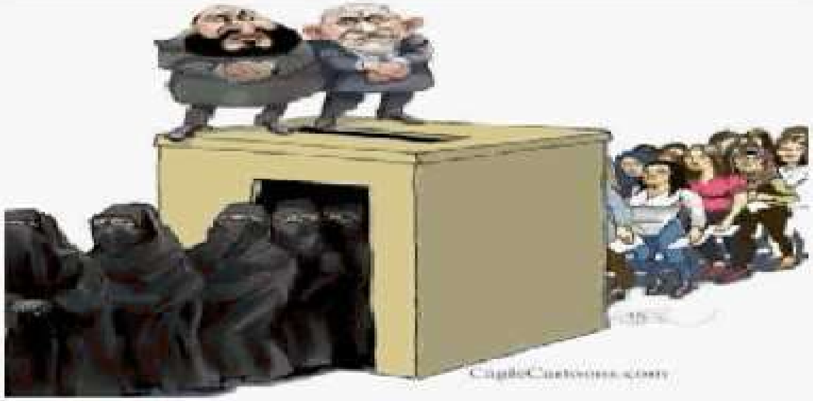

دنیا والوں کو اسلام کے take over کا ڈر ستا رہا ہے، دنیا والوں کو لگتا ہے کہ مسلمانوں کا راج اس دنیا پر ہوگا اور اس کی دلیل بھی قرآن و حدیث میں ہے۔ مگر یہ take over ہے یا hand over ہے، چلو اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آخر کیا ہے یہ islamic take over جس کی افواہ آج دنیا میں پھیل گئی ہے۔

سب سے پہلے اسلام کی فکر امریکا کو ہوتی ہے، امریکہ میں بیٹھے یہودی اور عیسائی اسلام کو تباہ و برباد کرنے کے منصوبے بناتے ہیں، اس کا ساتھ دنیا کے باقی مذہب والے جیسے ہمارے ہندوستان کے RSS والے میانمار کے بدھسٹ لوگ بھی دیتے ہیں، ان کی صورت حال سے تال ملانا شروع کرتے ہیں، اس اسلامک ٹیک اوور کا ڈر دنیا کو بتانے والے پہلے امریکہ والے ہیں۔

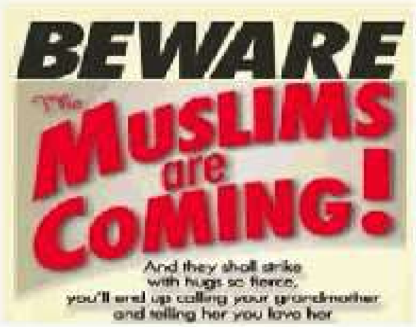
BEWARE
The MUSLIMS are COMING!
And they shall strike with hugs so fierce, you'll end up calling your grandmother and telling her you love her

جس طرح ہمارے ہندوستان کی مشہور فلم Sholay شولے میں ایک dialogue ڈائلاگ ہے کہ جب 50,50 تک کوئی بچہ روتا ہے تو ماں کہتی ہے بیٹا سو جا ورنہ گبر آجائے گا، اسی طرح امریکا دنیا والوں کو ڈراتا ہے کہ Islamic take over ہو جائے گا، terrorist آجائے گا، دنیا پر مسلمانوں کی حکومت ہو جائے گی۔

ہر طرح کی مارکیٹ میں چین نے ٹیک اوور کر لیا ہے، ہندوستان سے لے کر پوری دنیا میں ہر چیز آج made in china ہے، دنیا پر آج Chinese take over ہو گیا ہے، مگر اس سے دنیا کو کوئی تکلیف نہیں۔ ہندوستان میں یورپ کی تہذیب آگئی، Valentine day جیسے اور کئی ڈے ہم مناتے ہیں، انگلش کیلنڈر سے ہماری زندگی چلتی ہے، یورپ نے ٹیک اوور کر لیا ہے، اس سے کوئی پرابلم نہیں۔ کیا کریں ان کی بھی مجبوری ہے، کیونکہ ہم پوری طرح سے انگریزوں کے جال میں پھنس گئے ہیں، ہمارے ہندوستان میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا دودھ کم، پاوڈر کا دودھ زیادہ پیتا ہے، ہمارے کسان جو پہلے گوبر سے اناج اُگاتے تھے آج پاوڈر ڈال کر اُگاتے ہیں، پھل فروٹ کا بھی یہی حال ہے، پہلے آم کے درخت سالوں تک آم دیتے تھے، آج جلد ہی آم دینا بند کر دیتے ہیں کیونکہ ہم نے زیادہ آم کے چکر میں اُس میں بھی پاوڈر ڈالنا شروع کر دیا، لگ بھگ سبھی فروٹ کا یہی حال ہے، سیب میں ویکس لگایا جاتا ہے، کئی لوگوں کو پتہ بھی نہیں ہوتا وہ ویکس کے ساتھ ہی کھا جاتے ہیں۔ تربوز کی مٹھاس ختم ہو گئی ہے، اس کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہے۔ ہمارے ملک کی مٹی کو بھی انگریزوں کی عادت پڑ گئی ہے، جو نوجوان باڈی بلڈنگ اور مسلس بنانے کے لیے جم جاتے ہیں ان کو بھی پاوڈر کی عادت لگا دی گئی ہے، اچھا خاصہ کاروبار ہوتا ہے اس پاوڈر کا اور زیادہ سے زیادہ پروڈکٹ انگریزوں کے ہی ملیں گے۔ آج کل مردوں کے بھی فیشن شو ہوتے ہیں، جسم کی نمائش ہوتی ہے، جس سے لوگ انگریزی کپڑے زیادہ خریدتے ہیں۔ مجھے مردوں کے انگریزی

کپڑوں سے کوئی شکوہ نہیں ہے، مگر برہنہ پن نہ ہو اور نماز میں کسی کا اس کپڑے سے دھیان نہ بٹے۔

ہمارے ملک کی عورتوں کے کپڑے شلوار، قمیص اور اوڑھنی تھی، یعنی ڈھنگ کے کپڑے ہوا کرتے تھے، سجنے سنورنے کے سستے اور کم پروڈکٹ مارکیٹ میں تھے، گوروں کو ان کی دُکان ہمارے ملک میں چلانا تھی، اسی لیے انھوں نے ہندوستانی لڑکیوں کو مس یونیورس، مس ورلڈ، مس ایشیاء، مس انڈیا بنانا شروع کیا، middel class درمیانی درجہ کی لڑکیوں کو مس ورلڈ بنتے دیکھ کر ہندوستان کی دوسری لڑکیوں کو لگا جب یہ مس ورلڈ بن سکتی ہے تو ہم کیوں نہیں؟ مس ورلڈ بننے کے چکر میں گوروں کے کپڑے پہننے شروع کیے، سجنے سنورنے کے سامان خریدنے لگے، آج مارکیٹ میں پیرس اور یورپ کے سامان زیادہ ہیں، گوروں کا فائدہ ہوگیا، ہماری تہذیب خراب ہوگئی۔ ہماری ہندی فلموں میں انگریزی اداکارہ آنے لگیں، جیسے کترینہ کیف کو دس سال سے زیادہ وقت ہندوستان میں ہوگیا، ہندی فلم میں کام کرتی ہے، لیکن کسی بھی انٹرویو میں یا کسی بھی شو میں کبھی ہندی میں بات نہیں کرتی، انگلش میں بات کرتی ہے۔ سنی لیون جیسی فاحشہ فلموں میں کام کرنے والی آج ہندی فلم میں کام کرتی ہے، اس لیے آج ہندوستان میں لڑکیوں کی عزت کو پامال کیا جا رہا ہے، ہماری تہذیب آج انگریزوں کی دین ہے، گوروں نے فیشن کے نام پر شلوار قمیص سے جینس پینٹ پر لایا، پھر منی اسکرٹ پر آگئے، پھر کانٹا لگا البم کی لڑکی نے چڈی دکھائی تو ہندوستانی لڑکی نے چڈی دکھانا شروع کیا، منی بدنام، شیلا کی جوانی نے لوگوں کو اور ننگا بنا دیا، پھر مہیش بھٹ جیسے نے اپنے بھانجے عمران ہاشمی سے لڑکیوں کے کپڑے نکلوائے اور ان کی چڈی چومنے لگایا تو فلموں میں چڈی دکھانے کا دور آیا، اب سنی لیون نے ہندی فلم میں قدم رکھا ہے جو پورے کپڑے نکالتی ہے، ننگی فلموں میں کام کرتی ہے۔ ان سب باتوں سے فائدہ صرف گوروں کی کمپنی کا ہوتا ہے۔ چڈی بڑی مہنگی ہوگئی، چھوٹے کپڑے مہنگے

Western Style of Indian Kurti

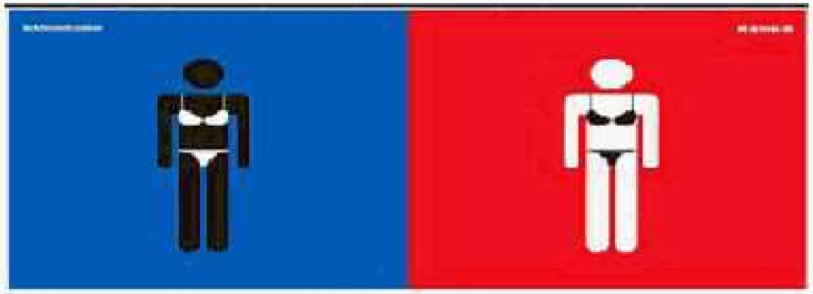

ideal of beauty

ہو گئے، ہماری تہذیب خراب ہو گئی، ہر کوئی آج برانڈ کے چکر میں پڑا ہے، Ray Ban کا چشمہ ہے تو صحیح ہے ورنہ چشمہ صحیح نہیں ہے، لوگوں نے انگریزی چشمے سے دیکھنا شروع کیا ہے، ویسے انگریزی چیزوں پر اعتراض جتانے والے بابا رام دیو جیسے لوگ ہیں، مگر ان کا مقصد انگریزوں کی دکان بند کر کے اپنی دکان کھولنا ہے، انھوں نے بھی maggi بنائی، اس کا نام ہندوستانی دیا ہے لیکن طریقہ انگریزوں کا ہی ہے، صرف بسکٹ کا نام بسکوٹ میں تبدیل ہو گیا ہے۔

ہر کسی کے ہاتھ میں موبائل فون تھما دیا ہے، کچھ لحاظ سے اچھا ہے، مگر بہت ساری برائیاں بھی ہیں۔ گوروں نے ہندوستان میں میک ڈونلڈ جیسی ہوٹلیں کھولی ہیں، ہندستانی وڑا پاؤں کو برگر بنا دیا، KFC، Subway، Pizza Hut، ۵۰ روپے کلو کی مرغی کو اپنے طریقے سے بناتے ہیں اور دوگنے سے زیادہ دام میں بیچتے ہیں۔ ۲۰ روپے کلو کے آلو مشین میں کاٹ کر چپس بناتے ہیں اور ۲۰ روپے کے آلو کو ۲۰۰ میں بیچتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگ خریدتے ہیں۔ وہ لوگ ہمیں ہی بیوقوف بناتے ہیں اور ہم سے ہی پیسہ کماتے ہیں۔ Pepsi اور Coco Cola کی عادت ہم کو پڑ گئی ہے، یہ انگریزوں کا تجارت کرنے کا طریقہ ہے۔ آج کل نہ صرف ہم کھانا انگریزوں کی طرح کھاتے ہیں، بلکہ ہم نے toilet بھی انگلش بنائے ہیں، دوسرے کے ٹوائلیٹ کی سیٹ پر ہمیں بیٹھنا پڑتا ہے، تھوڑے دن بعد شاید ہم پانی کی جگہ پیپر استعمال کریں گے، جیسے گورے پانی استعمال نہیں کرتے۔ ہم انگلش کیلنڈر کے حساب سے چلتے ہیں، نیا سال بھی انگلش کیلنڈر کے حساب سے مناتے ہیں۔ 31 December بہت دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ ہمارے مسلم بچے بھی پارٹی منانے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی بھی مذہب کے انسان سے اس کی پیدائش کی تاریخ پوچھو تو کوئی مسلم اردو کیلنڈر سے اور کوئی ہندو ہندی کیلنڈر سے اپنی پیدائش کی تاریخ نہیں بتا سکتا، سب کو انگلش کیلنڈر کی

تاریخ یاد ہے، جنم دن بھی انگلش کیلنڈر کے حساب سے منایا جاتا ہے۔ آج دنیا اور ہندوستان میں کسی چیز کو ناپنا ہے انچ اور ملی میٹر میں ناپا جاتا ہے جو انگریزوں کا طریقہ ہے۔ گوروں کا ماننا ہے کہ انھوں نے ہمیں gentleman بنایا، انکے جانے کے بعد ہم پھر سے جانور بن گئے، اب ان کو دیکھنا ہے کہ جب یہ ہندوستان میں تھے تب ہندوستان کیسا تھا اور اب ہندوستان کیسا ہے۔ انھوں نے ایک فلم بنائی Slum Dog Millionier، اُردو میں اس کا مطلب ہے جھونپڑ پٹی کا کتا کروڑ پتی، اتنا بُرا حال بتایا ہے اس فلم میں، ہمارے مسلم بچے بیت الخلاء میں کھیلتے کھودتے ہیں، بچوں کی آنکھیں نکالی جاتی ہیں، اُن سے بھیک منگوایا جاتا ہے، ہندو مسلم فسادات بھی بتائے گئے ہیں، ہندوستان کی ساری بُرائیاں بتائی گئی ہیں، بعد میں ایک گانا ڈال دیا، "جے ہو" میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کس چیز کی جے ہو، باہر کے ملکوں میں کئی لوگ مجھے ملے، باتوں باتوں میں ہندوستان کا ذکر نکل جاتا ہے، کیونکہ میں ہندوستانی ہوں، میں نے اُن سے پوچھا آپ ہندوستان گئے ہو، انھوں نے کہا ہم نے SlumDog Millioner دیکھی ہے، اس کا مطلب انھوں نے وہ ہندوستان دیکھا جو ان کے بھائی Danny boyle نے اس فلم میں دکھایا، اس فلم کو آسکر ایوارڈ ملا، عامر خان کی فلم "لگان" کو آسکر ایوارڈ نہیں ملا، کیونکہ اُس فلم میں انگریزوں کی حقیقت دکھائی گئی ہے۔ آسکر ایوارڈ پر بھی انگریزوں کی چلتی ہے۔ ایک مشہور cook خانساماں Ricky Stein's جو برطانیہ کا ہے، وہ ہندوستانی کڑی بنانا سیکھنے ہندوستان آتا ہے، Fish Curry, Chicken Curry, Mutton Curry سیکھنے، BBC نیوز چینل اس کو ٹی وی پر دکھاتا ہے، اس میں اس کو دیکھنا ہے کہ کڑی کیسے بناتے ہیں، لیکن اُس کا کیمرا ہندوستان کی گندگی پر زیادہ گھومتا ہے، باتوں باتوں میں ممبئی کو جان بوجھ کر بمبئی بولے گا، چینئی کو مدراس بولے گا، کولکاتہ کو کلکتہ بولے گا، جو پہلے انگریزوں کے دیئے گئے نام تھے، انگریزوں کے دور کی تعریف کرے گا کہ انگریزوں کے وقت میں ایسا تھا، انگریزوں کے وقت میں ویسا تھا، ہندوستان کے لوگ کھانا کیسے بناتے ہیں، وہ خود کتنی صفائی سے بناتا ہے، دیکھتے دیکھتے تبت پہنچ جاتا ہے، ایک تیر سے کئی نشانہ مارتا ہے۔ چائنا اور تبت کے بیچ میں اختلاف ہے، ہندوستان کی کڑی سیکھ رہا ہے اور تبت پہنچ گیا،

کیا پیغام دیتا ہے، کہیں پہ ننگا ہیں کہیں پر نشانہ، یہ گوروں کا ہندوستان دکھانے کا طریقہ ہے، ایسے ہی ہندوستانی ٹی وی کا ایک شو ہے: Xplore India جس میں ہندوستان کی خوبصورتی کتنی خوبصورتی سے بتائی گئی ہے کیونکہ یہ شو ہندوستانی کا ہے، آج ہمارا پسندیدہ کھیل کرکٹ ہے یہ بھی انگریزوں کی دین ہے۔ ہندوستان میں rape ہوتے ہیں تو یہ لوگ ہم کو ذمے دار ٹھہراتے ہیں۔ ہندوستان کی تہذیب کا جو منظر میں نے آپ کو بتایا ایک نظم کے ذریعے ایک ہندو شاعرہ لاحیا ہندوستان کا منظر بتا رہی ہے:

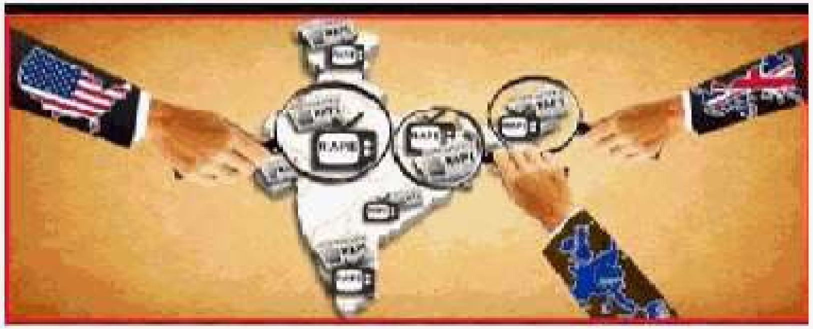

پوچھ رہی ہوں ہندوستاں کی طاقتور مہیلاؤں سے
دولت ستہ اور سیاست کے اعلیٰ آقاؤں سے
کب تک عورت کی عزت سڑکوں پر لوٹی جائے گی
ایک بچی گھر میں بھی محفوظ نہیں رہ پائے گی
بھول گئے ہم ہندوستانی ہر تعلیم شرافت کی
سیکھ رہے ہیں ہم مغرب کی اے بی سی ڈی ای ایف جی
اب نہ کوئی شرم رہی رشتوں میں اور نہ مریادا
بیٹی کو لوٹے والد اور پوتی کو لوٹے دادا
اور بہن پر بھائی کے نظروں کے چلتے وار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

یہ وہ دھرتی ہے جس میں عورت کو کہتے ہیں دیوی
آج مگر اس دیوی کی خود بھکتوں نے عزت لوٹی
جس بھارت میں گنگا ہے مَیّا اور گائے ماتا ہے
آج وہاں بیٹا خود اپنی ماں کو مرواتا ہے

گاؤں شہر ہو ہوٹل ہو مندر ہو اسکول ہو
ہر جگہ بھدے فقرے کیا مال مست ہو کول ہو
اس سے بھی بڑھ کر بھدے الفاظ سنائی دیتے ہیں
بیٹے تک اب اپنی ماں کو ہائے ڈیئر کہتے ہیں
یہ کیسی تہذیب شرافت کیسے شِشٹاچار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

اب کیول انجان نہیں اپنوں سے بھی ڈر لگتا ہے
چاچا تاؤ ماما موسا جیجا تک سے خطرہ ہے
عمر کوئی بھی ہو کیول بس عورت ہونا کافی ہے
جس کو دیکھو نیت کھوٹی نظروں میں ناپاکی ہے
ہر رشتہ ایک باغ بنا ہے خون ہوا ہے اب پانی
یہ تو سب ہونا ہی تھا جب ساتھ نہیں دادی نانی
ٹوٹ رہے پریوار یہاں اب بچے تنہا رہتے ہیں
نوکر اور پڑوسی کی سب اوچھی حرکت سہتے ہیں
ہر جگہ صیاد کھڑے ہیں اور کلیاں لاچار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

فلمیں ہوں موبائل ہوں کہ پھر انٹرنیٹ ہو
نان ویج میسیج چلتے، سب چاہے ولگر چیٹ ہو
یہ کیسا میٹر کلچر ایڈوانس ہوئی ایجوکیشن
کم کپڑوں میں فخر کرے، گالی دینا مانے فیشن
فلموں سے لے کر خبروں تک صرف مسالے بکتے ہیں
جسم جلے ایک عورت کا تب ان کے چولھے جلتے ہیں
عورت کوئی چیز بنا بازار یہاں پر سجتے ہیں
ان کو دیکھ جواں ہوتے بچوں میں مجرم پلتے ہیں
سب دولت شہرت کی خاطر بکنے کو تیار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

ایسا لگتا ہے کہ یہ اب اپنا بھارت دیش نہیں
بس کیول شکشا ملتی ہے پر اچھا سندیش نہیں
سب بچوں کو ایک ساتھ اک پاٹھ پڑھایا جاتا ہے
بس ایسے آگے بڑھنا ہے یہ سمجھایا جاتا ہے
جہاں برائی ہیروئین ہو پاپ جہاں پر ناٹک ہو
اس کو اتنی شہرت ملتی جو جتنا نالائق ہو
پاپ پنیہ کا فرق جب نہیں کوئی کیا سمجھائے گا
خوف کہاں اوپر والے سے پھر یہ انساں کھائے گا
ان کے یہ آدرش بھی غنڈے ڈاکو سے کردار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

عورت کی عزت کرنا ہر دھرم ہمیں سکھلاتا ہے
عورت کا اتہاس یہاں پر ایک سنہری گاتھا ہے

یہ جھانسی، رضیہ، اندرا، مایہ، ممتا کی نگری ہے
مدر ٹریسا چھوڑ کے اپنا دیس یہاں آ بستی ہے
آج اسی دھرتی نے اپنی ساکھ جہاں کھودی ہے
خود مغرب نے ہندوستاں کو ایسے لعنت بھیجی ہے
کیسے کچھ انسان یہاں شیطان بنے بڑی حیرت ہے
سخت نہیں قانون یہاں کیا نیتا بھی بے غیرت ہے
کیا راتوں میں سوئی رہتی پولس و پہرہ دار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

سنبھل سکو تو ابھی سنبھل لو اگر سنبھلنا آتا ہے
آج مجھے اقبال کا یہ شعر اکثر یاد آتا ہے
اب نہ سنبھلے تو ہندوستاں والے تم مٹ جاؤ گے
دنیا کی تاریخ میں اپنا نام کہاں لکھواؤ گے
اب بھی ہے کچھ وقت، نہیں بدلا ہے اب بھی کچھ بھائی
ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں اس گھٹنا کی بھرپائی
سوچ بدل جائے اپنی قانون نکال جائے
اور سزا ایسی کہ جس کو دیکھ کے مجرم تھرائے
کیا مجرم کی ماں بہنیں بھی لڑنے کو تیار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

کب مجرم کی ماں نے پوچھا ہے یہ بیٹے سے جا کر
کوکھ پہ لعنت بھیجی ہے دنیا کے آگے کب جا کر
کب مجرم کی بہنا نے بھائی کو تھپڑ مارا ہے
اور بیٹے کی کرتوتوں کو ابا نے دھتکارا ہے
جب تک ان کے گھر والے نہ سبق انہیں سکھلائیں گے
سر عام جوتے ماریں عریاں کر کے گھمائیں گے
کیوں اور بھی قانون یہاں پہ نہیں چلایا جا سکتا
سات دنوں میں مجرم پھانسی پہ لٹکایا جا سکتا
جب جنتا ہے راضی تو پھر کیوں قاضی بیزار ہیں
اس ساری بے شرمی کے ہم خود بھی ذمے دار ہیں

میرے خیال سے سعودی عرب کا قانون اگر ہندوستان میں لگایا جائے تو یہ سب نہیں ہوگا

جو شاعرہ **ثنا حیا** بتا رہی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آج بھی ہم انگریزوں کے غلام ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کل وہ لوگ ہمارے ملک میں آ کر حکومت کرتے تھے اور آج اپنے ملک میں بیٹھ کر

حکومت کرتے ہیں، ایسا ہی حال پوری دنیا کا ہے، یورپ نے بچنے سنورنے کی چیزوں پر، تہذیب پر ٹیک اوور کر لیا ہے تو کوئی پرابلم نہیں، دنیا کو صرف Islamic take over سے پرابلم ہے۔

2 April 2015 کے امریکا کے انگریزی اخبار USA Today کے مطابق 2050 تک دنیا میں مسلمانوں کی تعداد عیسائی کے برابر ہو جائے گی۔ اور 2070 میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا۔ Pew Reserch center 2010 کے مطابق دنیا میں عیسائی (Christians) 31.5% ہیں۔ مسلم 23.2% ہیں۔ اور جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے (un affiliated) 16.3% ہیں۔ ہندو 15% ہیں۔ بدھ مت (Buddhists) 7.1% ہیں۔ قبیلے میں رہنے والے (folk religionists) 5.9% ہیں۔ دوسرے چھوٹے مذہب کے ماننے والے 0.8% ہیں۔ یہودی (jews) 0.2% ہیں۔

تو یہ دنیا کی مذہبی تعداد Pew research center کے حساب سے ہے اور pew research کا بھی ماننا ہے کہ دنیا میں 2050 میں مسلم آبادی عیسائی کے برابر ہو جائے گی۔ دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان Indonesia میں ہیں۔ اس کے بعد ہمارے India ہندوستان میں ہیں، تیسرے نمبر پہ ہے Pakistan پاکستان، چوتھے نمبر پہ ہے بنگلہ دیش Bangladesh، اس کے بعد Nigeria نائجیریا، اس کے بعد Egypt ایجپٹ (مصر)، اس کے بعد Iran ایران، اس کے بعد turkey ترکی، اس کے بعد ہے Algeria الجزائر، اس کے بعد morocco موروکو۔ یہ دنیا کے top ten ممالک ہیں جہاں دنیا کے زیادہ تر مسلمان رہتے ہیں، دنیا کے 50 ملکوں میں مسلمان اکثریت میں رہتے ہیں۔ دنیا کے 200 ممالک میں مسلمان پائے جاتے ہیں، جن میں سب سے زیادہ مسلمان یعنی کی 62% تعداد میں Asia/ pacific region میں پائے جاتے ہیں۔ اور 20% middle east مڈل ایسٹ اور north Africa نورتھ افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔ باقی 18% دنیا کے باقی حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی اسی Islamic take over کا ڈر ہندتوا والے RSS کو ستا رہا ہے۔ ان کو لگتا ہے کہ اگر پولس ہٹ گئی تو صرف 15 minute میں Islamic take over ہندوستان میں ہو جائے گا۔ religion base census data مذہبوں کے نام

پر ہر مذہب کی تعداد کے حساب سے جو 2011 میں لیا گیا ہے۔ اس کو ہندتوا والی پارٹی BJP منظر عام پر لاتی ہے تاکہ ہندوستان کے باقی مذاہب والے بھی اسلام سے ڈریں۔ ہندوستان کے لگ بھگ سبھی اخبار نے 25 August 2015 کو اپنے اپنے اخبار میں بتلایا کہ ہندوستان کی مکمل آبادی 121.09 crore ہے جس میں ہندوؤں کی تعداد (79.8 %) 96.63 crore ہے۔ مسلمان (14.2 %) 17.22 crore ہیں۔ عیسائی (2.3%) 2.78 crore ہیں۔ سکھ (1.7 %) 2.08 crore ہیں۔ دلت buddihist (0.7%) 0.84 creore ہیں۔ جین (0.4%) 0.45 crore ہیں۔ باقی پارسی ہیں جو 1 lakh بھی نہیں ہیں۔

تو یہ تھی ہمارے ہندوستان میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی آبادی۔ ہندوستان کے لوگوں کا یہ خاکہ تیار کر کے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ 2001 سے 2011 مسلمانوں کی تعداد ان سالوں میں 8.0% بڑھی ہے۔ اور ہندوؤں کی 7.0% کم ہوئی ہے۔ جس سے ہندوؤں کو بہت بڑا خطرہ ہے۔ ہندوستان میں پہلے ہی مسلمانوں پر ظلم ہوتا تھا۔ اب اس Islamic take over کا ڈر بتا کر اور ڈرایا جا رہا ہے، جب سے BJP اور Shiv sena مہاراشٹرا میں جیت کر آئے، ان کی حکومت کے آدمی کسی نہ کسی بہانے سے مسلمانوں کی تعداد کو چیک کرنے آتے ہیں، جس طرح کوئی نئی بیماری آتی ہے۔ پہلے ایڈز aids آیا ابھی کچھ دن پہلے a bola ایبولا نام کی بیماری دنیا میں آئی جس کا علاج دنیا میں نہیں ہے، ویسے ہی اس نئی بیماری Islamic take over کا علاج دنیا نے ڈھونڈھنا شروع کیا۔ امریکہ کے بڑے سائنس دانوں نے اس بیماری کا پتہ لگایا اور اس خطرناک بیماری کے بارے میں بتایا اس کے بعد پوری دنیا میں انگلینڈ، فرانس، بلجیم، یورپ والوں نے اسی طرح آبادی کے Religion base data دکھانا شروع کر دیا۔ دنیا کے اخبار والے تو پہلے ہی امریکا کے Research center کے لیے کام کرتے ہیں۔ BBC/CNN اور دنیا کے اخبار Electronic media and print media والے سماج سیوا کا کام کرتے ہیں۔ انھوں نے جہاد کے نام پر دنیا کے مسلمانوں کو terrorist بنایا۔ جس طرح کوئی چیز Made in india، made in china ہوتی ہے، اسی طرح Terrorist made by media ہے۔ اب انہوں نے اس نئی بیماری کے مسلم کیڑے کو

مارنے کا ٹھیک کام شروع کیا ہے، ان کا کام بیماری کے بارے میں بتانا اور بیماری کے مسلم کیڑے کہاں اور کس ملک میں زیادہ ہیں یہ بتانا ہے۔ بیماری کو مارنے والے ڈاکٹرز الگ ہوتے ہیں، ان کا سب سے بڑے اسپتال کا نام United nation ہے اور ان کے ڈاکٹرز کے ٹیم کا نام ناٹو ہے۔ NATO والے، جن کے پاس operation کے سارے ہتھیار ہوتے ہیں، زمین سے مارنے کے، آسمان سے مارنے کے، satellite کے ذریعے انہیں پتہ چلتا ہے کہ مسلم کیڑے کہاں گھوم رہے ہیں، برابر نشانہ لگا کر اس مسلم کیڑے پر آسمان سے حملہ کرتے ہیں۔ اب ہر ملک میں ان کی agency ہے جو ہر ملک میں اپنے اپنے حساب سے کام کرتی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں RSS نام کی agency کام کرتی ہے۔ ان کے agent بھی ہیں۔ اس agency نے بڑا contract ایک کمپنی BJP کو دیا ہے، پوری دنیا میں امریکا اور اسرائیل اور انگلینڈ کے ایجنٹ موجود ہیں، جن کا کام صرف مسلم نام کے کیڑے کو ختم کرنا ہے تاکہ Islamic take over نام کی بیماری دنیا میں نہ آئے۔

یہ بیماری نہ بڑھے اس کے لیے کیسے کیسے احتیاط برتنا چاہیے یہ لوگ بتاتے ہیں، ان کے حساب سے مسلمان چار شادی کرتے ہیں، زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں، جس سے دنیا میں مسلم کیڑے زیادہ پیدا ہوتے ہیں، مگر میں سمجھتا ہوں عربوں کو چھوڑ کر دنیا کے باقی مسلمانوں میں آج چار شادی کرنے کی ہمت نہیں ہے اور رہی بات عربوں کے چار شادی کرنے کی تو عرب چاروں بیویوں کو اپنے دم پر پالتے ہیں، دنیا والوں سے نہ لیتے ہیں، نہ دنیا کے کسی کونے میں کسی اور کی روٹی چھینے جاتے ہیں۔ اللہ نے ان کو اتنا نوازا ہے کہ انھیں کسی دوسرے ملک میں کام کرنے جانے کی ضرورت نہیں ہے اور ان کے بچے بہت ہوتے ہیں، مگر بہت کم اسامہ بن لادن جیسے شیر پیدا ہوتے ہیں، اس ایک شیر نے دنیا کے جنگل کو ہلا دیا، اگر اس کی طرح دس عرب اور پیدا ہوئے تو دنیا میں تیزی سے Islamic take over نام کی بیماری پھیلے گی اور کوئی بھی اس بیماری سے نہیں بچے گا۔ مگر قوم کی ہمدردی ہر کسی کو نہیں ہوتی، عربوں کو سمجھانے کے لیے بھی غلام چاہیے ہوتا ہے، بغیر غلام کے یہ کچھ نہیں کر سکتے تو میں سمجھتا ہوں عربوں سے دنیا کو خطرہ نہیں، ہاں ان کے تیل کے کنوئیں کی دنیا والوں کو ضرورت ہے اور گیس کی پائپ لائن کی ضرورت ہے اور زبردستی آئیل اور گیس پر حکومت کرنا دنیا کا

مقصد ہے، فی الحال امریکا، اسرائیل، انگلینڈ آئیل اور گیس پر take over کر رہے ہیں۔ world trade center خود توڑ کر مسلمانوں پر جھوٹا الزام لگا کر terrorist بنا کر جہاد کے نام پر جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں شیعہ اور سنی کے جھگڑے لگا کر، تیل کے کنویں اور گیس کی پائپ لائن کے جھگڑے لگا کر ہتھیار بنانے والی کمپنی کا فائدہ کر کے اصل میں یہ لوگ westem take over کرنا چاہتے ہیں، اسرائیل کی پکڑ middle east میں بڑھانا چاہتے ہیں اور الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق یہ لوگ islamic take over کا ڈرامہ کر رہے ہیں۔ اگر آئیل اور گیس پر پوری طرح قبضہ ان کا ہو گیا تو مسلمانوں کے پاس کیا بچے گا؟ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا کے زیادہ تر مسلمان عرب ممالک پر منحصر ہیں، جو دنیا کی سب سے بڑی مسلم آبادی کا ملک ہے۔ اگر عرب پر ان کی حکومت ہو گئی تو مسلمان تو اپنے آپ ختم ہو جائیں گے۔ مگر یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ عرب پہ سیدھا حملہ کرنا وہ بھی خاص کر سعودی عرب پہ جہاں مسلمانوں کی مقدس جگہ کعبہ اور مسجد نبوی ہے وہاں حملہ کرنا پوری دنیا کے مسلمانوں پر حملہ ہو جائے گا اور پوری دنیا کے مسلمان جہادی بن جائیں گے۔ صرف محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کارٹون بنایا تو فرانس میں خون خرابہ ہو گیا۔ کملیش تیواری نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو سبھی فرقے کے لوگ مل کر اس کی پھانسی کی مانگ کر رہے ہیں۔ اگر اسی طرح دنیا کے مسلمان جہادی بن گئے تو Islamic take over سے دنیا کو کسی کا باپ بھی نہیں بچا سکتا۔ فی الحال کچھ لوگوں نے جہاد کے نام پر ہتھیار اٹھائے ہیں تو دنیا کو ان کو روکنا مشکل ہو گیا ہے۔ اگر دنیا کے 24 % مسلمان جہادی بنے تو قرآن اور حدیث والی بات سچ ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ فی الحال جہاد کا استعمال تیل کے کنویں اور گیس کی پائپ لائن کے لیے ہو رہا ہے، لیکن افغانستان کی طرح ظلم کے خلاف اگر پوری دنیا کے مسلمان جہاد کرنے لگے تو اس جہاد کا سامنا شاید ہی دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ہتھیار کر پائے گا۔ انگریزوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی، لیکن عرب مسلمانوں پر نہیں کر پائے کیونکہ مسلمان ایک تھے، آج مسلمان فرقوں میں بٹے ہیں ورنہ آج بھی ان کے لیے ناممکن کام ہے۔

مگر آج کے مسلمانوں کو دیکھ کر مجھے تو ایسا نہیں لگتا، کیونکہ مسلمان آج ایک چھتری کے نیچے نہیں ہیں، ہاں دنیا کے باقی مذہب والے اگر اسلام قبول کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے۔ مگر جس طرح

مسلمان شیعہ اور سنی کے نام پر لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہیں، مسجد میں نماز میں بم سے ایک دوسرے کو اڑا رہے ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ ایک سمجھدار آدمی اسلام قبول کرے گا، خاص کر ان فرقوں کو دیکھ کر۔ ورنہ آج ہندوستان کے بدھسٹ مسلمان ہو جاتے، ان کے سمجھدار لیڈر ڈاکٹر امبیڈکر نے انہیں مسلم بننے سے بچایا۔ میرے حساب سے یہ Islamic take over افواہ ہے۔ میرے حساب سے مسلمان Islam hand over کر رہے ہیں اور اسلام پر دنیا قبضہ کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایمانداری سے تحقیق کی جائے تو دنیا میں مسلمان کی آبادی بہت تیزی سے کم ہو رہی ہے۔

جتنے مسلمانوں کو امریکہ نے world trade center ٹوٹنے کے بعد مارے ہیں، اسی طرح شیعہ سنی کے درمیان لڑائی کی آگ بھڑکنے سے، Tunisia کے محمد بوعزیزی کے اپنے آپ کو آگ لگانے کے بعد، معمر قذافی اور حسنی مبارک کے تختوں کو پلٹنے میں یورپ کے مدد دینے کے بعد جتنے مسلم ان 13 سالوں میں دنیا میں مارے گئے ہیں اتنے تو world war2 میں یا دنیا کی کسی بھی لڑائی میں نہیں مرے ہوں گے۔ آج کل روس بھی سیریا میں اپنے ہاتھ دھو رہا ہے۔ دنیا ہم لوگوں کو مسلمانوں کی تعداد غلط بتا رہی ہے۔ دنیا میں مسلم بہت تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ اس Islamic take over کی افواہ نے مسلمانوں کو پوری دنیا میں مارنا اور ستانا شروع کیا ہے۔

NO
NO ISLAM
NO SHARIA
NO HALAL

انگلینڈ میں مسلم مدرسوں پر حکومت نظر رکھ رہی ہے۔ فرانس میں برقعے پر پابندی لگائی جا رہی ہے۔ سرکار کے کارٹون بنائے جا رہے ہیں۔ امریکہ میں 1 % مسلم ہیں۔ برطانیہ میں 5% ہیں اور

ان کو Islamic take over کی فکر ہے جو چاہے میں چینی برابر بھی نہیں ہیں، جو چاہے کا مزاہ بگاڑ نہیں سکتے، ان سے امریکہ ڈرنے کا ڈرامہ کرتا ہے۔

برما Myanmar جہاں مسلمان صرف 4% اور بدھسٹ 80% ہیں، وہ صرف 4% والے سے ڈرتے ہیں۔ اور Islamic take over کے نام پر مسلمانوں کو بے رحمی سے مارتے

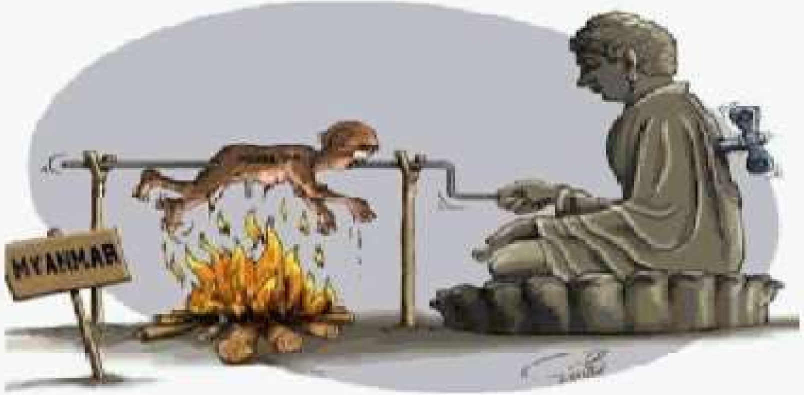

ہیں۔ صرف 4% مسلم لوگ برما میں کیسے Islamic take over کریں گے، یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ صرف بچے پیدا کر کے بھی یہ ممکن نہیں ہے اور نہ جنگ بدر کی طرح برما یا کسی اور ملک کے مسلمانوں میں وہ ایمان ہے کہ 313 لوگ مل کر ہزاروں پر بھاری پڑ جائیں، برما نے بھی بہتی گنگا میں اپنے ہاتھ دھوئے۔ کچھ مسلمان اپنی جان بچا کر سمندر کے راستے میں کشتی کے ذریعے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ اوبامہ کو میانمار میں intolerance نظر نہیں آیا۔

دوسرے ممالک والے انھیں پناہ دینے سے ڈرتے ہیں کہ اسلام کے ماننے والے ان کے ملک میں آکر ان کے ملک کی مسلم آبادی نہ بڑھائیں، ان کے ملک میں اسلام کے ماننے والے بڑھے تو ان کے ملک میں بھی Islamic take over ہو جائے گا۔ سیریا میں لڑائی ہو رہی ہے، مسلمان سیریا چھوڑ کر یورپ کے ملکوں میں جا رہے ہیں، یورپی ممالک انھیں پناہ دینے سے ڈرتے ہیں، ان کو یورپ میں Islamic take over کا ڈر لگتا ہے۔ بنگلہ دیشی ہندوستان میں آتے ہیں تو انھیں اسلامک ٹیک اوور کا ڈر لگتا ہے بنگلہ دیش سے قریب ہندوستان کے Tripura governor Tathagata roy نے کہا کہ میں east bengal کو Islamic take

over سے بچانے آیا ہوں۔ یہ ڈر صرف ان کو نہیں ہے BJP کو بھی ہے، اس لیے انہوں نے بنگلہ دیش کے بارڈر کی زمین کا فیصلہ کر کے بارڈر کو سیل کر دیا۔ کوئی بھی ملک آج مسلمانوں کو اپنے ملک میں پناہ دینا نہیں چاہتا ہے۔

(1) 2012 Assam Violence-Wikipedia the free encyclodia

(2) Images for Assam Riots

(3) The Myth of the Bangladeshi and violence in Assam

آسام میں مسلمانوں کو مارا جا رہا ہے لوگ کہتے ہیں کہ وہ بنگلہ دیش سے آئے ہیں، ان کی آبادی بڑھ رہی ہے، ہندوستان میں مسلمانوں آبادی نہیں بڑھنا چاہئے، میں سوچتا ہوں جو لوگ نیپال سے آتے ہیں، چائنیز فوڈ کی گاڑی پر دکھتے ہیں، کئی بلڈنگوں کے واچ مین ہیں، کئی لوگ بھوٹان

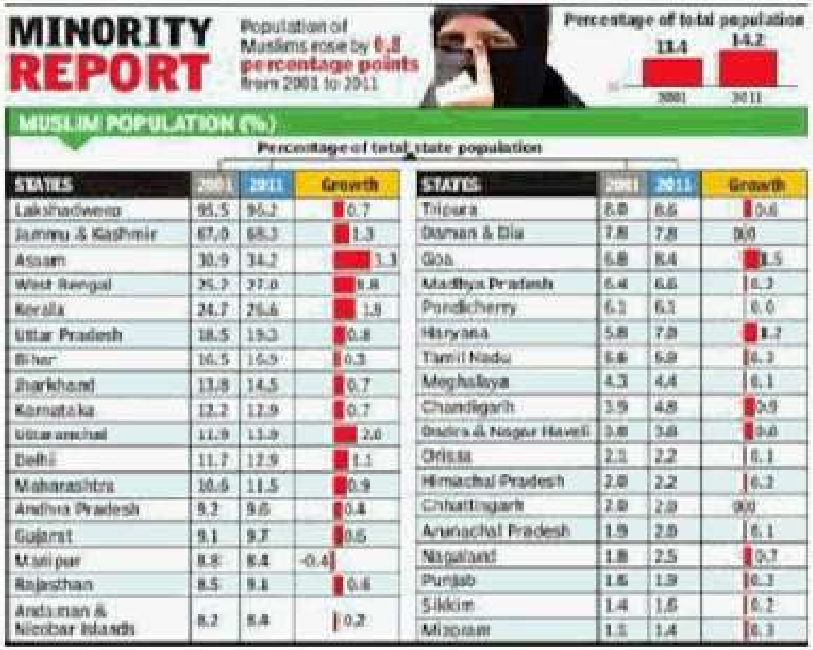

MINORITY REPORT

Population of Muslims rose by 0.8 percentage points from 2001 to 2011

Percentage of total population: 13.4 (2001), 14.2 (2011)

MUSLIM POPULATION (%)

Percentage of total state population

STATES	2001	2011	Growth
Lakshadweep	95.5	96.2	0.7
Jammu & Kashmir	67.0	68.3	1.3
Assam	30.9	34.2	3.3
West Bengal	25.2	27.0	1.8
Kerala	24.7	26.6	1.9
Uttar Pradesh	18.5	19.3	0.8
Bihar	16.5	16.9	0.3
Jharkhand	13.8	14.5	0.7
Karnataka	12.2	12.9	0.7
Uttaranchal	11.9	13.9	2.0
Delhi	11.7	12.9	1.1
Maharashtra	10.6	11.5	0.9
Andhra Pradesh	9.2	9.6	0.4
Gujarat	9.1	9.7	0.6
Manipur	8.8	8.4	-0.4
Rajasthan	8.5	9.1	0.6
Andaman & Nicobar Islands	8.2	8.4	0.2
Tripura	8.0	8.6	0.6
Daman & Diu	7.8	7.8	0.0
Goa	6.8	8.4	1.5
Madhya Pradesh	6.4	6.6	0.2
Pondicherry	6.1	6.1	0.0
Haryana	5.8	7.0	1.2
Tamil Nadu	5.6	5.9	0.3
Meghalaya	4.3	4.4	0.1
Chandigarh	3.9	4.8	0.9
Dadra & Nagar Haveli	3.0	3.8	0.8
Orissa	2.1	2.2	0.1
Himachal Pradesh	2.0	2.2	0.2
Chhattisgarh	2.0	2.0	0.0
Arunachal Pradesh	1.9	2.0	0.1
Nagaland	1.8	2.5	0.7
Punjab	1.6	1.9	0.3
Sikkim	1.4	1.6	0.2
Mizoram	1.1	1.4	0.3

سے آئے ہیں، کئی تبت سے آئے ہیں، میانمار سے آئے ہیں، ان لوگوں سے تکلیف نہیں ہے؟ کیونکہ وہ مسلم نہیں ہیں، ان کی آبادی بڑھے گی تو چلے گا۔ ان کے پاس کون سا ویزا ہے؟ ان کے پاس بھی پاسپورٹ نہیں ہے۔ آج بنگلہ دیشیوں سے تکلیف ہے، ۱۹۷۱ء میں پاکستان کے دو مسلم بھائی، آپس

میں لڑ رہے تھے، تب ہندوستان کی وزیر اعظم کو اندرا گاندھی کو بنگالی لوگوں پر رحم آ رہا تھا، دونوں کو الگ کرنے اور بنگلہ دیش بنانے میں مدد کیا۔ آج بنگلہ دیشیوں سے تکلیف ہے، آج ہمدردی کہاں گئی؟ وہ اس وقت بھی مسلم تھے اور آج بھی مسلم ہیں۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اسلام کو دوسرے مذہب سے خطرہ نہیں ہے، اسلام سے دوسرے مذہب کو خطرہ ہے۔ لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، world energy تیل اور گیس کی بڑھتی طاقت سے، اس لیے براک اوبامہ اور برطانیہ کے صدر آج کل مسجدوں میں جاتے ہیں، رمضان میں افطار پارٹی کرتے ہیں، کیونکہ اسلام پر جتنا ظلم ان لوگوں نے کیا ہے لوگ ان سے ناراض ہو کر اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ انھیں اپنی امیج بنانی تھی، ان کا جانے کا وقت بھی آ گیا تھا اور الیکشن کا وقت بھی آ گیا تھا تو مسلم سے ہمدردی دکھائی جا رہی تھی۔ اور دوسری طرف تیسری عالمی جنگ بھی جاری ہے، روس کے آنے سے ان کا کھیل بگڑ گیا ہے، اب ان کو یہ دکھانا ہے کہ ہم مسلم کے خلاف نہیں ہیں مگر دوسری طرف ان کو سیریا اور عراق میں تیل پر قبضہ بھی کرنا ہے۔ Islamic take toverم کی بیماری کے ڈر سے ہندوستان میں بھی افواہ کا شکار مسلم ہوتے ہیں۔ ادھر بھی اس طرح کے اعلان ہوتے ہیں، جو میں نے شعروں میں اس کتاب میں لکھا ہے۔

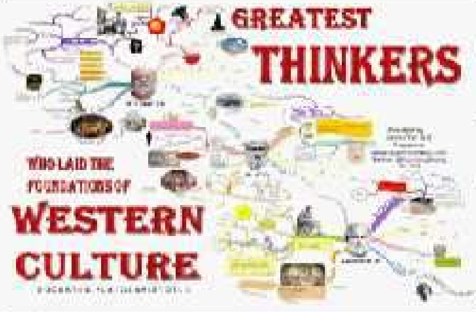

جتنی باتیں میں نے لکھی ہے انھیں دیکھ کر مجھے ہرگز نہیں لگتا کہ Islamic take over ہندوستان میں ہوگا۔ آج یہاں تو وہ دن ہے کہ لوگ ہمارے گھر کے کچن میں گھس کر چیک کرتے ہیں کہ ہمارے گھر کی فریج میں کس کا گوشت رکھا ہے، اگر بکرے کا گوشت ہے تو بھی بیل کا گوشت بتا کر شک کی بنا پر اور گائے کا گوشت کاٹنے اور رکھنے کی افواہ پر ہمیں گھر میں گھس کر جان سے مارا جاتا ہے۔ اس کے باوجود ہندوتوا والوں کو لگتا ہے کہ صرف بچے زیادہ پیدا کر کے مسلم یہاں حکومت کریں گے۔ اس لیے ساکشی مہاراج کہتے ہیں ہندو چار بچے پیدا کریں اور مسلم صرف دو بچے پیدا کریں۔

اللہ کا شکر ہے کہ انہوں نے دو بچوں کی اجازت تو دی۔ جس طرح مسلمان ہندوستان میں فرقوں میں بٹے ہیں، جماعتوں میں بٹے ہیں، آج ایک چھتری کے نیچے نہیں ہیں، اگر اسی طرح حال رہا تو ایک دن ہندوستان کا حال بھی رومانیہ کی طرح ہوگا۔ رومانیہ میں انسانوں کی آبادی کم ہے، اس لیے بہت سال پہلے وہاں کے گورنر نے یہ قانون بنایا تھا کہ جو لوگ کم بچے پیدا کرتے ہیں وہ بچے زیادہ پیدا کریں، کوئی بھی sex کرتے وقت کونڈم یا گولی کا استعمال نہ کریں، پولس کسی بھی وقت آپ کے گھر کے بیڈروم میں داخل ہو سکتی ہے، یہ چیک کرنے کے لیے کہ آپ نے کونڈوم تو نہیں پہنا ہے، گولی تو نہیں کھائی ہے، انہیں اپنے ملک کی آبادی بڑھانے کی فکر تھی، اسی طرح ہندوستان میں ساکشی مہاراج ہندو کو آبادی بڑھانے کے لیے چار بچے پیدا کرنے کے لیے کہتے ہیں اور مسلمانوں کو صرف دو۔ چین نے 1980 میں one child policy لگائی تھی، صرف ایک بچہ پیدا کر سکتے ہیں، جس کا اثر یہ ہوا کہ جوان طبقہ کم ہو گیا، عمر دراز لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی، چین جو بھی ہے اس کے جوان لوگوں کی وجہ سے ہے، اس کے جوان کم ہو گئے تو اس نے پابندی ہٹائی۔ اگر ہندوستان بھی چین کی طرح ایک بچہ یا دو بچے کا قانون لاتا ہے تو انڈیا کا حال بھی چین جیسا ہوگا اور صرف مسلم پر قانون نہیں لگا سکتا۔ مگر ایک دن ایسا آئے گا کہ ہندوستان میں مسلمانوں پر بچہ پیدا کرنے کی بھی پابندی لگائی جائے گی، جس طرح آج بیل کے گوشت پر پابندی ہے۔ جو مسلم عورت برقعے میں راستے میں گھوم رہی ہے، اسے زبردستی پکڑ کر نس بندی کرائی جائے گی اور جس طرح آج مسلمان نوجوانوں کو پولس زبردستی انکاؤنٹر encounter میں یا terrorist ٹیررسٹ بنا کر مار رہے ہیں ایک دن یہ مسلم نوجوانوں کو زبردستی پکڑ کر ان کی نس بندی کریں گے، جس طرح ممبئی جیسے بڑے شہروں میں آوارہ کتوں کو municipal والے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان کی نس بندی کرتے ہیں، کیونکہ کتا ہندوستان میں کوئی نہیں کھاتا، اس کی زیادہ ضرورت انسانوں کو نہیں ہے، ان کی آبادی سے تکلف ہے، راستے میں بھٹکتے رہتے ہیں یا پھر کسی کو کاٹتے ہیں، اس لیے کوئی انہیں پتھر سے مارتا ہے، کوئی جان سے مارتا ہے، کوئی نس بندی کرتا ہے، اسی نظریے سے مسلم کو بھی دیکھا جائے گا۔ ورنہ نریندر مودی تو مسلم کو کتے کا بچہ ہی سمجھتے ہیں۔ ایک دن یہ لوگ ہمارے بستروں اور رضائیوں میں گھس کر یہ چیک کریں گے کہ یہ لوگ بچے تو نہیں پیدا کر رہے ہیں، مجھے تو یہ نظر آ رہا ہے۔ مجھے Islamic take over نہ ہندوستان میں نہ کسی اور ملک میں نظر آ رہا ہے، جتنی دنیا میں نے دیکھی ہے، جتنا میں Islamic take over کو سمجھا ہے، مجھے یہ لگتا ہے کہ دنیا والے religion base data بنا کر اسلام کو دنیا سے ختم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ انکو اس اسلامک ٹیک اوور کا ڈر اور خطرہ ستا رہا ہے میں آپ کو بتا ہوں کہ وہ لوگ کیوں اسلام کو دنیا سے ختم کرنے کی سازش کر رہے ہیں، کچھ تو بات ہوگی جو اتنی دشمنی کے باوجود بھی مسلم آج دنیا میں موجود ہیں۔ **صدیوں سے رہا ہے زمانہ دشمن اپنا، کچھ تو بات ہوگی ہم میں جو ابھی تک ٹکے ہوئے ہیں۔**

پورا زمانہ آج مسلمانوں کا دشمن ہے، اسلام کو ختم کرنے کی ہر طرح کی سازشیں ہوتی ہیں لیکن آج تک وہ ختم نہیں ہوا، کیا وجہ ہے جو ہم سے لوگوں کو تکلیف ہے؟ کیا فرق ہے ایک سچے مسلمان میں اور صرف نام کے مسلمان میں؟ اور کیا فرق ہے دوسرے مذہب میں اور اسلام میں؟ کیا کمزوری ہے آج مسلمانوں میں؟ کیا بات تھی کل کے مسلمانوں میں جنھوں نے دنیا پر حکومت کی تھی؟ میں نے سمجھنے کی کوشش کی تو مجھے پتہ چلا بہت ساری باتیں ہم مسلمانوں میں ہیں جو ہمیں دوسرے مذہب سے الگ کرتی ہیں۔ اگر مالی اعتبار سے دیکھا جائے تو اللہ نے عربوں کو دولت سے نوازا، تیل اور گیس سے نوازا، جو آج دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے، طاقت کے ساتھ ہم میں اور بھی بہت ساری اچھی باتیں ہے جو ہم کو ہمارے نبی محمد ﷺ نے قرآن کے ذریعے بتائی ہیں، ہمارے پیدا ہونے سے موت تک بہت ساری باتیں ہم میں دوسرے مذہب سے الگ ہیں، جب ہمارا بچہ پیدا ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے، دنیا داری بعد میں پہلے اسے آخرت کی تیاری سکھائی جاتی ہے، دنیا میں قدم رکھنے کے ساتھ اسے اللہ کی طرف جانے کی دعوت ملتی ہے، اسے بتایا جاتا ہے کہ جہاں سے وہ آیا ہے وہی خدا ہے، تم اس دنیا میں کسی غیر کو اپنا خدا مت بنانا، جب انسان پیدا ہوتا ہے تو مسلم اذان دیتا ہے اور جب انتقال ہوتا ہے تو نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے، جتنا وقت کسی اذان سے نماز تک کا وقت ہوتا ہے اسی طرح اس زندگی کا مختصر وقت ہوتا ہے، اس مختصر وقت کو اللہ کے مطابق گزارنا ہی مسلمان کا مقصد ہوتا ہے، نبی کی بتائی ہوئی سنت پر عمل کرنا ہے، اگر لڑکا ہے تو اسکی ختنہ ہوتی ہے، جس کے بہت سارے

The soldiers of Madinah al Munawarrah in 1914 protecting the borders of the city.

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کس میں ہمت ہے ہماری پرواز میں خلل ڈالے
ہم پرندوں سے نہیں حوصلوں سے اڑا کرتے ہیں

اس سرابِ زندگانی میں ___ ، اے خالقِ کن فیکون..
میری حقیقت ہے بس ___ ، انا للہ وانا الیہ راجعون..

فائدے ہیں، پیشاب کی جگہ گندگی نہیں رہتی، جس چمڑی کو کاٹا جاتا ہے اگر وہ نہیں کاٹتے تو اس جگہ جراثیم بیٹھتے ہیں، میری کتاب عورتیں بھی پڑھتی ہیں اس لئے زیادہ کھول کر نہیں لکھ سکتا ورنہ کتنے فائدے ہیں میں آپ کو ضرور بتاتا۔ یہ چیز دوسرے مذہب میں نہیں ہوتی ہے۔ ہنا کپڑوں کے بھی ہم الگ ہیں، جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے ہیں ہم انھیں قرآن کی تعلیم دیتے ہیں، قرآن دنیا بننے سے لے کر دنیا ختم ہونے تک اور دنیا کے بعد دوسری دنیا کے بارے میں بتاتا ہے، جو کچھ قرآن میں لکھا ہے وہ آج تک غلط نہیں ہوا، اس وقت قرآن کے علاوہ دنیا کی ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جو سو فیصد (100%) اپنی بات پر اٹل ہے اور جس کو فرشتے لے کر آئے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن، قرآن سے پہلے آئی ہوئی آسمانی کتابوں کو بھی نہیں جھٹلاتا بلکہ ان کی بھی تصدیق کرتا ہے اور جن پر نازل ہوئی ان کی عزت بھی کرتا ہے، ان کو پیغمبر مانتا ہے، ایسا دوسرے مذہب میں نہیں ہوتا، ایک مذہب دوسرے مذہب یا اس سے پہلے آئے ہوئے مذہب کی برائی کرتا ہے یا غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ہمارے نبی نے ایسا نہیں کیا، آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک سب کو صحیح بتایا اور خود کو کبھی خدا کا بیٹا یا رشتہ دار نہیں بتایا اور نہ کبھی اپنے آپ کو خاص بتایا، ایک عام آدمی کی زندگی جی کر گئے، یہ سب سے بڑی خاصیت ہے ان کی۔ عرش سے لے کر زمین تک کے امام کائنات نہ ہوتے تو شاید یہ دنیا ہی نہیں بنتی، کسی نے سچ ہی کہا ہے نہ کلیاں کھلتی نہ گل مسکراتے، اگر باغ ہستی کا مالی نہ ہوتا، یہ سب ہے میرے پیارے آقا کے صدقے، محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس لئے ہمارے ایمان کا کلمہ ہے، **لا الہ اللہ محمد رسول اللہ**، اللہ نے اس نام کو رکھا ہے برابر، اللہ جانتا ہے محمد کا مرتبہ۔ یہ کلمہ ہم مسلمانوں میں جان ڈالتا ہے اور شرک کرنے سے روکتا ہے۔ نہ ہمارے اللہ کی تصویر ہے، نہ ہم نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے، اس کلمہ پر پورا یقین ہے ہمارا، جو دوسرے مذہبوں سے الگ ہے، ہر مذہب کے خدا، بھگوان، گاڈ کی تصویر ہے جو انہوں نے خود بنائی ہے۔ دوسری چیز ہے نماز۔ نماز ایک ایسا عمل ہے جو سب کو صاف ستھرا اور پاک رکھتا ہے، نماز کی شرطیں کئی برائی کو روکتی ہیں، انسان اپنے جسم کے ناخنوں سے لے کر غیر ضروری بال اگر ۴۰ دن میں صاف نہیں کرے گا تو اس کی نماز مکروہ ہوتی ہے، اگر ناپاک قطرہ جسم سے باہر آ گیا تو غسل ضروری ہے، پیشاب اور پاخانہ (ٹوائیلیٹ) کی جگہ کو پانی سے دھونا ہوتا ہے، مسلمان سفر میں بھی پانی کے انتظام والے استنجاء خانہ (واش روم) ڈھونڈتا ہے، دوسرے مذہب والے کو پانی ضروری نہیں ہے اور نماز کے لئے کپڑے بھی صاف اور مکمل چاہیے۔ شورٹ پینٹ یا چڈی میں یا بنیان میں نماز نہیں ہوتی، کپڑوں پر کسی جاندار کی فوٹو بھی نہیں ہونی چاہیے۔

اسی طرح نماز کے آداب میں سے ہے کہ صاف ستھرے کپڑے ہوں، بدن کے جتنے حصے کو شریعت نے چھپانا ضروری قرار دیا ہے مرد اور عورت دونوں اپنے بدن کے اتنے حصے کو چھپائیں۔ دوسرے مذہب پوجا پاٹ کے لیے ان باتوں کے اہتمام کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ چڈی یا کسی اور کپڑے میں بھی ان کی پوجا ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کے لیے ہر نماز سے پہلے وضو ضروری ہے، پانچ وقت وضو کرنے سے انسان تر و تازہ اور صاف رہتا ہے، ایسا کسی اور مذہب میں نہیں ہوتا۔ نماز میں سب ایک قطار (Line) میں کھڑے رہتے ہیں۔ غریب ہو، امیر ہو، کالا ہو، گورا ہو، بادشاہ ہو یا غلام سب ایک قطار میں کھڑے ہوتے ہیں، ایک اللہ کے سامنے، پیر سے پیر ملا کر، کندھے سے کندھا ملا کر، کوئی چھوت چھات کا فرق نہیں ہوتا، سب مل کر اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ سجدہ انسان کے گھمنڈ (غرور) کو ختم کرتا ہے، یہ عمل بھی دوسرے مذہب سے الگ ہے، دوسرے مذہب والوں کے لئے VIP کوٹا ہوتا ہے، ایسا مندر اور چرچ دونوں میں ہے۔ برہمن کے مندر میں دلت نہیں جا سکتا، امیر غریب ایک ساتھ بہت کم دکھتے ہیں، دنیا میں کالے گورے اکثر الگ رہتے ہیں، دونوں کے الگ الگ چرچ ہوتے ہیں، یہ لوگ گھنٹی بجا کر بھگوان کو مندر میں بلاتے ہیں اور ہم اذان دے کر انسان کو مسجد میں بلاتے ہیں۔ شراب اور وائن لے کر یہ لوگ چرچ میں جاتے ہیں، ہم نے اگر شراب پی تو نماز ہی قبول نہیں ہوتی، ہمارے یہاں حرام اور حلال کا فرق ہے، گندی چیزیں کھانا منع ہے۔ ہمارے لیے سور کا گوشت حرام ہے، جو صرف گندی چیزیں کھاتا ہے اور اس میں فٹ چربی زیادہ ہوتی ہے اور آج کی سائنس کہتی ہے کہ

اللہ کے آگے جھکو
اللہ کسی کے آگے جھکنے نہیں دے گا

چربی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح جس جانور کو اللہ کا نام لئے بغیر اور رسول کے بتائے ہوئے طریقے کے بغیر کاٹا جاتا ہے وہ **مسلمان** کے لئے حرام ہے، اس وجہ سے **مسلم** ہوٹل میں، شادی بیاہ میں، ہوائی جہاز میں، ٹرین میں سفر کرتا ہے تو پہلے حلال اور حرام کے بارے میں پوچھتا ہے جو باقی مذہب والے نہیں پوچھتے۔ ہماری عورتیں برقع پہنتی ہیں جس سے غیر مرد کی بری نظر سے بچتی ہیں، دھوپ سے، مٹی سے بچتی ہیں، یہ دوسرے مذہب کی عورتیں نہیں کرتیں۔ مردوں میں ایک **مسلم** نمازی اگر دس دوسرے مذہب کے لوگوں میں کھڑا ہے تو کوئی بھی اندازہ لگا سکتا ہے ان میں مسلم کون ہے، اتنا نور ہوتا ہے پکے مسلم کے چہرے پر۔ ہر صاحب نصاب **مسلمان** پر زکاۃ فرض ہے، اگر آپ کے پاس 100000 روپے ہیں تو 2500 روپے آپ کو زکاۃ دینا ہے، اگر ہر مسلمان ایمانداری سے زکاۃ دے تو دنیا میں کوئی غریب **مسلم** نہیں ملے گا، یہ عمل بھی دوسرے مذہب میں فرض نہیں ہے۔ ہم روزہ رکھتے ہیں، فجر طلوع ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک نہ پانی کی ایک بوند پیتے ہیں اور کھانے کا ایک نوالہ کھاتے ہیں، جو ہمارے اندر فاقہ کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے اور بھوکے انسان کا درد کیا ہوتا اس کا احساس کراتا ہے، ہمارے پیٹ کو بیمار ہونے نہیں دیتا، ہمارا ہاضمہ ٹھیک کرتا ہے۔ اگر کوئی انسان موٹا ہے اور وہ رمضان کے پورے روزے رکھتا ہے تو اسے کسی جگہ وزن کم کرنے جانے کی ضرورت نہیں، اس کا وزن کم ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات ہمارا ڈر اللہ کے لیے ہوتا ہے کیونکہ ہم پانی نہیں پیتے یہ سوچ کر کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے ایسا کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ ان کے روزے، اپواس،

my
Hijab
is my Pride

اللہ کے نزدیک سب سے افضل عمل
اس کے بندوں کو خوش کرنا ہے
حضور ﷺ

فاسٹنگ میں یہ لوگ پانی پی سکتے ہیں۔ اسلام میں کوئی بھی مرد یا عورت بغیر شادی کے ایک دوسرے کے ساتھ سیکس (SEX) نہیں کر سکتے، شادی کی بھی شرط ہے، تین گواہ، قاضی، مہر دینا بھی ضروری ہے۔ لڑکے کو لڑکی کو بنا مہر ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہے، اگر مرد کی ضرورت ایک عورت سے پوری نہیں ہوتی تو اسے دو، تین یا چار نکاح کرنا بھی جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں تو اس پر واجب یا فرض بھی ہو جاتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ نکاح کرے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ چاروں کی جسمانی اور مالی ضرورت پوری کرنے میں عدل کر سکے۔ یہ سہولت دوسرے مذہب میں نہیں ہے اس لئے یہ لوگ طوائف خانوں میں جاتے ہیں۔ یورپ کے بازاروں میں تو کانچ کے گلاس کے پیچھے ننگی لڑکی کھڑی ہوتی ہے، جس کو جو پسند آتی ہے وہ اس کے اندر جاتا ہے، پیسے دے کر سیکس (SEX) کرتا ہے۔ ننگی عورت کو صرف دیکھنا ہے تو پیپ شو (Peep Show) میں دیکھ سکتے ہیں یا کھلے عام بھی سب کے سامنے یہ لوگ سیکس (SEX) کرتے ہیں، Live sex show ہوتے ہیں، ٹکٹ لے کر دیکھ سکتے ہیں۔ اتنا سب کچھ کر کے ایک عورت کی زندگی خراب کرتے ہیں اس لیے کہ رنڈی سے شادی کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ ننگی فلمیں تو ہر ملک میں Video, Internet, TV کے ذریعے دیکھی جاتی ہیں۔ بہت ساری جگہوں پر آج کل عورت عورت سے شادی کرتی ہے جسے Lesbian کہتے ہیں اور مرد مرد سے شادی کرتے ہیں جسے Homosexual یا Gay کہتے ہیں، بنا شادی کے بھی آج کل لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں جسے Live in Relation کہتے ہیں۔ بنا شادی کے اولاد بھی ہوتی ہے بعد میں اگر ایک دوسرے کا ساتھ اچھا لگا تو شادی کرتے ہیں ورنہ الگ ہو جاتے ہیں۔ نہ مہر کے پیسے دینے کی ضرورت ہوتی ہے، نہ بچوں کو پالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ آدمی کو اپنی جائداد کا حصہ عورت کو دینا پڑتا ہے۔ بنا باپ کے نام کے عورت بچوں کی پرورش کرتی ہے اور اسے کوئی حرامی نہیں کہتا، کتنوں کو اپنے باپ کا نام بھی نہیں پتہ ہوتا۔ آج کل تو اولاد پیدا کرنے کے لیے عورت کے ساتھ سیکس (SEX) کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ باپ کا قطرہ کسی اور عورت کی کوکھ میں انجکشن کے ذریعے ڈالا جاتا ہے یا کسی مرد میں اگر کوئی خامی ہے تو دوسرے مرد کا قطرہ ڈالا جاتا ہے اور وہ عورت اس کو جنم دیتی ہے، اس کی اس کو قیمت ملتی ہے جسے Surrogate Baby کہتے ہیں۔ آج کی تاریخ میں بچے کی ماں جنم دینے والی ہی نہیں ہوتی جو پرورش کرتی ہے وہ

بھی ماں کہلاتی ہے، جس کا قطرہ نہیں ہے وہ بھی باپ کہلاتا ہے، جسے Test Tube Baby کہتے ہیں۔ اتنا سب کچھ کرتے ہیں دوسرے مذہب والے شادی نہ کرنے یا دوسری شادی سے بچنے کے لئے، ناجائز بچہ پیدا کرنے کے لئے۔

مسلمان حج کرنے مکۂ معظمہ جاتے ہیں، وہاں جا کر ایک یونیٹی کا احساس ہوتا ہے کہ کعبہ دنیا کے سینٹر میں ہے، اس کے اطراف چکر لگانے کے لئے دنیا کے مسلم ایک جگہ ایک چھتری کے نیچے دکھتے ہیں اور اسلام کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے، اسلام کی اہمیت سمجھتے ہیں اور وہاں جا کر اس ملک کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں جو ہماری مقدس جگہ اور ہمارے نبی کی قبر اور یاد کی حفاظت کرتے ہیں۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پانچ ارکان توحید، نماز، روزہ، زکاۃ اور حج، یہ پانچ ہمارے اسلام کے ستون (Pillar) ہیں، جن پر ہمارے اسلام کی مضبوط عمارت کھڑی ہے، اس طاقت سے دنیا کو تکلیف ہے۔ ہم ان سے الگ ہیں اس بات سے انھیں جلن ہے۔ ہماری سچائی سے تکلیف ہے۔ یہ ہماری تہذیب اور ایک پکے مسلمان کی طاقت ہے اور جب اس طاقت والے مسلمان پر کوئی ظلم کرتا ہے تو گویا وہ اسلام پر ظلم کرتا ہے۔ ظلم کرنے والے سے ظلم سہنے والا بڑا گنہگار ہے، اگر کوئی آپ پر ظلم کرتا ہے یا ناحق مارتا ہے تو اس کا بدلہ لینا چاہیے، خون کا بدلہ خون ہے، اسی کو جہاد کہتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی انسان کسی مذہب کا کیوں نہ ہو جہاد کا جذبہ اپنے اندر پیدا نہیں کرسکتا جو ایک پکا مسلمان کرسکتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ ”ماما کے دشمن بھی کم نہیں ہیں، مگر مسلمانوں کی طرح ہتھیلی پہ جان تھوڑی ہے“۔ اس دنیا میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھنے والے صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ اس طرح مضبوط تھے ہمارے نبی اور ان کے دور کے لوگ، ایسا جذبہ تھا مسلمانوں کا کہ کعبہ فتح ہوا، مسجد اقصیٰ ہمارے قبضہ میں آئی، جنگ بدر میں 313 مسلمان ہزاروں پر بھاری پڑ گئے، اس وقت اسلامک ٹیک اوور (Islamic Take Over) دنیا میں تھا، آج اسی اسلامک ٹیک اوور کا ڈر لوگوں کو ستا رہا ہے۔ کسی مضبوط عمارت کو اگر

جب جسم موت کے لیے ہے
تو
اللہ تعالیٰ
کی راہ میں
شہید
ہونا سب سے بہتر ہے

JANG-E-BADAR
313
17 RAMZAN
محمد

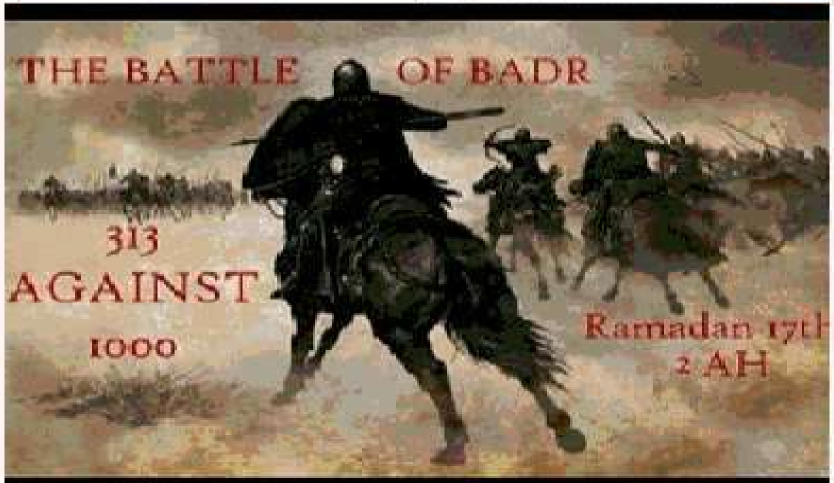
THE BATTLE OF BADR
313
AGAINST
1000
Ramadan 17th
2 AH

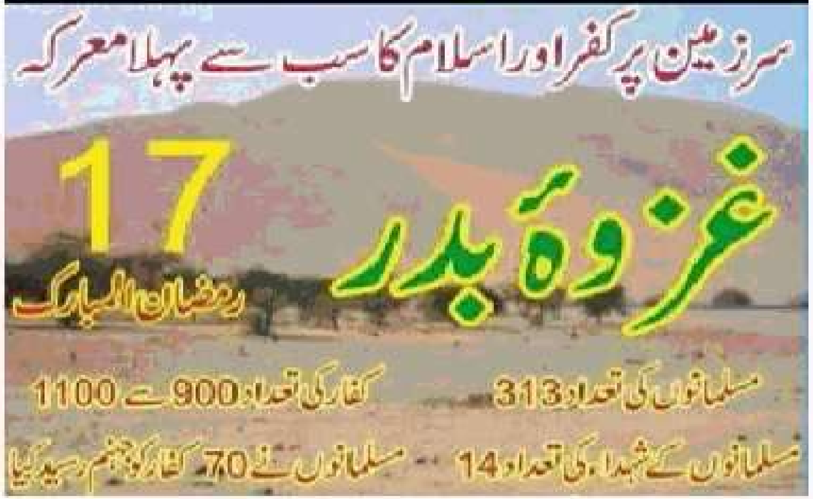
سرزمین پر کفر اور اسلام کا سب سے پہلا معرکہ
17
رمضان المبارک
غزوۂ بدر
مسلمانوں کی تعداد 313
کفار کی تعداد 900 سے 1100
مسلمانوں کے شہداء کی تعداد 14
مسلمانوں نے 70 کفار کو جہنم رسید کیا

توڑنا ہو تو اس کی کمزوری کا پتہ لگایا جاتا ہے کہ بلڈنگ کس جگہ کمزور ہے، کس جگہ کو گرانے سے یا کس کمزور حصے پر حملہ کرنے سے عمارت گر جائے گی، اس کمزوری کا اسلام دشمنوں نے پتہ لگایا ہے، ان پانچ مضبوط ستونوں (Pillars) کو توڑنے پر لوگوں نے کام کرنا شروع کیا اور آج تک کر رہے ہیں۔ آج مسلمانوں کے حالات دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارے دشمن اپنی اس کوشش میں کچھ حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔

مضبوط عمارت مسلم دشمنی کی بھینٹ چڑھائی جانے والی مساجد

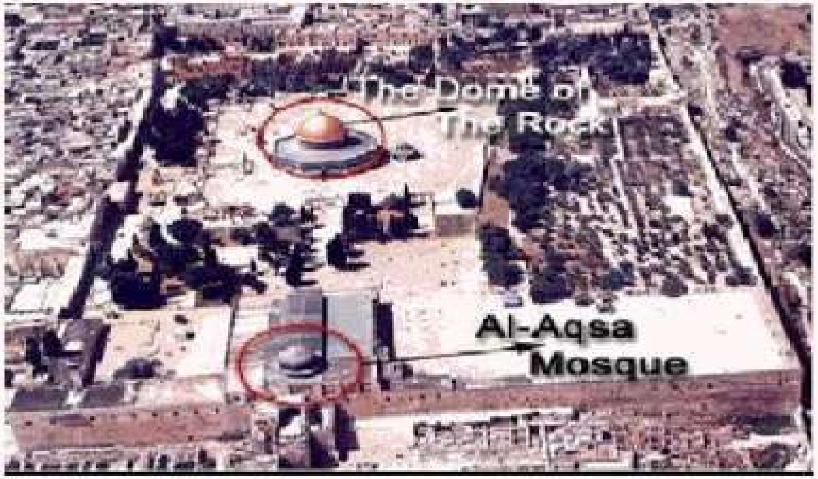

مسجد اللہ کا گھر ہے، اسلام میں مساجد کو اہم مقام حاصل ہے۔ اسلام کے نزول کے بعد مسلمانوں نے عبادت کے لیے مساجد تعمیر کیں ان میں حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابو بکر صدیق کی جانب سے بنائی گئیں مسجدیں سرفہرست ہیں۔ جب مسلمانوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی تو خانہ کعبہ سے دوری اور یہاں پر مساجد نہ ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے مسجد نبوی تعمیر کی اور یہاں پر ہی حضرت محمد کا روضہ مبارک بھی ہے اور یہ مسلمانوں کے لیے انتہائی متبرک اور مقدس عبادت گاہ ہے۔ آپ کے وصال کے بعد خلافتِ راشدہ کے ادوار میں کئی ممالک کو فتح کر کے ان کو اسلامی حکومت میں شامل کیا گیا۔ یہاں پر اسلامی تہذیب وتمدن پروان چڑھا تو مساجد اور دیگر اسلامی عمارت تعمیر کی گئیں۔

حضرت عمر فاروق کے دور میں فلسطین مسلمانوں کے قبضے میں آچکا تھا۔ خلافتِ راشدہ کے بعد بنوامیہ عباسی خاندان سلجوقی اور فاطمی حکمرانی کرتے رہے۔ یہودیوں نے سازشیں کر کے مسلمانوں کو تقسیم کر دیا، خلافتِ اسلامیہ اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہودیوں نے عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑوا دیا۔ مسیحیوں نے بیت المقدس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لیے صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی ان جنگوں میں لاکھوں لوگ مارے گئے، کبھی مسلمان عیسائیوں کے علاقوں کو فتح کر لیتے، تو کبھی عیسائی مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کر لیتے۔ 1099 میں مسلمانوں کے انتشار کے باعث صلیبیوں نے بیت المدس پر قبضہ کر لیا۔ جسے مجاہد اعظم سلطان صلاح الدین ایوبی نے دوبارہ آزاد کروالیا، جو اسرائیل بننے کے بعد یہودیوں کے قبضے میں ہے۔ اگرچہ مسلمانوں نے اپنے دورِ حکومت میں مساجد، مدارس اور دیگر عمارت تعمیر کیں لیکن جونہی مسلمانوں کی اقتدار پر گرفت کمزور ہوئی تو غیر مسلم دوبارہ قوت پکڑ کر اقتدار پر قابض ہو گئے اور انہوں نے مسلمانوں کی مساجد، مدارس اور دیگر عمارتوں کو انتقام کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ جب مسلمانوں نے اسپین کو فتح کیا تو وہاں پر عظیم اور قدیم مسجد قرطبہ تعمیر کروائی، جو وہاں پر اسلامی علوم وفنون کا بڑا مرکز تھی۔ عیسائیوں نے دوبارہ قوت میں آکر اس پر قبضہ کر لیا اور یہ کہانی گھڑی کہ آٹھوی صدی میں اس جگہ پر عیسائیوں کا بڑا گرجا گھر تھا اور اس کی جگہ پر اس مسجد کو تعمیر کیا گیا تھا۔ تیرہویں صدی میں اسے ایک کلیسا میں تبدیل کر دیا گیا 1998ء میں قدامت پسند حکومت نے کلیسائے روم کو یہ اجازت دے دی کہ وہ تمام عبادت گاہیں اپنے نام پر کروالے جو اس کے قبضے میں ہیں۔ 2006ء میں قرطبہ کے بشپ نے صرف 30 یورو کے عوض اسے چرچ کی جائیداد کے طور پر رجسٹرڈ کروالیا۔ مسجد کو کلیسا کا نام دے کر اسے ایک سیاحتی مقام میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہاں پر آنے والے سیاحوں کو داخلہ ٹکٹ بھی دیے جاتے ہیں۔ مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر نے جب ہندوستان کو فتح کیا

تو، اس نے 1527ء میں اتر پردیش کے مقام ایودھیا میں بابری میں مسجد تعمیر کروائی۔ یہ مسجد ہندوستان میں اسلامی فن تعمیر کے اعتبار سے ایک عظیم شاہکار تھی۔ انتہا پسند ہندوؤں نے مسلم دشمنی کی بنا پر اس کی تعمیر کے خلاف یہ شوشہ چھوڑا کہ اس مسجد کو رام کی جنم بھومی، یعنی اس کی جائے پیدائش کو گرا کر اس پر مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں پر رام مندر موجود تھا۔ یہ الزام صرف دیرینہ عداوت اور مسجد کی جگہ کو ہتھیانے اور یہاں پر رام مندر تعمیر کرنے کے لیے لگایا گیا۔ چنانچہ اس الزام کا حقیقت سے تعلق نہیں۔ انہوں نے 6 دسمبر 1992ء کو اس تاریخی مسجد کو شہید کر دیا۔ بادشاہی مسجد جو لاہور کی قدیم تاریخی مسجد ہے، اسے چھٹے مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر نے تعمیر کروایا تھا۔ مغل سلطنت کے زوال کے بعد جب مہاراجہ رنجیت سنگھ اقتدار میں آیا، تو اس نے بھی مسلمانوں کی دشمنی کا بدلہ بادشاہی مسجد سے لیا۔ اس زمانے میں اس مسجد کی بہت زیادہ بے حرمتی کی گئی۔ اسے گھوڑوں کا اصطبل اور اسلحہ خانہ بنا دیا گیا، چاروں میناروں کے گنبد توپوں کے لیے استعمال کیے گئے، جس سے ان کو سخت نقصان پہنچا۔ سکھوں نے محض مسلم دشمنی میں مغل دور میں بنائی گئی عظیم الشان مسجد کی بے حرمتی کی۔ انگریزوں نے سکھوں سے مسجد کو واگزار کروانے کے بعد، اس کو پرانی شکل میں بحال کرنے کے لیے تعمیراتی کام کروایا۔ 1939ء میں اس وقت کے پنجاب کے وزیر اعلیٰ سر سکندر حیات خان نے مسجد کی تزئین و آرائش کی مہم دوبارہ شروع کی، جو تقسیم ہند کے بعد تک جاری رہی اور یہ مسجد 1961ء میں موجودہ حالت میں دکھائی دی۔ میناروں کے گنبد دوبارہ سے پہلے کی مانند نظر آنے لگے۔

اس طرح روس کی قدیم تاریخی سرخ جامع مسجد کو بھی دشمنی کی بھینٹ چڑھا کر اسے 1920ء میں بند کر دیا گیا۔ 1901ء میں دو قدیم مساجد جو لکڑی سے بنائی گئی تھیں، وہ آگ لگنے سے شہید ہو گئیں تو اسے ان دونوں کی جگہ پر بنایا گیا۔ 1920ء میں عیسائیوں نے اس پر قبضہ کر کے پہلے اسے ایک سنیما میں تبدیل کر دیا۔ پھر اسے ایک ریسٹورنٹ کی شکل دے دی گئی، جہاں پر آنے والے لوگوں کو شراب پلائی جاتی تھی۔ مسلمانوں نے اس کی آزادی کے لیے مسلسل احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا اور 90 سال بعد حکومت نے مسلمانوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور اسے مسلمانوں کی عبادت کے لیے کھول دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی دنیا بھر کے کئی ممالک میں مسلمانوں کی تاریخی اور یادگار مساجد کو شہید کر کے یا ان کو گرجا گھروں میں تبدیل کر کے اپنی نفرت کا اظہار کیا جاتا رہا۔

ہنگری میں مسجد غازی قاسم پاشا اور مسجد علی پاشا کو کیتھولک چرچ میں تبدیل کر دیا گیا۔

NO
MORE
MOSQUES

سربیا میں بجراکلی مسجد کو 2004ء میں نسلی فسادات کی نذر کر کے شہید کر دیا گیا۔ جارجیا میں شاہ عباس مسجد کو 1951ء میں شہید کر دیا گیا۔ ایسے کام صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں، جب کہ مسلمان باہمی اختلافات کا شکار ہو کر بے بسی کی تصویر بن چکے ہیں۔

رہی بات قرآن اور حدیث کی تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان دنیا پر حکومت کریں گے۔ یہاں لفظ مسلمان کا استعمال کیا گیا ہے، آج مسلمان 73 سے زیادہ فرقوں میں بٹا ہے، ہر فرقہ دوسرے فرقے کو کافر کہتا ہے، تو ان میں سے مسلم کون ہے؟ یہ فیصلہ کون کرے گا؟ اگر دنیا کا مسلمان ایک چھتری کے نیچے آتا ہے، تو قرآن والی بات سچ ہو سکتی ہے، مگر آج حالات کچھ اور ہیں۔ یہ آج کے مسلمان ہیں جن کے حالات آج ہندوستان سے لے کر پوری دنیا میں کیسے ہیں؟ میں نے آپ کو پورے عالم کا منظر بتایا ہے، مگر یہ حالات کیوں ہیں؟ ایسا کیا ہوا کہ جن جگہوں پر مسلم حکومت کرتے تھے، وہاں دوسرے مذہب کی حکومت

ہے، یہ وہی ہندوستان ہے، جہاں مسلم بادشاہ حکومت کرتے تھے، راجپوتوں کو اپنی سلطنت بچانے کے لیے جودھا کی شادی اکبر سے کرنی پڑی، شیواجی کو پھلوں کی ٹوکری میں چھپ کر بھاگنا پڑا، تاج محل بنانے والے بابری مسجد بچا نہیں سکے۔ ہمارے بنائے ہوئے لال قلعے پر لوگ جھنڈا لہرانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

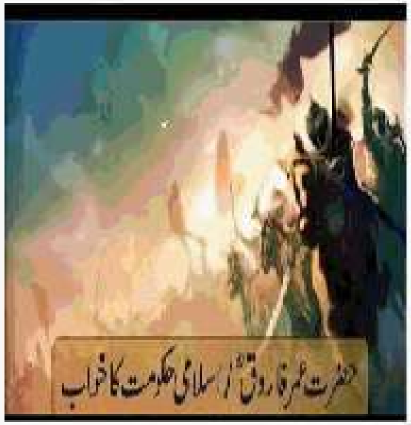
حضرت عمر فاروقؓ اسلامی حکومت کا خواب

اسرائیل والے حضرت عمر سے کانپتے تھے۔ آج مسلم مسجد اقصی کی حفاظت نہیں کر سکتے، نماز پر پابندی ہے۔ اسپین میں مسلم حکومت کرتے تھے، جہاں آج عیسائیوں کا قبضہ ہے، کچھ تو بات ہوگی جس کی وجہ سے آج ہماری یہ حالت ہے، جتنا مجھے سمجھ میں آ رہا ہے، میں آپ کو بتاتا ہوں۔

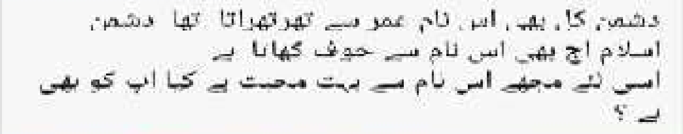
دشمن کا بھی اس نام عمر سے تھرتھراتا تھا دشمن
اسلام اج بھی اس نام سے حوف کھاتا ہے
اسی لئے مجھے اس نام سے بہت محبت ہے کیا اپ کو بھی
ہے ؟

عمر
رضی اللہ عنہ
M.FAKHONZADA

اسلام کے دو دشمن ہیں ایک اسلام کے باہر، یعنی دوسرے مذہب کا، جن کے بارے میں، میں نے آپ کو اپنی اس کتاب میں اب تک بتا چکا ہوں۔ دوسرا اسلام کے اندر دونوں دشمن کیا سوچتے ہیں؟ میں آپ کو انہیں کی زبان میں data خاکہ بنا کر بتاتا ہوں یہ لوگ آخر کیا چاہتے ہیں؟

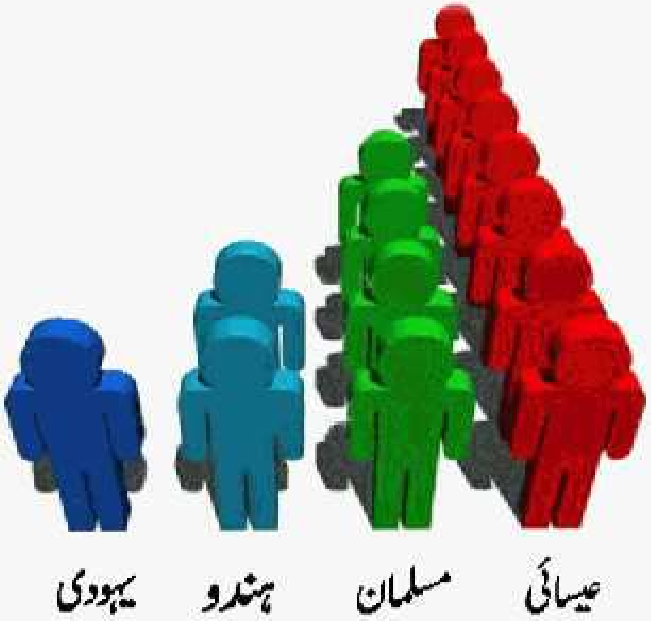

دنیا کے اعتبار سے ہم عیسائیوں سے کم تعداد میں ہیں۔ لال قطار عیسائیوں کی ہے، ہری قطار مسلمانوں کی ہے اور بازو میں ہندو ہیں، اس کے بازو کی قطار یہودیوں کی ہے۔ یہ سب دوسرے مذاہب کے ساتھ مل کر ہماری تعداد ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ختم نہیں ہوئی تو کم سے کم اس تعداد کو بڑھنے سے روک رہے ہیں۔ ان کی پوری کوشش ہے کہ یہ تعداد نہ بڑھے، دہشت گرد بنا کر غدار بنا کر ہمیں دنیا میں مارا جا رہا ہے، روزانہ سیریا، عراق، غزہ، فلسطین، افغانستان، اور پاکستان میں ہمارے جنازے نکلتے ہیں۔ مسلمان دنیا میں بہت تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ دنیا اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہی ہے۔ ہماری تعداد بڑھنے سے روک دیا ہے۔ دنیا کے جتنے بھی مذاہب ہیں، یہ ان کی سوچ ہے۔

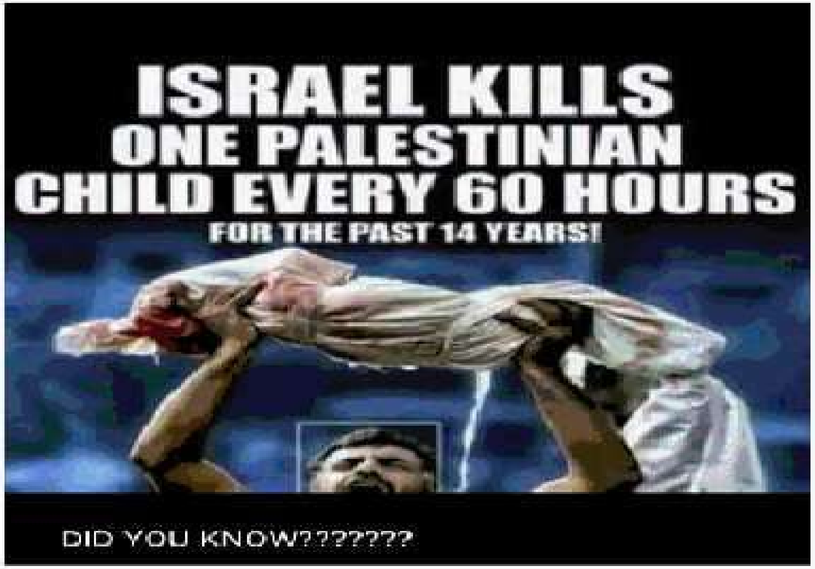
ISRAEL KILLS
ONE PALESTINIAN
CHILD EVERY 60 HOURS
FOR THE PAST 14 YEARS!
DID YOU KNOW???????

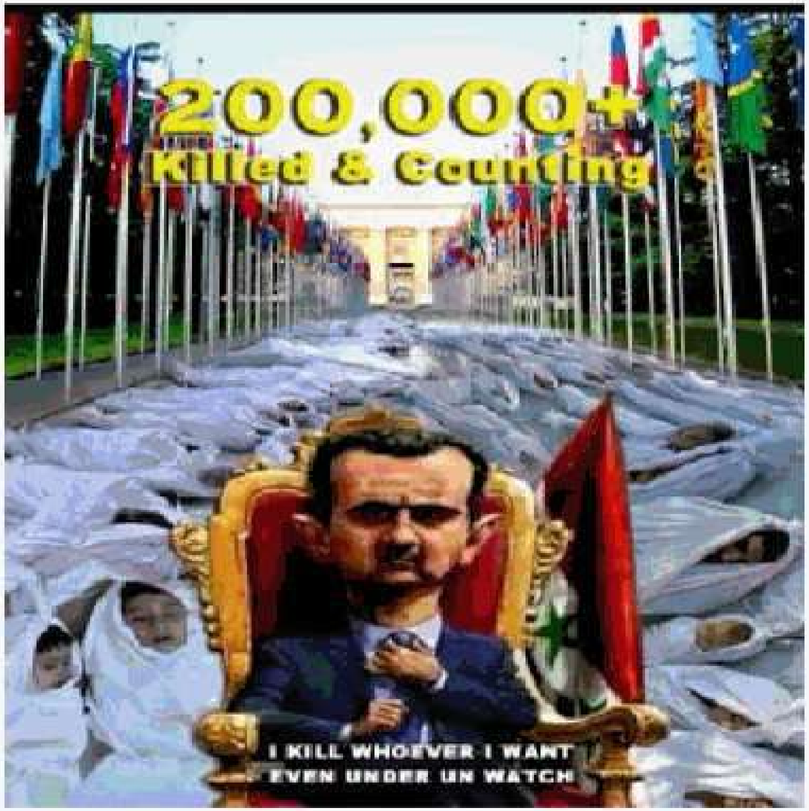
200,000+
Killed & Counting
I KILL WHOEVER I WANT
EVEN UNDER UN WATCH

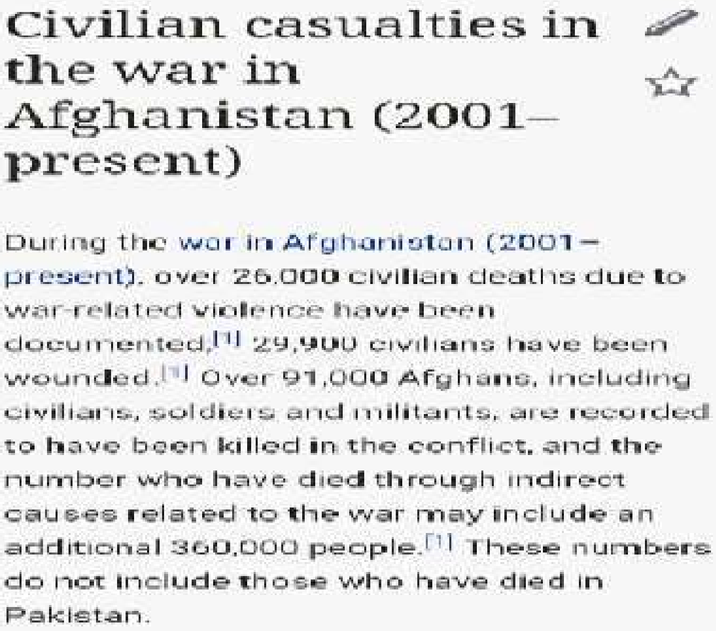

Civilian casualties in the war in Afghanistan (2001–present)

During the war in Afghanistan (2001–present), over 26,000 civilian deaths due to war-related violence have been documented,[1] 29,900 civilians have been wounded.[1] Over 91,000 Afghans, including civilians, soldiers and militants, are recorded to have been killed in the conflict, and the number who have died through indirect causes related to the war may include an additional 360,000 people.[1] These numbers do not include those who have died in Pakistan.

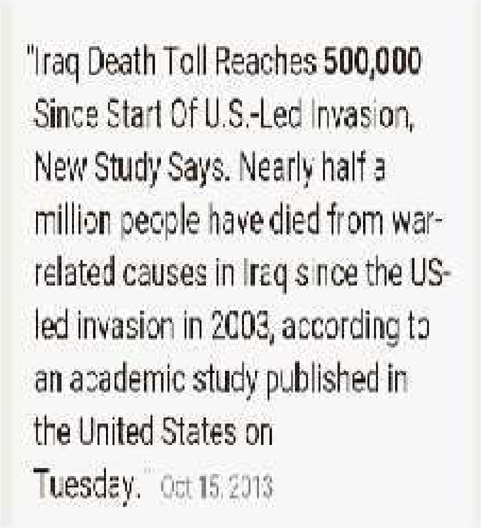
"Iraq Death Toll Reaches **500,000** Since Start Of U.S.-Led Invasion, New Study Says. Nearly half a million people have died from war-related causes in Iraq since the US-led invasion in 2003, according to an academic study published in the United States on Tuesday." Oct 15, 2013

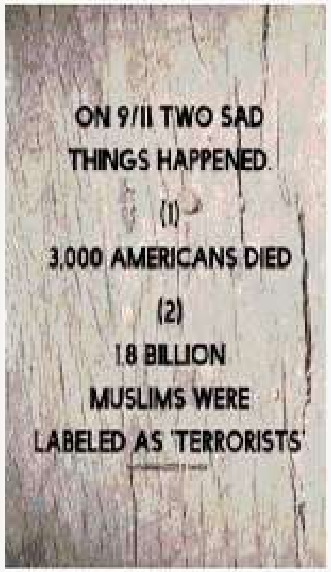
ON 9/11 TWO SAD THINGS HAPPENED.
(1)
3,000 AMERICANS DIED
(2)
1.8 BILLION MUSLIMS WERE LABELED AS 'TERRORISTS'

باہر والوں کے خیالات سے میں آپ کو آگاہ کر چکا ہوں اب اسلام کے اندرونی دشمن اور کمزوریوں پر

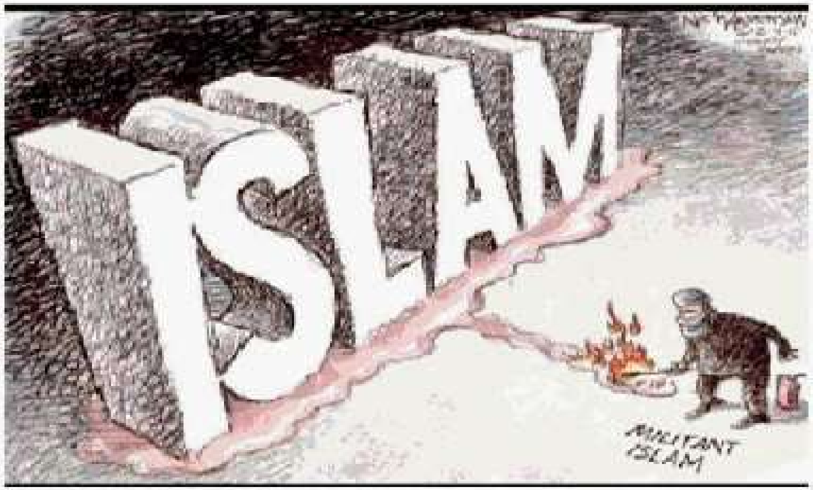

ہم نظر ڈالیں گے۔ ہماری سوچ کیا ہے؟ ہم اپنی تعداد و بڑھانے کے بجائے اس کو ختم کر رہے ہیں، اس کو 73 فرقوں میں بانٹ رہے ہیں، ایک لکڑی کو توڑنا آسان ہوتا ہے، مگر 73 کو ایک ساتھ توڑنا ناممکن ہے۔ ایک فرقے کو ختم کرنا آسان ہے، مگر جب سب فرقے ایک ہوں گے، تو ایک مسلمان کو

مارنا آسان نہیں ہوگا۔ ہمارے علما اور ہمارے حکمران کو اس لکیر کی فکر نہیں ہے، کیونکہ مسلمان آج چند پیسوں کے لیے بک چکے ہیں اپنی اپنی دکان کھول کر بیٹھے ہیں، سیاست کی دکان trust کے نام سے کھول رکھی ہے اور سب سے بڑی دکان ہے فرقہ پرستی ان سب کو اپنی اپنی دکان کی فکر ہے، سب

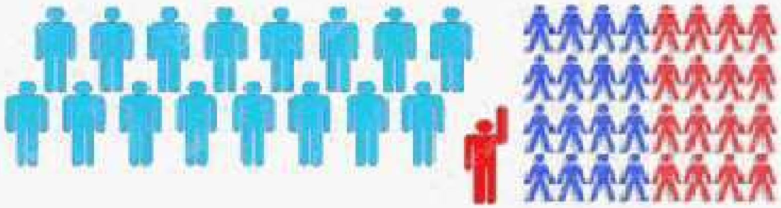

ہمیں اپنی دکانوں میں بلا رہے ہیں، ان کی وجہ سے ہم فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اگر آج مسلمان ایک ہوتے تو ہم اپنی بات دنیا والوں سے منوالیتے، ان کو ہماری ضرورت ہوتی۔ ان کی دکانوں کی وجہ سے یہ قوم لکیر کی فقیر بن گئی ہے۔

لکیر کے فقیر بن گئے ہیں مسلم (-------------------------)

ہماری قوم کی سب سے بڑی پرابلم (Problem) ہے کہ ہم آج ایک چھتری کے نیچے نہیں ہیں ہم 73 فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔

ایک اللہ، ایک رسول، ایک قرآن، ایک کعبہ، ایک چاند، ایک سورج اور ایک زمین ہے اور پھر یہ دنیا چھوڑ کر اسی ایک اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ ہمارے اعمالوں کا حساب ہونا ہے دنیا میں

اچھے کام کیے، نبی کی سنتوں پر چلے، اللہ کا حکم مان کر چلے تو جنت ملے گی نہیں تو جہنم کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ دنیا بنانے والے نے یہ سیدھی سی بات سمجھانے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبران عظام علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ جن میں سے پچیس کا ذکر قرآن میں کئی جگہوں پر ہے۔ پچیس میں سے پانچ کا ذکر متعدد بار کیا گیا ہے۔ ان سبھی مقدس ہستیوں کی برسوں کی محنت سے خصوصیت کے ساتھ پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کہ ان کی باتیں کچھ لوگوں کو سمجھ میں آئیں۔ جن کو آج مسلمان کہتے ہیں۔ اسلام کے ماننے والے کہتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کچھ مسلمانوں کو آج بھی یہ سیدھی سی بات سمجھ میں نہیں آئی وہ صرف نام کے مسلمان ہیں۔

ہم اپنے حالات کے ذمہ دار خود ہیں۔ میں نے اپنے حالات کا جائزہ لیا تو پتا چلا کہ ان میں سے میں خود ایک ہوں میرا نام ماشاءاللہ منظر احمد محمد علا ہے۔ اگر کوئی انجان آدمی میرا نام سنے گا تو سمجھے گا کہ میں ایک پکا مسلمان ہوں، مگر اب مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہوں۔ کیوں کہ میں جس ماحول میں پلا اور بڑا ہوا ہوں اس حساب سے تو میں صحیح مسلمان نہیں ہوں۔ ہماری کافی تہذیب مرکتے ہندو اور دوسرے مذہب سے ملتی جلتی ہیں، جس طرح مسلم بننے کے لیے سب سے پہلی سنت ہمارا ختنہ کیا جاتا ہے میرا ختنہ اور میرے دو بھائی اور ایک چاچا کا لڑکا ہم چاروں کا ختنہ ایک ساتھ کیا گیا۔ ہم چاروں کو ہمارے گاؤں کی درگاہ کے پاس لے جایا گیا، چاروں کو ہار پہنائے گئے، شربت پر فاتحہ دی گئی، ہمیں پلایا گیا، بالکل اسی طرح جس طرح مندروں میں لے جا کر بکرے کو ہار پہنایا جاتا ہے اس کی پوجا کی جاتی ہے اس کو پانی پلایا جاتا ہے بعد میں اس کی بلی دی جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح سے ہماری ختنہ کی گئی۔ بعد میں رات میں راتیب ہوا۔ راتیب اسے کہتے ہیں جہاں

نقارہ بجایا جاتا ہے، ڈفلی بجائی جاتی ہے، کچھ لوگ تلوار سے اپنے آپ کو مارتے ہیں لوہے کی سیخ منھ میں گھساتے ہیں، کان میں گھساتے ہیں، تقریباً ایک جادو کی طرح ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح مندروں میں بلی کے بعد جشن منایا جاتا ہے۔ ہمارے ختنہ کا فوٹو آج بھی ہمارے گھر میں ہے۔ میرے ابا جہاز میں کام کرتے تھے۔ نو(۹) مہینے پر گھر آتے تھے گھر آنے سے پہلے بمبئی میں رہتے تھے، سلیمان عثمان سے افلاطون، حلوا، نان کھٹائی لے کر آتے تھے۔ گھر پر آتے ہی نہانے دھونے کے بعد اس پر فاتحہ دیتے تھے، ہم اسے کھاتے تھے۔ فورین سے لائے ہوئے چاکلیٹ بعد میں کھاتے تھے۔ پہلے فاتحہ دیے ہوئے افلاطون کھاتے تھے۔ دو تین دن بعد میرے گھر میں گیارہویں ہوتی تھی، گیارہویں کے بعد جو ابا نان کھٹائی لے کر آتے تھے، وہ پورے گاؤں والوں میں، رشتے داروں میں اور جو گیارہویں میں آتے تھے ان کو بانٹ دیتے تھے۔ مغرب کے وقت میرے گھر میں بغداد شریف اور اجمیر شریف کی لائٹ والی فوٹو کی لائٹ جلائی جاتی تھی۔ بالکل اسی طرح دیوی دیوتاؤں کے فوٹو پر لائٹ شام کے وقت جلائی جاتی ہے۔ ابا مغرب کی نماز کے بعد ایک چھوٹی سی کتاب شاید میرے خیال سے اس کا نام مناجاتِ مقبول پڑھتے تھے۔ اس کے بعد اس فوٹو فریم کے پاس جاتے تھے۔ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا وہ پڑھتے تھے یا اس فریم سے کچھ مانگتے تھے، اللہ ہی جانتا ہے کیا کرتے تھے۔ جہاز پر سے آنے کے آٹھ (۸) دن بعد ابا ممبئی میں اپنے آفس میں رپورٹ کرنے جاتے تھے اور ڈالر چھٹے کرنے بھی جاتے تھے۔ ہم جہاز پر کام کرنے والوں کو تنخواہ امریکن ڈالر میں ملتی ہے۔ جہاز سے آنے کے وقت ہم ڈالر لے کر آتے ہیں۔ ابا کے ساتھ میں بھی ممبئی گھومنے کے لیے جاتا تھا۔ ہم بھنڈی بازار میں، امام باڑہ میں، اور توکل ہوٹل میں ٹھہرتے تھے جہاں میرے ابا انڈین نیوی کے زمانے سے جاتے تھے۔ آفس میں رپورٹ کرنے کے بعد ابا ڈالر چھٹے کرتے تھے۔ سب سے پہلے چھٹے کیے ہوئے پیسے، مرغی محلہ میں یتیم خانے میں دیتے تھے، یہ میرے ابا کا یتیم خانے والا کام میں آج بھی کرتا ہوں۔ اس کے بعد ابا حاجی علی کی درگاہ پر جاتے تھے، درگاہ پر پھولوں کی چادر چڑھاتے تھے، آنے کے وقت راستے میں جتنے بھی فقیر رہتے تھے ان سب کو پیسے دیتے تھے۔ اس کے بعد بوہیہ ہاسپٹل کے پاس (Income Tax Office) کے پاس دو درگاہ ہے، اس میں جاتے تھے۔ عصر کی نماز پڑھتے تھے، اس کے بعد ہم لوگ راستے سے آتے

تھے۔ مجھے آج بھی یاد ہے میرے ابا نے مجھے پتھر والی انگھوٹی خرید کر دی۔ اس بابا نے میرا نام پوچھا، اور میرے نام کے حساب سے مجھے اس نے پتھر والی انگھوٹی دی، بابا نے کہا کہ یہ پہننے سے تیری تقدیر بدل جائے گی، پتھر والی انگھوٹی کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا، بعد میں ابا مغرب کی نماز کے لیے ڈونگری چار نل پہ آتے تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد ڈونگری کے عبدالرحمن شاہ بابا کی درگاہ پہ جاتے تھے۔ درگاہ کے بعد پھر ابا مرغی محلے کے اسی یتیم خانے کے بازو میں ایک ہوٹل ہے، اس ہوٹل کے باہر غریب لوگ ایک لائن سے کھانا کھانے کے لیے کھڑے رہتے ہیں، وہاں پہ آپ جتنے پیسے دو گے اتنے پیسوں سے جتنے لوگوں کو کھانا کھلایا جاسکتا ہے اتنے لوگوں کو ہوٹل والا اندر لے کر کھانا کھلاتا ہے۔ ابا یہاں پیسے دیتے تھے، میں اپنے ابا کا یہ کام بھی میں کرتا ہوں۔ یہ میرے ابا کا ہر سال کا نیکی کرنے کا طریقہ تھا۔ ہر دو تین سال میں میری فیملی اجمیر شریف جاتی تھی۔ اجمیر شریف میں میرے ابا کسی بابا کے یہاں رکتے تھے، اس بابا کے ذریعے وہاں کے لنگر میں پیسے دیتے تھے، اس بابا کے پاس سے تعویز لے کر آتے تھے۔ جس میں سے ایک تعویز میرے لیے بھی لائے تھے، جب میں S.S.C. میں تھا، بڑے شوق سے محمد اظہر الدین، جو ہمارے انڈین کیپٹن تھے، ان کی طرح پہنتا تھا۔ S.S.C. میں پاس ہونے کے لیے، مگر میں S.S.C. میں فیل ہوگیا۔ ایسی ہی بہت ساری تعویز ابا گھر کے لیے بھی لاتے تھے جو میرے گھر میں کیل مار کر لٹکائی جاتی تھی اور ایسا ہی کچھ تعویز کی طرح نقشے کی فریم بنا کر لے کر آتے تھے۔ ابا کا کہنا تھا کہ یہ لگانے سے گھر میں برکت آتی ہے۔ ہر سال اجمیر سے میرے گھر میں سفید میٹھے چنے جیسی چھوٹی سی مٹھائی، کچھ گلاب کے پھول کے اور سوکھے ہوئے پتے آتے تھے۔ کیوں کہ میرے ابا ہر سال منی آرڈر (Money Order) سے عرس کے لیے پیسے بھیجتے تھے۔ میرے ابا انڈیا کے تقریباً سبھی درگاہوں میں جا چکے ہیں۔ جن میں سے کچھ درگاہ کے بارے میں ابا اکثر بتاتے تھے۔ قمر علی درویش ایک درگاہ ہے جو جہاں دو یا تین آدمی "یا قمر علی درویش" بولیں گے تو پتھر اٹھتا ہے۔ میرے گھر میں جعفر صادق کی کنڈے کی نیاز ہوتی تھی، پوری کی نیاز ہوتی تھی۔ دادی کا انتقال ہوگیا، تیسرا، ساتواں اور چالیسواں دن منایا، میرے گاؤں اور میرے اطراف کے گاؤں میں محرم کی چاند رات کے دن کھڈا کھودا جاتا تھا اسے الاوا بھی کہتے تھے روزانہ عشاء بعد مجلس ہوتی تھی جو آج بھی کئی جگھوں پہ ہوتی ہے۔ تعزیہ نکالا جاتا ہے، اس تعزیہ کو ڈھول تاشے بجا کے ٹیزے

پنجے، لیزم، ناچ گا کے پانی میں ڈبانے لے کر جاتے ہیں۔ آج بھی کچھ گاؤں میں ہوتا ہے۔ کئی بڑے گاؤں اور بڑے شہروں میں عرس ہوتے ہے۔ بڑا میلہ لگتا ہے۔ قوالی ہوتی ہے۔ سندل نکلتا ہے، اسے بھی تاشے نقارے بجا کر لے کر جاتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو تقریباً مندروں میں جو ہر سال یاترا ہوتی ہے پالکی نکالی جاتی ہے اور کئی جگھوں پر قوالی بھی ہوتی ہے اسی طرح ہم بھی کرتے ہیں۔ عید میلادالنبی ۱۲ ربیع الاول کے دن میرے گھر میں بارہ طرح کے کروں جیسے چنے دانے، ناچ ما ایسے بارہ طرح کی چیزوں کو ابلا جاتا تھا اور بانا جاتا تھا۔ ممبئی جیسے بڑے شہروں میں بڑا جلوس نکالا جاتا ہے۔ جھانکیا نکالی جاتی ہے پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں DJ بجایا جاتا ہیں کہیں نہ کہیں کچھ چیزیں ہمارے انڈیا کے ہندو مذہب کے تہوار اور تہذیب سے ملتی ہے۔ میں اس سے پہلے اس کتاب میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ میرے گاؤں میں ہندو کی تعداد زیادہ ہے۔ اتفاق سے میں بھی میرے بچپن میں ان کے کئی تہواروں، ان کے گھروں میں جا چکا ہوں۔ اس لیے کافی قریب سے ان دونوں چیزوں کو محسوس کیا ہوں جو میرے گاؤں کے لوگ اور میرے ابا کرتے تھے اور جو کچھ میں نے لکھا ہوں یہ ہماری قوم کا ایک طبقہ کرتا ہے۔ میں بھی اس طبقہ کا حصہ رہ چکا ہوں۔ اس طبقہ کے لوگوں کو انٹرنیشنل لینگویج (International Language) میں (Sufism) صوفی کہتے ہیں۔ آپ لوگ چاہو تو آپ لوگ نیٹ (Internet) پر Sufism اور بھی کئی چیزیں جس کا میں آگے ذکر کرنے والا ہوں دیکھ سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر آج اسلام کے تعلق سے سبھی چیزیں دی گئی ہیں۔ لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ ہماری حدیثیں اور قرآن (Quraan) کو چھوڑ کر Internet پہ بیٹھو اور ساری چیزیں Internet پہ دیکھو۔ اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اجتماع میں جاؤ وہاں کے بیانات سنو مسجدوں میں بیانات ہوتے ہیں تعلیم ہوتی ہے وہاں بیٹھو۔ جماعتوں میں جاؤ صحیح حدیثوں کو پڑھنے کی کوشش کرو جہاں سے بھی آپ کو اسلام کی تعلق سے باتیں سیکھنے ملتی ہے سیکھ لو۔

مگر آج وقت کا تقاضہ ہے لوگوں کے پاس وقت کی کمی ہے اور دوسری چیز مسلمانوں میں فرقے زیادہ ہوگئے ہیں تو لوگوں نے اپنے اپنے حساب سے حدیثوں میں تبدیلیاں کی ہے۔ آج تقریباً سبھی لوگوں کے ہاتھوں میں موبائل ہے اور موبائل میں Internet ہے۔ آج Internet کے ذریعے تقریباً دنیا کے ہر چیز کی معلومات لے سکتے ہیں۔ اور Internet پہ اسلام کی معلومات

لینے کا فائدہ ہے، ہماری حدیثوں میں فرض کرو کہ آپ ﷺ نے تجارت کہاں سے شروع کی، کون کہاں پیدا ہوا؟ اس جگہ کا نام اس وقت الگ تھا، وہ جگہ آج کیا کہلاتی ہے؟ باقاعدہ وہ جگہ نقشے کے ساتھ معلوم پڑ جاتے ہیں۔ فرض کرو کہ میں نے آپ کو Sufism صوفی کے بارے میں بتایا کہ یہ Sufism کہاں سے آیا؟ Sufism کو ماننے والے کتنے لوگ ہیں؟ آج دنیا میں کتنے دیشوں میں مانا جاتا ہے؟ کتنے لوگ اس کو پسند کرتے ہیں؟ یہ ساری باتیں ہم کو ہماری حدیثوں میں نہیں ملے گی۔ ان باتوں سے بات تھوڑی جلدی سمجھ میں آتی ہے۔ آج ہر کسی کے ہاتھ میں موبائل ہے Internet کا زمانہ ہے، وقت کی کمی ہے، تو اس سے اچھا فائدہ موبائل کا ہو ہی نہیں سکتا، اس لیے جتنی باتیں میں لکھ رہا ہوں انگلش میں لکھ رہا ہوں، جسے آپ Internet پر دیکھ سکتے ہو، ویسے بھی آج کل کے نوجوان Internet کے ذریعے بگڑ رہے ہیں، دنیا بھر کی برائیاں بھی Internet کے ذریعے ہو رہی ہیں۔ موبائل تو نوجوان ہاتھوں سے چھوڑیں گے نہیں، موبائل آج ہماری سب سے بڑی ضرورت بن گئی ہے۔ اگر نوجوان اس کے ذریعے حدیث پڑھیں گے اسلام، کو سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ تو کیا غلط ہے؟

میں آپ کو سوفیزم(Sufism) کے بارے میں بتا رہا تھا۔ جس کو ماننے والے میرے ابا اور ہماری قوم کا ایک طبقہ ہے۔ میں خود بھی اسے مانتا تھا۔ اصل میں سوفیزم(Sufism)، ہندوازم (Hinduism)، جوڈیزم(Judaism) یعنی یہودی کچھ لوگ انڈیا میں انھیں تیلی کہتے ہیں میرے گاؤں میں بھی ان کا مندر تھا۔ کرسچینٹی(Christianity) عیسائی سے مل کر ایسے مذہبوں کا دیکھا دیکھی کر کے بنا ہے، جو آج اسلامی فرقہ ہے۔ سوفیزم(Sufism) کی شروعات شیعہ مسلم سے ہوئی، اور آج زیادہ تر سنّی لوگ ہی سوفیزم(Sufism) کو مانتے ہیں۔ جعفر صادق کی نیاز سنی درگاہ والے کرتے ہیں محرم میں حسن کی نیاز پانی کا سبیل بھی صوفی کرتے ہیں۔

سوفیزم(Sufism) سے ایک طبقہ نکلا ہے اسے بریلوی (Barelvi) بھی کہتے ہیں، جس کو احمد رضا خان (Ahmed Raza Khan) جن کا جنم 1856 میں ہوا، 1921 میں انتقال ہوا۔ جنہوں نے بریلوی کی شروعات کی، اور وہ بریلی کے رہنے والے تھے۔ ہندوستان میں سنّی کا مطلب لوگوں نے کچھ اور نکالا ہے، جو لوگ بریلوی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں،

وہ اپنے آپ کو سنّی کہلانا پسند کرتے ہیں ان کے حساب سے سنّی کا مطلب صرف بریلوی والے ہیں، دنیا کے حساب سے یا ہندوستان سے باہر سنّی اور شیعہ دو فرقے زیادہ مقبول ہیں۔ بریلوی، تبلیغی جماعت، اہلِ حدیث، وہابی، سلفی یہ سب سنّیوں میں آتے ہیں۔ ہندوستان میں جو بریلوی والا فرقہ ہے، ان میں بھی دو طرح کے گروپ ہیں۔

1. دعوتِ اسلامی جن کو پاکستان کے مولانا الیاس قادری عطاری جو اس کی سرپرستی کرتے ہیں اور یہ لوگ ہر عمامہ (پگڑی) باندھتے ہیں۔

2. سنّی دعوتِ اسلامی جن کی سرپرستی حافظ قاری شاکر علی نوری کرتے ہیں۔ یہ لوگ سفید عمامہ باندھتے ہیں، اور دونوں امام احمد رضا خان اور اختر رضا خان کو دل و جان سے چاہتے ہیں۔

اس طبقے کو ہم انڈیا والے درگاہ والے بھی کہتے ہیں۔ درگاہ والے زیادہ تر معین الدین چشتی(Moinuddin Chisti) جن کو خواجہ غریب نواز بھی کہتے ہیں۔ ان کو زیادہ مانتے ہیں، ان کا تعلق بھی سوفیزم(Sufism) سے ہے۔

"A Mughal Era Sufi prayer from the Chisti order" ایک کتاب ہے۔ جس میں ان کے بارے میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی پیدائش 1141 میں ہوئی اور ان کا انتقال Centuary 1236 میں ہوا۔ پاکستان کے کراچی سے آئے تھے، ان کو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے، بعد میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہندوستان آئے اور آخر تک اجمیر میں رہے، ایسا اس سوفیزم(Sufism) میں لکھا ہے۔

ممبئی کے آزاد میدان میں سنّی دعوتِ اسلامی کا اجتماع ہوتا ہے، لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، جو بہت اچھی بات ہے، مگر صرف سنّیوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا، کہ اسی اسٹیج پہ آ کر سبھی فرقے کے علما اپنی بات رکھ سکیں۔ باقی عوام پہ چھوڑ دیں، جس کو جو بات پسند آئے، اس کی بات وہ پکڑیں گے۔ اسی آزاد میدان میں نوجوان کرکٹ کھیلتے ہیں، ایک گراؤنڈ میں بیس الگ الگ ٹیم ایک ساتھ کھیلتی ہے، اتنی بھیڑ میں نوجوان جو اپنی ٹیم کے لیے فیلڈنگ کرتے ہیں، وہ اسی کی گیند کیچ کرتے ہیں جس پر انکی نظر ہوتی ہے، کوئی دوسری ٹیم کی گیند کو نہیں پکڑتا۔ بالکل اسی طرح ہمارے قوم کے لوگ ہمارے علما ایک ہی اسٹیج پہ آ کر سمجھائیں (اپنی بات

رکھیں) نوجوانوں کو جسکی بات پسند آئے گی، وہ جج کر لیں گے۔ الگ الگ ہر فرقے کے اجتماع رکھنے کی کیا ضرورت ایک ہی جگہ سب علماء اپنی بات رکھ سکتے ہیں، جس سے ہماری قوم بٹنے کی بجائے ایک ہو جائے گی۔ اللہ یہ بات ہماری قوم کو سمجھنے کی توفیق دے۔ ہمارے درگاہ والے بھائی جب درگاہوں پر عرس رکھتے ہیں تو اکثر دو قوال کو لوگ بلاتے ہیں، دونوں قوال ایک اسٹیج پر اپنا ہنر دکھاتے ہیں، سننے والے دیکھنے والے دونوں کو سنتے ہیں جسکی قوالی پسند آتی ہے، اسکو کتنا دیتے ہیں، دونوں کی قوالی اگر ایک اسٹیج پر ہم سن سکتے ہیں تو کیا دو الگ فرقوں کے امام کو ایک اسٹیج پر نہیں سن سکتے؟

ایسا ہی ایک اور طبقہ ہے جو نمبر پر یقین رکھتا ہے۔ اگر 786 کسی کو اپنی گاڑی کا نمبر مل جائے، تو اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھتا ہے۔ اس نمبر کو پانے کے لیے کئی لوگ ہزاروں روپے R.T.O. کو دیتے ہیں۔ میرے ابا بھی اس نمبر کو مانتے تھے۔ تین آدمی اگر کسی کام کے لیے جائے تو وہ کام ہوتا نہیں، کام بگڑ جاتا ہے "تین تگاڑا کام بگاڑا" ایسا میرے ابا کا ماننا تھا۔ اگر میرے ابا کسی کام کے لیے جا رہے ہیں اور راستے میں بلی نے راستہ کاٹ دیا تو گھر واپس آجاتے تھے۔ آج سے بارہ سال پہلے مجھے کامن (Jaundice) کملا (پیلیا) ہوئی تھی، میرے رشتہ داروں نے مجھے ڈاکٹر کے پاس جانے سے منع کیا اور دوسری جگہ لے کر گئے۔ ہمارے مروڈ تعلقہ میں ساودی ایک گاؤں ہے، جہاں ایک ہندو آدمی بھگوان کی مورتی کے پاس ہم کو کھڑا کرتا ہے، سر پر ہاتھ رکھتا ہے، کچھ پڑھتا ہے اور بوتل میں پانی میں ملا کر ایک دوا دیتا ہے۔ اور اس سے لوگوں کی کامن اتر جاتی ہے۔ مگر میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔ میری کامن نہیں اتری۔ اس کے بعد میرا چچا زاد بھائی نے مجھے پڑوس کے گاؤں کھیرا میں لے کر گیا، جہاں ہمارے ایک مسلم قاضی صاحب سوئی (Needle) لے کر کچھ پڑھتے ہیں اور کچھ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک کیلا کھانے دیتے ہیں، جو بہت ہی کڑوا ہوتا ہے۔ اس کے بعد لوگوں کی کامن اتر جاتی ہے۔ مگر میری کامن وہاں بھی نہیں اتری، پھر میرے بھائی نے مجھے ہمارے گاؤں کی ندی کے پیچھے ایک گاؤں ہے، پشوتت کھار وہاں لے کر گیا۔ وہ آدمی وہاں ہاتھ میں کچھ دیتا ہے اور ہاتھ گھسنے بولتے ہیں اور ہاتھ پر پانی ڈالتا ہے تو پیلا پانی نکلتا ہے۔ لوگوں کی کامن اتر جاتی ہے، مگر میری کامن وہاں بھی نہیں اتری۔ پھر مجھے کسی نے بابیے میں ڈونگری پر لے کر گیا وہاں پر ایک آدمی صبح صبح ایسا ہی ہاتھ میں پتا جیسا لگاتا ہے اور کامن اتر جاتی ہے، میری وہاں بھی

کامن نہیں اتری۔ میں پھر واپس گاؤں آیا، میری حالت اتنی خراب ہو گئی تھی۔ پہلے تو کامن جس کو ہوتی ہے اس نے کچھ تیکھا، تیل کا (Spicy and Oily) کھا نہیں سکتے۔ میری حالت ایسی ہو گئی تھی پورا بدن پیلا پڑ گیا تھا، آنکھ پیلی ہو گئی تھی پورے بدن میں صرف ہڈیاں بچی تھی۔ پھر آخر میں میرے گاؤں کے قریب علی باغ تعلقہ میں ریوڈنڈا کے مشہور ڈاکٹر جس کا نام گورپکاؤنکر تھا اس نے مجھے چیک کیا اور پوچھا اتنے دن کہاں تھا؟ بہت دیر ہو چکی ہے، تیرے لیور (Liver) کی حالت بہت خراب ہے۔ اس نے مجھے اس بیماری کے بارے میں سمجھایا، کہ لیور پر سوجن آنے کی وجہ سے کامن ہوتی ہے، گندہ پانی استعمال کیا ہوا تیل، گندے پانی کی سبزیاں کھانے سے یہ سوجن آتی ہے۔ لیور کمزور ہو جاتا ہے بابا جو صرف دوا گولی سے ٹھیک ہوتی ہے، جس پر اس نے مجھے دوا گولی دی، چھ مہینے بعد میں پوری طرح سے ٹھیک ہو گیا۔

ایسا ہی کچھ میرے کڈنی (Kidney) میں چھوٹا پتھر ہو گیا، جسے ہم اسٹون یا پتھری کہتے ہیں۔ اس کو نکالنے کے لیے لوگوں نے مجھے تاڑی ماڑی پینے کو کہا جو تا ریل کے درخت سے نکالی جاتی ہے۔ تقریباً پوری طرح شراب جیسی ہی ہوتی ہے۔ کئی دنوں تک پیا لیکن کچھ اثر نہیں ہوا۔ میری کمپنی کے ڈاکٹر نے مجھے جسلوک ہاسپٹل (Jaslok Hospital) میں جانے کو کہا۔ جو بابیے کا بہت بڑا ہوسپٹل ہے۔ جہاں جا کر میں نے Laser Therapy کے ذریعے بنا آپریشن کیے پیشاب کے ذریعے اس پتھر کو باہر نکالا گیا۔

ایسے ہی کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ لوگوں پر مصیبت آتی ہے، تو لوگ کہتے ہیں کہ کسی نے کچھ کھلایا ہے پلایا ہے۔ جادو ٹونا کیا ہے۔ تو لوگ بابا کے پاس جاتے ہیں ان بابا کا پتہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑتی ٹرین میں، بسوں میں ان کے پوسٹر لگے ہوتے ہیں۔ بنگالی بابا اور پتہ نہیں کتنے بابا، کچھ وقت میں آپ کی ساری پریشانیاں ختم کرنے کا دعوی کرتے ہیں۔ کچھ بابا آتما، بھوت پریتوں سے بات کرتے ہیں۔ سایوں کہیے کہ بھوت پریت اتارتے ہیں۔ کسی کو سانپ، بچھو کاٹتا ہے تو اسے بھی منتر پڑھ کر اتارنے والے لوگ ہیں، دنیا میں 500 سے زیادہ قسم کے سانپ ہوتے ہیں، جن میں صرف 10 قسم کے سانپوں میں ہی زہر ہوتا ہے۔ خاص کر وہ سانپ جو اپنا سر اٹھاتے ہیں، جیسے کالا ناگ اور کوبرا اس قسم کے سانپوں میں زہر ہوتا ہے۔ باقی قسم کے سانپ کے کاٹنے سے

انسان نہیں مرتا۔ یہ آج کی سائنس کہتی ہے۔ جو لوگ منتر یا کوئی علم پڑھ کر ان کا زہر اتارتے ہیں، وہ کس سانپ کا زہر اتارتے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہی جانتے ہیں۔

چھوٹے بچے ڈرتے ہیں تو ان کے سر کے پاس کوئی کیل رکھتا ہے، کوئی چھری رکھتا ہے، بڑی نظر سے بچنے کے لیے کوئی کالا ٹیکہ لگاتا ہے یا کالا دھاگا (Thread) باندھتا ہے تاکہ کسی کی نظر نہ لگے۔ پتہ نہیں لوگ اور کیا کیا کرتے ہیں۔ مجھے جتنی معلومات تھی میں نے آپ کو بتایا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سب باتوں کو ماننے والا ایک طبقہ ہماری قوم میں ہے۔ میں اس طبقے کا بھی ایک حصہ رہ چکا ہوں۔ یہ طبقہ (Folk Religion) سے آیا ہے۔ جس کا تعلق بھی سوفزم (Sufism) سے ہیں (Folk Religion) میں Folk Christanity - Folk Folk IslamHinduism اور ایک چائنیز (Chines Folk Religion) بھی ہے۔ اوپر لکھی ہوئی باتیں ایک فرقے کی ہے جسے سوفزم (Sufism) صوفی کہتے ہیں۔ جس میں اتنے فرقے ہیں۔

Sufi Islam

(1) Bektashi
(2) Chishti
(3) Kubrawiya
(4) Mawlawiyya
(5) Muridiyya
(6) Naqshbandi
(7) Nimatullahi
(8) Nurbakshi
(9) Oveyssi (Uwaiysi)
(10) Qadiri
(11) Shadiliyya
(12) Suhrawardiyya
(13) Jijaniyya

یہ تھا Sufism صوفی یہ میرے باپ دادا کا زمانہ تھا مگر میرے وقت میں

اب ہمارے دوسرے طبقے کی طرف چلتے ہیں۔ میرے گاؤں میں اردو اسکول نہیں ہے، میرے پڑوس کے گاؤں میں چوتھی کلاس (IV Std.) تک اردو اسکول ہے۔ میرے وقت میں انگلش میرے تعلقہ میں نہیں تھی۔ میرے گاؤں میں صرف مراٹھی اسکول ہے۔ میرے پیچھے ایک سال

بعد میرا بھائی پیدا ہوا، جو بیمار رہتا تھا۔ میری ماں کو دونوں کی پرورش کرنے میں تکلیف ہوتی تھی اور قاعدے کا اسکول بھی نہیں تھا اس لیے مجھے میری نانی کے یہاں بھیجا گیا، جہاں اردو میڈیم اسکول ہے۔ میری نانی کا گاؤں والوٹی جو میرے مروڈ تعلقے میں ہے چوتھی تک والوٹی میں پڑھا اس کے بعد مروڈ جنجیرہ میں انجمن اسلام کی بورڈنگ (Boarding) اسکول میں ڈالا گیا۔ اس بورڈنگ اسکول کے اس وقت کے سپریٹنڈنٹ (Superitendent) کا نام ٹھوکن سر تھا، جو بچوں کو لکڑی سے اچھی طرح پٹائی کرتے تھے، فجر کی نماز اگر بچے نہیں پڑھتے تھے تو صبح کا ناشتہ نہیں ملتا۔ کمپاؤنڈ سے باہر نہیں جاسکتے تھے اور باہر جانے کی اجازت بھی نہیں تھی کیوں کہ گیٹ بند رہتا تھا۔ ظہر کی نماز نہیں پڑھتے تھے تو دوپہر کا کھانا نہیں ملتا تھا۔ عصر کی نماز میں (Attendence) حاضری ہوتی تھی۔ مغرب کی نماز نہیں پڑھتے تھے تو رات کا کھانا نہیں ملتا تھا۔ عشاء کی نماز میں حاضری ہوتی تھی۔ عصر اور عشاء میں جو نہیں آتا دوسرے دن ٹھوکن سر ٹھوکتے تھے۔ بورڈنگ کے کمپاؤنڈ کی مسجد میں تبلیغی جماعت آتی تھی، مسجد میں بیان ہوتا تھا تین دن کے لیے جمعہ، سنیچر اور اتوار (Friday,Saturday and Sunday) بورڈنگ کے بچوں کی جماعت لے کر جاتے تھے۔ اس تبلیغی جماعت کا ایک امیر ہوتا ہے۔ امیر اسے کہتے ہیں جو اس جماعت کا لیڈر (Leader) یا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ہر کوئی اس کے مطابق چلے گا اور اس کا کہنا مانے گا، جماعت جہاں بھی جاتی ہے، جو کچھ کرتی ہے، وہ سب کچھ امیر کے حساب سے ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح میرے جہاز میں کیپٹن ہوتا ہے۔ کیپٹن کے مطابق جہاز چلتا ہے۔ اگر جہاز کے لوگوں میں جھگڑا ہے یا نااتفاقی ہے تو لوگ کیپٹن کی نہیں سنتے ہیں تو جہاز اپنے مقام پر وقت پر نہیں پہنچتا ہے اور نہ ہی صحیح طریقے سے پہنچے گا۔ بالکل اسی طرح امیر کی اہمیت تبلیغی جماعت میں ہوتا ہے۔ امیر صاحب سب کو ہر دن کا کام بانٹتے ہیں۔ خدمت کون کرے گا؟ خدمت کے لیے کچھ ساتھی طے ہوتے ہیں۔ خدمت والوں کا کام یہ ہوتا ہے۔ بازار سے راشن وغیرہ لانا، کھانا پکانا، کھانا پکانے کے بعد کھانا باقی لوگوں کو دینا، دسترخوان بچھانا اور اٹھانا، پانی کا انتظام کرنا، پانی پلانا، چائے بنا کر پلانا اس کے بعد سارے برتن دھونا۔ مسجد میں جس جگہ رہتے ہیں اس کی صاف صفائی کرنا اور باقی کے جو کام ہیں، جیسے خود کے کپڑے دھونا اور سکھانا تقریباً یہ سارے کام ہمارے گھروں میں عورتیں کرتی ہیں۔ مردوں کو ان

کاموں کی عادت نہیں ہوتی، شروع میں مردوں کو نئے بچوں کو تھوڑا عجیب لگتا ہے، کسی کو شرم آتی ہے، کسی کو بُرا لگتا ہے، مگر امیر صاحب کے ڈر سے سب کرتے ہیں۔ آگے چل کر زندگی میں یہ سب چیزیں بہت کام آتی ہیں۔ اگر میں اپنی مثال دوں تو 1983 میں چھٹیوں میں ویلڈنگ سیکھنے ممبئی گیا۔ ہمارے پڑوس کا گاؤں ماندگاؤں کے جماعت والوں کا روم ہے جو ممبئی میں ڈونگری میں ہے، اس روم میں رہا۔ ویلڈنگ سیکھنے کے وقت بیس روپے دن کے حساب سے ملتے تھے۔ اس بیس روپے میں اگر میں باہر کھانا کھاتا، چائے باہر پیتا یا لانڈری میں کپڑے باہر دھلواتا، تو شاید اس بیس روپے میں کچھ بھی نہیں کر پاتا۔ مجھے کھانا بنانے آتا تھا باقی بچوں کو کھانا بنانے نہیں آتا تھا اس لیے کم پیسوں میں کام چل جاتا۔ ایسے ہی کچھ لوگ ہماری قوم کے گلف (Gulf) میں دوسرے دیشوں میں، کام کرنے جاتے ہیں وہاں ان کو بھی یہ تبلیغی جماعت کی خدمت والی عادت کام آتی ہے۔ تو اس خدمت والے طریقے سے فائدہ ہے۔ آپ اپنے گھر میں عورتوں کی بھی مدد کر سکتے ہیں، جب کچھ وجہ سے وہ بیمار رہتی ہیں۔ **دوسری چیز** ہے **نماز کی پابندی**، پانچ وقت کی نماز ضروری ہوتی ہے۔ میری بورڈنگ اسکول کی طرح فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ ٹھوکن سر کی طرح امیر صاحب نہیں ٹھوکتے تھے۔ چالیس دن چار مہینہ جماعت میں گئے ہوئے، لوگ پانچ وقت کی نماز برابر وقت پر پڑھتے ہیں۔ وقت پر کھانا کھاتے ہیں، ہر چیز کا ایک وقت فکس ہوتا ہے، ہر چیز وقت پر کرنے سے بہت سارے فائدے ہیں۔ وقت پر کھانا، وقت پر سونا صحت کے لیے بہت اچھا ہوتا ہے۔ جو جماعتوں سے چالیس دن یا چار مہینہ ہو کر آتے ہیں۔ زیادہ تر لوگوں کی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بھی بات نہیں ہے کہ وہاں جماعت میں روزانہ چکن، مٹن، مچھلی زیادہ کھائی جاتی ہے۔ بہت ہی کم بجٹ ہوتا ہے۔ لوگ اپنے اپنے جیب کے پیسے نکال کر جماعتوں میں جاتے ہیں زیادہ تر دال چاول ہی بنتے ہیں۔ پھر بھی لوگوں کی صحت سدھر جاتی ہے۔ اس کی وجہ وقت پر کھانا، وقت پر سونا، اور نماز بھی ایک طرح کی ورزش (Exercise) ہے۔ چالیس دن اور چار مہینے میں نماز کی عادت پڑ جاتی ہے، فجر کی نماز میں اٹھنے کے لیے الارم (Alarm) کی ضرورت نہیں پڑتی، اپنے آپ ہی آدمی اٹھ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی آدمی کی صبح 8 بجے Toilet جانے کی عادت ہے تو ہر دن 8 بجے اس آدمی کو Toilet کی حاجت محسوس ہوگی، اگر کسی آدمی کو صبح شام چائے پینے کی عادت ہے اور اگر اس وقت اس کو چائے نہیں ملتی تو اس وقت اس کا سر درد ہوتا ہے، کیونکہ اس کو اس وقت چائے پینے کی عادت پڑ گئی ہے۔ بالکل اسی طرح چالیس دن جماعت میں جانے سے بندے کو پانچ ٹائم نماز پڑھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اگر یہ عادت تین دن کے لیے بھی ٹوٹ گئی تو معمول بگڑ جاتا ہے، چالیس دن یا چار مہینے کی محنت برباد ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس اچھی عادت کو قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔

تیسری چیز ہے **تعلیم** امیر صاحب گروپ (Group) بناتے ہیں، جس میں جو نئے سیکھنے والے ہوتے ہیں اور اس میں ایک سکھانے والا ہوتا ہے، نیا آدمی یا نوجوان جو پہلی بار جماعت میں آیا ہے خاص کر اس پر زیادہ دھیان دیا جاتا ہے وہ نماز کیسے پڑھ رہا ہے؟ قرآن کی تلاوت کیسے کر رہا ہے؟ اسے اس کی غلطی بتائی جاتی ہے کہ آپ یہ غلطی کر رہے ہو۔ چار مہینے کی جماعت میں جانے والے کو تقریباً نماز سکھائی جاتی ہے۔ جمعہ کا خطبہ، جمعہ کی نماز، عید کا خطبہ، عید کی نماز، جنازے کی نماز یہ تین نمازیں ایسی ہیں، جو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں۔ میں خود نہیں جانتا۔ جہاز میں کئی بار شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ جہاز پانی میں ہو تو عید کی نماز کے لیے باہر نہیں جا سکتے ہیں۔ کبھی کبھی قسمت سے جہاز عید کے دن کنارے پر لگ جاتا ہے، قسمت سے اگر وہ مسلم دیش ہے اور اگر مسجد نزدیک ہے تو مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔ زیادہ تر ایسا موقع کم ملتا ہے۔ نماز جہاز میں ہی پڑھنی پڑتی ہے۔ میرا نام منظر احمد محمد ملا ہے اسی لیے مجھے لوگ امام بننے بولتے ہیں، مجھے شرم آتی ہے۔ مجھے عید کی نماز پڑھنا نہیں آتی، میں صرف تین تین دنوں کے لیے ہی جماعت میں گیا ہوں چالیس (۴۰) دن یا چار (۴) مہینے کی جماعت میں یہ چیز سکھائی جاتی ہے۔ ویسے تو مدرسوں میں مولانا سکھاتے ہیں، جو عالم ہیں یا حافظ ہیں، وہ پڑھنا جانتے ہیں۔ عام آدمی سب کچھ نہیں جانتا۔ میرے جہاز میں باقی لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ میرا نام ملا ہے، اسی لیے لوگوں کو لگتا ہے کہ مجھے سب آتا ہے۔ میں تو صرف نام کا ملا ہوں۔ جہاز میں کئی لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا، جہاز گھومنے سے کعبے کی سمت بھی بدل جاتی ہے۔ لوگ انڈیا میں جہاں سورج ڈوبتا ہے وہاں رخ کرتے ہیں۔ جہاز میں بھی ویسا ہی کرتے ہیں جو غلط ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مدرسے میں اچھی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ شرک کرنے سے بدعت کرنے سے روکا جاتا ہے، اور بھی کئی اچھی باتیں سیکھنے ملتی ہیں۔ حدیثیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ کئی حدیثوں کی اچھی باتیں نکال کر ایک کتاب بنائی گئی ہے ”فضائل اعمال“

(Fazal e Aamal) اس کو پڑھایا جاتا ہے جس میں حدیثوں کو مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے تا کہ عام آدمی اچھی طرح سمجھ سکے۔

چوتھی چیز ہے گشت۔ جماعت کا ایک گروپ (Group) گاؤں یا محلے میں دعوت دینے نکلتا ہے۔ اس گروپ میں ایک رہبر (Guide) ہوتا ہے جو زیادہ تر اُسی گاؤں کا یا اُسی محلے کا ہوتا ہے۔ وہ اس جماعت کو بھی مسلم گھروں کے پاس لیکر جاتا ہے۔ سب سے اچھی بات مجھے یہ لگتی ہے کہ وہ کسی کے گھر میں نہیں جاتے، جب تک وہ گھر والا زیادہ عاجزی کر کے ان کو گھر میں بلائے، عورتوں سے پردہ کرتے ہیں۔ اس گھر کے آدمیوں کو دین کی موٹی موٹی باتیں سنا کر مسجد میں بلاتے ہیں۔ مسجد میں بیان ہو رہا ہے، دین کے تعلق سے باتیں ہو رہی ہیں آپ مسجد میں چلو۔ اسے مسجد میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خاص کر مغرب بعد۔ ان کا مقصد اگر میں مثال دوں کہ آدمی میرے پانی کے جہاز کی طرح ہے۔ اگر جہاز زیادہ طوفان یا کسی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے تو جہاز کو کنارے میں لانا پڑتا ہے۔ پانی میں رہ کر یا بیچ سمندر میں جہاز کا کام نہیں کیا جا سکتا ہے تو اسے کنارے پر لانا ہی پڑتا ہے اور ڈرائے ڈاک (Dry Dock) میں لے کر جانا پڑتا ہے۔ ڈرائے ڈاک (Dry Dock) اسے کہتے ہیں جو تین طرف سے بند ہوتا ہے، ایک طرف سے گیٹ ہوتا ہے، اس گیٹ سے جہاز اندر لے کر جاتے ہیں، بعد میں گیٹ بند کر کے اندر کا پانی پمپ (Pump) کے ذریعے نکالا جاتا ہے اور اس جگہ کو سکھایا جاتا ہے، تا کہ جہاز کے نیچے جا کر آسانی سے کام کیا جا سکے اسے ڈرائے ڈاک (Dry Dock) کہتے ہیں۔

جس طرح بیچ سمندر میں بگڑے ہوئے جہاز کا کام نہیں کیا جا سکتا، اسے کنارے پر لا کر ڈرائے ڈاک (Dry Dock) میں لے جانا ہی پڑتا ہے بالکل اسی طرح میرے جیسے بگڑے ہوئے آدمی کو یا صرف نام کے مسلم کو مسجد میں لے جا کر ہی سدھارا جا سکتا ہے۔ آج مسلم کو بھی مسلم بنا ضروری ہے۔ گشت کر کے دعوت دینے کا اصل مقصد یہی ہوتا ہے، کہ لوگ دنیا سے زیادہ آخرت کی اہمیت کو سمجھیں۔ جمعہ کی نماز میں ساری مسجدیں فل (Full) ہوتی ہیں۔ کچھ بڑے شہروں میں تو مسجدوں میں جگہ نہیں ہوتی تو روڈ (Road) پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ کیا صرف جمعہ کی نماز یا عید کی نماز ہم پر فرض ہے؟ یہ تبلیغی جماعت والے مسجدوں میں بلا کر باقی نمازوں کی اہمیت سمجھاتے ہیں۔

آج ٹی وی کے ذریعے بیانات دکھائے جاتے ہیں۔ ویڈیو سی ڈی نکالی جاتی ہے۔ انٹرنیٹ پر ویب سائیڈ بنائی جاتی ہے۔ یوٹیوب میں بیانات ڈالے جاتے ہیں، ریڈیو چینل کھولے جا رہے ہیں۔ فون کے ذریعے لندن سے بیانات کیے جا رہے ہیں۔ کہیں نہ کہیں ان طریقوں سے ہماری قوم کے لوگ مسجدوں سے دور جا رہے ہیں۔ اسی لیے آج مسلم کو مسجد میں بلانا بھی ضروری ہے۔

پانچویں چیز ہے بیان۔ گشت کر کے لوگ آجاتے ہیں۔ امیر صاحب کا بیان شروع رہتا ہے کچھ لوگ راستے میں استقبال (Welcome) کے لیے مسجد کے کمپاؤنڈ (Compound) یا دروازے پر کھڑے رہتے ہیں۔ جو لوگ ان کے کہنے پر مسجد میں بیان سننے آتے ہیں ان کا یہ استقبال، خوش آمدید (Welcome) کرتے ہیں اور ان کا شکریہ کرتے ہیں، کہ آپ نے ہماری دعوت کو لبیک کہا اور آپ مسجد تک تشریف لائے۔ امیر صاحب کا بیان ہوتا ہے بیان میں دین کے بارے اچھی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ بعد میں بستی والوں سے جماعت میں ساتھ میں نکلنے کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ تیار ہو جاتے ہیں، تین دن کے لیے، چالیس دن کے لیے یا چار مہینے کے لیے۔ اپنا نام لکھواتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ میری طرح انشاء اللہ بول کر ہم جائینگے، ہم آئینگے، لیکن جماعت میں نہیں جاتے ہیں۔ میں پچیس سال سے انشاء اللہ بول رہا ہوں، میں آج سینتیس (۳۷) سال کا ہو گیا ہوں، یہ سب ہونے کے بعد جماعت اگلی بستی کی طرف نکل جاتی ہے کچھ نئے ساتھی اس میں جڑ جاتے ہیں۔ ہر تین دن میں اپنا بوریا بستر اٹھا کر سفر کرتے ہیں۔ کئی گاؤں میں سفر کرنے میں کافی دشواریاں آتی ہیں۔ کوئی گاؤں کا بس اسٹاپ مین روڈ (Main Road) پر ہوتا ہے، بس والے اسٹاپ پر اتار دیتے ہیں گاؤں دو تین کلومیٹر اندر ہوتا ہے۔ اتنی تکلیف اٹھا کر اپنے کاندھے پر بوجھ اٹھا کر اُس گاؤں کی مسجد تک پہنچ جاتے ہیں۔ کچھ گاؤں یا شہر کی مسجدوں میں بورڈ (Board) لگا ہوتا ہے۔ تبلیغی والوں کو اس مسجد میں آنا منع ہے، ٹھہرنا منع ہے بالکل اسی طرح بورڈ (Board) لگائے جاتے ہیں جس طرح انگریزوں کے زمانے میں کسی بڑی جگہ پر لکھا ہوا ہوتا ہے "Dogs are not allowed inside" کتوں کو اندر آنا منع ہے۔ آج بھی کئی آفس یا کسی پوش جگہ یا کیا ہائی فائی جگہ (High Faye) پر لکھا ہوتا ہے۔

ان تبلیغی جماعت والوں کے لیے اس طرح کے بورڈ (Board) لگائے جاتے ہیں۔

اتنی تکلیف کر کے وہ لوگ جاتے ہیں، ان کے دلوں پر کیا گزرتی ہوگی۔ میں اپنے دوست کے ساتھ کئی بار مندروں میں گیا ہوں، جب میں چھوٹا تھا اور آج بھی میرے کچھ اچھے دوست ہیں، ان کے ساتھ میں اندر سے مندر دیکھنے جاتا ہوں کہ اندر کیا ہے؟ کس چیز کی پوجا کرتے ہیں؟۔ دوستوں کا دل بھی رکھنے جاتا ہوں۔ میں اندر جا کر پوجا نہیں کرتا، مگر میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دوست جانتا ہے کہ میں مسلم ہوں، پھر بھی مجھے مندر کے اندر لیکر جاتا ہے۔ اور یہاں ایک مسلم دوسرے مسلم کو مسجد میں آنے سے منع کرتا ہے، بیان دینے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گاؤں والوں کو ایسے محلے والوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! میرا گاؤں چھوٹا ہے، صرف بارہ گھروں کی آبادی ہے میرے گاؤں کے کچھ لوگوں کو تبلیغ والے آتے ہیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ ہمارے ٹانکیے (Toilet) کی ٹانکی جلدی بھر جاتی ہے۔ میں نے اور کچھ بچوں نے ہماری جماعت سے بات کی، کہ اگلی بار جب ٹانکی بھر جائیگی تو میں صاف کروا دونگا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کئی جگہوں پر صاف صاف بورڈ (Board) نہیں لگایا جاتا ہے اس طرح کے بہانے بنائے جاتے ہیں کہ تبلیغ والے مسجد میں نہ آئے۔ یہ حال ہے ہماری قوم کا۔ اللہ تعالیٰ میری قوم کی حفاظت کرے۔

کچھ جگہ امیر صاحب بیان دے رہے ہیں، بیان چل رہا ہے، بیچ میں ٹوکا جاتا ہے، بحث کی جاتی ہے، کہیں نہ کہیں یہ ایک طرح کی بے عزتی (Insult) کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تا کہ یہ تبلیغ والے پھر سے اس بستی میں نہ آئے۔ اللہ ایسے لوگوں کو بھی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسا کرتے کرتے تکلیف سہتے، چالیس دن یا چار مہینے پورے ہو جاتے ہیں۔ ان چالیس دنوں میں بہت سی اچھی باتیں امیر صاحب سب کو سکھاتے ہیں۔ جن میں نئے بچے نیا آدمی بہت کچھ سیکھ کر جاتا ہے، اس آدمی کو بیان دینا سکھایا جاتا ہے کہ بیان کس طرح دینا ہے۔ کئی لوگوں کے بیچ کھڑے ہو کر بیان دینا آسان بات نہیں ہے کئی طریقوں سے ان کو ٹریننگ (Training) دی جاتی ہے، ان کا حوصلہ (Confidence) بڑھایا جاتا ہے۔ ان میں سے کچھ جماعت میں باہر سے آئے ہوئے لوگوں کا حوصلہ (Confidence) کچھ زیادہ ہی بڑھ جاتا ہے۔ ایسے لوگ چالیس دن یا چار مہینے بعد باہر جا کر Over Confidence ہو جاتے ہیں۔ امیر صاحب نے وہ اچھی باتیں سکھائی ہوئی ہوتی ہے، اور یہ نئے بھائی صاحب اس میں دو نئی باتیں اپنی طرف سے جوڑ دیتے ہیں، جو صحیح حدیث سے

نہیں ہوتی من گھڑت (اپنے من سے) بولی ہوئی ہوتی ہے، اصل میں ہوتا کیا ہے ایسا آدمی جماعت میں جانے سے پہلے بول بچن ٹائپ بولو یا آوارہ قسم کا ہوتا ہے ایسے آدمی کو تبلیغ والے سدھارنے کے لیے، جماعت میں چالیس دن یا چار مہینے کے لیے لے کر جاتے ہیں۔ جماعت میں جانے سے پہلے کا ریکارڈ (Record) گھر والوں کو، رشتے داروں کو، محلے والوں کو، دوستوں کو پتہ ہوتا ہے اب یہ بھائی صاحب جب چالیس دن یا چار مہینے بعد جماعت سے آتے ہیں تو ان میں تبدیلی نظر آتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کے چہرے پر داڑھی ہوتی ہے، پہناوے میں تبدیلی (Change) ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک آدمی حج (Hajj) کر کے آتا ہے، اس کی عزت بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ کل تک جو لوگ اسے دیکھ کر منھ پھیرتے تھے، آج اسے سلام کرنے لگتے ہیں۔ اب یہ آدمی اپنے آپ کو بہت بڑا دین کا جانکار سمجھنے لگتا ہے۔ اس کو لگتا ہے، میں چالیس دن یا چار مہینے جماعت میں جا کر آیا ہوں تو مجھے سب کچھ آگیا۔ اب اس کے منھ سے جو آتا ہے بول دیتا ہے۔ چہرہ بدل گیا، نماز زندگی میں آگئی، عزت مل گئی، لیکن اپنی فطرت نہیں بدلی، اب ان بھائی صاحب کو پان کھانے کا شوق ہے۔ پان کھایا بلڈنگ کے کسی کونے میں تھوک دیا، آنے جانے کے راستے میں تھوک دیا۔ جس نے اسے تھوکتے ہوئے دیکھا تو سوچتا ہے، جماعت میں جا کر تو آیا لیکن تمیز نہیں سیکھی، یہ بھائی صاحب کے منھ میں گالی تھی، اب گالی کی عادت بھی ان کی نہیں گئی، کسی بات سے ان کو غصہ آگیا، ان کے منھ سے گالی نکل گئی، دیکھنے والے نے بولا بدتمیز ہے۔ اللہ رسول کی بات کرتا ہے منھ میں گالی ہے۔ اب یہ صاحب بزنس (Business) بھی کرتے ہیں۔ بزنس (Business) میں وہی پرانا طریقہ ہے ان کا، اپنی چیز بیچنے کے لیے جھوٹ بولا، اپنا فائدہ کرنے کے لیے دھوکا دیا، کسی چیز کا وعدہ اور اس کی وعدہ خلافی کرو۔ اس بھائی صاحب جیسے کئی لوگ جو جماعتوں سے واپس آتے ہیں، بڑے بڑے بزنس مین (Business Men) ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے بلڈر ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو تو مسجدوں کا جماعتوں کا صدر سکریٹری (Secretery) بنایا جاتا ہے۔ تب ایسے لوگوں سے لوگوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچتی ہے، ان کے ساتھ دھوکا ہوتا ہے تو لوگ بولتے ہیں، جماعت سے آیا تھا ہم نے سوچا سدھر گیا ہوگا، ہم نے داڑھی دیکھی، اس کی اچھی باتیں سنی، اس پر بھروسہ کیا، اور ہم نے پیسہ لگایا۔ اب ایسے لوگ جن کے ساتھ دھوکا ہوا ہے، وہ ایسے لوگوں کی وجہ سے پوری تبلیغی جماعت کو غلط

سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے تبلیغی جماعت کا نام خراب ہوتا ہے۔ کئی بار تو ایسے ہی لوگ جماعتوں کے امیر بن کر جماعت لیکر جاتے ہیں۔ اب آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس جماعت کا امیر ایسا ہو، اس جماعت کے لوگوں پر اور چالیس دن یا چار مہینے جس گاؤں میں، جس محلے میں، یہ جماعت گئی ان پر کیا اثر ہوگا؟ جماعت کا امیر بات کرتا ہے ٹھیک ہے مگر جن کو معلومات نہیں ہے وہ اپنے من سے حدیث سناتے ہیں، جس طرح کسی پارٹی کا لیڈر بھاشن دیتا ہے ٹھیک ہے مگر سب کارکنا بھاشن دینگے تو کیسے چلے گا؟ میں نے کئی تبلیغ والوں کو نماز کے وقت اپنی دکان پر بیٹھے دیکھا ہے، جو نماز کے وقت اپنی دکان نہیں بند کرتے مگر دوسروں کو دکان بند کر کے 40 دن چلے میں جانے کی نصیحت کرتے ہیں، اکثر ان کے منھ سے یہ بات نکلتی ہے، آخرت کا فائدہ دیکھو اس دنیا کا فائدہ مت سوچو مگر، انکی دکان نماز کے وقت بند نہیں ہوتی جو ہم خود کرتے ہیں، وہ نصیحت دینا چاہیے TV بہت تبلیغی والوں کے گھر میں نہیں ہے، مگر ان کے بچے پڑوسی کے گھر TV دیکھنے جاتے ہیں ماں باپ خود بچوں کو آواز دینے بھی آتے ہیں انھیں پتہ ہے بچہ TV دیکھنے گیا ہے۔ کچھ سال پہلے ایک جماعت میرے گاؤں میں آئی تھی، اس جماعت کا میں رہبر تھا، جب میں لوگوں کے گھر جا کر دروازہ ٹھوک کر یہ کہتا کہ تبلیغی جماعت والے آئے ہیں، آپکو بلا رہے ہیں اس وقت اس جماعت کے امیر صاحب نے مجھے ایک بات کہی تبلیغی جماعت مت بولو اللہ کے بندے آئیں ہیں، مسجد میں دین کی باتیں ہو رہی ہیں، مجھے بہت اچھا لگا میں نے ان کو میرے پڑوس کے گاؤں میں لے گیا جہاں صرف اہل حدیث ہے، جو تبلیغی جماعت کو پسند نہیں کرتے اور تبلیغ والوں کی لسٹ میں اس گاؤں کا نام بھی نہیں ہوتا ہم نے اس گاؤں میں ایک دن قیام کیا، اور لوگوں نے ان کے بیان کی تعریف بھی کی، ایسے بھی جماعت کے امیر ہوتے ہیں۔

میں بہت چھوٹا آدمی ہوں۔ تقریباً دنیا گھوم چکا ہوں۔ دنیا کے کئی دیشوں میں تبلیغی جماعت والوں سے ملا ہوں۔ کئی بار ائیرپورٹ (Air Port) میں پلین (Plane) میں اور کئی دیشوں کی مسجدوں میں مل چکا ہوں۔ پرانی کہاوت ہے ”نیم حکیم خطرے جان“ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدھا پڑھا ہوا ڈاکٹر کبھی کسی مریض کا مکمل علاج نہیں کر سکتا، بالکل اسی طرح آدھا پڑھا ہوا جماعت کا امیر کبھی کسی کو صحیح راستہ نہیں دکھا سکتا۔ میرے حساب سے یہ بہت اونچا کام ہے نبیوں والا کام ہے صحابیوں والا کام ہے، میں تبلیغی جماعت سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ لوگ پوری چھان بین کر کے کسی آدمی کو بیان دینے کی یا امیر بننے کی اجازت دو۔ ورنہ ایسے لوگ آپ کا نام خراب کر رہے ہیں اور زیادہ کریں گے۔ **چھٹی چیز اجتماع** سال میں ایک بار تعلقہ ضلع (District) کا اسٹیٹ لیول (State Level) پر یا پورے دیش کا اجتماع ہوتا ہے۔ مجھے سب سے بڑے تعجب کی بات یہ لگتی ہے کہ اس اجتماع کی تاریخ نہ تو ٹی وی (T.V.) میں دکھائی جاتی ہے، اور نہ ہی کسی ریڈیو (Radio) میں سنائی جاتی ہے، اور نہ ہی کسی بھی نیوز پیپر میں آتا ہے نہ کوئی اسپیکر (Speaker) لے کر گاڑیوں میں گھومتا ہے، پھر بھی لوگ لاکھوں کی تعداد میں اجتماع میں پہنچ جاتے ہیں، جو آج کی تاریخ میں بہت بڑی بات ہے۔ بنا اشتہار (Advertisment) کے نہ کوئی چیز بکتی ہے، نہ کوئی پارٹی الیکشن (Party Election) جیتتی ہے۔ اگر کسی پارٹی کا نیتا کسی جگہ بھاشن دینے آتا ہے، فرض کرو آج کی تاریخ میں نریندر مودی مہاراشٹر میں کسی ایک تاریخ کو آنے والا ہے، تو پندرہ دن پہلے ٹی وی میں، ریڈیو پر، نیوز پیپر میں، گلی گلی میں پوسٹر لگائے جاتے ہیں۔ کئی لوگ رکشا میں اسپیکر (Speaker) کے ساتھ اناؤنسمنٹ (Announcement) کرتے ہیں، تب جا کر ایک سے دو لاکھ پبلک (Public) جمع ہوتی ہے، جس کو کنٹرول (Control) کرنے کے لیے ہزاروں پولس (Police) آتی ہے۔ کبھی کبھی تو ان کے کنٹرول (Control) کے باہر ہو جاتا ہے، گاڑیوں کی ٹریفک (Traffic) اتنی ہوتی ہے کہ ہزاروں ٹریفک (Traffic) حوالداروں کے ناک میں دم ہو جاتا ہے۔

یہ تبلیغی والوں کے اجتماع میں ویسے تو میں کئی جگہوں پر گیا ہوں۔ آج سے بیس سال پہلے رتنا گیری گیا، بامبے (Bombay) میں باندرہ (Bandra) کے اجتماع میں گیا، مالیگاؤں اور لاتور گیا۔ مالیگاؤں کے اجتماع میں آنے کے وقت ٹریفک (Traffic) کی وجہ سے لیٹ ہوا، اسی دن مالیگاؤں کے اردو پیپر (Urdu Paper) میں آیا کہ چوبیس لاکھ لوگ اجتماع میں آئے تھے۔ اس چوبیس لاکھ لوگوں کو بنا ٹی وی، بنا ریڈیو، بنا نیوز پیپر، بنا شور شرابے کے، آج کی تاریخ میں جمع کرنا بہت بڑی بات ہے۔ چوبیس لاکھ لوگوں کے کھانے کا انتظام کرنا، ان کی خدمت کرنا، ان کے ٹائلیٹ (Toilet) کا، نہانے دھونے کا انتظام کرنا، ان کو دھوپ سے بچانے کے لیے پنڈال بنانا، پنڈال

بنانے کے لیے اتنے بڑے میدان کو صاف کرنا اور لیول (Level) میں کرنا، راستے سے پتھر اور کانٹے نکالنا آسان کام نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کی تاریخ میں کسی کے گھر میں شادی ہو رہی ہے، اور اگر صرف 2400 لوگ آئے تو اس کے کھانے کے انتظام میں شادی کے منڈپ میں ان کی مہمان نوازی کرنے میں اچھے سے اچھے آدمی کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ چھ مہینے پہلے سے تیاریاں شروع ہو جاتی ہے، پھر بھی کچھ نہ کچھ کمی رہ جاتی ہے۔ تو آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چوبیس لاکھ لوگ بنا جھگڑا کئے ایک جگہ پیار سے، ایک پنڈال کے نیچے تین دن رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں Traffic سے لیکر کھانا پینا، Toilet، نہانا دھونا سب اسی جگہ ہوتا ہے اور بھائی چارے سے ہوتا ہے۔ Ambulance کا انتظام ہوتا ہے، Hospital ہوتے ہیں، دوائیوں کا انتظام ہوتا ہے، Fire Brigade آگ بجھانے کی گاڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ تقریباً ساری چیزیں بنا کسی کے سپورٹ (Support) کے ہوتی ہے۔ گنے چنے پولس (Police) والے تعینات ہوتے ہیں، ٹریفک پولس (Traffic Police) تو دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ دوسرے مذہب والے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

مگر مجھے دکھ اس بات سے ہوتی ہے کہ یہ ساری باتیں صرف تین دن کے لیے ہوتی ہے، کاش! میری قوم کے لوگ اسی طرح پوری زندگی بھر رہتے اور ان تبلیغی والوں کے ساتھ درگاہ والے اور اہل حدیث والے ایک ہی چھت کے نیچے ایک ہی پنڈال کے نیچے، یا یوں کہئے ایک ہی چھتری کے نیچے آجاتے، تو آج مسلمانوں کا، یا میری قوم کا یہ حال نہیں ہوتا، جو آج ہو رہا ہے۔ بہت ہی افسوس کی بات ہے، ویسے تو اجتماع درگاہ والوں کا بھی ہوتا، اہل حدیث والوں کا بھی ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ غلط ہوتا ہے، میں تو ان کے بھی اجتماع میں جاتا ہوں اور انشاء اللہ آگے بھی جاؤنگا، لیکن جو پکڑ عام آدمیوں کی تبلیغی جماعت والوں کے پاس ہے یہ باقی اہل حدیث یا درگاہ والوں میں نہیں دکھتی۔ اگر کسی تبلیغی جماعت والے کے ذمہ دار آدمی سے پوچھو کسی بھی گاؤں کا نام بتاؤ یا تعلقے کا نام بتاؤ یا ضلع کا نام بتاؤ یا اسٹیٹ (State) کا نام بتاؤ یا دیش کا نام بتاؤ، آپ کو وہ تبلیغی جماعت کا ذمہ دار آدمی، اس گاؤں کے ذمہ دار آدمی کا، اس تعلقے کے آدمی کا، اس ضلع کے آدمی کا، اس راجیہ کے آدمی کا، اس دیش کے ذمہ دار آدمی کا، صرف نام نہیں اس کا فون نمبر (Phone No.)

بھی آپ کو بتا دیگا۔ اتنا اچھا نیٹ ورک (Network) اس تبلیغی جماعت والوں کا ہے، اس نیٹ ورک (Network) کا استعمال اگر تبلیغی جماعت والے اچھی طرح استعمال کریں تو سب مسلم ایک ہی پنڈال کے نیچے، ایک ہی چھتری کے نیچے آجائینگے۔ اس کے لیے تبلیغی جماعت والوں کو تھوڑی سی Compromise کرنی پڑے گی۔ ہم صحیح ہم صحیح کے چکر میں کوئی صحیح نہیں رہتا۔ تبلیغ والے کہتے ہیں ہم صحیح، درگاہ والے کہتے ہیں ہم صحیح، اہل حدیث والے کہتے ہم صحیح۔ تینوں نے اپنی ضد پکڑ کر رکھی ہے۔ شادیوں میں تینوں ایک جگہ دکھتے ہیں۔ فرض کرو کہ تبلیغ والوں کے گھر میں شادی ہے تو دعوت دینے کے وقت کوئی یہ نہیں بولتا کہ صرف تبلیغ والوں کو ہی شادی کی دعوت ہے، دعوت اہل حدیث والوں کو بھی دی جاتی ہے، اور درگاہ والوں کو بھی دی جاتی ہے، اور الحمد للہ شادی میں سب آتے بھی ہیں تب کوئی نہیں پوچھتا کہ شادی کس جماعت والے کی ہے۔ سب ایک ہی منڈپ کے نیچے مل جل کر کھانا کھاتے ہیں۔

ایسے ہی شادیاں بڑے پیمانے پر اجتماع میں بھی ہوتی ہے، تب یہ لوگ ایک دوسرے کے اجتماع میں کیوں نہیں جاتے۔ کیا ایک ساتھ بیٹھ کر دین کی باتیں نہیں سن سکتے، کیا ایک ہی اجتماع میں تینوں فرقوں کے مولانا اپنی بات نہیں رکھ سکتے۔ Election ہوتا ہے، اپنے محلے میں Congress والے آتے ہیں، BJP، شیو سینا والے آتے ہیں، ششی والے، راشٹر وادی والے آتے ہیں۔ ہم سب پارٹی کے نیتاؤں کی بات سنتے ہیں مگر ووٹ اسی کو دیتے ہیں، جس نیتا کی بات ہم کو سمجھ میں آتی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی پارٹی کا ہو۔ اگر ہم تینوں مل کر ایک اجتماع رکھتے ہیں، اور تینوں فرقوں کے علما تبلیغی جماعت، اہل حدیث اور درگاہ والے کی بات ایک جگہ بیٹھ کر سنتے ہیں تو کیا فرق پڑیگا؟ جس کی بات صحیح لگے گی اس پر عمل کرینگے، کتنی سیدھی سی بات ہے سب مسلمانوں کو ایک چھتری یا ایک پنڈال کے نیچے لانے کی۔ کاش! یہ بات میری قوم کے لوگ سمجھ پاتے۔ بات سمجھنے کی تو بہت دور رہی، جس مالیگاؤں کے اجتماع کا میں نے ذکر کیا ہے، جس کو دیکھ کر میں دنگ رہ گیا، دوسرے مذہب کے لوگ دیکھتے رہ گئے، پاکستان کا مشہور کرکیٹر سعید انور (Cricketer Saeed Anwar) اس اجتماع میں آیا تھا، اسے بھی انڈیا کا اتنا بڑا اجتماع دیکھ کر تعجب ہوا۔ مگر اس اجتماع سے ہماری قوم کے کچھ لوگوں کو خوشی نہیں ہوئی۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد جو لوگ بسوں

میں واپس ہو رہے تھے، انھیں اپنے ہی مسلمانوں نے راستے میں پتھر مارے۔ کئی بس والوں نے بس روک کر اتر کر پکڑا بھی۔ بعد میں پتہ چلا کہ ہماری ہی قوم کے لوگ تھے۔ یہ حال ہے آج ہماری قوم کا، مسلمانوں کا۔ آج مسلم لوگ بولتے ہیں کہ غیر لوگ ہم پر پتھر مار رہے ہیں۔ یہاں تو ہم اپنے آپ پر ہی پتھر مار رہے ہیں۔ اللہ میری قوم کی حفاظت فرمائے۔۔۔ آمین اس سال اپنے رائے گڑھ کے تبلیغ جماعت کے اجتماع میں پنویل جا رہا تھا۔ میں جس کے ساتھ جا رہا تھا وہ جوان لڑکا تھا۔ graduation کیا ہوا تھا، جس دن اجتماع شروع ہوا ہم اسی دن جانے والے تھے، مگر میرے کچھ کام کی وجہ سے میں نے اس دن نہ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس لڑکے نے کہا آج کا بیان چھوٹ جائے گا۔ مجھے اس کی یہ بات اچھی لگی، کہ اس کے اندر بیان سننے کی ایک تڑپ تھی۔ بیان سننے کی تبلیغ کی۔ مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے، کہ یہ لوگ online یا shooting video نہیں کرتے اور نہ cd,dvd بناتے ہیں، اس لیے نوجوان اس اجتماع میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ live show دیکھنے آتے ہیں، جیسے سال میں ایک بار سب مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ پیار محبت بڑھتی ہے۔ میں دوسرے دن اجتماع میں پنویل گیا۔ مجھے حاجت کے لیے جانا تھا، جیسے ہی میں اجتماع کے پاس پہنچا جو ٹائلیٹ نزدیک تھا میں اس کی طرف بھاگا، مجھے روکا گیا کہ یہ صرف علما کے لیے ہے، مجھے بُرا لگا اس جگہ علما کے لیے الگ سے پنڈال بنایا گیا تھا۔ 300 علماء کا انتظام تھا، اور ان کی خدمات کے لیے الگ سے لوگوں کو ذمے داری دی گئی تھی۔ اس بار وہ ذمے داری میرے ہی ادھر کے لوگوں کی تھی۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا، سبھی لوگ نماز کے لیے ایک پنڈال میں آئے، مگر علماء نے الگ پنڈال میں ظہر کی نماز پڑھی، پیشاب کا انتظام الگ تھا۔ ان کے لیے الگ پنڈال تھا۔ ان کے مشہوڑے الگ ہوتے ہیں، ان کے لیے گرمی سے بچنے کے لیے کولر ہوتے ہیں، پنکھے ہوتے ہیں، کھانے کا انتظام الگ ہوتا ہے، یہ بات سمجھ میں آتی ہے، مگر نماز الگ پڑھتے ہیں، یہ میری سمجھ میں نہیں آیا، اور علماء پنڈال میں اجتماع کے اسٹیج سے صرف 10 miter کی دوری پر تھا، اتنے نزدیک دو جماعت قائم کی کیا ضرورت ہے؟ اور وہ بھی وہ لوگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں، جن کی تقریریں سننے ہم اجتماع میں جاتے ہیں، جو لوگ ہمیں ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دیتے ہیں، وہ لوگ ہی اگر الگ چھتری میں نمازیں پڑھیں گے تو اور لوگ ایک چھتری میں کیسے آئیں گے؟ کیا نماز کے

لیے VIP کیا ہونا چاہیے، یہ لوگ نماز کے اخیر میں اور دعا میں عام آدمی کے پنڈال میں آتے ہیں، ان کو دیکھ کر آج کل عوام بھی آخری نماز و دعا میں اجتماع میں آتے ہیں۔ پہلے 3 دن کا اجتماع ہوتا تھا پھر دو دن کا ہونے لگا اگر اس طرح لوگ صرف دعا میں آنے لگے تو اجتماع صرف ایک دن یا صرف آخری نماز و دعا تک کا ہی ہوگا۔ اس بات کی فکر ان علما کو کرنی چاہیے۔ یہ تبلیغی جماعت دیوبندی سے ہے۔ آپ چاہے تو گوگل میں پڑھ سکتے ہیں۔

Devbandi - wikipedia, the free encyclopedia

Shah Waliullah (1703-1762) انہوں نے شروع کی۔ جن کی پیدائش 1703 میں ہوئی اور ان کی وفات 1762 میں ہوئی دارالعلوم دیوبند ایک اسکول (School) ہے جسے دارالعلوم دیوبند بھی کہتے ہیں۔ انڈیا میں یوپی (U.P.) کے میوات (Mewat) میں 1926 میں محمد الیاس نے شروع کی۔ حنفی مسلک کو مانتے ہیں، اسے دنیاوی زبان میں وہابی (Wahhabism) اور Salafists یا Salafi کہتے ہیں، جو اصل میں سعودی عرب (Saudi Arab) سے آیا ہے، سعودی عرب کے عرب Wahabi اور Salfi ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہ لوگ سنی حنبلی (Sunni Hanbali) ہیں اور یہ امام حنیفہ کو مانتے ہیں۔ اس تبلیغ جماعت کا تعلق بھی Wahabi اور Salfi سے ہے۔ یہ ہماری قوم کا ایک طبقہ ہے، اسے تبلیغی جماعت کہتے ہیں۔ 150 دیشوں میں تبلیغی جماعت کا کام ہوتا ہے۔ پاکستان کے مولانا طارق جمیل کو تبلیغی جماعت والے زیادہ سنتے ہیں۔ طارق جمیل ان کا طریقہ تھوڑا موڈرن (Modern) طریقہ ہے۔ مسجدوں کے ساتھ ساتھ ان کے بیان ٹی وی (T.V.) اور انٹرنیٹ (Internet) پر بھی آتے ہیں۔ زمانے کے ساتھ ایک تبدیلی تبلیغی جماعت میں آگئی ہے، جو ٹی وی (T.V.) اور انٹرنیٹ (Internet) کی دنیا سے دور رہتی تھی۔

اب ہم چلتے ہیں تیسرے طبقے کی طرف۔ اہل حدیث (Ahle Hadith) میں اور دیوبندی میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ ایک سکّے کے دو روپ ہیں۔ دونوں کا تعلق وہابی اور سلفی (Wahabi and Salfi) سے ہے۔ دونوں سعودی عرب (Saudi Arab) سے آپریٹ (Operate) ہوتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ 2000 تک دیوبندی کو سعودی عرب کا

(Funding Support) پیسے کا سپورٹ تھا۔ آج کل سعودی عرب اہل حدیث کو زیادہ سپورٹ کررہا ہے۔ Mohammed - Al Bukhari Ibne Haja -Al Asqalani ان کی حدیثوں کو زیادہ مانتے ہیں۔ انڈیا میں سید نظیر حسین (Sayed Nazir Hussain) جو کہ دہلی سے ہے، صدیق حسن خان (Siddique Hasan Khan) بھوپال سے ہے۔ یہ یمن سے پڑھ کر آئے تھے اور سب سے پہلی انہوں نے جمو کشمیر، سری نگر (Jammu Kashmir Srinagar) میں 1920 میں شروع کی۔ وہاں پر لوگوں نے ان کی مخالفت (Boycott) کیا۔ 1930 میں پاکستان میں شروع ہو گیا۔ 1970 میں ایشیا میں پھیلنے لگا۔ شروع میں سب کچھ ان Shafi جیسے تھا۔ یا یوں کہئے (Wahabi) اور (Salfi) جیسا تھا۔ اب تھوڑی سی تبدیلی آئی ہے۔ آج وہ لوگ نماز حنفی طریقے سے تھوڑی الگ پڑھتے ہیں۔ ساف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں۔ آمین زور سے بولتے ہیں۔ شافعی والے بھی آمین زور سے بولتے ہیں۔ میرے گھر میں میرا بڑا بھائی اور میرا چچازاد بھائی دونوں اہل حدیث ہیں۔ دونوں کو نزدیک سے دیکھا ہوں، میرے پڑوس کا گاؤں چورڈا پوری طرح اہل حدیث ہے۔ کئی بار جا کر ان کے پیچھے نماز پڑھا ہوں۔ اہل حدیث ان میں بھی دو طرح کے گروپ ہیں۔ پہلے اہل حدیث تھے، اب غربا اہل حدیث بنا، ویسے تو میں دنیا گھومتا ہوں۔ دنیا بھر کی مسجدوں میں نماز پڑھتا ہوں۔ Hanbali, Hanfi, Maliki, Shafi اور شاید آپ لوگ ایک اور نہیں جانتے وہ ہے Zahiri۔ **آج اہل حدیث والے اس پرانی اسکول کو نئی بنا کر پیش کر رہے ہیں، جو** Morrocco اور Pakistan میں ہے۔ الحمدللہ مجھے تقریباً سبھی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ Zahiri جو نیا نام آپ آج سن رہے ہیں یا کسی نے پہلے سنا ہوگا، یہ سنی مسلمانوں کی پانچویں اسکول ہے۔ جس کو یہ چار اسکول Hanbali, Hanfi, Maliki, Shafi نہیں مانتے تھے، اعتراض جتاتے تھے۔ جس کی وجہ سے اس کو ماننے والے دنیا میں بہت کم تھے۔ پاکستان میں جو شاہ فیصل مسجد ہے، وہ ظاہریوں کی ہے۔ آج اہل حدیث والے اس پرانی اسکول کو نئی بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ یا یوں کہئے نئے پیکٹ میں پرانی چیز بیچ رہے ہیں۔ **آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آج تک دنیا میں مسلمانوں کے اتنے ہی اسکول ہیں۔** جتنا میں نیچے لکھ رہا ہوں۔

The schools of thought (Madahib) **Sunni schools.**

1 - Hanbali - Saudi Arabia - Wahhabism

2 - Hanfi - Turkey, The Balkans, Central Asia, Indians Sub-continent, China and Egypt

3 - Maliki - North Africa, West Africa

4 - Shafi - Indonesia, Malaysia, Egypt, East Africa, Yemen, Somalia and India

5 - Zahiri -Minority Communities in Morrocco and Pakistan

6 - Qurtubi - آج بند ہو چکے ہیں

7 - Laythi - آج بند ہو چکے ہیں

کل ملا کر سات اسکول سنیوں مسلکوں کے ہے۔

Name of **Shia Schools**

1 - Jafari - Twelver Shia, Iran,Iraq, Lebanan (Shia and Ismaili Shia)

2 - Zaydi - Shia

شیعہ سنی سے ہٹ کر ایک اور فرقہ ہے جسے عبادی (Ibadi) کہتے ہیں

1 - Ibadi - Oman

اہل حدیث والے جتنی بھی باتیں کرتے ہیں، میں ان کے خلاف نہیں ہوں۔ میرے گھر میں میرا بڑا بھائی اہل حدیث ہے میرے چاچا کے لڑکے اہل حدیث ہیں۔ میں خود بھی ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں، مگر جو کچھ بھی وہ کہہ رہے ہیں، وہ ان ساری اسلامک اسکول سے ہٹ کر تو نہیں کہہ رہے ہیں۔ ان اسکولوں کے نام پر ایک نیا طبقہ کھولنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا فرق ہے تبلیغی جماعت

میں اور اہل حدیث کے کام میں، دونوں دعوت دینے کا کام کر رہے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا، کیا فرق ہے؟ مولانا طارق جمیل میں اور ڈاکٹر ذاکر نائیک میں دونوں کا مقصد ایک ہی ہے مولانا طارق جمیل بولتے ہے آپ کراچی سے سعودی جاؤ، ڈاکٹر ذاکر نائیک ممبئی سے جانے کو بولتے ہے دونوں کی منزل ایک ہے راستے الگ ہیں۔ دونوں نئی ٹیکنالوجی (Technology) کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان دونوں کو آپ کو سننا ہے یا دیکھنا ہے تو آپ کو ٹی وی (T.V.) یا کمپیوٹر (Computer) خریدنا پڑیگا۔ جس میں انٹرنیٹ (Internet) ہے ایسا فون خریدنا پڑیگا۔ یہ لوگ ٹی وی (T.V.) میں آتے ہیں انٹرنیٹ (Internet) میں You Tube میں ان کے بیانات ڈالے گئے ہیں۔ جو آپ کو کمپیوٹر (Computer) یا موبائل میں دیکھنے کو مل سکتے ہیں۔ دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ مولانا طارق جمیل مسجدوں میں جا کر بیان دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب Auditorium بڑے میدان یا کسی تھیٹر (Theatre) میں یا بڑے ہال (Hall) میں یا انہوں نے اپنے "Peace T.V." چینل کھول رکھی ہے، اس میں بیان دیتے ہیں۔ جو باقی تبلیغی جماعت والے ہیں یہ دونوں سے تھوڑے ہٹ کر ہیں، وہ اپنی کی بات سننے کے لیے لوگوں کو مسجدوں میں بلاتے ہیں، اور یہ دونوں مولانا طارق جمیل اور ڈاکٹر ذاکر نائیک اپنی بات سنانے کے لیے، آپ کو ٹی، وی (T.V.) یا کمپیوٹر (Computer) خریدنے بولتے ہیں۔ جن کے ذریعے وہ آپ کے گھر میں آجاتے ہیں۔ ان کو آپ جب بھی آپ کو وقت ملے گا، آپ انھیں، سن سکتے ہیں یا ان کی ویڈیو دیکھ سکتے ہیں اور باقی تبلیغ والوں کو آپ سننا، دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو مسجدوں کو آباد کرنا پڑیگا، مسجدوں میں جانا ہی پڑے گا۔ چوں کہ یہ لوگ online یا video shooting نہیں کرتے اور نہ cd, dvd بناتے ہیں live show دیکھنے بولاتے ہے

مولانا طارق جمیل اور ڈاکٹر ذاکر نائیک دونوں کے نام کے آگے صرف پروفیشن (Profession) کا فرق ہے۔ یعنی ان کے کام کے حساب سے نام کے آگے مولانا لگا ہے اور دوسرے کے نام کے آگے ڈاکٹر لگا ہے۔ جو ان کا لقب ہے۔ ان کے لقب کے حساب سے یہ لوگ کام کرتے ہیں اور اپنی بات رکھتے ہیں۔ مولانا طارق جمیل پیشہ سے مولانا ہیں، اس لیے وہ مسلمانوں میں تبلیغ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کا طریقہ ڈاکٹر والا ہے ڈاکٹر بھی مذہب کے لیے ہوتا

ہے۔ ڈاکٹروں کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب بھی مذہب کے لوگوں کے بیچ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ مجھے ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب پر فخر ہے کہ میری قوم سے ایک آدمی اتنا اچھا دماغ رکھتا ہے۔ جو دنیا کے باقی مذہبوں کی کتابوں کو بھی جانتا ہے۔ ان کی کتابوں میں اور ان کے مذہب کے اور ہمارے اسلام میں اور اسلام کی کتابوں میں کیا فرق ہے؟ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب غیروں کو بہت اچھی طرح سمجھاتے ہیں۔ اور الحمدللہ غیروں کو ان کی بات بھی بہت اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے۔ کئی لوگوں نے ان کی باتیں سن کر اسلام قبول کیا جو میں سمجھتا ہوں آج کی تاریخ میں بہت بڑی بات ہے۔ آج کے اس نفرت کے دور میں جہاں ہندوتوا وادی طاقت اور امریکہ جیسی سوپر پاور مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ ایسے وقت ہیں یہ کام کرنا یا غیروں میں دعوت دینا میں سمجھتا ہوں بہت بڑی بات ہے۔ غیروں میں تبلیغ کرنے کے کام سے میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب سے بہت خوش ہوں۔ اگر ان کی اسکول مہنگی نہیں ہوتی اور میرے پاس بامبے میں رہنے کے لیے خود کا گھر ہوتا تو میں اپنے بچوں کو ان کی ہی اسکول میں ڈالتا، ضرور ڈالتا۔ اتنی عزت میں ذاکر نائیک صاحب کی کرتا ہوں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب یا جو دوسرے فرقے والے غیروں کو مسلم بنانے کا کام کرتے ہیں، مگر مسلم بننے کے بعد اس کی مشکلوں کا کیا ہوگا؟ اس کا کیا جو پہلے سے مسلمان ہیں، ان کا حال دنیا میں کیا ہے؟ میں نے اس کتاب میں بتایا کہ مسلمان کا حال دنیا میں کیا ہے؟ مسلم بننے کے بعد اسلام میں آنے والے مشکلات کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے، صرف مسلم بننے سے یا بنانے سے کام ختم نہیں ہوتا۔

مسلمانوں کے بارے میں ان کا سوچنے کا طریقہ مجھے پسند نہیں ہے۔ میرے حساب سے ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب، محمد علی جناح (Mohammed Ali Jinha) والی غلطی کر رہے ہیں۔ محمد علی جناح (Mohammed Ali Jinha) بھی پڑھے لکھے تھے اور Mahatma Gandhi بھی پڑھے لکھے تھے۔ دونوں گجرات سے تھے۔ دونوں لندن سے پڑھ کر آئے تھے، اور دونوں بیرسٹر (Barister) تھے مگر دونوں کی سوچ میں فرق تھا۔ ایک آدمی جوڑنے کی بات کرتا ہے تو دوسرا الگ ہونے کی بات کرتا ہے۔ ایک آدمی پڑھا لکھا ہونے کے باوجود دھوتی پہننا پسند کیا، اس نے اپنی تہذیب لوگوں کو بتایا۔ دوسرے نے ٹائی (Tie) اور سوٹ (Suit) پہنا۔ ایک دیش کو

جوڑنے کی بات کر رہا تھا اور ایک دیش کو توڑنے کی بات کر رہا تھا۔ ایک پکا ہندو تھا، پھر بھی مسلمانوں کو انڈیا میں رہنے کی بات کرتا تھا اور مسلمانوں کو انڈیا میں رکھ کر گیا۔ اور ایک جو مسلم تھا اس نے مسلمانوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ انڈیا، پاکستان اور بنگلہ دیش۔ آج جو مسلمانوں کے تین ٹکڑے ہوئے ہیں، اس کا ذمہ دار میں محمد علی جناح کو ٹھہراتا ہوں، جو اپنے آپ کو مسلم کہتا تھا۔ جو شیعہ مسلم میں اسماعیلی نکاری تھا۔ جسے ہم آغا خان یا خوجہ کہتے ہیں۔ خود نے غیر مسلم (Parsi) سے شادی کی لڑکی کا نام ڈائنا (Diana) رکھا۔ جس نے انڈین پارسی سے شادی کی وہ بھی مسلم نہیں تھا، خود کی بیٹی انڈیا میں رہ گئی اور باقی ہمارے مسلم بھائیوں کو ہم سے الگ کر کے دوسرا دیش بنا دیا۔ اس کی بیٹی ڈائنا جس کا پوتا آج Ness Wadia ہے، جو مشہور فلم اسٹار پریتی زنٹا (Pretty Zinta) کا بوائے فرینڈ تھا۔ کرکٹ کی IPL ٹیم Panjab King کا مالک ہے۔ ایسا لیڈر جو مسلم تھا اس نے کئی مسلمانوں کی تقدیر کا فیصلہ کیا جو آج غریبی میں مر رہے ہیں۔ جو کچھ بھی انڈیا میں ہو رہا ہے، مسلمانوں کے ساتھ اس کا ذمہ دار میں محمد علی جناح کو ٹھہراتا ہوں۔ نہ پاکستان الگ ہوتا، نہ بنگلہ دیش الگ ہوتا اور نہ کشمیریوں کو بھیک مانگنے کی ضرورت ہوتی اور نہ آج انڈیا میں مسلمان کم تعداد (Minority) اور الف سنکھیا میں ہوتا۔ ہم سب ایک ہوتے۔ ہماری طاقت ہوتی آج انڈیا کا پرائم منسٹر (Prime Minister) مسلم بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن مسلمانوں کو بہت دماغ اور چالاکی سے توڑا گیا۔ ہماری طاقت کو کم کیا گیا۔ ہم کو بانٹا گیا اور ہندوؤں کا فائدہ ہو گیا۔ اس لیے آج وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ملک ہے۔ مسلمانوں کو پاکستانی سمجھتے ہیں۔ ہندوؤں کا فائدہ ہو گیا۔ ہندوؤں کی تعداد آج زیادہ ہے۔ پہلی بات تو ہماری قوم میں انگلش پڑھے ہوئے، لوگوں کی کمی ہے اور ایسے پڑھے لکھے لوگ اس طرح کے کام کرتے ہیں۔ تعجب ہوتا ہے اہل حدیث اور تبلیغی میں ایک فرق اور ہے، وہ حدیثوں کا جس حدیث کو اہل حدیث مانتے ہیں۔ جیسے Mohammed Ibne Ismail Al Bukhari (Uzbekistan) کے تھے ان کی پیدائش 19 July 810 C.E میں ہوئی اور ان کا انتقال 870 میں ہوا۔ ان کا تعلق شافعی، حنبلی اور ظاہری (Shafi, Hanbli, and Zahiri) سے ہے۔

2 - Ibne Hajar Al Asqalani (Date of Birth 1372-1449)

اسکول۔ شافعی اسکول سے تعلیم لی ہے۔

3 - Al Dahabi (Date of Birth 1274 C.E. - 1348)

اسکول۔ شافعی اسکول سے تعلیم لی ہے۔

4 - Ahmed Ibne Hanbal (Date of Birth 780 C.E. - 855) حنبلی (Hanbali) مکتب انہوں نے ایجاد کیا۔

Founder of Hanbali

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اہل حدیث ان چاروں کی لکھی ہوئی حدیث پر یقین رکھتے ہیں۔ جن کا تعلق مالکی کو چھوڑ کر چاروں اسکول سے ہے۔ تبلیغ والوں نے بھی چاروں اسکول سے شاید ظاہری کو چھوڑ کر باقی چار لوگوں کی باتیں، اور حدیثیں ملا کر فضائل اعمال ایک عام زبان میں بنائی ہے تا کہ ایک عام آدمی آسانی سے سمجھ سکے۔ اہل حدیث کو اس کتاب سے اعتراض ہے۔ میں تبلیغ والوں سے اور اہل حدیث سے یہ پوچھتا ہوں کہ آج دنیا میں اسلام کے سبھی فرقوں کے آٹھ اسکول ہیں۔ اور ان اسکولوں سے پڑھے ہوئے علما کی صحابیوں کی لکھی ہوئی حدیثیں ہیں۔ ان میں سے کون سی اسکول کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرٹیفکیٹ (Certificate) ہے؟ اور ان میں سے کس کتاب پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر لگی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کسی پر نہیں، کیوں کہ یہ کتابیں اور یہ اسکول آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال کے کئی سال بعد آئی۔ صحابیوں کے سمجھانے میں علما کے لکھنے میں 19-20 تھوڑا بہت فرق ہو سکتا ہے۔ اگر میں مثال دوں کہ ذاکر نائیک صاحب کے چار شاگرد (Student) کو ہم لیتے ہیں جن کو ذاکر نائیک صاحب نے پڑھایا ہے۔ اور چار مولانا طارق جمیل کے شاگرد (Student) کو لیتے ہیں۔ اور دونوں کے بچوں کو ایک پیراگراف (Paragraph) جو عربی میں لکھا ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ آپ کو ذاکر نائیک کے چار بچوں کے ترجمہ میں فرق ملے گا، جب کہ چاروں بچوں کو ذاکر نائیک صاحب نے ہی پڑھایا ہے۔ بالکل ایسا ہی مولانا طارق جمیل کے چاروں بچوں میں بھی فرق ملے گا۔ یہ ایک انسانی فطرت ہے ایسے ہی حدیثوں کے ترجمے میں لوگوں نے تبدیلیاں کی ہیں۔ قرآن کا بھی یہی حال ہے۔ قرآن کے معنوں کو بھی لوگوں نے بدل دیا ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قرآن کے عربی حرف یا یوں

کہئے Original الفاظ آج بھی پوری دنیا میں محفوظ ہیں۔ حافظ اور عالم کے دل میں ہے۔ پوری دنیا میں ایک ایسی کتاب ہے جو آج تک محفوظ ہے، اللہ اس کی حفاظت کرے۔

جتنی بھی آسمانی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں، اس میں سے صرف ایک قرآن ہی محفوظ ہے۔ اور دنیا میں آج عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے لوگ زیادہ ہیں جنہیں کرسچن (Christian) کہتے ہیں۔ ان کی کتاب بائبل (Bible) ہے۔ آپ دنیا کے کسی بھی چرچ (Church) میں جاؤ بائبل کی Original زبان میں بائبل نہیں ملے گی، لوگوں نے اولڈ ٹیسٹمنٹ (Old Testament) اور نیو ٹیسٹمنٹ (New Testament) میں اس کو تبدیل کر دیا ہے۔ دنیا کی ہر بھاشا میں جتنی بھاشا دنیا بھر میں Christian لوگ بولتے ہیں۔ ہر بھاشا میں لوگوں نے اپنے اپنے حساب سے ترجمہ کیا ہے۔ میں نے جہاز میں گوا (Goa) کے کئی Christian لوگوں کے ساتھ کام کیا۔ یوکے (U.K)، یوروپ (Europe)، امریکہ (America)، کینیڈا (Canada) میں اتنے خوبصورت چرچ (Church) ہے، اُن کے ساتھ میں چرچ دیکھنے گیا۔ یہ لوگ وہاں کے لوگوں کے ساتھ پرے (Pray) نہیں کر سکتے، کیوں کہ اُن کی زبان کے حساب سے پرے (Pray) ہوتی ہے۔ اور اُن کا بائبل بھی اُن ہی کی زبان میں لکھا ہوتا ہے۔ میں خود چرچ میں گیا ہوں سوائے آمین کے کچھ نہیں سمجھتا۔ اکیلے یہ لوگ پرے (Pray) کر سکتے ہیں۔ لیکن جب میں نماز پڑھنے مسجد میں جاتا ہوں تو پوری دنیا میں نماز کا طریقہ سب جگہ ایک جیسا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کچھ ہاتھ باندھتے ہیں اور کوئی ہاتھ نہیں باندھتے۔ کچھ ایسٹ افریقہ (East Africa) میں الجیریا اور لیبیا (Algeria and Libiya) میں حالت نماز میں لوگ ہاتھ ہی نہیں باندھتے، نہ ناف کے اوپر، نہ ناف کے نیچے۔ کئی لوگ مجھے ایسے ملے۔ شاید وہ لوگ مالکی (Maliki) تھے۔ ویسٹ افریقہ (West Africa) میں سینیگل (Senigal) کے کیپٹل ڈاکر (Dakar) میں جمعہ کی نماز پڑھنے گیا، امام منبر پر بیان دے رہا ہے اور لوگ ممبر کی طرف پاؤں سیدھے کر کے بیٹھے ہیں۔ عموماً ہم لوگ قبلے کی طرف پیر نہیں کرتے اور مسجد میں تمیز سے بیٹھتے ہیں۔ انڈونیشیا میں کئی بار نماز پڑھنے گیا۔ جہاں اذان کے بعد نگارا بجایا جاتا ہے۔ عورتیں اور مرد ایک ہی فلور پر ہوتے ہیں۔ صرف عورتوں اور مردوں کے بیچ میں لکڑی کا جالی والا

پارٹیشن ہوتا ہے۔ اور الجیریا میں عورتوں کے لیے سینیما ہال کے بالکنی جیسا الگ سے انتظام ہوتا ہے۔ جو اوپر کے فلور پر ہوتا ہے۔ باقی دنیا میں نماز پڑھنے کا طریقہ پورے کا پورا وہی ہے۔ آپ کو وہاں کی زبان آتی ہو یا نہ آتی ہو، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس طرح ہم لوگ پہلے سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر کوئی ایک سورہ پڑھتے ہیں بالکل اسی طرح پوری دنیا میں عربی میں نماز ہوتی ہے۔ چاہے آپ لندن جاؤ، امریکہ جاؤ۔ آج کل تو ایئرپورٹ پر نماز کا انتظام جگہ جگہ پر کیا گیا ہے۔ ایک بار رمضان میں میں لندن کے ہیتھرو ائیرپورٹ پر روزہ کھولا، نماز پڑھا میرے خیال سے چھ سات دیش کے لوگوں نے ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ پیچھے کی صف میں کچھ عورتیں بھی تھیں۔ میں نے یہ دیکھا کہ امام کی طرف سے ساری دنیا میں ایک جیسی نماز ہوتی ہے۔ چاہے آپ دنیا میں کہیں بھی جاؤ اور میں سمجھتا ہوں کہ حج سے بڑی مثال میں دے ہی نہیں سکتا۔ جہاں پوری دنیا کے مسلم شیعہ، سنی، عبادی بھی ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو پھر یہ اہل حدیث والوں کی نماز، تبلیغ والوں کی نماز، درگاہ والوں کی نماز، کتابوں کے نام پر حدیثوں کے نام پر اسکول کے نام پر الگ کیوں؟ ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے، ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ حج جیسی مقدس جگہ پر کوئی یہ بات نہیں کرتا۔ کوئی یہ نہیں سوچتا کہ امام وہابی ہے یا سلفی۔ تبلیغی جماعت اور اہل حدیث دونوں کی ایک ہی دکان تھی، جس کا نام وہابی اور سلفی تھا۔ مثال کے طور پر فرض کرو کہ ان کی دوا کی دکان تھی، جس سے یہ لوگوں کی بیماریاں ٹھیک کرتے تھے۔ اب ایک بھائی الگ ہو گیا اس نے اپنی دوا کی الگ دکان کھولی۔ فرق صرف اتنا ہے، کہ دونوں کی دوا کی کمپنی کا نام الگ ہے۔ آپ کا اگر سر درد رہا تو دونوں کی گولی سے آرام آئیگا۔ ایک دوا کی دکان میں آدمی اپنی مرضی سے جاتا ہے، دوسری دکان میں ڈاکٹر صاحب کی پرچی لے کر جاتا ہے۔

کچھ پیشنٹ (Patient) ایسے ہوتے ہیں، جن کا ایکسیڈنٹ (Accident) کی وجہ سے ہاتھ ٹوٹ جاتا ہے جو اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھا سکتے، تو ان کے رشتہ دار یا دوست ان کو کھانا کھلاتے ہیں۔ کبھی کبھی کچھ پیشنٹ (Patient) زندگی سے مایوس ہو کر کہتا ہاتھ ٹوٹا ہے، اپاہج ہو گیا ہوں اس ٹینشن (Tansion) میں آ کر دوسروں کے ہاتھ سے بھی کھانا نہیں کھاتا۔ اس کے بعد ایک ہی علاج بچتا ہے وہ ہے ڈاکٹر پیشنٹ (Patient) کو سلائین کے ذریعے کھانا کھلاتے۔ یہ

ڈاکٹروں کا کھانا کھلانے کا طریقہ ہے۔ بالکل اسی طرح شاید ہمارے ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری قوم کے لوگ ہاتھوں میں قرآن اور حدیث نہیں اٹھاتے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہماری قوم کے لوگوں کے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں۔ تبلیغ والے اپنا وقت نکال کر لوگوں کو مسجدوں میں قرآن اور حدیث کی باتیں سنانے کے لیے بلاتے ہیں، کچھ لوگ آتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں آتے۔ ڈاکٹر صاحب کو تبلیغ والوں سے اعتراض ہے۔ کہیں نہ کہیں ڈاکٹر صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں، کہ آپ کے ہاتھ ٹوٹے ہیں تو میں اس کو ٹھیک نہیں کرونگا۔ لوگ آپ کو کھلاتے ہیں، مجھے وہ پسند نہیں۔ میں ڈاکٹر ہوں۔ میں اپنے طریقے سے ہی کھلاؤنگا۔ میرا طریقہ ہی صحیح ہے۔ آپ صرف میری بات سنو۔ ٹھیک ہے آپ ہم کو بلا رہے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں ہم آپ کے پاس آئیں۔ تو آپ تبلیغی جماعت والے، درگاہ والے سب کو دعوت دو۔ آپ کے اسٹیج پر شنکر آچاریہ دکھتے ہیں، جین مذہب کے لوگ دکھتے ہیں۔ باقی بھی مذہب کے لوگوں کو آپ بلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا، ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب، مولانا طارق جمیل، درگاہ والے بھی ایک جگہ ایک ہی پنڈال کے نیچے، ایک ہی چھتری کے نیچے بیٹھ کر آپ کی باتیں سنیں؟ اور آپ ان دونوں کی بات سنیں تو ہماری قوم کے مسلمان بٹنے کی جگہ ایک ہو جائے، جو بھی شکوے شکایت ہیں کیا ایک جگہ بیٹھ کر حل نہیں کیے جا سکتے؟ الگ دکان کھولنا ضروری ہے؟ پاکستان بنتا ہے پھر بنگلہ دیش بنتا ہے، مسلم بٹ جاتے ہیں۔ بچے ہوئے مسلم تینوں میں سے کسی کی بھی دکان پر کوئی خریدنے نہیں جاتے؟ وہ صرف بندوق کی گولی کھاتے ہیں۔ کبھی انکاؤنٹر (Encounter) کے نام پر، کبھی ٹیریرسٹ (Terrorist) کے نام پر گولی کھاتے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائک کا میں نے ایک بیان دیکھا، جس میں انہوں نے بتایا کہ مسلم عورتیں برقعہ پہنتی ہیں، اس سے کتنے فائدے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب بتا رہے تھے کہ منی اسکرٹ پہنن کے یا کم کپڑے پہننے سے دنیا میں عورتوں کے ساتھ کتنے بلاتکار (Rape) ہوتے ہیں۔ پوری دنیا میں ایک منٹ میں امریکہ میں کتنے Rape ہوتے ہیں۔ ان بلاتکار (Rape) کا حساب ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے پاس ہے؟ کم کپڑے پہننے سے کتنے بلاتکار (Rape) ہوتے ہیں اس کا اندازہ ذاکر نائک صاحب کو ہوتا ہے؟ مگر دنیا میں افغانستان، سیریا، عراق، غزہ، فلسطین میں امریکہ اور اسرائیل کی وجہ سے ایک منٹ میں کتنے مسلم مرتے ہیں؟ اس کا شاید اندازہ ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کو نہیں ہے۔ یہ جتنے بھی مسلم مر رہے ہیں، مسلمانوں کے دو فرقے شیعہ اور سنی کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ لوگ ہمارے آپس کے جھگڑے کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ ایسا ہی انڈیا میں بھی ہو رہا ہے۔ لوگ ہمارے آپسی جھگڑوں کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نریندر مودی نے صوفی اور سلفی وہابی میں جھگڑا لگانے کی کوشش کی ہندوستان کے کئی نیوز چینل یہ کام کرتے ہیں، جیسے News Nation چینل تو ہمیشہ مجھے اسی کام میں نظر آیا On the spot ایک پروگرام 26/11/15 کو دیکھ رہا تھا، تب ان کا پورا پروگرام صرف صوفی وہابی اور سلفی پر ہی تھا، ایک کی تعریف کر کے دوسرے سے جھگڑا لگانا۔ سبرنیام سوامی تو کھلے عام آج تک کے چینل پر سیدھی بات بولتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان فرقوں میں بٹ جائے اور ہندو ایک ہوں۔ جس کا ویڈیو میرے پاس ہے، ادھو ٹھاکرے مسلم کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کرنے کی بات کرتے ہیں اور مسلم میں پھوٹ ڈالنے، اجمیر میں خواجہ کی درگاہ پہ چادر بھیجتے ہیں، تاکہ بتایا جائے کہ درگاہ والے اچھے ہیں اور دوسرے دہشت گرد ہیں۔ اگر مسجدوں میں اذان بند کرنے کی بات آتی ہے تو سب سے زیادہ لمبی اذان صوفی درگاہ اور شیعہ لوگوں کی ہے، جو bjp کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایک وقت تھا انڈیا میں سیاست والے لیڈر یہ سمجھتے تھے کہ مسلم کا ووٹ بٹتا نہیں ہے۔ مسلم ایک جوٹ ہو کر ایک پارٹی کو ووٹ دیتے ہیں۔ مسلم جس پارٹی کو ووٹ دیتے تھے وہ پارٹی جیت کر آتی تھی۔ یہ انڈیا کی آج تک کی تاریخ تھی۔ مگر آج یہ تاریخ بدل گئی ہے۔ کیوں کہ آج ہندوستان کے لوگوں نے مسلمانوں کو بانٹ کر رکھا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف بھاشن کر کے مسلمان کو دہشت گرد (Terrorist) بنا کر بدنام کر کے ہندو کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے نفرت پیدا کی گئی ہے۔ ہندوستان کے سارے ہندوؤں کو ایک کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ آج نہ ہمارے ووٹ کی ضرورت ہے اور نہ ہمیں آپس میں آج دنگا کرانے کی ضرورت ہے۔ جس طرح ایک کہاوت ہے۔ "مرے ہوئے کو کیا مارنا" پچھلے مہینے کے مہاراشٹر اور ہریانہ کے الیکشن سے پتہ چلتا ہے، بنا دنگا کیے، بنا مسلمانوں کو مارے، یہ دو اسٹیٹ میں الیکشن ہوئے لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ آج شاید لوگوں کی نظر میں مسلمان مری ہوئی قوم ہے۔ ہم کو مارنا بھی کوئی ضروری نہیں سمجھتا ہے۔ فی الحال بنا مارے ان کا فارمولہ (Formula) چل رہا ہے۔ جب یہ فارمولہ (Formula) چلنا بند ہو جائے گا پھر کہیں نہ کہیں دنگے ہونگے۔ پھر مسلمانوں کو

مارا جائے گا، کاش! میری قوم کے فرقہ بنانے والے لوگ اس بات کو سمجھتے تو آج ہماری قوم کا یہ حال نہیں ہوتا۔

Who is your favourite Islamic Scholar ?
1 2 3 4 5 6 7 8 9

جولوگ فرقے بناتے ہیں شاید وہ اپنے اپنے فرقوں کی خبر نہیں رکھتے کہ ان فرقوں کی وجہ سے کیا ماحول بن گیا ہے؟ چاہے وہ درگاہ والے ہو؟ یا تبلیغ والے ہوں یا اہل حدیث والے۔ میں ان تینوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج ہماری قوم کے بیچ میں کیا ہورہا ہے؟ میرے گاؤں میں صرف بارہ مسلمانوں کے گھر ہیں۔ ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اس مسجد میں دو سال میں ایک بار کلر بدلتا ہے۔ جو درگاہ والے ہیں وہ ہرا کلر لگاتے ہیں، جو تبلیغ والے ہیں وہ سفید کلر لگاتے ہیں۔ اہل حدیث والے ہیں، ان کو مولانا سے اعتراض ہے۔ مولانا صحیح نہیں ہے۔ میرے چاچا کا لڑکا بازو کے گاؤں میں نماز پڑھنے جاتا ہے کیونکہ بازو کے گاؤں کے لوگ اہل حدیث ہیں۔ چھوٹا سا گاؤں ہے اس لیے مولانا کی تنخواہ کی پرابلم ہوتی ہے۔ بارہ گھر سے صرف بارہ سو روپے نکلتے ہیں۔ اب یہ تینوں پارٹی میں جھگڑا ہے کہ مولانا کس کا رکھا جائے۔ اگر مولانا فاتحہ درود والے ہیں تو بارہ سو روپے کے علاوہ بھی درگاہ والوں کی طرف سے پیسے ملیں گے۔ یا کسی پڑوس کے گاؤں کے درگاہ والوں سے پوچھو، تو پہلے یہ پوچھے گا کہ مولانا درگاہ والے ہیں یا نہیں۔ اگر درگاہ والے ہیں تو باہر سے بھی پیسے ملیں گے۔ مگر اس کی شرط ہوگی کہ مولانا درگاہ والا ہونا چاہیے، یہی حال تبلیغ والوں کا بھی ہے۔ اگر گاؤں میں تبلیغی جماعت آتی ہے، فضائل اعمال پڑھا جاتا ہوتو، گاؤں کے تبلیغی جماعت والے اور پڑوس کے تبلیغی جماعت والے بھی مدد کرینگے۔ ایسے ہی کچھ

حال اہل حدیث والوں کا بھی ہے۔ اہل حدیث والوں کی تو آفر (Offer) ایسی ہے کہ آپ اہل حدیث والا مولانا رکھو آپ کو بارہ سو روپے بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پوری تنخواہ ہم دینگے۔ ہر مہینے میں مولانا کی تنخواہ ان کے مرکز (Center) سے آئیگی۔ آپ کو ٹینشن لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج کی تاریخ میں مولانا کی تنخواہ کم سے کم پانچ ہزار (5000/-) روپے ہے۔ ان بارہ گھر کی بستی میں پانچ ہزار روپے جمع نہیں ہوتے۔ مولانا کے علاوہ اور بھی خرچ ہوتے ہیں۔ مسجد کی لائٹ بل ہے، چھوٹے سے گاؤں میں Manage کرنا مشکل ہے۔ میں نے ان تینوں کے جھگڑے میں پڑنے سے بہتر ایک اچھا راستہ نکالا جو بھی گھر کا آدمی باہر دیش میں کام کرتا ہے یا انڈیا میں کام کرتا ہے، بارہ ہزار سے زیادہ کماتا ہے، وہ ہر سال اپنی حیثیت کے حساب سے پیسے دیگا۔ میں نے بچوں کی تنظیم بنائی (Joint Bank Account) کھولا، گاؤں کے سب بچوں اور میں نے مل کر پیسے جمع کرنا شروع کردیے، مولانا کی پرابلم حل ہوگئی۔ کسی باہر والوں سے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ دو تین سال ٹھیک سے چلا آج کوئی باہر والا اللہ کا بندہ بنا شرط کے مولانا کی تنخواہ دے رہا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سبھی بچوں نے مل کر درگاہ والے، تبلیغ والے اور اہل حدیث والوں کو یہ بتایا کہ آپ تینوں کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنی مسجد چلا سکتے ہیں۔ یہ جو ایک پرابلم تھی ہم سب بچوں نے مل کر حل کردیا۔ ایسے کئی مسئلے ہیں، جن کو ابھی حل کرنا باقی ہے آج کل مسجد میں وہی مولانا یا امام ٹک سکتا ہے، جو بھی یا تینوں فرقوں کو لیکر چلتا ہے ورنہ لوگ زیادہ دن نہیں ٹکنے دیتے اب جن کو ٹکنا ہے، وہ زیادہ اس فرقے کی مانتے ہیں، جس کا زور زیادہ ہے، اس مسجد میں باقی دوسرے کو بھی ڈر ڈر کر سنبھال لیتے ہیں۔ کچھ امام کو کسی ایک خاص فرقے نے بھیجا ہوتا ہے، خاص کر ایسی جگہ جہاں ان کے مخالف فرقہ کا زور چلتا ہے یہ ظاہر نہیں کرتے کہ یہ کسی ایک خاص فرقے سے ہیں، جس طرح آج کل خفیہ پولیس کام کرتی ہے اس طرح یہ اندرونی طور پہ کام کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ لوگوں کو اپنے فرقے کے طرف بلانے میں کامیاب ہوتے ہیں ان کو مسجد کی کمیٹی کی تنخواہ کی فکر نہیں ہوتی ان کو اندرونی طور پہ پیسہ ملتا ہے جہاں سے انھیں بھیجا جاتا ہے، کچھ امام سچائی پہ بھی ہوتے ہیں، جو نوکری کی پرواہ نہیں کرتے جو صحیح ہے وہی بتاتے ہیں، صرف اللہ سے ہی ڈرتے ہیں، مگر ان کی تعداد آج بہت کم ہے، اگر ایسے سچے امام کی تعداد بڑھ جائے، تو قوم ایک چھتری کے نیچے ضرور آئے

گی فرقے نہیں بنیں گے۔ انشا اللہ

ہم نے ایک دوسرے کے فرقوں کو نام بھی دیا ہے، لوگ تبلیغ والوں کو 24 نمبر بھی بولتے ہیں، جس کا مطلب میں نے جاننے کی کوشش کی تو پتہ چلا ہمارے توحید کے کلمہ کے 24 حروف ہیں لا الہ اللہ محمد رسول اللہ درگاہ والوں کو لڈو بولتے ہیں، اس کا مطلب جاننے کی کوشش کی پتہ چلا کے لڈو اگر ایک تھالی میں رکھوں تو ادھر اُدھر بھاگتے رہتا ہے جو درگاہ کو ماننے والے ہیں، ایک بابا سے دوسرے بابا کے پاس بھاگتے ہیں، اہل حدیث کو کوئی خبیث اور کوئی اہل حدیث بھی کہتا ہے لوگوں نے بتایا یہ شیعہ کو کھٹمل کہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ جس طرح کھٹمل کو مارنے کے بعد خون نکلتا ہے، اس طرح یہ لوگ ماتم کر کے خون نکالتے ہیں۔

درگاہ والے تبلیغ والوں کو دیکھ کر ایک قوالی لگاتے ہیں۔ میں سنی عقیدت والا ہوں، تو کیوں مجھ سے جلتا ہے، میرے خواجہ کا سکہ چلتا ہے، میں سوچتا ہوں یہ کس سکے کی بات کرتے ہیں۔ ایسا کوئی سکہ میں نے تو نہیں دیکھا، میں اجمیر تو نہیں گیا، لیکن ممبئی کے حاجی علی کی درگاہ گیا ہوں۔ میں نے وہاں حاجی علی کے راستے پر ننگے، ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے لوگ زمین پر سو کر زمین پہ کٹورا رکھ کر اللہ کے نام پہ بھیک مانگنے والے میرے مسلم بھائی کو دیکھا ہے۔ غیر لوگ میری قوم کے اوپر سکہ اچھال رہے ہیں، شاید میرے درگاہ والے بھائی اس سکے کی بات کر رہے ہیں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ ہماری قوم کا سکہ انڈیا میں چلے، صرف قوالی میں یا ایک دوسرے کو جلانے میں نہیں۔ اگر ہم سب ایک ہوں گے تو اپنا سکہ انشاء اللہ ضرور چلے گا اور جو لوگ راستے میں، ریلوے اسٹیشن پر، گلیوں میں محلوں میں، بلڈنگوں میں جا کر اللہ کے نام پہ بھیک مانگتے ہیں، ان سے ہم سب کہیں گے کہ آپ بھیک مت مانگو، ہم آپ کو کام دلائیں گے۔ اگر آپ معذور ہیں کام نہیں کر سکتے ہم آپ کے گھر میں ہر مہینے میں پیسے بھجوائیں گے۔ آج کی تاریخ میں بھگوان کے نام پہ مانگنے والے بہت کم دکھتے ہیں۔ God کے نام پہ مانگنے والے کو تو میں نے آج تک نہیں دیکھا صرف اللہ کے نام پہ مانگنے والے زیادہ ہیں۔ ہم لوگوں کو کیا بتا رہے ہیں، ہم ننگے ہیں، ہم بھوکے ہیں، ہم معذور ہیں، ہم کٹورا بھی نہیں اُٹھا سکتے۔ دوسری قوم کے لوگ ہم پہ سکے اُچھال رہے۔ فورنرز (گورے) لوگ ہمارے یہ تصویریں نکال کر ہماری عزت کو اچھالتے ہیں۔ اگر ہم ایک نہیں ہوئے تو ہماری پوری قوم کا حال حاجی علی کے راستے

میں بھیک مانگنے والوں جیسی ہوگی۔ اگر خواجہ کا سکا چلتا ہے، تو غریب نواز کے ہندوستان میں مسلم غریب کیوں ہے بھائیوں سکوں سے مجاور لوگوں کی جھولی بھرتی ہے، عام آدمی بیچارہ بھر دو جھولی بھر دو جھولی کرتے کرتے ہر جمعرات کو کسی نزدیک کی درگاہ یا سال میں ایک بار اجمیر میں جاتا ہے اسکی جھولی بھرتی ہے یا نہیں یہ اللہ ہی جانتا ہے یا جو مانگتا ہے وہ جانتا ہے، مگر مجاور کی جھولی ضرور بھر کے آتی ہے، ہم بولتے ہیں خواجہ کا ہندوستان، تو ہمارے خواجہ کے ہندوستان میں انکی ہی جگہ اجمیر درگا میں لوگ بم بلاسٹ کرتے ہیں اور ہندوستان کی حکومت ان کو پھانسی نہیں دیتی، مگر مسلم یعقوب میمن کو پھانسی ہوتی ہے یہ ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو پہلے ہی بات کر گئے ہمارے محمد علی جناح جیسے لوگ اور آج ہم کہتے ہیں خواجہ کا ہندستان، کل کہیں گے ڈاکٹر ذاکر نائیک کا ہندوستان پرسوں مدنی صاحب کا ہندوستان، ہم ہندوستان کو بھی فرقوں میں بانٹ رہے ہیں خواجہ پاکستان سے آئے تھے تب ہم ایک ملک ہوا کرتے تھے سرحدیں اپنی جگہ پہ خواجہ ہندوستان کے بھی ہیں اور پاکستان کے بھی ہیں اور سب سے بڑی بات مسلم ہے، ہمارا یہ نعرا ہونا چاہیے کہ ہمارا ہندوستان اور غیروں کو یہ پیغام دیں گے، انیس صدیقی کا شعر ہے ’نام جب آیا ترنگے کا تو عزت کی ہے ‘‘ آج جب آئی ہے مندر پہ حفاظت کی ہے‘‘ ہم کو اس ملک کا غدار بنانے والوں ’’ہم نے بٹوارے میں اپنوں سے بغاوت کی ہے‘‘ اس پیغام کی ضرورت ہے، آج ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے ان کو جنھوں نے اجمیر میں بم بلاسٹ کیا، جب ہم ایک چھتری کی نیچے ہو نگے، تب یہ ہوگا جب سب فرقہ ایک ہو نگے تب یہ لوگ خود اپنے منھ سے بولیں گے یہ ہندوستان مسلمانوں کا بھی ہے، جتنا ایک ہندو اور باقی مذہب کا ہے پھانسی دو اس کو جس نے مسلم کے خواجہ کے درگاہ پہ بلاسٹ کیا ہے۔

دوسری قوالی ہے ’’میرے خواجہ مہاراجہ ہیں‘‘ سب اپنے اپنے صوبے کے ہیں، چیف منسٹر اجمیر میں ---ہیں ان کا پرائم منسٹر کاش ایسا سچ ہوتا۔ میرے گھر میں ہم چاندی کے پلیٹ میں کھانا کھاتے تھے آج اسٹیل کی پلیٹ میں کھاتے ہیں۔ اس دیش کا وزیر اعظم سکھ منموہن سنگھ بن سکا ہے سکھ مسلمانوں سے بھی کم تعداد میں ہیں مگر مسلم نہیں۔

ہمارا چیف منسٹر ہوتا، ہمارا مسلم پرائم منسٹر ہوتا، چیف منسٹر بننے کی بات بہت دور کی ہے، آگے چل کر ہمارے ووٹ کی بھی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔

میرے ایک دوست میں ہندوستان ہی کے رہنے والے ہیں، میں ان کا نام اور ان کے گاؤں کا نام اپنی کتاب میں لکھنا نہیں چاہتا، کہیں نہ کہیں ان کے گاؤں کی عزت کا سوال ہے۔ باتوں باتوں میں انھوں نے مجھے ایک قصہ بتایا ان کے گاؤں کے قریب ایک گاؤں ہے، جہاں ایک عورت کا انتقال ہوگیا، اس عورت کے چار لڑکے تھے، دو بریلوی فرقے سے تھے، دو اہلِ حدیث تھے، جنازے کی نماز کا وقت آیا، بھائیوں میں جھگڑا شروع ہوگیا، دو بھائی کہتے ہیں نماز کی امامت بریلوی امام کریں گے، دو بھائی کہتے ہیں نمازِ جنازہ اہلِ حدیث امام پڑھائیں گے۔ اس بات پر معاملہ بگڑ گیا، بھائیوں نے ہاتھوں میں لاٹھی اٹھالی، گاؤں والوں نے بچاؤ کیا، معاملے کو سنبھالنے کی کوشش کی، بعد میں یہ طے ہوا کہ پہلے اہلِ حدیث والے نماز پڑھیں گے، اس کے بعد بریلوی والے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ ایک میت کی دو نمازِ جنازہ پڑھائی گئی، اللہ کا شکر ہے بھائیوں نے دو قبر الگ الگ بنانے کی بات نہیں کی ورنہ ماں کے دو حصے کرنے پڑتے۔ ہندوستان کے کسی صوبہ میں ایک لڑکی کا انتقال ہوا لڑکی کا چچا زاد بھائی جو قرآن کا حافظ ہے، اس نے جنازے کی نماز پڑھائی، جس کے پیچھے لڑکی کے سگے بھائی نے نماز نہیں پڑھی جس نے نماز پڑھائی ان کا تعلق تبلیغی جماعت سے تھا اور لڑکی کے بھائی کا تعلق درگاہ سے تھا، لڑکی کے سگے بھائی اور کچھ لوگوں نے پھر سے الگ سے اسی جنازہ کی نماز پڑھی، ایسا ہی میں اپنے رشتہ دار کی میت پر گیا، وہاں جس جگہ میت کو نہلانے لے جایا گیا وہ جگہ کشادہ نہیں تھی جسکی وجہ سے میت کو نہلانے کا تختہ صرف ایک ہی سمت میں ہی کھڑا کرسکتے تھے میت کا یا تو سر قبلے کی طرف آتا یا پیر اب ہمارے تینوں فرقوں کے رشتے دار موجود تھے ایک رشتے دار نے کہا پیر قبلے کی طرف آئے گا دوسرا بولتا ہے سر آئے گا آدھا گھنٹہ وہاں پر اہلِ حدیث، تبلیغی اور درگاہ والوں میں بحث چلی میں بھی وہاں موجود تھا ہم نے جیسے تیسے بات نہلانے کی ختم کی تینوں اپنی بحث کرتے رہے، ہم نے سوچا ان کے جھگڑے میں جنازے کی نماز کا وقت نہ نکل جائے ابھی میت کو کفن پہنانے کی باری آئی اب اس کے لیے بھی وہی مسلہ تھا یا تو سر یا تو پیر قبلے کے طرف آتا پھر وہی بحث شروع ہوئی، مجھے غصہ آیا پہلی بات تو میں نے ان کو اپنی پہلی کتاب مفت دی تھی، انھوں نے مجھے بیوقوف سمجھا اور کتاب پڑھی ہی نہیں اس لئے غصہ زیادہ آیا میں نے ان سے سوال کیا کہ جب ہم جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، تب میت کا نہ سر، نہ پیر قبلے کی طرف ہوتا ہے، ہم

جنازہ آڑا رکھ کر نماز پڑھتے ہیں، سب خاموش ہوئے میں نے کہا میری کتاب پڑھو میں زندہ آدمی آپ کے سامنے کھڑا ہوں جو آپکو ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دے رہا ہوں، جتنا غصہ مجھے آیا اتنا کاش اس میت کو بھی آتا، میت اگر بات کرتی تو مجھے کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی، آج کل میت کے کفن میں بھی رنگ کا استعمال کیا جاتا ہے، ہرے رنگ کی پگڑی پہنائی جاتی ہے۔ پہلے گاندھی کی ٹوپی سفید رنگ کی ہوا کرتی تھی، پھر انا ہزارے نے اس ٹوپی کا استعمال کیا، پھر عام آدمی پارٹی نے نام کے ساتھ پہننا شروع کیا، آج کل اس ٹوپی کو بھگوا رنگ لگا کر bjp بھی پہنتی ہے اور کانگریس تینوں ہرا، بھگوا، سفید کی ٹوپی پہنتی ہے۔ ایک دن ہمارے میت کے کفن بھی شاید رنگوں میں بٹ جائیں گے۔ آر ایس ایس ہاف پینٹ سے Full پینٹ میں آگئی اور مسلم سفید رنگ سے رنگوں میں آگئے ہے۔ آر ایس ایس اپنی حالت بدل رہی ہے اور ہم ہماری حالت بگاڑ رہے ہیں۔ آج کل تو لاٹھیاں چلتی ہیں جنازے کے نماز کے لئے کچھ جگہ تو لوگوں کے خون ہوئے ہیں میں نے facebook پر ایک ویڈیو دیکھا کہ کسی ایک جلسے میں وہ بتا رہے تھے جنازے کی نماز پر لڑائی ہوئی دو جنازے سے اور نکلے اور تینوں کو ایک ساتھ دفنایا گیا یہ حال ہے ہمارا میت بھی آج ایک فرقوں کی رسم بن کر رہ گئی ہے زندہ انسانوں کو تو فرقوں میں بانٹ چکے ہیں اب تو انھوں نے حد کردی مردوں کو بھی نہیں چھوڑا شیعہ کا قبرستان الگ سنی کا قبرستان الگ، ہندوستان میں آج یہ حال ہے کہ مردے کو قبر سے نکالا جاتا ہے فرقے کی بنیاد پر۔ پچھلے دنوں درگاہ صوفی والوں نے وہابی کی میت کو قبرستان سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ قبرستان صوفی کا ہے۔

ایک بھائی پکی قبر بنانا چاہتا ہے ایک کو اسی حالت پر رکھنا ہے، مرنے والا مر کے قبر میں جاتا ہے اسکی روح کو بھی نہیں چھوڑتے کسی کو تیسرا دن ساتواں دن چالیسواں دن مانتا ہے، کسی کو ان سب باتوں سے اعتراض ہے، مگر ان سب فرقوں والوں کو فلسطین اور غزہ کے جنازے نہیں دکھتے جہاں اسرائیل معصوم بچوں کو ہر دن کسی نہ کسی بہانے مارتا ہے، سیریا، عراق، افغانستان میں روز ایک جنازہ نکلتا ہے، جو امریکا اسرائیل اور اسکا ساتھ دینے والوں کی وجہ سے نکلتا ہے شیعہ سنی کی وجہ سے نکلتا ہے ہندوستان میں یعقوب میمن کے جنازہ پر لاکھوں کی بھیڑ تھی مگر اس بھیڑ میں کسی کی یہ سوچ کیوں نہیں ہے کہ اسکے بعد کوئی یعقوب میمن پھانسی نہیں چڑھے گا، جہاں جھگڑا کرنا ہے، وہاں یہ فرقہ

والے خاموش ہے کیونکہ انکی حدیثیں صرف انکی دوکان کا فائدہ کرنے کیلئے ہے اور ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے لڑانے کے لئے ہے۔

میرے ایک دوست اور ہیں، جو جہاز والے ہی ہیں، ان کے گاؤں میں ایک آدمی نماز پڑھنے آیا، جس کا پائجامہ ٹخنے سے اوپر تھا، وہ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتا تھا، مسجد میں مقامی باشندے نے اسے ٹوکا، باتوں باتوں میں بحث اتنی بڑھ گئی کہ بات ہاتھا پائی تک آگئی اور لوگوں نے اسے مار کر مسجد سے باہر نکال دیا اور مسجد کو پانی سے دھلوایا گیا۔ اگر ہاتھ ناف سے اوپر ہے تو بھی لوگ مسجد سے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال لیتے ہیں۔ میں ان لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں، جس آدمی کو ہاتھ ہی نہیں ہے کیا اسکی نماز نہیں ہوتی جس کو ہاتھ نہیں ہے، وہ نہ ہاتھ ناف کے اوپر باندھتا ہے، نہ نیچے مطلب جس کو ہاتھ ہی نہیں ہے وہ نہ درگاہ والا ہے، نہ تبلیغی، نہ اہل حدیث اور نہ مانگی اور جس کو پیر نہیں ہے اسکا پائجامہ ہی نہیں ہوتا ٹخنوں کا سوال ہی نہیں اٹھتا اور نہ پیر سے پیر ملا سکتا ہے، بیچارہ کھڑا ہی نہیں رہ سکتا، مطلب یہ کہ اپاہج کے لیے ان فرقوں میں جگہ نہیں، انکی فرقہ کمپنی میں انکی vacancy نہیں ہے، اس کا مطلب اپاہج صرف ایک مسلم ہے جنکو فرقوں سے لینا دینا نہیں ہے تو اللہ کے نظر میں اپاہج کا درجہ بڑا ہے، کیونکہ جن کو اللہ نے ہاتھ پیر دیا وہ ہاتھ باندھنے اور پیر سے پیر ملانے کے جھگڑے میں مشغول ہے، ایسے ہاتھ پیر والوں سے تو اپاہج ہونا اچھا ہے جو صرف اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔

دلی کے شاہی امام نے اپنے بیٹے کو امام بنانے کا فیصلہ کیا جسے ہم اردو میں دستار بندی کہتے ہیں۔ کسی نے ان پر کیس کر دی، معاملہ آج عدالت پہنچ گیا۔ کیا آج ہماری مسجدوں میں امامت کون کرے گا؟ کیا اس کا فیصلہ آج عدالت کریگی؟ ہم اپنا ایک امام چن نہیں سکتے، کہیں نہ کہیں آج بھی زمانہ خلفاء اور امام کے جھگڑے کا ہے۔ جس طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ہوا۔ آج تک چل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ دن پہلے ناندیڑ میں بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد، آر ایس ایس، بی جے پی، شیوسینا، این سی پی اور مہاراشٹر نونرمان سینا ان سب نے مل کر اکبرالدین اویسی اور ان کے بھائی اسدالدین اویسی کے خلاف مورچہ نکالا اور ان پر پابندی لگانے کی مانگ کی۔ اس مورچے کے دوران لوگوں نے مسجد پر پتھراؤ کیا، مسلمانوں کی دکان پر پتھراؤ کیا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب پارٹی ایک ہو گئیں مسلمانوں کے خلاف، کیوں کہ آج ہم فرقوں میں بٹے ہیں، اگر کوئی مسلم

مسلمانوں کو ایک کرنے کی بات کرتا ہے، مسلمانوں کے فائدے کی بات کرتا ہے تو اس پر پابندی لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آج ہماری مسجدوں پر پتھر مارے جاتے ہیں، آج ہماری مسجدیں محفوظ نہیں ہیں، کیوں کہ آج ہماری مسجدیں فرقوں میں بٹ گئیں ہیں، مسلم مسلم کو مسجد سے نکال رہا ہے اور غیروں کو پتھر مارنے کا موقع دے رہا ہے۔ اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے اور ہماری مسجدوں کی حفاظت کرے۔ آمین

درگاہ والے، تبلیغ والے، اہل حدیث والے کوان تینوں کی وجہ سے آج ہمارے گاؤں میں لوگ تین حصوں میں بٹ گئے ہیں میرے گاؤں میں صرف 12 گھر ہیں اس میں تین فرقے ہیں، 73 فرقے اگر میرے گاؤں میں آگئے تو اتنے لوگ میرے گاؤں میں نہیں ہیں فی الحال میرے گاؤں میں صرف تین فرقے ہیں، جس کی وجہ سے میرے گاؤں میں اتنی پرابلم ہے اب سیدھی سی بات ہے جب فرقوں کی ہوا گاؤں تک پہنچی ہے، تو گھر میں آنا ہی ہے، اب گھر میں بھی فرقوں کی وجہ سے جھگڑے اگر کسی کی شادی ہے تو جماعت کی کاروائی میں چاہئے، پان میں، کس مسلک کی پارٹی کے امام تلاوت کریں گے مہر پہ بھی بحث ہوتی ہے، کسی امام کے نظر میں مہر 19 مثقال سونا ہے کوئی امام 501 روپے مہر کی وکالت کرتا ہے اب جو قاضی صاحب ہے، ان کا کام صرف نکاح پڑھانا ہے ان کو صرف ان کے پیسوں کی فکر ہے باقی جو دولھے کی طرف سے بولیں گے، وہ تحیل پہ لکھتے ہیں، شادی کی تلاوت بھی کسی ایک فرقہ کے امام کے حصے میں آتی ہے نکاح خوانی ہونے کے بعد سب فرقہ بھول جاتے ہیں، کیونکہ وقت کھانا کھانے کا ہے کھانا کھانے میں کوئی فرقہ نہیں دیکھتا جسکا نمبر آتا ہے پہلے بیٹھ جاتا ہے وہ یہ نہیں دیکھتا سامنے یا بازو میں کس فرقے کا آدمی بیٹھا ہے ہر آدمی اپنے کھانے کا مزہ لیتا ہے، آپ درگاہ، تبلیغ، اہل حدیث، شیعہ، بوری، خوجہ سب ایک پنڈال ایک چھت کے نیچے ملیں گے، مگر اس کھانے کے دوران اگر کسی ایک فرقے کی اذان ہو جائے، آپ کو ایک مسجد کی چھت میں نہیں ملیں گے اب شادی ہو گئی دولہا دولہن کا ملاپ ہو گیا اب ان دونوں کے فرقے ایک ہیں، تو اچھا ہے ورنہ میاں بیوی کے جھگڑے بھی فرقوں کی وجہ سے زیادہ ہے، شوہر اگر گرم دماغ کا ہے تو بیوی اپنا فرقہ بدل دیتی ہے نہیں تو دونوں اپنے اپنے مسلک پر چلتے ہیں اور جھگڑتے بحث کرتے رہتے ہیں اگر دونوں میں سے ایک درگاہ والا ہے تب وہاں ہر چیز میں فرقہ آتا ہی ہے ایک گھر میں تعویذ یا کسی بابا

یا درگاہ کا فوٹو لگانا پسند کرتا ہے، ایک نہیں، ایک درگاہ جاتا ہے ایک نہیں کسی گھر میں تو اہل حدیث اور تبلیغی میں جھگڑے ہیں، کوئی برقع پہننے بولتا ہے کوئی برقعے کے ساتھ ہاتھ میں دستانے پہننے بولتا ہے نوزیں کا کسی کا مسئلہ ہے، کسی کو ٹی وی صحیح لگتا ہے کسی کو غلط ایک دوسرے کی نماز کیا طریقے پر بحث اگر نیا گھر خریدنا ہے تو پہلے بابا کچھ پڑھتے ہیں پھر اکو پتہ چلتا ہے، اس گھر میں کچھ ہے یا نہیں اگر بابا نے ہری جھنڈی دکھائی تو لوگ گھر یا جگہ لیتے ہیں ورنہ نہیں لیتے گھر بناتے وقت اس زمین میں کچھ ڈالتے ہیں، کئی گھروں میں تو ان فرقوں کی وجہ سے طلاق تک ہوئی ہے آج کل زیادہ ہوتی ہے فرقے آج طلاق کے معاملے میں بھی دخل اندازی کر رہے ہیں۔ اگر لڑکا تبلیغ والا ہے لڑکی اہل حدیث ہے، تو جماعت اور فرقوں کے جھگڑے میں طلاق زیادہ ہو رہے ہیں۔ بچے ہونے کے بعد بچے کس مدرسے میں عربی پڑھنے جائیں گے، شافعی، حنفی، اہل حدیث، تبلیغی، درگاہ ان میں سے ایک مدرسہ میں بچے جاتے ہیں، میاں بیوی میں سے ایک کوئی اپنے فرقے کی قربانی دیتا ہے اب گاؤں میں تینوں فرقے کی ہوا ہے، اب جو فرقہ ماں باپ کا نہیں ہے اس فرقے سے ماں باپ بچوں کو دور رہنے کی نصیحت دیتے ہیں بچوں کو سکھایا جاتا ہے فرقہ کیا ہے آج کل بچے اپنے ماں باپ سے ہی سیکھتے ہے ماں باپ امام سے یا انکے ماں باپ سے سیکھتے ہے اس طرح فرقہ ہمارے بچوں کے ذہن میں ماں باپ ڈالتے ہے اور دوسرے فرقے سے دور رہنے یعنی ایک مسلم بھائی کو دوسرے مسلم بھائی سے الگ رہنے کی نصیحت ماں باپ کرتے ہیں، سگے چاچا کے بچوں سے دور رہنے کی نصیحت ملتی ہے کاش یہ فرقہ پرست ماں باپ اپنے بچوں کو بھائی کے ساتھ بھائی کی طرح رہنا سکھاتے تو ایک گھر میں تین فرقے کبھی نہیں ہوتے۔ ایک بار مسلمانوں کے چار الگ الگ مکتبہ فرقے کے لوگ، ایک کمرے میں بیٹھ کر پارٹی کر رہے تھے۔ جن میں ایک دیوبندی جماعتی بھائی تھے، ایک بریلوی صوفی بھائی تھے، ایک اہل حدیث سلفی بھائی تھے اور ایک تحریکی مجاہد بھائی تھے۔ کچھ دیر بعد اچانک کمرے کی لائٹ بند ہو جاتی ہے۔

دیوبندی جماعتی بھائی کہتے ہیں: ہم سب مل کر مشورہ کرتے ہیں اور ایک امیر کو چنتے ہیں، پھر امیر صاحب جس کا نام خدمت میں لکھ دیں گے، وہ کمرے کی لائٹ ٹھیک کرے گا۔ تحریکی مجاہد بھائی کہتے ہیں: نہیں! پہلے خلافت قائم ہوگی، پھر خلیفہ جس ک حکم دے گا، وہ کمرے کی لائٹ ٹھیک

کرے گا۔

بریلوی صوفی بھائی کہتے ہیں: نہیں! ہم سب مل کر مراقبہ کرتے ہیں، ذکر اور ورد کرتے ہیں، اپنے آپ ایک روشنی آئے گی اور کمرہ روشن ہو جائے گا۔ اہل حدیث سلفی بھائی خاموش بیٹھے تھے، سب ان کی طرف دیکھتے ہیں، تھوڑی دیر بعد وہ کہتے ہیں: نہیں! تم سب بدعتی ہو، پہلے قرآن اور حدیث سے کوئی دلیل تو پیش کرو۔ اس طرح کمرے میں اندھیرا قائم رہتا ہے اور سب ایک دوسرے کی مخالفت کرتے رہتے ہیں اور کوئی بھی اس اندھیرے ختم کرکے روشنی لانے کی کوشش نہیں کرتے۔

اسی طرح ہمارے معاشرے میں برائیوں کا اور گمراہیوں کا اندھیرا قائم ہے اور ہم سب ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور اپنے مسلک کو اونچا دکھانے میں لگے ہیں۔

ایک گھر میں تین فرقے کے لوگ رہتے ہیں۔ اگر میں اپنے گھر کی مثال دوں تو میرے ابا درگاہ والے تھے، میرا بڑا بھائی اہل حدیث ہے اور میرا چھوٹا بھائی تبلیغ والا ہے۔ جب کسی بات پر بحث ہوتی ہے تب ایسا لگتا ہے انڈیا پاکستان (India - Pakistan) کا کرکٹ میچ ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر انڈیا والے درگاہ والے ہیں تبلیغ والے پاکستان والے ہیں۔ امپائر اہل حدیث والے ہیں۔ کھیل شروع ہوتا ہے۔ پاکستان بیٹنگ کر رہا ہے، انڈیا بولنگ کر رہا ہے، انڈیا کے بالر نے بال ڈالا، پرانے تجربے والا بالر ہے، جس طرح درگاہ والے بولتے ہیں ہم باپ دادا کے زمانے سے کرتے آ رہے ہیں بیٹس مین نیا ہے، پاکستان والے نئے لوگوں کو چانس زیادہ دیتے ہیں جس طرح تبلیغ والے نئے لوگ کو چانس دیتے ہیں۔ بیٹس مین نے پہلے ہی بال میں اڑا کر مارا باؤنڈری پر کسی نے کیچ پکڑ لیا۔ امپائیر کے حساب سے وہ نو بال تھا۔ دونوں امپائر کو شکایت ہے۔ ایک بولتا ہے بالر کا ایکشن غلط ہے، دوسرا بولتا ہے اس کا لائن پر پیر نہیں تھا۔ بالکل اسی طرح جس طرح اہل حدیث والے بولتے ہیں، ہاتھ اتنے ڈگری پر ہونا چاہیے، پاؤں سے پاؤں ملا ہوا ہونا چاہیے۔ اب امپائر اور بالر میں جھگڑا شروع ہوتا ہے۔ امپائر بولتا ہے نو بال۔ میرے آگے بات نہیں کرنے کا بالکل اسی طرح اہل حدیث والے بحث کرتے ہیں، جو وہ بولتے ہیں وہی صحیح، باقی سب غلط ہے بالر بولتا ہے، میں دس سال سے بالنگ کر رہا ہوں مجھے آج تک کسی نے نہیں روکا۔ تو نو بال کیسے بول رہا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح درگاہ والے بولتے ہیں، ہم باپ دادا کے زمانے سے درگاہ جاتے ہیں تو

ہم کو غلط بولنے والا کون ہے؟ اب بیٹس مین چپ چاپ کھڑا ہے وہ سوچ رہا ہے اگر نو بال ہے تو اچھا ہے کیونکہ کیپٹن نے سنبھال کر کھیلنے بولا تھا۔ میں نے آنے کے ساتھ چھکا مارنے گیا بالکل اسی طرح جس طرح تبلیغی جماعت کا امیر نئے لوگوں کو سنبھل کر بولنے بولتا ہے مگر نئے بچے امیر کی بات نہیں سنتے۔ ان کے ساتھ کچھ بھی بولتے ہیں۔

کھیل کے گراونڈ میں جو کچھ ہو رہا ہے، اسے تیسرا امپائر دیکھ رہا ہے اور باقی لوگ جو کھیل دیکھ رہے ہیں، وہ لوگ سب کچھ دیکھ رہے ہیں بالکل اسی طرح جیسے امریکہ مسلمانوں پر نظر رکھتا ہے۔ وہ آج تھرڈ امپائر ہے۔ Setelite CCTV Camera لگا ہوا ہے۔ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ باقی لوگ جو کھیل دیکھ رہے ہیں وہ ہندوتو اوالے ہیں وہ ہمارا کھیل اچھی طرح دیکھتے ہیں اور پھر ہمارے ساتھ کھیلتے ہیں۔ یہ جتنی باتیں ان تینوں فرقوں کے بارے میں لکھا یہ تینوں فرقے سنّی اسلام سے تعلق رکھتے ہیں یا یوں کہے کہ پورے کوکن میں سنّیوں میں یہ تین ہی فرقے ہیں۔ یہ ہماری فلم کا پارٹ ون (Part 1) تھا، اب ہم چلتے ہیں پارٹ ٹو (Part 2) کی طرف۔

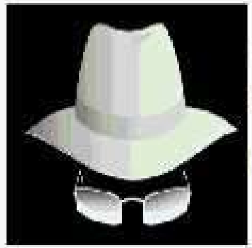

(Part 2) ہے شیعہ

جب ہم گاؤں چھوڑ کر بڑے شہر کی طرف جاتے ہیں، انڈیا خواہ کسی بھی ملک میں، تو پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں میں اور بھی فرقے ہیں۔ میں جب اپنا گاؤں چھوڑ کر ممبئی آیا تو میں بھنڈی بازار کے امام باڑے میں پہنچا ایک بار غلطی سے جمعہ کی نماز مغل مسجد (Moghal Masjid) میں چلا گیا، بعد میں پتہ چلا کہ یہ لوگ سر کے نیچے پتھر رکھتے ہیں۔ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ مجھے کچھ الگ لگا، میں باہر آیا اور پٹھان واڑی کی مسجد میں نماز پڑھا بعد میں کسی نے بتایا، میں پہلے جس مسجد میں گیا تھا وہ مسجد شیعوں کی تھی۔ میں نے اپنے بچپن میں ایران اور عراق کی لڑائی کے بارے میں سنا تھا مگر شیعہ کسے کہتے ہیں؟ کون ہوتے ہیں؟ یہ مجھے پتہ نہیں تھا۔ پھر کچھ دنوں بعد پتہ چلا شیعوں میں ایک اور فرقہ ہے، جسے کھوجہ کہتے ہیں۔ کریم آباد میرے بالکل بازو میں ہی تھا۔ ان کا حساب بھی مجھے تھوڑا الگ لگا۔ امام باڑے میں رہ کر کچھ دنوں سے کلر والے برقعے والی عورتوں کو دیکھ رہا تھا۔ جری مری والی ٹوپی

پہنے ہوئے آدمی دیکھ رہے تھے ان کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ بوری مسلم ہے، وہ بھی شیعہ میں ایک فرقہ ہے۔ میرے لئے یہ تینوں فرقے نئے تھے۔ دورانِ گفتگو بات نکلی تو کسی نے مجھے بتایا کہ ہماری انڈیا میں ہندوؤں میں ایک قوم ہے جسے دلت کہتے ہیں۔ برہمن (Brahaman) اور

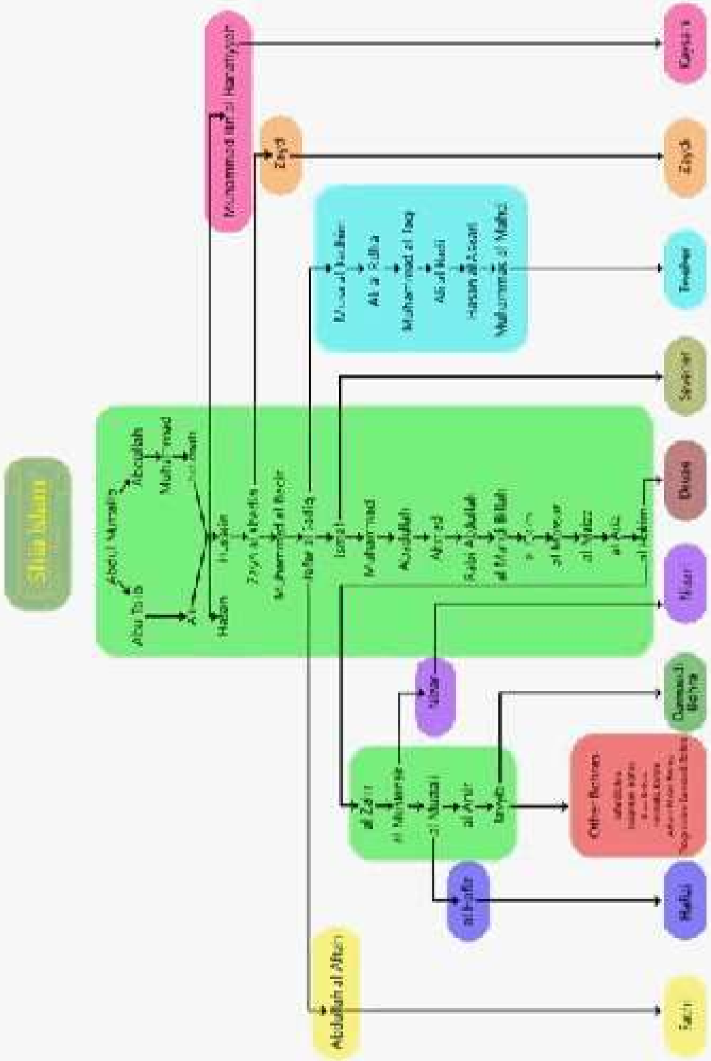
Shia Islam
Abu Talib
Abdul Muttalib
Abdullah
Muhammad
Ali
Hasan
Husain
Zayn al Abidin
Muhammad al Baqir
Jafar al Sadiq
Ismail
Muhammad
Abdullah
Ahmad
Radi Abdullah
al Mahdi Billah
al Mansur
al Muizz
al Aziz
al Hakim
Muhammad ibn al Hanafiyyah
Kaysani
Zayd
Zaydi
Ali ar Ridha
Muhammad at Taqi
Ali al Hadi
Hasan al Askari
Muhammad al Mahdi
Twelver
Sevener
Druze
Nizari
Nizar
al Zahir
al Mustansir
al Mustaali
al Amir
Tayyib
Dawoodi Bohra
Other Bohras
al Hafiz
Hafizi
Abdullah al Aftah
Fathi

دوسری اونچی ذات والے ہندو، دلت کو نیچی ذات والے سمجھ کر ان کو اچھوت سمجھتے تھے۔ ان کو اپنے کوئیں میں پانی بھرنے نہیں دیتے تھے۔ کوئی ان کو اپنے گھروں میں نہیں لیتا تھا۔ نہ وہ لوگ دلتوں کے گھر جاتے تھے۔ دلت سماج کا ایک لیڈر تھا جس کا نام ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر (Dr. Bhim Rao Ambedkar) تھا۔ پڑھا لکھا تھا۔ انڈیا کا قانون اسی نے لکھا ہے، اونچی ذات والے ان کو ستا رہے تھے اسی لیے اس نے اپنی ذات کو مسلم بنانے کا ارادہ کیا تھا۔ اُس وقت اُس ذات کو مسلمانوں سے کوئی پرابلم نہیں تھی اور آج بھی نہیں ہے مگر کسی نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کو یہ سوال کیا کہ کون سا مسلم بنے گا؟ شیعہ مسلم بنے گا یا سنی مسلم بنے گا؟ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے شیعہ سنی والی بات پر سوچا اور اپنا ارادہ بدل دیا۔ جس آدمی نے مجھے یہ بات بتائی مجھے یہ سن کر بہت دکھ ہوا میں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ ایسا کیا فرق ہے؟ شیعہ اور سنی میں جو ایک پڑھا لکھا آدمی مسلم بننے کا ارادہ بدل دیا ہے۔ اتفاق سے میرے ایک جہاز میں لکھنو کا کیپٹن افضل رضوی میرے ساتھ تھا۔ وہ جہاز ہمارا تھوڑا الگ ٹائپ کا تھا، اس جہاز میں سیمنٹ کی فیکٹری تھی دوسرے جہاز سے سیمنٹ ہمارے جہاز میں آتا تھا اور ہمارے جہاز سے سیمنٹ کی بیگ بن کر کناروں میں ٹرک (Truck) میں جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے جہاز کنارے پر ایک ہی دیش میں چار مہینے تھا، ہم لوگ ایسٹ افریقہ الجیریا (East Africa Algeria) میں تھے اس کے بعد جہاز لیبیا چلا گیا دونوں بھی مسلم دیش ہیں۔ جمعہ، عیدین اور رمضان میں تراویح کی نماز کے لیے کوئی دقت نہیں تھی۔ مگر کیپٹن صاحب جمعہ کی نماز کے لیے کبھی باہر نہیں آئے کیونکہ نزدیک میں کوئی شیعوں کی مسجد نہیں تھی۔ الحمدللہ پانچ وقت کا نمازی تھا کوئی غلط عادت نہیں تھی میرے لیے بھی بہت اچھا آدمی تھا۔ رمضان کا مہینہ آیا صبح روز سحری ساتھ میں مل کر کرتے تھے۔ اس جہاز میں ہم تین مسلم تھے۔ جس میں دو سنی تھے اور کیپٹن شیعہ تھا۔ افطاری ساتھ میں کرتے تھے۔ مغرب کی نماز کے وقت میں نے کئی بار ان کو نماز ساتھ میں پڑھنے کی بات کی وہ منع کرتے تھے میں کہتا تھا کہ آپ کے پیچھے ہم نماز پڑھیں گے آپ امام بنو، ہنس کر وہ بات ٹال دیتے تھے اور کہتے تھے ابھی تم بچے ہو، اس وقت میری عمر بائیس سال کی تھی، رمضان میں تراویح میں بھی نہیں آتے تھے۔ رمضان کی عید کا وقت آیا تو ہم لیبیا میں الخمس کرکے ایک جگہ ہے، ہم وہاں تھے انہوں نے شیعہ والی مسجد ڈھونڈنے کی بہت کوشش

کی انہیں مسجد نہیں ملی میرے مسجد کے باہر انہوں نے میرا انتظار کیا مگر عید کی نماز کے لیے مسجد کے اندر نہیں آئے۔ مجھے بہت برا لگا میں نے ان سے الٹے سیدھے سوالات کرنا شروع کر دیا۔ کیپٹن صاحب سمجھ گئے انہوں نے مجھے ایک کتاب پڑھنے دی "تفسیر اسلام" جو اردو میں تھی۔ انہوں نے کہا تم کو سارے سوال کے جواب اس کتاب میں مل جائینگے۔ پوری کتاب تو میں نہیں پڑھ پایا بہت موٹی کتاب تھی۔ آدم علیہ السلام سے لیکر سبھی پیغمبروں کے بارے میں کافی تفصیل سے اس کتاب میں بتایا گیا ہے۔ دن بھر میں ڈیوٹی کرتا تھا، تھک جاتا تھا اسی لیے زیادہ کتاب پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ ورنہ شاید پوری کتاب پڑھ لیتا۔ اس آدمی نے مجھے عید کے دن عیدی بھی دی۔ کہنے کا مطلب آدمی بہت اچھا تھا۔ چھ مہینے ہم لوگوں نے ساتھ میں کام کیا۔ آدھے سے زیادہ معلومات مجھے، اس کتاب کے ذریعے اور کیپٹن کے ذریعے ہوگئی۔

کچھ سالوں بعد مجھے ایک کمپنی سے کال آیا، جس جہاز میں، میں جا رہا تھا وہ جہاز ایران کی Government کا تھا۔ I.R.I.S.L.، ایران کی بہت بڑی شپنگ کمپنی تھی۔ پرانے زمانے میں لوگ حج کے لیے اسی کمپنی کے جہاز سے جایا کرتے تھے۔ جہاز میں جاتے وقت میں بہت خوش تھا۔ کہ پہلی بار اتنے سارے مسلمانوں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ جو کچھ سیاست ہمارے دوسرے جہازوں میں ہوتی ہے، جہاں ہندو زیادہ ہوتے ہیں اس لحاظ سے میں نے سوچا کہ اس جہاز میں سارے مسلم ہیں۔ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہوگی، جیسے ہی میں جہاز میں گیا میرے چیف انجینئر نے میرا نام دیکھا اور مجھ سے سوال پوچھا آپ مسلم ہو؟ میں نے کہا ہاں اور دوسرا سوال پوچھا کون سا مسلم شیعہ یا سنی۔ میں نے کہا سنی، اس پر اس نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اس جہاز میں تقریباً تیس لوگ تھے چار انڈین تھے، چار میں سے ایک میں مسلم اور دو ہندو تھے ایک گوا کا کرسچن تھا، باقی لوگ سب ایران سے تھے۔ سب شیعہ مسلم تھے۔ اور جہاز مسلم کا تھا۔ اس لیے جہاز کی ایک بڑی کیبن کو مسجد بنایا گیا تھا۔ میں بھی اسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتا تھا۔ شروع میں کئی لوگوں کو تعجب ہوگیا، کہ یہ ہماری مسجد میں آ کر نماز پڑھتا ہے۔ مجھ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ ہماری مسجد میں آ کر نماز پڑھ رہے ہو، میں نے جواب دیا یہ جہاز ہے فی الحال تو یہاں ایک ہی مسجد ہے۔ وہ بھی یہ مسلم کا جہاز ہے، اس لیے پہلی بار جہاز میں مجھے مسجد ملی۔ دوسرے جہازوں میں مسجد نہیں ہوتی۔ ہم لوگ ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے

تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ میں پانچ وقت کی نماز پانچ الگ الگ وقت میں پڑھتا تھا اور وہ لوگ پانچ وقت کی نماز تین وقت میں پڑھتے تھے۔ صبح فجر پڑھتے تھے، ظہر اور عصر ساتھ میں پڑھتے تھے اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ مسجد میں سب کے اپنے اپنے پتھر تھے جتنے لوگ نماز پڑھتے تھے، ان کی مغرب اور عشاء کے وقت کئی بار بھیڑ زیادہ ہوتی تھی اور مسجد کی کیبن چھوٹی پڑتی تھی۔ کئی بار مغرب اور عصر کی نماز میں نے ان کے پیچھے پڑھی۔ میرے پیچھے کسی نے بھی نماز نہیں پڑھی۔ میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اگر شیعہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تو کیا کرتا جہاز میں ایک ہی مسجد تھی یا تو میں اپنی cabin میں نماز پڑھتا اور اگر cabin میں نماز پڑھتا تو میرے اور اس شیعہ کپتان میں کیا فرق ہوتا؟ جس نے مسجد ہوتے ہوئے عید کی نماز میرے ساتھ نہیں پڑھی، پورے رمضان کے روزے ایک ساتھ رکھے سحر افطار ساتھ کرتے مگر نماز الگ الگ پڑھتے تھے، مجھے اس وقت بہت برا لگا تھا اسلئے میں اس شیعہ کپتان کی طرح نہیں کرنا چاہتا تھا۔

صرف میں اپنے سر کے نیچے پتھر نہیں رکھتا تھا، باقی سلام پھیرنے تک سب کچھ ایک جیسا تھا۔ قرآن جیسا ہمارا ہے ویسا ہی ان کا بھی تھا۔ ہم لوگ عزت سے (Sir) یا جناب بولتے تھے۔ ایرانی لوگ آغا بولتے تھے۔ آغا بول بول کر مجھ سے پیار سے بہت کام کرایا۔ جتنی پرابلم باقی انڈین سے نہیں تھی، اتنی ان کو مجھ سے تھی، چوں کہ باقی انڈین ہندو اور کرسچن تھے۔ کچھ لوگوں کو میرے بچے کے نام سے اعتراض تھا۔ میرے بچے کا نام معاویہ ہے۔ ان کے حساب سے مجھے معاویہ نام نہیں رکھنا چاہئے تھا۔ میں نے ان سے کہا میرے چھوٹے بھائی کا نام مرتضٰی ہے، میرے سگے چاچا کا نام حسن علی ہے۔ میرے دوسرے چاچا کا نام حسین ہے جو سگے نہیں ہیں۔ میرے خاندان میں فاطمہ بھی ہے، میرے باپ کا نام محمد لیکن میرے خاندان میں کسی کا نام یزید نہیں ہے۔ اتنا بڑا ہوا ہوں آج تک میں نے سنّی مسلم میں کسی کا نام یزید نہیں سنا۔ یزید کے باپ کا نام معاویہ تھا اس لیے ان کو میرے بچے کے نام سے پرابلم تھی۔ میرے ابا کا انتقال ہو گیا۔ میرے ابا کا نام محمد تھا، اس لیے میں نے اپنے دوسرے بیٹے کا نام محمد رکھا۔ جتنا میں نے پڑھا اس حساب سے معاویہ امیر المومنین تھے اور خلیفہ تھے۔ یزید کسی بچے کا نام نہیں رکھوں گا اور نہ کسی رشتہ دار کو رکھنے دوں گا۔

جب عراق پر امریکہ کا اٹیک ہوتا تھا تو ایرانی لوگ بہت خوش ہوتے تھے۔ کئی بار انہوں نے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ میں نے ان سے پوچھا یہی میزائل یا بم امریکہ اگر آپ پر (ایران) پر گرائے گا تو کیا آپ خوش ہو جاؤ گے۔ لوگوں کو غصہ آجاتا تھا۔ لوگ میرے منھ پر کہتے تھے، امریکہ سنّیوں کو مار رہا ہے شیعوں کو نہیں۔ ہمارا جہاز اٹلی (Itly) گیا جہاز انڈونیشیا (Indonesia) سے اٹلی گیا تھا، راستے میں مصر کا سویز کینل (Suez Canal) ملتا ہے۔ سویز کینل (Suez Canal) میں ہمارے جہاز کے بازو سے، امریکہ کا لڑاکو جہاز، جس پر سے فائٹر پلین اڑتے ہیں عراق کے لیے جا رہا تھا۔ کچھ لوگوں نے مجھ سے خوشی خوشی یہ بتایا، کہ امریکہ عراق کو مارنے جا رہا ہے۔ میں سن کر خاموش رہا۔ جہاز اٹلی پہونچ گیا۔ اس وقت ایران کا راشٹرپتی احمدی نژاد تھا۔ امریکہ اور ایران کے بیچ میں نیوکلیر (Nuclear) کی وجہ سے پرابلم چل رہی تھی۔ امریکہ نے ایران پر پابندی لگائی تھی۔ میرے جہاز کا نام بھی بدل دیا گیا تھا۔ پہلے اس کمپنی کے ہر جہاز کے نام کے آگے ال (Al) لگایا جاتا تھا اور سب مسلم کے نام تھے۔ امریکہ اور یوروپ کی پابندی کی وجہ سے ان جہازوں کو کارگو (Cargo) نہیں ملتا تھا اسی لیے انہوں نے کمپنی کا نام، کمپنی کی جگہ ایران سے دوبئی میں شفٹ (Shift) کیا تھا۔ میرے جہاز کا نام M. V. Glory انگلش نام کر دیا تھا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ یہ جہاز مسلمانوں کا ہے۔ مگر اٹلی والوں نے ہمارا پہچان لیا۔ جہاز میں پندرہ بیس (15-20) دن بعد کھانے کا سامان ختم ہو جاتا ہے۔ سامان اتنا ہی بھرا ہوتا ہے جتنا ایک دیش سے دوسرے دیش پہنچنے میں وقت لگتا ہے۔ فرض کرو اگر پندرہ دن کا سفر ہے، تو سامان بیس پچیس (20-25) دن کا بھرا جاتا ہے احتیاطاً دس (10) دن کا زیادہ بھرا جاتا ہے۔ کیونکہ جہاز کا کبھی انجن خراب ہو سکتا ہے، کبھی طوفان کی وجہ سے لیٹ ہو جاتا ہے۔ جہاز میں کھانے کا سامان ختم ہو گیا تھا۔ اٹلی والوں نے بولا کوئی بھی ایرانی آدمی جہاز کی سیڑھی سے نیچے نہیں اترےگا۔ انڈین نیچے اتر سکتے ہیں، باہر جا سکتے ہیں۔ میں اور میرا دوست سنتھیو جو کرسچن تھا ہم دونوں کو کیپٹن نے اوپر بلایا اور بولا کھانے کا پرابلم ہے، راشن پورا ختم ہو گیا ہے۔ کارگو خالی ہونے کے بعد ہم لوگ جہاز مالٹا (Malta) میں روک دیں گے، وہاں سے راشن بھریں گے، مالٹا والوں سے ایران کی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ جب تک آپ لوگ باہر سے جا کر سامان لے کر آؤ۔ ہم دونوں کو باہر بھیجا گیا، ہم دونوں اٹلی میں باہر گئے اور کھانے کا سامان لے کر آئے ورنہ شاید سب بھوکے رہ جاتے۔ مجھے موقع ملا، اب میں نے ان

ایرانیوں کو جواب دیا اب امریکہ کیسا ہے؟؟ اگر ہم لوگ آج باہر نہیں جاتے تو آپ لوگ امریکہ کی وجہ سے بھوکے مرجاتے۔ کچھ لوگوں کو میری بات سمجھ میں آئی، کچھ لوگوں کو غصہ آگیا۔ جہاز مالٹا گیا مجھے جہاز سے وقت سے پہلے اتارا گیا اور یہ میری زندگی کا پہلا جہاز تھا جس میں میرے پانچ دانت خراب ہوگئے تھے اور میں نے انڈونیشیا میں جا کر ڈریل کر کے فل اپ (Fill-up) کرایا تھا۔ نو مہینے کا کانٹریکٹ (Contract) تھا۔ پانچ مہینے میں واپس آگیا۔ آج تک انڈیا اور دوسرے ممالک کے کئی لوگوں کے ساتھ کام کیا، ان کے طریقے کا کھانا کھایا آج تک میرے بیس (20) جہاز ہو چکے ہیں۔ کسی جہاز میں میرے کوئی دانت خراب نہیں ہوئے صرف اسی جہاز میں خراب ہوا اور میں نے پانچ دانت ایک ساتھ فلنگ (Filling) کرایا، مجھے کیا کھلایا جاتا تھا یا میرے کھانے میں کیا ڈالا جاتا تھا یہ اللہ ہی جانتا ہے اور جس کسی نے بھی ڈالا ہوگا اللہ سب کو اچھی توفیق دے۔ یہ میں نے آپ کو اپنی اسٹوری (Story) بتایا مگر آج کی تاریخ میں یہ شیعہ اور سنیوں کی نفرت میں دنیا میں ہزاروں مسلمان مر رہے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں کہا جائے کہ لوگ شیعہ، سنی کو لڑا رہے ہیں اور ہمارے آپسی جھگڑوں کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سنیوں کو ہتھیار دے رہے ہیں، کبھی شیعوں کو اپنا ہمدرد بتاتے ہیں، بڑے ہی چالاکی سے دونوں کے بیچ نفرت بڑھائی جارہی ہے جب عراق اور سیریا میں لوگ مارے جاتے ہیں، تو کتنے مسلم مارے گئے، یہ نہیں بتایا جاتا ہے کتنے شیعہ مرے، کتنے سنی مرے، یہ کہاں جاتا ہے؟ آج کل مسجد میں بھی بلاسٹ ہوتے ہیں وہ بھی فرقے کے نام سے ہی بتایا جاتا ہے کہ کس کی مسجد میں بلاسٹ ہوا شیعہ یا سنی کی۔

شیعہ، سنی کوئی بڑا پرابلم نہیں ہے۔ ہم ایک ہی خاندان سے ہیں۔ اور ہم سب ایک تھے۔ جس طرح کسی کا باپ مرجاتا ہے، تو بچے بکھر جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر میرے نانا محمد تھے۔ ان کی میرے مروڈ تعلقہ میں پہلی ٹرانسپورٹ تھی۔ ممبئی میں مسجد بندر میں ٹرانسپورٹ کا آفس تھا۔ اچھی خاصی پوزیشن (Position) تھی یا یوں کہئے کہ امیر تھے۔ بلڈ پریشر ہائی (Blood Pressure high) ہونے کی وجہ سے دماغ کی نس پھٹ گئی۔ نانا کا انتقال ہوگیا۔ میرے ماموں لوگ چھوٹے تھے۔ لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ ٹرک (Truck) بھی چلے گئے، آفس بھی چلی گئی، بچوں پہ غریبی آگئی۔ یا یوں کہئے حالت خراب ہوگئی۔

کبھی کبھی کچھ لوگوں کے باپ کا انتقال ہوتا ہے، تو بچے سمجھدار ہوتے ہیں۔ جو کچھ باپ چھوڑ کر جاتا ہے اس کے بٹوارے کے لیے جھگڑا ہوتا ہے۔ اگر باپ کچھ کمائی کا ذریعہ چھوڑ کر جاتا ہے، جیسے دکان یا بزنس (Buisness) جو اچھی خاصی چل رہی ہے، اگر چار بھائی ہے تو وہ دکان کس کی؟ یا وہ دکان کس کو ملنا چاہئے؟ اس بات پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی بات اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جھگڑا پولس اسٹیشن (Police Station) تک چلا جاتا ہے۔ چار بھائی ایک ساتھ مل کر ایک دکان اتفاق اور پیار ومحبت سے نہیں چلا سکتے۔ اور اگر چاروں نے مل کر چلانے کی کوشش بھی کی تو چاروں میں ایک ایماندار نہیں ہوتا۔ پیسے کی بات پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ بے ایمانی کی وجہ سے چاروں بھائیوں کی اگر شادی ہوگئی ہے تو ان کی بیویوں کی آپس میں نہیں جمتی۔ آج کل کی لڑکیوں کو شادی کے بعد جلد سے جلد الگ ہونا ہے۔ الگ رہنے میں اپنی بھلائی سمجھتی ہیں۔ چاروں بھائی کے جھگڑے کی وجہ سے ان کی بیویوں کی وجہ سے لوگ الگ ہوجاتے ہیں۔ چاروں بھائی ایک گھر میں یا ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے۔ ماں کا بھی بٹوارہ ہوجاتا ہے۔ کوئی ماں کو اپنے ساتھ میں رکھنا چاہتا ہے تو جھگڑے۔ کسی کی بیوی ماں کو رکھنا نہیں چاہتی تو جھگڑے۔ ایک ماں چاروں بچوں کو ایک ساتھ پالتی ہیں، چاروں بچے ایک ماں کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ کبھی ماں کی نظر میں چاروں بچے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ماں کا پیار بھی کسی ایک بچہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی اس بات پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی کچھ گھروں میں باپ بڑا عزت دار ہوتا ہے۔ کسی جماعت کا صدر یا سیکریٹری (Secratory) ہوتا ہے۔ یا کسی پارٹی کا صدر ہوتا ہے۔ یا کسی پارٹی کا لیڈر ہوتا ہے۔

باپ کے انتقال کے بعد باپ کی جگہ کون لے گا؟ باپ کی کرسی پر کون بیٹھے گا؟ اس بات پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ ایک بولتا ہے باپ مجھے زیادہ پسند کرتا تھا، دوسرا بولے گا باپ نے مجھے ان کی جگہ لینے کو کہا تھا۔ ماں اس کے پسندیدہ لڑکے کا نام لے گی۔ کرسی کے نام پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسے آدمی کی جگہ اس کے خاندان سے کوئی لیتا ہے۔ یا باہر سے کوئی جگہ لیتا ہے، یا قوم کے لوگ آپس میں کوئی اور چنتے ہیں۔ کبھی کوئی آدمی اپنی الگ پارٹی بناتا ہے، لوگ اس پارٹی میں چلے جاتے ہیں اور اکثر ایسی پارٹی کا لیڈر محمد علی جناح جیسا ہوتا۔ ایسے لیڈر کی وجہ سے ہماری قوم ٹکڑوں میں بٹ جاتی ہے۔ ایسے لیڈر پاکستان بناتے ہیں۔ اس کے بعد لوگ بنگلہ دیش بناتے ہیں۔ مسلمان الگ الگ حصوں میں

تقسیم ہو جاتے ہیں۔

پنکج اداس کی غزل۔ اس غزل میں انھوں نے دادا کا زمانہ کیسا تھا؟ والد کا دور کیا تھا؟ آج ہمارا وقت کیسا ہے؟ اور ہماری آنے والی نسل اور موجودہ بچوں کا مستقبل کیسا ہوگا؟ بہت ہی اچھی طرح بتایا ہے۔

دادا کا دور

دکھ سکھ تھا ایک سب کا اپنا ہو یا بیگانہ   ایک وہ بھی تھا زمانہ، ایک یہ بھی ہے زمانہ
دادا حیات سے تھے جب مٹی کا ایک گھر تھا   چوروں کا کوئی کھٹکا نہ ڈاکوؤں کا ڈر تھا
کھاتے تھے روکھی سوکھی سوتے تھے نیند گہری   شامیں بھری بھری تھی آباد تھی دوپہری
سنتوش تھا دلوں کو، ماتھے پہ بل نہیں تھا   دل میں کپٹ نہیں تھا آنکھوں میں چھل نہیں تھا
تھے لوگ بھولے بھالے لیکن تھے پیار والے   دنیا سے کتنی جلدی سب ہو گئے روانہ

والد کا دور

ابا کا وقت آیا، تعلیم گھر میں آئی   تعلیم ساتھ اپنے، اعضاء بھی چار لائی
آگے روایتوں سے بڑھنے کا دھیان آیا   مٹی کا گھر ہٹا، تو پکا مکان آیا
دفتر کی نوکری تھی، تنخواہ کا تھا سہارا   مالک پہ تھا بھروسہ، ہو جاتا تھا گذارا
پیسے اگرچہ کم تھا، پھر بھی نہ کوئی غم تھا   کیسا بھرا پرا تھا اپنا غریب خانہ

میرا دور

اب میرا دور ہے، یہ کوئی نہیں کسی کا   ہر آدمی اکیلا ہر چہرا اجنبی سا
آنسو نہ مسکراہٹ، جیون کا حال ایسا   اپنی خبر نہیں ہے مایا کا جال ایسا
پیسہ ہے مرتبہ ہے عزت بھی وقار بھی   نوکر ہیں اور چاکر، بنگلہ بھی کار بھی ہے
زر پاس ہے زمین ہے لیکن سکوں نہیں ہے   پانے کے واسطے، کیا کیا پڑا گنوانا

میرے بچوں کا اور ان کے بچوں کا دور

اے آنے والی نسلوں اے آنے والوں لوگوں   بھوگا ہے ہم نے جو کچھ، وہ تم کبھی نہ بھوگو
جو دکھ ساتھ تھا اپنے تم سے قریب نہ ہو   پیڑا جو ہم نے جھیلی، تم کو نصیب نہ ہو
جس طرح بھیڑ میں ہم زندہ رہے اکیلے   وہ زندگی کی محفل، تم سے نہ کوئی لے لے

تم جس طرف سے گذرو میلہ ہو روشنی کا   راس آئے تم کو موسم، اکیسویں صدی کا
ہم تو سکوں کو ترسے، تم پر سکوں برسے   آنند ہو دلوں میں جیون لگے سہانا

جو کچھ آج ہمارے گھروں، ہمارے خاندانوں میں، ہمارے سماج میں، ہماری قوم میں ہو رہا ہے، اس کی شروعات ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال ہو جانے کے بعد سے ہوا انہوں نے ایک باپ کی طرح ایک قوم بنائی جس کو ہم مسلم کہتے ہیں۔

ایک خاندان بنایا جسے ہم اسلام کہتے ہیں۔ ہم ایک خاندان کی طرح تھے۔ باپ، بیٹے، چچا، بھتیجے، سسرے، داماد سارے ایک جگہ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ کوئی جھگڑا نہیں تھا اسلام ایک خاندان کی طرح تھا۔ جیسے ہی آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا سب سے پہلا جھگڑا ان کی جگہ کون لے گا؟ مسلمانوں کا امیر کون بنے گا؟

KHILAFAH
UNITE AS ONE UMMAH

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال کے دن سے آج تک کے خلیفوں کا دور

۔ امیر المومنین جسے خلیفہ بھی کہتے ہیں۔ خلیفہ کا مطلب ہوتا ہے لیڈر، چنانچہ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ حضرت علیؓ کو پہلا خلیفہ بنایا جائے کیونکہ وہ آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے اور داماد بھی تھے۔ باقی لوگوں کا کہنا تھا کیا الیکشن کرتے ہیں۔ سب کی رائے لیتے ہیں جو طریقہ آپ ﷺ کا تھا اس طریقے سے لوگوں نے آپس میں صلاح و مشورہ کیا اور حضرت ابو بکر کو آپ ﷺ کے بچپن کے دوست بھی تھے ان سے عمر میں بڑے تھے اور ان کے سسرے بھی تھے۔ زیادہ تر لوگوں نے ان کو اپنا خلیفہ چنا کچھ لوگ ناراض تھے کیونکہ وہ حضرت علیؓ کو پہلا خلیفہ بنانا چاہتے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے انتقال کے بعد سے انگلش کیلنڈر کے حساب سے ۶۳۲ سے ۶۳۴ تک خلیفہ تھے، اس کے بعد انھوں نے اپنی موت سے پہلے حضرت عمر کو اپنا اگلا خلیفہ چنا۔ حضرت عمر بھی آپ ﷺ کے سسرے تھے۔ ان کی بیٹی سے بھی آپ ﷺ نے شادی کی تھی۔ اس فیصلے سے بھی بہت سے لوگوں کو تکلیف ہوئی۔ حضرت عمرؓ کا کام کرنے کا طریقہ الگ تھا۔ انہوں نے

ٹیکس برابر وصول کیا اور بیت المال کو بھر دیا۔ ان میں انسانیت بہت تھی، اپنی سواری پر غلام کو بٹھاتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے تھک جاتے تھے تو غلام پیدل چلتا تھا۔ اسرائیل جا رہے تھے، بستی قریب تھی غلام کی باری سواری پر چلنے کی تھی غلام نے حضرت عمر کو سواری پر بیٹھنے کو کہا، کیونکہ بستی کے لوگ غلطی سے غلام کو حضرت عمرؓ سمجھیں گے۔ بہت سارے لوگوں کو حضرت عمرؓ سے تکلیف تھی، لوگوں نے ان کو مارنے کا پلان بنایا ان کے وقت مکہ اور مدینہ میں کسی غیر مسلم کو اجازت نہیں تھی، ایک نجار (کارپینٹر) اور لوہار کا کام کرنے والا پارسی آدمی تھا۔ جو وائنڈ مل (Wind Mill) بناتا تھا، ان کے مذہب کے ماننے والوں کو انگلش میں (zorastrian) کہتے ہیں۔ اس آدمی کا نام (piroz nahavandi) تھا۔ اسے (Abululu) بھی کہتے تھے۔ اس آدمی کو مکہ اور مدینہ میں آنے کی اجازت تھی، اس آدمی نے یا یوں کہیے کہ اس آدمی کے ذریعہ حضرت عمر کو دھوکے سے تلوار سے مارا گیا، صبح فجر کا وقت تھا (umar ibnal-khattab) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے، مسجد نبوی میں یہ آدمی کونے میں چھپ کر بیٹھا تھا۔ نماز کے درمیان اس آدمی نے حضرت عمر پر حملہ کیا، لوگ اس آدمی کو پکڑنے گئے، تو تقریباً ۱۰ لوگوں کو زخمی کر گیا اور سب سے بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ وہاں سے بچ

onsofsunnah.com

'Omar Koshan' (Omar killing festival)/'Farhat Al-Zahra' ('The joy of Fatimah') - the Celebration of Omar's death and the veneration of his suicide murderer, Abu Lu'lu'ah the Majoosi (Zoroastrian), in KARBALA/IRAQ Hawzah

حضرت ابولولوؑ
صلوات

کر نکل گیا اور لاسٹ (LAST) تک زندہ تھا۔ قدرتی موت مرا۔ ایران (Iran) میں کاشان میں ایک جگہ ہے جہاں اس کی قبر بنائی گئی ہے اور درگاہ بنائی گئی ہے۔ ہر سال اس کا جشن منایا جاتا ہے۔ اور یہ آدمی مسلم بھی نہیں تھا پھر بھی اسکی قبر بنائی گئی۔ حالانکہ ان کے پارسی مذہب میں مرنے کے بعد ان کی body (شریر) کو کھلے کوئیں، میں رکھا جاتا ہے، جسے چیل کوے کھاتے ہیں اس آدمی کی درگاہ بنائی گئی اس درگاہ کو توڑنے کے لیے، کئی سنی مسلم نے ایران سے کہا، مگر ایران والے اسکی قبر کو توڑنے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں۔ کچھ لوگوں کو اس پر فخر ہے، کہ اس نے حضرت عمر کو مارا، اس آدمی کا انٹرنیٹ (internet) پر جس طرح فوٹو دکھایا گیا ہے، اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھتا ہے اور اشارے سے یہ بتا رہا ہے کہ میں نے حضرت عمر کو مارا آپ لوگ چاہیں تو انٹرنیٹ (internet) پر pirovz nahavand یا abululu ٹائپ کر کے، اس کا فوٹو اور اس کی درگاہ کا فوٹو دیکھ سکتے

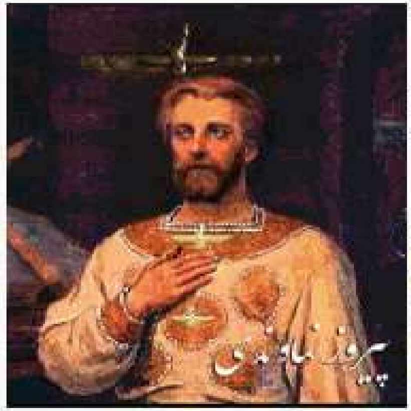

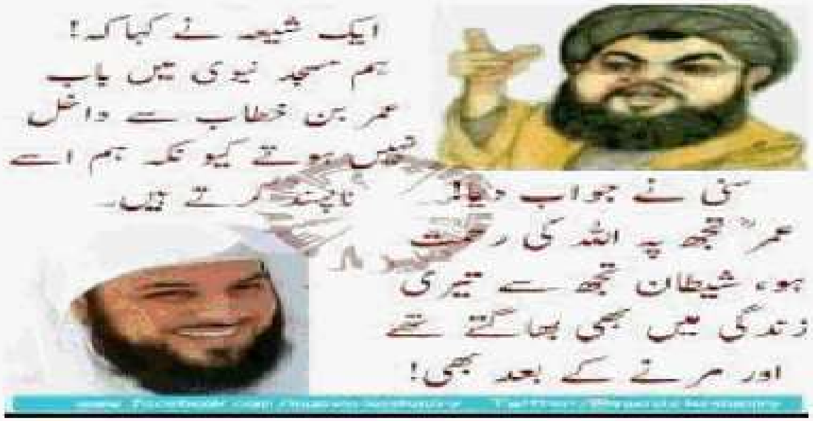

ایک شیعہ نے کہا کہ!
ہم مسجد نبوی میں باب عمر بن خطاب سے داخل نہیں ہوتے کیونکہ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔

سنی نے جواب دیا!
عمرؓ تجھ پہ اللہ کی رحمت ہو، شیطان تجھ سے تیری زندگی میں بھی بھاگتے تھے اور مرنے کے بعد بھی!

ہیں۔ باقی مسلمانوں کا کہنا یہ ہے کہ پہلا فتنہ حضرت عثمانؓ کے قتل سے ہوا، لیکن میں سمجھتا ہوں شروعات حضرت عمرؓ سے ہوئی حضرت عمر ۶۳۴ سے ۶۴۴ تک خلیفہ تھے۔ وہ دو دن تک بستر پر تھے، وصال سے پہلے ۶ لوگوں کو بلایا، اگلا خلیفہ چننے کے لئے ان ۶ لوگوں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱) حضرت علی (Hazrat Ali)
۲) عثمان بن عفان (Usman bin Affan)
۳) عبدالرحمٰن بن عوف (Abdul Rehman bin auf)
۴) سعد ابن ابی وقاص (saad ibne abi waqqas)
۵) زبیر (Zubair)
۶) طلحہ (Talhah)

ان ۶ لوگوں میں فیصلہ ہوا کہ عثمان ابن عفان کو اگلا خلیفہ چنا گیا، حضرت عثمان آپ ﷺ کے داماد تھے۔ ان کی بیٹی سے انہوں نے شادی کی تھی۔ یہ تھوڑے نرم مزاج کے تھے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے قرآن بھی لکھا ہے۔ ان کے فیصلے سے بھی کچھ لوگوں کو تکلیف تھی۔ ان کے گھر میں آ کر کچھ لوگوں نے حملہ کیا اور ان کو بھی مار دیا گیا۔ مسلمانوں کے حساب سے پہلا فتنہ یہاں سے شروع ہو گیا۔ لوگ مار کر بھاگ گئے حضرت عثمان ۶۴۴ سے ۶۵۶ تک خلیفہ تھے۔ ان کو کس نے مارا، یہ بات ابھی تک راز (suspense) ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مصری (mysri) لوگوں نے مارا، مگر کسی کا نام نہیں لیا گیا تعجب کی بات ہے کہ امیر المومنین مسلمانوں کے خلیفہ کو لوگ گھر میں گھس کر مارتے ہیں اور پتہ نہیں چلا کہ کس نے مارا ان کے انتقال کے بعد کئی لوگوں کو غصہ آ گیا لوگ غصہ میں تھے، ان کے بعد حضرت علیؓ ابن ابی طالب (Hazrat Ali ibne Abi Talib) خلیفہ بنے، حضرت علی آپ ﷺ کے داماد بھی تھے۔ ان کے وقت میں لوگ حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینے کی بات کر رہے تھے، ان کے وقت میں لوگ پوری طرح سے دو حصوں میں تقسیم ہونا شروع ہو گئے۔ حضرت معاویہ اور حضرت علی کے بیچ، حضرت عثمان والی بات کو لیکر کچھ غلط فہمی کی وجہ سے لڑائی بھی ہوئی۔ حضرت علی نے ریزائن دیا، حضرت علی اور حضرت معاویہ میں آپس میں صلح ہو گئی۔ اگلا خلیفہ حسن کو بنایا گیا۔ کچھ دنوں بعد حضرت علی کو عبدالرحمٰن ابن ملجم (Abdul Rehman Ibne Muljim) نے فجر کی نماز میں مارا۔ عبدالرحمٰن خارجی (Kharijit) تھا، جسے لوگ عبادیاس (Ibadiyyas) بھی کہتے ہیں۔ جو آج مسلمانوں کا تیسرا فرقہ ہے۔ حضرت علی 656-661 تک خلیفہ تھے ۲۱ رمضان کو ان کا انتقال ہو گیا، بعد میں امام حسن نے ان کی موت کا بدلا لیا عبدالرحمٰن ابن ملجم کو مار دیا، سوچنے والی بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو مارنے والے کو مار دیا گیا، جو بہت اچھی بات ہے۔ مگر حضرت عمر کو مارنے والا آخر تک زندہ تھا۔ قدرتی موت مرا جس کی قبر بنائی گئی، جو آج ایران میں ہے مجھے اس بات کا دکھ اور افسوس ہے۔

ان چاروں خلیفوں کو خلفاے راشدین (Rashidin Khalifa) کہتے ہیں۔

1) Abu Bakr As-Siddiq
2) Umar ibne Al- Khattab
3) Uthman Ibne Affan
4) Ali Ibne Abi Talib

چاروں کا تعلق (رشتہ) آپ ﷺ سے تھا۔ دو کی بیٹیوں سے آپ ﷺ نے شادی کی اور دو کو اپنی بیٹیاں دی۔ ایک خاندان کی طرح تھے۔

حضرت حسن کچھ دن تک خلیفہ تھے، پھر حضرت معاویہ کو انہوں نے اپنا خلیفہ چنا۔ جو اس وقت سیریا (شام) میں گورنر تھے، جہاں آج لڑائی چل رہی ہے۔ سیریا (Syria) کئی معنوں میں اسلام کی تاریخ کی یاد دلاتا ہے۔ یہاں سے آپ ﷺ نے تجارت شروع کی، حضرت معاویہ کے امیر المومنین بننے کے بعد مسلمان دو ٹکڑوں میں بٹ گئے، شیعہ اور سنی۔ سنی مسلمان حضرت معاویہ کے ساتھ تھے اور خلیفہ پر یقین رکھتے تھے، شیعہ مسلمان نے امام کو ہی اپنا خلیفہ بنایا ان کے لیے امام ہی خلیفہ ہیں۔ لوگ امام اور خلیفہ میں بٹ گئے۔ خلیفہ حضرت معاویہ تھے امام حضرت حسین تھے۔ شیعوں کی کتاب کے حساب سے حضرت حسن کو ان کی بیوی نے زہر دیکر مارا۔ حضرت معاویہ نے اگلا خلیفہ اپنے بیٹے یزید کو چنا۔ ایک طرف خلیفہ یزید تھا۔ اس خلیفہ کے دور کے امیدس (Ummayads) خلیفہ کہتے ہیں۔ دوسری طرف امام حسین شیعوں کے امام تھے۔ حضرت حسین نے یزید کی مخالفت کی تھی۔ کئی لوگ یزید کے خلاف تھے حضرت حسن امیہ (Ummayad) خلیفہ کے خلاف ہو گئے،

امید خلیفہ میں اور حسین کی آرمی (Army) میں حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد لڑائی ہوگئی جسے ہم کربلا کی لڑائی کہتے ہیں۔ امیاد آرمی کی طرف سے یہ چار لوگ تھے۔

امیاد آرمی (Ummayad Army) کا خلیفہ یزید تھا، مگر یزید کربلا کی لڑائی میں موجود نہیں تھا۔ Ummayad Army

1) Ubaidullah Ibne Ziyad
2) Umar Ibne Saad
3) Shimr Ibne Thil Jawshan
4) Al Hurr Ibne Yazid A. Tamimi

یہ لڑائی کے وقت میں Al Hurr Ibne Yazid A. Tamimi حسین کی طرف ہو گیا۔

امام حسین کی طرف سے آرمی

1) Imam Hussain Ibne Ali
2) Al Abbas Ibne Ali
3) Habib Ibne Muzahir
4) Zuhayr Ibne Ayan

دونوں کے بیچ میں لڑائی ہوگئی۔ حضرت حسین کی طرف سے لوگ کافی کم تھے۔ اور نہ یہ لوگ لڑائی کی نیت سے آئے تھے۔ ایک طرح سے کہا جائے تو دھوکے سے مارا گیا اور حضرت حسین کی طرف سے صرف بہتر (۷۲) لوگ تھے اور دوسری طرف کے لوگ کافی زیادہ تھے۔ Shimr Jawshan Ibne Thil نے امام حسین کا سر قلم کر دیا، جو بہت ہی بڑی دکھ کی بات ہے۔ سنی مسلمان بھی اس حادثے کو بہت ہی دکھ بھرا حادثہ سمجھتے ہیں۔ سنی مسلم اس دن روزہ بھی رکھتے ہیں افسوس جتاتے ہیں۔ کوئی بھی سنی مسلم اپنے بچے کا نام یزید نہیں رکھتا۔ علی، حسین، حسن، فاطمہ تقریباً ہر سنی مسلم خاندان میں نام ملیں گے۔ عراق کے صدام حسین کے نام کے آگے بھی حسین تھا اور مجھے خود بھی کربلا والی لڑائی سے بہت دکھ ہے۔ بہت ہی غلط ہوا۔

شیعہ مسلم اس دن ماتم کرتے ہیں۔ کچھ دیشوں میں جیسے انڈیا (India)، پاکستان

(Pakistan)، افغانستان (Afghanistan) میں لوگ ماتم کرتے ہیں۔ زنجیر جس میں تیز چھری لگی ہوتی ہے، اس سے بدن یا پیٹھ پر مار کر ماتم کرتے ہیں۔ ایران اور عراق میں بھی جگہ ایسے نہیں ہوتا۔ اور اسے انگلش میں Self Flagellation کہتے ہیں۔ Roman Chatholicism بھی لوگ ایسا کرتے ہیں۔ ان کی کچھ اور وجہ ہے۔ شیعہ مسلم اس جگہ (کربلا) کی مٹی کا پتھر بنا کر، اس پر سر رکھ کر سجدہ کرتے ہیں۔ شیعہ مسلم کا دکھ منانے کا طریقہ الگ ہے۔ دونوں کو یوم عاشورہ محرم کے دسویں دن میں، جو ہوا اس کا دکھ مناتے ہیں۔ اس دن کے بعد شیعہ اور سنی میں نفرت زیادہ بڑھ گئی۔ دونوں بالکل الگ ہو گئے، اس کے بعد خلیفوں کا سلسلہ جاری تھا۔ مگر شاہی گھرانہ سسٹم (Dynasty) چالو تھا۔ اور دوسری طرف اماموں کا بھی سلسلہ چالو تھا۔ پہلے جو چار خلیفہ ہوئے انہیں

(ا) خلفائے راشدین (Rashidun Caliphs)

کہتے ہیں انہوں نے 632 سے 661 تک حکومت کی، مکہ اور مدینہ میں پورے مسلمان ان سے بہت (متفق) تھے۔ اس کے بعد حضرت حسن بنے، پھر انہوں نے معاویہ کو دیا۔ معاویہ تک سب کچھ ٹھیک تھا۔ معاویہ سے دوسرے خلیفوں کی شروعات ہوگئی جسے Ummayed Caliphs کہتے ہیں۔ یہ سیریا (Syria) سے حکومت کرتے تھے۔ معاویہ کے بعد یزید خلیفہ بنا۔ یزید کے بعد اس کا بیٹا۔ ایسا خلیفوں کا دور چلتا رہا۔

(۲) امیاد خلیفہ (Ummayed Caliphs)

حضرت 661 - 750 میں سیریا (دماکس) 661 - 750 / 1031 Damascus معاویہ کو لے کر 14 خلیفہ ہوئے۔ اس کے بعد کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو امیر (Emirs) کہلایا۔

Emirate of Cordoba کے آٹھ 8 Emirs بنے۔

(1) Emirs of Cordoba نے 756 - 929 تک حکومت کی۔ اس کے بعد پھر سے خلیفہ کہلانا شروع ہو گئے۔

Caliphs of Cordoba

ان کے خلیفہ بنے

Caliphs of Cordoba نے 929 سے 1031 تک حکومت کری۔ Cordoba جو جگہ (Area) ہے وہ آج Morrocco, Gibraltar (U.K.) Spain aur Portugal ہیں یہاں پر بھی مسلم خلفا نے حکومت کی۔ مگر آج Morrocco چھوڑ کر باقی تین پر عیسائیوں کا قبضہ ہے۔

Ibne Al Zubayr's Caliphs انہوں نے 684 سے 692 تک حکومت کی۔ ان کے بعد Abbasid Caliphs کا دور آیا۔ جنہوں نے بغداد (Baghdad) سے شروعات کی۔

(۳) عباسی خلیفہ (Abbasid Caliphs)

نے 750 1258 سے 1517 تک حکومت کی۔ یہ خلیفہ عراق، بغداد میں تھے۔ Caliphs of Baghdad 750 سے 1258 تک 37 Caliphs بغداد میں ہوئے۔ اس کے بعد لوگ Cairo(Egypt) میں چلے گئے۔ Caliph of Cairo 1261 سے 1517 تک حکومت کی ان کے 17 خلیفہ بنے۔ اس کے بعد شیعوں میں دو حصے ہو گئے۔ جس کا ذکر میں آگے کرنے والا ہوں۔ انہوں نے امام کے ساتھ ساتھ خلیفہ بھی کہلانا شروع کر دیا۔ انہیں اسماعیلی شیعہ کہتے ہیں۔ انہوں نے بی بی فاطمہ کے نام سے Fatimid Caliphs شروع کیا۔ (Fatimid Caliphate کو سنّی مسلمانوں نے نہیں مانا)۔

(۴) فاطمی خلیفہ (Fatimid Caliphs)

نے 1171 - 909 تک حکومت کی۔ ان کے 14 خلیفہ ہوئے۔ North Africa, Red Sea, Mediterrian Sea اس کے بعد Al Mohad Caliphs 1145 - 1269 نے حکومت کی ان کے 13 Caliphs ہوئے۔ انہوں نے بھی North Africa میں حکومت کی اس کے بعد Ottoman Caliph کا دور شروع ہو گیا۔

(۵) اوٹومن (ترکش) خلیفہ (Ottoman Caliphs)

1453 سے 1924 تک حکومت کی۔ ان کے 32 خلیفہ ہوئے۔ یہ لوگ Turkish تھے، بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو سلطان (Sultan) کہنا شروع کر دیا۔ یہ خلیفہ سے سلطان

ہو گئے۔ بڑے پیمانے پر اور سیاست کے حساب سے یہ آخری خلیفہ تھے۔ اس کا نام یہ تھا Abul Mecid II اس کے بیچ میں دنیا میں کچھ جگہ شاہی گھرانوں کا راج چلتا تھا۔ جیسے مغل (Mughal) ہمارے انڈیا میں آئے۔ شاہی گھرانے والے لوگ شیعہ بھی تھے اور سنّی بھی تھے۔ خلیفوں کے بارے میں اگر آپ کو معلومات چاہیے، تو انٹرنیٹ (Internet) پر List of Caliphs ٹائپ کرو

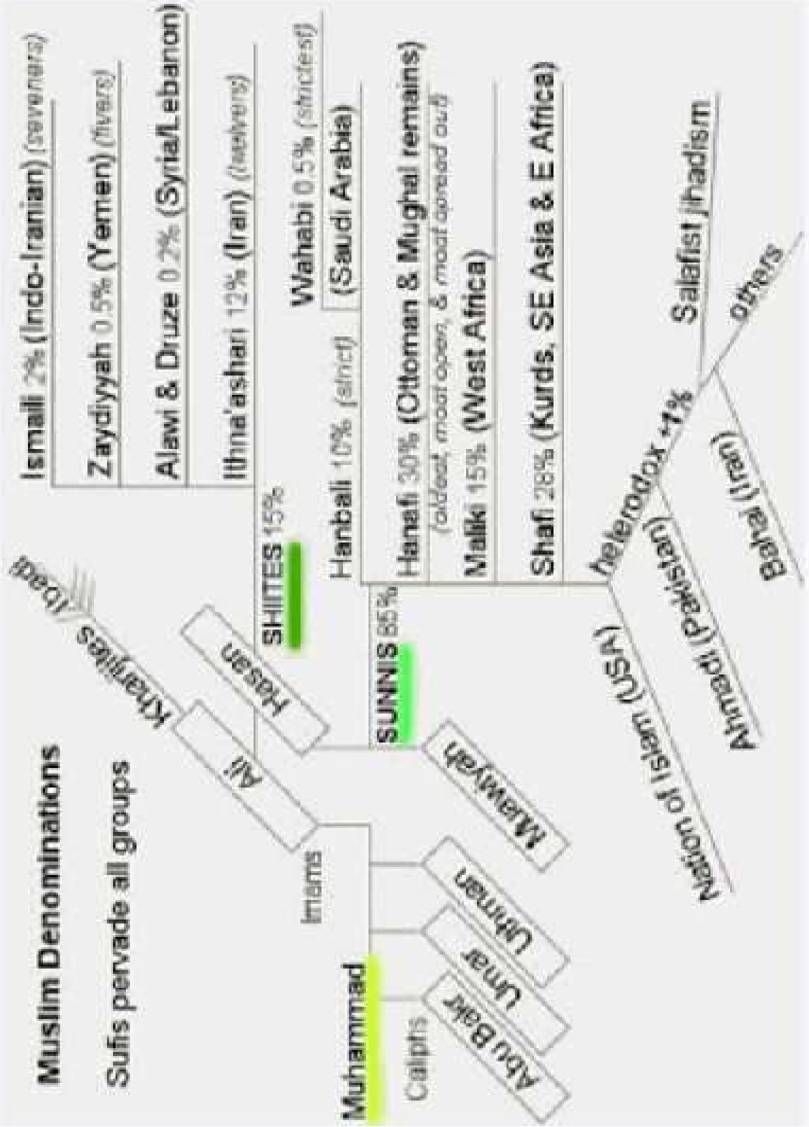
Muslim Denominations
Sufis pervade all groups
Muhammad
Caliphs
Abu Bakr
Umar
Uthman
Imams
Ali
Hasan
Muawiyah
Kharijites (Ibadi)
SHIITES 15%
Ismaili 2% (Indo-Iranian) (seveners)
Zaydiyyah 0.5% (Yemen) (fivers)
Alawi & Druze 0.2% (Syria/Lebanon)
Ithna'ashari 12% (Iran) (twelvers)
SUNNIS 85%
Hanbali 10% (strict)
Wahabi 0.5% (strictest)
(Saudi Arabia)
Hanafi 30% (Ottoman & Mughal remains)
(oldest, most open, & most spread out)
Maliki 15% (West Africa)
Shafi 28% (Kurds, SE Asia & E Africa)
heterodox <1%
Salafist jihadism
others
Nation of Islam (USA)
Ahmadi (Pakistan)
Bahai (Iran)

سارے نام آپ کو مل جائیں گے۔ اور کتنے مسلم راجاؤں نے دنیا میں حکومت کی اس کے لیے List of Sunni Muslim Dynasties aur List of Shia Dynasties ٹائپ کریں گے، تو آپ لوگوں کو بھی مسلم نواب، امیر، سلطان، بادشاہوں کے بھی نام ملیں گے۔ جس میں ہمارے مرود جنجیرہ کے نواب کا بھی نام ہے۔ Dynasties کا مطلب ہوتا ہے شاہی گھرانہ۔ یہ سب خلیفہ تھے حکومت کرنے والے تھے، کچھ خلفا انیسویں (19 C.E) کے بعد مذہبی خلیفہ ہو گئے جیسے احمدیہ خلیفہ (Ahmadiya **Ahmadiya Caliphs** اپنی قوم کا ایک طبقہ ہے جو شروع کے Rashidun خلیفوں کی طرح مانتا ہے۔ Mirza Ghulam Ahmed 1835 میں انڈیا میں پیدا ہوئے۔ 1889 میں انہوں نے اپنے آپ کو امام مہدی کہلایا۔ پھر کچھ دنوں بعد انہوں نے اپنے آپ کو عیسیٰؑ کہا۔ 1908 میں ان کا انتقال ہوا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ احمدیہ کا ماننا ہے کہ عیسیٰؑ آ کر چلے گئے۔ مرزا غلام احمد کی جگہ جو اپنے آپ کو عیسیٰؑ کہتے تھے ان کی جگہ Hakim Nooruddin نے لی۔ یہ احمدیہ کے خلیفۃ المسلمین بن گئے۔ ان سے Khalifatul Masiha کا دور چالو ہو گیا۔ 1,2,3,4، آج ان کا پانچواں Khalifatul Masiha کا نام مرزا مسرور احمد جو لندن میں رہتے ہیں۔ یہ وہ ہے جو احمدیہ خلیفہ 1908 سے آج ان کے خلیفہ کا دور چالو ہے۔

اس کے بعد آج کی تاریخ میں 2014 میں عراق اور سیریا کی جو لڑائی چل رہی ہے اس لڑائی کا جو سنّی مسلم لیڈر ابو بکر البغدادی نے اپنے آپ کو خلیفہ بنا کر پیش کیا۔ جو آج Islamic State Of Iraq and Syria جس کو short cut میں I.S.I.S کہتے ہیں۔ اس I.S.I.S کا خلیفہ ابو بکر البغدادی ہے۔ پھر سے خلیفہ کا دور شروع ہوا جہاں سے خلیفہ حضرت معاویہ کا دور ختم ہوا تھا۔ جہاں آج شیعہ سنّی کی لڑائی میں روزانہ کئی مسلم مارے جا رہے ہیں اور آج امریکہ بھی وہاں آ گیا ہے۔ جو شیعہ مسلمانوں کا ساتھ دے کر سنّیوں کو مار رہا ہے۔ یہ جو کچھ میں نے سمجھایا یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتقال کے دن سے آج تک کے خلیفوں کا دور ہے۔

اب ہم چلتے ہیں امام کی طرف۔ ویسے تو امام شیعہ اور سنّی دونوں میں

ہوتے ہیں۔ سنّیوں کے امام کا مطلب صرف نماز پڑھانے والا ہوتا ہے مگر شیعوں کے امام کا مطلب قوم کا لیڈر (Leader) بنتا اور نماز پڑھانے والا بھی ہوتا ہے۔ شیعہ اہل بیت سے اپنا امام چنتے ہیں۔ شیعہ مسلمانوں کے اہل بیت (Ahi-al-bayt) کا مطلب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بی بی فاطمہ، فاطمہ، حضرت علی اور ان کے بیٹے۔

سنّیوں کے اہل بیت کا مطلب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی سبھی بیویاں آخری بیوی حضرت عائشہ تک، حضور کی سب بیٹیاں فاطمہ، حضرت علی، امام حسن، امام حسین اور ابو طالب۔

شیعہ مسلمانوں کے بارہ امام ہیں، جنہیں Twelvers (Atna Ashri) امام کہتے ہیں۔

(1) Ali-Ibne-Abu-Talib
(2) Hasan-Ibne-Ali
(3) Hussain-Ibne-Ali
(4) Ali-Ibne-Hussain (Ali Zainul Abideen)
(5) Muhhamed-Al-Baqir
(6) Jafar Sadiq
(7) Mussal-Kazim
(8) Ali-Al-Rida (Ali Raza)
(9) Muhammed Al-Jawad
(10) Ali Al-Hadi (Ali Naqi)
(11)Hasan-Al-Askari
(12)Muhammed-Al-Mehdi

بارہواں امام شیعوں کے حساب سے دنیا میں کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ دجال آئیگا، عیسیٰؑ آئیں گے، تب بارہواں امام بھی آئیں گے۔ یہ بارہ Original پہلے شیعہ ہیں، ان کے بعد آیت اللہ (Ayatollah) کے نام سے ایران کے لیڈر چنے جاتے ہیں۔ ہر لیڈر کے نام کے آگے آیت اللہ ہوتا ہے۔ ان کے امام صرف 12 ہی ہیں۔

شیعہ میں سے ایک فرقہ نکالا گیا جسے زیدیہ (Zaidiyyah) شیعہ کہتے ہیں۔ Zaidiyyah کو Fivers امام کہتے ہیں۔ یہ لوگ صرف پانچ امام کو مانتے ہیں۔

(1) Ali Ibne Abu Talib

(2) Hasan Ibne Ali

(3) Husain Ibne Ali

(4) Ali Ibne Hussain (Zainul Aabedein)

(5) Zaid Ibne Ali

اوپر کے چار امام تک یہ لوگ باقی شیعوں جیسے ہی ہیں۔ پانچویں میں یہ لوگ بدل گئے۔ اور صرف پانچ اماموں کو ہی مانتے ہیں۔

شیعہ میں تیسرا فرقہ بن گیا۔ جسے اسماعیلی شیعہ کہتے ہیں۔ یہ لوگ سات امام کو مانتے ہیں۔ Seveners امام بھی کہتے ہیں۔

(1) Ali Ibne Abu Talib

(2) Hasan Ibne Ali

(3) Ali Ibne Hussain (Zainul Aabedein)

(4) Mohammed Al Baqir

(5) Jafar Sadiq

(6) Ismail Ibne Jafar

(7) Mohammed Ibne Ismail

ان کے حساب سے جو ساتواں امام ہیں وہ امام مہدی ہیں، جو پھر سے آئیں گے۔

عیسیٰ اور دجال کے وقت پھر اس میں سے ایک شیعہ (1) Fatimad شیعہ ہو گئے۔ جن کے 24 امام ہو گئے، پھر ان میں سے ایک اور (2) Mustaali شیعہ ہو گئے۔ جن کے 20 امام ہیں۔ ان میں سے ایک اور شیعہ نکلے جنہیں (3) Hafizi کہتے ہیں۔ ان کے 24 امام ہیں۔ ان میں سے اور شیعہ نکلے جنہیں (4) Tayyibi کہتے ہیں۔ ان کے 21 امام ہیں۔ اور باقی

Dai-al-Mutaq داعی جن کو یہ لوگ ملا بھی کہتے ہیں۔ جو ان کے لیڈر ہوتے ہیں۔ ان کے آج تک 53 داعی بنے اور آج بھی بھی داعی کا دور چالو ہے۔ انہیں

(1) Dawoodi Bohra

(2) Sulemani Bohra

(3) Alavi Bohra

(4) Jafari Bohra

(5) Hebitahs Bohra

(6) Atba-I Malak Bohra

(7) Progressive Dawoodi Bohra

India انڈیا میں ہم لوگ انہیں Bohri Muslim کہتے ہیں۔ یہ ہم باقی مسلمانوں سے کافی الگ رہتے ہیں، ان کی عورتوں کے برقعے کا کلر الگ ہوتا ہے۔ مردوں کی ٹوپی الگ ہوتی ہے۔ سب سے الگ بات یہ ہے کہ یہ لوگ عورتوں کی بھی ختنہ کرتے ہیں، جو باقی مسلمانوں میں نہیں ہوتی۔ (FGM) Female Genital Mutitation, Female Khatna (Circumcision) کہتے ہیں، آپ لوگ Internet پر بھی پڑھ سکتے ہو۔ ان کے بعد ایک شیعہ اور بنے جنہیں خوجہ (4) Nizari شیعہ کہتے ہیں۔ ان کے 49 امام ہیں۔ انہیں آغاخانی بھی کہتے ہیں۔ ان کا آخری آغاخان IV (Agha Khan) لندن میں تھے۔

Durziyyah شیعہ مسلمانوں کا ایک چھوٹا فرقہ ہے۔ جو اسماعیلیہ Ismailiya سے نکلا ہے۔ یہ لوگ الحکیم بن عمر کو اپنا امام مانتے ہیں۔ ان کے حساب سے یہی امام مہدی ہیں۔ جو قیامت سے پہلے آئیں گے۔ یہ لوگ باقی مسلمانوں سے الگ رہتے ہیں۔ ان کا رہن سہن تھوڑا الگ ہے۔ کوئی اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے۔ کوئی نہیں کہتا۔

جتنے بھی اوپر اماموں کے بارے میں لکھا ہوں، وہ سارے شیعہ اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔

آپ لوگ چاہتے ہو تو Internet انٹرنیٹ پر List of Shia Imam, List of Ismaili Imam دیکھ سکتے ہیں۔

آج کی تاریخ میں دنیا میں عورتیں بھی امام بن گئی ہیں۔ عورتیں عورتوں کی امام تھی تھیں۔ یہ ہم نے سنا تھا مگر عورتیں مردوں کے امام بن گئیں۔ عورتوں کے پیچھے مرد نماز پڑھ رہے ہیں۔ جس کی شروعات United State of America سے ہوئی ہے۔ باقاعدہ مسجدوں میں جمعہ کی نماز پڑھاتی ہیں اور مرد لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ American امام کا نام (1) Aamina Wadud دوسری شروعات United Kingdom میں ہوئی جسے ہم .U.K کہتے ہیں England دوسری اور امام کا نام Raheel Raza ہے جو .U.K کی ہے۔ تیسری شروعات Canada میں ہوئی کینیڈا کی مسجد میں بھی راحیل رضا نے نماز پڑھائی۔ چوتھی شروعات South Africa میں ہوئی، اس کا نام شمیمہ شیخ (Shamima Shaikh) ہے۔

آپ لوگ چاہے تو نیچے دے سایٹ(Site)پر انٹرنیٹ(Internet)پر دیکھ سکتے ہیں۔

(1) Women as Imam wikipedia the free encyclopedia

(2) Images for women Imam's

یہ آج ہماری قوم کا حال ہے۔ جو چیز باقی مسلمان آج تک نہیں کر پائے، جو مسلمانوں کے حساب سے غلط ہے۔ اس کی اجازت America, England, Canada, South Africa جیسے دیش دے رہے ہیں۔ عورتوں کو مردوں کا امام بنایا گیا عورتوں کو قاضی بنانے کی کوشش بھی ہندوستان میں شروع ہو گئی ہے۔

ایسا ہی کچھ حال خلیفہ کا بھی ہے۔ احمدیہ خلیفہ جو اپنے آپ کو امام مہدی اور عیسیٰ کہتے ہیں اور جن کا دور آج خلیفہ ا کی کا ہے وہ لندن میں ہے۔ شاید یہ اپنے آپ کو لندن میں محفوظ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ باقی مسلمانوں سے ہٹ کر ہیں۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ America, England, Canada, AfricaSouth اور جتنے بھی ان کا ساتھ دینے والے ممالک ہیں، نہ صرف مسلمانوں کو مار رہے ہیں، بلکہ اسلام کے طریقے کو بھی ختم کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایسی عورتوں کی امامت اور خلافت کی اجازت شاید ہی کوئی مسلم دیش دے گا۔ میں شیعہ اور سنی مسلمانوں سے کہتا ہوں 15

Minutes, 10 Minutes کی چھوٹی چھوٹی فلمیں بنائی گئی ہیں۔ 'The Arrivals Complete Series ان فلموں میں بتایا گیا ہے کہ دجال کیسے آئیگا؟ آج کی تاریخ میں دجال کے آنے کی نشانیاں کہاں سے ہے اور وہ کہاں سے آئیگا؟ بہت ہی اچھے طریقے سے بتایا گیا ہے۔ اس فلم کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ America, Israel, England ان ہی لوگوں میں سے دجال آئیگا۔ یہ لوگ بہت ہی چالاکی سے اسلام کو برباد کر رہے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کے پاس وقت ہے تو یہ فلم ضرور دیکھیں۔ ویسے تو Arrivals دوسری بھی فلم ہے مگر میں جو Arrivals کی بات کر رہا ہوں، یہ دس یا پندرہ منٹ کی Documentary Film ہے۔ اس Series کی آخری فلم امام مہدی پر بنی ہے۔ The arrival in Urdu میں بھی ہیں ویسے قرآن میں دجال اور امام مہدی کا نام نہیں ہے۔

اگر میں اپنی کتاب فارسی اور عربی میں چھپوانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو میں ایران کے آیت اللہ جو آج President ہے۔ ان سے التجا کروں گا کہ شیعہ مسلم جو America کو اپنا دوست سمجھتے ہیں، تو وہ اس بات کو سمجھے اور سنی مسلم کے لیڈر خلیفہ Abubakr Al Baghdadi سے بھی التجا کروں گا، کہ آپ لوگ اس بات کو سمجھیں۔ Abubakr Siddiq آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے خلیفہ تھے اور آج اتفاق سے .I.S.I.S کے خلیفہ کا نام بھی ابوبکر ہے۔ ابوبکر صدیق کے وقت سے اسلام میں دراڑ شروع ہو گئی۔ میں آج کے ابوبکر بغدادی سے Request کرتا ہوں، کہ جس طرح ہم سب پہلے ایک خاندان جیسے تھے اس طرح ہو جائے۔ شیعہ سنی حج ایک جگہ کرتے ہیں وہاں ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ہمارا کعبہ ایک ہے۔ اللہ ایک ہے، رسول ایک ہے، قرآن ایک ہے تو پھر یہ ہمارے امام اور خلیفہ کا جھگڑا کیوں؟ ہم مسلمانوں کو دوسرا آ کر مارتا ہے، جب ہم حج کے وقت ایک ہو سکتے ہیں، ایک جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں تو ہماری مسجدیں الگ کیوں؟ قتل تو حضرت عمر اور حضرت عثمان کو بھی کیا گیا، حضرت علی اور حسین کو بھی کیا گیا تو ماتم صرف حضرت علی اور حضرت حسین کا کیوں؟ دیکھا جائے تو یوم عاشورہ کے دن ماتم کر کے شیعہ اور سنی میں نفرت اور بڑھ جاتی ہے، کیا حضرت عثمان اور حضرت عمر ہمارے خلیفہ نہیں تھے؟ کیا وہ مسلم نہیں تھے؟ ہم سب ایک ہیں۔ سارے خلیفہ ہمارے تھے، ہم لوگوں میں فتنہ ڈالا گیا

یہود و نصریٰ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے ! القرآن !
قرآن کا ہر فرمان سچا ہے !
اس پیغام کو ضرور شئیر کریں !

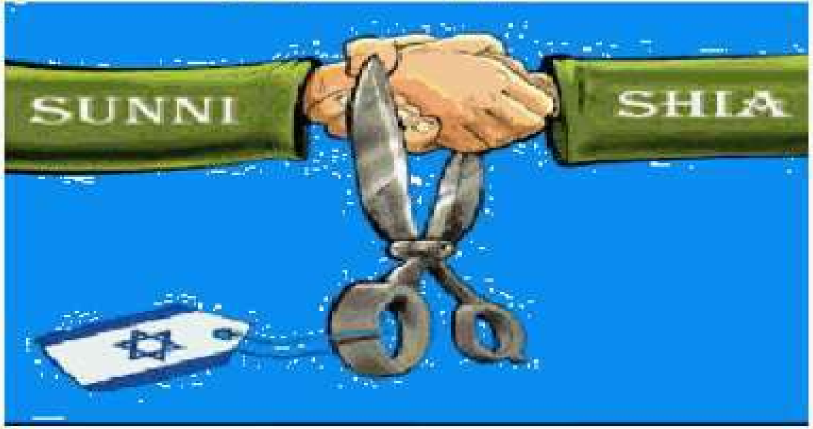

ہے۔ یہودی اور کرسچن (Yahoodi aur Christian) اس وقت بھی ہمارے دشمن تھے اور آج بھی ہمارے دشمن ہے۔ حضرت عمرؓ والی بات پر اگر آپ لوگ سوچو تو میں سمجھتا ہوں، بہت بڑی سازش تھی مسلمانوں میں جھگڑا لگانے کی۔ سب سے پہلے حضرت عمر کا قتل کیا گیا، ان کے بعد باقی خلیفوں کو مارا گیا۔ اگر حضرت عمر کے وقت سارے مسلم ایک ہوکر سوچتے تو شاید باقی خلیفہ قتل نہیں ہوتے۔

آج بھی وقت ہے ایک مسجد میں آجاؤ، ایک چھتری کے نیچے آجاؤ ورنہ سب کچھ ختم ہوجائیگا۔ یہ ہمارے قوم کے دو حصے ہیں شیعہ اور سنّی۔ شیعہ میں کتنے فرقے ہیں یہ میں نے آپ کو

بتایا۔ سنّی میں کتنے فرقے ہیں؟ یہ بھی میں نے آپ کو بتایا۔ **شیعہ اور سنّی کے علاوہ ہماری قوم کا تیسرا حصہ ہے Ibadiyyas عبادیاس جنہیں پہلے سے خارجیت (Kharijit) کہتے ہیں۔ یہ ہماری فلم کا Part 3 ہے۔**

Ibadiyyas لوگ پہلے دو خلیفوں کو مانتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق (Abu Bakr Siddiq) اور حضرت عمر بن خطاب (Umar Bin Khatab)۔ حضرت عثمان کے وقت یہ لوگ الگ ہوگئے، اس وقت انہیں Kharijit کہا جاتا تھا، اب انہیں Ibadiyyas کہتے ہیں۔ حضرت علی کو مارنے والا آدمی عبدالرحمٰن Kharijit تھا۔ Ibadiyyas لوگ شیعہ سنّی سے تھوڑے ہٹ کر ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ حشر کے دن اللہ کا دیدار نہیں ہوگا۔ جو لوگ ایک بار جہنم میں گئے وہ لوگ جہنم میں ہی رہیں گے، کبھی جنت میں نہیں جائیں گے۔ ان کے حساب سے قرآن ہے کچھ ان کے حساب سے قرآن وقتی باتوں کو بتانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ باقی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہ لوگ جمعہ کی نماز ظہر کی طرح پڑھتے ہیں۔ آج یہ لوگ زیادہ تر عمان (Oman) اور زنزیبار (Zanzibar) میں زیادہ ہیں۔ الجیریا (Algeria)، تونیسیا (Tunisia)، لیبیا (Libiya)، ایسٹ افریقہ (East Africa) میں پائے جاتے ہیں۔

شیعہ اور سنّی عبادیاس کے علاوہ ہماری قوم میں اور بھی فرقے ہیں

(۱) اہلِ قرآن:

یہ ایک طبقہ ہماری قوم میں ہے جو حدیثوں پر یقین نہیں رکھتا، امام مہدی اور دجال والی بات پر بھی یقین نہیں رکھتا، ان لوگوں میں عورتیں بھی مردوں کی امام بن سکتی ہیں۔ سبھی لوگ جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، ان میں کچھ لوگ شیعہ مسلمانوں کی طرح پانچ وقت کی نماز تین وقت میں پڑھتے ہیں، کچھ لوگ سنیوں کی طرح پانچ وقت کی نماز پانچ الگ الگ وقت میں پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ نائجیریا میں پائے جاتے ہیں، انہی میں ایک فرقہ ہے، اسے طلوعِ اسلام کہتے ہیں۔

(۲) طلوعِ اسلام:

غلام احمد پرویز نے ۱۹۳۸ء میں یہ فرقہ بنایا، اس فرقے کے لوگ وہی حدیث کو مانتے ہیں جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اہلِ قرآن ہی میں سے ایک فرقہ اور ہے اس کو سب میٹر کہتے ہیں۔

(۳) سب میٹرس (Submitters)

یونائیٹڈ سب میٹرس انٹرنیشنل (USI) یہ بھی اہل قرآن کا ایک فرقہ ہے۔

(۴) حنیف اسلام:

یہ لوگ بھی صرف قرآن کو مانتے ہیں اور صرف دو وقت کی نماز پڑھتے ہیں، فجر اور عشا۔ باقی تین وقت کی نماز نہیں پڑھتے ہیں، جیسے ظہر، عصر، مغرب۔

افریقہ کے دیشوں سے جو کالے لوگ امریکہ آئے اور مسلمان ہو گئے، ان کالے مسلمانوں نے صرف کالوں کے لیے فرقے بنائے، جس میں **Nation of Islam** (N. O. I.) Wallace D fard Muhammed on July 4 1930 کو یہ نیشن آف اسلام کی بنیاد ڈالی۔ یو ایس اے میں جسے انھیں Black Supremacist کہتے ہیں اور یہ June 1934 میں غائب ہو گئے۔ اب لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ یہودیوں کے مسیحا ہیں اور اسلام کے امام مہدی ہیں۔ انہی میں سے ایک فرقہ اور نکلا ہے، جسے 5% Nation کہتے ہیں۔

The Five Percent Nation کو Clarence 13x نے اس کی بنیاد رکھی، یہ لوگ اسے Allah Father کہتے ہے۔ انہی لوگوں میں سے کچھ سائنٹسٹ لوگوں نے ایک فرقہ بنایا، جسے مورش سائنٹس (Moorish Scientist) کہتے ہیں۔

زاہلی (Zahiliyyah) مسلم سلفی سے آیا ہوا ایک فرقہ ہے۔ جسے امریکن مسلم حافظ السلیقعون (Hafiz As'saliq'un) جس کا نام روبرٹ کرک (Robert Crick) تھا۔ جو پہلے کرسچن تھا۔ یہ کوئی مکتب کو نہیں مانتے۔ نہ ان کا کوئی شرعی قانون ہے۔ یہ لوگ اسلام کی پہلی تین چیزوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھی اللہ اور رسول کو مانتے ہیں۔

مسلمانوں میں ایک فرقہ ہے جسے Mahadavia کہتے ہیں۔ Syed Muhammed Jaunpuri ۹ دسمبر ۱۴۴۳ میں انھوں نے اس کی بنیاد ڈالی، ان کے حساب سے یہ امام حضرت علی اور امام حسین کے بعد یہ انیسواں امام ہیں اور ان کے حساب سے یہی امام مہدی ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ یہ لوگ انڈیا میں Channapadna, Palacode, Hyderabad اور USA میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک اور فرقہ ہے، جسے Zikri Mahadavis.

Zikri Mahadavis ان کے حساب سے امام مہدی پاکستان کے بلوچستان کے پہاڑ میں کوہ مروڈ ایک جگہ ہے، جہاں امام مہدی رہتے ہیں، رمضان کی ستائیسویں رات میں یہ لوگ کوہ مروڈ جاتے ہیں، یہ لوگ پاکستان، ایران اور افغانستان میں پائے جاتے ہیں۔

مسلماوں میں ایک فرقہ اور ہے، جسے Yazadanism یا **Yazidis** کہتے ہیں۔

Yazidis: یہ لوگ صرف فرشتے کو مانتے ہیں، ان کے حساب سے سات فرشتے ہیں۔ اللہ تعالی نے سات دنوں میں سات فرشتے بنائے، سب سے پہلے اتوار کے دن اللہ تعالی نے عزرائیل کو بنایا جسے یہ لوگ Maleke Taus کہتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ Sheif adi ibn musafir کے اندر Maleke Taus کی روح ہے۔ اس فرشتے کی دن میں پانچ بار پوجا کرتے ہیں۔ جسے Peacock angel (مور والا فرشتہ) بھی کہتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں کو ملا کر بنایا، کسی نے ناک دی، کسی نے آنکھ دی، کسی نے منہ دیا، لیکن Maleke Taus نے آدم علیہ السلام کو سانس دی۔ بعد میں یہ مور پورے کائنات میں گھوما، مور کے پنکھ سات کلر کے ہوتے ہیں، اس لیے اس کے بھی سات رنگ ہوتے ہیں، جو سورج کی روشنی میں دکھتے ہیں۔ اس لیے یہ لوگ سورج کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ روشنی کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ مور آخر میں Lalish میں اترا ان کا ماننا ہے کہ یہ مور کئیں رو رہا ہے، اس مور کے آنسو سے سات برتن بھریں گے، جس سے جہنم کی آگ بجھائی جائے گی۔

باقی کے چھ فرشتے:

(۲) پیر کے دن Dardial کو بنایا، جو ان کے حساب سے Sheikh Hasan ہیں۔
(۳) منگل کے دن اسرافیل کو بنایا، جو ان کے حساب سے Shaikh Shams ہیں۔
(۴) بدھ کے دن میکائیل کو بنایا، جو ان کے حساب سے ابو بکر طوری ہیں۔
(۵) جمعرات کے دن جبریل کو بنایا جو ان کے حساب سے Sagad-ad-din ہیں۔
(۶) جمعہ کے دن شمنائیل کو بنایا، جو ان کے حساب سے ناصر الدین ہیں۔
(۷) سنیچر کے دن مرائیل کو بنایا، جو ان کے حساب سے فخر الدین ہیں۔

یزیدی لوگ عراق میں پائے جاتے ہیں۔

مسلمانوں میں اتنے فرقے ہیں شیعہ، سنی اور عباویس وغیرہ، لیکن ان سب سے ہٹ کر دنیا میں ایسے مسلم بھی ہیں، جو کسی بھی فرقے کے چکر میں نہیں پڑتے، یہ اپنے آپ کو صرف سورۂ آلِ عمران ۱۰۳ کا حوالہ دیکھ کر مسلمانوں کو ایک ساتھ رہنے کی نصیحت دیتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ مسلمان فرقے کی وجہ سے بٹ جاتے ہیں، اس لیے یہ لوگ اپنے آگے کسی فرقے کا نام نہیں جوڑتے، یہ اپنے آپ کو صرف مسلم کہتے ہیں۔ انھیں انگلش میں **Non-Denominational Muslim** کہتے ہیں۔ یا Non-Comformists کہتے ہیں۔ عربی میں **غیر مقلدین** کہتے ہیں۔ یہ کسی ایک خاص مکتب کو نہیں مانتے، جیسے شافعی، حنفی، مالکی، حنبلی، ظاہری، شیعوں کی جعفری، عبادی، سب کتابوں کو سمجھتے ہیں، سب کو لے کر چلتے ہیں، دنیا میں بائیس دیشوں میں پانچ میں سے ایک مسلم Non-Denominational ہیں۔ پیو ریسرچ سینٹر کے حساب سے یہ لوگ دنیا میں زیادہ تر

کزکستان میں : ۷۴ فیصد

البانیا میں : ۶۵ فیصد

کیرگستان میں : ۶۴ فیصد

انڈونیشیا میں : ۵۶ فیصد

ازبکستان میں : ۵۴ فیصد

مالی میں : ۵۸ فیصد

یہ لوگ نہ خلیفہ کے چکر میں پڑتے ہیں، نہ امام کے چکر میں پڑتے ہیں، سب کو مسلم سمجھتے ہیں، سب کی مسجدوں میں جاتے ہیں، جو آج کی تاریخ میں بہت اچھی بات ہے۔

دُنیا میں اور بھی فرقے ہیں، جو خلیفوں کے نام پر، اماموں کے نام پر، اسکولوں کے نام پر، کتابوں کے نام پر، حدیثوں کے نام پر، قرآن کے نام پر اور امام مہدی کے نام پر، فرشتوں کے نام پر، نمازوں کے وقت اور طریقوں کے نام پر، شعریت کے نام پر، عمامہ کے رنگ کے نام پر جتنے بھی فرقے اِس دُنیا میں ہیں۔ اُس کو میں انٹرنیٹ کے ذریعے ڈھونڈ کے نکالا ہوں جس کی تفصیل میں نیچے لکھ رہا

ہوں: 73 فرقے دو طرح سے ہیں۔ ایک جو ہم ہندوستان والے سنتے ہیں، دوسری تحریر 73 فرقوں کے نام عربی زبان میں ہے۔ جن کا ترجمہ انگلش میں ہی ہے۔

Sunni	Sufi	Shia	Kayasani
Hanafi	Ahlesunnat	Jafari	Agakhani Khoja
Maliki	Barelvi	Twelver	Hafizi
Shafi'i	Dawat-e-Islami	Usuli	Dawoodi Bohra
Hanbali	Sunni Dawat-e-Islami	Akbari	Jafari Bohras
Zahiri	Bektashi	Shaykhi	Sulaimani Bohras
Qurtubi	Chisti	Alawi	Alabi Bohras
Laythi	Kubrawiya	Alevi	Hebitahs Bohras
Wahhabism	Muridiyya	Alani	Atba-I Malak Bohras
Salafism	Naqshabandi	Zaiddiyah	Progressive
Deobandi	Nimatullahi	Ismailiyah	Quranism

Hanif Islam	Sevener	Nurbakshi	Tabligh Jamat
Submitters	Qaramita	Oveyssi(Uwaysi)	Jamaat-e-Islami
Tolu-e-Islam	Nizari	Qadiri	Ahle Hadith
Ahle Quran	Druze	Shadiliyya	
	Tayyibi	Suhrawardiyya	
	Fathi	Tijaniyya	

Kalam	Mahadavia	Kharijite
Ashari	Zikri Mahadavis	Ibadi
Jabriyya	Yazidis	Azraqi
Maturdi	Nation of Islam	Surfri
Marijih	Five Percent Nation	Ahmadiyya
Mutazilli	Moorish Scientist	Najdi
Qdiriyyaah	Zahiliyyah	Ahle Bid'ah
		Ahlul Ahwaa
		Fakirs
		Bahai
		Ahle kitab
		Qadiani

73 Divisions In Islam and One True Jama'at

Appendix II: Sects in Islam

A number of lists are seen in the literature [60-62] giving the names of the sects. Two I used to produce the following list are those of Islamic encyclopedia published by Munshi Mehboob 'Alim [60] and that of Abu-Mansur al-Baghdadi [61]. Abu-Mansur al-Baghdadi's listwas produced around 10th century AD and he has included an number of political movement as separate sects. Such movements differed from each other on the question of leadership and had no theological differences and thus I believe that can not be considered as independent sect, so in my list I have not included such political movements as independent sects. On the other hand Munshi Mehboob 'Alim has included in his list, sects which rejects some of the fundamental beliefs of Islam while

abu-Mansur al-Baghdadi does not consider them to be a part of Islam. For example Ghullat and all its subsects believe in the divinity of Ali, Zanadiqiyahs and some other sects do not believe in the Day of Judgement etc. While preparing the following list I agree with Baghdadi and do not include such sects. Finally, Munshi Mehboob 'Alim has listed two sects 'Aliviyah and Ajariyah distinguishing between them on the basis that one believes in the prophethood of Ali while the other one believes that Ali was a partner in prophethood. I consider these two to be one sect. Other than the above mentioned differences the two lists I used are identical except the fact that Munshi Mehboob 'Alim divides the whole Ummah into six major branches i.e. 1.Rafidiya, 2.Kharijiya, 3. Jabariyah, 4.Qadriyah, 5.Jahmiyah and 6. Marjiyah. While abu-Mansur list the sects of Jahmiyah under the main class Marjiyah and Jabariyah under the Qadriya, thus dividing the Ummah into only four major classes, i.e. 1.Rafidiyah, 2.Kharijiya, 3.Qadriya and 4. Marjiyah. The only other difference found is that the two authors sometimes use different names for the same sect which becomes clear while looking at the beliefs associated to them. This I believe is because the two authors resided in different regions (one in Arabia the other in Indo-Pak subcontinent) at different times so perhaps the same sects may have been known with different names in different regions. I have tried to include various names given to the same sect by both authors where ever possible. Name of the Sect it from Others Name of the Sect Basic Belief Distinguishing it from Others

1. Jarudiyah(جارودیہ)

Followers of Abu'l-Jarud, They believe Prophet (pbuh) designated Ali (ra) as the Imam by his characteristics but not by name.

2. Sulaimaniah / Jaririyah (سلیمانیہ/جریریہ)

Followers of Sulaiman ibn-Jarir al-Zaidi, They believed Imamat was a matter of conference and could be confirmed by two best Muslims.

3. Butriyah / Hurariyah (بتریہ/ہریریہ)

They did not dispute the Khilafat of Uthman, neither they attack him nor praise him.

4. Yaqubiyya (یعقوبیہ)

They accepted the Khilafat of Abu Bakr and Umar, but did not reject those who rejected these Khulafaa. They also believed that Muslim committers of Majorsins will be in hell fire forever.

5. Hanafiyah (حنفیہ)

Followers of the Imammate of Muhammad ibn-al-Hanifah. They believe that Allah might have had a beginning.

6. Karibiyah (کربیہ)

They believed that Imam Muhammad ibn-al-Hanifah is not dead and is the Imam Ghaib (in disappearance) and the expected Mahdi.

7. Kamiliyah (کاملیہ)

Followers of abu-Kamil. They believed companions to be heretic because they forsook their allegiance to Ali and condemn Ali for ceasing to fight them. They believed in the returning of the dead before the Day of Resurrection and that Satan is right in preferring fire to clay.

8. Muhammadiyyah / Mughairiyah (محمدیہ/مغیریہ)

Followers of Muhammad ibn-'Abdullah ibn-al-Hassan. They do not believe that Imam Muhammad ibn-'Abdullah died and that he is Imam Ghaib and awaited Mahdi.

9. Baqiriyah (باقریہ)

Followers of Muhammad ibn-'Ali al-Baqir. They believe him to be the Imam Ghaib and expected Mahdi.

10. Nadisiyah (ناؤسیہ)

They believe that those who consider themselves better than anyone else are Kafirs (disbelievers).

11. Sha'iyah (شعیہ)

They believe that the one who has recited La Ilaha Il-Allah (There is none worthy of worship except Allah), whatever she or he does, will never be punished.

12. Ammaliyah (عمالیہ)

They believe that faith for one is what he/she sincerely practices.

13. Ismailiyah (اسماعیلیہ)

They believe in the continuity of Imammate among the descendants of Ismail ibn-Ja'far.

14. Musawiyah / Mamturah (موسویہ/ممطورہ)

They believe Musa ibn-Ja'far to be the Imam Ghaib and expected Mahdi.

15. Mubarikiyah (مبارکیہ)

They believe in the continuity of Imammate among the descendants of Muhammad ibn-Ismail ibn-Ja'far.

16. Kathiyah / Ithn 'Ashariya (the Twelvers) (قطعیہ/ اثنا عشریہ (بارہ امامی)

They believe that expected Mahdi will be the twelveth Imam among the descendants of 'Ali ibn-abi-Talib.

17. Hashamiya / Taraqibiyah (ہاشمیہ/تراقبیہ)

They Predicate a body to Allah and also allege Prophet (pbuh) of disobedience to Allah.

18. Zarariyah (زراریہ)

They believed that Allah did not live nor had any attributes till He created for Himself life and His attributes.

19. Younasiyah (یونسیہ)

Followers of Younas ibn-'Abd-al-Rahman al-Kummi. They believe that Allah is borne by bearers of His Throne, though He is stronger than they.

20. Shaitaniyah / Shireekiyah (شیطانیہ/شریکیہ)

They believed in the view that deeds of servants of Allah are substances; and a servant of Allah can really produce a substance.

21. Azraqiah (ازارقہ)

Followers of Nafi ibn-al-Azraq. They do not believe in the good dreams and vision and claim that all forms of revelation has ended.

22. Najadat (نجادت)

Followers of Najdah ibn-'Amir al-Hanafi. They abolished the punishment for drinking wine also they believed that sinners of this sect would not be treated in hellfire but some other place before allowed in paradise.

23. Sufriyah (صفریہ)

Followers of Ziyad ibn-al-Asfar. They believed that sinners are in fact polytheists.

24. Ajaridah (اجاردہ)

Followers of Abd-al-Karim ibn-Ajrad. They believed that a child should be called to Islam after it has attained

maturity. Also they believed booty of war to be unlawful till the owner is killed.

25. Khazimiyah (خازمیہ)

They believe Allah loves men of all faiths even if one has been disbeliever most of his life.

26. Shuaibiyah / Hujjatiyah (شعیبیہ/حجتیہ)

They believe that what Allah desires does happen no matter what and what does not happen it means Allah desires it not.

27. Khalafiya (خلفیہ)

Followers of Khalaf. They do not believe in fighting except under the leadership of an Imam.

28. Ma'lumiyah / Majhuliyah (معلومیہ/مجہولیہ)

They believed that whoever did not recognize Allah by all His names was ignorant of him and anyone ignorant of Him was a disbeliever.

29. Saltiyah (صلتیہ)

Followers of Salt ibn-Uthman. They believed in the conversion of adults only and if father has converted to Islam children were considered disbeliever till they reach maturity.

30. Hamziyah (حمزیہ)

Followers of Hamza ibn-Akrak. They believe that children of polythiests are condemned to hell.

31. Tha'libiyah (ثعلبیہ)

Followers of Tha'labah ibn-Mashkan. They believe that parents remain guardian over their children of any age until children make it clear to parents that they are turning away from truth.

32. Ma'badiyah (معبدیہ)

They did not believe in taking or giving alms from or to slaves.

33. Akhnasiyah (اخنسیہ)

They do not believe in waging a war except in defense or when the opponent is known personally.

34. Shaibaniyah / Mashbiyah (شیبانیہ/مشبہیہ)

Followers of Shaiban ibn-Salamah al-Khariji. They believe Allah resembles His creatures.

35. Rashidiyah (رشیدیہ)

They believe that land watered by springs, canals or flowing rivers should pay half the Zakat (Tithe), while land watered by rain only should pay the full Zakat.

36. Mukarramiyah / Tehmiyah (مکرمیہ/تہمیہ)

Followers of abu-Mukarram. They believe that ignorance constitutes as disbelief Also that Allah enmity or friendship depends upon the state of a persons belief

at his death.

37. Ibadiyah / Af'aliyah (عبادیہ/افعالیہ)

Consider Abdullah ibn-Ibad as their Imam. They believe in doing good deeds without the intention of pleasing Allah.

38. Hafsiyah (حفصیہ)

Consider Hafs ibn-abi-l-Mikdam as their Imam. They believe that only knowing Allah frees one from polytheism

39. Harithiya (حارثیہ)

Followers of Harith ibn-Mazid al-Ibadi. They believe that the ability precedes the deeds.

40. Ashab Ta'ah (اصحاب طاعہ)

They believe that Allah can send a prophet without giving him any sign to prove his prophecy.

41. Shabibiyah / Salihiyah (شبیبیہ/صالحیہ)

Followers of Shabib ibn-Yazid al-Shaibani. They believe in the Imamate of a woman named Ghazalah.

42. Wasiliyah (واصلیہ)

Followers of Wasil ibn-'Ata al-Ghazza. They believe that those who commit major sins will be punished in hell but still remain believers.

43. Amriyah (امریہ)

Followers of 'Amr ibn-Ubaid ibn-Bab. They reject the legal testimony of people from supporters of either side of the battle of Camel.

44. Hudhalliyah / Faniya (ہذیلیہ)

Followers of abu-al-Hudhail Muhammad ibn-al-Hudhail. They believe that both Hell and Paradise will perish and that preordination of Allah can cease, at which time Allah will no longer be omnipotent.

45. Nazzamiyah (نظامیہ)

Followers of abu-Ishaq Ibrahim ibn-Saiyar. They do not believe in the miraculous nature of the Holy Quran nor do they believe the miracles of Holy Prophet (pbuh) like splitting the moon.

46. Mu'ammarlyah (معمریہ)

They Believe that Allah neither creates life nor death but it is an act of the nature of living body.

47. Bashrlyah (بشریہ)

Followers of Bashr ibn-al-Mu'tamir. They believe that Allah may forgive a man his sins and may change His mind about this forgiveness and punish him if he is disobedient again.

48. Hishamiyah (ہشامیہ)

Followers of Hisham ibn-'Amr al-Futi. They believe that if a Muslim community com to consensus it need an Imam and if it rebels and kills its Imam, no one should be chosen an Imam during a rebellion.

49. Murdarlyah (مرداریہ)

Followers of Isa ibn-Sabih. They believe that staying in close communication with the Sultan (ruler) makes one unbeliever.

50. Ja'friyah (جعفریہ)

Followers of Ja'far ibn-Harb and Ja'far ibn-Mubashshir. They believe that drinking raw wine is not punishable and that punishment of hell could be inferred by a mental process.

51. Iskafiyah (اسکافیہ)

Followers of Muhammad ibn-Abdallah al-Iskafi. They believe that Allah has power to oppress children and madmen but not those who have their full senses.

52. Thamamiyah (ثمامیہ)

Followers of Thamamah ibn-Ashras al-Numairi. They believe that he whom Allah does not compel to know Him, is not compelled to know and is classed with animals who are not responsible.

53. Jahiziayh (جاحظیہ)

Followers of 'Amr ibn-Bahr al-Jahiz. They believe that Allah is able to create a thing but unable to annihilate it.

54. Shahhamiyah / Sifatiyah (شحامیہ/صفاتیہ)

Followers of abu-Yaqub al-Shahham. They everything determined is determined by two determiners, one the Creator and the other acquirer.

55. Khaiyatiyah / Makhluqiyah (خیاطیہ/مخلوقیہ)

Followers of abu-al-Husain al-Khaiyat. They believe that everything non-existant is a body before it appears, like man before it is born is a body in non-existance. Also that every attribute becomes existant when it makes its appearance.

56. Ka'biyah (کعبیہ)

Followers of abu-Qasim Abdullah ibn-Ahmad ibn-Mahmud al-Banahi known as al-Ka'bi. They believe that Allah does not see Himself nor anyone else except in the sense that He knows Himself and others.

57. Jubbaiyah (جبائیہ)

Followers of abu-'Ali al-Jubbai. They believe that Allah obeys His servants when He fulfill their wish

58. Bahshamiyah (بہشمیہ)

Followers of abu-Hashim. They believe that one who desires to do a bad deed, though may not do it, commits infidelity and deserves punishment.

59. Ibriyah (عبریہ)

They believe that Holy Prophet (pbuh) was a wise man but not a prophet.

60. Muhkamiyah (محکمیہ)

They believe that God has no control over His creations.

61. Qabariyya (قباریہ)

They do not believe in the punishment of grave.

62. Hujjatiya (حجتیہ)

They do not believe in the punishment for deeds on the grounds that because everything is determined so whatever one does s/he is not responsible for it.

63. Fikriyya (فکریہ)

They believe that doing Dhikr and Fikr (Remembering and thinking about Allah) is better than worship.

64. 'Aliviyah / Ajariyah (علویہ/عجاریہ)

They believe that Hadhrat Ali share prophethood with Muhammad (pbuh).

65. Tanasikhiya (تناسخیہ)

They believe in the re-incarnation of soul.

66. Raji'yah (رجعیہ)

They believe that Hadhrat Ali ibn-abi-Talib will return to this world.

67. Ahadiyah (احادیہ)

They believe in the Fardh (obligations) in faith but deny the sunnah.

68. Radeediyah (ردیدیہ)

They believe that this world will live forever.

69. Satbiriyah (ستبریہ)

They do not believe in the acceptance of repentance.

70. Lafziyah (لفظیہ)

They believe that Quran is not the word of God but only its meaning and essence is the word of God. Words of Quran are just the words of narrator.

71. Ashariyah (اشعاریہ)

The believe that Qiyas (taking a guess) is wrong and amounts to disbelief.

72. Bada'iyah (بدائیہ)

They believe that obedience to Ameer is obligatory no matter what he commands.

”نہ شیعہ نہ سنّی کی تقسیم سے مطلب ہوتا ہے ہم لوگوں کے قاتل کو صرف م سے مطلب ہوتا“ انگریزی کی کہاوت

why not kill two bird with one stone

Sunni
vs
Shia

دنیا میں آج 87% سے 90% سنّی مسلم ہیں۔ 10% - 13% شیعہ مسلم (Ismail and Ibadiyas & Others) سنّی مسلمانوں کو لگتا ہے کہ شیعہ دنیا میں تعداد میں کم ہیں۔ ہم ان کو ختم کر دیں گے۔

شیعہ مسلمانوں کو لگتا ہے کہ سنّی تعداد میں زیادہ ہیں امریکہ اور دوسرے ملکوں کا ساتھ دے کر ان کی تعداد کم کریں گے، مگر میرے حساب سے دونوں کی غلط فہمی ہے۔ ایک دوسرے کو مار کر دنیا میں صرف مسلمان کم ہوں گے فائدہ غیروں کا ہوگا اور ہو رہا ہے۔ غیر لوگ تب بھی ہمارے دشمن تھے اور آج بھی ہمارے دشمن ہیں۔ کبھی امریکہ یا انڈیا والے شیعہ مسلم ٹیریرسٹ (Terrorist)، کھوجہ (Khoja)، بوری (Bohri)، مسلم (Muslim) کو کبھی Terrorist نہیں کہتے اور ان لوگوں کو بھی ایسا لگتا ہے کہ ہم سیف (Safe) ہیں، شیعہ بوری خوجہ مسلمانوں کو لگتا ہے کہ ہندوتوا والے امریکا والے انکے پیچھے نہیں ہیں انکو لگتا ہے یہ سیف ہیں اصل میں تعداد میں کم ہیں اس لئے ان پر دھیان نہیں ہے، مگر فسادات میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون تعداد میں کم ہیں اور کون زیادہ ہیں ان کو صرف سے مطلب ہوتا ہے۔

امریکہ میں جس کمرے میں مجھے پانچ گھنٹہ بٹھایا گیا تھا، اس کمرے میں بوری مسلم بھی تھا، اور بوری لباس میں تھا، اس کے باوجود بھی اس کو امریکہ والوں نے پانچ گھنٹہ بٹھا کر رکھا تھا۔ جو بھی میرے بوری اور کھوجہ مسلم بھائی ہیں، جو امریکہ اور لندن کی ویزا (Visa) کے لیے اپلائی

(Apply) کرتے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں: کیا آپ کو ویزا (Visa) آسانی سے مل جاتا ہے جتنا میں جانتا ہوں تکلیف آپ لوگوں کو بھی ہوتی ہوگی؟ کیوں کہ امریکہ اورلندن کے لیے ہم سب مسلمان ہیں اگر آپ لوگ سوچ رہے ہیں کہ آپ سیف (Safe) ہو، تو آپ کی غلط فہمی ہے کیا بیف بین کا عصر شیعہ کو نہیں ہوا کیا جھنڈی بازار میں شیعہ بیل کا گوشت کھا سکتے ہیں، کیا بوری محلے کی نلی نہاری پر اثر نہیں ہوا آج کل تو ہندی فلم کے ہیرو بھی شیعہ سنی میں بٹے ہیں، عمران ہاشمی کبھی عامر، سلمان، شارخ ایک ساتھ ایک فلم میں نظر نہیں آتے میرے ساتھ جہاز میں ایک شیعہ 2nd engineer تھا جو میرے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتا تھا، کچھ دنوں بعد اسکا chief engineer کے ساتھ جھگڑا ہوگیا جو ہندو تھا آخر کار اس شیعہ کو جہاز سے گھر جانا پڑا اس آدمی نے جاتے وقت اس کے سارے فون کارڈ مجھے دے، ہم جہاز پر کام کرنے والوں کو جہاز سے فون کارڈ خریدنے پڑتے ہیں، میں نے یہ دیکھا اسکے اندر میرے لئے ایک نفرت تھی مگر جب ہندو سے جھگڑا ہوا تو اسکو مسلم سے ہمدردی نظر آئی جو شیعہ بھائی غیروں کے ظلم کے شکار ہیں، وہ شیعہ سنی جھگڑے میں نہیں پڑتے، ان کو یہ احساس ہوتا ہے "نہ شیعہ نہ سنّی کی تقسیم سے مطلب ہوتا ہے ہم لوگوں کے قاتل کو صرف م سے مطلب ہوتا'' انگریزی کی کہاوت why not kill two bird with one stone

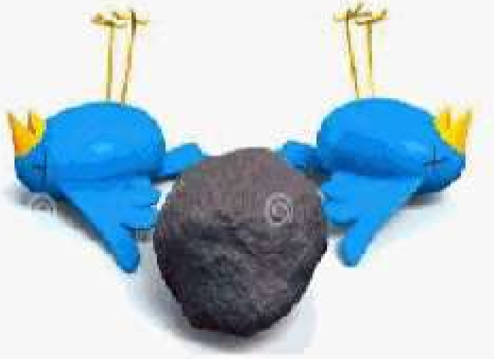

ہمارے دشمن ایک پتھر سے دو کبوتر مار رہے ہیں ایک کالا کبوتر ایک سفید، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر دو بھائی میں جھگڑا ہے، تو پیچھے سے ایک کو پتھر مارو اور بھاگ جاؤ دوسرا بھائی یہ نہیں دیکھتا کس نے مارا؟ اس کو لگتا ہے اسکے بھائی نے ہی مارا، دونوں ایک دوسرے کو مارتے ہیں، جس نے پتھر مارا، اسکو

دوسرے کو مارنے کی ضرورت نہیں پڑی، ایک پتھر سے اس نے دو لوگوں کو مارا، یہی کام اسرائیل، امریکا، برطانیہ، روس اور انکا ساتھ دینے والے لوگ کرتے ہیں ہمارے rss والے بھی یہ ہی فارمولے پر کام کرتے ہیں، جب حزب اللہ اسرائیل پر حملہ کرتا ہے، تب حزب اللہ terrorist ہے، امریکا اور دنیا بھر کے لوگوں کے لئے۔ لیکن جب یہ حزب اللہ سیریا، عراق میں بشار الاسد کی مدد کرتا ہے، بغدادی کے خلاف لڑتا ہے تب یہ امریکا کی ٹیم میں ہی ہوتا ہے تب حزب اللہ terrorist نہیں اب نہ اسرائیل لبنان پر حملہ کرتا ہے نہ لبنان اسرائیل پر کیونکہ دھیان پورا سیریا اور عراق میں ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے دو پاور سینٹر ہے ایران اور سعودی ان کو سپر پاور امریکا اور روس لڑاتے ہیں، ایک پتھر سے دو کبوتر مارتے ہے دنیا میں بڑی سے بڑی طاقت سے لڑا جا سکتا ہے مگر غداری سے نہیں، جس طرح ہمارے کرکٹ میں 11 میں ایک match fixing کرتا ہے پوری ٹیم ہار جاتی ہے، 10 کی محنت پر پانی پھر جاتا ہے، اسے اس طرح اگر ہمارے طرف کا ایک مسلم اگر اسلام کے دشمن سے ہاتھ ملاتا ہے، تو ہم کبھی بھی نہیں جیت سکتے۔ شیعہ اور عربوں میں کچھ قوم کے غدار ہیں بس میرے قوم کے شیعہ سنی بھائی یہ نہیں سمجھتے (بم) پتھر کون مارتا ہے؟ اور بھاگ جاتا ہے، جس طرح محمد ﷺ والی بات پر پورے ہندوستان والے ڈر گئے کملیش تیواری کے بیان کے بعد بلکہ بنگال کے مالدا میں کچھ زیادہ ہی ہوا تھا یا کسی نے اس بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر یا مسلم کپڑے پہن کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی چاہتے تو بڑا کر سکتے تھے مگر لوگ خاموش رہے کیوں کہ محمد ﷺ شیعہ کے بھی ہیں سنی کے بھی ہیں اس طرح جب مسلم ایک ہونگے تب پوری دنیا خاموش ہو جائے گی علی حسین ہمارے عمر عثمان معاویہ تمھارے یہ جب تک چلے گا شیعہ سنی مرتے رہیں گے جس دن محمد ﷺ کی طرح بولیں گے سب ہمارے تو اس دنیا میں اسلامک ٹیک اوور اسلام کی حکومت ہو جائے گی انشاءاللہ بس ایک چھتری کے نیچے آنے کی ضرورت ہے۔

مسلم آج اتنے ٹکڑوں میں بٹ گئے ہیں جتنے کا میں نے ذکر اس کتاب میں کیا ہے۔

ہماری آپسی لڑائی کا غیر لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اصل میں مسلم ایک ایسی قوم ہے جو مرنے اور مارنے کا جذبہ رکھتی ہے۔ جہاد ایک ایسا ہتھیار ہے، جس کے آگے غیروں نے گھٹنے ٹیک دیے، وہ آج ہماری قوم کو بہت ڈینجر (Danger) سمجھتے ہیں اور اتفاق سے اللہ تعالیٰ نے عربی مسلمانوں کو

کئی چیزوں سے نوازا ہے۔ جیسے آئیل (Oil)، گیس (Gas) اور بھی کئی چیزیں ہیں جو مسلمانوں کو دی گئیں ہیں۔ اس لیے ہم کو ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ ہمارے آپسی جھگڑوں کو بڑھایا جا رہا ہے۔ ہمارے اندر پھوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ تا کہ ہم ایک دوسرے کو مارے۔ پرانی کہاوت ہے ''سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے'' لوگ ہماری قوم کو بنا لاٹھی چلائے مار رہے ہیں۔ یہ ہماری قوم کی سب سے بڑی پرابلم (Problem) ہے۔ کہ ہم آج ایک چھتری کے نیچے نہیں ہیں۔ چاند ایک ہے پوری دنیا کے لیے سب لوگ الگ دنوں میں عید مناتے ہیں کسی کے لیے چاند ایک دن پہلے نکلتا ہے کسی کے لیے دو دن پہلے، سورج ایک ہے پوری دنیا کے لیے، مگر روزہ چھوڑنے کا وقت لوگوں کا الگ ہے، کسی کے لیے سورج دس منٹ پہلے ڈوبتا ہے، کسی کے لیے دس منٹ بعد ڈوبتا ہے۔ جس طرح سورج ایک ہے، چاند ایک، اسی طرح ہم بھی ایک ہی تھے اور پوری دنیا والوں کے لیے ہم ایک ہی ہیں۔ کیونکہ جب دنگے ہوتے ہیں تو کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ آپ کون سے مسلم ہیں۔ سب کو مسلم سمجھ کر مارتے ہیں۔ جب امریکہ اوپر سے بم (Bomb) گراتا ہے، تب وہ یہ نہیں دیکھتا کہ نیچے شیعہ مر رہے یا سنّی مر رہے ہیں۔ وہ صرف بم (Bomb) گرا کر چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے باپ کا کچھ نہیں جاتا ہے۔ مرتا مسلم ہے۔ جب مسلمانوں کو بانٹنا ہوتا ہے، تو غیر لوگ امریکہ، اسرائیل، لندن ہمارے انڈیا کے نیتا، الگ الگ نام سے پکارینگے۔ شیعہ، سنّی، کھوجہ، بوری، اہل حدیث، تبلیغ، درگاہ والے لیکن جب کاٹنا ہوتا ہے، مارنا ہوتا ہیں، ہم سب مسلم ہے۔ بانٹنے کے لیے ہم الگ ہیں اور کاٹنے کے لیے ہم ایک ہیں جب اس موجودہ BJP کی حکومت میں، مسلم سے متعلق اگر کوئی بات ہوتی ہے تو minority affair minister مختار عباس نقوی کے پاس جانے بولتے ہیں کوئی یہ نہیں بولتا کے شیعہ نیتا کے پاس جاؤ۔۔ اس لیے میں دنیا کے سبھی مسلمانوں سے گذارش کرتا ہوں کہ ایک ہو جاؤ ورنہ سب ختم ہو جائیگا۔ انگریزوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی، عربوں پر اور مسلم پر نہیں کر پائے، کیونکہ مسلمان ایک تھے، آج مسلم فرقوں میں بٹے ہیں، ورنہ آج بھی ان کے لیے ناممکن کام ہے۔

ناموں نسب زمیں کے نسلوں میں بٹ گئے آدم کے بیٹے کتنے قبیلوں میں بٹ گئے
آئے ہیں جب سے پیش امامت کے مسئلے سجدے ہمارے کتنے مرحلے میں بٹ گئے
دیں کس طرح قوم کو الزام گمرہی جب رہنما ہی قوم کے فرقوں میں بٹ گئے''

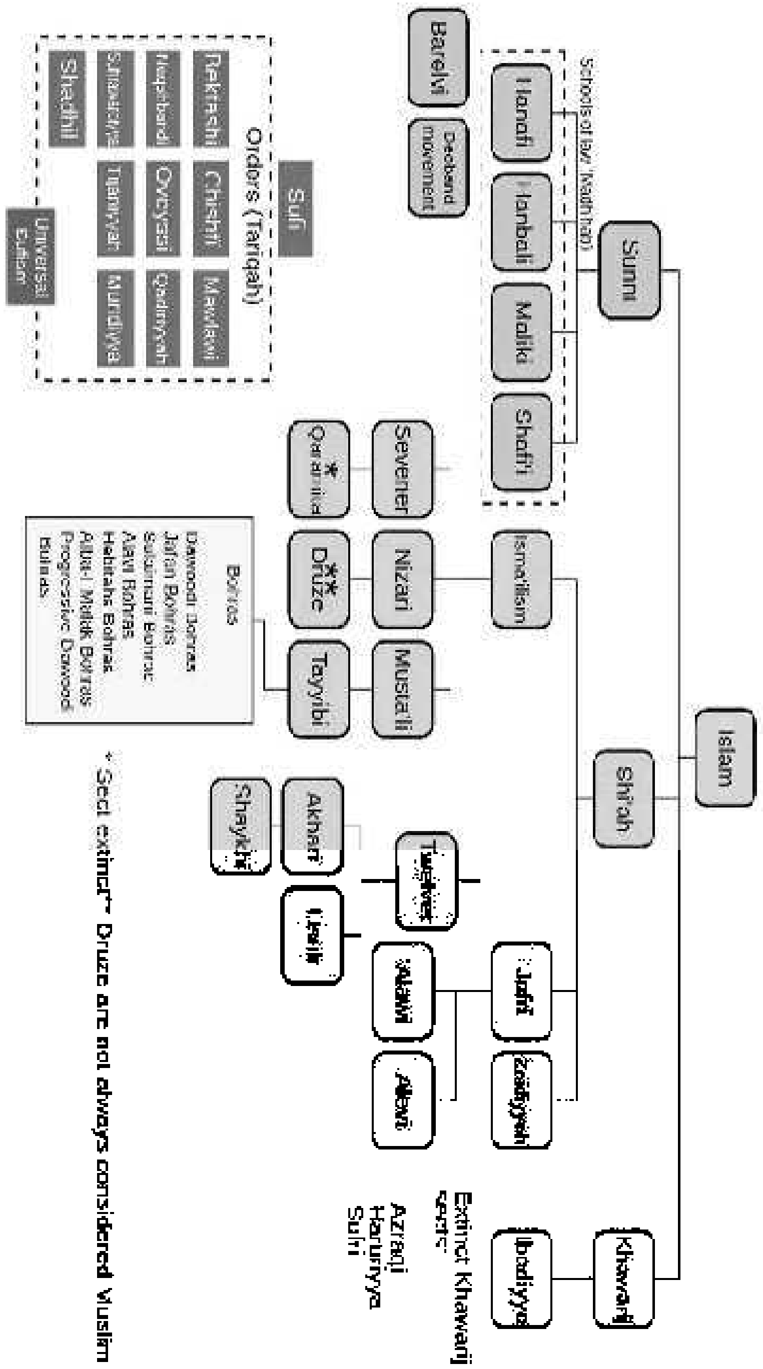
Islam
Sunni
Schools of law (Madhhab)
Hanafi
Hanbali
Maliki
Shafi'i
Barelvi
Deobandi movement
Sufi
Orders (Tariqah)
Bektashi
Chishti
Mawlawi
Naqshbandi
Ovaysi
Qadiriyyah
Suhrawardiyya
Tijaniyyah
Muridiyya
Shadhili
Universal Sufism
Shi'ah
Ismailism
Sevener
Qaramitah*
Nizari
Druze**
Musta'li
Tayyibi
Bohras
Dawoodi Bohras
Jafari Bohras
Sulaimani Bohras
Alavi Bohras
Hebtiahs Bohras
Atba-i Malak Bohras
Progressive Dawoodi Bohras
Twelver
Usuli
Akhbari
Shaykhi
Jafri
Alawi
Zaidiyyah
Alevi
Khawarij
Ibadiyya
Extinct Khawarij sects:
Azraqi
Haruriyya
Sufri
* Sect extinct** Druze are not always considered Muslim

ہماری دوسری پرابلم (Problem) ہے جماعت (Caste)۔

نسل پرستی سے بچو!

پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچ مت بنو

حضرت محمد ﷺ کے اُمت بنو۔

ISLAM

List Of 308 Castes In Islam Indian Muslims

Intercaste Marriage

ہم جماعتوں میں بھی بٹ گئے ہیں۔ صرف ہندوستان میں 308 مسلم جمات ہیں، اس کتاب کا کردار میں خود ہوں اسیلے میں اپنی مثال دیتا ہوں اور یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ میرے گھر کی کہانی ہے، بلکہ قارئین پڑھ کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی زندگی کے حالات سے باخبر ہو جائیں، میری باتوں کو پڑھیں۔ حالات سے واقف ہوں اور اپنی صورت حال بدلنے کی کوشش کریں۔ میں نے ساری باتیں آپ کے سامنے رکھی ہیں اور میں نے جو بھی لکھا ہے اپنے یا اپنے رشتے داروں کے بارے میں، اس کا مقصد ان کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے بلکہ مثال دینا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی پوری کتاب

سچائی اور ایمانداری سے لکھنے کی کوشش کی ہے، یہاں وہاں سے لے کر من گڑھت باتیں بنا کر لوگوں کو بے وقوف بنانے یا ہوا میں بات کرنے کی میں نے بالکل بھی کوشش نہیں کی ہے۔ جو میرے ساتھ ہوا ہے وہ آپ کے ساتھ نہ ہو، یہی مقصد ہے۔

میں مہاراشٹر کے کوکن حصے کا رہنے والا ہوں، اس لیے میں کوکنی کہلاتا ہوں۔

جب میں نے باہے میں قدم رکھا، تو کئی لوگوں کو کوکنی سے نفرت کرتے دیکھا، کئی لوگوں کے منھ سے میں نے کچھ کہاوت سنی ”کیکڑے میں خون نہیں، کوکنی میں ایمان نہیں“ اس کا مطلب جاننے کی میں نے بہت کوشش کی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ کوکنی لوگ کیکڑا کھاتے ہیں، کیکڑے میں خون نہیں ہوتا۔ ایمان والے کیکڑا نہیں کھاتے۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا جو مجھے ایسا کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ جھینگا کھاتے ہو؟ کئی لوگوں نے تو بڑی خوشی سے کہا کہ ہم تو بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ہڈی نہیں ہوتی۔ میں نے ان سے پوچھا جھینگے میں کون سا خون ہے، جھینگے میں خون نہیں ہوتا جھینگے کا گوشت ویسا ہی دکھتا ہے جیسا کیکڑے کا دکھتا ہے۔ تو پھر جھینگا کھانے والوں کا ایمان کیا ہے؟ میں سمجھتا ہوں جھینگا مسلمانوں کا ہر طبقہ کھاتا ہے، ہر جماعت کھاتی ہے۔ باہے میں، میں جہاں رہتا تھا، وہاں ایک گھانچی میمن فیملی تھی، جن کی تین لڑکیاں تھی لڑکا نہیں تھا۔ وہ لوگ تھرڈ فلور پہ رہتے تھے میں سیکنڈ فلور پہ رہتا تھا۔ ان کے گھر لڑکا نہ ہونے کی وجہ سے کوئی چیز منگوانی ہوتی نیچے سے تو ان کی ماں مجھے بیٹا بیٹا بول کر مجھ سے راشن یا کچھ کھانے کی چیزیں منگوا لیتی ایسے کئی سارے کام کرواتی تھی۔ تھرڈ فلور کا معاملہ تھا لاسٹ نمبر لڑکی مجھے انکل انکل کر کے میرے پاس آتی تھی۔ جو کافی چھوٹی تھی۔ میں بھی انسانیت کی خاطر چیزیں جا کر لاتا تھا۔ دو سال بعد ان کی دو نمبر لڑکی مجھے پسند آئی اور لڑکی کو بھی میں پسند تھا۔ میں نے شادی کی بات کی معاملہ بگڑ گیا۔ جب تک میں کام کرتا تھا تب میں بیٹا تھا اور جیسے ہی شادی کی بات کی، میں کوکنی ہو گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ کوکنیوں میں ہم لڑکی نہیں دیتے، ہم صرف اپنی جماعت میں دیتے ہیں۔ میرے گھر والے آئے گھر والوں نے سمجھایا نہیں مانے مجبوراً ہمیں بھاگ کر شادی کرنی پڑی۔ بھاگ کر شادی تو ہم لوگوں نے کر لی، مگر اس کا انجام شاید ہم نے نہیں سوچا۔ پہلے لڑکی کو لڑکی کے گھر والے لے جانے آئے، تو میں نے منع کیا، میرے وکیل کا کہنا تھا کہ جب تک لڑکی (Pregnant) نہیں ہوتی اور چار مہینے نہیں گزر تے، تب تک

بھیجنے کا نہیں۔ میں نے وہی کیا جو میرے وکیل نے کرنے کو کہا۔ پہلی بات تو مجھے پندرہ دن میں مجھے اپنا خود کا گھر بھی چھوڑنا پڑا، کیونکہ میرے ماں باپ میری بیوی کے ماں باپ کی باتوں میں آگئے۔ ان کا کہنا تھا کہ لڑکی کو واپس بھیج دو، ہم لوگ عزت سے شادی کرا کے لے کر آئینگے۔ میں نے ان سے کہا شادی ہوگئی، سہاگ رات ہوگئی، اب کون سی شادی باقی ہے؟ کیا گیارنٹی (Gurantee) کی لڑکی واپس آئیں گی۔ میں نہیں بھیجونگا اس بات پر میرے گھر والوں کی اور میری کہا سنی ہوگئی، مجھے گھر چھوڑنا پڑا، اس وقت میرے پاس اپنا خود کا گھر نہیں تھا میں نے علی باغ میں کرائے سے گھر لیا۔ کچھ دنوں بعد میں اپنی نوکری پہ جہاز پر چلا گیا۔ بیوی Pregnent تھی۔ گھر میں ایک کام والی رکھا جو اس کے ساتھ سونے آتی تھی۔ جیسے ہی میں جہاز پر گیا میرے سسرال والے میرے گھر آنا شروع ہوگئے۔ اب میرے سسرال والوں کا کہنا تھا کہ ہماری بیٹی کو اکیلا چھوڑ کر گیا۔ کچھ دن میری بیوی کی نانی، دادی میری بیوی کے ساتھ رہے۔ ہمارے کوکن میں رواج ہے کہ پہلی ڈلیوری لڑکی کے مائکے میں ہوتی ہے، اسی لیے میں نے پہلی ڈلیوری کے لیے اپنی بیوی کو مائکے بھیجا۔ ڈاکٹر نے ڈلیوری کا ٹائم 15 Augaust بتایا۔ میں نے اپنے جہاز کے کیپٹن سے بول کر 15 August سے پہلے مجھے گھر جانا ہے ایسی عرضی دی۔ کیپٹن تیار ہوگیا لیکن اتفاق سے میرے آنے سے پہلے 23 July کو ہی ڈلیوری ہوگئی۔ میں ممبئی آیا جہاں میں رہتا تھا بیوی کی بلڈنگ میں وہاں میں نے اپنی بیوی کو بلایا، بیوی کو اپنا بچہ دکھانے کو کہا اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ بیوی کے گھر والوں کا کہنا تھا کہ ہماری لڑکی اب گاؤں نہیں جائے گی۔ بامبے میں رہے گی۔ میرا کہنا تھا کہ بامبے میں کرائے کے روم کافی مہنگے ہیں اور زیادہ تر چال سسٹم ہے، جو روم کافی چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو مجھے پسند نہیں کیونکہ گھر میں اگر رشتے دار آتے ہیں تو میاں بیوی کے لیے ایک الگ سے روم ضروری ہے۔ ویسے بڑے روم بھی ہیں، لیکن ان کا کرایہ کافی زیادہ ہے۔ میں نے سوچا کہ کرایہ ہی بھرتا رہوں گا، تو خود کا گھر نہیں لے پاؤنگا اور میں اپنے سسرال سے چار قدم دور ہی رہنا چاہتا تھا۔ میرے سسرال والوں کو میری بات سمجھ میں نہیں آئی، نہ مجھے میرا بچہ دکھایا گیا نہ میری بیوی کو میرے ساتھ بھیجا۔ بات اتنی بڑھ گئی کہ میرے سسرے نے مجھے چاقو سے مارا، میری بیوی کی دادی نے ہاتھ پکڑ لیا، ورنہ وہ چاقو میرے سیدھے سر میں لگ جاتا۔ میں اپنے بیوی بچے کے لیے پولس اسٹیشن گیا۔ جب جب پولس اسٹیشن والوں نے میرے سسرال والوں کو پولس اسٹیشن بلایا۔ سسرال والوں نے پولس اسٹیشن میں بھی یہی کہا ہم لڑکی نہیں دینگے۔ پولس والوں نے لڑکی کو پولس اسٹیشن بلایا۔ سسرال والوں نے بولا لڑکی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، پولس والے لڑکی سے پوچھنے گھر آئے لڑکی نے ساتھ میں چلنے سے منع کیا، کہا میں سوچ کر جواب دونگی۔ تین دن بعد پھر سے پولس والوں نے لڑکی کو امام باڑہ پولس چوکی میں بلایا لڑکی نے وہاں بھی میرے ساتھ چلنے سے منع کیا، اس کے بعد میں Crime Branch Crwoford Market, main branch میں گیا، پولس والوں نے لڑکی کو بلایا، وہاں پولس والوں کے سامنے لڑکی نے ہاں بول دیا تب جا کر مجھے اپنے بچے کا منھ Crime Branch میں دیکھنے کو ملا اور میں اپنی بیوی بچے کو لیکر اپنے گاؤں آیا پھر میں نے کئی دنوں تک اپنی بیوی کو، اس کے مائکے میں نہیں بھیجا۔ اس کی سگی بہن کی شادی میں بھی نہیں بھیجا۔ کیونکہ میں ڈرتا تھا، کہ وہ لوگ پھر سے ناٹک نہ کرے۔ کئی مہینے گذرنے کے بعد ایک بار میں نے اپنے سامنے بھیج کر دیکھا، کوئی پرابلم (Problem) نہیں آئی تو دوسری بار بھی بھیجا، دوسری بار پھر ناٹک شروع ہوگیا، پھر وہی پرابلم (Problem) بامبے میں رہنا ہے۔ اس بار دو سال میری بیوی اور میرا بچہ مجھ سے دور رہے اسی بیچ مہیلا منڈل وکیل، وکیلوں کی نوٹس، سب کچھ ناٹک ہوگیا۔ بات لگ بھگ طلاق تک پہنچ گئی تھی۔ کسی نے بھی ملانے کی بات نہیں کیا شاید لڑکی والے طلاق ہی چاہتے تھے دو سال بعد میں نے اپنی بیوی اور بچے کو نیچے پکڑا ان کو بجگاؤں گارڈن لے کر گیا اپنی بیوی سے فائنل بات کی، میرے بچے نے مجھے انکل (Uncle) بول کر پکارا، مجھے بہت برا لگا اس وقت میرا بچہ چار سال کا تھا، دو سال مجھے دیکھایا ہی نہیں گیا۔ میں نے اپنے بیوی اور بچے کو گارڈن (Garden) سے ہی اپنے گھر لے کر آیا۔ اس کے بعد معاملہ ابھی کچھ حد تک ٹھیک ہے۔ سال دو سال میں کبھی کبھی جھٹکا آتا ہے۔ آج میری شادی کو گیارہ (11) سال ہوگئے ہیں، دو بیٹے ہیں، علی باغ میں رہتا ہوں۔ آج میرے پاس خود کا گھر ہے۔

ہم دونوں مسلم ہیں۔ میرے والد کا نام محمد میرے سسر کا نام اللہ رکھا اور ہم لوگوں میں اتنی نفرت یہ پیغام مجھے دینا تھا اس لیے میں نے اپنی کہانی بتائی ہے کہ اللہ محمد کے نام والے جماعتوں کے نام پر الگ ہیں۔ اور دونوں سنی مسلم ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے میرا تعلق مہاراشٹر کے کوکن سے ہے اور میری بیوی کا تعلق گجرات کے بھڑوچ سے ہے۔ میں کوکنی ہوں وہ کچھی میمن ہے فرق صرف اتنا ہے کہ

دونوں کی جماعتیں الگ ہیں۔ یہ حال ہے ہماری قوم کا میں کسی ہندو یا کرسچن لڑکی سے شادی کرتا تو شاید اتنا پرابلم نہیں ہوتا، جتنا ایک مسلم لڑکی سے شادی کر کے ہوا۔

ایسا ہی کچھ میرے ساتھ دوسرے معاملے میں ہوا۔ میرے چھوٹے بھائی کے دوست کو فیٹ کی شکایت تھی۔ باپ غریب تھا علاج کو پیسے نہیں تھے ہر پندرہ دن سے فیٹ آتی تھی۔ ایک دن میرے سامنے گر اس کے سر میں چوٹ لگی، کافی خون نکلا میں نے اسے اٹھا کر بامبے (Bombay) لے کر آیا۔ جسلوک اسپتال (Jaslok Hospital) میں ڈاکٹر اے آر اندرے (A.R. Undre) جو ہمارے کوکن کے ہی ہیں۔ ان کے ذریعے Jaslok Hospital میں ایڈمیٹ کیا۔ میں نے صرف چیک اپ کرانے لے کر گیا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا آپریشن ہو سکتا ہے۔ دو لاکھ (2 Lakh) روپے کی ضرورت ہے۔ میں کچھ طریقے جانتا تھا جس کے پاس پیسے نہیں ہوتے تھے، میں نے ان کے آپریشن ٹرسٹ (Operation Trust) کے ذریعے کرایا ہوں۔ میرے چاچا زاد بھائی کے ہارٹ کے valve کا پرابلم تھا۔ Sion Hospital میں ہم لوگوں نے Trust کے ذریعے پیسے جمع کر کے آپریشن کرایا تھا۔ اس بار کیس تھوڑی الگ تھی۔ Hospital میں Patient admit تھا۔

اس کے پیسے جمع کرنے کے لیے Dr. Undre کے لیٹر کا استعمال کیا Hospital والے روزانہ پیسے مانگ رہے تھے Dr. Undre کے کہنے پر وہ لوگ رکے ہوئے تھے۔ جلد سے جلد پیسہ جمع کرنا تھا۔ ہر بڑے Hospital میں ایک ٹرسٹ ہوتی ہے۔ اگر آپ کا راشن کارڈ ہے اور آپ کے سال کی انکم (Income)، -/25000 سے کم ہے تو آپ کو تحصیل دار کی طرف سے ایک انکم سرٹیفکیٹ (Income Certificate) لینا پڑتا ہے۔ اسے مراٹھی میں اٹی کا داخلہ کہتے ہیں یا ہندی میں غریب ریکھا کے نیچے ایسا Certificate اگر آپ تحصیل دار سے لیتے ہیں تو آپ کے آدھے پیسے Hospital میں معاف ہوتے ہیں۔ اور باقی کے پیسے Trust والے آپ کو Letter دیتے ہیں۔ وہ Letter لے کر آپ کو الگ الگ ٹرسٹ میں جانا ہوتا ہے۔ پھر دوسرے Trust والے آپ کو Cheque دیتے ہیں یا Hospital Direct کے Trust کے نام پر پیسے Transfer کرتے ہیں یا Cheque دیتے ہیں۔ اس طریقے سے میں پہلے کسی کا

Operation کروا چکا تھا، مگر اس وقت، وقت کی کمی تھی۔ Patient admit تھا۔ Hospital والوں کو روپے کا تقاضا تھا۔ اس لیے ہم لوگ اپنے مسلمانوں کے جتنے بھی Trust ہیں، ان کے پاس گئے۔ Dr. Undre کا Letter، Jaslok Hospital کا ایڈمیشن کارڈ اور Patient کی رپورٹ لے کر گئے ویسا اپنے لوگوں کے زیادہ ٹرسٹ تو نہیں ہیں۔ گنے چنے دو تین نام تھے لیکن کچھ لوگ بنا ٹرسٹ کے پیسہ دیتے ہیں کسی نے کسی کا نام لیا ہم وہاں چلے گئے۔ کسی نے کہا فلاں فلاں جگہ جاؤ، آپ کو پیسے ملیں گے۔ کسی کا کہنا تھا کہ آپ اگر غریب ہو تو Jaslok Hospital میں کیوں گئے۔ ہم ایک جگہ صابو صدیق اسپتال گئے وہاں ہفتے میں ایک دن کچھ بڑے لوگ بیٹھتے ہیں اور لوگوں کے علاج کے لیے پیسے دیتے ہیں، ہم وہاں بھی گئے، ہمیں سیدھا سیدھا کہا گیا کہ یہاں صرف میمن کو ہی پیسے دیتے ہیں۔ آپ کوکنی ہو آپ کالسیکر کے الحمد ٹرسٹ (AL Hamd Trust) میں چلے جاؤ وہ کوکنیوں کی ٹرسٹ ہے۔ مجھے بہت برا لگا، میں نے اس آدمی کو جواب نہیں دیا۔ لیکن میں نے دل میں یہ سوچا کہ ان کو کوکنیوں سے نفرت ہے۔ کوئی کوکنیوں کو ایمان والے نہیں سمجھتے، کوئی کہتا ہے کوکنی میں ایمان نہیں ہے۔ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ جو لوگ ٹاڈا (TADA) کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ سب سے زیادہ کوکنی مسلمان ہیں، جنہیں ممبئی میں 1993 میں جو بم بلاسٹ (Bobm Blast) ہوئے، اس کی سزا میں جیل ہوئی ہے۔ بیچارے جیل میں سڑ رہے ہیں ان سے جا کر کہو تو ان کوکنی لوگوں کو بھی پتہ چلے گا کہ جن مسلمان بھائیوں کے لیے جیل میں سزا کاٹ رہے ہیں وہ مسلم بھائی ان کو ایمان والا ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جو کوکنی جیل میں ہیں، ان کا کہنا تھا کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا تھا۔ باجے میں کوئی داڑھی والا Train میں نہیں گھوم سکتا تھا۔ برقعہ پہننا مشکل ہو گیا تھا۔ مسجدوں میں اذان پر پابندی کی بات چل رہی تھی۔ جو کوکنی جیل میں ہیں، وہ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں، ان کے لیے جتنے لوگوں پر ظلم ہو رہا تھا، وہ سب مسلمان تھے یعقوب میمن بھی میرے لیے مسلمان ہے۔ کبھی مہاراشٹر کا مکھیہ منتری اے آر انتولے (A. R. Antuly) تھے جنہوں نے پولس کا Half Pant سے Full Pant کروائی۔ پولس والے آج تک اس کوکنی کا احسان نہیں بھولے۔ مہاراشٹر کی تاریخ میں ان کے علاوہ کوئی مسلم مکھیہ منتری نہیں بنا۔ میں سمجھتا ہوں انڈیا میں کشمیر چھوڑ کر کوئی بھی مسلم مکھیہ منتری

نہیں بنا۔ کوکن مہاراشٹر میں آتا ہے۔ اگر کوکنیوں سے جن لوگوں کو تکلیف ہے وہ مہاراشٹر میں کیا کر رہے ہیں۔ اگر میں ان سے یہ بات کہوں جس تھالی میں کھاتے ہو اسی میں تھوک رہے ہو تو شاید ان کو برا لگے گا۔ کوئی لوگ کیکڑا کھاتے ہیں۔ مگر مہاراشٹر کا کھاتے ہیں۔ آپ لوگ جھینگا کھاتے ہو مہاراشٹر میں آ کر کھاتے ہو۔

لاسٹ تک اس بچے کے لیے مجھے کہیں سے پیسے نہیں ملے۔ الحمد ٹرسٹ (AL Hamd Trust) والوں نے بھی مجھ سے Income Certificate مانگا اور باقی معاملوں میں الحمد والوں نے مجھے مدد کی ہے۔ میں ایک Patient کو لے کر گیا تھا، جس کی دونوں کڈنیاں فیل (Kidney's Fail) ہوگئی تھی۔ الحمد ٹرسٹ (AL Hamd Trust) والے ہر مہینے اس آدمی کو Dialesis کے لیے -/4800 دیتے تھے اور انہوں نے میرے چاچا زاد بھائی کو بھی ہارٹ والو (Heart Valve) بدلی کرنے میں پیسے دئے تھے اور بڑی Amount دی تھی، اسی لیے مجھے AL Hamd والوں کا برا نہیں لگا۔ آخر کار میں نے تحصیل دار کے Income Certificate کے لیے کوشش کی۔ اکثر یہ Certificate ملنے میں کافی دن لگتے ہیں، جلدی نہیں ملتا۔ Jaslok Hospital والوں نے بھی اس کا تقاضا کیا۔ شاید Dr. Undre نہیں ہوتے تو اس بچے کو ڈسچارج کر دیتے۔ ہم علی باغ میں تحصیل دار کے پاس آئے دو دن سے تحصیل دار اپنے آفس میں نہیں تھے، باہر گئے ہوئے تھے۔ میں نے کوشش کر کے اسے فون پر ہماری مجبوری بتائی انہونے آ کر دیا اور ایک طرح کے معاملے میں تحصیل دار عورت تھی، اس نے رات میں 7:30 p.m. آ کر اپنا Office کھولا۔ مجھے آج بھی یاد ہے اس دن علی باغ میں لائٹ گئی ہوئی تھی۔ تحصیل دار Office کے سامنے ایک xerox والا ہے جو سارے Government کے Form بیچتا ہے اور بھر کر بھی دیتا ہے۔ ان لوگوں نے جنریٹر (Generator) چالو کر کے فارم کی پرنٹ computer سے نکال کر دیا اور computerise form بھر کر دیا۔ رات میں 8:30 p.m. بجے مجھے Income Certificate ملا۔ نہ اس تحصیل دار نے مجھ سے کچھ لیا اور نہ اس xerox والے نے مجھ سے کچھ پیسے لیے۔ دونوں ہندو تھے xerox والا بھی ہندو تھا اور تحصیل دار بھی ہندو تھی۔ یہ دیکھ کر میرے آنکھ سے آنسو نکل گئے کہ ایسے بھی ہندو انڈیا میں ہیں۔ اس

Income کے Certificate سے ہمارے ایک لاکھ روپے معاف ہوگئے۔ باقی کے پیسے اس لڑکے کے رشتے داروں نے دیے۔ کچھ پیسے Dr. Undre کے Letter کی وجہ سے لوگوں نے Foreign سے بھیجے۔ لڑکے کا آپریشن (Operation) ہوگیا اور وہ xerox والا ہندو ہونے کے باوجود ہماری مجبوری سمجھ سکتا ہے، لیکن ہمارے مسلمان بھائی جماعتوں میں اٹک گئے۔ یہ میں نے صرف آپ کو کوکنی اور میمن کی اسٹوری بتایا، ایسی کئی جماعتیں ہیں، جن میں یہ پرابلم ہے۔ جیسے یوپی (U.P)، بہار (Bihar) سے جو بھیا ہے سبھوں کے لیے نظریہ الگ ہے۔ کوئی بنگالی ہے تو کوئی حیدرآبادی، کوئی مدراسی ہے، کوئی جلگاؤں والے، کوئی مالیگاؤں والے سب کو ایک دوسرے سے پرابلم ہے۔ یہی حال پاکستان کا ہے۔ میں جہاز سے چار بار کراچی گیا ہوں۔ مجھے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی، نہ پاکستانی جہاز کو ہمارے انڈیا میں آتے ہیں، ان کو بھی باہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ جو لوگ میرے جہاز میں آتے تھے، میں نے ان سے بات کی تو پتہ چلا کہ پاکستان کا بھی یہی حال ہے۔ ادھر بھی پٹھان ہے، کوکنی ہے، کھاپچی ہے، بنگالی ہے۔ تقریباً انڈیا والا ہی حال ہے۔ ایک چیز زیادہ ہے کہ جو لوگ انڈیا سے وہاں گئے ہیں انہیں مہاجر کہا جاتا ہے اور ان کے ساتھ مہاجروں والا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ ایک بار اتفاق سے میرا جہاز جس جہاز سے بنکر (Bunker) لے رہا تھا (بنکر یعنی تیل) اس جہاز کا کیپٹن (Captain) میرے ہی مروڈ جنجیرہ تعلقے سے راجپوری کا تھا۔ اس نے اپنا نام مجیب یا منصور ہلڈے بتایا تھا۔ ہلڈے مجھے آج بھی یاد ہے لیکن اس کا پہلا نام میں بھول گیا ہوں۔ اس کا بیٹا بھی جہاز میں کام کرتا ہے اور وہ پہلے ویزا (Visa) لے کر انڈیا بھی آتے جاتے تھے۔ یہ لوگ بٹوارے کے وقت انڈیا چھوڑ کر پاکستان چلے گئے تھے۔ انہوں نے باتوں باتوں میں مجھے پاکستان کی پوری اسٹوری (Story) بتائی۔ پاکستان کا مجھے ہمارے یہاں کے بھنڈی بازار جیسا حال ہی لگا۔ یہاں سے زیادہ برا حال مسلمانوں کا وہاں پر ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو وہاں مار رہے ہیں اور امریکہ مار رہا ہے وہ الگ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم مسلم جماعتوں کے نام پر بھی بٹے ہوئے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنی جماعت سے پیار نہیں کرنا چاہیے، اگر کوئی اپنی لڑکی اپنی جماعت میں دینا چاہتا ہے تو اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے، لیکن اگر کسی جماعت کا لڑکا یا لڑکی اگر دوسری جماعت کے لڑکے یا لڑکی کو پسند کرتا ہے، تو اتنی

پرابلم (Problem) نہیں ہونا چاہیے، آخر ہم سب مسلم ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کا دکھ بھی سمجھنا چاہیے، جماعتوں کے نام پر نہیں لڑنا چاہیے، ہم جماعتوں کے نام پر بھی بٹ گئے ہیں

ہماری تیسری پرابلم (Problem) ہم بہت ہی جلدی کسی کی بھی باتوں میں آجاتے ہیں۔ اگر جانوروں کا جھنڈ کہیں جا رہا ہے اور آگے والے جانور نے اپنا راستہ بدل دیا، تو سارے جانور اپنا راستہ بدل کر ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جانوروں کے پاس دماغ نہیں ہوتا تو وہ سوچتے ہیں کہ آگے والا جا رہا ہے تو ہم بھی اس کے پیچھے جا رہے ہیں۔ چلتے چلتے وہ لوگ اپنا راستہ بھول جاتے ہیں۔ بعد میں جب ان جانوروں کے مالک کو فکر ہوتی ہے، تب وہ جا کر انہیں ڈھونڈتا ہے اور انہیں صحیح Direction میں چلا کے اپنے طبیلے (Stable) یعنی جہاں جانوروں کو رکھا جاتا ہے لے کر آتا ہے۔ ہمارا حال بھی کبھی ان جانوروں کی طرح تھا۔ ہم بکھرے ہوئے تھے۔ اللہ تعالی یعنی ہمارے مالک نے ہمیں بھٹکے ہوئے راستے سے پیغمبروں کے ذریعے اور ہمارے آخری نبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذریعے ایک جگہ جسے ہم کعبہ کہتے ہیں جمع کیا۔ یہ پیغام دیا کہ ہمارا دنیا میں اصل ٹھکانہ کعبہ ہے Center ہے۔ مگر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے انتقال فرمانے کے بعد ہم اپنی قوم کے لیڈروں کے پیچھے چل کر خلیفہ، امام، سلطان، امیر، بابا کی باتوں میں آ کر راستہ بھٹک گئے ہیں۔ مثال کے طور پر محمد علی جناح کے پیچھے پیچھے لوگ پاکستان چلے گئے۔ پھر بنگالی لوگوں نے ان کے لیڈر کے پیچھے چل کر بنگلہ دیش بنا دیا۔ خلیفوں کے نام پر کئی خلیفہ ہو گئے۔ اماموں کے نام پر کئی امام بن گئے۔

ہمارے اپنوں نے ہمارا mind set کر دیا ہے miss guide کرکے miss lead کرکے ہمارے دماغ پر کنٹرول کر دیا ہے مثال کے طور پر ہم کسی ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں خاص کر وہ ڈاکٹر جو ہمارے خاندان کا ڈاکٹر ہے جیسے آپ نے پرانے دنوں میں دیکھا ہوگا کہ آج بھی کچھ جگہ پر ڈاکٹر ہے، جو مختلف رنگوں کی گولی دیتے ہیں ہری لال پیلی پوڑی باندھ کر دیتے ہیں اور لوگوں کو اس سے آرام ہوتا ہے، باپ کی کمر میں درد ہوتا ہے تو بھی وہی رنگ کی گولی ماں کے پیٹ میں درد ہوتا ہے تو بھی اسی رنگ کی گولی اور بیٹے کے سر میں درد ہوتا ہے تو بھی وہی گولی بیٹا جو آج کے زمانے کا ہے وہ سوچتا ہے کہ مجھے اسکول نہیں جانا تھا اس لیے میں نے سر درد کا بہانا بنایا تھا میرا سر درد ٹھیک ہو گیا یہ بات میری سمجھ میں آتی ہے، مگر میرے ماں باپ کا کیا وہ اس کی تحقیقات میں لگتا ہے پتہ چلتا ہے کہ باپ نے کام میں زیادہ وزن اٹھایا تھا، اس لئے اس کی کمر پکڑلی تھی اور ماں نے راجما

کھائی تھی، اس لئے acidity کی وجہ سے پیٹ درد ہو رہا تھا، صرف ان کا مائنڈ سیٹ تھا کہ ڈاکٹر سے آرام ہوتا حالاں کہ یہ لوگ ڈاکٹر کی وجہ سے ٹھیک نہیں ہوئے لیکن ان کے دماغ میں ڈاکٹر بھرا تھا، اس لیے ڈاکٹر نے ٹھیک کیا، جس طرح یہ ڈاکٹر ہمارے مائنڈ سیٹ کا فائدہ اٹھاتا ہے ایسے ہی ہمارے بابا، درگاہ کے مجاور، امام، مولانا ہمارے اس مائنڈ کو کنٹرول کرتے ہیں آج کل کے مولانا مسجد کے ساتھ بازاروں کی دکانوں پر کسی کے گھروں پر بھی ملتے ہیں پورے گاؤں کی خبر رکھتے ہیں ہو سکتا ہے آپ کے پڑوسی کو جتنی آپ کی بات نہیں معلوم لیکن وہ بات آپ کے گاؤں اور محلوں کے مولانا کو معلوم ہوتی ہے یہ فرقہ بنانے والے لوگ ہی ہیں، ان کی حدیثوں نے ان کے ہمارے گھروں میں دجل نے ہمیں بانٹا ہے، ایک کہتا ہے آپ ﷺ بائیں جانب سر رکھ کر سوتے تھے کوئی کہتا دائیں جانب، دائیں بائیں کے چکر میں ہم بھی چکر کھا رہے ہیں۔

میں اس سال اپنے رائے گڑھ کے تبلیغی جماعت کے اجتماع میں پنویل گیا۔ میں سفر کر کے گیا تھا، مجھے حاجت کے لیے جانا تھا، جیسے ہی میں اجتماع کے پاس پہنچا جو ٹائلیٹ نزدیک تھا، میں اس کی طرف بھاگا، مجھے روکا گیا کہ یہ صرف علما کے لیے ہے، مجھے برا لگا اس جگہ علما کے لیے الگ سے پنڈال بنایا گیا تھا۔ 300 علماء کا انتظام تھا اور ان کی خدمات کے لیے الگ سے لوگوں کو ذمے داری دی گئی تھی۔ اس بار وہ ذمے داری میرے ہی ادھر کے لوگوں کی تھی۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا، سبھی لوگ نماز کے لیے ایک پنڈال میں آئے، مگر علماء نے الگ پنڈال میں ظہر کی نماز پڑھی، پیشاب کا انتظام الگ تھا۔ ان کے لیے الگ پنڈال تھا۔ ان کے مشورے الگ ہوتے ہیں، ان کے لیے گرمی سے بچنے کے لیے کولر ہوتے ہیں، پنکھے ہوتے ہیں، کھانے کا انتظام الگ ہوتا ہے، یہ بات سمجھ میں آتی ہے، مگر نماز الگ پڑھتے ہیں یہ میرے سمجھ میں نہیں آیا اور علماء پنڈال میں اجتماع کے اسٹیج سے صرف 10 miter کی دوری پر تھا، اتنے نزدیک میں دو جماعت کرنے کی کیا ضرورت ہے اور وہ بھی وہ لوگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں، جن کا ہم بیان سننا اجتماع میں جاتے ہیں، جو لوگ ہمیں ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دیتے ہیں، وہ لوگ ہی اگر الگ چھتری میں نماز نہیں پڑھیں گے تو لوگ ایک چھتری میں کیسے آئیں گے، کیا نماز کے لیے VIP کلچر ہونا چاہیے یہ لوگ آخری نماز دُعا میں عام آدمی کے پنڈال میں آتے ہیں، ان کو دیکھ کر آج کل لوگ بھی آخری نماز دُعا میں اجتماع میں

آتے ہیں۔ آج ہم اپنے علماء کی باتوں میں آ کر ان کو کچھ زیادہ ہی بڑا بنا رہے ہیں، کسی vip سے کم نہیں ہیں۔ لوگوں نے اتنا پیار اور عزت ان کو دی ہے، انہیں اس پیار کو سمجھنا چاہیے، اس پیار کا مطلب یہ نہیں کہ تم نماز بھی الگ پڑھو گے، تم اتنے بڑے نہیں ہو اور ہم کو بھی ان کو اتنی عزت نہیں دینا چاہیے کہ یہ ہم کو vip اور عام آدمی میں بانٹے۔ اللہ کی بارگاہ میں ہم سب برابر ہیں، کوئی چھوٹا یا کوئی بڑا نہیں ہے، کالا، گورا، امیر، غریب، چھوٹا، بڑا، تعلیم یافتہ، ان پڑھ اللہ کی بارگاہ میں سب برابر ہیں۔

مسجدوں کے امام کو ہر جمعہ میں ایک بیان دینا ہوتا ہے، ہر جمعہ کے بیان میں کچھ نیا کرنے کے چکر میں بالکل نیا بیان تیار ہوتا ہے، جس کا تعلق قرآن اور صحیح حدیث سے نہیں ہوتا اور لوگ ان سے متاثر ہو کر بھی گمراہ ہوتے ہیں اور فرقوں میں بٹ جاتے ہیں آج کل امام گر قرآن کے حافظ نہیں ہے عالم نہیں تو بھی چلے گا صرف بیان اچھی آواز میں دینا آنا چاہیے اور جس فرقے کے لوگ گاؤں میں زیادہ ہیں، اس کی طرف سے بات کرنا چاہیے اس وجہ سے مسجد کے گنبد پر بیٹھا ہوا کوا بھی اپنے آپ کو مولانا سمجھتا ہے۔

میری بلڈنگ میں vodafone والے ٹاور لگانا چاہتے تھے، میں اپنی سوسائٹی کا چیرمین ہوں اس لئے یہ فیصلہ مجھے لینا تھا، میں نے سوسائٹی کے ممبروں کی رائے لینا شروع کی مجھے ایک ممبر نے کہا آپ مولانا کی رائے لو کہ یہ پیسہ جائز ہے یا نہیں میں نے ان سے کہا آپ موبائل استعمال کرتے ہو، انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا جب آپ موبائل استعمال کرتے ہو اس میں نیٹ ورک کسی نہ کسی ٹاور سے آ رہا ہے، میری بات سے وہ متفق نہیں ہوئے ان کے کہنے پر میں مولانا کے پاس گیا مولانا نے کہا کوئی بات نہیں لگا سکتے ہیں میرے ساتھ ایک ساتھی جن کا کام CCTV کا تھا مولانا ان سے مدرسے میں CCTV لگانے کی بات کر رہے تھے اور وہ مولانا خود بھی موبائل کا استعمال کر رہے تھے میں نے اپنے ساتھی سے کہا جو مولانا خود CCTV لگانے کی بات کرتے ہیں، خود بھی موبائل استعمال کرتے ہیں ان کے پاس ہم ٹاور کی اجازت مانگنے جا رہے ہیں ذرا ذرا سی بات پر ہم مولانا کے پاس جاتے ہیں دوسرے ممبر نے اعتراض جتایا کہ ٹاور سے تکلیف ہوتی ہے، اس لیے ٹاور نہیں لگانا چاہئے میں نے ان سے کہا ٹھیک ہے ہم نہیں دیتے مگر آپ کے موبائل میں رینج آتا ہے مطلب آپ کسی نہ کسی ٹاور کے پاس ہیں، انھوں نے پھر بھی کہا: نہیں میں نے ان سے کہا، کہ ہر مہینے ہم کو

50000ہزار روپے ملیں گے ہماری سوسائٹی کا فائدہ ہوگا کچھ لوگ پھر بھی راضی نہیں تھے میں نے ان سے کہا نہیں ٹاور اگر تمہارے پڑوس کی بلڈنگ میں آیا تب تم کیا کرو گے، لوگوں نے جواب نہیں دیا، میں بھی risk رسک لینا نہیں چاہتا تھا کیونکہ کبھی لوگ راضی نہیں تھے اس لیے میں نے ٹاور کو اجازت نہیں دی۔ آج میرے پڑوس کی بلڈنگ میں ٹاور لگا ہے اور ان کو جا کر بولنے کی ہمت کسی میں نہیں کیونکہ وہ امیر ہے اور میں ایک عام آدمی ہوں عام آدمی کو قانون بتانے والے نچانے والے لوگ ہیں اور امیر اور بڑے دادا قسم کے اشاروں پر ناچنے والے لوگ ہے یہ ہمارا آج کا سماج سوسائٹی ہے، جن کو صرف بڑے اور نام چین لوگوں کی بات سمجھ میں آتی ہے عام آدمی کو بیوقوف سمجھتے ہیں قوم سے ہمدردی کی بات اگر کوئی کرتا ہے تو وہ میری طرح عام آدمی ہے، اس لیے میری ہمدردی کی کوئی اہمیت نہیں مثال کے طور پر میرے ایک جاننے والے کا accident ہوتا ہے اس کا دو سال کا بچہ اور وہ اپنے دکان کی طرف جاتا ہے اور گاڑی آکر تیزی سے اس کے اسکوٹر سے ٹکراتی ہے سامنے کی جیپ والا ہندو ہے اور میرا جاننے والا مسلم ہے میں ہمدردی کی خاطر اسپتال گیا اور جس نے میرے جاننے والے کو ٹکر ماری جس کی غلطی کی وجہ سے میرے جاننے والے کا پیر ٹوٹتا ہے، جس کی وجہ سے اس کا دو سال کا بچہ بھی مرتے مرتے بچتا ہے میں نے کہا ایسے آدمی پر پولیس کیس ہونا چاہئے اور اس سے علاج کے پورے پیسے لینا چاہئے میں نے اپنی بات ان کے سامنے رکھی، ہماری قوم کے کچھ داڑھی ٹوپی والے آئے، کچھ پیسے والے آئے انھوں نے اس کے رشتہ دار سے کہا پولیس کے پاس نہیں جانے کا اور علاج کا پیسہ جتنا سامنے والا دیتا ہے اتنا ہی لے لو کا ان کو صحبت سنائی جاتی ہے کہ جو آپ کے ساتھ ہوا وہ آپ کی قسمت ہے قسمت سمجھ کر بھول جاؤ، سامنے والا بول رہا تھا میں صرف آدھے پیسے دوں گا ورنہ نہیں دوں گا آخر کار اس آدمی کے رشتہ دار نے ان کی بات سنی میری بات ان کو سمجھ میں نہیں آئی اور آدھے پیسے لے کر بات ختم کی تو میرے کہنے کا مطلب ہے آج کی تاریخ میں داڑھی ٹوپی والے، پیسے والوں کی باتوں میں لوگ جلدی آتے ہیں، میرے جیسے عام آدمی کو لوگ بیوقوف سمجھتے ہیں۔

ہماری قوم کے کچھ لوگ قوم کی بھلائی کا کام کرتے ہیں، دکھاوا نہیں کرتے مگر کچھ لوگ آج کل بھلا کم دکھاوا زیادہ کرتے ہیں، Social worker کا visiting card بنا کر گھومنے والے لوگ بھی ہیں، جو صرف بتاتے ہیں ہم سوشل ورکر ہیں۔ لوگوں کی نظر میں آنے کے لیے کسی نے

ٹرسٹ کھولی ہے، کوئی foundation کھولا ہے دکھاوے کے لیے کہ ہم قوم کا بھلا کرتے ہیں اور ہمارے لوگ بھی ان کے جھانسے میں آتے ہیں یہ لوگ جماعت کے صدر سیکریٹری نام چین ڈاکٹر، ٹیچر لوگوں کی نظر میں اچھے ہیں ان کے اردگرد گھومتے ہیں ان کو اپنے پروگرام میں عزت دیتے ہیں، یا کچھ لوگوں کو اندر سے پیسے بھی دیتے ہیں ان کا ساتھ دیتے میں اب ان سب کو ایک ساتھ دیکھ کر عام مسلمان کو لگتا ہے، یہی ہماری قوم کے ذمہ دار ہیں، اب اس ذمہ دار کے صدر کے اوپر کسی بڑی مخالف پارٹی کا ہاتھ ہوتا ہے یہ پارٹی ایسے آدمی کو ہمارے بیچ بھیجتی ہے، پانچ سال یہ لوگ ہمارے بیچ رہ کر کام کر کے ہیرو بنتے ہیں بعد میں ہمارے سارے ووٹ اس پارٹی کی جھولی میں ڈالتے ہیں جتنا اس نے قوم کے لیے پانچ سال میں نہیں کیا اس سے کہیں زیادہ پارٹی اس کو پیسہ یا زمین دے کر خوش کرتی ہے ایسے لوگوں کی باتوں میں بھی ہم جلدی آتے ہیں اور یہ ہمارا استعمال کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف غیروں کے لوگ ہی ہمیں لوٹتے ہیں ہم اپنوں کی باتوں میں بھی جلدی آتے ہیں ہمارے ڈاکٹر بھی ہمیں لوٹتے ہیں، ہم اپنا سمجھ کر plumber, electrician مستری کو بلاتے ہیں ہم یہ سوچتے ہیں کہ اپنا والا ہے ہمیں نہیں لوٹے گا، میں نے اکثر اپنے والے کو مجھ سے زیادہ پیسے لیتے دیکھا ہے، اس کی وجہ ہے ہم اپنا سمجھ کر آنکھ بند کر لیتے ہیں، جلدی اس کی باتوں میں آجاتے ہیں۔

میں جہاں رہتا ہوں وہاں ہر سال درگاہ کا عرس ہوتا ہے، ہر سال قوالی ہوتی ہے، رات دس بجے تک کا ٹائم ہوتا ہے، اس کے بعد اجازت نہیں ہوتی جس کی حکومت ہے وہ پارٹی بھی قوالی کے پیسے دیتی ہے، مگر آخری وقت دس بجے کا ہی ہوتا ہے ایک بار ایک دوسری سیاسی پارٹی کا لیڈر آتا ہے وہی قوالی رات 11 بجے تک چلتی ہے، اس کے دبدبے کی وجہ سے پولیس کچھ نہیں بولتی اس لیڈر نے آکر یہ بتایا کہ میرے آنے سے وقت بدل گیا، جو مسلم وہاں تھے ان کو اس کے اندر پاور نظر آیا لوگ اس سے متاثر ہو گئے اس طرح بھی لوگوں کو اپنی طرف لانے کا کام نیتا کرتے ہیں۔

ہم دشمن کی بات کو غور سے سنتے ہیں مثال کے طور پر نریندر مودی کا نام آپ کو ہر مسلمان کی زبان پر ملے گا، ہر کسی کے واٹس اپ فیس بک پر اس کا فوٹو اپلوڈ ہے ہم نے اسے ہیرو بنایا ہے ہماری نفرتوں نے اسے وزیراعظم بنایا ہے، جتنا مسلم نفرت کرتا ہے اتنا اس کا فائدہ ہوتا ہے کیا دنگے صرف گجرات میں ہی ہوئے ہیں ہمارا دھیان دوسرے دنگوں پر کیوں نہیں ہے؟ مودی نے بولا مسلم

کے ہاتھ میں کمپیوٹر ہونا چاہئے کتنے مسلم نے کہا ہمیں دو؟ کسی نے نہیں، یہ خود بھی جانتا ہے کہ مسلم اس کے پاس کچھ لینے نہیں آئے گا یہ صرف اپنی من کی بھڑاس ریڈیو پر نکالتا ہے میرے کہنے کا مطلب ہے کہ ہمیں دشمن کی بات کو بھی سمجھنا چاہئے صرف داڑھی اور ٹوپی دیکھ کر ہی ہم بات سنتے ہیں ان کی بات کا بھی جواب دینا ہے، ورنہ نقصان ہمارا ہی ہوگا ہمارے حصے کے پیسے گنگا ندی صاف کرنے میں ختم ہوتے ہیں اور ہم مودی مودی کرتے رہ جاتے ہیں اور ہمارے داڑھی ٹوپی والے دوسری پارٹی سے پیسہ لیتے ہیں، ان کا بھی فائدہ ہوتا ہے اور مودی کے بھگت کا بھی اور نقصان صرف ہمارے جیسے عام مسلمان کا ہوتا ہے جو ان کی باتوں میں آتا ہے۔ میڈیا والے روزانہ ٹی وی چینل میں دہشت گرد ISIS کے بارے میں بتا کر لوگوں کے دماغ میں یہ بیٹھا دیتی ہے، کہ مسلم دہشت گرد ہے ایک مسلم کو پڑوس کے مسلم سے بھی ڈر لگنے لگتا ہے بڑی چالاکی سے میڈیا آج ہماری قوم کو دہشت گرد بنا رہا ہے، کیونکہ ہم لوگ ان کی باتوں میں آتے ہیں، اپنا دماغ نہیں لگاتے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ لیڈر (Leader) کی، خلیفہ کی، امام کی، امیر کی، سلطان کی نہیں سننا چاہئے۔ ہم کو ان کی ضرورت ہے۔ بنا کیپٹن کے جہاز اپنے مقام پر نہیں جا سکتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں سوچ سمجھ کر ان کی باتوں میں آنا چاہئے۔ ہمیں اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہئے، ہم وقتی طور پر فیصلے لے لیتے ہیں اور آگے کیا ہوگا؟ اس کا انجام کیا ہوگا؟ اس بات کی فکر نہیں کرتے۔ کوئی کچھ کہتا ہے تو اس کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ بعد میں زندگی بھر پچھتاتے ہیں لیڈر (Leader)۔ یہ سب باتیں ہونا چاہیے جو نیچے دی گئیں ہیں۔

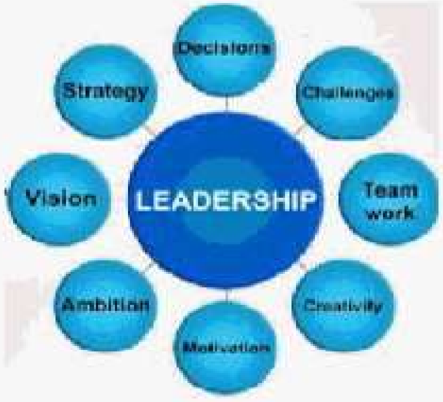
LEADERSHIP
Decisions
Challenges
Team work
Creativity
Motivation
Ambition
Vision
Strategy

LEADERSHIP

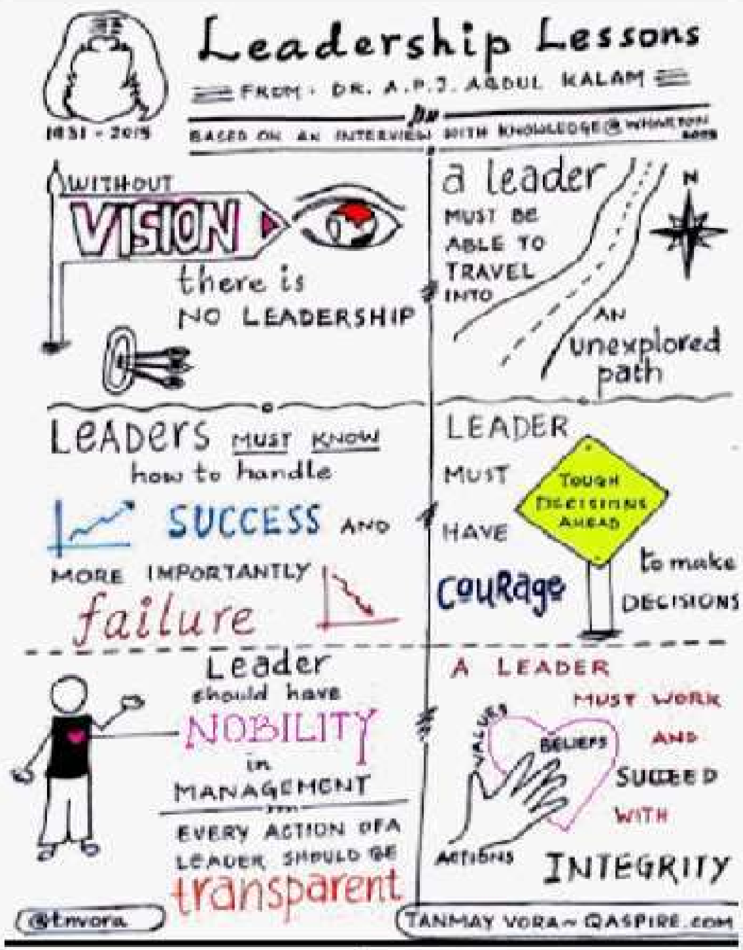
Leadership Lessons
FROM: DR. A.P.J. ABDUL KALAM
1931 - 2015
BASED ON AN INTERVIEW WITH KNOWLEDGE@WHARTON
WITHOUT VISION there is NO LEADERSHIP
a leader MUST BE ABLE TO TRAVEL INTO AN unexplored path
N
LEADERS MUST KNOW how to handle SUCCESS AND MORE IMPORTANTLY failure
LEADER MUST HAVE COURAGE to make DECISIONS
TOUGH DECISIONS AHEAD
Leader should have NOBILITY in MANAGEMENT
EVERY ACTION OF A LEADER SHOULD BE transparent
A LEADER MUST WORK AND SUCCEED WITH INTEGRITY
VALUES
BELIEFS
ACTIONS
@tnvora
TANMAY VORA ~ QASPIRE.com

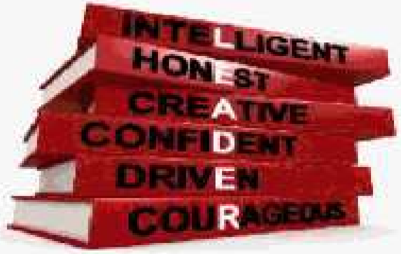
INTELLIGENT
HONEST
CREATIVE
CONFIDENT
DRIVEN
COURAGEOUS

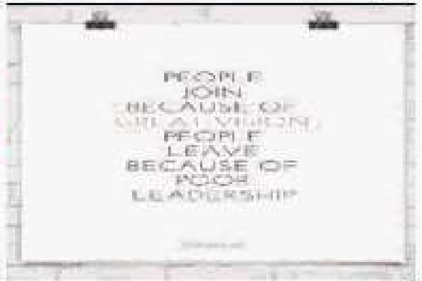
PEOPLE
JOIN
BECAUSE OF
GREAT VISION
PEOPLE
LEAVE
BECAUSE OF
POOR
LEADERSHIP

ہماری چوتھی پرابلم (Problem) ہے غصہ

ہماری قوم کو غصہ بہت جلدی آتا ہے ۔

MUSLIM RAGE

ذرا ذرا سی بات پر چاقو چھری اٹھا لیتے ہیں اور مرنے مارنے پر آجاتے ہیں ۔ ہتھیار اٹھا لیتے ہیں ۔ ہماری سوسائٹی (Society) میں، بلڈنگوں میں، محلوں میں، چھوٹی چھوٹی بات پر جھگڑے، کسی کا پانی کسی کے گھر میں آگیا تو جھگڑا، غلطی سے کسی کی چپل رہ گئی تو جھگڑا، بچوں کی وجہ سے بڑوں میں جھگڑے، عورتوں میں جھگڑے ۔ میں سمجھتا ہوں جہاں مسلم لوگوں کی آبادی زیادہ ہے وہاں کے پولس اسٹیشن کا جائزہ لیا جائے اور جہاں غیروں کی بستی ہے، وہاں کے پولس اسٹیشن کا بھی جائزہ لیا جائے تو سب سے زیادہ پولس Complaint آپ کو مسلم لوگوں کے Area میں ملے گی ۔ ہمارے قوم کے

لوگ ممبئی کے آزاد میدان کے اجتماع سے ان کے پیٹ میں درد کیوں ہے؟ ہم آرام سے، اجتماع کر سکتے ہیں (Peacefull) لیکن (Peacefull) اطمینان سے مورچہ نہیں نکال سکتے ۔ ہم میڈیا (Media) والوں کے کیمرے توڑتے ہیں، پولس والوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں، بعد میں یہی میڈیا والوں کو موقع ملتا ہے ہمیں بدنام کرنے کے لیے اور بعد میں یہی پولس والے ہمیں ٹھوکتے ہیں ۔ میاں بھائی کا غصہ ہمیشہ ناک پر ہوتا ہے ۔ سنگم فلم کا ایک Dialogue ہے ۔ ''اناما جھی سٹکلی'' ویسے ہی ہمارے قوم کے لوگوں کی بات بات پر سٹکی رہتی ہے ۔ ممبئی کے کسی بھی علاقہ میں ٹیکسی والے سے بھنڈی بازار، ڈونگری، محمد علی روڈ، ناگپاڑہ چلنے کی بات کرو تو دس میں سے ایک ٹیکسی والا مان جائے گا ۔ باقی نو لوگ مسلم علاقہ میں ڈرتے ہے ۔ لوگ ہماری قوم کو پاگل سمجھتے ہیں کیوں کہ ہم اپنا غصہ کمزور لوگوں پر اتارتے ہیں ۔ آج کا مسلم صرف اپنے علاقہ کا شیر ہے ۔ اور اسی غصہ کا فائدہ ہمارے نیتا دنگا کرا کے یا امریکہ شیعہ سنّی میں نفرت ڈال کر، غصہ بڑھا کر، ہمارے بیچ پھوٹ ڈالتے ہیں غیر مسلم ہمارے ایک پوئنٹ کو زیادہ اچھالتے ہیں اور ہمیں غصہ دلاتے ہیں، چاہے وہ چارلی حیبدو ہو یا کملیش تیواری ہو، ہمارے اخبار والے میڈیا والے، اس پوئنٹ کو زیادہ اچھالتے ہے اور ہمیں غصہ دلاتے ہیں وہ پوائنٹ ہیں ماں عائشہ کی شادی، سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہوئی تب ماں عائشہ کی عمر 9 سال کی تھی یہ عمر سہی ہے یا غلط ہے، یہ لوگ نہیں جانتے مگر 9 سال والی بات کو اچھالتے ہیں، بہت کچھ بولتے ہیں، جو میں اپنی کتاب میں لکھ کر میرے نبی کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتا ۔ غیر مذہب کے لوگوں نے صرف 9 سال کی عمر کو پکڑ لیا ہے اور اس بات کو لے کر مذاق اور غصہ دلانے کی کوشش کرتے ہیں، اصل میں اسلام میں شادی بالغ ہونے کے بعد کر سکتے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ۴۰ سال کی خدیجہ سے بھی شادی کی، یہ کوئی نہیں بتاتا، جو آج کل کوئی نہیں کرتا جو بہت بڑی بات ہے، ہر کسی کو جوان لڑکی اور بنا کسی نے ہاتھ لگائی ہوئی لڑکی چاہیے، وہ بھی 30 سال سے کم عمر کی 30 سال سے زیادہ عمر والی لڑکی کی شادی آسانی سے نہیں ہوتی ۔ سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے سے بڑی اور اپنے سے چھوٹی سے شادی کر کے یہ بتانے کی کوشش کی کہ آپ شادی

کرو، زنا مت کرو ہر عمر کی لڑکی سے شادی ہوتی ہے، اگر وہ بالغ ہے اور اس کی مرضی ہے، اگر وہ بالغ نہیں ہے اور راضی نہیں ہے تو وہ شادی نہیں ہو سکتی، آج کی تاریخ میں بھی لڑکی 10 سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ تو آج سے 1400 سال پہلے اگر 9 سال میں اگر کوئی لڑکی بالغ ہوتی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، وہ بھی ملک عرب میں چوں کہ آج بھی عرب کی لڑکی ہندوستانی لڑکیوں سے فرانس بلزم کی لڑکی سے جلدی بالغ ہوتی ہے، ہمارے کھانے میں اور عربوں کے کھانے میں بہت فرق ہے، اور اللہ نے عربوں کے کھانے میں طاقت دی ہے، کھجور اونٹ کا گوشت جو گرم ہے، آج بھی آپ یہ دیکھو گے کہ جو لوگ ہندوستان یا کسی اور ملک سے عرب ممالک جاتے ہیں، روزی روٹی کے لیے، وہاں جا کر اکثر لوگ صحت بنا کر آتے ہیں، ہندوستان میں رہ کر 30 سال میں جو باڈی نہیں بنتی، وہ دو سال میں بن جاتی ہے، تکلف کا کام کرنے کے باوجود نہ ماں کے ہاتھ کا کھانا ہوتا ہے، نہ بیوی کے اور نہ کسی

five star hotel کا ہوتا ہے، کام کر کے تھکے ہارے آتے ہیں، اور کھانا بناتے ہیں، وہ بھی ہندوستانی طریقے سے اور کم پیسوں میں وہاں کے ہوا میں بھی جادو ہے تو 1400 سال پہلے کسی لڑکی کا عرب ممالک میں جوان ہونا بڑی بات نہیں ہے اور ماں عائشہ حضرت ابو بکر صدیق کی بیٹی تھی۔ اس وقت کم عمر بالغ لڑکی سے شادی کوئی گناہ نہیں تھا اور آج بھی نہیں ہے آج بھی ہم دیکھتے ہیں ہمارے ہندی فلموں میں 50 سال کے ہیرو 18 سال کی لڑکی کے ساتھ فلموں میں کام کرتے ہیں، ہم فلموں کے علاوہ بھی سنتے ہیں، ان کی شادی ہوتی ہے یا ان کا چکر ہوتا ہے، کئی ایسے لوگوں کی شادی ہوئی ہے جیسے کرینہ کپور کی شادی سیف علی خان سے ہوئی، جن کی عمر میں بہت زیادہ فرق ہے، ایسی کئی مثالیں ہیں، جہاں آج بھی کم عمر کی لڑکی بڑے عمر کی لڑکے سے شادی یا پیار یا آج کے زبان میں living relation میں رہتے ہیں، کئی ایسے پیسے والے ہیں، جن کی بیٹی سے بھی یا بیٹی کی بیٹی کے عمر کے ایئر ہوسٹیس ماڈل کے ساتھ دیکھا گیا ہے، رنڈی بازار میں تو 70 سال کا آدمی 18 سال کی لڑکی کے ساتھ سیکس کرتا ہے، کچھ جگہ تو معصوم بچوں کے ساتھ بھی سیکس ہوتا ہے، جن کو پتہ نہیں کہ سیکس کیا ہوتا

ہے، ان سے ان کو تکلیف نہیں ہے۔

ہمارے نبی کی شادی کا مذاق اڑایا جاتا ہے، ہمیں غصہ دلانے کے لیے۔ لوگ ہمارے غصہ کا فائدہ اٹھاتے ہیں ہم غصہ تب ہوتے ہیں، جب ہمارے لیڈر اماموں کو غصہ آتا ہے لوگ ہمارے غصے کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس غصے کا ہم کو کتنا فائدہ ہوتا ہے اور کتنا نقصان ہوتا ہے پریس (Press) والے، میڈیا (Media) والے، پولس (Police) والے، قانون (Qanoon) سیاست والے کارپوریٹ والے، اس موقع کو کس طرح سے بناتے (سلگاتے) ہیں تیسری عالمی جنگ کا ماحول بناتے ہیں اس کو سمجھنے کی ہم کوشش کرتے ہیں۔

FREEDOM OF SPEECH / FREEDOM OF EXPRESSION

بولنے کی آزادی ور اپنے خیالوں کا اظہار کرنے کی آزادی

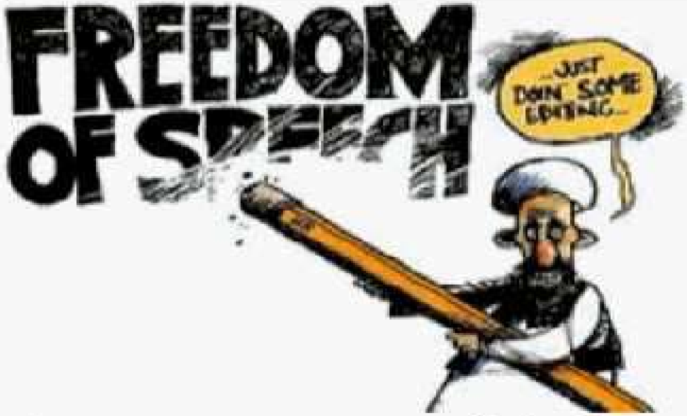

دنیا کے تقریباً سبھی ملکوں میں یہ آزادی ہے، اس آزادی نے مسلمانوں کی تہذیب کا مذاق بنا دیا ہے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی اجازت دنیا بھر کے ملکوں اور لوگوں نے دی ہے، جس پر ہمارے ہندوستان میں پہلے پابندی تھی پچھلے سال 2015 میں پابندی ہٹا دی گئی تھی، اس سے پہلے ہندوستان میں کارٹون بنانے والے اسیم ترویدی کو پولیس نے گرفتار کیا تھا، مہاراشٹرا کے پال گھر کی دو مسلم جوان لڑکی نے بال ٹھاکرے کی موت کے بعد فیس بک پر ممبئی بند کا پوسٹ کیا تھا

جس کی وجہ سے انھیں پولیس نے پوچھ تاچھ کے لیے بلایا تھا۔ کسی نے ممتا بنیرجی کا کارٹون بنایا تھا۔ کسی نے اعظم خان کے اوپر کمینٹ کیا تھا اس طرح بہت سے واقعات ہیں، جن کو ہندوستان میں قانونی طور پر آزادی نہیں تھی، جن پر قانونی کاروائی ہوئی ہے۔ اور کچھ لوگوں نے قانون ہاتھ میں لیکر لوگوں کو جان سے بھی مارا ہے، جیسے پونا میں مسلم جوان لڑکے نے بال ٹھاکرے اور شیواجی کی فوٹو فیس بک پر ڈالی تھی، اس چھوٹی سی غلطی کی سزا سے اسے اپنی جان گنوانی پڑی۔ انسانوں کو بھی برا لگتا ہے جب انکی کوئی کارٹون بناتا ہے یا انکے لیڈر کی کوئی تصویر بناتا ہے ویسے سیاسی نیتا کے کارٹون لوگ اپنے اخبار، ٹی وی میں بناتے ہیں مہارشٹرا کے بال ٹھاکرے بھی کبھی کارٹون بناتے تھے بعد میں انہوں نے اپنا اخبار نکالا، جو آج سامنا کے نام سے جانا جاتا ہے انہوں نے اپنے جیتے جی کئی لوگوں کی تصور بنائی ہے مگر انکے مرنے کے بعد، ان کی کوئی تصویر صرف فیس بک میں ڈالتا ہے تو لوگ مسلم لڑکے کو جان سے مار دیتے ہیں۔ انسانوں کے علاوہ بھگوان کے بارے میں بھی، لوگوں نے کارٹون کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کیا کچھ اچھے اور کچھ لوگوں کو تکلیف پہنچانے والے جن میں ہمارے ملک کے مشہور پینٹر ایم ایف حسین بھی ہیں، جو سلیمانی بوہرہ مسلم تھے انہوں نے ہندو کے دیوی دیوتا کی ننگی تصویریں بنائی تھیں، جو ہندوؤں کو برا لگا جب کہ ہندوں میں ننگی دیوی دیوتا کی تصویر کی اجازت ہے اور یہ لوگ ننگی دیوی دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے ہیں اپنے گھروں میں بھی مورتی اور فوٹوں رکھتے ہیں، لیکن جب ایک مسلم نے ان کے دیوی دیوتا کی تصویر بنائی جو ہندوستان کے مشہور پینٹر بھی تھے جن کو حکومت نے بڑے انعام سے نوازا ہے، شاید انہوں نے کچھ زیادہ ہی ننگا کیا ہوگا ان کے بھگوان کو یا پھر اس لئے کہ ایک مسلم نے ان کے بھگوان کی تصویر بنائی اس لئے ہندوں نے انکے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا لوگوں نے انھیں جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی تھی آخر کار انھیں ہندوستان چھوڑ کر بھاگنا پڑا جس مذہب میں ننگے دیوی دیوتا ہے جسکی اجازت انکے مذہب میں ہے اسکے باوجود بھی انکو غصہ آتا ہے تو ہم انھیں کیا سمجھیں؟ اپنے دیوتا کی حفاظت یا مسلم دشمنی؟

STOP
ISLAMOPHOBIA
FREEDOM OF SPEECH IS NOT FREEDOM TO ABUSE
THE PROPHET IS DEARER TO US THAN OUR CHILDREN

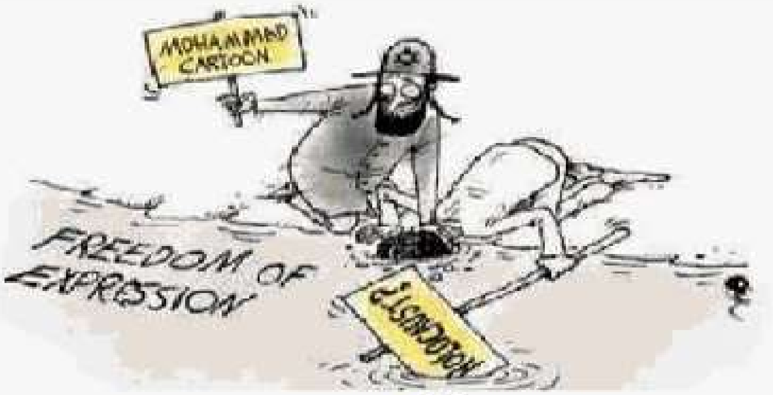

ہمارے نبیﷺ کی شان میں گستاخی

میں پانی کے جہاز پر کام کرتا ہوں تو میرا جہاز کئی بار سعودی عرب گیا ہے، جب جہاز سعودی عرب جاتا ہے تو وہاں کے قانون کے مطابق ان کے ملک میں کسی بھی ننگی تصویر کی اجازت نہیں ہے ننگی میگزین یا ننگی فلمیں اگر کسی کے پاس ملی تو اس پر قانونی کاروائی ہوگی، اس لئے جہاز کا کپتان پہلے ہی ساری ننگی تصویروں کو جمع کرنے کا حکم دیتا ہے ساتھ ہی دیوی دیوتا کی تصویر بھی جمع کرنی پڑتی ہے، کیونکہ عربوں کو وہ بھی ننگی نظر آتی ہے ننگے عیسٰی کی تصویر بھی انھیں ننگی نظر آتی ہے، کوئی بھی مسلمان اگر کسی درگاہ کے بابا کی تصویر رکھتا ہے تو اسے بھی نکال کر کپتان کے پاس جمع کرنا پڑتا ہے قرآن چھوڑ کر کسی بھی کتاب کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتے چاہے بائبل ہی کیوں نہ ہو، یہ صرف پانی کے جہاز سے سعودی عرب جانے والوں کے ساتھ ہی نہیں ہوتا بلکہ ہوائی جہاز سے جانے والوں کے ساتھ بھی ہوتا ہوگا اتنا سخت قانون ہے سعودی عرب کا یا آپ کہہ سکتے ہیں اسلام کا۔ ہمارے نہ اللہ کی تصویر نہ نبی کی ہم بنا دیکھے ہی ایمان لائے ہیں یہ فرق ہے اسلام اور دوسرے مذہب میں یہ فرق سب جانتے ہیں پوری دنیا کو معلوم بھی ہے پھر بھی کچھ لوگ جان بوجھ کر مسلمانوں کو غصہ دلانے کا کام کرتے ہیں، جن میں کچھ مسلمانوں کے اندر بھی پائے جاتے ہیں ممبئی کے سلمان رشدی نے ان کی کتاب THE SATANIC VERSERS میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جس کی وجہ سے مسلمان ان سے سخت ناراض ہیں، وہ اپنے ملک سے باہر ہے، یہ اپنے آپ کو لندن میں محفوظ سمجھتا ہے ویسے انکے جیسے مسلمان کی ضرورت بھی اسلام کے دشمنوں کو ہے۔ امریکا بھی ان کا

استقبال کرتا ہے۔ بنگلہ دیش کی تسلیمہ نسرین مسلم عورتوں کے بارے میں لکھتی ہے جنھیں مسلم عورتوں کی تہذیب سے اعتراض ہے، مگر یہ خود مسلم ہوکر خود کو مسلم نہیں کہتی ہے، جس پر طالبان اس سے ناراض ہے، یہ بھی اپنے ملک میں نہیں ہے انھیں ہندوستان کے ہندوؤں نے پناہ دی ہے ویسے دوسرے مسلمان اگر بنگلہ دیش سے آتے ہیں تو انھیں اسلامک ٹیک اوور کا ڈر لگتا ہے مگر اسلام سے بغاوت کرنے والے مسلمان کا یہ ہندوستان کے لوگ استقبال کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کے لوگ بھی ہیں جیسے DAVID WOOD, SAM SHAMOUN جیسے لوگ بھی اسلام کے بارے میں الٹا سیدھا بولتے رہتے ہیں کوئی جوتا بنانے والی کمپنی جوتے پر اللہ نام لکھتا ہے پھر اگر مسلمان کورٹ جاتا ہے تو اس پر جرمانہ پڑتا ہے ہر کوئی اپنی گلی میں شیر ہوتا ہے قرآن جلاتا ہے کوئی فیس بک اور شوشل میڈیا پر قرآن پر پیر رکھ کر تصویریں بھیجتا ہے اور وہ کاروائی سے بچ جاتے ہیں کیوں کہ یہ سامنے نہیں آتے ہیں اور ایسے بہت لوگ ہیں، جن پر کاروائی بھی ہوتی ہے۔ جہاں مسلم اکثریت میں ہیں وہاں یہ آزادی نہیں ہے، مگر کچھ ملکوں میں یہ آزادی پہلے سے ہے، جہاں مسلم اقلیت میں ہے جن میں ڈنمارک ہے جہاں مسلمانوں کی آبادی نہیں کے برابر ہے ان کو بھی مسلمانوں سے کی تہذیب سے تکلیف ہے ڈنمارک میں ستمبر 2005 میں ایک اخبار جس کا نام Jyllands Posten ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کارٹون بنا کر ان کی شان میں گستاخی کی جس کی اسلام میں اجازت نہیں ہے اب مسلمانوں نے سلمان رشدی نہیں بخشا تو سیدھی بات ہے اور کوئی دوسرے مذہب کا ماننے والا اگر یہ حرکت کرے گا تو مسلمان ناراض اور غصہ بھی ہوں گے اور ایسا ہی ہوا جیسا اخبار والے چاہتے تھے، پوری دنیا کے مسلمانوں نے غم و غصے کا اظہار کیا جن میں ہمارے ہندوستان کے مسلمانوں نے احتجاج کیا تھا ۔ اسکے بعد

فرانس کی ایک میگزین Charlie Hebdo نے بھی موقع کا فائدہ اٹھایا، اس نے دیکھا مسلمان غصہ ہوتے ہیں، تو پوری دنیا میں بات پہنچ جاتی ہے، انھوں نے اپنے آپ کو مشہور بنانے کا راستہ ڈھونڈا اور آج پوری دنیا میں

مشہور بھی ہے آیئے ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ چارلی حیبدو کون ہے اور اسکے لئے پہلے دنیا کا کیا نظریہ تھا؟ دنیا اسکے بارے میں کیا سوچتی تھی اور اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے بعد کیا ہوا؟ ویسے بہت لمبی کہانی ہے اسکی، مگر ہمارے لیے یہ جاننا ضروری بھی ہے کیونکہ اس نے ہمارے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے اور مسلمانوں کا کافی نقصان بھی کیا ہے ورنہ ان کے لئے میں اپنی کتاب کے صفحات بھرنا نہیں چاہوں گا مگر ہمیں سمجھنا بھی ضروری ہے اسلئے سمجھا رہا ہوں ویسے اس میگزین کا کام مذاقیہ کارٹون بنانا ہے لوگوں کو کارٹون بنا کر ہنساتے ہیں جو پہلے Hara-Kiri نام سے پہچانی جاتی تھی 1960 میں اسکی شروعات Francois Cavanna, Georges, Professeur,Choron نے کی، جو مہینے میں ایک بار یہ میگزین نکلتی تھی۔ شروع میں انھیں لوگوں نے پسند نہیں کیا، انھیں Dumb And Nasty کہا تھا (Nasty) ناستی کا اردو مطلب ہوتا ہے غلیظ گندا، ڈمب (Dumb) کا مطلب گونگا اس غلیظ اور گونگی میگزین پر 1961 میں ایک سال میں ہی پابندی لگائی گئی۔ پھر 5 سال بعد 1966 میں بھی اس میگزین کو 6 مہینے کے لئے پابندی لگائی گئی تھی پھر انہوں نے 1969 میں نام بدل کر اپنا کام شروع کیا انہوں نے L'Hebdo Hara-Kiri نام رکھا، پہلے یہ لوگ مہینے میں ایک بار میگزین چھپاتے تھے اس بار انھوں نے ہفتے میں ایک بار میگزین چھپوانا شروع کیا 1970 میں فرانس کے صدر Charles de Gaulle کی موت، اسکے ہی گاؤں colombey میں ہوئی۔ ان کی موت کے 8 دن بعد ان کے اسی گاؤں کے ایک نائٹ کلب میں آگ لگی، جس میں 146 لوگ مارے گئے جس کا انھوں نے مذاق اڑایا Tragic ball at colombey, One dead اپنے میگزین کا ہیڈ لائن دیا جسکی وجہ سے اس میگزین پر پھر سے پابندی لگائی گئی۔ پھر انھوں نے اسکا نام Charlie Hebdo رکھا جو Comic magazine کہلانے لگی، انھوں نے ایک کامک میگزین نکالی جسکو Peanuts's Charlie Brown سے شائع کیا، اور اس میں بھی انہوں نے پھر سے صدر Charles de Gaulle کا مذاق اڑایا۔ 1981 میں میگزین کو ceased ترک کیا گیا تقریبا ختم ہو چکی تھی۔ پھر 1991 میں اسکا واپس سے جنم ہوا، مشہور Singer, Comedian, Editer Philippe Val جو ایک اخبار کے لیے کام کرتا تھا، جس اخبار کا

نام La Grosse Bertha تھا جو First Gulf World War جو صدام حسین کے ساتھ پہلی جنگ ہوئی تھی، اس وقت یہ اس اخبار کا ایڈیٹر تھا جو پہلے سے ہی مسلمانوں کے خلاف تھا، اس کا اور اخبار والے کا کسی بات پر جھگڑا ہوا، اس نے اور اس کے پرانے ساتھی جو پہلے چارلی حبدو کے لئے کام کرتے تھے جن کا نام Cavanna, Delfiel de ton, Wolinsk تھا، ان تینوں نے مل کر پھر سے چارلی حبدو چلانے کی بات کی لوگ راضی ہوگئے چارلی حبدو پھر سے شروع ہوئی، اسکے مالک Val / Cabu and singer renaud تھے انھوں نے چارلی حبدو میگزین پھر سے شائع کی، یہ لوگ پہلی میگزین کی (100000) ایک لاکھ کاپی چھپوائی، اسی دوران اسکے پرانے ساتھی (choraon) چورون جو انکے بھی ساتھی تھے جو انکے ساتھ چارلی حبدو پھر سے بنانے میں ساتھ نہیں تھے، انھوں نے ان سے الگ، پرانے نام سے Hara-Kiri میگزین نکالی، اب دونوں نام کے میگزین فرانس میں شائع ہوتے تھے مگر ایک زیادہ دن تک نہیں چلی۔ (choraon) چورون انتقال ہوگیا۔ Hara-Kiri بند ہوگئی 26 اپریل 1996 میں Francois cavanna, charb and philippe val نے 8 مہینے میں 173704 لوگوں کی دستخطی فرانس کی سیاسی پارٹی فرنٹ نیشنل پہ پابندی لگانے کے مقصد سے اسکے بعد لوگوں نے اسے ٹوکنا شروع کردیا، آدمی اور شہری کے حقوق کی وجہ سے۔ اسکے بعد ایک جرنلسٹ Mona chollet نے فلیپے وال کے خلاف آواز اٹھائی، جس میں وال نے فلسطینی لوگوں کو None-civilized انسان نہیں ہے کہا تھا، جس کی وجہ سے مونا چولیت کو نوکری سے نکال دیا گیا، جو انکے خلاف بات کرتا ہے یا مسلم سے ہمدردی دکھاتا ہے، اسے کام سے نکالا جاتا ہے۔ 2004 میں ان کا ساتھی cabu کا انتقال ہوتا ہے اور فلیپے وال اکیلے مالک بنتے ہیں چارلی حبدو کے مالک فلیپے وال نے 9 فروری 2006 میں Jullands-postan جس نے جو 12 کارٹون اپنے اخبار ڈنمارک میں ڈالے تھے وہی فوٹوز اور ان کے اپنے بنائے فوٹوز اس میگزین میں کارٹون بنا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی میگزین کی ایک بار میں (100000) ایک لاکھ کاپیاں چھاپی تھی اس بار (160000) ایک لاکھ ساٹھ ہزار کاپیاں چھپائی اور اسکے علاوہ پھر سے (150000) ایک لاکھ پچاس ہزار کاپیاں چھاپی گئیں جو انکی تب تک کی سب سے بڑی کامیابی تھی

جس پر بھی مسلمانوں نے غم و غصے کا اظہار کیا اور ان پر فرانس کے مسلمانوں نے مقدمہ بھی دائر کیا مگر کچھ حاصل نہیں ہوا، کیونکہ فرانس کے صدر Nicolas sarkozy اس میگزین کے ساتھ تھے انھوں نے کورٹ کو letter بھیج کر چارلی حبدو کو طلب داری کیا تھا۔ 2008 میں اسکے ایک کارٹونسٹ جس کا نام sine تھا اس نے صدر نیکولس سرکوزے کی بیٹے Jean sarkozy کے بارے میں اسی میگزین میں بتایا کہ یہ ایک یہودی لڑکی سے شادی کررہے ہیں جسکا نام Jessica sebaoun-darty ہے اور یہ یہودی بننے جارہے ہیں اس بات پر سرکوزی کو غصہ آیا، اخبار کے مالک فلیپے وال نے sine کو معافی مانگنے کہا کیونکہ یہ اخبار سرکوزی کا ہمدرد ہے اور اسی اخبار میں اسکے بیٹے کی برائی انھیں برداشت نہیں ہوئی مگر sine نے معافی نہیں مانگا معاملہ عدالت گیا پھر کچھ دنوں بعد فلیپے وال نے استعفا دیا اور فرانس کے ریڈیو میں کام کرنے چلے گئے آخر کار چارلی حبدو کو شکست ہوئی، 2010 کو چارلی حبدو نے sine euros40000 کو کورٹ کے کہنے پر دیے، اس پیسے سے sine نے اپنا خود کا اخبار نکالا ہے اسے sine hebdo نام دیا اسکے کچھ دنوں بعد یہ sine mensuel نام سے یہ اخبار چلتا تھا۔ اور چارلی حبدو نے انٹرنیٹ پر اپنی سائٹ کھولی، Philippe val نے 2011 میں اپنے شیئر بیچ دے دیے اب چارلی حبدو کی مالک charb and Riss ہوگئے Geraed Biard اس میگزین کے چیف ایڈیٹر بنے، پھر انھوں نے 3 نومبر 2011 میں حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی، اس بار چارلی حبدو نے میگزین کا نام Charia Hebdo جس کا مطلب Shariya Hebdo ہے حبدو کا مطلب ہے ہفتہ وار جسے انگریزی میں ویکلی (Weekly) کہتے ہیں، شرعی مطلب ہمارا اسلامی قانون اس میگزین کے Cover Page پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کارٹون بنایا، جسکا عنوان تھا 100 Lashes if you don't die laughter اسکا اردو مطلب ہوتا ہے 100 کوڑے مارے جائینگے اگر تم ہنس کر نہیں مرے مطلب ہنسنا ہی ہے، اس میگزین میں ماں عائشہ اور حضور ﷺ کا فوٹو تھا یہ میگزین tunisia میں جو محمد بوعزیزی کے اپنے آپ کو آگ لگانے کے بعد جو Tunisia کی اسلامک پارٹی جیت کر آئی اور شریعت کا قانون اپنانے کی بات کی تب یہ میگزین آئی تھی۔ محمد بوعزیزی کون ہے میں نے سیاست والے مضمون میں ڈالا ہے، اس لیے اس جگہ دوبارہ نہیں

ڈالنا چاہتا اس میگزین کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام اپنے پرانے انداز میں نہ چلا جائے، مگر Tunisia میں ایسا ہوگیا تھا اس میگزین کو بھی اسلامک ٹیک اوور کا ڈر ستانے لگا، کیونکہ پورے عرب مما لک میں یہ آگ تیزی سے پھیلی تھی حسنی مبارک، معمر قذافی جیسے کا تختہ پلٹ گیا تھا دنیا کا مسلمان جاگ گیا تھا، مگر شام میں یہ آگ شیعہ سنی کی نفرت میں بجھ گئی یا بڑی ہی چالاکی سے اس آگ کو بجھایا گیا، اب شیعہ سنی کی آپسی رنجش میں نفرت کی آگ لگی ہوئی ہے ورنہ مسلم جاگ چکا تھا اور آج بھی اگر شام اور عراق میں اگر شیعہ سنی ایک چھتری کے نیچے آتے ہیں اور جو آگ Tunisia کے محمد بوعزیزی نے لگائی تھی اگر یہ آگ محمد ﷺ کے کارٹون بنانے والے کے خلاف بھڑک گئی تو اسلامک ٹیک اوور پوری دنیا میں ہوسکتا ہے، اس میگزین نے اسلام کو ٹارگٹ بنانا شروع کیا ہمارے عورتوں کے برقع پر اور ہمارے سارے شرعی قوانین کا مذاق اڑانا شروع کیا وہ مذاق اس 2011 کی میگزین میں تھا لوگوں نے اس میگزین کے دفتر پر پٹرول بھی ڈالا تھا اس میگزین کی وجہ سے فرانس میں برقع پر بحث شروع ہوئی اور آخر کار فرانس میں، بلجیم میں، برقع پر پابندی لگائی گئی پھر 2012 میں پھر حضور ﷺ کی ننگی تصویر بنا کر ڈالی (نعوذ باللہ) اسی دوران ایک فلم آئی تھی Innocence of Muslim اس فلم پر بھی مسلمانوں نے غم و غصے کا اظہار کیا تھا، کچھ جگہ US Embassies پر بھی حملے ہوئے تھے اور اسکے بعد یہ میگزین کو کئی بار مسلمانوں کی طرف سے سمجھایا گیا اسکے باوجود بھی یہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے آخر کار ان پر حملے ہونا شروع ہوگئے۔ 7 جنوری 2015 چارلی حبدو کے ہیڈ کوارٹر پر دو آدمیوں نے حملہ کر کے 12 لوگوں کو جان سے مار ڈالا جن میں کچھ خاص آدمی بھی تھے جو کارٹون بناتے تھے جب ان پر حملہ ہوا تو 40 ملکوں کے لوگوں نے فرانس میں اس حملے کی مذمت کے لئے شرکت کی۔ لوگوں نے چارلی حبدو کا ساتھ دیا ٹی وی چینل والے تو جڑوا بھائی ہے عیسائی، یہودی، کے ایک جڑوا بھائی کو اگر کوئی خروچ بھی آئی تو دوسرے بھائی کو درد ہوتا ہے اور پھر

Film
Innocence of Muslim

دنیا بھر کے چینلز BBC/CNN/FOX کے ساتھ گانا گاتے ہیں کہ چوٹ لگی تجھ کو تو درد مجھے ہوتا ہے، بھائی بھائی میں اکثر یہ ہوتا ہے انھوں نے جس طرح ان کا درد دنیا کو بتایا پوری دنیا کا دھیان فرانس کی طرف متوجہ ہوا، چارلی حبدو کے باقی لوگوں نے پھر سے اسی میگزین کو ریلیز کیا جس کی (1000000) دس لاکھ کاپیاں چھپوائی، 13 جنوری 2015 کو بی بی سی نیوز نے بتایا کے 3000000 تیس لاکھ کاپی آنے والی ہیں، اسکے بعد 50,00000 پچاس لاکھ کاپیاں بکیں۔ فرانس کی حکومت نے 1000000 EURO لاکھ یورو میگزین کو دی۔ The digital innovation press fund (Google) نے 25000 EURO پچیس ہزار یورو دی The guardian media group نے 100000 پونڈ دی۔ لوگوں نے پیسوں کی ندیاں بہادیں اور تو اور فرانس کے لوگوں نے ایک نعرہ لگایا Je suis charlie اس کا مطلب ہوتا ہے میں چارلی ہوں مجھے بھی مارو اور دنیا بھر کے اخبار والوں نے یہ نعرا لگایا I am charlie باقاعدہ ایک مہم بنائی گئی، جس میں ہمارے ہندوستان کے Zee News ذی نیوز والے بھی تھے کہ دوسرے دن یہ لوگ محمد ﷺ کا کارٹون بنائیں گے اور دنیا کو بتائیں گے کہ ہم بھی چارلی ہیں، جو محمد ﷺ کی تصویر بنا سکتے ہیں 9 جنوری 2015 شیکھر گروہ Journalist shekhar gurera نے کارٹون بنا کر New Delhi میں موم بتی جلا کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ذی نیوز اور باقی اخبار والوں کو حکومت نے اجازت نہیں دی انھوں نے اپنا ارادہ بدل دیا ورنہ مودی بھگت میڈیا والوں کو موقع ہی چاہیے تھا۔ امریکا اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے، جب کوئی ایک عیسائی اور یہودی کو دنیا میں مارتا ہے تو انھیں بہت بڑا دکھ ہوتا ہے دنیا کے کسی بھی کونے میں جا کر وہ اسکا بدلہ لیتا ہے Human right صرف انکے لئے ہی بنائے گئے ہیں، ان کے لوگ مرتے ہیں تو انسان ہوتے ہیں، لیکن جب یہ کارٹون بنا کر فتنہ ڈالتے ہیں اور مسلمانوں کو غصہ دلا کر ہتھیار اٹھانے پر مجبور کرتے ہیں، تب ان کے human right والوں کی انسانیت کو سانپ سونگھ جاتا ہے اس وقت، تب انکی نظر صرف تیل اور گیس کی پائپ لائن پر ہوتی ہے اب ان کے فرانس میں کچھ مرے تو انھوں نے جان بوجھ کر امریکا میں ایک contest رکھا جسے ہم اردو میں مقابلہ بھی کہہ سکتے ہیں اس مقابلے کا نام Muhammad art exhibition and cartoon contest دیا کچھ دو لوگوں نے

اس کانٹیسٹ پر گن سے حملہ بھی کیا، اور ان دو آدمی کو مارا گیا، دونوں مسلمان تھے، اس کانٹیسٹ میں جو محمد ﷺ کا سب سے اچھا کارٹون بنائے گا اس کے لیے $10000 دس ہزار ڈالر کا انعام رکھا گیا تھا 5 مئی 2015 میں امریکا کے PEN American center اور Toni and james C. Goodale نے انھیں award اعزاز سے چارلی حبدو کو نوازا freedom of expression کی ہمت افزائی کے لیے، ویسے کچھ 35 رائیٹرس نے اس award کی مخالفت بھی کی مگر میں سمجھتا ہوں پورا ڈرامہ تھا امریکا زخم بھی دیتا ہے اور دوا بھی لگاتا ہے، اسکی مکاری سے دنیا واقف ہے صرف عرب، شیعہ اور پاکستان کے سیاست والے چھوڑ کر پوری دنیا امریکا کے مکاری سے واقف ہے ایک معمولی کارٹون بنانے والی میگزین کو دنیا نے ہیرو بنا دیا، جس کا وجود کچھ نہیں تھا کئی بار اس پر پابندی لگائی گئی، انہی کے مذہب کے لوگوں نے اسی میگزین کو nasty غلیظ کہا تھا کئی بار ان کو اپنے میگزین کا نام بدلنا پڑا پابندی کی وجہ سے دنیا میں کوئی بھی حادثہ یا حملہ ہوتا ہے تو دنیا والے صرف حملہ کرنے والے کو ہی سزا نہیں دیتے اسکے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟ جیسے انکی زبان میں ماسٹر مائنڈ کہتے ہیں اور اکثر بھی حملے کے پیچھے انھیں مسلم ہی ملتے ہیں، مگر یہاں اس جھگڑے کا ماسٹر مائنڈ چارلی حبدو تھا پوری غلطی چارلی حبدو کی تھی، اگر یہ لوگ محمد ﷺ کی کارٹون تصویر نہیں بناتے تو اتنا سب کچھ نہیں ہوتا۔

رہی بات freedom of expression and freedom of speech بولنے اور اپنے خیالوں کے اظہار کرنے کی تو کیا یہ آزادی ہے؟ آپ کسی کے مذہب کا مذاق اڑاتے ہو وہ بھی اسلام جیسے مذہب کی جو تصویر پر یقین نہیں رکھتا اور جب بھی اسلام عورتوں کو حجاب میں رہنے کی نصیحت کرتا ہے، تو یہی لوگ اور یہی میگزین مسلم عورتوں کی آزادی کی بات کرتے ہیں انکے حساب سے عورتوں کی آزادی برقع پہننے سے ختم ہوتی ہے، اسلئے اسی فرانس میں برقع پر پابندی لگائی گئی۔ ٹھیک ہے جن مسلم عورتوں کو یہ آزادی فرانس میں چاہیے تھی، انکو یہ آزادی مل گئی، مگر جو مسلم عورت برقع میں اپنی آپکو محفوظ سمجھتی ہے جو اپنے مرضی سے برقع پہننا چاہتی ہے ان کا کیا ان کو بھی تو اپنی مرضی سے جینے کا حق ہے، برقع پہننے والی عورت اگر اپنے خیال کے حساب سے رہنا چاہتی ہے تو ان کو یہ آزادی کیوں نہیں ہے پھر ہماری عورتوں پر پابندی کیوں؟ اس کی آزادی کی کوئی بات نہیں کرتا، سب کو چارلی حبدو میگزین کی فکر ہے دنیا میں کسی نے بھی یہ نہیں کہاں کہ Charlie hebdo کی غلطی ہے۔ غلطی بتانے کی بات بہت دور کی ہے اس پورے حادثے کو سیاست والوں نے، کارپوریٹ والوں نے فرانس کے ذریعے شام میں استعمال کیا، جس طرح انھوں نے افغانستان میں جانے کے لئے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی تین عمارتوں کو گرایا، اسی طرح انھوں نے خود فرانس پر حملہ کیا ہے۔

LIVE
CNN
ISLAM AND CLOTHING

HIJAB OUR RIGHT
A WOMAN'S RIGHT TO CHOOSE
PEACE
www.mabonline.net

ISLAMIC STATE:
GOOD-FOR-~~NOTHING~~ SOMETHING TAKFIRI SCUMBAGS

(تیسری عالمی جنگ) WORLD WAR 3

یہ ان کا پورا کھیل ہے، میڈیا کو ہتھیار بناؤ اور مسلمانوں کے غصہ کا فائدہ اٹھاؤ، مگر بڑی چالاکی سے ان کے سارے کام قانون کے سہارے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جس طرح کسی امارت کو بنانے میں حکومت کی اجازت کی ضرورت ہوتی ہے حکومت کے دفتر جیسے ٹاون پلاننگ، میونسپل آفس ہوتا ہے زمین کس کے نام پر ہے کس جگہ ہے؟ زمین سمندر سے کتنی دور ہے؟ جسے CRZ کہتے ہیں اس میں کھیتی ہوتی ہے یا نہیں اگر کھیتی ہوتی ہے تو عمارت بنانے کی اجازت نہیں ملتی اور اگر زمین میں کھیتی نہیں ہوتی تو اس زمین کو ایک سرٹیفکٹ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے non agriculture کہتے ہیں جیسے مختصر میں NA کہتے ہیں زمین اگر NA نہیں ہے تو اجازت نہیں ملتی تو دنیا کے کسی بھی زمین پر عمارت بنانے کیلئے زمینکا NA ہونا ضروری ہے، ورنہ عمارت نہیں بنا سکتے حکومت اجازت نہیں دیتی حکومت کی اجازت کے بغیر بنائی گئی، تو اس کو غیر قانونی سمجھا جاتا ہے مگر کچھ بڑے کارپوریٹ والے بلڈر جن کے اپنے لوگ حکومت میں ہوتے ہیں یہ لوگ کھلا پلا کر manage کرتے ہیں یا کچھ بڑے دادا لوگ ڈاؤن دادگری سے بھی بنا اجازت بلڈنگ بناتے ہیں، اگر زمین کسی اور کی ہے اور وہ بیچنا نہیں چاہتا تو یہ دادا لوگ اسے زبردستی بیچنے پر مجبور کرتے ہیں یا پھر اسے مار پیٹ کر یا جان سے مار کر وہ زمین حاصل کرتے ہیں وہاں عمارت بناتے ہیں اور پیسہ کماتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے کسی ملک پر حملہ کرنے کے لیے (united nation) UN کی

اجازت کی ضرورت ہوتی ہے امریکا، اسرائیل، برطانیہ اور ان کا ساتھ دینے والے بھی یہی کرتے ہیں۔ UN کی وجہ سے ہی فلسطین کی جگہ اسرائیل کو حاصل ہوئی، دنیا میں کس کی زمین کتنی ہے، اس کا انصاف بھی UN کرتا ہے، اب ان کو شام میں اور عراق میں تیل کی زمین کی ضرورت ہے پہلے یہاں اس زمین پر ایک شیر ہوا کرتا تھا، جس کا نام صدام حسین تھا اس شیر کو ان لوگوں نے UN کی اجازت سے اور ہماری قوم کے کچھ گیدڑ لوگوں کی مدد سے پھانسی دی گئی اب شیر کو مارو گے تو شیر کے خاندان والے اسکے ساتھی تو خاموش ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھیں گے شیر کا علاقہ نہیں ہوتا علاقہ تو کتوں کا ہوتا ہے شیر کا پورا جنگل ہوتا ہے اب شیروں کے ببر شیر کو پھانسی دی ان کے جنگل میں یہ ہتھیار لے کر ان کے جنگل عراق اور شام میں گھسے ہیں اور کچھ چیل eagle آسمان میں چھوڑ دیے یہ چیل fighter plain آسمان سے بم

Kuch yaad aaya koun hai ye sher.

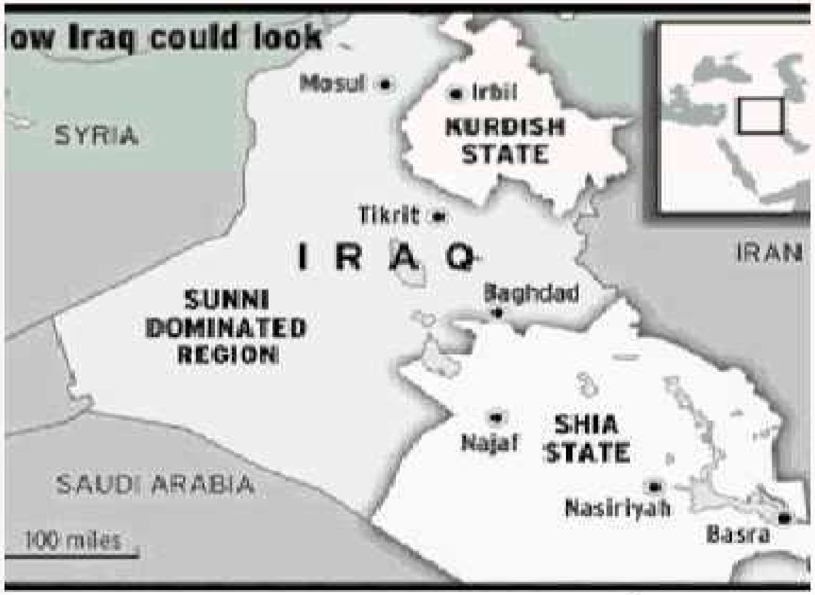

گرا کر لوگوں کو مارتے ہیں، جن میں بیچارے معصوم بچے ہوتے ہیں عورتیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں، ان کی لاشوں کا گوشت یہ انگلیں کھانا چاہتے ہیں کھلے عام انکی ہمت نہیں ہے ان شیروں سے مقابلہ کرنے کی اسلئے آسمان سے بم گرا کر بھاگتے ہیں اب سیدھی سی بات ہے آپ کے گھر میں کوئی زبردستی گھس آیا آپ کو مار رہا ہے، آپ کو آپکے ہی گھر سے نکلنے کو کہہ رہا ہے اور آپ کے گھر کے ذمہ دار آدمی کو انھوں نے مار دیا، باقی گھر والے لرتو اپنا گھر بچانے کی کوشش ضرور کرینگے، اب جو صدام حسین کے چاہنے والے لوگ تھے، انھیں اپنے گھر کی اپنے جنگل کی لڑائی لڑنی پڑی انھوں نے ہتھیار کا جواب ہتھیار سے دیا آخر کار کچھ جگہ پر ان لوگوں نے زبردستی گھر میں گھسنے والوں کو گھر سے اور انکے جنگل سے باہر نکالا اب جتنی جگہ صدام حسین کے آدمی نے قبضہ کیا ہے جسے یہ لوگ بغدادی کہتے ہیں، اب ان کے نام سے ہی پتہ چلتا ہے، یہ عراق سے ہے، عراق میں ہی بغداد شہر ہے تو یہ انہی کا جنگل ہے اور ان کا دوسرا نام ہے I.S.I.S (Islamic state syria and Iraq) یہ انکے جنگل کے گھر کا نام ہے اب انکے جنگل میں جو چیز ہے یہ لوگ اپنی مرضی سے بیچ رہے ہیں پہلے آئل 200 امریکن ڈالر میں ایک بیرل بکتا تھا اب 30 ڈالر میں یہ لوگ بیچتے ہیں پہلے امریکا کی دادا گیری چلتی تھی صدام حسین جیتے جی کئی بار عربوں کو بول چکا تھا کے آئل ڈالر میں مت بیچو امریکا اپنے آپ کمزور ہوگا صدام حسین تو نہیں رہا مگر انکے آدمی نے یہ کام کر دیا اب یہ لوگ بلیک سے آئل بیچتے ہے جسے 40 ملکوں کے لوگ لیتے ہیں یہ 40 ملکوں کے بارے میں ہمارے ہندوستان کے وزیر اعظم کہتے ہیں۔ یہ لوگ بنا کسی کے دباؤ میں بیچتے ہیں ان کا بھی فائدہ ہوتا ہے اور عام آدمی کا بھی ہوتا ہے میں پچھلے سال امریکا میں تھا میں نے یہ سوال اپنے جہاز پر آئے ہوئے بنکر سروے bunker والے سے پوچھا، تیل کی قیمت کم ہوگی؟ آپ کو کیسا لگ رہا ہے؟ اس نے بجائے خوش ہونے کے اوبا ما کو گالی دی، میں نے بولا آپ کو تو خوش ہونا چاہیے ایک عام آدمی کو فائدہ ہو رہا ہے اس نے جواب دیا عام آدمی کا فائدہ ہوا، مگر آئل کی کمپنی کا نقصان ہوا آئل کی جب 200$ prize تھی تب بھی تیل کی کمپنی کے ورکر کی تنخواہ اتنی تھی اور آج 30$ ہے تب بھی اتنی ہی ہے اسلئے جو permanent نہیں ہے، ان کو نوکری سے نکال دیا ہے، مجھے بات سمجھ میں آئی کہ عام آدمی کو فائدہ ہو رہا ہے تو کمپنی کو نقصان ہو رہا ہے قیمت کم ہونے کی وجہ سے میرا جہاز New York نیویارک میں ایک مہینہ

آئل لے کر کھڑا تھا آئل کی قیمت بڑھنے کا انتظار کر رہا تھا میرے جہاز کے آئل کے مالک کا کافی نقصان ہو رہا تھا کیونکہ جہاز کے ایک دن کا کرایا بہت ہوتا ہے جہاز اگر صرف کھڑا رہے گا تو ساری کمائی جہاز کا کرایا دینے میں جائے گی، اور میرے جہاز کے آئل کے مالک کے ساتھ وہی ہوا اسے تیل کے گرے ہوئے دام میں بیچنا پڑا اگر ایک دکاندار ایک چیز 30 روپے میں بیچتا ہے اور وہی چیز دوسرا دکان والا 200 میں بیچتا ہے تو گاہک 30 والے کے پاس سے چیز خریدیں گے یہ حال ہو گیا کمپنیوں کا، جیسا کہ میں نے آپکو پہلے بتایا کارپوریٹ ورلڈ کے بارے میں یہ لوگ میڈیا کا استعمال کرتے ہیں ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کے دوست Reliance کا بھی نقصان ہوا امریکا، اسرائیل، یوروپ کی بڑی بڑی کمپنیوں کا نقصان ہوا، اس لیے انکے پیسوں سے یہ الیکشن جیتتے ہیں اب انکے آقا کا نقصان مطلب ان کا نقصان اب امریکا اسرائیل کو I.S.I.S کو ہٹانا ہے تیل کے کنویں سے مگر وہاں سے ISIS اگر ہٹا دیا تو ایران پاور میں آجائے گا کیونکہ شام کی لڑائی صرف تیل کی لڑائی نہیں ہے، شیعہ سنی کی ناک کی لڑائی بھی ہے جو جیتا وہی سکندر ہے اگر ایران سکندر رہتا ہے تو نیوکلیئر والی بات پر ایران پیچھے نہیں ہٹے گا اور شیعہ سے دشمنی یہ لوگ کرنا نہیں چاہتے کیونکہ شیعہ کی وجہ سے ہی امریکا اور دنیا کے باقی ممالک وہاں پہ ہیں، اس لئے امریکا نے بیچ کا راستہ نکالا ان کو ہتھیار دو اور ہتھیار سے پیسہ کماؤ اور دونوں کو ایک دوسرے کو ختم کرنے دو مرنے والا شیعہ یا سنی امریکا کو کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے لئے دونوں تو دشمن ہی ہیں، مگر یہ چالاکی شام کے بشار الاسد سمجھ گئے انکو لگا امریکا یہاں ٹائم پاس کر رہا ہے اگر زیادہ دیر ہو گئی تو انکا حال معمر قذافی سے بھی برا ہوگا انھوں نے روس Russia کو وہاں بلایا جلد سے جلد آئی ایس آئی ایس کو ختم کیا جا سکے اب روس امریکا اسرائیل یوروپ کے دشمن بھی ہیں اور پوری بریانی امریکا شام میں پکا چکا تھا صرف کھانے کی دیر تھی کچی پکائی بریانی روس کھائے گا، اب روس ان لوگوں کی پکائی ہوئی بریانی نہ کھائے اس لئے انھیں جلد سے جلد آئی ایس آئی ایس پر حملہ کرنا تھا، ویسے امریکا وہاں پہلے ہی موجود ہے مگر امریکا میں الیکشن نزدیک تھا پہلے ہی امریکا کا عام آدمی امریکا کی فوجی کاروائی سے ناراض ہے ہیومن رائٹس والوں کا بھی منہ کھلے گا انکا منہ بند کرنے کے لیے بھی قیمت ادا کرنی پڑے گی اسلئے فرانس میں ان لوگوں نے خود حملہ کیا ایسا مجھے لگتا ہے کیونکہ میں نے اس حملے کو سمجھنے کے لئے گوگل پہ سرچ کیا، مجھے کچھ لنکس

ملے، جو میرے شک کو مضبوط بناتے ہیں یہاں صرف چارلی حبدو کو استعمال کیا گیا ہے، یہ حملہ مسلمانوں نے نہیں کیا ہے ان کا اصل مقصد شام اور عراق تھا، چارلی حبدو پر حملہ پہلے ہو چکا تھا اس بار کوئی بھی حملہ کرے گا تو لوگ صرف محمد ﷺ کی گستاخی اور برقع پر پابندی کا بدلہ سمجھیں گے اور آج کل اسلام کی ذمہ داری میڈیا نے آئی ایس آئی ایس کو دی ہے تھوڑے دنوں بعد ایسا ہوگا کہ جیسے ہندوستان میں تامل ناڈو باڑھ آئی، ایسی باڑھ، سونامی اگر دنیا میں کسی بھی ملک میں آتی ہے قدرت کی طرف سے تو بھی آئی ایس آئی ایس کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا ایسا ہی ہوا فرانس۔ میں اپنی پہلی کتاب آپ لوگوں کو پڑھنے کے لئے سائٹ دیتا تھا اس بار آپ کو You Tube میں جا کر ویڈیو دیکھنے بولتا ہوں پڑھنے سے دیکھنا تھوڑا آسان ہے آپ لوگ یوٹیوب میں جا کر یہ سائٹ دیکھ سکتے ہیں، آپ کو پتہ چلے گا کہ پورا ڈرامہ تھا۔

(1) November 13 paris attack was is a hoax

(2) Paris attack staged bombing shooting hoax for syrian invasion exposed

(3) Paris attack false conspiracy hoax exposed

(4) You can't handle the paris false flag truth Dr. Paul craig Roberts.

(5) Dr. Pual craig Roberts putin and the Russian crushing the U.S the west destroys it self

یہ تھا چارلی حبدو کا استعمال، مسلمانوں غصہ دلانے، اکسانے، دہشت گرد بنا کر بدنام کرنے اور مسلمانوں کو تیسری عالمی جنگ کے کام سے ختم کرنے میں۔

کملیش تیواری

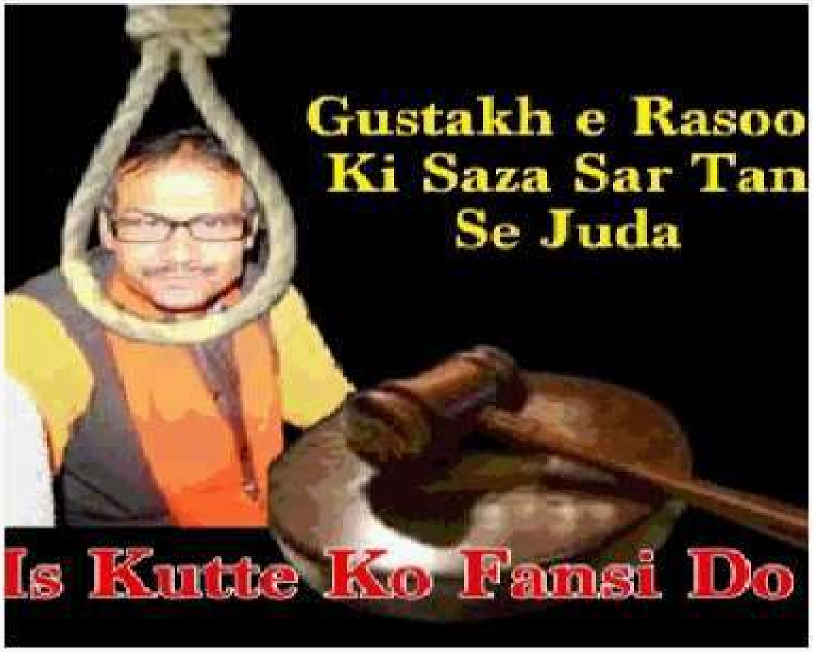

اب ہم آتے ہیں اپنے ہندوستان میں جہاں آر ایس ایس کی سوچ رکھنے والے ہندوتوا کی حکومت آتی ہے، تو ہندوتوا ہندوستان میں جاگتا ہے۔ مگر کملیش تیواری جیسے ہندوتوا کی سوچ رکھنے والے اسکا مطلب صرف ہندو کا استھان ہی سمجھتے ہیں، جن کو بچپن سے انکے بابا مسلم کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور یہ بچے بڑے ہو کر اپنے بابا کا نام روشن کرنے لگتے ہیں انکے بابا کہتے ہیں ہے بیٹا ہمارا ایسا کام کرے گا جس سے دیش میں ہمارا نام روشن ہوگا۔ انکے بابا ان لوگوں کے ماں باپ کو بولتے ہیں چار بچے پیدا کرو ایک ماں باپ کی سیوا کرے گا، دوسرا دیش کی، باقی دوان کے ہندو دیش کا نام روشن کرینگے اب انکو بڑا نام کرنا تھا، اس لیے اس نے 22 سال کی عمر میں ہی اسکول کے وقت ہندو ٹائیگر فورس بنائی 1997 میں جیل بھی گیا، پھر اس نے UP کے سیتاپور (Sitapur) میں مسلم بھارت چھوڑو مہم شروع کی پھر شادی کی اور اپنی بیوی کے ساتھ ہندو مہاسبھا (Huindu Mahasabha) میں داخل ہو گیا، وہاں سبھا کا الیکشن بھی لڑا مگر صرف 1700 ووٹ ہی ملے لکھنؤ میں اس کی آفس ہے جس میں اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ ہندو مہاسبھا کے لئے کام کرتی

ہےاس کی آفس میں ناتھورام گوڈسے کی ساورکر کی تصویر بھی ہے، کتاب میں قرآن بھی ہے UP میں الیکشن ہونے والا ہےاب رام مندر بنانے کا سپنا پورا کرتا ہےاس کو ٹکٹ بھی مل سکتا ہے، الیکشن میں اگر یہ اپنے سردار کو خوش کرتے ہے تو ان کا نشانہ مسلمانوں سے لڑنا اور کچھ ایسا ماحول بنانا، کہ ہندو مسلم الگ ہوجائیں اعظم خان مسلم Homeminister ہیں، جو ہندوتوا کو کھٹکتے ہیں، یہ لوگ Law and order خراب کرتے ہیں اعظم خان ان غصے میں جواب دیتے ہیں، اب کملیش تیواری جسکا اصل نام لکشمن بتایا جاتا ہےاسنے موقع تلاش کیا اور انکو جواب دینے کی بجائے ہمارے نبی ﷺ کی شان میں بہت زیادہ گستاخی کی۔ کہتے ہیں گورے چلے گئے مگر انکی نقل لوگ آج بھی کرتے ہیں، فرانس کے چارلی حبدو کی وجہ سے معاملہ گرم تھا اس نے موقع دیکھ کر چوکا مارا سوچا سردار خوش ہوگا شاباشی دے گا مگر سردار تو عید میلاد النبی کی مبارک بادی مسلمانوں کو دے رہا ہے نواز شرف کو جنم دن کی مبارک باد دے رہا ہے پاکستان جا رہا ہے، کیونکہ سردار سمجھ گیا یہ گجرات نہیں ہے جو بات دب جائے گی اور نہ صوفی نہ دیوبندی نہ اہل حدیث۔ نہ شیعہ نہ سنی محمد ﷺ سب کے ہیں، بھارت میں مہابھارت ہوجائے گا انرتھ ہوجائے گا لوگ اگر اس کو مارتے ہے تو بھی دنگے ہونگے اس سے اچھا ہے کہ اسکو جلد سے جلد جیل میں ڈال دو ورنہ یوپی بھی بہار کی طرح ہاتھ سے نکل جائے گا اور مندر کے لئے لائے ہوئے پتھر اور اینٹ کا کیا ہوگا؟ اس لیے کملیش تیواری جیل کے اندر ہے، محفوظ ہے، چھوٹا راجن کی طرح مسلمان اس کی پھانسی کی مانگ کرتے ہیں مجھے نہیں لگتا اس کو پھانسی ہوگی مجھے ایسا لگتا ہے یہ آدمی اگر مسلم ہوتا تو یعقوب میمن کے طرح پھانسی پر ضرور چڑھتا مگر کملیش تیواری کو پھانسی ہوگی مجھے نہیں لگتا اور ہماری میڈیا کملیش تیواری کے سر کی قیمت لگنے سے ناراض ہوتی ہے مگر یہی کملیش تیواری حیدرآباد میں اسدالدین اویسی کا سر کاٹ کر لانے کا انعام 20 لاکھ رکھتا ہے یہ اعلان کملیش تیواری خود کرتا ہے جسکو ہمارے مہاراشٹرا کے اخبار سامنا 8 اکتوبر 2015 چھاپا جاتا ہے تب یہ میڈیا خاموش رہتی ہے شاید اسی لیے کسی نے کہا ہے Prostitude اور کسی نے بازارو کہا تھا میڈیا کو جیسے پیسے ملتے ہیں اس کے ساتھ سوتے ہیں، میڈیا والے۔ تو ان سب باتوں کو دیکھ کر مجھے نہیں لگتا کملیش تیواری کو کوئی بھی حکومت پھانسی دے گی ہوسکتا ہے یہ آدمی UP کے election کے وقت جیل سے رہا ہوجائے اور بہت بڑا ہیرو بن جائے نریندر مودی کی طرح مسلم جس سے نفرت

کرتے ہیں وہی دنیا میں آج ہیرو ہے اسکے پاس ہی پاور ہے Donald trump اس آدمی کو آج سے کچھ مہینے پہلے دنیا نہیں جانتی تھی مگر اس کے ایک بیان نے اس کو ہیرو بنا دیا۔ اس نے کہا میں اگر جیت کر امریکہ کا صدر بنا تو مسلمانوں کو امریکہ میں گھسنے نہیں دوں گا۔ آج کی تاریخ میں یہ دنیا میں مشہور ہوگیا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ جیت کر بھی آئے جو بھی آج مسلم کے خلاف ہیں وہ مشہور ہیں جو مسلمان کے ساتھ ہیں وہ غدار ہیں، ٹیررسٹ ہیں۔ anti muslim مسلم مخالف سوچ رکھنے والوں سے مسلم نفرت کرتے ہیں اور ہماری نفرت اس کو ہیرو بنا دیتی ہے ہمارے غصے کا فائدہ ان ہی لوگوں کو ہوتا ہے جو ہمیں غصہ دلاتے ہیں اور سب سے زیادہ نقصان ہمارا ہوتا ہے، صرف غصے کی وجہ سے۔ امریکا سے لیکر اسرائیل، برطانیہ فرانس اور ہندوستان میں کیونکہ مسلمان آج ایک چھتری کے نیچے نہیں ہے مسلمانوں کے لئے BJP کے مسلم نیتا کہتے ہیں کہ پوری دنیا میں مسلمان صرف ہندوستان میں محفوظ ہے کیا مسلمانوں کو بولنے اور اپنے خیالوں کا اظہار کرنے کی آزادی ہے، جس طرح پوری دنیا میں اور خصوصیت کے ساتھ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے مجھے نہیں لگتا ہے یہ آزادی صرف ہمیں قید کرنے کے لئے ہے آخر میں صرف اتنا کہوں گا کملیش تیواری کو ایسی بیماری اللہ دے جیسے نمرود بادشاہ کو دی تھی جب تک سر پر جوتے نہیں پڑتے اسے سکون نہیں ملتا تھا اسکو بھی ایسی بیماری لگے جب تک آرام نہ ملے جب تک اس کے منھ سے کلمہ نہیں نکلتا جب کلمہ پڑھے گا تو ہی اوپر جائے گا تب اس کا دیدار ہمارے نبی سے ہوگا تب اسے پتہ چلے گا کہ اس نے کس کے بارے میں بولا تھا کلمہ نہیں پڑھا تو کافر کو جنت کا ٹکٹ ہی نہیں ہے ان کی مرنے کے بعد ہوائی یاترا نہیں ہوتی اس کا ٹکٹ کوئی اللہ کا بندہ دنیا میں ہی کاٹ دے گا جس ترہا چارلی حبدو کے کارٹون بنانے والوں کا ٹکٹ کٹ گیا انشا اللہ۔ ویسے اس کے بعد بھی

اس طرح کا کام دنیا میں جاری ہے، ہالینڈ میں "786" کے نام سے ایک فلم بنی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کا مذاق اڑایا گیا ہے اور ہمارے ہندوستان میں اکھل بھارتیہ ہندو سینا کے شیوم مشرا نے بھی محمد ﷺ کی بے عزتی کی، کملیش تیواری سے بھی زیادہ بول گیا اس پر مسلمان خاموش رہے نظر انداز کیا ہم مسلم، اس وقت غصہ ہوتے ہیں، جب ہمارے اماموں اور رہنما کو غصہ آتا ہے۔ جب ان کا غصہ سیاست والے ٹھنڈا کرتے ہیں تو میڈیا میں دکھانا بند ہو جاتا ہے کملیش تیواری کا معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں میں (مغربی بنگال) مالدہ میں کملیش تیواری کی مخالفت میں کچھ موقع پرست لوگوں نے اپنے مفاد کے لیے پولیس چوکی پر حملہ کیا اور کچھ لوگوں کی دکانیں لوٹی اب یہ پتہ بھی نہیں کہ وہ مسلم تھے بھی یا نہیں یا مسلم کے بھیس میں بھیجے ہوئے لوگ تھے بی جے پی نے ہائے ہلہ مچا دیا، مگر جہاں بی جے پی کی حکومت ہے ہریانہ میں وہاں جاٹ لوگوں نے مالدہ سے کہیں زیادہ نقصان کیا عورتوں کی عزت تک لوٹی گئی اس معاملے کو میڈیا نے اس طرح نہیں اچھالا جس طرح مالدہ کو اچھالا گیا جس طرح ہریانہ میں ہوا کیمرے کے سامنے ہوا مالدہ والوں کا پتہ بھی نہیں چلا کس نے کیا اس طرح بھی ہمارے غصہ کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ۔غصہ آنا بڑی بات نہیں ہے۔ جسے غصہ آتا ہے وہی زندگی میں کچھ کرتا ہے۔ مگر ہماری قوم کے لوگوں کے غصہ نکالنے کا طریقہ الگ ہے۔ گاندھی جی کو جب انگریزوں نے ساؤتھ افریقہ (South Africa) میں، کالا بول کر ٹرین (Train) کے فرسٹ کلاس (First Class) ڈبے سے اتارا، تو غصہ گاندھی جی کو بھی آیا تھا۔ اسی غصہ نے آج

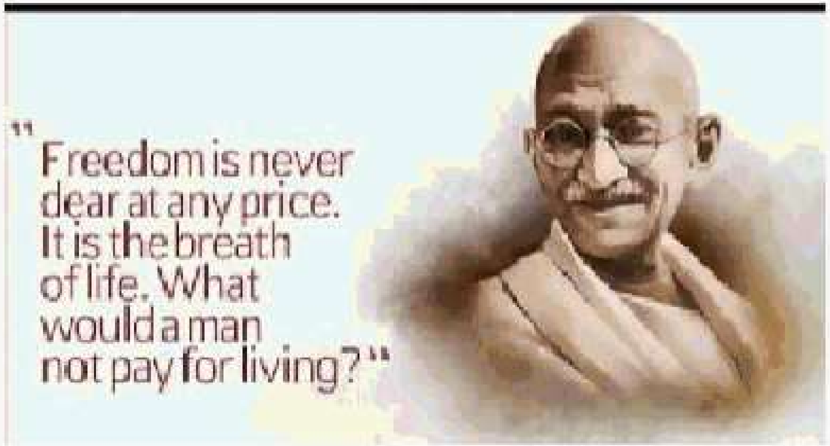
"Freedom is never dear at any price. It is the breath of life. What would a man not pay for living?"

I'M HERE TO DESTROY
YOUR FALSE REALITY

انڈیا کو انگریزوں سے آزاد کر دیا، ہمیں غصہ گاندھی جی کے جیسا آنا چاہئے اور ان کی طرح ان کو جڑ سے اکھاڑنا چاہئے، ورنہ ایسی غصہ دلانے والی حرکتیں ہوتی رہیں گی اور اس غصہ سے مسلمانوں کا نقصان ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اگر آج مسلمانوں کو غصہ آتا ہے تو کچھ غلط نہیں ہے، کیونکہ آج جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے، اس سے غصہ تو ضرور آئے گا، اور آنا بھی چاہئے۔ جس کسی کو بھی اپنی قوم کا حال دیکھ کر غصہ نہیں آتا، میں سمجھتا ہوں اس کو اپنی قوم سے ہمدردی نہیں ہے۔ غصہ مجھے بھی آتا ہے، یہ کتاب لکھنا بھی میرا ایک غصہ ہی ہے۔ قلم کی طاقت سے بھی غصہ نکالا جا سکتا ہے۔ ہر بار ہتھیار اٹھانا ضروری نہیں ہے۔

غصہ میں ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے ہاتھوں میں ہتھیار اٹھا رہے ہیں یا لوگ ہمارے ہاتھوں میں ہتھیار دے رہے ہیں۔ ہم جوش میں آکر اپنا ہوش کھو بیٹھتے ہیں۔ ہمیں اکسایا جاتا ہے، تاکہ ہم ایسی حرکت کریں جس سے ہم لوگوں کو نشانہ (Target) بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر پریس (Press) والے، میڈیا (Media) والے، پولس (Police) والے، قانون (Qanoon) والے اس موقع کو اچھی طرح سے بُناتے ہیں۔ ہتھیار اٹھانے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمیں ہتھیار کب اٹھانی چاہئے اور کس کے خلاف اٹھانا چاہئے یہ ہمیں سمجھنا ضروری ہے۔ اور یہ ہم نہیں سمجھتے کیونکہ ہماری سب سے بڑی پرابلم (Problem) ہے تعلیم (Education) کی کمی۔

ہماری پانچویں پرابلم (Problem) ہے Education

WE LIVE IN A
SOCIETY WHERE WE
WAKE UP OUR KIDS
FOR SCHOOL
BUT NOT FAJR.

کچھ ماں باپ پہلے ہی اپنا من بنا لیتے ہیں کہ ہمارا ایک لڑکا دنیاوی تعلیم میں جائے گا دوسرا دینی تعلیم میں، کچھ ایسے بھی ہیں، جو صرف دنیاوی یا صرف دینی تعلیم ہی بچوں کو دیتے ہیں، اکثر کے ماں باپ دن میں بچوں کو دنیاوی اسکول میں بھیجتے ہیں۔ اور شام میں دینی مدرسوں میں۔ دینی لحاظ سے ہم اپنے بچپن میں قرآن پڑھنے مدرسے چلے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں سبھی مسلم بچے جاتے ہیں۔ مولانا قرآن پڑھاتے ہیں، نماز کا طریقہ سکھاتے ہیں، کلمے یاد کراتے ہیں، اسلام کی بنیادی چیزیں (Basic knoweldge minimum requirement) وہ بچپن میں ہم اپنے مدرسے میں سیکھتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے ہیں صرف قرآن عربی میں پڑھنا جانتے ہیں۔ نماز کے تعلق سے جتنی چیزیں ضروری ہیں وہ یاد رہتی ہیں، باقی چیزیں ہم بھول جاتے ہیں۔ قرآن کو صحیح پڑھنے کی نہ کوئی کوشش کرتا ہے اور نہ ہی کوئی صحیح حدیثوں کے چکر میں پڑنا چاہتا ہے۔ یہی ایک سب سے بڑی وجہ ہے کہ ہم فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔ جانوروں کی جھنڈ کی طرح کسی کی باتوں میں آ کر اپنے راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔ بیچارے تبلیغی جماعت والے ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کو ڈھونڈ کر مسجدوں میں لاتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی مفت میں معلومات دیتے ہیں، تو کچھ لوگ ان کے لیے بورڈ (Board) لگاتے ہیں کہ تبلیغ والوں کو مسجدوں میں بیان دینا منع ہے۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ لوگ صحیح حدیث نہیں سناتے۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو صحیح حدیث معلوم ہے تو آپ تبلیغی جماعتوں میں جاؤ اور لوگوں کو صحیح حدیث بتاؤ آپ کو کس نے منع کیا ہے۔ یا تو پھر آپ اپنی جماعت لیکر جاؤ جو آپ کی مسجدوں میں آتے ہیں ان کو آپ ٹوکتے ہیں ان کے ساتھ بحث کرتے ہیں، ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ جماعت لے کر جانے کی بات آتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ چالیس دن یا چار مہینے گھر سے باہر جانا اپنے بیوی بچوں سے دور رہنا صحیح نہیں

ہے اور یہ کہیں نہیں لکھا ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جو لوگ ایک سال یا دو سال کے لیے گلف (Gulf) جاتے ہیں، اپنے ملک سے باہر جاتے ہیں وہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ صحیح ہے۔ وہ بھی تو اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر باہر جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ چالیس دن مت جاؤ روزانہ جاؤ شام کو گھر آؤ، مگر زیادہ سے زیادہ پچاس کلومیٹر کے اندر تک کے گاؤں میں جا سکتے ہو اور شام میں اپنے گھر آ سکتے ہو لیکن آپ کو سو کلومیٹر یا ہزار کلومیٹر یا پورے رائے گڑھ میں پورے مہاراشٹر میں یا پورے انڈیا میں یا پوری دنیا میں تبلیغ کرنا ہے تو آپ روزانہ اپنے گھر نہیں آ سکتے کیونکہ پیدل سفر کرکے یا گاڑیوں میں بسوں میں سفر کرکے یہ ممکن نہیں ہے۔ یا تو پھر آپ کو ہر مسجدوں کے اوپر ہیلی پیڈ (Helipad) بنانا پڑے گا۔ جیسے ممبئی میں بڑی بڑی بلڈنگوں کے اوپر آج کل بناتے ہیں جن کے پاس وقت کی کمی ہے وہ ہیلی کاپٹر (Helicopter) سے سفر کرتے ہیں۔ پھر آپ بھی اپنے Helicopter مسجدوں میں اتار سکتے ہو اور شام میں اپنے بیوی بچوں کے پاس آ سکتے ہو۔ مگر Helicopter بھی زیادہ دور تک نہیں جا سکتا ہے اور زیادہ آدمی بھی نہیں لے جا سکتا، اس کی capacity کم ہوتی ہے۔ یا تو پھر آپ کو جگہ جگہ پر ائیرپورٹ (Air port) جسے Runway بنانے پڑینگے۔ تاکہ آپ اپنے پلین (Plane) وہاں اتار سکو۔ آپ کو Plane خریدنے پڑینگے۔ تب آپ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں جا سکتے ہیں۔ پھر بھی آپ شام کے وقت اپنے گھر نہیں آ سکتے۔ کم سے کم آپ کو تین دن کے لیے نکلنا پڑیگا۔ اگر آپ انڈیا سے امریکہ جا رہے ہو اور ایک ہی Plane سے جا رہے ہو جو بائیس گھنٹے کا سفر ہے۔ جن لوگوں کو چالیس دن یا چار مہینہ جانے سے پرابلم ہے، ان کے لیے یہ ایک بہت آسان طریقہ ہے۔ یا تو پھر ان لوگوں کو ان کی مسجدوں میں ٹی وی (T.V.) لگانے پڑینگے peace TV DISH لینا پڑے گا، تاکہ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب یا اور بھی لوگوں کا بیان سن سکیں یا تو انہیں C.D. یا D.V.D. خریدنا پڑے گا۔ D.V.D. Player کے ذریعے T.V. میں دیکھا جا سکتا ہے۔ T.V. بھی بڑی لگانی پڑیگی کیونکہ ایک T.V. میں زیادہ سے زیادہ سو، دو سو لوگ دیکھ سکتے ہیں اور سن سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ لوگ ہیں، تو نریندر مودی (Narendra Modi) کا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا۔ VIDEO Confrency کے ذریعے، Setelite کے ذریعے، Internet کے ذریعے بڑے بڑے پروجیکٹر لگانے پڑیں گے

جب بہت سارے لوگ مل کر ان کی بات سن سکتے ہیں اور ان کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ میں اس وقت دیکھا ممبئی کے آزاد میدان میں سنی دعوت اسلامی کے ۲۴ویں اجتماع میں گیا جہاں ایک مولانا نے فون کے ذریعے لندن سے بیان دیا اور لوگوں نے اجتماع میں ساؤنڈ کے ذریعے سنا، ان کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے وہ اجتماع میں نہیں آسکے IMO. whats aap۔ آج لوگوں کے لیے ایک سے ایک طریقہ ہے، جن لوگوں کو چالیس دن یا چار مہینہ جماعت میں جانے سے تکلیف ہے یا تو پھر انہیں ان کی کتابیں نکالنی پڑیں گی اور ان کی کتاب پڑھنی پڑے گی۔ جس طرح اہل حدیث والے کی مسجد کی library ہوتی ہیں یہ طریقہ بھی اچھا ہے، میری پہلی کتاب کچھ لوگوں نے اسکی library میں رکھی اور پڑھی یا اگر گھر گھر کتاب بانٹنا ہے، اسکے لیے بھی ان کو گھر چھوڑنا پڑیگا۔ بیوی بچوں کو بھی چھوڑنا پڑیگا۔ ایک دن میں پوری کتابیں بانٹی نہیں جاسکتیں، کتاب بانٹنا وہ بھی مفت کیا ہوتا ہے، یہ مجھ سے زیادہ آپ نہیں جانتے میں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں، میں ہی جانتا ہوں یا تو پھر انہیں پڑھنے کے لیے Twitter, Facebook, E-mail, Internet کے ذریعے پوری کتابیں پڑھی جاسکتی ہیں میں نے یہ بھی کیا ہے سب لوگ نہیں پڑھتے ہیں۔ وہ بھی ہر Topic کے لیے الگ الگ کتاب چھپوانی پڑے گی۔ pdf file ہونا چاہیے یہ بھی ایک طریقہ ہے، ان کے لیے جو تبلیغی جماعت میں نہیں جانا چاہتے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو تبلیغ والوں کا طریقہ پسند نہیں ہے، ان لوگوں کو اتنا سب کچھ کرنا پڑے گا۔ ہماری قوم کو دعوت دینے کے لیے ہماری قوم کو دینی تعلیم دینے کے لیے مسجدوں میں بلانے کے لیے صحیح راستے پر لانے کے لیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ صرف یہ تبلیغ والے ہی صحیح ہیں اور باقی غلط ہیں۔

اگر یہ تبلیغ والے آپ کی مسجدوں میں آتے ہیں اور آپ کو قرآن اور حدیث کی معلومات دیتے ہیں تو کیا غلط کرتے ہیں؟ اگر ان میں کچھ کمی ہے اور جو کوئی ان کی کمی ان کو بتا سکتا ہے تو ان کی کمی بتاؤ۔ لیکن اتفاق سے پیار محبت سے آپ آپس میں بیٹھیں، اُس حدیث پر یا اور کسی بات پر جو آپ کو غلط لگتی ہے۔ ان کو بتاؤ میں سمجھتا ہوں کہ تبلیغی جماعت والوں کو بھی اپنی غلطی تسلیم کرنا چاہیے، اگر وہ غلط ہیں تو انہیں ہماری قوم کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ غلطی تسلیم کرنے سے کوئی چھوٹا نہیں ہوتا۔ کچھ تبلیغی جماعت والے غلط ہو سکتے ہیں ہو سکتا ہے یہ لوگ کچھ صحیح حدیث نہیں سناتے یا ہو سکتا ہے کچھ حدیث میں تبدیلی کی ضرورت ہے، مگر میرے حساب سے تبلیغی جماعت کے کام کا طریقہ صحیح ہے۔ ہمارے مسلمانوں کے بیچ دینی تعلیم دینے کے لیے۔ جتنے لوگ ان پر انگلی اٹھاتے ہیں وہ لوگ کوئیں کے مینڈک کی طرح ہیں۔ کوئیں کا مینڈک سمجھتا ہے کہ میں جس کوئیں میں ہوں یہ ہی ہماری دنیا ہے اور یہ ہی پوری دنیا ہے۔ اسے یہ پتہ نہیں ہوتا کہ دنیا میں ندی، دریا اور سمندر بھی ہیں۔ بالکل اسی طرح یہ لوگ صرف اپنے گاؤں میں یا اپنے محلوں میں مینڈک کی طرح آواز کرتے ہیں۔ جب یہ خود باہر نکلیں گے، تب انہیں پتہ چلے گا کہ کتنی تکلیف کا کام ہے۔ تبلیغی جماعت والے کتنی قربانی دیتے ہیں، جو لوگ تبلیغ والوں پر انگلی اٹھاتے ہیں وہ صرف دوسروں کو ڈانٹتے ہیں اور غلطی نکالتے ہیں۔ ہر بار باپ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کسی بچے کا باپ ہمیشہ ڈانٹتا ہے، تو بچے اس کے قریب نہیں جاتے۔ اگر باپ گھر میں آتا ہے، تو بچے کسی بہانے سے گھر کے باہر چلے جاتے ہیں۔ باپ گھر سے باہر جانے منع کرتا ہے، تو بچے اپنے گھر میں باپ کی نظر سے دور رہتے ہیں۔ اگر باپ ڈانٹنے کے وقت ڈانٹتا ہے، پیار کے وقت پیار کرتا ہے تو بچے پیار سے اس کے پاس آتے ہیں۔ آج ہماری قوم کا بھی حال ہے۔ آج ہماری قوم کو بھی بڑے پیار سے مسجدوں میں بلانے کی ضرورت ہے، ہماری قوم کے بچوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ آج کا ماحول Mobile, internet, Youtube کی وجہ سے کافی خراب ہو چکا ہے۔ نئی ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا ہمیں ہمارے مولانا سکھا رہے ہیں انٹرنیٹ اور ٹی وی کا استعمال کرکے بیان دے کر ہم انکو گھر میں بٹھا رہے ہیں، لوگ مسجد کی طرف کم جارہے ہیں۔ آج ہمارے نوجوان انٹرنیٹ کے عادی بن چکے ہیں، آج اگر کسی شہر میں کسی وجہ سے انٹرنیٹ بند ہوتا ہے، وہ بھی صرف ایک ہفتے کے لیے تو آدھے سے زیادہ لوگ پاگل ہو جائیں گے ایک نشہ ہو گیا ہے۔ خوابوں کے مسافر نمازی نہ کافر، ان بچوں کو بتاؤ کہاں ہے یہ آخر ”نہ سجدے میں دل ہے نہ عبادت میں دل ہے مگر آج کل You Tube اور موبائل فون میں دل ہے، ہمارے بچے کافر ہو گئے گلیوں کے مسافر ہو گئے۔ بچوں پر بڑوں کی نظر رہے گی، بچوں پر بڑوں کا پیار رہے گا۔ دینی تعلیم ہمارے بچے سیکھیں گے، دینی ماحول میں رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں تبلیغی جماعت والے یہ کام بہت اچھی طرح سے کرتے ہیں۔، اہل حدیث بھی آج کل کتابوں سے اچھا راستہ بتاتے ہیں، بریلوی اور شیعہ، بوہری، خوجہ اور بھی کئی سارے ہیں جو مسجدوں میں بلاتے ہیں

وہ اچھے ہیں۔

اگر ہم مسجدوں میں نہیں جائیں گے تو بچپن میں جو کچھ سیکھ رکھا ہے، وہ بھول جائیں گے تو ایسے بھولے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے تبلیغی جماعت کا کام قدرے ٹھیک ہے۔ ویسے تو دینی تعلیم سیکھنے کے لیے ہمارے مکتب ہیں، مدرسے جہاں بچے حافظ، عالم اور قاری بنتے ہیں مگر آج کی تاریخ میں بہت ہی گنے چنے لوگوں کے بچے جاتے ہیں، یہاں صرف دینی تعلیم سیکھتے ہیں، دُنیاوی تعلیم نہیں سیکھتے۔ جس کی وجہ سے انھیں روزی روٹی کے ذرائع ڈھونڈنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ صرف مسجدوں میں امامت کر سکتے ہیں یا تو پھر مدرسوں میں پڑھا سکتے ہیں۔ مسجد ہر گاؤں میں ایک ہوتی ہے، اگر گاؤں اور شہر بڑے ہیں تو زیادہ مسجدیں ہوتی ہیں۔ ایک مسجد میں صرف ایک ہی امام کی ضرورت ہوتی ہے اور ہماری قوم کے لوگ انھیں تنخواہیں بھی کم دیتے ہیں۔ جتنی تنخواہیں ملتی ہیں اتنی میں مولانا کے گھر کے اخراجات بھی صحیح طریقے سے پورے نہیں ہوتے۔ مدرسوں میں پڑھانے والوں کا بھی یہی حال ہے جس کی وجہ سے آج کل زیادہ تر لوگ بچوں کو مدرسہ یا مکتب میں پڑھنے نہیں بھیجتے۔ آہستہ آہستہ ان کی بھی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے کیوں کہ انگلش، اردو، مراٹھی میڈیم یا جتنی بھی اسکول انڈیا میں ہیں ان ٹیچروں کی تنخواہیں بیس ہزار سے تیس ہزار کے بیچ ہے، جو آج کی تاریخ زندگی گذارنے کے لیے کافی ہے۔ ہماری مسجدوں کے امام مولانا کی تنخواہیں پانچ ہزار سے دس ہزار تک ہے جو آج کی تاریخ میں بہت کم ہے۔ یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ لوگ دینی تعلیم کی طرف کم جا رہے ہیں اب جو بچے صرف دینی تعلیم سیکھتے ہیں وہ مالی حالت سے کمزور ہوتے ہیں، دوسری طرف ان کو دوسری نوکری بھی نہیں ملتی یہ صرف وہ کام کر سکتے ہیں، جس کام میں پڑھنے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے یا چھوٹا موٹا کچھ کاروبار کر سکتے ہیں کچھ مولانا عطر بیچتے ہیں کوئی سوٹ کا کپڑا یا پٹھانی کا کپڑا بیچتے ہیں کوئی کفن کا کپڑا بیچتے ہیں تجارت کرنے زیادہ دور بھی نہیں جا سکتے کیونکہ ان کو نماز پڑھانے کے لیے اپنی مسجد میں آنا پڑتا ہے جس مسجد میں یہ امامت کرتے آج کل مولانا کو لوگ اپنی لڑکی دینے سے کتراتے ہیں، ان کا کہنا ہے مولانا کی تنخواہ کم ہوتی ہے اس تنخواہ سے آج کی تاریخ میں گھر چلانا مشکل ہے، آمدنی چونی خرچا روپیہ ہے، جو غریب کی لڑکی ہے جس کی شادی پیسوں کی کمی کی وجہ سے نہیں ہوتی ایسی لڑکیوں کی شادی مولانا سے ہوتی ہے، میں آج بھی کہتا ہوں جن بچوں کو آپ مدرسہ بھیجتے ہیں امام

اور مولانا بنے ان کو دنیاوی تعلیم دو، ان کو بھی پڑھاؤ، آج کل تو حکومت بھی مدرسوں کو پیسہ دینے کے لیے تیار ہے، اگر یہ دنیاوی تعلیم سیکھتے ہیں۔ ہمیں انھیں دینی اور دُنیاوی تعلیم دونوں دینا چاہیے لیکن اس کے بعد بھی تنخواہ والا مسئلہ جو ہے وہ باقی رہے گا۔ اگر ہم آج اس بات کو گہرائی سے نہیں سوچیں گے تو ہماری دینی تعلیم آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی، جو ہماری قوم کے لیے بہت بڑا خطرہ ہو سکتا ہے۔

ان کے حالات کے ذمہ دار ہم ہیں، کیونکہ ہم نے ان کے بارے میں نہیں سوچا میں اپنی کتاب میں، ان کی فکر کرنے کی کوشش کی لیکن پہلی کتاب بانٹنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ وہ اپنی حالت کے ذمہ دار یہ خود بھی ہیں، کیونکہ میں اپنی کتاب کے ذریعے جو بات کر رہا ہوں اس میں مولانا، امام حضرات کے بہت فائدے ہیں، جنھیں میں نے اپنی کتاب بتایا، تھا ان کی فکر قوم والوں نے تو نہیں کی مگر میں نے کی تو میری کتاب کے دشمن یہی نکلے۔ امام اور مولانا حضرات دھیان سے پڑھے میں آپکا دوشمن نہیں ہو چند سکوں کے لیے کام نہ کریں، برائی کا بدلہ برا ہوتا ہے۔ حق بات کو دبانے کی کوشش مت کرو میں یہ بات صرف انکو کہہ رہا ہوں جنھوں نے میری پہلی کتاب کو دبانے کی کوشش کی ہے اگر آج قوم میں سب سے خستہ حالت کسی کی ہے، تو وہ ہیں امام اور مولانا کی کچھ کو چھوڑ کر یہ وہ لوگ ہیں جن میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنکی تنخواہیں اچھی ہیں، جس مسجد کو روم دوکان یا موبائل ٹاور یا پوسٹر یا بینر لگانے کا کیرایا ملتا ہیں ایسی مسجد کے امام اور مولانا کی تنخواہیں اچھی ہیں اور جنکی UP /BIHAR جیسے ریاست میں اناج کی کھیتی ہے وہ صرف کم پیسوں میں کام کرتے ہیں انکو اناج کے لیے کمانا نہیں پڑتا اور باقی امام اور مولانا کو کسی خاص مسلک کے مرکز سے پیسے آتے ہیں سعودی عرب ایران سے بھی پیسے آتے ہیں اور جو امام کسی سیاسی پارٹی کو ووٹ دینے بولتے ہیں انکو سیاسی پارٹی سے پیسے ملتے ہیں یا کسی ٹرسٹ کی تعریف کرنے پر بھی پیسے ملتے ہیں ان جیسے امام اور مولانا بہت کم ہیں میں باقی اچھے امام اور مولانا سے کہتا ہوں ان بے ایمان امام اور مولانا کی اچھی حالت دیکھ کر خوش مت ہونا اپنی حالت کو دیکھو اور اپنے بچوں کے مستقبل کا سوچو یہ کتاب سب سے زیادہ آپ کے فائدے کی ہے ہر ماہ آپ کے اکاؤنٹ میں تنخواہ آئے گی united muslim league trust سے آگے کتاب میں پلان بتایا ہے پڑھو۔ میری اس کتاب کے آخر میں اس مسئلے کا حل اور جتنی بھی باتیں میں نے کی ہیں سب کا حل میں بتانے والا

ہوں۔ فی الحال میں ایک ایک کر کے اپنے مسائل کو بتاتا ہوں، پھر ان شاءاللہ آخر میں سارے مسائل کا حل بتاؤں گا۔

اب ہم چلتے ہیں دُنیاوی تعلیم کی طرف۔ مسلمانوں کے پاس اسکولوں کی کمی ہے، میں جہاں رہتا ہوں وہاں عیسائی کے 100 گھر بھی نہیں ہیں، مگر ان کی سب سے بڑی اسکول ہے میرا بچہ بھی اسی اسکول میں جاتا ہے، اور مسلمانوں کی آبادی اس سے زیادہ ہے مگر ہماری اسکول نہیں ہے اردو اسکول ہے جس کی حالت خستہ ہے اور اکثر اس اسکول میں غریب بچے ہیں، جو انگلش کا خرچہ نہیں اٹھا سکتے یا پھر جو لوگ لڑکیوں کو زیادہ نہیں پڑھانا چاہتے ایسے بچے آپ کو اردو اسکول میں ملتے ہیں۔ بچے اردو میڈیم اسکولوں میں جاتے ہیں، جس جگہ اردو میڈیم نہیں ہے، اس جگہ ہمارے بچے دوسری میڈیم کی اسکولوں میں جاتے ہیں، اردو زبان ہماری تہذیب ہے، ہمارے انڈیا اور پاکستان کے مسلمانوں کی زبان ہے، اور زیادہ تر قرآن اور حدیثوں کے ترجمے اردو زبان میں ہی ہیں، تو کہیں نہ کہیں اس زبان کی ضرورت انڈیا اور پاکستان والوں کو ہے، مگر دونوں دیشوں کے مسلمان زیادہ تر غریب یا پھر اردو میڈیم میں پڑھانے والے زیادہ تر لیبر کیٹگری (Labour Catagery) میں ہیں جسے ہم ورک فورس (Work Force) کہتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ آپ کو ہیلپر، ڈرائیور، موٹر مکینک، اے سی مکینک، ویلڈر، الیکٹریشین ہی ملیں گے کیوں کہ اس زبان کی اہمیت صرف انڈیا اور پاکستان میں ہے اور دونوں دیشوں کے زیادہ تر لوگوں کو اپنا دیش چھوڑ کر جانا پڑتا ہے، اپنا دیش چھوڑنے کے بعد اس زبان کو دوسرے دیش کے لوگ نہیں سمجھ پاتے، جس سے ہم کو کافی تکلیف ہوتی ہے۔ کیوں کہ ہم اردو میڈیم سے پڑھتے ہیں اور کم پڑھتے ہیں۔ جب ہم اپنا ملک چھوڑ کر باہر جاتے ہیں تو ہمیں پانی کو Water کھانے کو Food کپڑے کو Cloth بولنا ہی پڑتا ہے ورنہ آپ کی زبان کوئی نہیں سمجھتا، ویسے دنیا میں اور بھی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ Spanish, French, Portugues اور بھی زبانیں ہے، لیکن اگر آپ کو انگلش آتی

ہے تو آپ دنیا میں کہیں بھی اپنی ضرورت کا سامان حاصل کر سکتے ہیں، ہم ہندوستانی پاکستانی غریب ہیں، ہم سعودی عرب کے نہیں ہیں، جن کے پاس تیل کا کنواں ہے اور پیاسے انگریز اپنی پیاس بجھانے ان کے پاس خود چل کر آتے ہیں انھیں آ کر انگلش سکھاتے ہیں ہمارے پاس کنواں نہیں ہے ہم بھی پیاسے ہیں ہمیں کوئی سکھانے نہیں آئے گا ہمیں خود سیکھنا ہوگا۔ ہمارے بچے اسکول پڑھتے وقت گلف یا باہروں سے آنے والے لوگوں سے کافی متاثر ہوتے ہیں۔ چوں کہ گلف سے آنے والے کے ہاتھ میں مہنگا موبائل ہوتا ہے اچھی نئی موٹر سائیکل پر گھومتا ہے اچھے کپڑے ہوتے ہیں بڑی بڑی بات کرتا ہے ان کو دیکھ کر یہ لوگ بھی جلدی گلف جانے کی تیاری کرتے ہیں ان کی نظر ان باتوں پر ہوتی ہے اس لیے بھی ہمارے بچے کم پڑھتے ہیں مگر یہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جو گلف سے آنے والے دکھاوا کرتے ہیں، وہ گلف میں کیا کام کرتے ہیں کیسے رہتے ہیں؟ جب یہ بچے خود بھی کم پڑھ کر گلف جاتے ہیں تب انھیں احساس ہوتا ہے کہ موبائل کیسے آتا ہے؟ دوسروں پر نظر رکھنے والے خود اپنی ہی نظر میں گر جاتے ہیں۔

اگر میں اپنے تعلقہ کی مثال دوں تو بچے ساتویں تک پڑھتے ہیں، کچھ بچے تو ایس ایس سی کر لیتے ہیں، بچہ جب دسویں کلاس میں پہنچ جاتا ہے، تو اُسے اپنے امتحان کی فکر کم ہوتی ہے اور پاسپورٹ بنانے کی فکر زیادہ ہوتی ہے۔ بھائی صاحب پاسپورٹ بنانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ اکثر بچے ایس ایس سی کے امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں، کیوں کہ ان کے دماغ میں پڑھائی سے زیادہ فورین جانے کی اہمیت ہوتی ہے اور ایس ایس سی میں فیل ہونے کا بھی افسوس نہیں ہوتا۔

پاسپورٹ بن گیا تو کسی ایجنٹ کے چکر میں پڑ جاتے ہیں، کچھ لوگوں کو ایجنٹ انڈیا میں ہی دھوکہ دیتے ہیں، کچھ لوگوں کو فورین بھیج دیتے ہیں۔ زیادہ تر بچوں کے ماں باپ سونا گروی رکھ کر یا کسی سے قرض لے کر یا کوئی قیمتی چیز بیچ کر، ان بچوں کو فورین بھیجتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ Gulf میں جاتے ہیں، ان بچوں کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ کون سی ویزا میں جا رہے ہیں؟ فورین جانے کے وقت پورے گاؤں کے سبھی رشتے داروں سے یہ بچے مل کر جاتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ حج کرنے جا رہے ہیں، پوری گاڑی بھر کر دس سے بارہ لوگ ایئرپورٹ چھوڑنے جاتے ہیں، یہ بچے گلف چلے جاتے ہیں، آٹھ سے پندرہ دنوں کے بعد بچے کا فون آتا ہے، پھر رونا شروع کر دیتا ہے، بچہ اپنے باپ سے

کہتا ہے کہ ابا میں جنگل میں آیا ہوں، جہاں بہت ساری بکریاں چراتا ہے، باپ کو سن کر تکلیف ہوتی ہے، باپ پورے گاؤں میں یا اپنے رشتے داروں کو کہنا شروع کر دیتا ہے کہ میرے بچے کو ایجنٹ نے پھنسا دیا، اب وہ بچہ قرضہ لے کر گیا ہے، اتنی جلدی واپس آ نہیں سکتا اور نہ اہل عرب اس کو اتنی جلدی ٹکٹ کے پیسے دے گا، بچہ پھنس جاتا ہے، اس دن اسے احساس ہوتا ہے کہ اگر میں اسکول پڑھا ہوتا تو آج بکریاں نہیں چراتا، اصل میں ایسے بچوں کو ایجنٹ نہیں، ان کے ماں باپ پھنساتے ہیں، ماں باپ بچوں کی تعلیم پر دھیان نہیں دیتے۔ یہ ان بچوں کی کہانی ہے جو ایس ایس سی فیل ہیں۔

کچھ بچے ایس ایس سی پاس ہو جاتے ہیں، تو ہمارے تر وڈ تعلقے میں مسلمانوں کی آئی ٹی آئی ہے جہاں بچے ایس ایس سی پڑھنے کے بعد آئی ٹی آئی میں چلے جاتے ہیں، جہاں ویلڈر، ڈیزل مکینک، موٹر میکنک اور الیکٹریشین کے کورس ہیں۔ جو بچے کرتے ہیں، کچھ دن ممبئی میں ہاتھ صاف کرتے ہیں، پاسپورٹ بنا کر یہ لوگ بھی فورین چلے جاتے ہیں، پندرہ ہزار سے بیس ہزار تنخواہ ہوتی ہے، زیادہ تر ہیلپر کیٹیگری میں ہی ہوتے ہیں، اسکی وجہ صرف اردو ہیں، آج اردو کا حال ایسا ہے۔

یہ کتاب چھپوانے کے لئے مجھے اردو ٹائپسٹ کی ضرورت پڑی۔ میں نے اپنے علاقے میں کوشش کی، لیکن مجھے اردو ٹائپسٹ نہیں ملا۔ میں ممبئی کے بھنڈی بازار میں آیا جہاں بہت سارے مسلمان رہتے ہیں۔ کچھ لوگ اردو ٹائپنگ جانتے تھے۔ مگر ضرورت سے زیادہ قیمت مانگ رہے تھے۔ اور زیادہ ہی بھاؤ کھا رہے تھے۔ میں مانڈوی پوسٹ آفس جو بھنڈی بازار کے قریب ہے گیا۔ لے دے کے وہاں ٹائپنگ شروع ہوگئی۔ لیکن وہ آدمی دوسرے کام میں بھی مصروف تھا۔ جس وجہ سے وہ میری ٹائپنگ پر دھیان نہیں دے رہا تھا۔ بہت ہی سلو کام چل رہا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے تکلیف ہو رہی تھی۔ میرے ممبئی میں رہنے کے اخراجات بڑھ رہے تھے۔ اس لئے میں اس ٹائپسٹ کو چھوڑ دیا۔ مجھے ایک تجربہ وہاں ہوا کہ ہماری قوم کے بچے وہاں بایوڈاٹا (BIO-DATA) ٹائپ کرانے آتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ گلف جانے کے لئے بایوڈاٹا ٹائپ کر رہے تھے۔ کئی لوگوں کی پڑھائی S.S.C. سے کم تھی۔ کوئی آٹھ کلاس پڑھا تھا۔ کوئی S.S.C. فیل تھا۔ زیادہ تر بچے Sales man,delivery boy,driver کے لئے اپنا بایوڈاٹا بنا رہے تھے۔ بچوں کو پاسپورٹ کا فارم تک بھرنے نہیں آتا۔ کئی سوالات کرنے والے لوگ وہاں آتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ہماری قوم کے لوگوں کو سمجھ میں

نہیں آتی۔ یہ حال نہ صرف اردو سیکھنے والوں کا ہے، انڈیا کی باقی زبانوں میں پڑھائی کرنے والوں کا بھی یہی حال ہے۔ دوسری طرف دوسری قوم کے بچے انگلش میڈیم میں پڑھ کر آتے ہیں، کوئی مکینیکل انجینئر ہوتا ہے، کوئی سِول انجینئر ہوتا ہے، تو سارے آفیسر لیول کے لوگ ہوتے ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ یہ انگلش میڈیم میں پڑھ کر آنے والے عمر میں ہمارے بچوں سے کم ہوتے ہیں، ہمارے بچوں کے بعد یہ لوگ کمپنیوں میں جاتے ہیں اور بہت ہی کم وقت میں ہمارے بچوں سے آگے نکل جاتے ہیں۔ کیوں کہ یہ انگلش میڈیم میں پڑھ کر آتے ہیں اور آفیسر لیول کے ہوتے ہیں۔

فلمی قلم کا پرانا گانا ہے ”لوگ آتے ہیں لوگ جاتے ہیں، ہم وہیں پہ کھڑے رہ جاتے ہیں اور ساری دنیا کا بوجھ ہم اٹھاتے ہیں“۔ آج یہ حال ہے انگلش میڈیم سے پڑھنے والوں کا اور باقی زبانوں میں پڑھنے والوں کا بھی یہی حال ہے ہماری پوری قوم کا تقریباً یہی حال ہے۔ آج کل ممبئی میں رکشا کا پرمٹ بھی مذہب دیکھ کر دیا جاتا ہے۔ ممبئی میں رکشا کا پرمٹ صرف مراٹھی لوگوں کو ہی ملتا ہے تو مسلم بچوں کا کیا وہ بھی راستہ آج بند ہو گیا۔

پوری دنیا میں زیادہ تر مسلمانوں کا یہی حال ہے، کیوں کہ زیادہ تر مسلمان اردو اور دنیا میں نیچے دی ہوئی زبانیں بولتے ہیں۔ Arabic, Bengali, Punjabi, Malay, Javanese, Sndanese, Swahili, Hausa, Fula, Berber, Tuareg, Somali, Albanian, Bosnian, Russion, Turkish, Azwri, Kazakh, Uzbek, Tatar, Persian, Pashto, Balochi, Sindhi, Kashmiri ان زبانوں میں سے کسی بھی زبان کو دنیا میں اہمیت نہیں ہے، کیوں کہ دنیا چلانے والے سوپر پاور انگلش بولتے ہیں، جس میں سب سے پہلا نام امریکہ، انگلینڈ ہے۔ تقریباً پوری دنیا کی تجارت اس زبان میں ہوتی ہے، عربوں کو اللہ نے تیل تو دیا ہے مگر دماغ نہیں دیا ہے، تیل نکالنے کے لیے بھی عربوں کو انگریزوں کی ضرورت ہے اور تیل بیچنے کے لیے بھی عربوں کو انگریزوں کی ضرورت ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ تیل عربوں کے پاس ہے، مگر بکتا امریکن ڈالر میں ہے۔ آج کی تاریخ میں دنیا کی ہر چیز چین میں بنتی ہے (Made In China) مگر چائنیز زبان کسی کو نہیں آتی، کیوں کہ چیزیں بنتی چین میں ہیں، مگر بناتے انگریز ہیں۔ بنا انگریزی کے آج کی

تاریخ میں کوئی چیز بک نہیں سکتی۔ ہرنئی چیز کے کیٹلوگ میں انگریزی ہونا ضروری ہے، انگریز لوگ باقی ملک والوں سے ہمیشہ دو قدم آگے رہتے ہیں، جب ہم تلوار سے لڑتے تھے تو انھوں نے بندوق بنائی، جب ہم نے بندوق ہاتھ میں لی تو انھوں نے توپ بنائی، جب ہم نے ہاتھ میں توپ لی تو انھوں نے میزائل بنائی، زمین پر لڑنے کے لیے آج سب کچھ ہمارے پاس ہے، جو ان کے پاس ہے تو آج یہ لوگ آسمان سے اُڑکر ہم کو مارتے ہیں۔ آسمان سے ایک دو پلین گرانے میں لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں، ان کا پائلٹ مرجاتا ہے تو بناپائلیٹ کا پلین بنادیا، جسے ہم ڈراون کہتے ہیں۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انگریز ہمیشہ دو قدم آگے رہتے ہیں، اگر انگریزوں سے مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں انگریزی سیکھنا ضروری ہے، جس طرح اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جاتا ہے، اسی طرح ہم کو انگلش کا جواب انگلش میں ہی دینا پڑے گا۔ عربوں کی غلامی ہم بھی کرتے ہیں، انگریز بھی کرتے ہیں، دونوں کی تنخواہ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ جب روزی روٹی کے لیے گھر چھوڑنا ہی ہے، تو ہیلپر بن کر کیوں؟ آفیسر بن کر کیوں نہیں؟ یہی ایک سب سے بڑی وجہ ہے، جس کی وجہ سے ہماری قوم آج پیچھے ہے۔

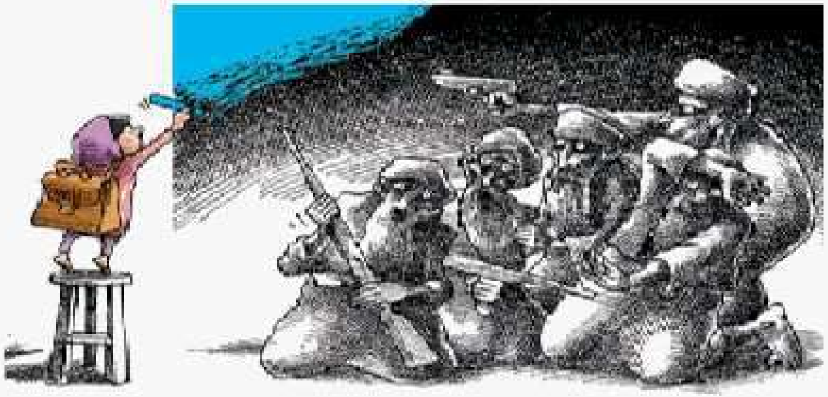

پاکستان کی ملالہ یوسف اسکول جاتی ہے تو طالبان نے اسے گولی ماردی، طالبان کا کہنا ہے کہ عورتوں کو نہیں پڑھنا چاہیے، اگر ہماری عورتیں نہیں پڑھیں گی، تو ان کا اثر ہمارے بچوں پر پڑے گا۔ اگر ہماری ماں پڑھی لکھی ہے تو بچوں کی پڑھائی پر دھیان دے گی، اگر پڑھی لکھی نہیں ہے تو ہماری ماں صرف نام کی ماں ہے، جس طرح کسی فلم میں ایک ڈائلاگ ہے، جس میں ایک بھائی

دوسرے بھائی سے کہتا ہے، ایک بھائی کے پاس بنگلہ، گاڑی ہے، بینک بیلینس ہے، سب کچھ ہے تو وہ بھائی دوسرے بھائی سے پوچھتا ہے: تیرے پاس کیا ہے؟ دوسرا بولتا ہے کہ میرے پاس ماں ہے۔ یہی حال آج انگلش پڑھے ہوئے لوگوں کا یا انگریزوں کا ہے، ان کے پاس گاڑی ہے، بنگلہ ہے، بینک بیلنس ہے، ہمارے پاس صرف ماں ہے، کیوں کہ وہ پڑھی لکھی نہیں ہے، کسی نے کہا ہے کہ انگلش ہمارے لیے پیر کی جوتی ہے جو ہم اپنے گھر سے باہر رکھتے ہیں مطلب جب ہم گھر میں ہوتے ہیں تب باہر کے جوتے گھر میں نہیں استعمال کرتے ہیں اسی طرح اپنے گھروں میں اردو استعمال کریں گے اور گھر سے باہر انگلش۔ اگر اپنا گھر اپنا ملک چھوڑنا ہے، تو انگریزی جوتا پہننا ہی پڑے گا ورنہ اردو یا کسی اور زبان کی چپل سے ہم دنیا کے برابر نہیں بھاگ سکتے، اور ہماری عورتوں کو عربی کے ساتھ انگلش آنا ضروری ہے آپ جب گھر سے باہر نکلتے ہو تو کوئی آپ سے باپ کی Father language نہیں پوچھتا لوگ پوچھتے ہیں Mother Tongue کیا ہے، مادری زبان کیا ہے کیونکہ بچے بولنا اپنے ماں باپ سے سیکھتے ہیں سب سے پہلے ماں بولنا سیکھتا ہے، ماں کا پڑھا ہونا بہت ضروری ہے۔

آج طالبان اگر پڑھے لکھے ہوتے تو وہ بھی امریکہ کو ہوا میں اُڑکر جواب دیتے، خود کا فائٹر پلین بناتے، ان کے پاس بھی ایئر بیس (Air Base) ہوتا۔ امریکہ جیسا دیش ہماری یہ کمزوری اچھی طرح جانتا ہے۔ ملالہ یوسف والی بات کو انگریزوں نے بہت اچھی طرح بُنایا (سجایا) ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کی بمباری میں ملالہ یوسف جیسی ہزاروں لڑکیاں مری ہوں گی، جن کا کوئی نام و نشان نہیں مگر ملالہ کو طالبان نے گولی ماردی تو امریکہ اور انگلینڈ نے کتنی چالاکی سے طالبان کو بدنام کیا صرف ملالہ یوسف کو ہی اچھالا جارہا ہے ہندوستان کے ہریانہ میں تو لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی مارا جارہا ہے زندہ جلایا جارہا ہے ان کو پڑھنے نہیں دیا جارہا ہے کھاپ پنچایت تو طالبان سے بھی خطرناک فیصلے لیتی ہے نریندر مودی وہاں بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ کے نعرے لگا رہے ہیں۔

اس چالاکی کو ہمیں سمجھنا ہے تو ہمیں انگریزی سیکھنا پڑے گی۔ پاکستان میں فوجی اسکول پر طالبان نے حملہ کیا پاکستانی فوج طالبان کے بچوں کو مارتی ہے، پاکستان کے حکمران امریکا اور ناٹو کو جگہ دے کر ان کی مدد کر کے طالبان کے بچوں کو مارتے ہیں، یہ ایک دوسرے کے بچوں کو مارتے ہیں،

اب ان سب کے بچے مارے جاتے ہیں، طالبان کے بچوں کا درد تو نیوز والے نہیں بتاتے، جن کے بچوں کو امریکا، ناٹو اور پاکستانی فوجی مارتے ہیں، مگر طالبان جب پاکستانی فوجی بچوں پر حملہ کرتا ہے اور جس طرح نیوز والوں نے دکھایا اس حادثے پر دو گانے بجے (۱) ''بڑا دشمن بنا پھرتا ہے جو بچوں سے لڑتا ہے'' اور دوسرا گانا تھا (۲) ''مجھے ماں اس سے بدلہ لینے جانا ہے مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے'' یہ گانا دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو آ گئے، اگر اسی طرح طالبان کے بچوں کا بھی درد دکھایا گیا، تو ان کے لیے بھی میری آنکھوں میں آنسو ضرور آئیں گے تب شاید پوری دنیا یہی گانا امریکا، ناٹو اور پاکستانی فوجی کے لیے گائیں گے کیونکہ میری نظر میں سب سے بڑے دشمن تو میری قوم کے وہ لوگ ہیں، جنھوں نے میری قوم کے مردوں کے ہاتھوں میں ہتھیار تو دیے ہی اب عورتوں کے ہاتھوں میں بھی ہتھیار تھما دیے، اب پاکستانی اسکول کی عورت ٹیچر کو بھی ہتھیار چلانا سکھایا، تاکہ یہ لوگ طالبان سے مقابلہ کریں، مگر جنھوں نے طالبان کے ہاتھوں میں ہتھیار دیے ان کے یہ لوگ تلوے چاٹیں

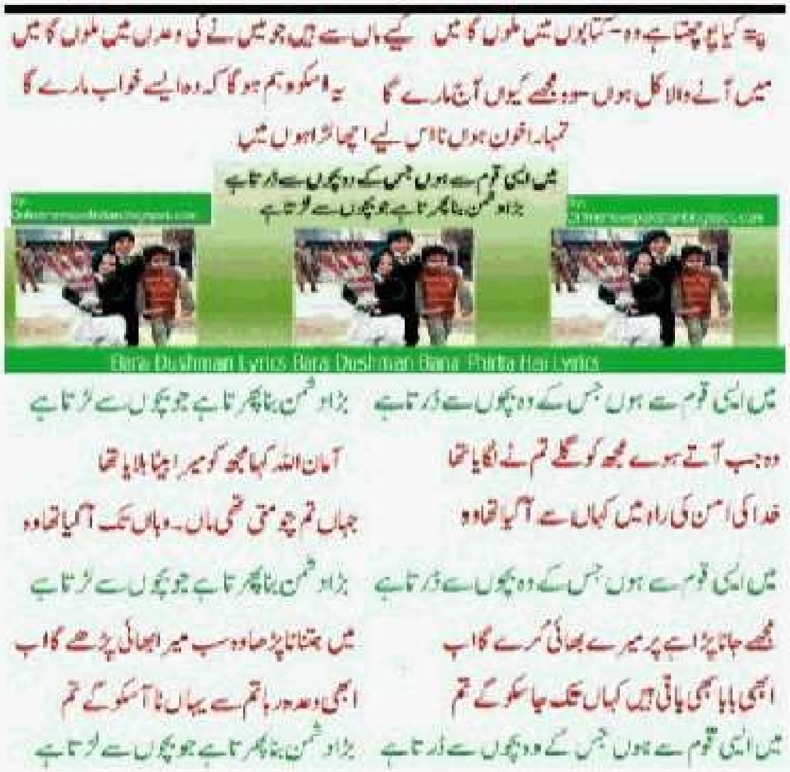

پتہ کیا یہ پوچھتا ہے وہ۔ کتابوں میں ملوں گا میں   کیے ماں سے ہیں جو میں نے کی وعدوں میں ملوں گا میں
میں آنے والا کل ہوں۔ وہ مجھے کیوں آج مارے گا   یہ اسکو وہم ہو گا کہ وہ ایسے خواب مارے گا
تمہارا خون ہوں نا اس لیے اچھا لڑا ہوں میں

میں ایسی قوم سے ہوں جس کے وہ بچوں سے ڈرتا ہے
بڑا دشمن بنا پھرتا ہے جو بچوں سے لڑتا ہے

Bara Dushman Lyrics Bara Dushman Bana Phirta Hai Lyrics

میں ایسی قوم سے ہوں جس کے وہ بچوں سے ڈرتا ہے   بڑا دشمن بنا پھرتا ہے جو بچوں سے لڑتا ہے
وہ جب آتے ہوئے مجھ کو گلے تم نے لگایا تھا   امان اللہ کہا مجھ کو میرا اپنا بنایا تھا
خدا کی امن کی راہ میں کہاں سے آ گیا تھا وہ   جہاں تم چومتی تھی ماں۔ وہاں تک آ گیا تھا وہ
میں ایسی قوم سے ہوں جس کے وہ بچوں سے ڈرتا ہے   بڑا دشمن بنا پھرتا ہے جو بچوں سے لڑتا ہے
مجھے جانا پڑا ہے پر میرے بھائی کرے گا اب   میں جتنا نا پڑھا وہ سب میرا بھائی پڑھے گا اب
ابھی بابا بھی باقی ہیں کہاں تک جا سکو گے تم   ابھی وعدہ رہا تم سے یہاں نا آسکو گے تم
میں ایسی قوم سے ہوں جس کے وہ بچوں سے ڈرتا ہے   بڑا دشمن بنا پھرتا ہے جو بچوں سے لڑتا ہے

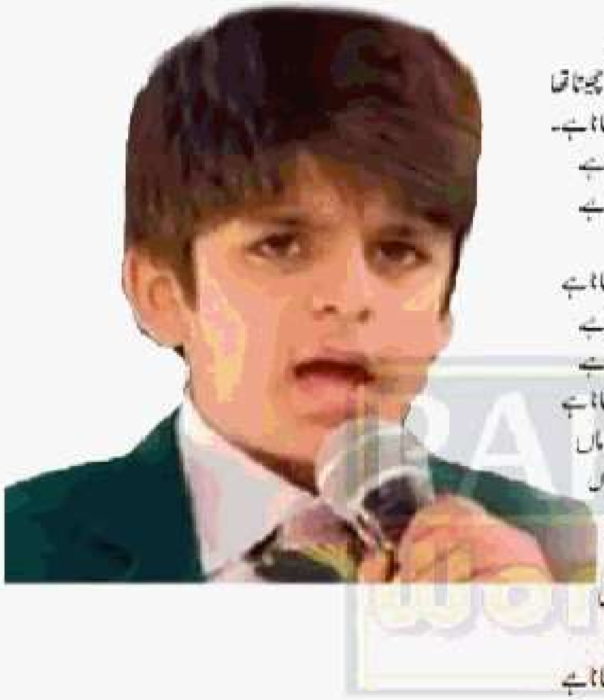

قلم کی جو جگہ تھی وہ وہیں ہے۔
پر اس کا نام تک باقی نہیں ہے۔
قلم کی نوک پے نقطہ ہے وہی
جو سچ ہو بھلا جھکتا ہے کوئی
وہ جس بچپن میں اور جینا تھا
ہو جس نے ماں تمہارا خواب چھینا تھا
مجھے ماں اس سے بدلہ لینے جانا ہے۔
مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے
مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے

مجھے ماں اس سے بدلہ لینے جانا ہے
مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے
مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے
مجھے ماں اس سے بدلہ لینے جانا ہے
وہ جس کو سوچ کے سوتی نہیں ماں
کتابیں دیکھ کے روتی رہی ماں
وہ جس کی واپسی کی راہ تکتے
دروازہ تو کھلا رکھتے بابا
وہ جو ساری نظروں سے گرا تھا
تھا نہ وہ انسان جس نہ خدا تھا
مجھے ماں اس سے بدلہ لینے جانا ہے
مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے
مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے

گے، خیر مجھے دوسرا گانا ترانہ بہت اچھا لگا مجھے دشمن کے بچوں کو پڑھانا ہے۔

اگر پاکستان کی فوجی کے بچے اسی طرح بدلا لیں گے کہ یہ طالبان کے بچوں کو پڑھائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا کام میری نظر میں نہیں ہے اگر میری قوم کے بچے قلم سے بدلا لیں گے تو نہ طالبان، اور نہ میری قوم کی عورتوں کو بھی ہتھیار اٹھانے کی ضرورت پڑے گی ان شاء اللہ۔ AK-47 سے بڑی طاقت ہماری قلم کی نوک میں ہوگی۔

ہم انگریزوں کا بنایا ہوا موبائل تو خریدتے ہیں، بنانے کی بات تو دور رہی مگر ٹھیک سے اس کا استعمال بھی کرنا نہیں جانتے۔ ہم موبائل کب بنائیں گے؟ ہمارے مہاراشٹر کے مراٹھی میں

ایک گانا ہے: امریکہ چال لے چندرا اور آتی آپن راہی لے او بندرا اور۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ چاند پر جا رہا ہے اور ہم زمین پر ہی ہیں۔ کچھ بچے بڑے لوگوں کو دیکھ کر ویسا بننے کے چکر میں اپنی زندگی خراب کرتے ہیں، کسی نے صحیح کہا سچن تینڈولکر کبھی گاوسکر نہیں بنا اور گاوسکر کبھی مشتاق علی نہیں بنا، اپنی پہچان بناؤ، آپ شاہد آفریدی اور یوسف پٹھان کی طرح کھیل سکتے ہو، آپ شاہد یا یوسف نہیں بن سکتے۔ کامیاب انسان کی نقل کرنی چاہیے مگر شکل اپنی ہونی چاہیے۔ انسان کسی چیز کو شکل تب دیتا ہے جب اس کے پاس عقل ہوتی ہے اور پڑھنے لکھنے سے عقل آتی ہے۔ دنیا میں رہ کر ایسا کام کرو کہ دنیا تم جیسا بننے کی تمنا کرے، آج ہماری قوم کے لوگوں کو ڈاکٹر لوگ بے وقوف بنا رہے ہیں کیوں کہ ہماری قوم میں ڈاکٹروں کی کمی ہے، وکیلوں، انجینئرس، سائنٹس کی کمی ہے، مسلمانوں کے ہاسپٹلس کی کمی ہے، میڈیکل کالج کی کمی ہے، لاء کالج کی کمی ہے کیوں کہ ان سب کا جس میں جانے کے لیے انگلش کا آنا ضروری ہے۔ آج کی تاریخ میں جسے انگلش آتی ہے اس کی عزت زیادہ ہے، اس کو ترقی جلدی ملتی ہے ہماری ہندی فلم میں کام کرنے والے اداکار، ایوارڈ لیتے وقت انگلش میں بات کرتے ہیں جب تک آج کی تاریخ میں کسی بھی بڑے یا چھوٹے آدمی کی تقریر میں انگلش کے الفاظ نہیں ہیں، تو اسے پڑھا لکھا نہیں سمجھا جاتا بھلے ہی اس کے پاس ڈگری ہے، بہت پڑھا لکھا ہے۔ آپ لڑکی ڈھونڈنے جاؤ خوبصورت لڑکی بھی آج انگلش پڑھنے والے کو جلدی ملتی ہے بھلے انگلش پڑھا ہوا خوبصورت نہ ہو اور میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ صرف انگلش کی ہی ضرورت ہے اردو بھی ہماری ضرورت ہے اور اردو کبھی ختم نہیں کرنا چاہیے، ورنہ اردو کو ختم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ دنیا میں صرف عربی اور اردو ہی سیدھے ہاتھ کی طرف سے لکھی جاتی ہے۔

اور اگر انگریزوں سے دو دو ہاتھ کرنا ہے تو انگلش آنا ضروری ہے۔ گاندھی جی انگلش جانتے تھے، ان کی چالاکی کو سمجھتے تھے، اس لیے اپنے دیش کو آزادی ملی۔ انگلش سیکھنا کہیں نہ کہیں آج ہماری مجبوری ہے، اگر ہم اپنے اردو میڈیم اسکول میں ایک سبجیکٹ عربی اور ایک اردو باقی سب انگلش کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے بچوں کو دین اور دنیا کی تعلیم ایک ساتھ دے سکتے ہیں۔

ایسے اسکول کی شروعات ممبئی جیسے بڑے شہر میں ہو چکی ہے، جس میں ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کی بھی ایک اسکول ہے، جتنی معلومات مجھے ڈاکٹر صاحب کی اسکول کی ہے، جو بچہ ڈاکٹر ذاکر

نائک کی اسکول سے پڑھ کر باہر نکلے گا، اس کا دین بھی بن جائے گا اور دنیا بھی بن جائے گی۔ ایسی اسکول ممبئی میں مولانا شاکر علی نوری (امیر سنی دعوت اسلامی) کی بھی ہے، اور دیگر لوگوں کی بھی ہے، ہمیں ایسی اسکول کی شروعات اپنے گاؤں میں بھی کرنا چاہیے، تا کہ ہمارے گاؤں سے بچے ان شاء اللہ ڈاکٹر، انجینئر، سول انجینئر، لایر (وکیل)، سائنٹس اور بزنس مین، دنیا کے جتنے بھی کامیاب لوگ ہیں ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلنا سیکھے گا کیا، صرف نماز میں ہی پیر سے پیر ٹخنوں سے ٹخنا ملانا چاہیے باقی مذہب کے لوگ آج ہم سے آگے نکل گئے ہیں ہم صرف لیبر (مزدور) اور ہلپیر (قولی) لوگوں کے ہی ٹخنے سے ٹخنا ملائیں گے یا افسر لوگوں کے بھی پیر سے پیر ملا کر چلیں گے۔ ان شاء اللہ ہماری قوم کے حالات بدل جائیں گے۔ پرانا گانا ہے ”بزرگوں نے فرمایا ہے اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر دکھلاؤ تو یہ زمانہ تمہارا ہے“ زمانے کے سر تال سے تال ملاتے جاؤ، تو ہر ترانہ تمہارا ہر فسانہ تمہارا ہے“۔

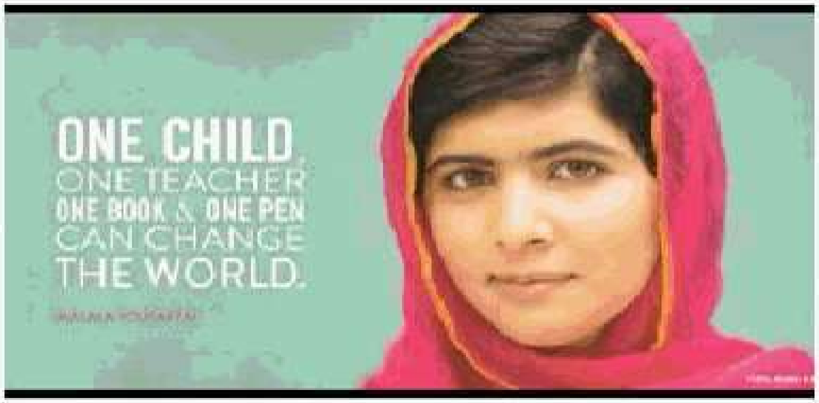

میری نانی مجھے بچپن میں ایک کہاوت سناتی تھی ”پڑھے لکھے کو فارسی کیا، ہاتھ میں آئے آرسی کیا“۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر آدمی پڑھا لکھا ہے، مثال کے طور پر اگر اردو پڑھا ہے، تو فارسی بھی پڑھ سکتا ہے، ہندی پڑھا ہے تو مراٹھی بھی پڑھ سکتا ہے اور انگلش پڑھا ہے تو دنیاوی کوئی بھی زبان پڑھ سکتا ہے۔ دوسری چیز ہے ہاتھ میں آئے آرسی کیا، آرسی اسے کہتے ہیں جس سے ستار لکڑی کاٹتا ہے، اسے سیدھا کاٹنے کی بھی کلا ہے۔ ہر کوئی اسے سیدھا نہیں کاٹ سکتا، مگر پڑھا لکھا ہے تو دماغ سے جلدی کاٹنا سیکھ جائے گا۔ اگر ہماری قوم کے بچے پڑھے لکھے ہیں، تو کسی کے

بہکاوے میں آ کر یا غصے میں آ کر ہتھیار نہیں اٹھائیں گے، جب اٹھائیں گے تو سوچ سمجھ کر اٹھائیں گے، وہ ہتھیار کس کے خلاف اٹھانا ہے، اس بات کی سمجھ بھی ہمارے نوجوانوں میں آ جائے گی اور کیسے چلانا ہے وہ بھی سیکھ لیں گے۔ جانوروں کی جھنڈ کی طرح کسی کے پیچھے نہیں جائیں گے، اپنا دماغ لگائیں گے۔ ہندوستان کی 65% آبادی نوجوانوں کی ہے۔ میں چاہتا ہوں میری قوم کے ہر گاؤں کے ہر جماعت کا بچہ یا بچی ڈاکٹر یا انجینئر بنے۔ ڈگری حاصل کرے ، ہمارے بچوں کو اونچی تعلیم دینے کے لیے یا انگلش میڈیم اسکول کھولنے کے لیے، ہمیں پیسوں کی ضرورت ہے، پیسوں کی کمی بھی ہماری کمزوری ہے۔ یہ پانچ بڑی کمزوریاں ہماری قوم کی ہیں

(۱) ہم فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔

(۲) ہم جماعتوں میں بٹ گئے ہیں۔

(۳) ہم کسی کی بات میں بہت جلد آ جاتے ہیں۔

(۴) ہمیں غصہ بہت جلدی آتا ہے۔

(۵) ہم کم پڑھے لکھے ہیں، تعلیم کی کمی ہے اور ساتھ ہی ساتھ پڑھنے کے لیے پیسوں کی کمی ہے۔ اس کمزوری کا اسلام دشمنوں نے پتہ لگایا ہے، لوگ اس کمزوری کا فائدہ اٹھا رہے ہیں، لوگوں نے سازشیں کرنا شروع کیا اور آج تک کر رہے ہیں اور وہ لوگ کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔

پانچ پرابلمز ہمارے ہاتھوں کی پانچ انگلیوں کی طرح ہیں۔ ہم ایک ایک کر کے پانچوں پرابلمز ختم کرتے ہیں،

ایک انگلی دیکھیں گے۔ اور پورا ہاتھ کھولیں گے، پانچوں انگلیاں الگ الگ دکھتی ہیں۔ اگر پانچوں انگلیاں بند کر کے مٹھی بنائی جائے تو ایک بڑا مکا دکھتا ہے، ہاتھ ہتھوڑا دکھتا ہے طاقت دکھتی ہے، اسٹرینگتھ دکھتا ہے اور جب یہ مکا

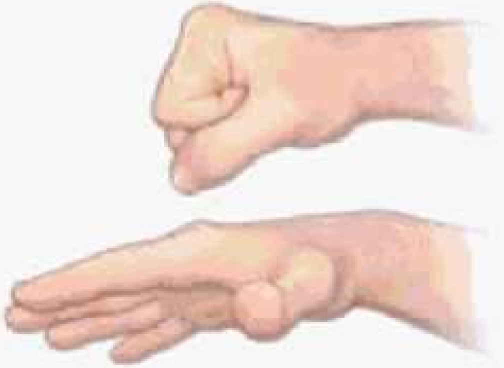

کسی پر پڑ جاتا ہے تو سامنے والا اٹھتا نہیں بلکہ بیٹھ جاتا ہے۔ موجودہ دور میں مسلمان بستیوں میں معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور انتظامی بگاڑ عام ہو چکا ہے وہ پانچ کمزوریاں یہ ہیں آج لوگ فرقہ چھوڑنے تیار نہیں ہے، ان کو لگتا ہے کہ تبدیلی revolution کی ضرورت نہیں ہے، مگر اندر سے تقریباً سب مسلم ایک ہونا چاہتے ہیں، مگر دماغ اور دل کا تال میل نہیں ہو رہا ہے، امام اور سیاسی لوگوں نے کنفیوز کر کے رکھا ہے، جس دن ایک عام مسلمان کے دل دماغ کا تال میل ہو جائے گا یہ قوم اس دن ایک چھتری کی نیچے آئے گی ان شاء اللہ عام آدمی سوتا ہوا شیر ہے، انگلی مت کرو، ورنہ جاگ جائے گا اور چیر پھاڑ دے گا عام مسلمان کو اماموں نے سیاسی نیتا نے گاؤں کے محلوں کے صدر نے سلا کر رکھا ہے میں ان عام مسلم میں انگلی کر رہا ہوں، جس دن ایک عام مسلم جاگ جائے گا اس دن میری قوم کی حالت بدلنے سے کوئی روک نہیں سکتا ان شاء اللہ۔ مولانا عام آدمی کو بیوقوف سمجھتے ہیں مگر ان کی تنخواہ ایک عام آدمی کی جیب سے آتی ہے سیاست والے ایک عام آدمی کو بیوقوف سمجھتے ہیں مگر ایک عام آدمی انھیں ووٹ دے کر اس مقام تک لے جاتا ہے۔

جاگو اور قوم کو بھی جگا دو جاگو تو ایسے جاگو کہ پھر غفلت کی نیند نہ آئے جاگتے رہو اماموں اور سیاست والوں کے بھروسے مت رہو، اگر مسلمان دنیا میں جانوروں کی طرح مارے جا رہے ہیں سیریا، عراق، افغانستان، فلسطین، غزہ کو جنگل بنا دیا ہے بڑا جانور چھوٹے جانور کو کھاتا ہے اور ہندوستان میں جانوروں کی وجہ سے مسلمان مارے جا رہے ہیں تو اس دنیا کے جنگل کے بڑے جانور ہو، شیر ہو تو بیف بھی کھانے ملے گا اور اس جنگل میں راج بھی ہم کریں گے بقول ٹیپو سلطان گیدڑ کی سو دن کی زندگی سے، شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے شیر کا علاقہ نہیں ہوتا علاقہ تو کتوں کا ہوتا ہے، شیر کا پورا جنگل ہوتا ہے ہندستان کس کا ہے؟ اس کا سرٹیفکیٹ کسی ہندو سے لینے کی ضرورت نہیں۔ اور دنیا میں islamic take over ہو

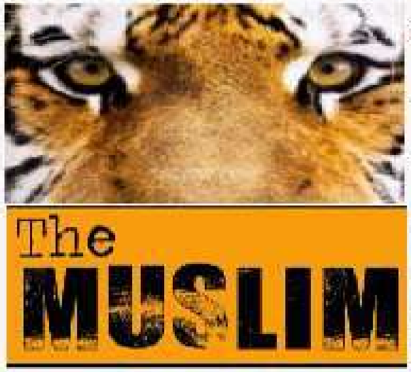

جائے اس کتاب کے لکھنے کا بھی مقصد ہے۔ رمضان میں جہاز میں قرآن کا ترجمہ سن رہا تھا، اس میں ایک ترجمہ یہ تھا کہ **خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا۔** یہی بات میں آپ لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، امید ہے آپ لوگ میری بات سمجھیں گے۔ یہ پانچ پرابلم ہماری قوم کی ہے اور میری بھی ہے۔ میں نے ایک ایک کرکے اسے ختم کرنے کا ارادہ کیا۔ اسلام کے ستون (Pillar) پانچ ارکان، توحید، نماز، روزہ، زکاۃ اور حج جس پر ہمارے اسلام کی مضبوط عمارت کھڑی ہے، اس طاقت کو میں نے مضبوط کرنے کا ارادہ کیا

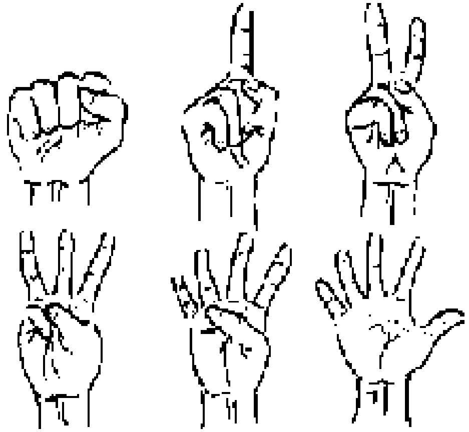

(۱) فرقہ (Branch, Group) پرابلم ختم کرنے کا ارادہ

ایک ایسا فارمولہ ہے کہ دنیا کے مسلمانوں کو ایک کرنے کی سازشیں ختم ہونگی اسلام کے جتنے بھی دشمن ہیں، ان کے سب پلان دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

سب سے پہلے تو میں نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر والی بات کو سوچا کہ انھوں نے بھی ان کی قوم کو مسلم بنانے کے لیے سوچا، مسلم بننے کا ارادہ کیا تھا، جب کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ کون سا مسلم بننے جا رہے ہیں؟ شیعہ یا سنی؟ اس سوال پر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے سوچا اور اپنا مسلم بننے کا ارادہ بدل دیا۔ نہ وہ لوگ شیعہ بنے نہ سنی بنے۔ مجھے یہ بات سن کر بہت بری لگی۔ اگر کوئی عام آدمی جو پڑھا لکھا نہیں ہے وہ اگر یہ فیصلہ لیتا تو مجھے اتنا دکھ نہیں ہوتا مگر ایک پڑھا لکھا آدمی جو انڈیا کا قانون لکھتا ہے، اس جیسا آدمی یہ فیصلہ لیتا ہے تو مجھے یہ بات بہت خراب لگی۔ جب میں اسلام کی

گہرائی میں پہنچا، کہ اسلام میں کتنے فرقے ہیں، اسے جاننے کی کوشش کی، جس کے بارے میں تفصیل سے آپ لوگوں کو بتا چکا ہوں، تو میں نے دیکھا کہ شیعہ اور سنی کے علاوہ ہم مسلمانوں میں اور بھی فرقے ہیں، جیسے عبادیہ، اہلِ قرآن، مہادویہ، ذکری مہداوش، طلوعِ اسلام، حنیف اسلام، یزیدی، بہمیز۔ امریکن کالے مسلمانوں کی تین برانچ ہے:

(۱) نیشن آف اسلام(Nation of Islam)
(۲) فائیو پرسینٹ نیشن(Five Percent Nation)
(۳) موریش سائنٹس(Moorish Scientists)

اور آخر میں نان ڈینومینیشنل (Non-Denominational) ان میں سے صرف شیعہ میں ہی کتنے فرقے ہیں، پوری لسٹ ہے، بارہ امام والے، سات امام والے، پانچ امام والے، اکیس امام والے، بوہری، خوجہ اور بھی کئی سارے ہیں۔ سنی مسلمانوں میں بریلوی (درگاہ والے) تبلیغی جماعت والے، اہلِ حدیث سنی فرقے میں بھی اتنے فرقے ہیں۔ کہنے کے لیے دو لفظ ہیں شیعہ اور سنی لیکن اسی میں 73 فرقے موجود ہیں۔ میں نے دیکھا ہماری نمازیں بھی ایک دوسرے سے الگ ہیں، سب سے پہلے سے اذان شروع کرتا ہوں اگر آپ ممبئی جیسے بڑے شہروں میں مسلم علاقوں میں جائیں، تو مختلف قسم کی اذانیں سننے ملتی ہیں، درگاہ والوں کی اذان درود کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور درود پر ختم ہوتی ہے، باقی تبلیغی اور اہل حدیث کی اذان کے وقت صرف اذان ہی ہوتی ہے شیعہ کی اذان تو میری سمجھ میں کبھی نہیں آئی ایک اللہ کے گھر میں نماز کی دعوت کی آواز بھی الگ الگ ہے حالانکہ سب ایک اللہ کے سامنے سجدہ کرنے بلا رہے ہیں، اگر میں ان فرقوں والوں سے پوچھوں کہ میں سمندر کے بیچ میں پانی پر کام کرتا ہوں اور میں اکیلا مسلم ہوں مجھے اذان دینا چاہیے یا نہیں اور دینا چاہیے تو کس کے لئے، تو شاید مجھے ایسے جواب ملیں گے جو انھوں نے کبھی نہیں کئے میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ ہم اذان کس کے لیے دے رہے ہیں؟ بندے کو اللہ کے گھر بلانے یا بندے کو الگ الگ مسجد میں بلانے کے لئے، اذان ہوتی ہے کہ کس کی دعوت کو لبیک کہا جائے، دے دی اذان حی علی الصلاۃ اور لکھ دیا باہر بورڈ پر اندر فلاں لوگوں کا آنا منع ہے، اب ایک اللہ کے سامنے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اب تکبیر میں درگاہ والے بیٹھ کر پڑھتے ہیں، باقی تبلیغ اہل حدیث والے

امام کے ساتھ کھڑے ہوکر تکبیر پڑھتے ہیں، اب نماز میں بھی یہ لوگ ایک دوسرے سے الگ ہیں، تینوں کے اپنے الگ طریقے ہیں، اگر تینوں کو ایک ساتھ دیکھنا ہے تو تب دیکھو جب یہ سفر میں ہوتے ہیں ورنہ اپنی گلی کے سب شیر ہیں سفر میں جو لوگ ہوتے ہیں وہ اکثر کسی بھی مسجد میں جاتے ہیں ہاں کچھ کٹر پنتی نظریہ رکھنے والوں کو چھوڑ کر ورنہ ایسے لوگ بھی ہیں، جو جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے اگر ان کے مسلک کے امام نہیں ہے یا ان کے مسلک کی مسجد نہیں ہے تو نہیں پڑھتے جماعت اگر ہو رہی ہے تو بھی الگ الگ نماز پڑنے والے بھی لوگ ہے جو مقامی لوگ ہیں انھوں نے اپنی الگ الگ مسجد بنائی ہیں وہ اپنی اپنی مسجدوں میں جاتے ہیں، مگر جس جگہ مسافر زیادہ آتے ہیں اس مسجد میں جاؤ یا ایسے ہی کسی مسجد میں CCTV کیمرے لگے ہیں، اس میں دیکھو تو صرف ایک صف میں تین الگ الگ فرقے کے لوگ ملیں گے اور آسانی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کون کس فرقہ کا ہے؟ سب اپنی اپنی کمپنی کا اشتہار کرتے ہیں اگر ہرے رنگ کی پگڑی ہی یا تھوڑی صوفی کی طرح برکاتی ٹوپی جو تھوڑی الگ ہوتی ہے جسکو آپ آسانی سے موڑ نہیں سکتے، اگر کسی کے سر پہ ہے یا ہرے رنگ کی ٹوپی ہے تو یہ درگاہ والا ہے ویسے بوری سنی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ورنہ ان کی ٹوپی کا رنگ بھی الگ ہے اگر آپ internet پہ ٹائپ کرو Muslim Scalp Cap تو مختلف قسم کی ٹوپی مسلمان پہنتے ہیں اپنے اپنے فرقوں کے مطابق، جس طرح ہر کمپنی اپنے product کی الگ پہچان کے لئے اپنا الگ رنگ کا لیبل یا پوسٹر لگاتی ہے، ایک دوسروں سے الگ دکھنے کے لئے۔ اگر پائجامہ ٹخنوں سے اوپر ہے تو تبلیغ والا لیکن کچھ لوگ اتنا اوپر رکھتے ہیں مجھے راج کپور یاد آتے ہیں، ایسا لگتا ہے بیچارے بارش کے پانی سے چل کر نماز پڑھنے آئیں ہیں ویسے ٹخنوں کے نیچے بھی نہیں رہنا چاہیے ورنہ میونسپل والوں کو صفائی کی ضرورت نہیں ہے، ہم اپنے پائجامے سے ہی سارے راستے کی صفائی کریں اور مسجد کو گندا کریں جو یہ بولتے ہیں صحیح ہے، مگر جس کا پائجاما اوپر نہیں ہے کیا انکی نماز نہیں ہوتی؟ یہ مجھے نہیں لگتا کیوں کے سرد ممالک میں خاص کر یورپ میں نماز پڑھنے گیا وہاں لوگ پیروں میں موزے پہنتے ہیں انکے ٹخنے نہیں دکھتے انکی نماز قبول ہوتی ہے اور ہاتھ اگر ناف سے اوپر ہے اور التحیات میں شہادت کی انگلی ہلاتا ہے، تو اہل حدیث۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر تکلیف ہوتی ہے جب میرے بازو والا انگلی ہلاتا ہے مجھے میرے بچپن کی یاد آتی ہے بچپن میں ہم ایک اسی طرح کا کھیل کھیلتے

تھے کوا اڑا، مینا اڑی یہ میری اپنی ذاتی سوچ ہے مگر لوگ اسکو حدیث سے جوڑتے ہے انکا کہنا ہیں شیطان کو بھگانے کے لئے یہ لوگ انگلی ہلاتے ہیں مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شیطان صرف التحیات میں ہی کیوں آتا ہے خیر شیطان آتا ہے یا نہیں، مگر میرا دھیان نماز میں انکی انگلی پہ ضرور جاتا ہے میری نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے، اگر کسی نے آمین زور سے بول دیا تو شافعی اور اہل حدیث، اگر آمین نہیں بولا تو حنفی اگر فجر کی نماز میں آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی تو شافعی جس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا، وہ شافعی جس نے ہاتھ نہیں اٹھایا وہ حنفی اور اگر آپ افریقہ میں جا رہے ہو وہاں جو لوگ نماز میں ہاتھ ہی نہیں باندھتے وہ مالکی ہیں شیعہ بھی نماز میں ہاتھ نہیں باندھتے اور سجدے کی جگہ کربلا کی مٹی کا پتھر رکھتے ہیں، کبھی کبھی تو میں یہ سوچتا ہوں کہ کوئی اگر اپنے ساتھ پتھر لانا بھول گیا یا اسے پتھر نہیں ملا تو کیا وہ نماز نہیں پڑھ سکتا ایک امام کے پیچھے الگ الگ فرقوں اور مسلک کے لوگ نماز پڑھتے ہیں یہ دکھاتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے الگ ہے یہ بات فرض نماز کی تھی اب رمضان میں تراویح کی نماز کوئی 8 رکعات پڑھتا ہے کوئی 20 پڑھتا ہے پوری تراویح کی نماز ایک ساتھ پڑھتے ہیں اور بعد میں وتر کے لیے الگ ہوتے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا پوری تراویح جب اللہ ایک ساتھ قبول کرتا ہے تو وتر کی نماز کیوں نہیں شیعہ تو تراویح کی نماز ہی نہیں پڑھتے میں کئی بار تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ اجتماع کے لئے گیا سفر میں جب نماز کا وقت ہوتا، تو دو جماعت الگ الگ ہوتی ہے شافعی اور حنفی میری سمجھ میں نہیں آتا ایک ساتھ ایک منزل پر ہم نکلے ہیں تو پھر نماز ہماری الگ الگ کیوں؟ اہل حدیث کے میرے بھائی بتاتے ہے ہم چاروں مسلکوں، شافعی حنفی مالکی حنبلی مگر پانچویں مسلک مانتے ہیں یہ کئی لوگوں کو خود پتہ نہیں ہے جن کو پتہ ہے وہ بتانا نہیں چاہتے اب عید کی نماز کو لے لو عید کی نماز کسی کے لئے سنت ہے کسی کے لئے واجب ہے، عید کی نماز کا طریقہ بھی الگ ہے کسی کو چاند دکھتا ہے کسی کو نہیں دکھتا اکثر ہمارے کیرلا والوں کو ایک دن پہلے دکھتا ہے ایک جگہ ممبئی میں چاند والی بات پہ لوگوں نے ایک دوسرے کو جان سے مارا ایک مسلم بھائی نے بولا عید کل ہوگی دوسرے نے کہا پرسوں اتنی سے بات پر۔ ایک آدمی کی جان چلی گئی۔ اگر آپ عید کے دن ممبئی جیسے بڑے شہر میں ہیں، تو وہاں بوری مسلمان، شیعہ مسلمان، خوجہ الگ الگ دن میں عید کی نماز ادا کرتے ہیں اگر آپ کو کسی شیعہ بھائی سے گلے لگنا ہے تو ایک سے دو دن رکنا پڑے گا ویسے ہی دونوں طرف

کے لوگوں نے شیعہ سنی نفرت پیدا کی ہے اور یہ عید کے دنوں کے فرق نے عید کے دن گلے ملنے نہیں دیا، اگر میں ان فرقے والوں سے یہ پوچھوں کہ میں جہاز میں کس دن عید مناؤں؟ مجھے چاند دکھے گا تب یا پھر ہلال کمیٹی کو دکھے گا تب اگر میں عید کے دن امریکا میں ہوں، رمضان جب شروع ہوا تب سعودی عرب میں تھا تو مجھے کس دن اور کس کے حساب سے عید منانا چاہیے، کیونکہ پوری دنیا والوں کو ایک ہی دن چاند نہیں دکھ سکتا کیونکہ پوری دنیا میں سورج ایک وقت میں غروب نہیں ہوتا اس کا جواب بھی یہ لوگ مجھے گھما پھرا کر دیں گے میں 9 مہینے پانی کے جہاز پر کام کرتا ہوں جو چلتا ہی رہتا ہے، ایک جگہ نہیں رکتا تو میری نماز کتنے دن سفر کی رہے گی شاید اسکا جواب بھی مجھے صحیح نہیں ملے گا ابھی کے بھنڈی بازار میں جہاں میں قیام کرتا ہوں وہاں ماشاءاللہ رمضان میں افطار کے وقت بہت ساری کھانے پینے کی چیزوں کی دوکانیں لگتی ہیں میں جس ہاسٹل میں قیام کرتا ہوں، اس کے رہنے والے اور میں بڑے ہی شوق سے افطار کا سامان لاتے ہیں سب تیاری ہم لوگ مل جل کر کرتے تھے لیکن جب روزہ افطار کرنے کا وقت آتا جن کا تعلق اہل حدیث سے ہے وہ روزہ پانچ منٹ جلدی افطار کرتے ہم لوگ اذان کے بعد افطار کرتے صرف پانچ منٹ کے فرق سے پوری محنت خراب ہوتی ہے اگر میں ان فرقہ بنانے والوں سے یہ پوچھوں جہاں سورج غروب ہی نہیں ہوتا میں وہاں بھی جاتا ہوں پانی کے جہاز سے وہاں افطار کس وقت کرنی چاہیے؟ اسکا جواب بھی مجھے صحیح نہیں ملے گا حج کے لئے سب ایک جگہ جاتے ہیں مگر شیعہ کے حج کا پیکیج الگ ہے سنی کا الگ ہے شیعہ حضرت عمر کے دروازے سے مسجد نبوی میں داخل نہیں ہوتے اور کربلا بھی جاتے ہیں، جنتوں کے پیچھے میں نے نماز پڑھی جنتوں کے ساتھ رہا ان کے طریقے مجھے معلوم ہے اب سیدھی سی بات ہے کہ دنیا میں 73 سے زیادہ فرقے ہیں ان کے اپنے طریقے ہوں گے یہ طریقے کہاں سے آتے ہیں، میں نے جاننے کی کوشش تو مجھے پتہ چلا یہ کہ الگ الگ طریقے مکتب (اسکول) میں سکھاتے ہیں جو 18 اسکول اسلام کی ہے جن میں پانچ سنی کی ہے باقی تین شیعہ عبادی کی ہے میں نے دیکھا اسلامک اسکول اور دنیاوی اسکول کے طریقے میں زیادہ فرق نہیں ہے جس طرح ہماری دنیاوی اسکول کے اپنے اپنے طریقے ہوتے ہیں جیسے ہم وقت سے شروع کرتے ہیں کسی کی اسکول کا صبح کا وقت ہوتا ہے کسی کا دوپہر کا اسی طرح ان اسلامی اسکولوں کا نماز کا وقت بھی الگ ہوتا ہے شافعی کی نماز کا وقت الگ حنفی کی

نماز کا وقت الگ شیعہ کا تو پورا ہی الگ یہ پانچ وقت کی نماز تین وقت میں ہی پڑھتے ہیں جس طرح دنیاوی اسکولوں کے یونیفارم کپڑے الگ ہیں، ہر اسکول کا یونیفارم الگ ہے اسی طرح ہمارے اسلامی اسکول کے بچوں کا بھی الگ ہے اس لیے مختلف رنگ کی ٹوپی یا عمامہ ہمارے امام اور انکے ماننے والے پہنتے ہیں ہر دنیاوی اسکول کا principal کا طریقہ الگ الگ ہے اسی طرح ہمارے امام شافعی حنفی، مالکی، حنبلی کا طریقہ ان امام کی وجہ سے الگ ہے دنیاوی اسکول ST.MARY سے پڑھا ہے یا انجمن اسلام سے پڑھا ہے دونوں اسکول ہی کہلاتی ہیں، اگر کسی کا ایک بچہ سینٹ میری میں جاتا ہے اور دوسرا انجمن میں اور دونوں ایس ایس سی اپنی اپنی اسکول سے پاس کیا تو دونوں کو ایس ایس سی پاس سمجھا جاتا ہے بھلے ہی آپ کسی بھی اسکول سے پڑھے ہوں، لیکن جو certificate ملتا ہے سب کی اہمیت برابر ہوتی ہے صرف بورڈ الگ ہوتا ہے کوئی میرے مہاراشٹرا میں پونا بورڈ سے پڑھتا ہے کوئی دہلی بورڈ سے اسی طرح کسی بھی مدرسے سے فارغ شدہ حافظ کو قرآن کے حافظ ہی کہا جاتا ہے ہمارا بھی بورڈ ہے سنی مسلم بورڈ یا شیعہ مسلم بورڈ تو میری نظر میں ایس ایس سی پڑھا ہوا دس کلاس پاس ہوا دونوں بچے برابر ہیں چاہے کسی بھی اسکول کے کیوں نہ ہوں اسی طرح میرے لئے حافظ قرآن حافظ ہے کسی بھی مدرسے کا ہی کیوں نہ ہو، جس طرح ایس ایس سی کے بعد لوگ کالج جاتے ہیں اور اپنی پسند کا مضمون لیتے ہیں، کوئی سائنس، کامرس، آرٹس لیتا ہے اور اپنے اپنے پسندیدہ شعبوں میں جاتے ہیں کوئی ڈاکٹر بنتا ہے، کوئی انجینئر بنتا ہے، جس کو جو بنتا ہے وہ بنتا ہے ہم ڈاکٹر سے اسکے کالج کا نام نہیں پوچھتے کہ کس کالج سے پڑھا ہے؟ ڈاکٹر ڈاکٹر ہی ہوتا ہے چاہے کسی بھی اسکول کا کیوں نہ ہو صرف اتنا فرق ہے کوئی یونانی، آیورویدک ہیں سب اپنے اپنے طریقے سے علاج کرتے ہیں اسی طرح مدرسوں سے علما الگ الگ مسلک کے مدارس میں پڑھ کر عالم قاری بنتے ہیں، انکو قرآن اور حدیث دونوں کا علم ہوتا ہے اپنے اپنے مسلک اور فرقوں کے حساب سے یہ لوگوں کو حال بتاتے ہے اگر شافعی ہے تو شافعی طریقہ بتاتے ہیں حنفی ہے تو حنفی جو جس اسکول کے مکتب کا ہے وہ اس مکتب کے دائرے میں رہتے ہے اور اسکے ماننے والوں کو بھی اسی دائرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہے میں اسکے دائرے سے باہر نکل گیا سب کی بات سنتا ہوں سب کی اچھی باتوں پر عمل بھی کرتا ہوں میری نظر میں سب میں کچھ نہ کچھ اچھی باتیں ہیں، مکمل طور پر کوئی بھی غلط نہیں ہے اور نہ میں کسی کا غلام

ہوں، جو مجھے کسی نے خریدا ہے جیسے ہمارے عربوں میں ہوتا تھا، غلام جب وہ چاہتے تب غلام آزاد ہوتا، اگر نہیں چاہتے تب تک انکی غلامی کروں میں آزاد ہوں کسی فرقہ کا کسی امام کا غلام نہیں ہوں اور میری آزادی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کو اپنی مرضی سے استعمال کروں قرآن اللہ کا فرمان ہے اللہ کا میں غلام ہوں اگر مجھے قرآن سمجھ میں نہیں آتا تو میں بھی عالم اور قاری کے پاس سمجھنے جاتا ہوں مگر اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہوں اپنی عقل کا بھی استعمال کرتا ہوں، صرف سامنے والی کی شکل ہی نہیں دیکھتا ورنہ آج کل چور کی داڑھی میں تنکا والی مثال لوگ بہت دیتے ہیں۔

سب سے بڑی دکھ کی بات یہ ہے کہ ہم آپس میں شیعہ اور سنی ایک دوسرے کو مار رہے ہیں، اتنا سب کچھ سمجھنے کے بعد مجھے یہ احساس ہو گیا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے ایسا فیصلہ کیوں لیا؟ میں سمجھتا ہوں اس نے اپنی قوم کے لیے صحیح فیصلہ لیا، ورنہ اس کی قوم بھی آج فرقے میں بٹ جاتی، ٹکڑوں میں بٹ جاتی۔ ان کو بھی ہندوستان والے مارتے، انڈیا سے بھگانے کی بات کرتے، باہر جاتے تو امریکہ جیسی طاقت ان کو ختم کر دیتی۔ ڈاکٹر امبیڈکر پڑھا لکھا آدمی تھا، اس نے اپنی قوم کا بھلا سوچا، اس لیے اس کی قوم آج سیف (Safe) ہے۔ آج ان کی قوم کو کئی ساری سہولیات دستیاب ہیں، آرکشن (Reservation) کے نام پہ۔

کافی لوگوں کا کہنا ہے کہ مسلمانوں میں 73 تہتر فرقے ہوں گے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ حدیث میں لکھا ہے کہ 73 تہتر میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا، کچھ لوگوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ جو توحید کا کلمہ پڑھے گا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اس کلمے کا مطلب ہے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو معبود بنایا جائے تو وہ مشرک کہلائے گا، مشرکین شرک کرنے والے کو کہتے ہیں اور شرک کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، اس پر ایک حدیث ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کو کہا تھا کہ اگر میرے کان میں آ کر لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا اقرار کر لو تو میں آپ کو جنت میں لے جانے کی گیارنٹی لیتا ہوں۔

دو طرح کی حدیثیں ہیں، اگر پہلی حدیث کو لیا جائے کہ تہتر 73 میں سے صرف ایک ہی فرقہ جنت میں جائیگا تو باقی جو بچے ہوئے بہتر 72 ہیں کیا وہ توحید کا کلمہ نہیں پڑھتے ہیں، جو آج 72

سے زیادہ فرقے دنیا میں موجود ہیں۔

کیا وہ لوگ یہ کلمہ نہیں پڑھتے تو 73 تہتر فرقے بننے والی جو بات ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے، وہ اللہ ہی بہتر جانے کہ کون سی حدیث صحیح ہے قرآن میں دجال اور امام مہدی کا نام نہیں ہے لوگوں کا کہنا یہ بھی ہے؟ دجال آئیگا، عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تب بارہویں امام مہدی بھی آئیں گے قرآن میں 73 تہتر فرقے کی بات نہیں ہے۔ شیعہ اور سنی چاہے وہ درگاہ والے ہوں، چاہے وہ تبلیغ والے ہوں یا اہل حدیث ہوں کسی کا بھی نام نہیں ہے، میں بھی اس کتاب کے ذریعے 73 تہتر فرقے کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں بھی چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا ایک ہی فرقہ ہو، ان شاء اللہ ہر کلمہ پڑھنے والا جو شرک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں جائے گا۔ آج کل انگوٹھی کی شکل میں پتھر بیچنے والا بھی حدیث سناتا ہے، حدیث کے نام پر دم مار کر پانی بھی بیچا جاتا ہے، کاغذ کے نام پہ تعویذ، چادر کے نام پہ کپڑا بھی بیچا جاتا ہے۔ سرمہ بیچنے والا، عطر بیچنے والا، ناڑے دوریں بیچنے والا۔ لوگوں نے تجارت کے لیے بھی حدیثوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ آج کی تاریخ میں ڈاکٹروں کے پاس جتنے نسخے نہیں ہیں، وکیلوں کے پاس جتنی صلاح نہیں ہے۔ اس سے کہیں زیادہ لوگ حدیثیں سناتے ہیں۔ کس کی حدیث کو لیا جائے اور کس کی حدیث کو چھوڑا جائے، سمجھ میں نہیں آرہا ہے ایک عام مسلمان کو کنفیوز (Confused) کر دیا ہے پہلے شادی بہت کم پیسوں اور کم خرچے میں ہوتی تھی، اب ہم نے اپنا رسوخ دکھانے میں، ایک پکوان سے دس پکوان ایک مائک سے dj منڈپ hull بڑی آسان شادی کو مشکل بنا دیا، اسلام بہت آسان مذہب ہے، جسے کوئی بھی سمجھ سکتا ہے، حدیثوں میں الجھا کر علما امام خلیفہ نے مشکل بنا دیا ہے۔ خود اسلام کے ماننے والے ہی الجھ گئے ہیں۔ غیر کیا سمجھیں گے۔ کچھ سال پہلے ایک مراٹھی فلم آئی تھی "جھنڈا" جسکا مطلب ہے جھنڈا، یہ اسٹوری ایک مہاراشٹرا کے مشہور سیاسی خاندان ٹھاکرے کی ہے بال ٹھاکرے جس نے شیوسینا پارٹی بنائی مگر اس پارٹی میں انکے بھتیجے راج ٹھاکرے کا کام زیادہ تھا لوگ بال ٹھاکرے کے بعد راج ٹھاکرے، میں اپنا لیڈر دیکھتے تھے مگر جب بات سیاسی وراثت دینے کی آئی تو بال ٹھاکرے نے اپنے بیٹے ادھو ٹھاکرے کو وراثت دی راج ٹھاکرے کو غصہ آیا اس نے اپنی الگ پارٹی بنائی جسکو M.N.S سے بولتے ہیں، اب یہ لوگ تو الگ ہو گئے مگر انکی قوم کے لوگوں کا کیا؟ جنھوں نے ان کو

ایک ہندوتو مراٹھی مانوس سمجھ کر ووٹ دیا اوران کی پارٹی کے کام کرنے والے بھی ہندوتو مراٹھی کے جوش میں کام کرتے تھے اب ان کے مراٹھی خاندان میں بٹوارہ ہوگیا اب ان کو طے کرنا ہے کہ یہ کس کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اٹھائے دونوں میں سے ایک کو چننا آسان کام نہیں ہے یہ اس فلم میں بتایا۔

ان فرقہ پرستوں نے میرے جیسے مسلمان کو کنفیوز کردیا ہے کس فرقہ کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں اٹھائیں سب اپنے ہیں، سب اپنے اپنے جھنڈے لے کر گھومتے ہیں جس طرح سیاست والے گھومتے ہیں، BJP کانگریس جس طرح راجستھان میں راجپوتوں کے گھر میں جھنڈے لگتے ہیں، آج کل مسلمانوں کے گھر میں بھی لگتے ہے پہلے صرف عید میلاد کے جلوس میں دکھتے تھے آج بلڈنگ کے بالکنی میں دکھتے ہیں کس کا گھر؟ شیعہ کا ہے کس کا سنی کا نیچے سے ہی جھنڈا دیکھ کر پتہ چلتا ہے اچھا ہے مسلم لنگی کسی فرقہ کی نہیں پہنتے ورنہ RSS والے کیرلا میں بھگوا رنگ کی لنگی پہنتے ہے اور کھا کی رنگ کی چڈی پہنتے ہیں ہندوتوا والے ہماری گھر واپسی کرنے کی بات کرتے ہے یہ میری سمجھ میں آتا ہے کہ وہ کس گھر کی بات کرتے ہیں، مگر مسلم اگر ہندو کے گھر واپسی کرنے کی بات کرتا ہے تو وہ کس گھر میں بلا رہا ہے ڈاکٹر ذاکر نائیک پانچ دس کو مسلم بنا کر خوش ہوتے ہیں، تبلیغی والے درگاہ والے بھی کچھ لوگوں کو مسلم بنا کر خوش ہوتے ہے شیعہ بھی محمد علی باکسر شیعہ مسلم بنا تو خوش ہوتے ہیں، مگر ان کا دماغ نہیں چلتا کہ ہندوستان میں دلت پوری کی پوری قوم مسلم بننے جا رہی تھی، اگر امبیڈکر شیعہ سنی میں کنفیوز نہ ہوتے اور مسلم بنتے اور پاکستان الگ نہ ہوتا تو آج اسی ہندوستان کا وزیر اعظم مسلم ہوتا ہم نے اپنے گھر میں آنے والوں کو کنفیوز کردیا ہے کیونکہ ہم خود اپنے گھر میں نہیں ہیں ہم نے اپنے 73 سے زیادہ گھر بنائے ہیں، ہم آج اپنے اللہ کے ایک گھر میں نہیں ہے، ایک مسجد ایک چھتری کے نیچے نہیں ہیں، ورنہ ہماری گھر واپسی کی بات کرنے کی کسی کی ہمت نہیں ہوتی۔

میں ڈاکٹر امبیڈکر کی طرح پڑھا لکھا تو نہیں ہوں، مگر مجھے بھی اپنی قوم سے ہمدردی ہے۔ میرے خیال سے اگر اپنی قوم کے مسلمانوں کو بچانا ہے تو ہمیں یہ فرقوں کے چکر چھوڑنا پڑے گا، اگر ہم فرقے کا چکر چھوڑ کر ایک ہو جاتے ہیں، ایک چھتری کے نیچے آ جاتے ہیں، ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم حج کے وقت کعبے کے اطراف میں پڑھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں اس سے بڑا میزائل ہتھیار امریکہ اور ہندوستان والوں کے لیے نہیں ہے۔ ہماری ایکتا ہی ہمارا سب سے بڑا

ہتھیار ہے، سب سے بڑا میزائل ہے دنیا والوں کے لیے۔ میں سمجھتا ہوں آج بھی کچھ نہیں بگڑا، آج بھی ہمارے پاس وقت ہے، دنیا میں بائیس دیشوں میں ہر پانچ آدمی میں ایک آدمی فرقوں کے چکر میں نہیں پڑتا جسے نان ڈینومیشنل مسلم (Non-Demonational Muslim) کہتے ہیں۔ میں بھی ان پانچ آدمیوں میں سے ایک ہوں۔ میرے لیے فرقوں سے بڑھ کر میری قوم ہے، میری قوم رہے گی تو میں محفوظ رہوں گا، میری بیوی بچے محفوظ رہیں گے۔

میں درگاہ نہیں جاتا، میرا ماننا ہے کہ صرف اللہ سے مانگنا چاہیے اور اللہ بندے کی آواز سب جگہ سنتا ہے صرف اللہ سے مانگنے کے لیے آپ کو کوئی زبان سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ انگلش بولنے والا چین میں پاگل ہوتا ہے جیسے ہندی بولنے والا تامل ناڈو میں جا کر پاگل ہوتا ہے اللہ سے مانگنے کے لیے پاگل ہونے کی ضرورت نہیں ہے نہ کسی translator ترجمہ کرنے والے کی ضرورت ہے اللہ سب کی زبان سمجھتا ہے، رہی بات وسیلے کی تو سب سے پہلے انسان آدم علیہ السلام کو اللہ نے کس کے وسیلے سے بنایا بنا ماں باپ کے بنایا عیسیٰ علیہ السلام کو بنا باپ کے پیدا کیا مجھے نہیں لگتا اللہ کو کسی کے وسیلے کی ضرورت ہے اور جب میری بات سیدھے اللہ سے ہو رہی ہے نماز پڑھ کر اللہ کے گھر مسجد میں جا کر۔ جس طرح میں جب اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو میری بیوی مجھ سے میرے سامنے سیدھی بات کرتی ہے جو کچھ اسکی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھ سے مانگتی ہے، لیکن جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تب وہ مجھ سے فون پر بات کرتی ہے فون کے ذریعے بات کرنے کے لیے میرے پاس فون ہونا ضروری ہے دونوں کے پاس سم کارڈ ہونا ضروری ہے سم کارڈ کا نمبر ہونا ضروری ہے اور سب سے بڑی بات ہم دونوں کے بیچ نیٹ ورک ضروری ہے اور نیٹ ورک کے لئے satellite کا ہونا ضروری ہے اتنا سب کچھ کرنا پڑتا ہے تب جا کر بات ہوتی ہے بیوی کی شوہر سے یا ایک انسان سے دوسرے انسان کی، اگر وہ آمنے سامنے نہیں ہے اور اگر انسان کو اللہ سے بات کرنا ہے تو اسکے گھر مسجد میں جاؤ، یا جہاں بھی آپ نماز پڑھتے ہو پانچ وقت کی نماز کے ذریعے کم سے کم فرض نماز پڑھ کر آپ 2 رکعت فجر کی، 4 رکعات ظہر کی، عصر کی 4، مغرب کی 3 اور عشاء کی 4، اس طرح پانچ وقت کی نماز پڑھ کر ایک نمبر بن جاتا ہے۔ 24434 جس کے ذریعے آپ روزانہ اپنے اللہ سے بات کر سکتے ہیں اللہ سے بات کرنے کا نمبر ہے بنا کسی نیٹ ورک کے میری بات اگر اللہ سے فری میں ہو رہی ہے،

تو اللہ سے بات کرنے میں اپنے فون میں سم کارڈ کیوں ڈالوں Topup اور رفل میں پیسے کیوں برباد کروں مجھے کسی نادر کی ضرورت نہیں ہے یعنی مجھے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں ہے میں Vodafone یا کسی idea کی جھولی نہیں بھرنا چاہتا ورنہ بھر دو جھوٹی بولنے والے بہت ہیں، جن کی دکان صرف جھولی سے ہی چلتی ہے اور میری بیوی میرے زندہ رہتے اپنی ضرورت کے لئے میرے پڑوسی کے پاس جاتی ہے یا کسی اور کے پاس جاتی ہے تو مجھے بہت غصہ آئے گا، کیونکہ بیوی کی ہر ضرورت پوری کرنا شوہر کا کام ہے اسی طرح میری ہر ضرورت کو پورا کرنا میرے مالک کا کام ہے، اگر میرا اللہ مجھے سب کچھ دیتا ہے جو میرا مالک ہے اگر میں کسی اور کے پاس یا کسی اور کے ذریعے سے کیوں مانگوں؟ میں کسی اور کے پاس جا کر میرے مالک میرے اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا ہوں

جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں، ہم نہ کچھ پیتے ہیں نہ کچھ کھاتے ہیں، جو تم ملے کیا ہوا ہے، سحری و افطار کا اس کا ہم پوری طرح سے اہتمام کرتے ہیں۔ ہم اس وقت یہ سوچتے ہیں کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ اگر ہم لوگوں کے ڈر سے روزہ رکھتے ہیں یا گھر والوں کے ڈر سے روزہ رکھتے ہیں، تو ہم ان کو بے وقوف بنا سکتے ہیں۔ ہم کہیں بھی چار دیواری میں چھپ کر پانی پی سکتے ہیں، کھانا کھا سکتے ہیں، کوئی ہمیں دیکھنے والا نہیں ہے مگر ہم اللہ کے لیے روزہ رکھتے ہیں اور ہم یہ سوچتے ہیں کہ اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے اگر ہم اندھیرے میں ہیں تو بھی اللہ ہم کو دیکھتا ہے اور سنتا ہے، چاہے آپ مسجد میں جا کر مانگو یا درگاہ میں جا کر مانگو یا گھر میں نماز پڑھ کر مانگو سنتا سب کی ہے، دیتا بھی کو ہے مگر اس کا وقت آنے کے بعد۔ اور نہ میں کبھی کسی تعویذ کا سہارا لیتا ہوں میرا ماننا ہے قرآن ہمیں اللہ کا پیغام بتا دیتا ہے، جس کو پڑھ کر ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے تو ہمارا رب ہم سے خوش ہوگا اور کیسے ہم نبی محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں گے اور ہمیں جنت ملے گی، یہ سب تب پتہ چلے گا جب ہم قرآن کا معنی کے ساتھ پڑھیں گے جب ہمارے دل میں قرآن کی روشنی آئے گی اگر ہمارے دل میں قرآن نہیں ہے اور ہم اسے تعویذ بنا کر گلے میں لٹکائیں گے تو ہمارے دل میں قرآن کی روشنی کیسے آئے گی؟ فرض کرو اگر ہمارے گھر میں اندھیرا ہے اور روشنی ہم گھر کے باہر کرتے ہیں تو اس روشنی کا کیا فائدہ ہے، اسی طرح اگر میں قرآن کو نہیں سمجھتا اور اس کو گلے میں تعویذ بنا کر لگاتا ہوں تو مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، الٹا مجھے اس کلام کو ٹوائیلیٹ اور ناپاک جگہوں پر

لے جانے کا عذاب ملے گا۔ نہ میں تعویذ پہنتا ہوں اور نہ میں نے میرے بچوں کو پہنایا میرے بچوں کو کاجل کا ٹکا تک نہیں لگانے دیا نہ کوئی نارا ڈورا لگایا میرے بچے روزانہ صدقے کے ڈبے میں پیسہ ڈال کر گھر سے نکلتے ہیں میں صدقے پہ یقین رکھتا ہوں کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

وقت سے پہلے اور نہ تقدیر سے زیادہ نہ کبھی کسی کو کچھ ملا ہے اور نہ ملے گا۔ (کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا) میں یہ بات اپنی زندگی میں بہت اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ مثال کے طور پر میں نے شادی کی، شادی کے ۱۵ دن بعد ہی میری بیوی پیٹ سے ہو گئی اور الحمدللہ پہلے ہی سال میں بچہ ہو گیا۔ دوسرے بچے کے لیے مجھے کافی ترسنا پڑا، میری بیوی نے ممبئی میں اچھی ڈاکٹر کے پاس علاج کرایا، علی باغ میں لگ بھگ بھی ڈاکٹرس کے پاس گئی، لگ بھگ دس سال گزر گئے، میرے گھر کے نزدیک ایک نئی کھلی ہوئی ڈاکٹر نے کرائے پہ اپنی ڈسپنسری کھولی تھی، میری بیوی اس ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے گئی، اس ڈاکٹر سے علاج کرایا، کچھ دنوں کے بعد بات بن گئی۔ جو کام مشہور ڈاکٹر نہیں کر پائے وہ کام اس نئی ڈاکٹر نے کر دیا۔ آج وہ ڈاکٹر میرے گھر کے سامنے سے چلی گئی، کیوں کہ وہاں اس کی ڈسپنسری میں کوئی نہیں آتا تھا میری بیوی جس ڈاکٹر کے پاس گئی اور بات بن گئی اسی ڈاکٹر کے پاس میری بلڈنگ کے لوگ گئے جن کو اولاد نہیں ان کی بات نہیں بنی کیونکہ ان کا وقت نہیں آیا، انسان صرف انتظار کر سکتا ہے۔ آدمی سکہ اچھالتا ہے مگر head or tell کا فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

میں نے یہ سبق سیکھا کہ جب انسان کا وقت آتا ہے، تبھی اس کے پاس وہ چیز آتی ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور یہ وقت اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہوتا ہے، جب اسے دینا ہوتا ہے تو تقدیر خود چل کے آپ کے پاؤں کے پاس آتی ہے، کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف مانگنے سے اگر مل جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ مسجدوں کے امام آج کروڑپتی ہوتے۔ میرا ماننا ہے کہ صرف اللہ سے مانگنا چاہیے اور صبر کرنا چاہیے۔ اپنے وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ ہماری دعا کوئی اے ٹی ایم کارڈ نہیں ہے جو مشین میں کارڈ ڈال دیا، بٹن دبا دیا، پیسے باہر آ گئے۔ اے ٹی ایم مشین سے بھی پیسے تب آتے ہیں جب ہمارے اکاؤنٹ میں پیسے بیلنس ہوتے ہیں۔ پیسہ بیلنس کرنے کے لیے ہمیں محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح اگر ہمیں اللہ کی مدد ہر وقت چاہیے یا فورا چاہیے تو ہمیں اچھے کام کر کے نیکی والے کام کر کے نیکیاں بیلنس کرنا چاہیے تو اللہ کے ولی ہم خود بن سکتے ہیں۔ ولی کا مطلب ہوتا ہے اللہ کا دوست

اور ہم دوست اسے کہتے ہیں، جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو، دوسرے پر رحم کرنے والے کو، اللہ کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تو میں کسی ولی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا، میں خود اللہ کا ولی بننے کی کوشش کرتا ہوں۔ انسان ہوں، مجھ سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں، غلطیاں سدھارنے کی بھی کوشش کرتا ہوں۔ شاید آج کی تاریخ میں اللہ کا ولی (دوست) بننا بہت مشکل کام ہے، اللہ میری مشکل آسان کرے۔

میں محرم نہیں کھیلتا جیسا کہ میرے گاؤں میں لوگ کھیلتے ہیں اور میں محرم میں ماتم نہیں کرتا ہوں۔ ماتم صرف کربلا کا کیوں ہوتا ہے۔ شیعہ سنی دونوں اس بات کا دکھ مناتے ہیں۔ کوئی ماتم کرتا ہے، کوئی روزہ رکھتا ہے۔ مگر ہندوستان میں گجرات میں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ عورتوں کی عزت لوٹی گئی۔ عورتوں کو برہنہ دوڑایا گیا۔ اس کا ماتم کوئی کیوں نہیں منایا جاتا؟ بابری مسجد کے ٹوٹنے کے بعد سے انڈیا میں ہزاروں مسلمان کسی نہ کسی طریقے سے یا دنگے میں مارے گئے۔ ان کا دکھ کیوں کوئی نہیں منایا جاتا۔ امریکہ میں world trade centre ٹوٹنے کے بعد ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ امریکہ کی بم باری میں ان کا دکھ کیوں نہیں کوئی مناتا؟ کیا کربلا میں جو شہید ہوئے کیا صرف وہی مسلم تھے اور جو آج کربلا میں بم سے مرتے ہیں کیا وہ مسلم نہیں؟ اسی کربلا کے قریب عراق سریا اور جو دنیا میں مر رہے ہیں، کیا وہ مسلم نہیں ہیں۔ شیعہ مرے یا سنی مرے۔ مرتا مسلم ہے۔ اگر حزب اللہ ہارے گا یا بغدادی ہارے گا، ہار تو اسلام کی ہوگی۔ کیوں کہ جو ہارے گا یا دونوں میں سے جو مرے گا تو مسلم ہی مرے گا۔ کمزور تو اسلام ہوگا۔ اگر دونوں کو اللہ سمجھ عطا کرے، اور دونوں میں صلح ہو جائے، دوستی ہو جائے تو جیت اسلام کی ہوگی۔ فائدہ اسلام کا ہوگا۔ کربلا میں جو کچھ ہوا۔ اس کا مجھے بہت دکھ ہے، مگر میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سب کے قتل کا دکھ مناتا ہوں۔ یہ سب میرے لئے مسلمان تھے اور ان کے بعد بھی آج تک جو مسلمان مر رہے ہیں سب میرے بھائی ہیں۔ مجھے ان کا بھی دکھ ہے۔ اگر کوئی ایک مسلم بھی دنیا میں ظلم سے مارا جاتا ہے، ان سب کا دکھ مناتا ہوں۔ مگر میرا دکھ منانے کا طریقہ الگ ہے۔ میں اپنے دل میں اور اپنے دماغ میں اس دکھ کو مناتا ہوں۔ مگر نماز سب کے پیچھے پڑھتا ہوں چاہے شیعہ ہو، سنی ہو یا میرے گاؤں میں جو سنیوں میں تین فرقے ہیں، بریلوی والے (درگاہ والے)، تبلیغی جماعت والے، اہل حدیث والے سب کے پیچھے نماز

پڑھتا ہوں، تینوں کے اجتماع میں بھی جاتا ہوں، مجھے جو بات اچھی لگتی ہے وہ لے لیتا ہوں اور جو سمجھ میں نہیں آتی ہے وہ چھوڑ دیتا ہوں۔ میرے جیسے آدمی کو تین الگ الگ جگہوں پر جانا پڑتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تینوں مل کر ایک ہی اجتماع رکھیں اور تینوں ایک ہی اسٹیج کے اوپر ایک ہی پنڈال کے نیچے اپنی بات رکھیں، تا کہ میرے جیسے کو تین جگہ بھٹکنے کی ضرورت نہ پڑے اور ان شاء اللہ دنیا کے جتنے بھی فرقے ہیں، ان سب کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ میری شرط صرف اتنی ہے کہ میرے امام کا جس کے پیچھے میں نماز پڑھوں گا، اس کا رُخ کعبے کی طرف ہو، نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہو، جیسے سورۂ فاتحہ اور اس کے پیچھے کوئی بھی سورہ پڑھتا ہو، سجدہ اور رکوع صرف اللہ کے لیے کرتا ہو، اس کی نیت صرف اللہ کے سامنے جھکنے کی ہو اور صرف اللہ سے مانگنے والا ہو اور وہ امام مرد ہو، عورت نہ ہو۔ اتنی ساری باتوں کا میں دھیان رکھتا ہوں اور سبھی فرقوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں

فارمولہ (Formula)

مجھے کسی نے cocktail کہا کیونکہ میں سب کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں، سب کی مسجد میں جاتا ہوں میں یہ نہیں دیکھتا کہ مسجد ہری ہے یا پیلی یا سفید میں اذان سنتا ہوں، مسجد میں داخل ہوتا ہوں اس لیے مجھے کاکٹیل کہتے ہیں، کسی کا کہنا مجھے برا نہیں لگا اگر وہ بھائی صاحب میری یہ کتاب پڑھ رہے ہیں تو انکو میں کاکٹیل بننے کی دعوت دیتا ہوں اور کاکٹیل کا مطلب سمجھاتا ہوں کاکٹیل کا مطلب یہ ہے کہ آپ مختلف قسم کی شراب یا پھلوں کا رس یا drinksoft ملا کر پیتے ہیں اسکو کاکٹیل بولتے ہیں میرے حساب سے کاکٹیل ہونا اچھی بات ہے خاص کر فرقوں کے لحاظ سے۔ کیسے میں آپکو بتاتا ہوں کاکٹیل ایک بے جوڑ فارمولہ ہے قوم کو ایک کرنے کا سب سے پہلے ہم ایک خالی بوتل لیتے ہیں، جس پر کسی کمپنی کا نام نہیں ہے لیبل، ٹیگ، لوگو نہیں ہے۔ جس طرح یہ خالی بوتل ہے ہم مسلمان اس خالی بوتل کی طرح تھے، جس میں ہمارے آخری نبی ﷺ نے ایمان بھر دیا اور ہم ایمان والے ہو گئے، جسے دنیا والے مسلم کہتے ہیں، ان کے جانے کے بعد ہماری فرقہ بنانے والے کمپنی نے اس بوتل کا ایمان خرید لیا، اس پر اپنی کمپنی کے نام کا ٹیگ، لوگو، لیبل لگا دیا اب یہ بوتل اس کمپنی کی ہو گئی، جیسے مثال کے طور پر cocacola نام دیا، دوسرے کمپنی نے دیکھا، اس کی دکان

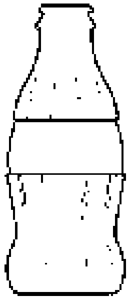

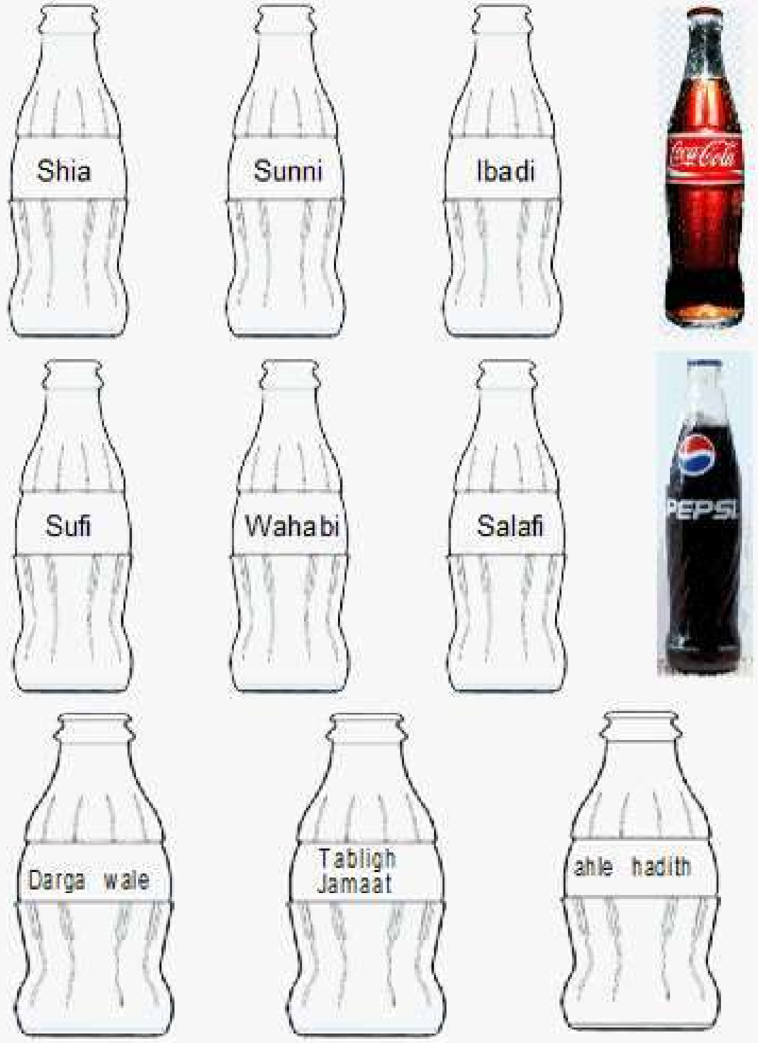

بہت چل رہی ہے دوسرے نے بھی ایسی بوتل بنائی، جس کا نام Thumbs Up رکھا اسکی بھی دکان چلنے لگی تو تیسری کمپنی نے تیسری بوتل بنائی جسکا نام Pepsi رکھا ایسی بہت کمپنیاں لوگوں نے کھولی ہیں، جو 73 سے زائد ہیں فی الحال میں صرف یہ تینوں کو ہی لیتا ہوں مثال دینے کے لیے اب ان تینوں کے بوتل میں چیز وہی

ہے کسی کا (ایمان) ٹیسٹ زیادہ اچھا لگتا ہے، کسی کا کم مگر ہے سب ایک ہی فارمولے سے بنے اور مسلم بھی ایک ہی نبی کی امت ہیں، مگر ان بوتل کے صرف کمپنی کا نام الگ ہے کوئی کمپنی شاہ رخ خان کو (پرچار) advertise کرنے بولتی ہے کوئی سلمان خان کو کوئی عامر خان کو سب اپنی اپنی کمپنی کی تعریف (بیان) کرتے ہیں، اسی طرح ہر فرقے کا ایک مشہور امام ہوتا ہے کوئی اپنے آپکو غیر مقلد کہتا ہے، مگر انکا بھی امام ہوتا ہے، صرف یہ لوگ امام نہیں ڈاکٹر کہتا ہے سال میں ایک بار ان کا seminar (جیسے اجتماع) ہوتا ہے یہ کمپنی کے لوگ بھی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں، کھانے پینے کا رہنے کا انتظام بھی ہوتا ہے اور اپنے product کے بارے میں فکر کرتے ہیں، سال میں انکی کتنی بوتل ختم ہوئی کتنے نئے گاہک آئے ان کی کمپنی کو کتنے لوگ پسند کرتے ہیں انکو سال کے سیمنار (اجتماع) میں معلوم پڑتا ہے اور اگلے سال انکی کمپنی کیا کرے گی؟ کہاں جائے گی؟ یہ طے ہوتا ہے یہ کام ہر کمپنی ہر سال کرتی ہے جس طرح ہمارے ہر فرقہ کا اجتماع سال میں ایک بار ہوتا ہے، جس طرح pepsi, coca cola کی اپنی بوتل پر لکھا ہوتا ہے 20% free کوئی کہتا ہے 30% free اسی طرح اگر تبلیغ کے جوڑ میں کھانا فری ہے اگر مرغی کا گوشت ہے تو اہل حدیث بکرے کے گوشت کا کھانا فری دیتے ہیں ان کے اجتماع میں اور درگاہ والوں کی غوث پاک کی خواجہ کی امام حسین یا عید میلاد کی نیاز میں بڑے کی گوشت کی ہانڈی پکتی ہے کھچڑا فری ملتا ہے سب کی آفر ہے۔ کچھ امیر پیسوں والے نے اپنے farm house پر درگاہ اپنے پیسوں سے بنائی ہے، سال میں ایک بار سندل نکالتا ہے اور کھانے کی دعوت ہوتی ہے، انکا کہنا ہے کہ انکے فارم ہاؤس میں

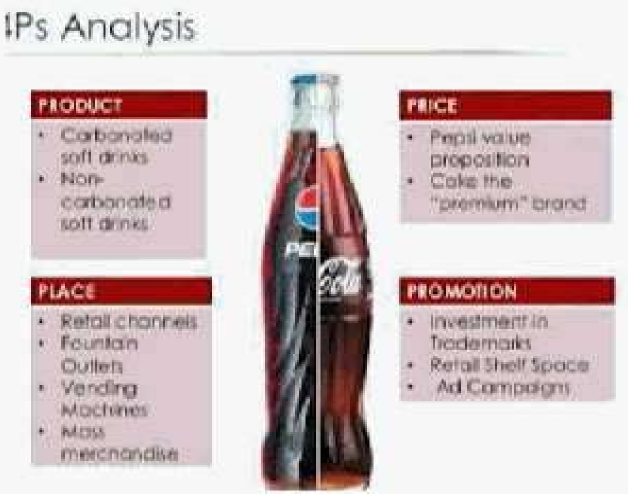

4Ps Analysis

PRODUCT
- Carbonated soft drinks
- Non-carbonated soft drinks

PRICE
- Pepsi value proposition
- Coke the "premium" brand

PLACE
- Retail channels
- Fountain Outlets
- Vending Machines
- Mass merchandise

PROMOTION
- Investment in Trademarks
- Retail Shelf Space
- Ad Campaigns

کسی کی قبر ہے اسکو انھوں نے درگاہ بنائی ہیں جس طرح بڑے امیر پیسے والے آج IPL میں اپنی نجی کرکٹ کی ٹیم بناتے ہیں ملک کی ٹیم الگ ہوتی ہیں اسی طرح عام لوگوں کی درگا ہیں الگ ہوتی ہیں اور پیسوں والوں کی الگ چاہے نجی کمپنی ہو سب کی آفر ہے گوشت کا کھانا فری دیتے ہیں۔

میں کہتا ہوں اگر ان الگ الگ تینوں کمپنی کے لیبل، ٹیگ، لوگو جوان کے پروڈکٹ پر تینوں بوتل پر لگے ہیں، انکو نکال دو تینوں بوتل آپ کو ایک جیسے لگیں گے تینوں میں کون کس کمپنی کی بوتل ہے آپ پہچان نہیں سکتے سب آپ کو کالے رنگ کے پانی سے بھری نظر آئیں گی، آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کون سی بوتل کس کی ہے؟ ہاں اگر کوئی ایکسپرٹ ہے جسکو روزانہ پینے کی عادت ہے تو وہ پی کر ٹیسٹ سے اندازہ لگا سکتا کون سا cocacola ہے؟ کون Thumps Up ہے کونسی Pepsi ہے؟ مگر ہم ایک تجربہ کرتے ہیں ایک خالی گلاس لیتے ہے اور 100ml تینوں بوتل سے برابر اس خالی گلاس میں ڈالتے ہیں، پھر تینوں گھل میل جائیں گے اب کوئی پی کر یہ ٹیسٹ سے نہیں بتا سکتا کہ کونسا Thumps Up ہے کونسا cocacola ہے کونسی Pepsi ہے؟ اب انکو کوئی بھی الگ نہیں کرسکتا دنیا کا کتنا بڑا laboratory لیباٹری والا کیوں نہ ہو میں بھی ایسے انسان کو challenge کرتا ہوں کہ کوئی الگ کر کے بتائے میرے حساب سے ناممکن کام ہے الگ کرنا اسکو کاکٹیل کہتے ہیں اسی طرح میں جب پیدا ہوا میں ایک مسلم کا بچہ تھا میری birth certificate پیدائشی سرٹیفکیٹ میں صرف مسلم لکھا جاتا ہے، میرے والد درگاہ والے تھے اس لئے میرے نام کے آگے درگاہ لگا جسے بریلوی صوفی کہتے ہیں، بڑا بھائی، چچازاد بھائی اہل حدیث بنے جنھوں نے انکے نام کے ساتھ اہل حدیث جوڑ دیا جسے سلفی کہتے ہیں، میرے چھوٹے بھائی چالیس دن کا چلہ لگا کر آئے، انھوں نے اپنے نام کو تبلیغی جماعت سے جوڑ دیا جسے وہابی کہتے ہیں

جب میری سمجھ میں بات آئی تب میں نے یہ سوچا میں کس فرقہ میں جاؤں؟ اگر باپ کے ساتھ جاتا ہوں تو بھائی ناراض بھائیوں کے ساتھ جاتا ہوں تو باپ ناراض مجھے پنکج اداس کی غزل یاد آئی اے ہمیں زندگی کچھ دے مشورہ ایک طرف باپ ہے ایک طرف بھائی کھڑا میں کہاں جاؤں؟ ہوتا نہیں فیصلہ ایک طرف فرقوں کا گھر ایک طرف میں کھڑا کس کو اپناؤں؟ میں کس کو چھوڑوں؟ دونوں میرے اپنے ہی ہیں۔ ایک طرف باپ ہے ایک طرف بھائی کھڑا کسی ایک کو چننا اتنا آسان نہیں ہے وہ بھی خون کا رشتہ اور ایک گھر میں تین فرقے بھی آسانی سے نہیں رہ سکتے، اسی طرح میں جب روزی روٹی کی تلاش میں گاؤں سے ممبئی آیا جب میں نے شیعہ، بوری، خوجہ مسلم دیکھا اور جب ہندوستان چھوڑا میرے ساتھ کام کرنے والے شیعہ کپتان نے میرے ساتھ نماز نہیں پڑھی، مجھے بہت برا لگا، ایرانی شیعہ کے ساتھ کام کیا انکی نفرت کا شکار میں ہوا میرے پانچ دانت میں نے Filup کرائے، جس کا ذکر میں اس کتاب میں کر چکا ہوں دنیا کی سیاست کو میں سمجھا ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹوٹنے کے بعد کیسے عراق اور ایران کی لڑائی ہوئی؟ سیریا میں لڑائی پاکستان میں افغانستان میں شیعہ سنی آپس میں لڑتے ہیں مسجدوں میں نماز میں ایک دوسرے کو بم سے اڑاتے ہیں اس طرح تو میری پوری قوم ختم ہو جائے گی کیونکہ اسلام کے دشمن بھی یہ چاہتے ہیں ان فرقوں کی وجہ سے غیر لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں ان فرقوں کی گہرائی میں گیا تب پتہ چلا کہ یہ فرقے کیسے بنے اور کس نے بنائے اور کیوں بنائے یہ بھی میں نے آپکو اس کتاب میں بتایا۔ یہ فرقے مجھے cocacola, thumps up, pepsi کی طرح لگے سب کا ٹیسٹ ایک دوسرے سے ملتا ہے، سب ایک دوسرے جیسے دکھتے ہیں اگر میں تین کی مثال اس طرح دوں، دوصوفی، سلفی، وہابی اور دنیا کے حساب سے شیعہ، سنی، عبادی ایک جیسے لگتے ہیں جب یہ حج کو مکہ جاتے ہیں، سب ایک جسے ایک ہی رنگ کے سفید کپڑوں میں دکھتے ہیں جس طرح بنا لیبل کے بوتل دکھتی ہے وہاں کوئی ہرا پیلا کالا رنگ کا عمامہ اپنے سر پہ نہیں باندھتا ہے قرآن سب کا ایک نبی سب کے ایک، اللہ سب کا ایک، صرف انکی کمپنی کا نام الگ ہے انکے جھنڈے الگ الگ ہیں میں نے اپنے گاؤں میں حکومت کے لوگوں کو آبادی گنتے دیکھا ہے لوگ ملک کی آبادی گننے آتے ہیں ان کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ہندوستان میں کتنے مسلم ہیں اور کس فرقے کے ہیں پہلے انھیں معلوم نہیں تھا، لیکن اب یہ برابر بتاتے ہیں، ان کے بھاشنوں میں صوفی، سلفی، وہابی

سننے ملتا ہے، میں نریندر مودی کے بھاشن میں سنا ہوں ۔ یہ ہم میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، تب ہمارے مذہب کے سبھی فرقے کے لوگ گاؤں میں جماعتوں میں یہ اعلان کرتے ہیں کے حکومت کے لوگوں کو اپنا مذہب صرف مسلم بتانا صرف مسلم لکھوانا دوسروں کو بتانے کے لیے لوگ مسلم ہیں اور یہ بات یہ لوگ خود کہنے بولتے ہیں اور اپنے گھروں کے اندر الگ الگ فرقوں میں بٹے ہیں کیا آر ایس ایس اتنی بیوقوف ہے کیا امریکا اسرائیل اتنا بیوقوف ہے جو ہمارے گھر کا بھید نہیں جانتا ہمارے گھر کے بھیدی بہت ہے جو آپ کو ہندوتوا کی پارٹی میں ملیں گے کتنے عرب ہے شیعہ ہے جو امریکا اسرائیل کے دوست ہیں یا تو یہ فرقہ بنانے والے ہم کو بیوقوف سمجھتے ہیں یا پھر یہ خود بیوقوف ہے؟ جو ہم کو بولتے ہے لوگوں کو بتانے اپنے آپ کو مسلم بولو اور اندر سے ہمارے جھنڈے ہاتھوں میں اٹھاؤ وہی بات ہے جو میں نے اوپر لکھی ہے، سبھی اپنی اپنی کمپنی کا product بن کے گھومتے ہے انکی advertising کرتے عامر خان، شارخ خان، سلمان خان کی طرح ہمارے امام اپنے اپنے فرقوں کی تعریف اپنے بیانوں میں کرتے ہیں سال میں ایک بار اجتماع ہوتا ہے سب کچھ ایک کمپنی طرح ہوتا ہے اس لیے میں ایسا مکس ہو گیا ہوں اور جس نے مجھے کاکٹیل کہا اس سے بھی کہتا ہوں ایسا گھل مل جاؤ مکس ہو جاؤ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں الگ نہیں کر سکے، اپنے بوتل سے لیبل نکال دو ایک ہی کمپنی کا product بنو جس کا نام اسلام ہے اور جسکو یہ کاکٹیل زہر لگتا ہے خاص کر شیعہ کو سنی کی مسجد میں جانے کا اور سنی کو شیعہ کی تو بہار کے لالو پرسا دیادو سے سیکھو جنہوں نے بیان دیا تھا میں کوئی بھی زہر پینے کے لیے تیار ہوں نریندر مودی کو ہرانے کے لیے انھوں نے یہ زہر پیا اور نریندر مودی کو ہرایا یہ طاقت ہے کاکٹیل کا زہر پینے کا یہ ایک ایسا فارمولہ ہے دنیا کے مسلمانوں کو ایک کرنے کا سب سازشیں ختم ہوگی، جتنے بھی اسلام کے دشمن ہے ان کے سب پلان دھرے کے دھرے رہ جائیں گے صرف ایک جھنڈا ہاتھ میں اٹھاؤ اس اسلام کا ایک چھتری کی نیچے اور ایک کشتی میں سوار ہو یہ وہ فارمولہ ہے جو اسلامک ٹیک اوور کر سکتا ہے دنیا میں اس فارمولے نسخے کو آزما کے دیکھو ان شااللہ میری بات سمجھ میں آئے گی اور میں یہ امید کرتا ہوں کے کاکٹیل کا جواب میرے بھائی کو ملا ہوگا۔ اور دوسری مثال اور دیتا ہوں، جس طرح ایک کمپنی میں ایک پروڈکٹ کا نیا پروڈکٹ نکلتا ہے جیسے dettol Soap کے بعد dettol gold اس طرح پہلے اہل حدیث

تھے، اب غربا اہل حدیث بنا، کچھ دنوں بعد dettol plus آجائے گا جو لوگ یہ کہتے ہیں اہل حدیث کوئی فرق نہیں، ان میں دو فرقے بنے ہیں اور انھوں نے peace TV dish نکالا ۔ ہیں شیعہ نے zainabya channal اسی طرح پاکستان میں ہر فرقے کے ٹی وی چینل ہیں تھوڑے دن بعد اگر ایک بلڈنگ میں 73 مسلم روم فلیٹیں ہوں اور ہر کوئی اپنا ڈیش چھتری ٹیرس پر لگایگا ۔ الگ الگ لگانے میں چھتری 73 جگہ لیتی ہے اور دیکھنے میں بھی خراب دکھتی ہے ۔ الگ الگ کمپنی کی offer ہوتی ہے اس لیے dishTV ڈیش چھتری الگ الگ کمپنی کی لوگ لگاتے ہیں، مگر بلڈنگ بدصورت دکھتی ہے ۔

اگر 73 فلیٹ والے ایک بڑا ALL IN ONE DISH چھتری لگاتے ہیں تو جگہ بھی بچتی ہے اور دیکھنے میں بھی اچھا دکھتا ہے ۔ اس لیے میں اپنے آگے کس فرقے کا نام نہیں لگاتا، میں کوئی آج کی تاریخ کا پروڈکٹ نہیں ہوں، جو مجھے بیچنے کے لیے میری کمپنی کا نام ہونا ضروری

ہے، کمپنی کا لوگو یا سیمبول ہونا ضروری ہے، ٹی وی میں اشتہار دینا ضروری ہے۔ اگر آج کے زمانے کے لوگ اسی مارکیٹنگ کی بھاشا ہی سمجھتے ہیں۔

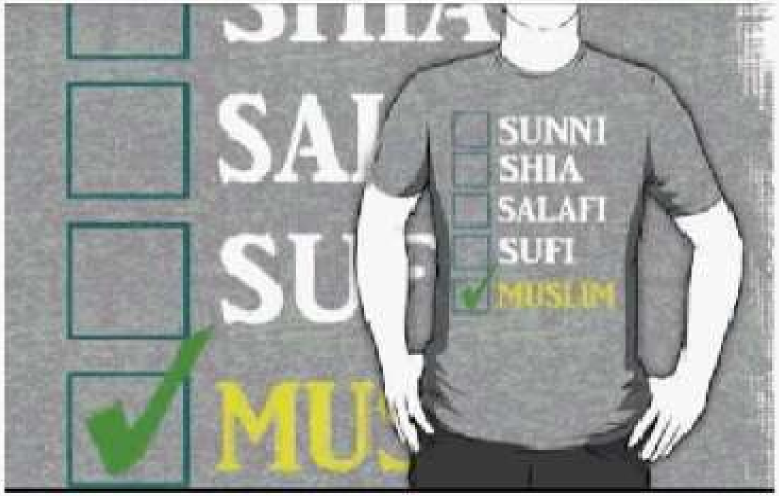

Muslim

(۱) تو میں مسلمان ہوں۔

(۲) میری کمپنی کا نام اسلام ہے۔

(۳) میرے مالک کا نام اللہ ہے۔

(۴) میری کمپنی کے پروڈکٹ کی نشانی کعبہ ہے۔

(۵) میرا قرآن میری کمپنی کی ایڈورٹائزنگ کرنے کو کافی ہے۔

میں نے اپنی پانچ انگلیوں میں سے ایک انگلی بند کر دی۔ یعنی میں نے پانچ پرابلمز میں سے فرقے والی پرابلم کو ختم کر دیا۔ اور آپ کیلئے دُعا کرتا ہوا اور نصیحت دیتا ہوں۔

[illegible]

ہماری دوسری پرابلم ہے جماعت (Caste)۔ پرابلم ختم کرنے کا ارادہ

اگر میں مہاراشٹر کے کوکن میں رہتا ہوں اور لوگ مجھے کوکنی کہتے ہیں تو مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے، مگر میرے کوکنی ہونے کی وجہ سے، میرے مسلم بھائی مجھ سے الگ برتاؤ کریں گے یہ ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔ ہر وہ شخص جو کلمہ پڑھتا ہے اللہ اور رسول کو مانتا ہے، اسلام کے پانچ ارکان توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو ادا کرتا ہو وہ میرا اسلامی بھائی ہے، چاہے وہ گھاٹی میمن، بنگالی ہو، مدراسی ہو، ملباری ہو، بہاری ہو، پاکستان والا ہو، بنگلہ دیش والا ہو، دنیا کے کسی بھی کونے کا ہو میرے لیے وہ میرا بھائی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں جماعت کی وجہ سے کافی تکلیف برداشت کی، اسی وجہ سے میں نے اس پرابلم کو ختم کر دیا ہے۔ میں نے اپنے ہاتھ کی دوسری انگلی بھی بند کر دی، یعنی میں نے جماعت والے پرابلم کو بھی ختم کر دیا۔

ہماری تیسری پرابلم (Problem) جلدی کسی کی باتوں میں آنے والی پرابلم کو ختم کرنے کا ارادہ

میرا بھی حال ایسا ہی تھا، اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب میں بتایا ہے کہ مجھے کامین (Jundice) ہوئی تھی، لوگوں کے کہنے پر میرا حال لگ بھگ مرنے کے قریب ہو گیا تھا یوں کہیے کہ مرتے مرتے بچ گیا۔ اس دن سے میں نے بابا لوگوں کی باتوں میں آنا چھوڑ دیا، اس لیے کچھ بھی قدم اٹھانے سے پہلے سوچتا ہوں، سنتا سب کی ہوں مگر کرتا اپنے دل کی ہوں۔ بالکل اسی طرح جس طرح لوگ بولتے ہیں دودھ کا جلا ہوا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ اس لیے میں جلدی کسی کی باتوں میں نہیں آتا جب تک مجھے یقین نہیں ہوتا کہ سامنے والا سچ بول رہا ہے اور صحیح بول رہا ہے۔ خاص کر ٹی وی میں دکھائی ہوئی نیوز بہت ہی دماغ سے دیکھتا ہوں۔ میرے حساب سے نیوز والے سچائی کم دکھاتے ہیں۔ خاص کر مسلمانوں کی امریکہ کا چینل سی این این اور یو کے کا چینل بی بی سی یہ جو دکھانا چاہتے ہیں وہی سبھی نیوز چینل پر دکھتا ہے۔ NDTV.INDIA کے رویش کمار کی نیوز دیکھتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے رویش کمار کسی ایک پارٹی کی طرف سے نہیں ہیں اگر مجھے کوئی امام یا دوست کہتا ہے کہ اس فرقے کی مسجد میں مت جاؤ، اسکے اجتماع میں مت جاؤ، میں نہیں سنتا میں سب کی مسجد میں اجتماع میں جاتا ہوں، سیاست والوں کو پیسوں کی خاطر ووٹ نہیں دیتا، جس میں میرے قوم کی

بھلائی ہے، اسکو ہی vote دیتا ہوں غیروں سے زیادہ اپنوں سے ڈرتا ہوں داڑھی ٹوپی والے پر جلدی یقین نہیں کرتا میرا ماننا ہے بلّی کے راستہ کاٹنے کا سبب مت پوچھو، ساتھ چلتے اپنے ہی لوگوں سے خبردار رہو۔ ہماری قوم کو جتنا خطرہ باہر کے لوگوں اور مذاہب سے نہیں ہے، اتنا خود اپنی قوم کے لوگوں سے ہے۔ میں نے اپنی تیسری انگلی بھی بند کر دی یعنی میں جلدی کسی کی باتوں میں نہیں آتا، اس طرح تیسرا پرابلم بھی ختم کر دیا۔

ہماری چوتھی پرابلم ہے غصہ غصے پر کنٹرول کرنا ہے ، مجھے بھی غصہ بہت جلدی آتا ہے، کچھ جگہ مجھے غصہ آتا ہے صحیح لگتا ہے، جیسے میرے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو یا میرے سامنے کسی کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہو۔ مگر کئی جگہوں پر میں نے یہ دیکھا کہ مجھے غصہ جلدی آتا ہے اس لیے لوگ مجھے غصہ دلاتے ہیں، لوگ مجھے اکساتے ہیں، کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایک آدمی کی دوسری آدمی سے پرابلم ہے مگر وہ آدمی اس آدمی سے ڈرتا ہے، سیف (Safe) رہنا چاہتا ہے، سیف رہنے والے آدمی میرے جیسے گرم دماغ والے آدمی کا اور اس آدمی کا جھگڑا لگاتے ہیں اور اپنا بدلہ لیتے ہیں۔ ایسے لوگ ہماری قوم میں بھی ہیں، غیروں میں بھی ہیں اور یہی پالیسی امریکہ والے اور ہندوستان والے استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کہاوت پر عمل کرتے ہیں سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ مجھ جیسے غصے والے انسان کا استعمال کرنے والے کافی لوگ اس دنیا میں ہیں اس چیز کا مجھے احساس ہو گیا، اس لیے میں نے اپنے غصے پر کنٹرول کرنا سیکھا ہے۔۔۔ میں نے اپنی چوتھی انگلی بھی بند کر دی، یعنی میں نے اپنا چوتھا پرابلم بھی ختم کر دیا۔

اب ہمارا پانچواں پرابلم ہے ایجوکیشن، تعلیم دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم سیکھ لیتا، لیکن ایسا نہ ہو سکا، سچ یوں کہ دینی لحاظ سے نہ میں قرآن کے حافظ ہوں، نہ میں عالم ہوں، نہ میں قاری ہوں، جو کچھ بچپن میں مدرسے سے سیکھا تھا کچھ یاد ہے، اور کچھ بھول گیا ہوں۔ اسی لیے جہاں بھی دین کے تعلق سے بات ہوتی ہے وہاں جاتا ہوں اور سیکھنے کی کوشش کرتا ہوں اور ان شاءاللہ ارادہ ہے چالیس دن یا چار مہینے تبلیغی جماعت میں بھی لگاؤں گا، ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کی بات کو بھی سمجھنے کی بھی کوشش کروں گا اور مولانا طارق جمیل کی بھی بات کو سمجھنے کی بھی کوشش کروں گا، دعوتِ اسلامی کے مولانا الیاس قادری عطاری کا بھی بیان سنوں گا۔ اور سنی دعوت اسلامی کے حافظ قاری شاکر علی

نوری اور مولانا قمرالزماں صاحب کا بیان سنوں گا۔ میرے شیعہ بھائیوں کی مجلسوں میں بھی جاؤں گا، انکی بات کو بھی سمجھنے کی کوشش کروں گا جس سے صحیح دین میری زندگی میں آجائے اور ہو سکے تو ان سب کو ایک چھتری کے نیچے لے کر آؤں گا۔ اللہ میری نیت میں برکت دے، مجھے اتنی طاقت دے اور میری قوم کے بھائیوں کو ایک ہونے کی سمجھ دے۔

دنیاوی تعلیم کے تعلق سے بھی میرا حال ایسا ہی ہے، میں بھی اردو میڈیم سے اسکول پڑھا ہوں، میں نے بھی آئی ٹی آئی کیا ہے، بعد میں ممبئی میں کچھ اور کورس کیا۔ میں آج جہاز میں مرین فٹر (Marine Fitter) ہوں، جتنی پڑھائی Marine Fitter کے لیے ہونی چاہیے اتنی میرے پاس ہے، میری بھی انگلش اتنی اچھی نہیں تھی لیکن جب میں نے اپنا دیش چھوڑا، انگلش پڑھے ہوئے لوگوں کے ساتھ میں کام کیا، انگلش نہ آنے کی وجہ سے کافی شرم محسوس کی میں بھی آج اونچے عہدے پر نہیں جا سکتا، ورنہ میں آج مرین انجینئر ہوتا لیکن میں نے اپنی کمزوری کو سمجھا، انگلش سیکھنے کی کوشش کی، نیوز پیپر کے ذریعے اور میرے جہاز میں سب کچھ انگلش میں ہوتا ہے۔ دنیا گھومتا ہوں، دنیا والے انگلش میں بات کرتے ہیں، ان لوگوں سے ٹوٹی پھوٹی بات کر کے آج الحمدللہ کافی انگلش بول لیتا ہوں، پڑھ لیتا ہوں، سمجھ لیتا ہوں، لکھنے میں تھوڑی اسپیلنگ مسٹیک کرتا ہوں ان شاءاللہ کچھ دنوں بعد وہ بھی اچھی طرح سیکھ جاؤں گا۔ اپنے بچے کو انگلش میڈیم اسکول میں ڈالا ہوں، مگر بچہ جمعہ کی نماز کو نہیں آپاتا کیوں کہ وہ اسکول کرسچن لوگوں کی ہے۔ میں نے پرنسپل سے ریکویسٹ بھی کی تھی، مگر بات نہیں بنی۔ کاش میرے علی باغ میں ہمارے مسلمانوں کی ایسی اسکول ہوتی جہاں بچے دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم سیکھ لیتے، جس طرح ممبئی میں ڈاکٹر ذاکر نائک کی ہے۔ بچے انگلش بھی سیکھ لیتے ہیں، عربی/اردو سیکھ لیتے ہیں، دین اور دنیا دونوں بن جاتی ہے۔ ویسے دینی تعلیم سیکھنے کے لیے مدرسے میں الگ سے جاتا ہے، میں نے اپنی پانچویں انگلی بھی بند کر دی لیکن یہ سوچ کر بند کیا کہ مجھے اس چیز کی سمجھ آگئی لیکن پرابلم ختم نہیں ہوتی کیوں کہ صرف کتاب لکھ کر اور لوگوں کو مفت کتاب بانٹ کر کچھ نہیں ہوگا صرف کتاب سے یہ قوم نہیں جاگے گی اگر اپنی قوم کی حالت کو بدلنا ہے تو ہمیں اس پر کام کرنا ہوگا اس لیے ارادہ کیا ہوں کہ اس پر کام کروں گا مجھے اس پر محنت کرنی ہوگی، مہم چلانی ہوگی میں نے اپنی قوم کی حالت بدلنے کے لیے پانچ مہم campaign چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اپنی قوم کی حالت بدلنے کے لیے اس قوم میں کرانتی revolution انقلاب لانے کے لیے

پانچ مہم campaign

5MISSION IMPOSSIBLE

ALAMI MANZAR the voice of the(۱) world muslim

دنیا کے مسلمانوں کی آواز

MEDIA

پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، ریڈیو آج سب کے سب بک چکے ہیں۔ اس لیے لوگ اسے prostitute کہتے ہیں کوئی انھیں بازارو کہتا ہے کس کو ہیرو بنانا ہے؟ کس کو زیرو بنانا ہے؟ یہ کام آج میڈیا کرتا ہے جس طرح شادی میں لوگ ویڈیو شوٹنگ والے کو بلاتے ہیں اسی طرح کو

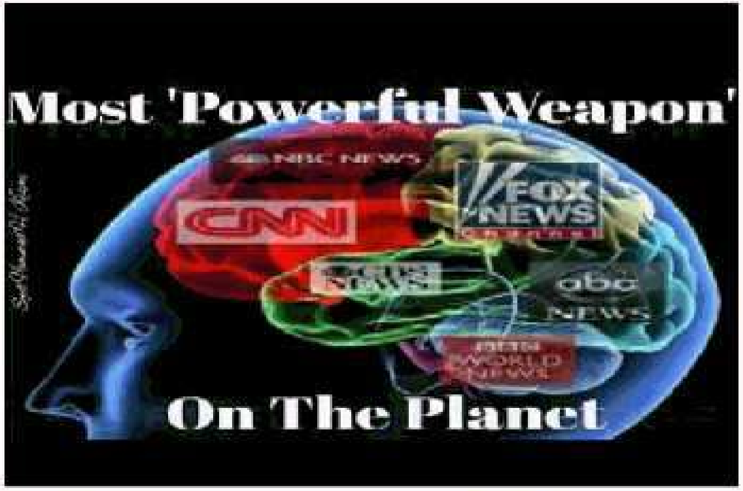
Most 'Powerful Weapon'
NBC NEWS
CNN
FOX NEWS
abc NEWS
BBC WORLD NEWS
On The Planet

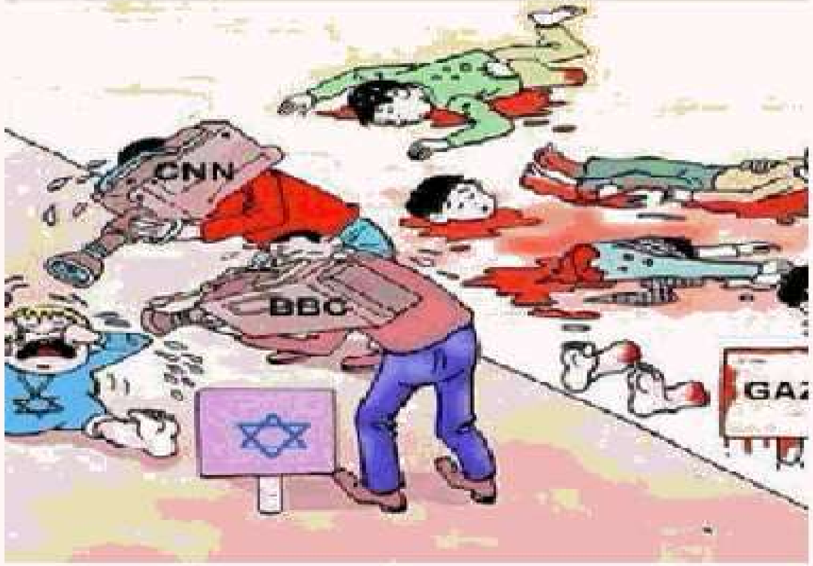

رپورٹ والے سیاست والے، ان کو پیسہ دے کر بلاتے ہیں بازارو عورت کی طرح جو پیسہ دیتا

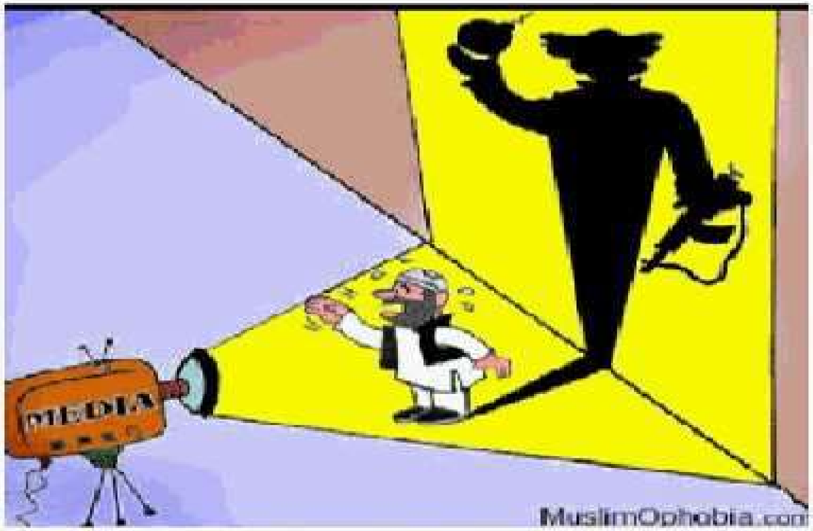

بھی کسی کی
"ملالہ" ہے!

ہے اس کے ساتھ سوتے ہیں، ہمارے ہندوستان کے ٹی وی چینل والے، نیوز والے، شیر بچاؤ کے لیے کئی پروگرام بناتے ہیں، ہندوستان میں شیر کم ہو رہے ہیں، شیر کو مت مارو، ہمارے ہندوستان کے مشہور اداکار سلمان خان ایک کالی ہرن کو مارنے کے کیس میں کئی بار جیل جا چکا ہے، اس پر کیس چل رہا ہے، مگر ہندوستان میں کئی مسلم مر رہے ہیں، دنیا میں ہر روز ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کو

مارا جا رہا ہے، کوئی نیوز چینل اس کو دکھانا ضروری نہیں سمجھتا، سوائے ایک چینل Eٹی وی اُردو چینل، رات دس بجے ایک نیوز آتی ہے عالمی منظر کے علاوہ کسی نیوز چینلوں پر نہیں دکھتا، مگر امریکہ، لندن، اسرائیل کے ایک رپورٹر کو اگر جہادی پکڑ لیتے ہیں تو ہندوستان کے سبھی چینلوں پر دکھایا جاتا ہے، جو BBC, CNN چینل دکھاتا ہے۔ لگ بھگ سبھی چینلوں والے وہی دکھاتے ہیں۔ نریندر مودی کہاں بیٹھتے ہیں، کب اُٹھتے ہیں، کیا کھاتے ہیں، کیا لکھتے ہیں، ایک چائے بیچنے والا ہندوستان کا وزیر اعظم بنتا ہے۔ پورے ہندوستان کو پتہ چلتا ہے، بارک اوبامہ کیا بولتے ہیں، اُن کے ریڈار پر ٹارگیٹ پر کون سا مسلم ملک ہے؟ نئے ٹاپ ٹین جہادی کون ہے؟ ایک کالا آدمی امریکہ کا راشٹر پتی بنتا ہے، یہ سب باتیں بتانے کے لیے دنیا بھر کے چینلوں کے پاس وقت ہے، ان سب باتوں سے ان کی TRP بڑھتی ہے، شاید مسلمانوں کے بارے میں بتانے میں کہ مسلم کیوں مارے جا رہے ہیں، ان کا کوئی فائدہ ہے یا پھر مسلمانوں سے ہمدردی ہی نہیں ہے۔ نریندر مودی اپنی شادی کو بھول گئے اپنی بیوی کو بھول گئے، مگر وزیر اعظم بن گئے، ایسا لگ رہا ہے دوسری شادی ہوگئی ہے ان کا دوسرے ملک جانا کسی ہنی مون سے کم نہیں، ہنی مون کی طرح دکھایا جاتا ہے ہم یہاں گئے تھے اس سے ملے تھے ہم نے یہ کھایا تھا، جس طرح آدمی ہنی مون کی یادیں رکھتا ہے اسی طرح ان کو بتایا جاتا ہے، یہ میڈیا والے نریندر مودی کی بیوی کا سچ بتانے کی ہمت نہیں کرتے اس کا درد کسی ٹی وی چینل نے نہیں دکھایا، اگر میڈیا میں سچائی ہے تو اس کی بیوی کی تکلیف کیوں نہیں دکھائی جاتی ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ میڈیا نریندر مودی کے ساتھ ہے INDIA TV کے رجت شرما جو عام سے برہمن لگتے ہیں، جب بھی bjp یا آر ایس ایس کے کسی نیتا پر مصیبت آتی ہے تب وہ نیتا آپ کو Aap ki adaalat میں ملیں گے۔ یہ عدالت اسے ہیرو بنا دیتی ہے۔ جسے عوام گالی دیتی ہے، کچھ چینل کھلے۔ ہم نریندر مودی کی وکالت کرتے ہیں، ہندوتوا کی وکالت کرتے ہیں۔

اسی طرح آج اگر مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن کوئی ہے، تو وہ میڈیا ہے۔ روزانہ سیریا، عراق، غزہ، فلسطین، افغانستان میں لوگ ان کی وجہ سے مرتے ہیں، اگر یہ سچ دکھاتے تو قوم مسلم دنیا میں ماری نہیں جاتی، جس طرح یہ لوگ کسی فرانس کا حملہ پاکستان کے اسکول کا حملہ کشمیری پنڈت کا درد بتاتے ہیں پاکستانی ہندو کا درد بتاتے ہیں یہ صرف وہی دکھاتے ہیں جس کا ان کو پیسہ ملتا ہے پہلے

لادن، پھر صدام پھر حسنی مبارک پھر معمر قذافی، اب بغدادی میں سمجھتا ہوں سیریا کے مسلمانوں کا قاتل صدر بشار الاسد ہے اگر یہ اپنا استعفیٰ دے دیا ہوتا تو اتنے مسلمان نہیں مرتے اور نہ انھیں اپنا ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑتا امریکہ، ناٹو روس کا کھیل دکھانے میں لگی ہے اور میڈیا گائیں اور بیلوں کو بچانے میں لگی ہے بھارت ماتا کی جے کا گانا گانے میں لگی ہے، آج کل فلم شروع ہونے سے پہلے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے فلم بناتے وقت کسی جانور کو نہیں مارا، مگر اسی فلم کے کردار میں مسلم جانور کی طرح مارے جا رہے ہیں ان کے آگے terrorist کا ٹیگ لگاتے ہیں فلموں نے بھی مسلم کو terrorist بنایا ہے کسی نے کبھی امریکہ کا سچ بتانے کی کوشش نہیں کی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا سچ بتانے کی ہمت نہیں کی گجرات فساد دکھائے جاتے ہیں فلموں میں مگر کوئی اس مسلم چائے والے کی لڑکی کے بارے میں نہیں بتاتا جس کی وجہ سے سب کچھ ہوا ہے یہاں امریکہ کا سچ نہیں دکھایا جاتا جہاں کیڑے مکوڑے کی طرح مسلمان مارے گئے ہیں ان کی TRP ٹی آر پی نریندر مودی وراواہ کو دکھانے میں بڑھتی ہے اور بغدادی کو بدنام کرنے میں کبھی گوانتاناموجیل کا سچ نہیں بتایا کتنا ظلم ہوتا ہے مسلمانوں پر قلم سے لکھنے والے بھی اناپ شناپ لکھتے ہیں اردو چینل پر بھی مجھے آج کل شک ہوتا ہے ای ٹی اردو کا عالمی منظر میں ہمیشہ دیکھتا ہوں آج کل اس کو بھی بی بی سی کی بیماری لگ گئی ہے اس کے ساتھ بی بی سی آگیا ویسے کہنے کو اردو چینل ہے ہمیں لگتا ہے مسلم کا ہوگا مگر ہندو کا چینل ہے، رات میں ٹی وی میں دکھائی گئی نیوز کو دوسرے دن اردو اخبار میں چھاپتے ہیں سوائے دینی باتوں کے سب نیوز TIMES OF INDIA, Hindustan Times, The Hindu کی نقل ہوتی ہے انھوں نے بھی کبھی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا سچ دکھانے کی کوشش نہیں کی ان کے اخبار بھی ISIS کا رونا روتے ہیں، بشار الاسد ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کون ہے؟ روزانہ ایک ہی بات ٹی وی پر چلتی ہے وہ ہے دہشت گرد آتنک وادی۔ مسلم آج ٹی وی دیکھ کر مسلم ہی کو شک کی نظر سے دیکھ رہا ہے، کسی نے بھی سیریا فلسطین کے مسلم سے ذرا سی ہمدردی بتائی، تو اس کو دہشت گرد سمجھا جاتا ہے مجھے یہ کتاب لکھنے کے بعد کئی لوگوں نے دہشت گردی نظر سے دیکھا ہے یہ سب میڈیا کا کمال ہے کہ ایک مسلم بھائی دوسرے مسلم بھائی کو دیکھ کر ڈر رہا ہے، اگر یہ ایمانداری سے اپنا کام کرے تو میرے جیسے عام آدمی کو قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، سارے اخبار ایک جیسا لکھتے ہیں صرف بھاشا زبان الگ ہوتی ہے جس طرح مہاراشٹر

کا اخبار سامنا مسلمانوں کے خلاف لکھتا ہے، اس کا جواب دینے کی بھی ہمت نہیں ہے، ہمارے اردو اخبار میں تو امریکہ کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ جب کہ چند ملکوں کے لیے اپنے ہی بھائیوں پر دہشت گردی کا داغ لگاتے نہیں تھکتے، شرم آنی چاہیے اردو اخبار والے کو اللہ کا شکر ہے آج social media آگیا ہے۔ facebook, whatsapp, twitter ایک عام آدمی کو جرنلسٹ بنا دیا ہے کیمرے ساتھ لے کر گھومتا ہے، سچ کی تصویر نکالتا ہے اور شیئر کرتا ہے آہستہ آہستہ پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا ریڈیو ان کی دکان سوشل میڈیا بند کرے گا میری بددعا ہے ایسی میڈیا کو جنھوں نے میرے مسلم بھائی کو مرتے نہیں دکھایا اور میری قوم کو terrorist بنایا ان کو اللہ نے سزا دی جس طرح ٹیلیفون کی land line ختم ہو گئی ہے، آج کل کوئی لینڈ لائن نہیں لیتا سب موبائل استعمال کرتے ہیں ایک دن ایسا آئے گا، اس جھوٹے چینل کو دیکھنا کوئی پسند نہیں کرے گا اپنے کیبل operator یا dish tv کے پیکیج سے ہٹا دے گا سوشل میڈیا آج کسی انصاف سے کم نہیں ہے دنیا کے مسلمانوں کے لیے کم سے کم، جس نے خود دیکھا وہ تو بتا سکتا ہے کہ اس نے کیا دیکھا؟ پہلے تو وہ بھی نہیں دکھا سکتے تھے، ہماری آواز کو دبا دیا جاتا تھا کہیں دنگے نہیں دکھائے گئے ہے یہ اور بات ہے کہ سوشل میڈیا کے مالک بھی غیروں کے ہیں پتہ نہیں کب تک یہ سہولت مسلم کو ہوگی فی الحال ہم انٹرنیٹ کا پیسہ دیتے ہیں کوئی فری میں ہم پر احسان نہیں کرتا مگر ان کو اس بات کی فکر ہے کہ مسلم کو آج پلیٹ فارم مل گیا ہے اپنی بات رکھنے کا اور اپنی آواز اٹھانے کا مجھے اس کی بات سے تکلیف ہے کہ مسلم اپنے اپنے فرقے یا جماعت کے نام سے آواز اٹھاتا ہے کوئی کوکن کی آواز، اتر دیش کی آواز کوئی سنی کی آواز کسی نے کچھ جو لوگ فیس بک کا استعمال کرتے ہیں ان کو پتہ ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے ہم کو پوری قوم کے لیے آواز اٹھانا چاہیے میں بھی فیس بک پر ہوں، united muslim league, umbrella movement, united muslim league trust, ALAMI MANZAR voice of world muslim YES WE CAN come out be proud as a muslims کے ناموں سے group ہے pages twitter, G+, you tube, whatsapp, imo پر بھی اپنی آواز لوگوں تک پہنچاتا ہوں جو مجھ تک نیوز پہنچتی ہے میں اپنی قوم تک پہنچاتا ہوں، صرف مسلم بن کر مگر اس میں بھی مسلم کے ساتھ یہ لوگ

نا انصافی کر رہے ہیں کچھ سال پہلے پونہ میں ایک مسلم نوجوان کو مارا گیا، کیونکہ اُس نے شیواجی اور بال ٹھاکرے کا فوٹو، فیس بک پر اپلوڈ کیا اتنی سی غلطی کے لیے اُس کو اپنی جان گنوانی پڑی۔ اگر کوئی مسلم سیر و تفریح کے لیے کسی مشہور جگہ پر جا کر فوٹو یا ویڈیو شوٹنگ کرتا ہے تو بھی لوگوں کو تکلیف ہے، اگر کسی وجہ سے پولس کی انکوائری کے دوران اس مسلم کے پاس ویڈیو یا فوٹو ملے، چاہے ہندوستان کی کسی بھی جگہ کی ہو تو بھی اس پر دہشت گردی کا الزام لگا دیا جاتا ہے، ریکی کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں اسامہ بن لادن کا فوٹو آ جائے تو پولس والے اس پر بھی دہشت گردی کا الزام لگا دیتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے موبائل میں کیمرے کے اندر کوئی یادگار فوٹو بھی نہیں رکھ سکتا، نہ اپنے گھر میں کسی کا فوٹو رکھ سکتے ہیں، کہیں نہ کہیں ہماری آزادی کو بھی چھینا جا رہا ہے۔

آج کل مسلم کے اکاؤنٹ بند کرنے لگے ہیں ISIS کے نام پر پچھلے دنوں کئی مسلم کے twitter کے اکاؤنٹ بند کیے گئے ہیں، آر ایس ایس والے کھلے عام facebook پر مسلمانوں کو مارنے کی ویڈیو بنا کر لوگوں کو بتاتے ہیں، کھلے عام کہتے ہیں مسلمانوں کو مارو ان پر کاروائی نہیں ہوتی اور ہمارے اکاؤنٹ بند کرنے کی سازشیں ہوتی ہیں۔ شاید تھوڑے دنوں بعد پاسپورٹ کی طرح فیس بک بھی پولیس ریکارڈ چیک کر سکتی ہے اور مسلم کو استعمال سے روک سکتی ہے جب تک یہ پلیٹ فارم ہمارے پاس ہے تب تک مسلم کا فائدہ ہے ورنہ شاید مسلم کو اپنا sitelite آسمان میں چھوڑنا پڑے گا اور اپنا مسلم بک Muslim Book بنانا پڑے گا، فیس بک کی طرح یا ایماندار میڈیا یا مسلم کے لیے بنانا ہوگا، جو مسلم کے نام سے چلے، اگر اللہ نے مجھے وہ مقام دیا تو انشا اللہ Alami

Manzar چینل کھولوں گا اور آپ لوگوں نے ساتھ دیا تو ایک دن ہمارا sitelite آسمان میں ہوگا اس کے لیے مسلمانوں کو ایک چھتری کے نیچے آنا ہوگا۔

Facebook Ban
Over Muslim Comments

سب یہ کہتے ہیں کہ آتنک واد، دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا پھر اس کا جواب مسلم سے ہی کیوں مانگتے ہیں۔ دنیا کے میڈیا والے کو بھی ٹی وی میں دہشت گردی کے بارے میں بات کرنا ہے تو مسلم ہی کیوں چاہیے، اگر اس کا تعلق اسلام سے نہیں ہے تو مسلم اس بحث میں ٹی وی میں صفائی دینے کیوں جاتے ہیں؟ کیوں یہ بتانے کی کوشش ہوتی ہے؟ شیعہ اور صوفی درگاہ والے دہشت گرد نہیں ہے اور سلفی وہابی دہشت گرد ہے کیوں censer board کی طرح certificate ملتا ہے جو ہمارے مسجدوں پر لگایا جاتا ہے کہ صوفی اور شیعہ دہشت گرد نہیں ہے ڈاکٹر ذاکر نائیک ہمیشہ کہتے ہیں کے صرف ایک اللہ سے مانگنا چاہیے میرا کہنا ہے ایک اللہ سے مانگیں۔ الگ الگ مسجد کیوں الگ الگ پلیٹ فارم سے کیوں ڈاکٹر ذاکر نائیک، مولانا مدنی صاحب ایک ٹی وی شو میں شارخ خان سوہا علی خان کبیر خان دلی کے نجیب جنگ اور دیگر مذہب کے لوگوں کے ساتھ تھا ایک NDTV کے بلانے سے اس پروگرام کی ہوسٹ برکھا دت کے بلانے پر جا سکتے ہیں، لیکن اگر میں ان سے کہوں گا کہ ایک اجتماع میں ایک پنڈال کے نیچے آ کر بیان دو تو نہیں آئیں گے۔

جو مسلم ٹی وی میں جاتے ہیں، انھوں نے بھی مسلم کو دہشت گرد بنایا ہے ہمارے قوم کے دشمن ہمارے لوگ بھی ہے ورنہ جن کو ہم دشمن سمجھ کر ان پر تلوار اٹھا رہے ہیں، ان کے لیے تو خنجر ہی کافی ہے تلواریں میان سے باہر نکالنے کی ضرورت نہیں ہے اگر ایک میان میں ایک تلوار رکھی جاتی ہے، جب کہ فرقوں کی وجہ سے ہم ایک مسجد میں دو تین فرقے چلانے کی کوشش کر رہے ہیں ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں اسی طرح ایک مذہب کے 73 حصے نہیں ہو سکتے۔ آج سے کئی سال پہلے دلی کے بٹلہ ہاؤس میں انکاؤنٹر ہوا، پولس والے نے شک کی بنا پر یوپی کے اعظم گڑھ سے ۱۶ مسلم بچوں کو اٹھایا تھا، پولس والوں نے دہشت کا ماحول پیدا کیا تھا، مسلم نوجوانوں کا گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا تھا۔ اعظم گڑھ کے سبھی مسلمان ایک ہو گئے، ٹرین بک کرائی گئی، سبھی فرقے کے لوگ دلی چلے گئے، دھرنا پر ورشن کیا، لوگوں کو ایک ہو کر اپنی طاقت بتائی۔

آج اعظم گڑھ میں پہلے جیسا دہشت کا ماحول نہیں ہے، پولس والے کسی کو اٹھانے سے پہلے

سوچتے ہیں، ایسے ہی ایکتا کی آج ہماری قوم کو ضرورت ہے، جس طرح ہم اعظم گڑھ میں ایک ہوئے کچھ دنوں کے لیے ہی سہی اُن لوگوں کو تو پتہ چلا کہ ہم ایک ہو سکتے ہیں، تو پھر کچھ دنوں کے لیے کیوں؟ ہمیشہ کے لیے کیوں نہیں؟ کیا ایک ہونے کے لیے مسلم نوجوانوں کا انکاؤنٹر ہونا ضروری ہے؟ ان سب باتوں کا ہم انتظار کیوں کرتے ہیں؟ کیا وقت سے پہلے ہم نہیں سدھر سکتے؟

کیا اعظم گڑھ کے مسلمانوں کی طرح پورے ہندوستان کے مسلمان ایک نہیں ہو سکتے؟ اعظم گڑھ میں شیعہ، سنی، اہل حدیث اور تبلیغی جماعت، بریلوی، والے بھی فرقے کے لوگ ایک ہو کر ٹرینیں بک کرا کے لکھنؤ گئے، لکھنؤ میں دھرنا پردرشن کیا، دلی گئے، دلی میں دھرنا پردرشن کیا، ہر سال بٹلہ ہاؤس کی برسی منانے جاتے ہیں۔ یہ بات اور ہے کہ میڈیا نیوز چینل والے ان کو نہیں دکھاتے۔ کیوں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے پاس اپنا ذاتی نیوز چینل نہیں ہے۔ جو چینل ہے ای ٹی وی اردو وہ انڈیا کے گورنمنٹ کے اندر میں آتا ہے، جو کھل کر مسلمانوں کی بات نہیں رکھ سکتا۔ میرے خیال سے مسلمانوں کا ہندوستان میں ایک نجی نیوز چینل ہونا چاہیے، تاکہ ہم اعظم گڑھ جیسے اور بھی معاملوں کو ٹی وی کے ذریعے دکھا سکتے ہیں جس طرح ہندوستان کے باقی نجی چینل والے کھل کر کئی مدوں پر اپنی بات رکھتے ہیں جن میں سُودرشن (Sudarshan) چینل والے بھی ہیں۔

اپنا نیوز چینل ہم بنائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ ہم اپنی ویب سائٹ (website) بھی کھولیں گے۔ جس کے ذریعہ ہم مسلمانوں کے مسائل کو نیوز میں ڈالیں گے۔ انڈیا کے کسی بھی کونے میں ایک بھی مسلم کے ساتھ ناانصافی، ظلم ہوا یا پھر بے گناہ مارا جاتا ہے، تو پورے ہندوستان کے مسلمانوں کو معلوم پڑے گا۔ ہندوستان کے ہر تعلقے کے یا ہرڈسٹ کے آفس میں جتنے بھی انڈیا کے ذمہ دار لوگ ہوں گے ان لوگوں کے فون نمبر اس ٹرسٹ کے آفس میں ہوں گے۔ میں بھی اپنی کتاب کے ذریعے مسلمانوں کی آواز اٹھاتا رہوں گا اور جہاں تک میری پہنچ ہے جیسے میں social media کا استعمال کرتا ہوں جو آج میرے بس میں ہے آگے اگر اللہ نے اس مقام تک پہنچایا تو انشاءاللہ خود کا نیوز چینل، خود کی ویب سائٹ، ریڈیو، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور جو بھی دنیا میں چیزیں ہیں، جو مجھے اپنی آواز اپنی قوم تک پہنچانے میں مدد کریں گی ان سب چیزوں کا استعمال کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

UNITED MUSLIM LEAGUE TRUST(2)

UNITED
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
MUSLIMS LEAGUE
TRUST

اس ٹرسٹ کی منشا، اپنی قوم کو مالی حالت سے مضبوط کرنا ہے، اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے میں ان کی ہر لحاظ سے مدد کرنا، سبھی جماعتوں کو ایک کرنا، نسل پرستی سے لوگوں کو بچانا، تاکہ صرف کونی یا میمن یا کسی اور جماعت کا نام استعمال نہ ہو اور یہ ٹرسٹ پوری قوم کی فکر کرے۔ UNITED MUSLIM LEAGUE TRUST یہ میری چھتری کا ڈنڈا ہے، کسی بلڈنگ کو بنا ستون کے کھڑا نہیں کیا جا سکتا اسی طرح یہ ہماری چھتری کا ستون ہے یہ نہیں تو چھتری بن ہی نہیں سکتی اگر یہ ستون مضبوط ہے تو ہم مضبوط ورنہ یہ کمزور ہے تو ہماری چھتری ہماری حفاظت نہیں کر سکتی، اس لیے میرا نعرہ ہے we strong Islam Strong ہم اگر مالی حالت سے مضبوط رہیں گے تو اسلام کے ماننے والے بھی دنیا میں مضبوط رہیں گے، کسی کے سامنے کسی بھی اعتبار سے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ پڑے گی، اس ٹرسٹ کا مقصد ہی یہی ہے۔

میرے بچوں کی طرح میری قوم کے ایسے کئی بچے ہیں، جنہیں اچھی تعلیم کی پرابلم ہے کیوں کہ ان کے پاس انگلش میڈیم یا اچھی اسکولوں میں ڈالنے کے لیے پیسے نہیں ہوتے، پیسوں کی کمی کی وجہ سے ہمارے بچے نہ اونچی تعلیم لے پاتے ہیں، نہ ڈاکٹر بن پاتے ہیں، نہ انجینئر بن پاتے ہیں، نہ وکیل۔ جتنے بھی بڑے عہدے ہیں، ان میں ہماری قوم کے بچے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ نہ ہماری قوم کے پاس خود کے ہاسپٹلس کھولنے کے لیے پیسے ہیں، نہ میڈیکل کالج کھولنے کے پیسے ہیں، ساری باتیں آ کر پیسوں پر اٹک جاتی ہیں۔

مسجدوں کے امام کو اچھی تنخواہ بھی ہم نہیں دے پاتے ہیں، ریزرویشن reservation تو مسلمانوں کو ہندوستان میں ملتا نہیں اب جو لوگ مولانا ہیں helpers, drivers, electrician, salesman, storekeeper, cleaner, welder, mechanic, delivery boy ایسے اور بھی لوگ ہیں، جن کی تنخواہ 20000 ہیں ہزار تک ہے جن کو آج اچھی اسکول میں بچوں کو ڈالنے کیلئے پیسے نہیں ہیں تو یہ لوگ اپنے بچوں کو doctor, engineer, IS, IPS اونچے عہدے پر افسر بننے کے لیے 200000 ہیں لاکھ کہاں سے لائیں گے، کیسے ہماری قوم کے بچے آگے بڑھیں گے، اس لیے میں ٹرسٹ کی بات

اس شہر میں مزدور جیسا کوئی در بدر نہیں
جس نے سب کے گھر بنائے اسکا کوئی گھر نہیں

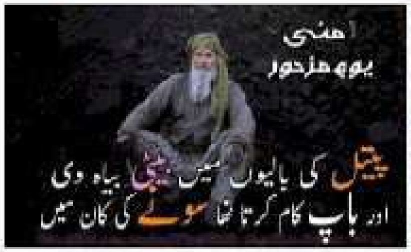
1 مئی
یوم مزدور
پیتل کی بالیوں میں بیٹی بیاہ دی
اور باپ کام کرتا تھا سونے کی کان میں

کرتا ہوں اور اتنے بڑے پیمانے پر کوئی بھی شخص ہندوستان یا کسی دوسرے ممالک میں یہ کام ٹرسٹ نہیں کرتی جس طرح کی ٹرسٹ کی میں بات کرتا ہوں ہر محلہ ہر گاؤں میں ایک ڈاکٹر اور جتنے بھی بڑے عہدے ہیں، مسلم بچوں کو ان عہدوں کے لائق بنانا ہے، اس لیے ہمیں ہر آدمی کی اپنے جیب سے پیسے مطلوب ہیں تب یہ قوم آگے بڑھے گی بنا حکومت کے سہارے سے کام کرنا ہے۔ اس ٹرسٹ کا مقصد یہی ہے۔ مسجدوں کے امام کو اچھی تنخواہ بھی ہم نہیں دے پاتے جس مسجد کی آمدنی کے ذرائع ہیں، اور کو جگہ دی ہے کسی نے بینر لگانے کی جگہ دی ہے اس کا پیسہ اس مسجد کو ملتا ہے، جس سے امام موذن کی تنخواہ دیتے ہیں مگر جن گاؤں محلوں کے لوگوں کے پاس یہ نہیں ہے ان کو امام وموذن کی تنخواہ دینا مشکل ہے ان کا کیا۔ کروڑوں روپے کی مسجدیں بھی ہیں، مگر اسی مسجد کے امام کا کمرہ خستہ حالت میں ہوتا ہے

ایسا ہی کچھ حال میرے گاؤں کا بھی تھا، صرف بارہ گھر ہونے کی وجہ سے مولانا کو تنخواہ نہیں دے پاتے تھے، اس سے پہلے میں نے اس کتاب میں لکھا ہے، میں نے پلان کیا تھا جو بھی

گاؤں کا آدمی فورین میں کام کرتا ہے یا انڈیا میں دس ہزار سے زیادہ کماتا ہے وہ سب اپنی مرضی سے مولانا کے لیے پیسے دیں گے۔ ہم نے بینک اکاؤنٹ کھولا، تین لوگوں کا جوائنٹ اکاؤنٹ کھولا، یہ تین لوگوں کو ہر مہینے ہر سال دوسرے لوگوں کو یاد دلانے کو کہا کہ ہر مہینے ہر سال آپ کو اس اکاؤنٹ میں پیسے دینے ہیں۔ لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے حساب سے لوگوں نے پیسے دینا شروع کیا، ہم لوگوں کے پاس اچھی خاصی رقم جمع ہوگئی، مولانا کی تنخواہ کا پرابلم ختم ہوگیا۔ ہندوستان میں ہماری آبادی کم ہے، ہم تعداد میں کم ہیں، ہم لوگوں کے لیے زیادہ گورنمنٹ جاب نہیں ہے، اس لیے ہم لوگ اپنا دیش چھوڑ کر دوسرے دیشوں میں روزی روٹی کے لیے جاتے ہیں۔ کچھ مسلم انڈیا میں بزنس والے بھی ہیں، کچھ لوگ اچھے عہدے پر بھی ہیں، کچھ فلم اسٹار نام کے مسلمان ہی سہی لیکن کروڑ پتی ہیں، اگر مسلمانوں کے گھر کا جائزہ لیا جائے تو کوئی بھی باہر سے آنے والا دیکھ کر یہ سوچے گا کہ بہت پیسہ والا ہے ان لوگوں کے پاس بہت پیسے والے ہیں، مسجدیں بھی ماشاءاللہ ہیں، آج کی مسجدوں کو دیکھا جائے تو کروڑوں روپے مسجدوں پر ختم ہوتے ہیں، ممبئی جیسے بڑے شہر میں عید میلادالنبی کا جو جلوس نکلتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ممبئی جیسے شہر اور باقی بڑے شہروں کا حساب لگایا جائے تو کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں عید میلاد کا جشن منانے کے لیے۔ آج شادیوں میں لاکھوں روپے دکھاوے کے نام پر خرچ کیے جا رہے ہیں جو جتنا بڑا شادی کا ہال بک کریگا، جتنے زیادہ پکوان (Item) رکھے گا، کوئی دس آئٹم کوئی بیس طرح کے آئٹم رکھتا ہے اپنا رسوخ، اپنے آپ کو اونچا اور دولت مند دکھانے کے لئے شادیوں میں فضول خرچی کرتا ہے۔ اس سے اسکی شان بڑھ جاتی ہے۔ مگر آج ہمارے قوم کی حالت پر ایسے پیسے والوں کو رحم نہیں آتا، آج ہمارے قوم کے کئی مسائل ہیں جن کے لئے پیسے کی ضرورت ہے۔ اللہ ان رئیس زادوں کو قوم کی حالت سمجھنے کی توفیق دے۔ ہمارے اجتماعات ہوتے ہیں، تین دن کے اجتماع میں لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، اجتماع میں پنڈال بنانے کے لیے سول انجینئر کی ضرورت ہوتی ہے، ہاسپٹل ہوتے ہیں، دوائیوں کا انتظام ہوتا ہے، ایمبولنس کا انتظام ہوتا ہے، آگ بجھانے کا انتظام ہوتا ہے، پانی کا بڑے پیمانے پر انتظام ہوتا ہے، تین دن کے لیے کئی کنویں کھودے جاتے ہیں، بڑے بڑے جنریٹر ہوتے ہیں جن سے لائٹ کا انتظام ہوتا ہے، ٹوائلیٹ کا انتظام کرتے ہیں، ٹرافک کنٹرول کا انتظام کرتے ہیں، کتنے اچھے سسٹم سے گاڑیوں کی

پارکنگ کا انتظام ہوتا ہے۔ بہت ہی بڑی تعداد میں لوگوں کے کھانے کا انتظام ہوتا ہے، جو بہت ہی کم پیسے میں ہوتا ہے، بیس سے پچیس روپے کے کوپن میں آدمی پیٹ بھر کھالیتا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ تین دن کے اجتماع کے لیے ہماری قوم کے لوگ سب کچھ کر سکتے ہیں، تو کیا ڈاکٹر کی ضرورت، ہاسپٹل کی ضرورت، ایمبولنس کی ضرورت، سول انجینئر کی ضرورت یا جتنی بھی چیزوں کا میں نے ذکر کیا، ان کی ضرورت ہماری قوم کو صرف تین دنوں کے لیے ہے؟ مہنگی گاڑیاں ہمارے پاس ہیں مگر کوئی اپنی قوم کے لیے ایمبولنس کے بارے میں نہیں سوچتا۔ قوالی میں جانے قوالی میں اڑانے عید کے دن سلمان خان کی فلم دیکھنے کے لیے پیسے ہیں، مگر مولانا کو دینے پیسہ نہیں ہے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم اتنی ساری چیزیں کرتے ہیں، تو ہم لوگ بہت کچھ کر سکتے ہیں اور جتنی بھی بات میں نے اوپر لکھی یہ ہم اپنے جیب کے پیسے سے کرتے ہیں، گورنمنٹ ہمیں ان چیزوں کے لیے پیسے نہیں دیتی، اس کے باوجود بھی ہم کرتے ہیں تو پھر مائنریٹی یا الپ سنکھیا کا رونا کیوں روتے ہیں؟ کیوں ہم سوچتے ہیں، کہ ہم کم تعداد میں ہیں؟ میں پوچھتا ہوں انڈیا میں کرسچن کتنے ہیں؟ ہم سے بہت ہی کم تعداد میں ہیں، مگر ان کی جگہ جگہ پر بڑی اسکولس ہیں میں جہاں رہتا ہوں وہاں عیسائی کے 100 گھر بھی نہیں ہیں، مگر ان کی سب سے بڑی اسکول ہے میرا بچہ بھی اسی اسکول میں جاتا ہے مگر مسلمانوں کی آبادی اس سے زیادہ ہے، مگر ہماری اسکول نہیں ہے اردو اسکول ہے جس کی حالت خستہ ہے اور اکثر اسکول میں جو غریب بچے ہیں، وہ انگلش میڈیم کا خرچہ نہیں اٹھا سکتے یا پھر جو لوگ لڑکیوں کو زیادہ نہیں پڑھانا چاہتے ایسے بچے آپ کو اردو اسکول میں ملتے ہیں۔ بڑے بڑے چرچ ہیں، ان کے لیے بھی ہاسپٹل ہیں تو ان لوگوں کے پاس پیسہ کہاں سے آتا ہے؟ ان کی قوم کے لوگ اٹلی سے اور بھی کئی دیشوں سے ان کے لیے پیسے بھیجتے ہیں اور یہ لوگ خود بھی دیتے ہیں۔ ان کے اپنے ٹرسٹ ہیں جن کے ذریعے ان کے سب کام ہوتے ہیں۔ سندھی بٹوارے کے وقت پاکستان سے اپنے ساتھ کچھ نہیں لائے، خالی ہاتھ ہندستان میں آئے تھے آج مسلم سے لاکھ درجے اچھے حالات میں ہیں، ہندستان میں یہ سندھی لوگ اپنے دوسرے بھائی کی پیسوں سے مدد کرتے ہیں اسی طرح جین مذہب کے لوگ بھی بہتر حالات میں ہیں یہ بھی ہم سے کم تعداد میں ہیں، ان میں بھی ایک بھائی دوسرے بھائی کی پیسوں کی مدد کرتا ہے۔

ہندوستان میں **پارسی** لوگ بھی بہت تعداد میں ہیں، ایک فی صد بھی نہیں ہیں۔ اس کے باوجود بھی کئی کروڑپتی لوگ پارسی ہیں۔ جن میں سب سے بڑا نام رتن ٹاٹا کا ہے۔ پریتی زنٹا کا x-boyfriend نیس واڈیا Godrej کمپنی کا مالک بھی پارسی ہے۔۔ کوئی بھی پارسی آپ کو غریب نہیں ملے گا۔ بلکہ یوں کہو کہ tata ٹاٹا انڈیا کی 20% سے 30% آبادی کو روزگار دیتا ہے۔ ان کے پاس پیسہ کہاں سے آیا۔ پارسیوں کو ہر چیز کی سہولت ہندوستان میں ہے۔ ان لوگوں کا بھی ہر آدمی اپنی جیب سے پیسہ ٹرسٹ میں ڈالتا ہے۔ ان پارسی لوگوں کی ممبئی، قلابہ میں بہت بڑی واڈیا Trust ہے۔ ایسے ٹرسٹ کے ذریعے یہ لوگ اپنی قوم کا بھلا کرتے ہیں۔

دنیا میں **یہودی** صرف 0.2% ہیں۔ اس کے باوجود وہ لوگ دنیا پر راج کرنے کا سپنا دیکھتے ہیں۔ دنیا کے چھ بڑے مذاہب میں یہودی سب سے کم تعداد میں ہیں۔ لیکن دنیا میں سب سے زیادہ مالدار اور پیسے والے یہودی لوگ ہیں۔ ان کا اپنا صرف ایک ہی دیش ہے، اسرائیل۔ اس کے بعد یہ لوگ امریکہ میں پائے جاتے ہیں۔ باقی کچھ ملکوں میں نہیں کے برابر ہیں۔ ان کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آیا۔ ان کا بھی ہر آدمی اپنی قوم کے لئے پیسہ دیتا ہے۔ ان کے بھی اپنے ٹرسٹ ہیں۔ بڑی بڑی کمپنیاں ہیں۔ تقریباً امریکہ میں انہی لوگوں کی کمپنیاں زیادہ ہیں اور انھیں لوگوں کی امریکہ میں چلتی ہے۔ دنیا میں صرف ایک ملک ہے مگر دنیا کے 195 دیشوں پر حکومت کرنے کا سپنا دیکھ رہا ہے۔ 195 دیشوں میں کسی کی ہمت نہیں ہوئی ان پر حکومت کرنے کی یا انہیں ختم کرنے کی۔ اس سے بڑی مثال کم تعداد والوں کی ہو ہی نہیں سکتی۔

ہمارے مسلمانوں میں ایک چھوٹا فرقہ ہے، جسے ہم داؤدی بوہری یا بوہری مسلم کہتے ہیں، میں سمجھتا ہوں یہ لوگ بہت ہی کم تعداد میں ہیں مگر آج جو کچھ ان کے پاس ہے مسلمانوں کے کسی اور فرقے کے پاس نہیں ہے۔ ممبئی کا سیفی ہاسپٹل انڈیا کے سب سے اچھے ہاسپٹلس میں شامل ہوتا ہے، سیفی ایمبولنس ہے، ہر قسم کی سہولت ان بوہری مسلم کے پاس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو کسی کے پاس ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ ہر آدمی ایمانداری سے ان کے ٹرسٹ میں پیسہ جمع کرتا ہے، ان لوگوں میں آپس میں اتفاق ہے، یہی سب سے بڑی وجہ ہے جو یہ لوگ دُنیاوی اعتبار سے کامیاب ہیں۔

مسلمانوں میں ایک اور فرقہ ہے جو ان سے بھی چھوٹا ہے، بوہری سے بھی کم تعداد میں ہیں، جسے ہم اسماعیلی نظاری یا آغا خانی خوجہ کہتے ہیں۔ ان کا بھی ممبئی میں اسماعیلیہ ہاسپٹل ہے، ان کا بھی سسٹم ایسا ہی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے زیادہ تر لوگ یو کے اور امریکہ میں ہیں، اور وہ لوگ پیسے وہاں سے بھیجتے ہیں، مگر ان لوگوں میں ایک سسٹم ہے، جو امیر ہے (پیسے والا) وہ اپنے گھر سے بنے ہوئے کھانے کا ڈبہ مسجد یا جماعت خانے میں بھیجتا ہے، اس ڈبے کو بہت ہی کم پیسوں میں بیچا جاتا ہے، انہی کے لوگوں کے لیے مثال کے طور پر ڈبے کا دام سو روپے ہیں تو اس کو پچاس میں بیچتے ہیں، وہ پچاس روپے ان کی ٹرسٹ میں چلے جاتے ہیں، جنھوں نے یہ کھانا کھایا انکے پچاس روپے کا فائدہ ہو گیا، ان کو گھر کا کھانا مل گیا اور وہ پچاس روپے ٹرسٹ میں چلے گئے۔ یہ بھی ایک طریقہ ہے جس طریقے سے لوگ نیکی بھی کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کا فائدہ بھی کرتے ہیں، یہ لوگ بھی مالی حالت سے کافی اچھے ہیں تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم سے کم تعداد میں لوگ ہیں وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے ہیں، بنا کسی کے سہارے تو ہم کیوں نہیں؟ اس لیے میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم سب باقی مسلمان بوہری اور خوجہ کی طرح سوچتے، ہم اپنی ٹرسٹ کھولتے، ہر آدمی جو انڈیا میں یا انڈیا سے باہر کام کرتا ہے، چاہے وہ بزنس کرتا ہو، یا پھر کوئی اور کام اس ٹرسٹ میں پیسہ دے۔

ہم ایک ٹرسٹ کھولتے ہیں جسے **یونائیٹڈ مسلم لیگ** ٹرسٹ نام دیتے ہیں میں جو united mulim league trust کی بات کر رہا ہوں، یہ کوئی عام ٹرسٹ کی طرح نہیں ہے۔ یہ ایک NGO کی طرح بھی نہیں ہے، جو ہر جماعت یا فرقے کی ہوتی ہے اور ہمارے قوم کے لوگوں کی صرف ہندوستانی ہزاروں ٹرسٹیں ملیں گی۔ مگر یہ سب جماعتوں جیسے کوکنی، میمن یا فرقوں یا ریاست کے نام سے ہے جو اپنے اپنے حساب سے اپنی جماعت، فرقے یا ریاست کے مسلمانوں کے لیے کام کرتے ہیں۔ میں جس united muslim league trust کی بات کر رہا ہوں پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک چھتری کے نیچے لانے کی بات کر رہا ہوں یونائیٹڈ united کا مطلب ہے بہت سارے لوگ مل کر ایک ہوتے ہیں، جیسے United kingdom, united state of Ameria اسی طرح میں united لفظ کے ساتھ 73 فرقوں کو ایک چھتری کے نیچے لانا چاہتا ہوں۔ یونائیٹڈ united کرنا چاہتا ہوں۔ مسلم Muslim کا مطلب ہے، صرف مسلم جو اپنے

آپ کو صرف مسلم کہتے ہیں کسی فرقے کا نام اپنے آگے نہیں جوڑتے۔ سب کی مسجد میں جاتے ہیں، سب کو مسلم سمجھ کر سب کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں۔ اذان ہونے پر یہ نہیں دیکھتے کہ مسجد ہری، یا پیلی یا سفید ہے۔ مسجد سمجھ کر اللہ کے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ لیگ league کا مطلب ہے جماعت مسلم جماعتوں میں بٹے ہیں، کوکنی، میمن، ملباری، مدراسی، جتنی بھی جماعت مسلمانوں کے اندر پائے جاتے ہیں، ان سب کو ایک چھتری کے نیچے لانا، بھی سیاسی پارٹی کے مسلم لیگ بھی ٹرسٹ کو ایک کرنا میرا مقصد ہے۔ تو یہ ہوا یونائیٹڈ مسلم لیگ۔ United msulim league کا مطلب ہمارے ہندوستان میں ایک سیاسی پارٹی ہوا کرتی تھی جس کا نام مسلم لیگ Muslim league تھا۔ میرا اس سیاسی پارٹی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اور نہ ہی اب ہے۔ مجھے اس نام میں دلچسپی اس لیے ہے کہ اس نام کے نیچے شیعہ اور سنی ایک تھے۔ محمد علی جناح شیعہ مسلم تھے، میں اسی نام کے ساتھ مسلمانوں کو جوڑنا چاہتا ہوں۔، سیاست صرف 5 سال کی بارش ہے، بعد میں سوکھا پڑتا ہے اور اس بارش کے کچھ بوندیں مسلمانوں پر پڑتے ہیں، پوری بارش کا فائدہ ہمیں نہیں ہوتا، لیکن یونائیٹڈ مسلم لیگ کسی ایک سیاسی پارٹی کو ایک جٹ ہو کر اپنی شرطوں پر ووٹ دے گی، جس جگہ ہم تعداد میں زیادہ ہیں، وہاں ہم اپنا یونائیٹڈ مسلم لیگ کا آدمی یا عورت کو اتاریں گے، آج تک مسلمانوں کا استعمال سیاسی پارٹی کرتی آرہی ہے۔ یونائیٹڈ مسلم لیگ ان سیاسی پارٹی کا استعمال مسلمانوں کے بھلے کے لیے کرے گی۔ مگر پوری طرح ان پر منحصر رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ صرف First aid kit دوا کی ڈبیا ہے، جو صرف مرہم پٹی کا کام کرتی ہے، مکمل علاج نہیں، مکمل علاج کے لیے ہمیں ڈاکٹر بننا پڑے گا۔ ہمیں اپنے ذاتی اسپتال کھولنے ہوں گے۔ اس لیے میں نے ٹرسٹ Trust کا نام جوڑ دیا۔ ویسے تو ٹرسٹ کا مطلب ہوتا ہے بھروسہ۔

مگر یہ نام آج کل NGO والے زیادہ استعمال کرتے ہیں، جسے Non government organisation کہتے ہیں، جو حکومت کا بنا سہارا لیے، اپنے دم پر اپنی جماعت والوں کا، فرقوں کا بھلا کرتے ہیں۔ میں بھی اسی طرح کی NGO کی بات کرتا ہوں مگر بھی مسلمانوں کے لیے، سبھی فرقوں کے لیے، سبھی جماعتوں کے لیے کام کرے گی۔ جس میں ہر مسلمان پیسے دے گا۔ جس طرح ہم حکومت کو ہر چیز کا ٹیکس دیتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کا، روٹی کپڑا

اور مکان، گاڑی، سواری، روڈ پر چلنے کا ٹیکس ہوا میں اڑنے کا، پانی پر چلنے کا بھی ٹیکس۔ غرض یہ کہ ہر چیز کا۔ جسے پانی پٹی کہتے ہیں۔ گھر پٹی زمین کا بھی ٹیکس بھرتے ہیں۔ ہمارے اس ٹیکس کے پیسوں سے حکومت چلتی ہے۔ ہمارے اسی پیسوں سے سرکاری نوکر فوجی اور نیتاؤں کو تنخواہ ملتی ہے۔ جس طرح کسی کی شادی ہوتی ہے، دلہا نئے کپڑے سلاتا ہے پھر Honey moon منانے جاتا ہے اور شادی کے کچھ دن بعد اسے دال آٹے کا بھاؤ معلوم پڑتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی، ہمارے پیسوں سے سیاست کی کرسی سے شادی کرتے ہیں، مہنگا سوٹ سلاتے ہیں، پھر honey moon منانے دوسرے ممالک جاتے ہیں۔

دیش میں اتنی مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے کہ لوگوں کو دال کا بھاؤ پتہ چلتا ہے۔ یہ سب ہوتا ہے ہمارے پیسوں سے جب ہم ان سب کے لیے ٹیکس دیتے ہیں تو کیا اپنی قوم کے لیے ٹیکس نہیں دے سکتے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے گاؤں میں میرے گھر کے پیچھے ایک کنواں ہے، جو میرے پر دادا نے بنایا تھا جس کا پانی ہم آج بھی استعمال کرتے ہیں، اگر میرے دادا اس وقت یہ سوچتے کہ صرف میرے خاندان کی ضرورت کے لیے پانی کا انتظام کرنا ہے، کنواں کھودنے کی کیا ضرورت تھی، دوسرے کنویں سے بھی کام کیا جا سکتا تھا میرے گاؤں میں اور بھی کنوے تھے جو ہندو کے تھے۔ اگر میرے پر دادا وہ کنواں نہیں بناتے تو آج بھی ہم دوسرے کے کنویں سے پانی بھرتے، لیکن آج ہمارے پاس خود کا کنواں ہے، جہاں ہم نے اپنی موٹر لگائی ہے، آج آسانی سے ہمارے گھر پانی آتا ہے، میں ایک ایسا کنواں بنانے کی بات کرتا ہوں اس Trust کے ذریعے جس کا مطلب ہے بھروسہ تو ہم اس ٹرسٹ کے ذریعے اپنی قوم کو بھروسہ دلائیں گے کہ آپ کو دوسرے کے کنویں پر جانے کی ضرورت نہیں ہے، دوسرے کے پاس ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور آپ کو قلی بننے کی بھی ضرورت نہیں، آپ آفیسر بنو اور اگر آپ کے نام کے آگے اگر محمد ہے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو کسی کے گھر میں واپسی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ جو کھانا چاہتے ہو آپ کھا سکتے ہو، آپ کی عورتوں کے میز نہیں ہوں گے۔ آپ کے لیے اپنی اسکول کھولے جائیں گے۔ آپ کے اپنے اسپتال ہوں گے۔ ان سب باتوں کا بھروسہ دلانا ہے۔ ہماری آنے والی نسلوں کو، اسی کا نام Trust ہے۔

مگر Trust can not run without fund جس طرح ہم ہر جمعہ کی نماز میں تھیلی لے کر مسجد میں سب کے پاس جاتے ہیں اور سب اس میں اپنی حیثیت کے حساب سے پیسے دیتے ہیں، یہ ایک ٹیکس کی طرح ہے جو ہم اپنی خوشی سے دیتے ہیں، جس سے ہماری مسجد کے اخراجات پورے ہوتے ہیں، اسی طرح ہم سب کے گھروں میں جا کر اپنی قوم کے لیے پیسے مانگیں گے تو یہ ہوا ٹرسٹ کا مطلب جو بنا حکومت کے مدد سے چلے گی۔

United muslim league کا کام استعمال ہم سیاست والوں سے اپنی بات منوانے کے لیے کریں گے اور Trust کا استعمال ہم بنا حکومت کی مدد سے کریں گے۔ دونوں طرف سے ہم مضبوط رہیں گے۔ جس کو ہم الیکشن میں سپورٹ کریں گے، اگر وہ ہار بھی گئی یا جیت کر بھی دھوکہ دیا تو ہمیں کوئی زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ ہم اپنے پیروں پر کھڑے رہیں گے ہمیشہ کے لیے ان شاء اللہ۔ جو لوگ گاؤں میں محلوں میں ہی گھومتے ہیں ان کو صدر سکریٹری کی ذمہ داری دو، ان کو کام دو دیے بھی جماعتوں کے جھگڑوں کے علاوہ کیا کرتے ہیں، کسی پروگرام میں شادی میں اگر رومال یا ٹوپی ملتے ہیں اس میں یہ خوش ہیں یا کسی کی طلاق پر انصاف کرنے کا ڈھونگ کر کے خوش ہیں یا کسی سیاسی پارٹی یا ٹرسٹ کے یا کسی ایک فرقے کا غلام بن کر پیسے حاصل کر کے خوش ہیں میں چاہتا ہوں ان میں کوئی ایماندار آدمی آ جائے اور ان کے ہاتھوں میں پاور آ جائے اور چھوٹے سے گاؤں سے بڑے شہر تک پورے ملک، بلکہ پوری دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں، ایک چھتری کے نیچے آئیں، یہ ہے United Muslim league trust مطلب اور مقصد، میں نہ کسی فرقے کی دکان، نہ کسی سیاسی پارٹی کی دکان اور نہ کسی ٹرسٹ کی دکان بند کر رہا ہوں، میں صرف ان سب الگ الگ دکانوں کو ایک چھتری کے نیچے لا رہا ہوں، سبھی دکانوں کو ملا کر ایک بڑا Shopping mall بنا رہا ہوں تا کہ سب مل کر بجلی کا بل بھریں۔ Security کا دھیان رکھیں۔ یہ سمجھیں کہ ایک دکان جلے گی پورا شاپنگ مال جلے گا سب کی دکان جلے گی۔ ممبئی میں مسلمانوں کی ایک مشہور الیکٹرانک مارکیٹ ہے۔ جسے منیش مارکیٹ کہتے ہیں۔ ممبئی کے کئی مسلمان منیش مارکیٹ کے ذریعے لکھ پتی اور کروڑ پتی بنے۔ کچھ سال پہلے اس منیش مارکیٹ میں آگ لگ گئی تھی آگ کا پتہ نہیں چلا کس وجہ سے لگی کسی نے کہا الیکٹرک شاک سرکٹ کی وجہ سے لگی، کسی نے کہا آگ لگائی گئی۔ مسلمانوں کا کافی نقصان ہو گیا کئی دنوں تک دھندا

بند ہوگیا۔ اس بلڈنگ میں مسلمانوں کے تقریباً سبھی فرقوں کی دکانیں تھیں۔ بلڈنگ جلنے سے پہلے بلڈنگ کی خستہ حالت تھی اور پرانی بھی ہو چکی تھی مگر آج اس بلڈنگ کو پھر سے بنا گیا اور سبھی باتوں کا خیال رکھا گیا تاکہ آگے کا اس بلڈنگ میں آگ نہ لگے بلڈنگ نہ ٹوٹے۔ بلڈنگ کو مضبوط اور خوبصورتی سے بنایا گیا۔ آج بلڈنگ پہلے کے مقابلے میں بہت خوبصورت دکھتی ہے۔ اپنی قوم کے لوگوں نے پھر سے اس بلڈنگ کو مضبوط بنایا۔ بالکل اسی طرح آج ہماری قوم کو جلایا جا رہا ہے، کاٹا جا رہا ہے، بانٹا جا رہا ہے۔ آج ہمیں اس بلڈنگ کی طرح ہمارے قوم کے ڈھانچے کو (اسلام کو) پھر سے مضبوط بنانا ہے، اتنا مضبوط بنانا ہے کہ کوئی ہماری قوم کی طرف بری نظر اٹھانے کی ہمت نہ کرے۔

ہماری مینشن مارکیٹ جلی جو ہماری قوم کے سبھی فرقوں کی تھی اسے فوراً بنائی گئی مگر جب ہماری مسجدیں توڑی جاتی ہیں مسجدوں پہ پتھراؤ کیا جاتا ہے مسجدیں جلائی جاتی ہیں تب ہم یہ کیوں سوچتے ہیں کہ یہ مسجد ایک خاص فرقے کی ہے اگر شیعہ کی مسجد ہے تو سنی پیسے نہیں دیتا اگر سنی کی مسجد ہے تو شیعہ پیسے نہیں دیتا، بریلوی والوں کی مسجد ہے تو تبلیغی جماعت والے اور اہلِ حدیث والے پیسے نہیں دیتے اور اہلِ حدیث اور تبلیغ والوں کی مسجد ہے تو بریلی والے پیسے نہیں دیتے کیا صرف دُکان جلنے یا ٹوٹنے سے لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہوتا ہے؟ کیا آج کے مسلمانوں کو پیسے کا نقصان ہی سمجھ میں آتا ہے؟ مسجدیں ٹوٹتی ہیں تو اسلام کا نقصان نہیں ہوتا؟ مسلمانوں کا نقصان نہیں ہوتا ہے؟ اس نقصان کو بھی ہم سبھی مسلمانوں کو ایک ہو کر سوچنا چاہیے مینشن مارکیٹ کی طرح سبھی فرقوں کے لوگوں کو مل کر مسجدیں بنانا ہے۔ ہم اپنے بچوں کو تعلیم یافتہ اور ان کا مستقبل بنائیں گے۔ مسلمانوں کے جتنے بھی مسائل ہیں۔ اس ٹرسٹ کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اپنے قوم کی حالت کو بدلیں گے۔ جتنے بھی مسلمانوں کے فرقے اس دنیا میں ہیں، سب اس یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ میں پیسے دینگے۔ اپنے قوم کی حالت بدل جائے گی۔ ان شاء اللہ سب مسلمان ایک چھتری کے نیچے آجائیں گے۔

جو لوگ میری پہلی کتاب پڑھ کر ڈر گئے تھے جن کو اپنی اپنی دکان بند ہونے کا ڈر لگا جنہوں نے میری کتاب کو مقبول اور مشہور ہونے نہیں دیا، ان کو میری کتاب سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جن لوگوں کو پہلی کتاب پوری طرح سمجھ میں نہیں آئی، اس بار شاید سمجھ میں آجائے۔ اب ہم چلتے ہیں۔ **یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ**، بنانے کی طرف اس کو گورنمنٹ رجسٹر کرتے ہیں، جب گورنمنٹ رجسٹر ٹرسٹ ہوگی تو اس ٹرسٹ کے نام سے اکاؤنٹ کھلے گا، اس اکاؤنٹ میں صرف چیک سے پیسے ڈالیں گے، جو لوگ محلوں سے، گاؤں سے یا انڈیا سے دور رہتے ہیں وہ لوگ ڈائرکٹ ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کریں گے، اگر ہماری قوم کے باہر والے لوگ جیسے عرب لوگ، امریکہ، لندن، افریقہ میں رہنے والے ہماری ٹرسٹ کو امداد کرنا چاہیں، تو وہ لوگ بھی پیسے ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں ڈائرکٹ ٹرانسفر کریں گے، کہنے کا مطلب ہے کہ کوئی بھی ٹرسٹ میں کام کرنے والے ہاتھ میں پیسے نہیں لیں گے اور ضرورت مند کو بھی چیک سے پیسے دیں گے، پیسے آئے کتنے اور گئے کتنے اس کی انٹری اکاؤنٹ میں ہوگی۔ جس آدمی نے پیسے دیے اس کے موبائل پر ایس ایم ایس کے ذریعے میسیج آئے گا تو دینے والے کو تسلی ہو جائے گی کہ میرا پیسہ صحیح جگہ پر گیا اور جو بھی پیسہ یہ ٹرسٹ والے کسی کو دیں گے وہ بھی چیک سے دیں گے، تو اکاؤنٹ میں اس کی بھی انٹری رہے گی۔ ہر سال مارچ کے مہینے میں گورنمنٹ رجسٹر ٹرسٹ کا آڈٹ ہوتا ہے جو ضروری ہوتا ہے، اس آڈٹ کی رپورٹ جتنے بھی لوگ اس اکاؤنٹ میں پیسے دیتے ہیں ان کو ای میل whats aap ,face book کے ذریعے tweeter, کے ذریعے یا زیراکس کاپی دی جائیں گی تاکہ ان لوگوں کو پتہ چلے کہ ہمارے پیسے کا کیا ہوتا ہے۔ آج زمانہ سی سی ٹی وی کا ہے، ٹرسٹ کے آفس میں سی سی ٹی وی لگائیں گے، جس سے پتہ چلے گا کہ ٹرسٹ میں کون آتا ہے، کون جاتا ہے، کیوں کہ اکثر ٹرسٹ میں چیٹنگ (دھوکا) کرنے والے لوگ زیادہ آتے ہیں جن کو اصل میں پیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی مگر فری میں پیسے ملتے ہیں، اس لیے چالاکی دکھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے صرف سی سی ٹی وی سے بھی کام نہیں چلے گا، مگر اتنا پتہ چلے گا کہ فلاں آدمی یا عورت آئی تھی اس کو ہم نے پیسے دیے، سال بھر کی ریکارڈنگ کی جا سکتی ہے، جسے ہم کبھی بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کتنے پیسے کس کو دیے گئے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا تھا کہ دہلی سے Rs100 نکلتے ہیں اور جس کے لیے یہ نکلتے ہیں ان تک پہنچتے تک Rs10 روپے ہو جاتے ہیں اس لیے پیسے ہم چیک سے دیں گے تاکہ پورا پیسہ اس کو ملے، جس کو ہم دینا چاہتے ہیں۔

ٹرسٹ کے نام سے لیٹر بک (Latter Book) بنائی جائے گی، جو ہر گاؤں کے صدر، سکریٹری کو دی جائے گی، اگر گاؤں بڑے ہیں اور زیادہ مسجدیں ہیں تو مسجدوں کی جماعت کے

حساب سے دی جائیں گی۔ بڑے شہروں میں بھی محلے کے حساب سے مسجدیں ہوتی ہیں، ادھر بھی مسجدوں کے حساب سے جماعت کے صدر، سکریٹری کو دیا جائے گا، کوئی بھی ضرورت مند اپنے محلے کا اپنے گاؤں کے جماعت کے صدر، سکریٹری کے پاس جائے گا، جن کے پاس ٹرسٹ کی لیٹر بک ہے اس بک میں ہر لیٹر کے اوپر سیریل نمبر ہوگا، وہ ضرورت مند آدمی صدر سکریٹری اس کی چھان بین کر کے اسے یہ لیٹر دیں گے، اس لیٹر میں اس کی ضرورت کو لکھیں گے اور جماعت کا کوئی ایک آدمی اس لیٹر کو اور اس ضرورت مند کو لے کر ٹرسٹ کی آفس میں آئے گا، تو ٹرسٹ والے اس آدمی کا پروف جیسے راشن کارڈ، الیکشن کارڈ، آدھار کارڈ کس چیز کے لیے پیسے کی ضرورت ہے؟ قرض کروانے پیسے پڑھائی کے لیے چاہیے تو اس کی مارک شیٹ اور وہ کس اسکول میں پڑھنے جارہا ہے؟ وہاں کی کتنی فیس ہے وہ اسکول کہاں ہے اس کی جانکاری کے حساب سے ٹرسٹ والے ایک فارم بنائیں گے اور سارے ضروری کاغذات کی زیراکس لیں گے، اس کے بعد ہی ضرورت مند کو پیسے دیے جائیں گے، یہ ہوئی ٹرسٹ بنانے کی بات۔

اب ہم چلتے ہیں ٹرسٹ چلانے کی طرف کہ ٹرسٹ چلائیں گے کیسے؟ ہماری ٹرسٹ کو چلانے کا طریقہ باقی سبھی جتنی ٹرسٹ ہیں، ان سے الگ رہے گا، ہماری ٹرسٹ کا مقصد صرف پیسہ جمع کرنا یا پیسہ لانا نہیں ہے ہماری ٹرسٹ کا مقصد سبھی مسلمانوں کو اور سبھی گاؤں کے سبھی محلوں کو شہروں کو سبھی ریاستوں کو پورے انڈیا کو اور پھر دنیا کے مسلمانوں کو ایک جگہ لانا۔ ایک چھتری کی نیچے لانا ہے۔ ہم ایک دوسرے سے جوڑ کر رہیں گے تو ہماری طاقت کو غیر بھی دیکھیں گے، کوئی شخص بھی مسلمانوں کو مارنے کی بات تو بہت دور رہا انگلی اٹھانے سے پہلے بھی سوچے گا۔ امریکہ بھی ہماری عزت کرے گا، امریکہ والے طاقت کو سلام کرتے ہیں، مثال کے طور پر نریندر مودی جب گجرات کا چیف منسٹر تھا تب امریکہ نے اسے ویزا دینے سے انکار کر دیا، گجرات کے دنگوں کی وجہ سے، مگر آج نریندر مودی انڈیا کا پرائم منسٹر ہے، امریکہ نے اسے خود بلایا، اس کے لیے ریڈ کارپیٹ بچھایا گیا، بہت اچھی طرح مہمان نوازی کی گئی، اگر میری بات میرے مسلم بھائیوں کی سمجھ میں آتی ہے تو ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے کہ امریکہ، انگلینڈ، اسرائیل مسلمانوں کو بلا کر عزت کریں گے، جس طرح انھوں نے نریندر مودی کو عزت دی۔ آئل اور گیس کے لیے عربوں کے تلوے چاٹیں گے، اور انڈیا میں ہندوستان والے دنگے کرا کے

مسلمانوں کو مارتے ہیں، مسلمانوں کو انڈیا سے بھگانے کی بات کرتے ہیں، یہ لوگ مسلمانوں کے پاؤں کے پاس آئیں گے، ووٹ مانگنے کے لیے، آج بھی آتے ہیں مگر ہم ٹکڑے میں ہیں اس لیے ہم بڑی ڈیمانڈ نہیں کر پاتے، جب ہم ایک ہوں گے، ہماری ڈیمانڈ بڑی ہوگی، اُس دن یہ ہماری عزت کریں گے اور ہماری قیمت سمجھیں گے، اس ہندوستان والوں کو بھی ہماری ضرورت ہے۔

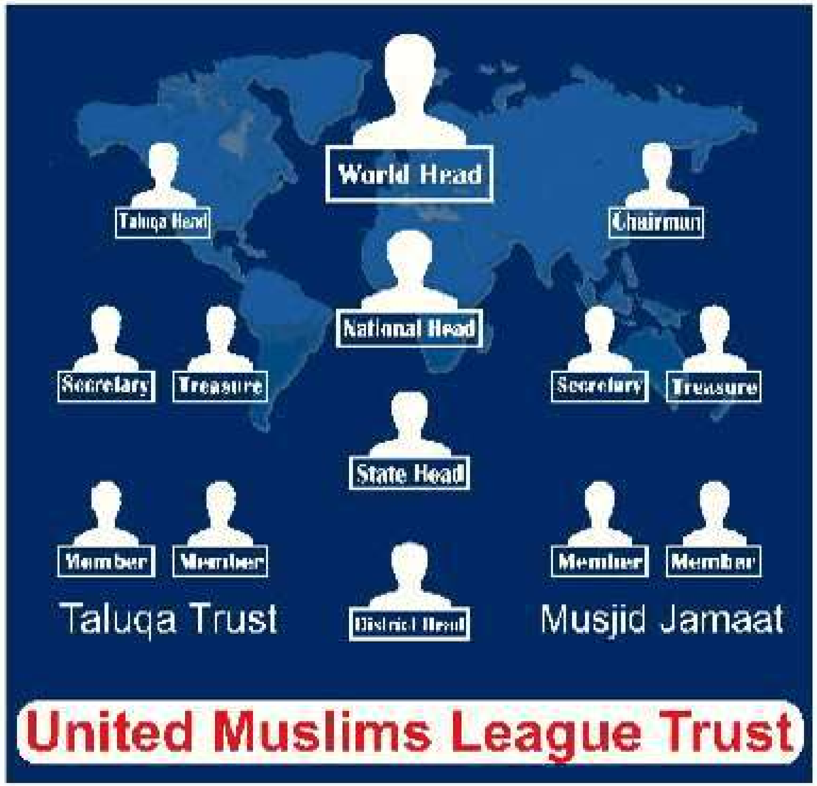

میں مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ میری بات کو سوچ کر دیکھو، اپنے آپ کو بدل کر دیکھو، ہماری قوم بدل جائے گی، ان شاء اللہ۔ تو اس ٹرسٹ کا اصل مقصد یہی ہے، اس لیے میں نے اس ٹرسٹ کا نام یونائیٹڈ مسلم لیگ (United Muslim League Trust) رکھا ہے۔

پہلے اس ٹرسٹ کی شروعات ہم اپنے تعلقہ سے کریں گے، فرض کرو میرا مروڈ زنجیرا تعلقہ ہے، جس تعلقہ میں سولہ گاؤں ہیں، سولہ گاؤں میں ہر مسجد کے جو صدر، سکریٹری، خزانچی اور دو

جماعت والے، پانچ لوگ ہر جماعت کے آدمی اس ٹرسٹ کے ممبر ہوں گے، ہر گاؤں کے پانچ لوگوں اس گاؤں یا اس محلّہ کے ذمے دار ہوں گے، ویسے تو گاؤں والے محلے والے جس کو چن کر بھیجیں گے وہ سمجھدار اور عزت داری ہوں گے فرض کرو میرے تعلقے میں سولہ گاؤں کے سولہ جماعت ہیں تو 16x5=80 تو 80 لوگ اس تعلقہ کے ٹرسٹ کے ممبر ہوں گے، ان 80 لوگوں کی ووٹنگ ہوگی اور یہ 80 لوگ پانچ ممبر چنیں گے، انہی میں سے 80 لوگ ووٹنگ کے ذریعے ان پانچ لوگوں کو چنیں گے، یہ پانچ لوگ اس تعلقہ کے ٹرسٹ کو چلائیں گے، ان پانچ لوگوں میں سے ایک صدر، ایک سکریٹری، ایک خزانچی اور دو ممبر خاص کر خزانچی جو ہے وہ پڑھا لکھا اچھی طرح حساب کتاب کرنے والا ہوگا، صدر سکریٹری، وہ شخص جو کافی سمجھدار اور تعلقے میں ان کا اثر ورسوخ ہو، جو پانچ لوگ اپنے گاؤں اور محلے کے ذمہ دار ہوں گے ان کا کام گاؤں کے ہر آدمی تک جانا ہے، جو کماتا ہے، جو گاؤں سے باہر ہے، محلے سے باہر ہے، ان کے رشتے داروں کے ذریعے، فون کے ذریعے ان سے بات کرنا اور ٹرسٹ کی اہمیت کو سمجھانا کہ ٹرسٹ میں پیسے کیوں دینا چاہیے؟ اس کے کیا فائدے ہیں؟ ان سے گذارش کریں گے کہ ٹرسٹ میں پیسے جمع کریں اور اس کے لیے ان کو ٹرسٹ کا اکاؤنٹ نمبر دیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ باہر سے ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں پیسے ڈال سکتے ہیں اور جو عربوں کے پاس کام کرتے ہیں یا امریکہ، لندن یا افریقہ میں جیسے باہر دیشوں میں کام کرتے ہیں وہ لوگ اپنے مالکوں کو اپنے منیجر کو، باس کو اس ٹرسٹ کی اہمیت سمجھائیں گے اور ان سے بھی پیسے دینے کی گذارش کریں گے اور ان سے بینک ٹو بینک ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں جمع کرنے کے لیے کہیں گے۔ **کوئی بھی آدمی ہاتھ میں کیش نہیں لے گا ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں جو بھی پیسے آئیں گے چاہے وہ باہر دیشوں سے آئیں یا جو گاؤں اور محلوں میں رہنے والے لوگ ہیں ان سے آئیں گے۔ پیسے صرف بینک ٹو بینک یا پھر چیک کے ذریعے اور جو چیک نہیں دے سکتے تو ان سے کہیں گے کہ آپ خود اپنے ہاتھ سے ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں ڈال دو۔** یہ گاؤں کے پانچ ذمہ دار لوگوں کی ذمہ داری ہوگی کہ گاؤں کے لوگوں اور محلے کے لوگوں سے پیسے جمع کریں، جسے ہم ان شاء اللہ بیت المال کا نام دیں گے۔ اب اس بیت المال سے گاؤں کے اور محلوں کے لوگوں کی ضرورت بھی پوری کی جائیں گی جیسے گاؤں اور محلوں کی مسجدوں کے امام کی تنخواہ جو امام کی صلاحیت کے حساب سے ٹرسٹ والے طے کریں گے جیسے اگر امام حافظ ہیں تو ان کی تنخواہ کیا ہوگی؟ اگر امام عالم ہیں تو ان کی تنخواہ کیا ہوگی، اگر امام قاری ہیں تو ان کی تنخواہ کیا ہوگی۔ یہ تعلقے کے ٹرسٹ کے سبھی ممبر طے کریں گے، مگر کم سے کم تنخواہ اتنی ہونی چاہیے کہ مسجد کا امام اپنی بیوی بچوں کے اخراجات اچھی طرح پوری کر سکیں، بچوں کو اچھی تعلیم دے، اس کے پاس بھی موٹر سائیکل ہو اور اس کی بھی آنے والی زندگی کے لیے کچھ پیسے بچے، اگر خود کا گھر نہیں ہے تو امام بھی اپنا خود کا گھر بنا سکیں، اپنی تنخواہ سے، ہماری مسجدوں کے امام بھی، باقی ٹیچروں کی طرح اپنی زندگی کو کامیاب سمجھیں، یہ نہیں ہونا چاہیے کہ مجبوری ہے، اس لیے امام ہے، اتنی تنخواہ مسجد کے امام کو ہونا چاہیے۔

دوسری ضرورت گاؤں اور محلوں کی ہوگی، بچوں کی تعلیم، بچے اگر دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بھی ان غریب بچوں کو پیسے ٹرسٹ سے دیا جائے گا اور بچے اگر دنیاوی تعلیم سیکھنا چاہتے ہیں تو ان غریب بچوں کو بھی پیسے ٹرسٹ کی جانب سے دیے جائیں گے۔ کبھی کبھی بچے پوری طرح سے غریب نہیں ہوتے، فرض کرو دس ہزار روپے کی ضرورت ہے تو پانچ ہزار کی حیثیت ہوتی ہے تو یہ ان کی اصل ضرورت کی معلومات دینا بھی اس گاؤں اور محلے کے لوگوں کی ہوگی، تعلقے کے ہر گاؤں سے بچے ڈاکٹر، انجینئر، لایر اور جتنے بھی کامیاب عہدے دنیا میں ہیں ان کی پڑھائی کو بھی ٹرسٹ پیسے دے گی۔ جو بچے ڈاکٹر یا جو بھی بننا چاہتے ہیں خاص کر لڑکیوں کو ڈاکٹر بنانے پر زیادہ زور دینا چاہیے، کیوں کہ آج کے ماحول کے حساب سے ہماری عورتوں کے مسائل زیادہ ہیں، خاص کر ڈلیوری کا۔ ہماری عورتوں کا سیزر عام ہوگیا ہے، بچہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے سوال لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا ہوا لڑکا یا لڑکی لیکن دوسرا سوال نارمل ہوا یا سیزر ہوا؟ سیزر کا ہمارے دماغ میں ایک ڈر بیٹھ گیا، اصل میں یہ ڈر ہمارے دماغ میں ڈالا جا رہا ہے کیوں کہ ہماری قوم کی عورتیں ڈاکٹر نہیں ہیں، ڈاکٹر زیادہ تر غیروں کے ہیں، مسلمانوں کو سیزر کے پیسے بھی ملتے ہیں اور کہیں نہ کہیں ہندوتوا والی بات سمجھ میں آتی ہے، ہندوتوا والے ہمیشہ کہتے ہیں کہ مسلمان زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں، اس لیے ان کی آبادی انڈیا میں بڑھ رہی ہے اور یہ لوگ ہماری آبادی بڑھانا نہیں چاہتے۔ پہلے ہماری عورتوں کی ڈلیوری کے بعد ایک ایک سال تک ماں کے سینے سے بچے کے لیے دودھ نکلتا تھا، آج کل کم نکلتا ہے جس سے بچوں کی بھوک پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے لوگ پاوڈر خریدتے ہیں، مجھے شک ہے دوائیوں کے

ذریعے کچھ ایسا کھلایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ماں کے سینے سے دودھ کم آتا ہے۔ مجھے پاؤڈر بنانے والی کمپنی کی سازش لگتی ہے، میں پورے دعوے کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کیوں کہ میں ڈاکٹر نہیں ہوں، ان شاءاللہ ہماری قوم کی لڑکیاں ڈاکٹر بنیں گی، تو ایسے کئی شکوک ہم دور کر سکتے ہیں۔ اگر ہماری لڑکیاں ڈاکٹر ہوں گی تو ان شاءاللہ مسلمانوں کے زیادہ سیزر نہیں ہوں گے، اس لیے ان پانچ لوگوں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہماری قوم کی لڑکیوں کو گاؤں اور محلوں سے تیار کریں، اور ان غریب لڑکیوں کو پیسہ بھی ٹرسٹ دے گی جو لڑکے لڑکیاں اگر پوری طرح سے غریب نہیں ہیں تو بھی ان لوگوں کو جتنے پیسے کی ضرورت ہے فرض کرو ڈاکٹر بننے کے لیے پانچ لاکھ کی ضرورت ہے اور ان کے پاس تین لاکھ روپے ہیں تو باقی کے دو لاکھ ٹرسٹ دے گی۔ اس کی چھان بین کرنا بھی ان پانچ لوگوں کا کام رہے گا۔

ہر تعلقے کے ٹرسٹ کی ایمبولنس ہوگی، اگر تعلقہ بہت بڑا ہے، اور اس میں زیادہ گاؤں ہیں تو تعلقے میں دس کلومیٹر سے بارہ کلومیٹر کے اندر کے گاؤں یا محلے میں ایک ایمبولنس ہوگی جو ان پانچ ذمہ دار لوگوں کی اجازت اور ان کے ذریعے سے بلائی جائے گی، یہ پانچ لوگ ان کے محلے یا گاؤں کے بیمار آدمی یا عورت کی حالت کو سمجھیں گے، ورنہ فری کی ایمبولنس سمجھ کر سب لوگ بلاتے رہیں گے۔ اس کی چھان بین کرنا بھی ان پانچوں لوگوں کا کام ہوگا۔

ابتدائی سالوں میں بچوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم اور پروفیشنل ایجوکیشن جیسے ڈاکٹر یا جتنے بھی عہدے ہیں ان باتوں پر زور دیا جائے گا، امام کی تنخواہ، مدرسوں کے ٹیچر کی تنخواہ اور ایمرجنسی کے لیے ایمبولنس، یہ ہی ہمارے سب سے پہلے مسائل رہیں گے، اس کے بعد ان شاءاللہ جیسے جیسے ہماری ٹرسٹ کے بیت المال کا پیسہ بڑھتے جائے گا اور ہماری ٹرسٹ اس مقام پر پہنچے گی تب ہم اپنے ہاسپٹل جہاں ہم اپنے غریب مسلمانوں کا مفت میں علاج کر سکتے ہیں یا جو لوگ غریب نہیں ہیں ان کا کم پیسے میں علاج کر سکتے ہیں، اس کے لیے اپنے میڈیکل کالج کھولیں گے، انجینئرنگ کالج کھولیں گے، دنیا میں جتنے شعبے کے کالجز ہیں، اتنے کالج ہم اس ٹرسٹ کے ذریعے کھولیں گے۔ مدرسے کھولیں گے جہاں دینی تعلیم دی جا سکے یا جو مدرسے آج ہیں ان کو اور اچھی طرح چلانے میں مدد کریں گے اور خاص کر اپنی ایسی اسکول کھولیں گے جہاں بچے انگلش، عربی، اردو یا جو بھی اپنے دیشوں یا اسٹیٹس کے حساب سے جو ضرورت کی زبان ہے اسکول میں سکھائی جائے گی اور یہ اسکول

انگلش میڈیم ہوں گے، گاؤں یا محلے کے پانچ لوگوں کی اتنی ہی ذمہ داری ہوگی۔

اب جو لوگ تعلقے کے ٹرسٹ کے پانچ ممبر ہیں جو ٹرسٹ کو چلائیں گے ان کی ذمہ داری یہ ہوگی کہ وہ لوگ ہر گاؤں کے ہر محلے کے لوگوں سے برابر انصاف کریں گے، فرض کرو اگر سولہ گاؤں کی سولہ جماعتیں ہیں تو ہر جماعت سے ایک بچہ ڈاکٹر بنے گا یا جو بھی عہدے ہیں، یہ نہیں کہ ایک ہی گاؤں اور ایک ہی محلے کے بچے ڈاکٹر بنیں گے، یہ لوگ پورے تعلقے کے لوگوں کی میٹنگ لیں گے اور طے کریں گے۔ فرض کرو ابتدائی دور میں ٹرسٹ کے پاس صرف ڈاکٹر بنانے کے لیے پیسے ہیں تو ہر جماعت سے ایک بچہ ڈاکٹر بنے گا، ایک جماعت سے دو بچے ڈاکٹر نہیں بنیں گے، جب تک بھی جماعتوں کا کوٹہ پورا نہیں ہوگا اور یہ کوٹہ پورے تعلقے کے لوگ مل کر طے کریں گے اور جن بچوں کو پیسے دیے جائیں گے، یہ پانچ لوگ ان کی پوری چھان بین کریں گے کہ بچہ صرف غریب ہونا ضروری نہیں ہے بچے میں قابلیت بھی ہونی چاہیے، ورنہ پتہ چلا کہ مفت کے پیسے مل رہے ہیں، بچے ٹرسٹ کے پیسوں سے مزہ مار رہے ہیں۔ یہ پیسے لوگوں کی محنت کے پیسے ہوں گے اس کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے، اس کی ذمہ داری یہ ٹرسٹ چلانے والے پانچ لوگوں کی ہوگی۔ اور جس جماعت کے بچوں کو پیسے دیے جائیں گے، اس جماعت کے پانچ لوگ یا محلوں کے ٹرسٹ کے ذمہ دار ہیں ان کی رضا مندی اور لیٹر جس پر یہ پانچ لوگوں کی دستخط ہوگی یہ بہت ضروری ہوگا اس کے بغیر کسی بھی ضرورت مند یا بچے کو پیسے نہیں دیے جائیں گے اور جو بھی ضروری کاغذات جیسے بچے کی مارک شیٹ، آدھار کارڈ، راشن کارڈ، کس کالج میں پڑھنے جا رہا ہے؟ اس کالج کا نام اور اس کی فیس، اس کی صحیح معلومات بھی ٹرسٹ والے لوگ لیں گے۔

تعلقے میں جتنی بھی مسجدوں کے امام ہیں ان کو تنخواہ بھی چیک سے دیں گے، مدرسوں کے استادوں کو بھی پیسہ چیک سے دیا جائے گا، ایمرجنسی ایمبولنس کے ڈرائیور کو پیسہ بھی چیک سے دیا جائے گا، فرض کرو ٹرسٹ کے کام کے لیے جتنے بھی تعلقے کے ٹرسٹ کے ممبر ہیں اگر وہ تنخواہ لینا چاہتے ہیں، مفت میں کام کرنے تیار نہیں ہیں تو ایسے لوگوں کو بھی تنخواہ چیک سے دی جائے گی اور جیسے ایمبولنس میں پٹرول، ڈیزل یا ایمبولنس کا کچھ مینٹیننس ہے یا جو بھی اخراجات ٹرسٹ کے کام کے لیے یا ٹرسٹ کے آفس کے لیے کیے جائیں گے ان کاموں میں اگر چیک نہیں استعمال کیا جا سکتا، تو ان

خرچوں کی بل کی پاوتی یا رسید ان ٹرسٹ والوں کے پاس ہونا چاہیے جتنے پیسے ٹرسٹ میں آئے اور جتنے پیسے ٹرسٹ والوں نے لوگوں کو دیے یا خرچ کیے ان پیسوں کا ہر سال مارچ میں آڈٹ ہوگا، جو ان ٹرسٹ چلانے والے پانچ لوگوں کی ذمہ داری ہوگی۔ یہ لوگ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے آڈٹ کریں گے، جو ہر ٹرسٹ کے لیے ضروری ہوتا ہے اور اس آڈٹ کی کاپی بھی جماعتوں کے لوگوں کو دیں گے اور وہ جماعت کے لوگ اپنے گاؤں اور محلے والوں کو دیں گے۔ ہر سال پورے تعلقے کے یا ٹرسٹ کے انڈر (Under) میں جتنی جماعتیں آتی ہیں، اتنی جماعتوں کے بچے ایس ایس سی میں، ایچ ایس سی میں یا کسی بھی تعلیم میں اچھے مارکس لاتے ہیں تو ان بچوں کو اور جو بچے حافظ، عالم بن کے مدرسے سے فارغ ہوتے ہیں، ان کو یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کی جانب سے ایک بڑا جلسہ کر کے انعام دیا جائے گا، تا کہ دوسرے بچوں کو بھی پتہ چلے کہ اچھے نمبر لانے سے ہماری قوم کے لوگ عزت دیتے ہیں، انعام دیتے ہیں تو وہ بچے بھی اچھے مارکس لانے کی کوشش کریں گے اور اس سے ہمارے بچوں کا پڑھنے کا جذبہ بڑھ جائے گا۔ ہندوستان میں کئی جگہوں پہ مسلم ہوٹلوں کی کمی ہے، خاص کر جہاں مسلمانوں کی آبادی کم ہے یا الگ بستیوں میں ہے۔ حلال اور حرام کا مسئلہ آ جاتا ہے۔ خاص کر جس تعلقے کے سرکاری کام کاج میں بڑے اسپتال ہیں، ایسی جگہوں پہ مسلم ہوٹل ہونا چاہیے۔ غیروں کے ہوٹلوں میں اجینوموٹو ڈالا جاتا ہے، مگر پوچھنے پہ لوگ سچ نہیں بتاتے تو ایسی جگہوں پہ ہمارے مسلم ہوٹل ہونے چاہیئے اس کے بارے میں بھی ہم ان شاء اللہ سوچیں گے۔ ہندوستان میں مسلم بینکوں کی کمی ہے، ممبئی جیسے بڑے شہروں میں دکھتی ہیں مگر گنے چنے ہیں۔ اگر ہماری مسلم بینک ہندوستان کے ہر تعلقے میں بن جائے تو ہم اپنے مسلم لیگ ٹرسٹ کے پیسے مسلم بینکوں میں جمع کریں گے تا کہ ہمارے مسلم بینکوں کا فائدہ ہو جائے اور وہ مسلم بینک ہمارے بے روزگار نوجوانوں کو دھندا کرنے کے لیے پیسے دے سکے، جن مسلمانوں کے پاس اپنے خود کے گھر نہیں ہیں یہ بینک ان کو گھر لینے کے لیے پیسے دے جتنے بھی لوگوں کے کام ہندوستان کی دوسری بینک کرتی ہے، اُتنے کام اس مسلم بینک سے ہونی چاہیے ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر 25 لاکھ روپے آپ کے پاس ہے آپ اسے بینک میں رکھتے ہیں اور اس کا سود آتا ہے وہ حرام ہے اور یہ 25 لاکھ کا اگر آپ ایک روم یا دوکان خریدتے ہیں اور کرایے پہ دیتے ہیں اس کا کرایا حلال ہے۔ بینک میں رکھے

ہوئے پیسوں پہ زکوٰۃ واجب ہے اور روم کا کرایہ آتا ہے اسے زکوٰۃ معاف ہے۔ میں نے کئی ایسے امیر لوگوں کو دیکھا ہے جو بینک میں پیسے نہیں رکھتے زکاۃ سے بچنے کے لیے، سود کا بہانہ کر کے property میں انویسٹ کرتے ہیں، زکاۃ سے بچتے ہیں یہ الگ الگ حدیثوں کے مطلب سے امیر کا فائدہ ہوتا ہے، غریب کا نقصان ہوتا ہے۔۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے اگر کوئی مسلم بینک ہندوستان میں ہر تعلقے میں آنے کو تیار نہیں تو ان شاء اللہ یونائیٹڈ مسلم لیگ بینک کھولے گی جس جگہ مسلم لیگ ٹرسٹ ہوگی وہیں بینک بھی ہوگی۔ جس طرح آر ایس ایس والے ان کے جوانوں کو لاٹھی اور ہتھیار چلانا سکھاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے بچوں کو فٹ رکھنے کے لیے جم کھول کر دینا چاہیئے تا کہ ہمارے بچے جو نشے کے عادی بنے ہیں یا پھر کسی اور جگہ جا کر یا کسی ایسی چیز کا استعال کرتے ہیں جس سے ہمارے بچے کمزور ہو رہے ہیں بہ نسبت دوسروں کے۔ تو ہمیں بھی اپنے بچوں کو جم یا فٹنس کلب کھول کر دینا چاہیئے تا کہ ہماری قوم کے بچے فٹ رہیں تندرست رہیں، ان شاء اللہ ہم اپنا خود کا جم فٹنس کلب ہر گاؤں یا اگر نزدیک گاؤں ہے تو کتنے نوجوان ہیں اس حساب سے ہم اتنے گاؤں یا شہر کے ہر محلوں میں بنائیں گے یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کی طرف سے، یہ ٹرسٹ چلانے والے پانچ لوگوں کی ذمہ داریاں ہوں گی۔

ایسا ہی سسٹم یا ایسی ہی ٹرسٹ ہم ہندوستان کے ہر تعلقے میں کھولیں گے، ہر تعلقے کے کام کرنے کا ایک ہی طریقہ ہوگا۔ جس تعلقہ میں مسلم آبادی بہت کم ہے۔ تو اُس کو اُسکے پڑوس کے تعلقہ میں شامل کریں گے۔ فرض کرو میرے رائے گڑھ ڈسٹرکٹ میں پندرہ تعلقے ہیں، تو پندرہ تعلقے میں پندرہ ٹرسٹ ہوں گے، اب یہ پندرہ ٹرسٹ کے پانچ لوگ جو ٹرسٹ چلاتے ہیں، سب مل کر ایک لیڈر چنیں گے، جیسے پندرہ تعلقے ہیں، ہر تعلقے کے پانچ لوگ تو یہ پچھتر 75 لوگ آپس میں ووٹنگ کریں گے اور انہی پچھتر 75 لوگوں میں سے ایک آدمی ان کا لیڈر ہوگا، یہ آدمی پورے رائے گڑھ ڈسٹرکٹ کا ذمہ دار ہوگا، یہ آدمی پانچ سال تک یعنی جب تک یہ اپنے عہدے پہ ہے تب تک کسی بھی سیاسی پارٹی کا ممبر یا نیتا نہیں رہے گا، ویسے اس ٹرسٹ کا کوئی بھی ممبر خواہ کسی شہر، گاؤں یا محلہ کا ہو، ان کی مدت صرف پانچ سال تک ہوگی، یہ بھی لوگ کسی بھی پارٹی کے ممبر یا نیتا نہیں رہیں گے، ایسے لوگوں کی سوچ مسلمانوں کے بھلے کے لیے ہوگی ایسا نہیں ہے جن کو ہم نے صدر سیکریٹری یا ٹرسٹ کے

تعلقے کا ڈسٹرکٹ کا ذمہ دار بنایا ہے وہ پانچ سال تک رہیں گے اگر یہ کام نہیں کرتے یا ان کی کچھ شکایت ہے تو 60% لوگ اگر بدلنا چاہتے ہیں، تو اس آدمی کو بدل سکتے ہیں، جسے انگلش میں no confidence کہتے ہیں۔

اب جو ضلعے کا ایک آدمی ہے یہ آدمی پورے ڈسٹرکٹ کا ڈیسژن لے گا، فرض کرو میرے رائے گڑھ ضلعے میں مسلمانوں کا بڑا اسپتال کھلتا ہے، تو وہ کہاں کھلے گا؟ ویسے ہی اگر انجینئرنگ کالج، میڈیکل کالج کھلتا ہے یا جتنی بھی چیزیں یا جتنے بھی کالجز ہم کھولنا چاہتے ہیں رائے گڑھ میں کہاں کھلیں گے یا کس جگہ کھولیں گے؟ یا رائے گڑھ میں کچھ دنگا ہوگیا، باڑھ آئی، طوفان آگیا، جس سے مسلمانوں کا نقصان ہوگیا تو یہ آدمی بھی ٹرسٹ سے تھوڑے تھوڑے پیسے لے کر اس ڈسٹرکٹ کے مسلمانوں کی مدد کرے گا یا یوں کہیے کہ جو بھی ڈسٹرکٹ لیول پہ فیصلہ ہوگا، وہ یہ آدمی کرے گا، تو ہر ڈسٹرکٹ کا ایک آدمی ذمہ دار ہوگا۔ اب ہم چلتے ہیں پورے اسٹیٹ کی طرف، تو فرض کرو، میرے مہاراشٹرا اسٹیٹ میں ۳۶ ڈسٹرکٹ ہیں، ۳۶ لوگ ہوئے اور فرض کرو میرے مہاراشٹر میں دو بڑے میٹرو شہر ممبئی اور پونہ ہیں جس کو ہم تعلقے کے حساب سے یا ڈسٹرکٹ کے حساب سے تقسیم نہیں کرسکتے تو ان شہروں میں ہم ایریا کے حساب سے ٹرسٹ بنائیں گے، مثال کے طور پہ محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، اس پورے ایریا میں پچیس مسجدیں ہیں تو پچیس مسجدوں کے جماعت کی ٹرسٹ بنے گی، بالکل ویسے ہی سسٹم ہوگا، جیسے گاؤں، محلے اور تعلقے کے حساب سے میں نے آپ کو بتایا، طریقہ وہی ہوگا، صرف ٹرسٹ ایریا کے حساب سے بنے گی۔

فرض کرو کہ پوری ممبئی کو ہم دس ایریا میں تقسیم کرتے ہیں تو دس ٹرسٹ ممبئی میں بنے گی، ان دس ٹرسٹ میں سے بھی ایک آدمی آئے گا، اس آدمی کی بھی اہمیت اتنی ہی ہوگی، جتنی ہر ڈسٹرکٹ لیول کے آدمی کی ہے، تو یہ ۳۶ لوگ جو مہاراشٹر کے ۳۶ ڈسٹرکٹ سے آئیں گے اور یہ ممبئی اور پونے کا ایک آدمی ایسے ۳۸ لوگ مل کر الیکشن کریں گے اور انھی میں سے آپس میں ایک لیڈر چنیں گے، وہ پورے مہاراشٹر کا ذمہ دار رہوگا۔ ایسے ہی پورے انڈیا میں ۲۹ اسٹیٹس اور سات ٹیرٹوریس ہیں، ٹوٹل یہ بھی ۳۶ ممبرس ہوجائیں گے، یہ ۳۶ ممبرس آپس میں الیکشن کریں گے اور اپنا لیڈر چنیں گے جو ہمارے پورے انڈیا کا ذمہ دار رہوگا، یہ آدمی بہت ہی اہم ہوگا، اس کا تعلق بچپن سے لے کر اس

عہدے پر آنے تک کسی بھی سیاسی پارٹی سے نہیں ہوگا، کیوں کہ یہ آدمی ہمارے انڈیا کے مسلمانوں کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا، اس آدمی کے ہاتھ میں سب سے بڑا ڈیسژن یہ ہوگا کہ انڈیا کے مسلمان اپنا ووٹ کس سیاسی پارٹی کو دیں گے، یہ آدمی جو فیصلہ کرے گا پورے انڈیا کے مسلمان اسی کو ووٹ دیں گے، یہ ہمارے انڈیا کے یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کا سب سے اہم آدمی ہوگا، مگر ہم پوری کوشش کریں گے کہ یہ آدمی محمد علی جناح جیسا نہیں ہو، محمد علی جناح بھی مسلم لیگ کا لیڈر تھا، میں اسی مسلم لیگ کو پھر سے بنانے کی بات کررہا ہوں، جس کو یہ آدمی بانٹ کر گیا اور آج وہ ختم ہوگئی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ مسلم لیگ سیاسی پارٹی تھی اور میری یونائیٹڈ مسلم لیگ، ایک ٹرسٹ ہے۔ جب تک یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ ہے تب تک ہم انڈیا کے مسلمان اپنے پیروں پر کھڑے رہیں گے، سیاست والوں کو مسلمانوں کی ضرورت رہے گی، جس دن ہم یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ صرف سیاسی پارٹی بنائیں گے، صرف پالیٹکس میں جائیں گے، ہم بے سہارا ہوجائیں گے۔ پہلی بات تو انڈیا میں یونائیٹڈ مسلم لیگ جیت کر بھی آئی تب بھی ہم انڈیا پر حکومت نہیں کرسکتے، ہم جس پارٹی کو سپورٹ کریں گے وہ پارٹی اگر جیت کر آئے گی تو ہمارا کچھ حد تک فائدہ ہوگا لیکن صرف پانچ سال تک اور اگر وہ پارٹی ہار گئی تو پانچ سال تک چپ چاپ بیٹھنا پڑے گا جیسے آج ہورہا ہے۔ اگر یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ، صرف ٹرسٹ رہے گی تو زندگی بھر مسلمانوں کو ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، دنیا میں جو دیش صرف مسلم ہے، اس دیش میں یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کو سیاسی پارٹی بنائی جاسکتی ہے، مگر جہاں مسلمانوں کی تعداد کم ہے اور جو دیش مسلم دیش نہیں ہیں وہاں صرف یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ ہی رہے گی اس طرح ہم دنیا کے مسلمان ایک ہوسکتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مسلمانوں کو سیاست میں نہیں جانا چاہیے، اگر ہم سیاست میں نہیں جائیں گے، تو پارلیمنٹ میں اسمبلی میں مسلمانوں کی طرف سے کون بات کرے گا؟ اگر ہم سیاست میں نہیں جائیں گے تو ہندو سارے قوانین بدل دیں گے، جس طرح یہ لوگ کشمیر کے آرٹیکل ۳۷۰ اور بابری مسجد یا مسجدوں کے بارے میں قانون بدل رہے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف قانون بنائیں گے، جیسے گلف (Gulf) جانے کے لئے آج امیگریشن Immegration: کے قانون میں تبدیلی آگئی ہے، جب تک دوسرے دیشوں سے امیگریشن کلیئر پیپر اور اگریمنٹ لیٹر نہیں آتا تب تک نہیں

جاسکتے۔ فورین جانے کے لئے یا گلف جانے کے لئے ضروری ہو گیا، جس کی وجہ سے ۱۸۰۰۰۰ اسّی ہزار پاسپورٹ روکے ہوئے ہیں اسّی ہزار لوگ آج پھنسے ہوئے ہیں اس اکثریت مسلمان کی ہے۔ beef ban پتہ نہیں آنے والے دنوں میں ایسے کتنے قوانین موجودہ گورنمنٹ بنائے گی جو ہم مسلمانوں کے مخالف ہوں گے۔ ہندوستان میں مسلم بیروزگاروں کو کام نہیں ملتا اسی لئے لوگ فورین جاتے ہیں آج اگر وہ بھی بند ہو جائے گا، تو مسلم کہاں جائیں گے؟ لیکن ہم یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کی طرف سے کوئی سیاست میں نہیں جائے گا جس طرح ہندوستان میں آر ایس ایس کبھی الیکشن نہیں لڑی مگر سب کچھ پیچھے سے وہی کرتی ہے، بی جے پی آر ایس ایس کا دوسرا چہرہ ہے، بی جے پی کے تقریباً نیتا آر ایس ایس سے تعلقات رکھتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارے مسلم لیگ ٹرسٹ کسی ایک پارٹی کو سپورٹ کرے گی جو پارٹی مسلمانوں کے مسائل حل کرے گی، جس پارٹی میں ہمارے مسلم نیتا زیادہ ہوں گے جس جگہ ہم تعداد میں زیادہ ہیں وہاں ہم اپنا یونائیٹڈ مسلم لیگ کا آدمی یا عورت کو اتاریں گے آج انڈیا میں میں سمجھتا ہوں تیس سے پینتیس کروڑ مسلم ہیں اور اتنے ووٹ انڈیا کی کس پارٹی کو نہیں چاہیے؟

میں سمجھتا ہوں انڈیا کی ہر پارٹی کو ہمارے ووٹ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ پینتیس کروڑ مسلم ایک ہو جائیں تو انڈیا کی گورنمنٹ کو ہلا سکتے ہیں۔ ہم اپنی ڈیمانڈ رکھ سکتے ہیں، ہم اپنے بچوں کا فیوچر بنا سکتے ہیں اور کوئی بھی پارٹی کا نیتا جب اس پینتیس کروڑ کی تعداد کو سوچے گا تو کبھی مسلمانوں کے ایریا میں دنگا، مسلمانوں کو آتنک وادی یا انکاؤنٹر میں مارنے کی نہیں سوچے گا۔ ایسے ہی پوری دنیا میں اگر یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ بنتی ہے اور سارے مسلمان ایک چھتری کے نیچے آتے ہیں تو امریکہ انگلینڈ اسرائیل اور جتنے بھی ان کے ساتھ دینے والے لوگ ہیں، مسلمانوں کی اہمیت سمجھیں گے۔ نریندر مودی کی طرح مسلمانوں کے لیے بھی ریڈ کارپیٹ بچھائیں گے۔ آئل اور ٹیکس کے لیے عربوں کے تلوے چاٹیں گے۔

UNITED MUSLIM LEAGUE (3)

سیاسی اعتبار سے ہمیں کوئی دبانے کی کوشش نہ کرے، ہمیں ہمارا حق ملے، پارلیمنٹ اسمبلی میں ہماری طرف سے بات کرنے والا ہماری قوم کا آدمی ہو، دنیاوی اعتبار سے دنیا کے مسلمانوں کو

ایک چھتری کے نیچے لانا اس یونائیٹڈ مسلم لیگ کا مقصد ہے، مگر پوری طرح اس پر منحصر نہیں رہنا ہے

اور نہ ہمیں اس طرح کی سیاست کرنا ہے جس طرح آج کے سیاست والے کرتے ہیں، ہم کسی کی مخالفت کرنے نہیں آئے ہیں، ہم صرف اپنی قوم کی حفاظت کے لیے ہماری یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کی حفاظت کے لیے سیاست میں جا رہے ہیں اور کوئی مقصد نہیں ہے ہم سیاست کا استعمال کریں گے جو آدمی جیت کر آئے گا، اس کے پاس قوم کے لیے پاور نہیں ہوگا جو ٹرسٹ کا ذمہ دار ہوگا وہی سب قوم کے فیصلے کرے گا، جس طرح میں نے اپنی کتاب میں بتایا ہے کہ کتنا بھی بڑا ہو جاہے وہ CM, PM بنے آخری فیصلہ ٹرسٹ کا ذمہ داری کرے گا جو یونائیٹڈ مسلم کو چھوڑ کر کسی بھی سیاسی پارٹی کا نہیں ہوگا۔

سیاست مجھے پسند نہیں ہے میری پہلی کتاب لکھنے سے لے کر چھپنے تک، میں صرف ٹرسٹ کے ذریعے ہی میری قوم کا بھلا کرنا چاہتا تھا کیونکہ ٹرسٹ کا دوسرا نام ہوتا ہے NGO جس کا پورا مطلب ہوتا ہے NON GOVERNMENTAL ORGANIZATION مطلب بنا حکومت کے سہارے سے چلنے والی جماعت، مگر میری کتاب شائع ہونے کے بعد BJP حکومت نے میرے سپنوں پہ پانی پھیر دیا foreign funding دوسرے ممالک سے آنے والے پیسے پہ پابندی لگائی ہے 9000 ٹرسٹ کے NGO کے لائسنس رد کر دیے 10343 کو نوٹس دی گئی ہے، اس میں بھی ان کا اصل نشانہ مسلم ہی تھا students islamic movement of india اور Jamaat-e-Islami Hind پہ satellite phone اور دوسرے معاملات پر شک کیا گیا کہ ان کا پیسہ ادھر جاتا ہے ادھر جاتا ہے اس کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کے لیے استعمال ہوتا ہے، بہانا کر کے پابندی لگائی بلکہ ہندوستان میں سب سے زیادہ باہر کے دیشوں سے پیسہ RSS کو آتا ہے، اس پر پابندی نہیں لگائی اور نہ ان کی لسٹ میں ان کا نام ہے RSS ہندوستان کا سب سے بڑا NGO ہے، جس کو کارپوریٹ سے لے کر امریکہ تک مدد کرتا ہے آر ایس ایس نہ صرف انڈیا میں سیاست کو سپورٹ کرتا ہے، بلکہ امریکہ میں ہندوتوا کا جھنڈا پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، ان کی سوچ کا جواب ہم صرف ٹرسٹ سے نہیں دے سکتے یہ ہماری ٹرسٹ کو ایک سال میں بند کر دیں گے، کہیں گے ISIS کو ہم مدد کرتے ہیں یا ISI کو مدد کرتے ہیں یا ہمارا حال سیمی کی طرح یا تبلیغی جماعت کی طرح ہو سکتا ہے، جن پر پابندی لگانے کی مانگ پاکستان سے لے کر ہندوستان میں ہو رہی ہے تو میرے ٹرسٹ کے ذریعے قوم کا بھلا کرنے کا سپنا پورا نہیں ہوگا میں جس طرح کی ٹرسٹ کی بات کر رہا ہوں وہ بنا دوسرے ملک کے foreign funding کے بغیر نہیں ہو سکتی اور صرف ہندوستان کے لوگوں کے پیسوں سے تو میں کبھی بھی اپنا سپنا پورا نہیں کر سکتا ایسے دنیا بھر کے ٹرسٹ چلتے ہیں، مسلمانوں کے گلی گلی میں شور ہے اور دنیا بھر کے چور ہیں، کتنے ٹرسٹ کا audit نہیں ہوتا ہے اور اگر دکھاوے کے لیے ہوتا بھی ہے تو کتنے پیسے آئے کتنے گئے عام آدمی کو کچھ پتہ نہیں ہوتا ایک دواسپتال کھولے، جس میں پرانی مشین کو نئی بنا کر آدھے پیسے جیب میں ڈال لیتے ہیں ٹرسٹ کے نام پر اسکول کھلتے ہیں اور donation بھی لیتے ہیں فیس بھی لیتے ہیں ایک دو بچے کو اسکالرشپ دیتے ہیں ایک دو بچے کو مفت پڑھاتے ہیں پورے تعلقے میں ڈھنڈورا پیٹتے ہیں ہم نے فری میں تعلیم دی ایک دو ایمبولینس پر اپنا نام لکھتے ہیں پورے ڈسٹرکٹ میں گھماتے ہیں کہ ہماری ٹرسٹ کی ایمبولینس ہے ایمرجنسی میں نہ اس میں پیٹرول ہے نہ اس کا ڈرائیور فکس ہے، صرف ایمبولینس ہے، بتانے کے لیے ہم کو آپ کی فکر ہے آپ صرف پیٹرول ڈالوا دو لے کر جاؤ، اس وقت آدمی پیٹرول بھرنے جائے گا یا ڈرائیور ڈھونڈنے یا اپنے مریض کو دیکھے گا زیادہ تر ایمبولینس کی یہ حالت ہے اور کوئی ضرورت مند ان ٹرسٹ والوں کے پاس آیا تو اس کا مذہب نہیں اس کی جماعت پوچھتے ہیں، میں اپنا تجربہ آپ کو جماعت والے ٹاپک میں بتایا کیسے کوئی اور میمن کے چکر میں ایک ضرورت مند پھنستا ہے کسی نے مدینے میں فری روم بنا رکھا ہے اپنے اپنے

جماعت کے لوگوں کے لیے ویسے آدمی صرف مدینہ نہیں جاتا مکہ بھی جاتا ہے اور جس کی حیثیت ہے وہی جاتا ہے اپنے ٹکٹ سے جاتا ہے تو کیا اس حج عمرہ کے پیکیج میں ہوٹل کے پیسے نہیں دے سکتا ایسے کتنے امیر لوگ ہیں جو ہر سال عمرہ کرنے جاتے ہیں کچھ تو بچوں کی چھٹیوں میں ہر سال عمرہ کرنے جاتے ہیں، اگر کچھ کرنا ہے تو ان کے لیے کرو جن کی حیثیت نہیں ہے حج کو جانے کے لیے پیسے دو ٹکٹ دو اور اپنا روم بھی دو صرف روم دینے سے کیا فائدہ facebook, whatsapp پر ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، ہم نے مدینے میں روم بنایا ہے میں سب کی بات نہیں کرتا کہ سبھی ایسے نہیں ہیں، اچھے لوگ بھی ہیں، بیچارے اچھوں کی وجہ سے تو ان کی دکان چلتی ہے کچھ امیر لوگ ٹیکس سے بچنے کے لیے پیسے دیتے ہیں، کچھ کو ہمدردی ہے قوم سے اس لیے دیتے ہیں مگر ان کی پرابلم ہے کہ یہ چیک نہیں کرتے کہ ان کے پورے پیسوں کا کس طرح استعمال ہوتا ہے لوگوں کی مدد کرنے یا پھر آدھے پیسے ٹرسٹ چلانے والے کی جیب میں جاتا ہے، میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں اس طرح کے ٹرسٹ صرف اپنی دکان چلا رہے ہیں آدھے سے زیادہ کے پیچھے سیاسی پارٹی ہوتی ہے جو ان کو قوم کا بھلا کرنے کا ڈرامہ کرنے کے لیے پیسے دیتی ہے اور آدھے سے زیادہ ہمیں دین اور حدیث کی باتیں سنا کر صدقے زکاۃ کی بڑی بڑی رقم لے کر اپنی دکان چلا رہے ہیں، آدھے سے زیادہ لوگ مسلم ٹوپی پہن کر مسلم کو لوٹتے ہیں جتنے بھی ٹرسٹ چلتے ہیں، میں ان سے کہتا ہوں جو طریقہ ٹرسٹ چلانے کا میں نے اس کتاب میں بتایا ہے وہ کر کے دکھاؤ، اگر تم میں سچائی ہے اور اللہ کا خوف ہے تو میرے طریقے میں کوئی ہیرا پھیری نہیں کر سکتا اور کوئی اس قوم کے خزانے پر اپنی مرضی سے نہیں بیٹھ سکتا ہر گاؤں کا آدمی ہر جماعت کا آدمی فیصلہ کرے گا کہ کون صدر ہوگا؟ کون سیکریٹری ہر جماعت ہر گاؤں کو معلوم ہوگا؟ کتنے پیسے آئے کتنے گئے ورنہ کتنے ٹرسٹ ایسے ہیں جو کسی امیر آدمی کے بنائے ہوئے ہیں، اور ان کے مرتے ہی وہ ٹرسٹ بند ہو جاتی ہے، لوگوں نے پیسے دیے اس کا حساب دینے والا اس کے بعد نہیں بچتا میرے بتائے ہوئے طریقہ کی ٹرسٹ انشاءاللہ کبھی بند نہیں ہوگی کیونکہ یہ کسی امیر آدمی یا سیاسی فائدے کے لیے بنانے والے کی ٹرسٹ نہیں یہ میری قوم کے ہر گھر ہر جماعت ہر گاؤں ہر مسلم کی ہوگی ۔ صرف کوئی میمن مدراسی ملباری بھیا کے لیے یا کسی ایک فرقہ کے لیے نہیں سبھی مسلم کے لیے ہے میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہندوستان میں کوئی ایسی ٹرسٹ نہیں ہے جو صرف مسلم دیکھتی

ہے، جماعت اور فرقہ نہیں دیکھتی میرا اپنا ایسی ٹرسٹ کا ہے مگر افسوس کہ میری قوم کے لوگ اب تک میری پہلی کتاب سے نہیں سمجھ پائے یا پھر ان کی نیت اپنی دکان چلانے کی ہے مجھے اس طرح کی دکان نہیں چلانا ہے، مگر افسوس کہ آج اس BJP کی پابندی کی وجہ سے میں نے سیاست میں جانے کا ارادہ کیا ہے، ان کو دیکھ کر مجھے لگتا ہے کہ ہم پر بھی پابندی لگا سکتے ہیں اس لیے ہماری united muslim league سیاست میں جائے گی، جس جگہ ہم تعداد میں زیادہ ہیں وہاں ہم اپنا یونائیٹڈ مسلم لیگ کا آدمی یا عورت کو اتاریں گے، ہمیں ہماری عورتوں کو بھی نہیں بھولنا چاہئے ہمیں عورت مرد سب کو یونائیٹڈ بنانا ہے اگر عورت میں قابلیت ہے تو اس کو بھی موقع ملنا چاہئے اور جس جگہ ہم تعداد میں کم ہیں، وہاں ہم اس کو ووٹ دیں گے جسے ہم سپورٹ کرنے والے ہیں، کس کو ٹکٹ دینا ہے؟ کون کہاں سے کھڑا ہوگا اس کا فیصلہ بھی ٹرسٹ کا ذمہ دار کرے گا جس طرح میں نے پہلے بتایا ہے کہ ٹرسٹ یہ ہماری آر ایس ایس ہے یونائیٹڈ مسلم ہماری بی جے پی ہے سسٹم ویسا ہی ہوگا جیسا میں نے بتایا تھا یعنی بات یہ ہے کہ ہم بھی سیاست میں جائیں گے مگر ہم جس جگہ اپنا candidate اتاریں گے وہ سامنے والے کی برائی کرکے یا اس کے خلاف بیان دے کر، الیکشن نہیں لڑے گا وہ صرف قوم کی خدمات کی بات کرے گا اور ذمہ دار کے کہنے پر بولے گا، اتنا ہی بولا جائے گا، جتنا بولنے کو کہا جائے گا کیونکہ ہمارا مقصد جھگڑا کرنا نہیں ہے ہم صرف قانونی طور پر کمزور نہ پڑے کوئی ہمیں کچلنے کی کوشش نہ کرے اور ہم کو بھی ہمارے ٹیکس کے پیسوں کا فائدہ ملے، جس طرح دلت کو اور باقی لوگوں کو ملتا ہے اور ہماری قوم کے کام میں کوئی سیاسی پارٹی ہمیں روکنے کی یا پابندی لگانے کی کوشش نہ کرے اس لیے ہم سیاست میں آئے ہیں اور ہمارا کوئی مقصد نہیں ہوگا۔

بی جے پی کے ہارنے سے آر ایس ایس کو کوئی فرق نہیں پڑتا، اسی طرح اگر ہماری united muslim league ہارتی ہے یا ہم جس کو سپورٹ کریں گے، وہ ہارے گی، تو ہمیں بھی فرق نہیں پڑے گا united muslim league ٹرسٹ ہمیشہ رہے گی انشاءاللہ کوئی بھی سیاسی پارٹی آج ہے، تو کل نہیں ہے، مگر ٹرسٹ ہمیشہ رہتی ہے، اس لیے میں نے میری کتاب میں پہلے ٹرسٹ کو زیادہ اہمیت دیا تھا اور آج بھی دیتا ہوں۔

سیاست مسلمانوں کے لیے صرف وقتی وفوری طور پر مختصر علاج

POLITICS IT IS THE FIRST AID KIT FOR MUSLIMS

FIRST AID KIT
FIRST AID KIT
COLD PACK

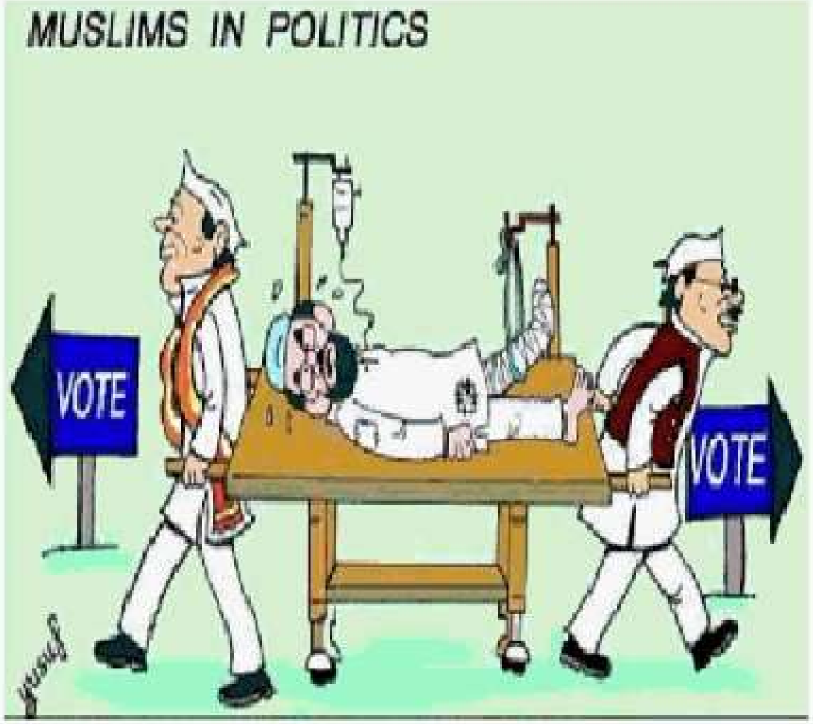

ہمارے علما، لیڈر، حکمران صرف ہمارے زخم پر مرہم پٹی لگانے کا کام کرتے ہیں، مکمل علاج کوئی بھی نہیں کرتا۔ پوری دنیا کا یہی حال ہے۔ جو مسلمان اپنا مستقبل سیاست میں ڈھونڈھ رہے ہیں، ان کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ شاید آپ سمجھو گے؟ ہمارا ہندوستان، جہاں مسلمان اقلیت minority میں 14 % فیصد ہیں اور ہندو اکثریت میں ہیں۔ سیاست کے لحاظ سے یہاں دو بڑی پارٹیوں کا زور ہندوستان میں چلتا ہے، ان کی سوچ کا اظہار یہ لوگ اپنے اپنے حساب سے کرتے ہیں۔ ان کی سوچ مسلمانوں کے لیے کیا ہے اور کون مسلمانوں کا ہمدرد ہے اور کون دشمن ہے؟ اس بات کو ہم سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک congress کانگریس ہے اور دوسری BJP بی جے پی ہے۔ کانگریس نے آزادی کے بعد سے ہندوستان میں تقریباً 60 سال تک حکومت کی، باقی سالوں میں BJP نے حکومت کی۔ ویسے تو یہ دونوں پارٹی آزادی کے پہلے سے ہی ہیں۔ آیئے ہم ان کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی تاریخ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ہمارے ہندوستانی مسلمانوں کے لیے ضروری بھی ہے، ورنہ ان کو جانے بنا ان پر بھروسہ کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، بہت سارے لوگ ہیں جو ان کے بارے میں نہیں جانتے۔ ہم شروعات کانگریس سے کرتے ہیں۔ congress کی بنیاد ایک انگریز نے رکھی ہے۔ آج سے 129 سال پہلے (allan octarian hume) الان اکٹرین ہیوم نامی ایک انگریز نے 28 December 1885 کو کانگریس کی بنیاد رکھی جو عیسائی تھا، دوسرے شخص کا نام Dada bhai naorajo دادا بھائی نوروجی تھا جو پارسی تھے۔ تیسرے شخص Dinshaw waha دانشو وہا ہے۔ یہ بھی پارسی تھے۔ دیکھا جائے تو Indian national (INC) congress کی بنیاد عیسائی اور پارسی مذہب کے ماننے والے تین لوگوں نے کی ہیں۔ اس کے بعد Mahatma gandhi مہاتما گاندھی جب South Africa ساؤتھ افریقہ سے سنہ 1915 میں ہندوستان واپس آئے تب کانگریس

کی کمان گاندھی نے سنبھالی، جن کو Ghokhale گوکھلے نے مدد کی اور Khilafat movement خلافت موومیٹ جو بعد میں muslim league کے نام سے جانی جاتی تھی ان سب نے مل کر کانگریس کو کئی سال تک چلایا۔ گاندھی برہمن ہندو تھے۔ مسلم لیگ کے لیڈر Mohammad Ali jinnah محمد علی جناح تھے۔ آزادی کے بعد Pandit jawahar laal nehru پنڈت جواہر لال نہرو نے کمان سنبھالی، جو کشمیری پنڈت تھے، پھر ان کی بیٹی اندرا گاندھی نے بعد میں ان کے بیٹوں نے Sanjay gandhi پھر Rajiv gandhi پھر ان کی بیوی Sonia gandhi نے کمان سنبھالی۔ Rajiv gandhi کے قتل کے بعد کانگریس کمزور ہوئی، اندرا گاندھی والی بات نہیں رہی تھی۔ اس کے بعد 2004 میں congress نے مل کر دوسرے پارٹی کے ساتھ election لڑا جسے United progressive alliance یونائیٹیڈ پروگریسو الائنس نام دیا، جسے ہم مختصر میں UPA کہتے ہیں۔ 2004 سے 2014 تک Monmohan singh منموہن سنگھ نے اس کی قیادت کی، جو ایک سکھ sikh تھے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس پارٹی میں سبھی مذہب کی سوچ نظر آتی ہے اور ہمارے ہندوستان کی دوسری پارٹی ہے BJP بی جے پی جو اپنے آپ کو ہندوتوا والی پارٹی کہتی ہے اور ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانا چاہتی ہے، آج کل ہندوستان کی کمان ان کے ہاتھ میں ہے ویسے تو یہ ہندوتوا والی حکومت پچھلی بار بابری مسجد کو شہید کر کے مسلمانوں کا کافی نقصان کر کے گئی، اس بار پھر 2014 میں election ہوئے اور ہندوستان میں یہ ہندوتو والی حکومت پھر سے جیت کر آئی۔ میری نیند اڑ گئی۔ جس بات کا خطرہ تھا وہ مجھے اپنی قوم کے سامنے نظر آنے لگا۔ BJP کے دو چہرے جن پر گجرات دنگوں کا الزام لگتا رہا اور ہے بھی، جنہیں لوگ موت کا سوداگر کہتے ہیں۔ امیت شاہ اور نریندر مودی کے، پوسٹر جگہ جگہ نظر آنے لگے اس کے کچھ دنوں بعد اس ہندوتوا کی دوسری ساتھی Shiv Sena شیوسینا بھی میرے مہاراشٹر سے جیت کر

آئی۔ اس سے پہلے ان لوگوں نے ممبئی میں فسادات کیے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ کہیں مسلمان دنگوں میں جان سے مارے گئے اور اس کا اثر میرے گاؤں میں بھی ہوا میرا بھی مجیو اور چاچا کا گھر جلایا گیا، ہندو مسلم نفرت کا شکار میری 180 ایکڑ زمین بھی ہوئی، جس کا ذکر میں اس کتاب میں کر چکا ہوں۔ اس خطرے کو بھانپ کر میں نے پہلی کتاب لکھی تھی، اب ان کا دور آیا ہے، تو سیدھی سی بات ہے یہ لوگ اپنی سوچ کا استعمال ضرور کریں گے۔ ویسے ان کی حکومت آنے کے بعد میرے جیسے مسلم کی نیند خراب ہوتی ہے، مگر بہت سارے لوگ جاگ جاتے ہیں۔ جس طرح کسی سخت مزاج پولس آفیسر کے آنے کے بعد غنڈے موالی، under ground چھپ جاتے ہیں اور، جس طرح چوہے اپنے بل سے نکلتے ہیں اسی طرح اس آفیسر کے تبادلے کے بعد ان کے آدمی گھر سے باہر نکلتے ہیں، جب کانگریس کی حکومت ہوتی ہے ان کے آدمی جیسے (vishva hindu parishad) VHP، بجرنگ دل Bajrang dal ہندو سینا مہا سبھا ان سب کو سانپ سونگھتا ہے اور جب کانگریس چلی جاتی ہے تو ان چیونٹیوں کے پنکھ نکل آتے ہیں۔ یہ لوگ ہوا میں اڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ ویسے یہ سلسلہ پرانا ہے۔ ہندوستان آزاد ہونے سے پہلے سے ہی دو گروپ تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلتے ہیں۔ ایک گاندھی کی سوچ اور دوسری RSS کی سوچ بٹوارے سے لے کر آج تک نظر آتی ہے۔ گاندھی کی سوچ کا نام congress ہے۔ اور RSS (Rashtriya swayam sevak sangh) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی سوچ کا نام sangh parivar سنگھ پریوار ہے۔ سبھی ہندتو والی سوچ ایک چھتری کے نیچے آتے ہیں جسے یہ لوگ خاندان پریوار کہتے ہیں۔ اس خاندان کے باپ کا نام keshaw baliram hedgewar کیشو بلیرام ہڈگیور ہے۔ جس نے آج سے 90 سال پہلے ان کے تہوار وجیے دشمی کے دن 27 september 1925 میں RSS کو پیدا کیا۔ جو شروع میں ایک سماج سیوا (NGO) کا کام کرتی تھی ان کی سماج سیوا صرف ہندو کے لیے ہی ہوتی ہے۔ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف ہی رہی ہیں اور ساتھ ہمیشہ مسلمانوں کے دشمن جیسے یہود و اسرائیل کے ساتھ رہا ہے اور جتنے بھی مسلمانوں کے خلاف غیر مذہب والے ہیں ان کا ساتھ ان لوگوں کے ساتھ رہا ہے انہوں نے ہمیشہ Anti muslim مسلم مخالف لوگوں کا ساتھ دیا ہے جو مسلم کے دشمن رہے ہیں۔

دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے، یہ بھی ایک فارمولہ ہے۔ ان کے بڑے لیڈر savarker ساورکر نے بھی israel کو سپورٹ کیا تھا۔ عزرائیل بننے کے وقت اور آج بھی لوگ عزرائیل کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کی سوچ ہندوستان کے ترنگا پرچم کے بھی خلاف رہی ہے۔ شروع سے یہ لوگ ہمارے جھنڈے کا رنگ بھگوا saffron رکھنا چاہتے تھے۔ ترنگے کا ہرا کلر انہیں پسند نہیں ہے جو مسلمانوں کا رنگ سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو ہندوستان میں رکھنے کے خلاف ان کی سوچ رہی ہے ان کی انہیں حرکتوں کی وجہ سے ان پر آزادی سے پہلے، انگریزوں (british rule) کے حکومت کے دوران پابندی لگی تھی۔ اس کے بعد ان کی جماعت RSS سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی nathuram godse نتھورام گوڈسے نے mahatma gandhi مہاتما گاندھی کا قتل کیا، کیونکہ یہ لوگ بٹوارے کے بعد جو مسلمان ہندوستان میں رہے، گاندھی کی وجہ سے اس کے خلاف تھے، جس کی وجہ سے انہوں نے گاندھی کو مارا، جس کی وجہ سے 1948 میں ان پر پھر دوبارہ پابندی لگائی گئی تھی۔ پھر اندرا گاندھی کے دوران جو emergency نافذ ہوئی تھی، اس دوران 1975 سے 1977 تک ان پر پابندی لگائی گئی تھی۔ چوتھی بار 1992 میں بابری مسجد توڑنے کے بعد ان پر پابندی لگائی گئی، تو یہ ہیں RSS کی سوچ، جن پر پابندی لگتی رہی ہے۔ ان پر پابندی لگنے کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کی ان کو آزادی نہیں ملی تھی، جس کی وجہ سے ان لوگوں نے سیاست میں آنے کا فیصلہ کیا۔ syama prasad mookerjee سیاما پرساد موکرجی نے 1951 میں Bharatiya jana sangh بھارتیہ جن سنگھ نام سے ایک پارٹی بنائی تھی یہ کچھ نہیں کر پائی، تو انھوں نے اندرا گاندھی کے خلاف 1971ء میں جو مہم شروع ہوئی تھی سبھی پارٹیاں ایک ہوئی تھیں، اس پارٹی کا نام Janta party جنتا پارٹی تھا۔ اس میں جن سنگھ نے بھی ان کا ساتھ دیا تھا، سبھی بڑی پارٹیاں ایک چھتری کے نیچے آگئیں اور lok sabha elections لڑی گئیں اور اس کا اثر یہ ہوا کہ Jnata party 295 سیٹ سے جیت کر آئی ان میں سب سے زیادہ 93 سیٹ jana sangha کے تھے۔ 44 سیٹ congress (o) party کے تھے۔ 71 سیٹ charan singh's bhartiya lok dal کے تھے۔ 28 سیٹ jagjivan ram's کی پارٹی congress for democracy کے تھے۔ ان سب نے

مل کر اندرا گاندھی اور ان کے بیٹے سنجے گاندھی کو ہرایا۔ اس وقت Indian national congress (INC) کو صرف 154 سیٹ ہی آئے تھے۔ جنتا پارٹی میں سب سے بڑی پارٹی جن سنگھ کی تھی اس لیے ان لوگ نے الگ ہونے کا ارادہ کیا، اور پھر سے اکیلے لڑنے کا فیصلہ کیا۔ تین سال تک جنتا پارٹی کا ساتھ دیا تین سال بعد یہ لوگ الگ ہو گئے، انھوں نے آج سے 35 سال پہلے 1980ء 6 april میں jana sangh کا نام bharatiya janta party رکھا جو آج BJP کہلاتی ہے۔ BJP نے جنتا پارٹی سے الگ ہو کر پہلا general election لڑا 1984 میں جب ان کی صرف 2 سیٹ آئی تھی، ان کی ہار سے ان کی سوچ پر بھی اثر ہوا۔ ہندوتوا کی سوچ کو آگے بڑھانے یا ہندوؤں کا ووٹ پانے کے لیے 1992 میں بابری مسجد کا معاملہ اٹھایا جس کا ذکر میں اس کتاب کے شروع میں کر چکا ہوں۔ رام کے نام کا فائدہ ان لوگوں کو ملا 1996 میں یہ ایک بڑی پارٹی بن کر ابھری، مگر lower house میں کم سیٹ ہونے کی وجہ سے یہ صرف 13 دن ہی حکومت چلا سکے۔ پھر 1998 میں ان لوگوں نے دوسری پارٹی کے ساتھ مل کر National democratic alliance (NDA) نیشنل ڈیموکریٹک الائنس بنایا اور یہ 1998 میں پھر جیت کر آئی۔ atal bihari vajpayee اٹل بہاری واجپائی وزیر اعظم بنے۔ ہندوستان میں پہلی سرکار بغیر کانگریس کے بنی۔ اس کے بعد 2004 میں پھر ہار گئی اور اب 2014 میں پھر جیت کر آئی ہے۔ اس بار جوش زیادہ ہے، کیوں کہ سیٹیں زائد ہیں۔ اس بار یعقوب میمن کو پھانسی لگانے کے گوشت کے ساتھ بیل کا اور ان کے بچوں کا گوشت کھانے اور کاٹنے پر پابندیاں لگائی گئیں، پاکستان کے نام پر نفرت کشمیری پنڈتوں سے ہمدردی، پاکستانی ہندوؤں سے ہمدردی، بنگلادیش کے سرحد کی گھیرا بندی، تا کہ وہاں کا مسلمان ہندوستان نہ آئے اور ہندوستان میں مسلم آبادی نہ بڑھے، ہندوستان صرف ہندو راشٹر رہے بھارت ماتا کی جے ہگف جانے کے قانون میں تبدیلی، جس کی وجہ سے مسلمان آسانی سے دبئی، سعودی عرب اور دیگر باہر ملکوں میں نہ جا سکے، جو راستے مسلم بادشاہ کے نام پر ہیں ان کو بدلنا، اسکول کی کتاب سے مسلمانوں کو نکالنا، اسکولوں میں مسلم بچوں کو ہندو تہذیب جیسے یوگا، سورج کی پوجا، پرارتھنا سکھانا، RSS کی شاکھا ہندوستان کی ہر ریاست میں کھولنا، تا کہ پورے ہندوستان کے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جائے، مسلمانوں کو مارنا

سکھایا جائے، مسلمانوں سے نفرت کا ماحول بنایا جائے اور جن ریاستوں میں ان کی حکومت نہیں ہے وہاں ہندو مسلم دنگے کرانا تا کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ دنگے صرف گجرات میں ہی نہیں ہوتے، جہاں ان کی حکومت نہیں ہوتی، وہاں بھی دنگے ہوتے ہیں اور اگر کوئی مسلم وہاں کا home minister ہو تو وہاں کا لا اینڈ آرڈر law and order خراب ہوتا ہے تا کہ لوگ مسلمانوں کو home minister یا prime minister بنانے کی غلطی نہ کریں اور جن ریاست میں ان کی حکومت ہے، وہاں یہ لوگ Law and order قانون کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، خاص کر گجرات دنگوں کے بعد یہ لوگ تھوڑا پھونک پھونک کر قدم اٹھاتے ہیں، مگر قدم اٹھاتے ہی ہیں، جیسے میرے مہاراشٹر میں 2014 میں BJP اور شیو سینا کی حکومت میں یعقوب میمن کو راتوں رات پھانسی کا پلان بنایا گیا اور پھانسی دی گئی، مسلمان ناراض تھے، کیونکہ دوسرے مذہب کے لوگوں کی پھانسی معاف کی جاتی ہے اور مسلمانوں کو پھانسی دی جاتی ہے، اس کے علاوہ بھی ایک کے بعد ایک حادثے مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان میں ہونے لگے، ہندوستان کے کسی بھی ریاست میں کچھ ہوتا ہے، اس کا اثر ممبئی میں دیکھا جاتا ہے، اس لیے مہاراشٹر کے police commissioner کو بدل دیا گیا، ایک مسلم کمشنر Ahmed javed کو بلایا تا کہ مسلمان کچھ گڑ بڑ نہ کرے اور مسلمانوں نے کچھ کیا تو بھی ذمے دار مسلمان ہی ہوں گے، کیونکہ law and order کی ذمے داری بھی تو مسلم کمشنر کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ان کی سیاست ہے law and order کی۔ ان کو کہاں دنگے کرانا ہے اور کہاں دنگے نہیں کرانا ہے؟ مسلمانوں کے خلاف ان کی Cricket کرکٹ کی طرح پوری ٹیم ہے۔ اس ٹیم کے کپتان آج کل ہندوستان کے وزیر اعظم Narendra modi ہیں، یہ آر ایس ایس سے تعلق رکھتے ہیں، یہ rss کے brand ambassador ہیں۔ یہ سب کا ساتھ اور سب کا وکاس کرنے کی بات کرتے ہیں، اصل میں ان کو corporate world کا ساتھ ہے اور یہ RSS کا ساتھ دیتے ہیں اور ہندو کا وکاس کرتے ہیں۔ تو یہ تھی ہمارے ہندوستان کی دو بڑی پارٹیوں کی تاریخ اور تفصیل۔

ہندوستان کا مسلمان ان دو بڑی پارٹیوں کے بیچ میں پھنسا ہے۔ کانگریس جب آتی ہے تو ہمارے کچھ مسلمان نیتا اس پارٹی میں ہوتے ہیں۔ جو کچھ حد تک مسلمانوں کا بھلا بھی کرتے ہیں، مگر

کانگریس میں جو ہندوتیا ہیں ان کا ہندوتوا جاگتا ہے، جو بابری مسجد ٹوٹنے بھی دیتے ہیں، کہیں نہ کہیں BJP کو بنانے میں کانگریس کا ہاتھ ہے۔ بابری مسجد کا تالا توڑنے والا راجیو گاندھی ہے جس نے 1989 میں بابری مسجد کا تالا کھلوایا، اس سے پہلے باہر پوجا شنیاس کرنے کی اجازت تھی۔

Prime minister P.V. narashimha rao پی وی نا راشمہا راؤ کے وقت میں بابری مسجد گرائی گئی تھی۔ یہ کانگریس کے وزیر اعظم تھے اگر بابری مسجد نہ ٹوٹی ہوتی تو بی جے پی کبھی پاور میں نہیں آتی اور یعقوب میمن کی پھانسی کو معاف نہ کرنے والے راشٹرپتی Panab mukherjee (president) پرنب مکھرجی بھی کانگریس سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کانگریس میں بھی مسلمانوں کے خلاف سوچ رکھنے والے لوگ ہیں۔ ان کے راج میں جب مسلمان منہ کھولتے ہیں تو یہ لوگ ہمارے منہ میں لالی پاپ دیتے ہیں۔ لالی پاپ کا مطلب مرغی کی ٹانگ کا چھوٹا حصہ۔ پوری مرغی نہیں کھلاتے۔ یہ بات اور ہے BJP کے راج میں تو گوشت کھانے ڈر لگتا ہے، خاص کر وہاں جہاں کا وزیر داخلہ home minister مسلم ہو۔ جیسے U.P. کے اعظم خان مسلمان ہونے کی وجہ سے اس ریاست میں دنگے زیادہ کرائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ شک کی بنا پر گوشت کھانے والے کو جان سے مار دیتے ہیں۔ تو بھلے کانگریس لالی پاپ دیتی ہے، مگر مسلمان کا منہ بند کرتی ہے۔ BJP کے راج میں مسلمان کتے کی طرح منہ کھول کر بھوکتے رہتے ہیں۔ اور ہڈی بھی نہیں ملتی۔ گوشت تو گائے کے نام پر بند ہوتا ہے۔ قتل خانے بند ہوتے ہیں۔ مسلم قریشی بے روزگار ہوتے ہیں۔ مسلم reservation ریزرویشن

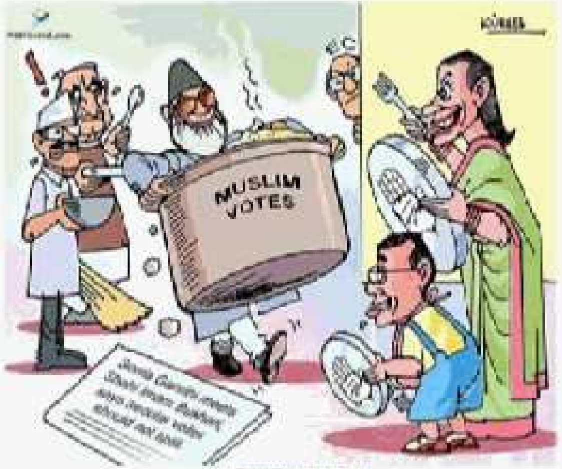

A SECULAR MEAL

جسے ہندی میں ارکاشن اور اردو میں محفوظ کرنے کا عمل کہتے ہیں، جسے دلت لوگ اور جو سماج میں پیچھے رہتے ہیں ان کو اس قانون کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی جگہ اسکولوں، کالجوں میں، نوکری، فکس محفوظ ہوتی ہے ان کو جگہ دینا ہی پڑتا ہے۔ مسلمان ان کے حساب سے غریب اور پیچھے نہیں ہیں، ہم کو ہر چیز کے لیے چلانا پڑتا ہے ہمارے لوگ صرف چلاتے رہتے ہیں ہمارے وقف بورڈ والے وکیل عدالت جاتے ہیں، قانونی کارروائی کرنے اپنا حق مانگنے، کیس کا فیصلہ آنے تک ان کی حکومت کے جانے کا وقت آتا ہے اور ہندوتوا والی حکومت چلی بھی جاتی ہے، یہ زخم دے کر جاتی ہے، کانگریس اس پر مرہم لگانے کا کام کرتی ہے، جب تک کانگریس ہارتی نہیں یہ صرف مرہم لگاتی ہے، جب ہارتی ہے، تب مکمل علاج کی صرف بات کرتی ہے اور ہمارے ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے پاس مسلمان گڑگڑاتے ہیں، تو مزہ آتا ہے، کہنے کو تو یہ کہتے ہیں مسلمانوں کے لیے آدھی رات میں بھی ان کا دروازہ کھلا ہے مگر U.P. کے دادری حادثہ سے اخلاق کا خون ان ہی کے پارٹی کے لوگوں نے کیا ہے، گائے کا گوشت رکھنے کے شک کی بنا پر۔ لیکن 15 دن اور رات ان کو سنائی نہیں دیتا ہے، نہ دکھائی دیتا ہے۔ ویسے ہندوستان کی electronic media ٹیوی نیوز چینل والے سب کے سب ان کے زیادہ تر دوست ہیں، اخبار والے بھی ان کی تعریف میں Namo Namo کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی انھیں پتہ نہیں ہوتا کہ مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ Tweeter میں Face book میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں، ریڈیو پر من کی بات کرتے ہیں، مگر اخلاق کی موت پر اخلاق کا نام کبھی نہیں لیا گیا۔ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں مسلمانوں کے بھلے کے لیے۔ مسلمانوں کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں کمپیوٹر ہونا چاہیے، مگر کمپیوٹر کون دے گا یہ کبھی نہیں بتایا۔ ان کے پیسے گنگا ندی صاف کرنے لگتے ہیں، جو صاف اور پوتر ہونے کے باوجود بھی کبھی صاف نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ لوگ اس میں اپنا بدن صاف کرتے ہیں اور اپنے پاپ دھوتے ہیں اور اسی پانی کو پاک سمجھ کر پیتے ہیں ان کے پیسے ہندو کے بھلے کے لیے ختم ہوتے ہیں، ویسے یہ پیسے ان کے نہیں ہوتے، ہندوستان کے ہر باشندے کے ہوتے ہیں، جو ہر چیز کا ٹیکس ادا کرتا ہے اور ہندوستان کے باشندے مسلمان بھی ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اس ملک کے باشندے نہیں سمجھتے۔ مگر ٹیکس معاف نہیں کرتے، وہ برابر حاصل کرتے ہیں۔

کانگریس جب حکومت میں ہوتی ہے تب مسلمانوں کو پانچ سال اپنے جھانسے میں رکھتی ہے، جب یہ ہار جاتی ہے تب یہ مسلمانوں کے حقوق کی بات کرتی ہے۔ دونوں پارٹیاں اپنی چالاکی سے مسلمانوں کا استعمال کرتے ہیں، ویسے ان دونوں پارٹیوں نے مسلم پارٹی بننے نہیں دیا۔ مسلم لیگ کو ختم کرنے والی یہی دونوں پارٹیاں ہیں۔ ویسے ہندوستان میں اور بھی پارٹی ہیں جیسے

(1) Communist party of India CPI,

(2) (Marxist) CMP-M,

(3) Bahujen samaj party BSM

(4) National congress party NCP

ان سب پارٹیوں میں بھی مسلم نیتا ہیں۔ یہ لوگ بھی ہمارا استعمال کرتے ہیں۔ انہیں پارٹیوں کی طرح، مگر یہ لوگ مکمل طور پر ہندوستان میں نہیں ہیں۔ انہوں نے کبھی اپنے دم پر ملک نہیں چلایا۔ جو مسلم نیتا ان پارٹیوں میں ہیں یہ لوگ اپنی پارٹی کے صدر کے غلام بن کر مالک کے وفادار بن کر کام کرتے ہیں۔ مالک کے حکم کے آگے کوئی کچھ نہیں بولتے، جتنا کہنے کو اور کرنے کو کہا جاتا ہے اتنا ہی کرتے ہیں، بھلے ان کے اندر کا مسلمان جاگ جائے۔ کسی بات پر غصہ آئے، خاص کر مسلمانوں پر کسی وجہ سے ظلم ہوتا ہو، یہ دیکھتے بھی ہیں، سنتے بھی ہیں مگر کچھ بول نہیں سکتے، ان کے آقا کا حکم جب تک انھیں نہیں ہوتا تب تک خاموش رہتے ہیں۔ یہ ہوئی بات ہندوستان کے 6 بڑے پارٹیوں کی جو اس ملک کو چلاتے ہیں۔ ان کے چھتر چھایا میں مسلم پلتے ہیں۔ جنہوں نے مسلمان کو

کبھی ایک ہونے نہیں دیا۔ نہ مسلم پارٹی بننے دی۔ مسلمانوں کو شیعہ سنی کو الگ الگ پارٹیوں میں بانٹ کر رکھا ہے۔

شیعہ آپ کو زیادہ تر BJP میں ملیں گے۔ بوہرا مسلم نریندر مودی کی ریلی میں ویلش ویلش میں ملیں گے۔ سنی میں درگاہ والے صوفی آپ کو BJP میں ملیں گے۔ نریندر مودی صوفی کا تعارف بھی لندن جا کر کرتے ہیں، باقی سنی کانگریس میں ملیں گے اور کچھ باقی پارٹیوں میں ملیں گے۔ ان سب پارٹیوں نے ہمارا صرف استعمال کیا ہے، ویسے تو ہندوستان کی ریاستوں میں 49 سیاسی پارٹیاں ہیں، جس میں مسلم نیتا بھی مسلمانوں کے ہمدرد بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کچھ حد تک مسلمانوں کا بھلا بھی کرتے ہیں۔ ان میں کچھ 11 پارٹیاں مسلمانوں کی بھی ہیں۔ جن میں آج کل AIMIM زیادہ مشہور ہے۔ ویسے تو یہ بھی پرانی پارٹی ہے۔ انگریزوں کے وقت سے ہے، جس وقت حیدرآباد کشمیر کی طرح State Princely تھا آزاد تھا، تب وہاں نواب میر عثمان علی خان Mir Osman ali khan کا راج ہوا کرتا تھا، وہاں کے نواب نظام تھے، ان کی اور علماے مشرقین Ulamae mashriqain جو نظام کی ایک پارٹی تھی ان کی صلح سے نواب محمود خان نواز Nawab mahmood Khan nawaz نے 1927 میں مجلس اتحاد المسلمین majlis-e-ittehadul muslimeen کے نام سے ایک پارٹی بنائی، جو صرف قوم کے بھلے کے لیے کام کرتی تھی، سن 1938 میں اس پارٹی کے صدر بہادر یار جنگ Bahadur yar jung بنے۔ انہوں نے سیاست میں دلچسپی دکھائی پھر یہ مسلم لیگ Muslim league سے جڑ گئے، نواب کے انتقال کے بعد 1944 میں قاسم رضوی qasim rizvi کا انتخاب ہوا، قاسم نے اس پارٹی کی کمان سنبھالی، ان کا تعلق رضاکار razakar سے تھا۔

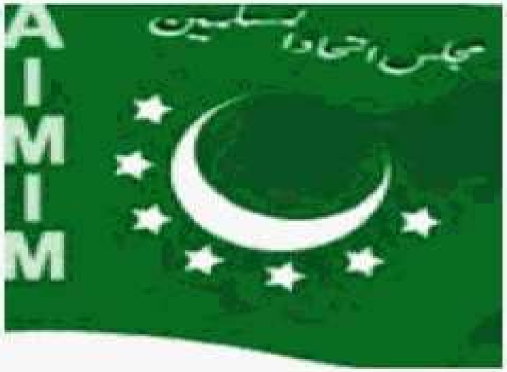

رضا کار کا مطلب فوجی۔ یعنی سپاہی جو ہندوستان سے حیدرآباد کی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے، رضا کار کا مقابلہ کرنے کے لیے سوامی رامانند ترتھ swami ramanand trith نے آندھرا ہندو مہاسبھا andra hindu mahasabha بنائی۔

ویسے ہندو" اور مسلمان کی پرانی لڑائی ہے جو آج تک نظر آتی ہے، رضا کار ہندوستان کی فوج سے بھی لڑتے رہے۔ آخر کار ستمبر 1948 میں آزادی کے بعد ہندوستان کے وزیر داخلہ ہوم منسٹر home minister سردار ولبھ بھائی پٹیل sardar vallabh bhai patel نے ہندوستانی فوج بھیج کر حیدرآباد پر حملہ کیا جسے آپریشن پولو operation polo نام دیا۔ تقریباً 200000 مسلمان اس لڑائی اور لڑائی کے بعد دنگوں میں مارے گئے ہندوستان کا قبضہ حیدرآباد پر ہو گیا mim پر پابندی لگائی گئی۔ قاسم رضوی qasim rizvi کو جیل ہو گئی 1948 سے 1957 تک یہ جیل میں تھے، بعد میں ایک شرط پر انہیں چھوڑا گیا کہ وہ ہندوستان میں نہیں رہیں گے بلکہ پاکستان جائیں گے، انھیں جیل سے رہا کیا گیا۔ پاکستان جانے سے پہلے انہوں نے پارٹی کی ذمے داری عبدالواحد اویسی Abdul wahid owaisi کو دی۔ جو پیشے سے وکیل تھے، انہوں نے پارٹی کو پھر سے بنایا اور اس کا نام آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین All India majlis-e-ittehadul muslimeen رکھا۔ جو آج AIMIM سے جانی جاتی ہے۔ عبد الواحد اویسی کے بعد ان کے بیٹے سلطان صلاح الدین اویسی Sultan salahuddin owaisi نے 1975 میں اندرا گاندھی کے ایمرجنسی کے وقت aimim کی کمان سنبھالی اور آج کل ان کے دو بیٹے اسدالدین اویسی Asaduddin owaisi اور ان کے بھائی اکبرالدین اویسی Akbaruddin owaisi کے ہاتھوں میں ہے۔ جس طرح راون کے وقت میں رام آئے فرعون کے وقت میں موسیٰ آئے اسی طرح آج کے فرعون اور راون نریندر مودی کے وقت میں اسدالدین اویسی رام اور موسیٰ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بھائی لکشمن بھی ہیں۔ ویسے تو آج کی تاریخ میں جو بھی نریندر مودی کے خلاف بات کرتا ہے وہ کسی بجرنگ بلی سے کم نہیں ہیں۔ میرے خیال سے نریندر مودی کو P.M. بنانے میں مسلمانوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ جتنا ان کے اندھے بھگت انہیں یاد نہیں کرتے، اس سے کہیں زیادہ مسلمان نریندر مودی کو یاد کرتا ہے۔ آپ face

book یا کوئی بھی social media پر جاؤ مسلمان آپ کو نریندر مودی کی برائی کرتے ملے گا۔ گجرات دنگوں کی وجہ سے مسلمانوں کی نفرت بھی جائز ہے۔ میں بھی نریندر مودی سے نفرت کرتا ہوں۔ مگر ہماری یہ بے تحاشہ نفرت اس آدمی کو ہیرو بنا رہی ہے۔ کچھ دن پہلے شیو سینا کے سنجے راوت نے کہا، نریندر مودی کی پہچان گجرات کے دنگوں کی وجہ سے ہے۔ ہندو نریندر مودی کو اس لیے پسند کرتے ہیں، کیونکہ مسلم اس سے نفرت کرتے ہیں۔ مسلمان جتنا نفرت کریں گے اتنا ہی ہندو اس سے پیار کریں گے۔

نریندر مودی کو اگر گرانا ہے تو ہمیں مہنگائی، ترقی، کالا دھن، واپس لانا ہے، جن جن باتوں کا اس نے وعدہ کیا ہے، ان باتوں پر گھیرنا چاہیے intolerance کی وجہ سے بڑے بڑے لوگ اپنا ایوارڈ واپس کر رہے تھے، جن میں عامر خان، شاہ رخ خان جیسے لوگوں نے بھی انکا ساتھ دیا ہمارے دوسرے اداکار جاوید جعفری نے کسی کی شاعری پڑھی، آخرکار بہار میں نفرت پھیلانے والے کی ہار ہو گئی۔

جھوٹے وادے بہت کیے تو نے
فتنہ تیرا اب بھی بند نہیں
کہہ دیا یہ بہار والوں نے
ایسا مودیا مجھے پسند نہیں

ہمارے فیس بک پر ایک نوجوان شاعر انیس صدیقی نے یہ پیغام دیا "دھرم کے نام پر جب بھی لڑو گے ہار جاؤ گے" کبھی جب سامنے سچ کے پڑو گے ہار جاؤ گے "تمام بڑے ظلم کا خاتمہ ہو کر رہے گا اب" کہیں سے بھی الیکشن لڑو گے ہار جاؤ گے "اس بار نے کسی کے منھ بند کیے کسی کے کھول دیے نریندر مودی کی آواز نکلنا شروع ہوئی کبھی درگاہ والے صوفی مسلم کی تعریف کبھی عید میلاد کی مبارکباد دی اب ان کو لگتا ہے کہ اگر یو پی میں جیتنا ہے، تو مسلمانوں کے ساتھ اچھا رہنا پڑے گا جب تک election نہیں ہوتے یہ لوگ میرے حساب سے کوئی فساد نہیں کریں گے، کیونکہ انکو وہاں مندر بنانا ہے اور صرف یو پی میں election جیت کر ہی بنایا جا سکتا ہے، اب یہ U.P کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، وہ ووٹ مندر بنانے والی پارٹی کو دیں گے یا پھر جو مسلمانوں کا بھلا کرے گا اسکو دیں گے ویسے میری نظر میں کوئی بھی پارٹی مسلمانوں کا بھلا نہیں کرے گی، سب مسلمانوں کو

ایڑا بنا کر پیڑا کھلائیں گے اسی U.P کے شاعر انس صدیقی کہتے ہیں "وہاں کا فلسفہ لاکو ہمارے ساتھ مت کیجیے "اودھ کی شام کو کالی گھنی رات مت کیجیے" "ہمیں ہے ناز گنگا جمنا کی وراثت پر" "ہمیں یو پی ہی رہنے دیجیے گجرات مت کیجیے" اسی طرح اگر یوپی کے مسلمان سوچتے ہیں تو اچھا ہے۔

مودی کے سامنے اسدالدین یا کسی بھی مسلمان کو کھڑا کروگے، فائدہ زیادہ مودی کو ملے گا۔ مگر ہمارے اویسی بھائی صرف ان پر ہندوتوا کے بات پر ہی اٹیک کرتے ہیں۔ مودی کے کچھ کمبھ کرن جو BJP پاور میں نہیں ہوتی تو 5 سال تک سوتے ہیں۔ BJP پاور میں آنے کے بعد جاگتے ہیں 5 سال میں ایک بار world cup آتا ہے، پچھلی بار یہ لوگ 50 50 over ki match اوور کی میچ کھیلتے تھے، 2014 کے ورلڈ کپ میں 20 20 کا کھیل کھیلتے ہیں۔ ان کے کپتان مودی نے ان کی ٹیم کو کھلی چھوٹ دی ہے کہ آپ آگے جا کے چوکے چھکے مارو وکٹ گرنے کی فکر مت کرو، اگر آپ کا وکٹ گر گیا، تب بھی آپ ٹیم میں شامل رہوگے۔ ان کے اوپنر بلے باز sakshi maharaj, yogi adityant اور shiv sena baba ramdev, sadhvi prachi, subramanian swamy, sangeet singh som

یہ لوگ زبانی جنگ شروع کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ اویسی بھائی رام لکشمن دیتے ہیں۔

ایک مندر بنانے کی بات کرتے، میں تو دوسرے مسجد بنانے کی بات کرتے ہیں۔ اصل میں میرے حساب سے نہ مندر وہاں بنے گا، نہ مسجد بنے گی، supreme court کبھی بھی دونوں بننے دیں گے، ہریانہ کے ballahgarh fridabad میں ایک گاؤں ہے Atali جس گاؤں میں ایک مسجد ہے جو 30 سال پرانی ہے، ہندو میں ایک ذات ہے جسے جاٹ کہتے ہیں ان کا دعوی ہے کہ مسجد کی جگہ پنچایت کی ہے اور مسلم کا کہنا ہے کہ وقف بورڈ کی ہے دونوں عدالت گئے مسلم کیس جیت گئے اس وقت وہاں کی حکومت بی جے پی کی ہے، لوگوں نے مسجد کو توڑ دیا مسلم لوگ ڈر کے مارے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے تو کیا بابری مسجد کا فیصلہ اگر عدالت مسلم کے حق میں کرتے ہیں تو کیا یہی حال پورے ہندوستان کا ہوگا یا جس طرح سبرامنیام سوامی کا دعوی ہے کہ عدالت ہندو کی طرف سے فیصلہ دے گی جو تاریخ لے لیتے ہو تو کیا مسلم خاموشی سے تماشہ دیکھیں گے یا پھر جو بابری مسجد کے کیس میں

ہاشم انصاری تھے، اس دنیا سے چل بسے، ان کے بعد ان کے بیٹے پھر بیٹے کے بعد ان کے بیٹے عدالت کی تاریخ پر تاریخ لیتے رہیں گے یا پھر شیعہ سنی آپس میں لڑیں گے، بابری مسجد شیعہ کی یا سنی کی اور فرض کرو عدالت نے یا حکومت نے ہندو مسلم دونوں کو اجازت دی تو کیا اتنا آسان ہوگا کہ وہاں دونوں اپنے طریقے سے نماز یا پوجا کرسکتے ہیں مدھیہ پردیش میں دھار میں ایک راجہ بھوج کا بھوج شالا ہے، وہیں مسلم کی درگاہ ہے اور ہندو کی سرسوتی کا مندر ہے سال میں ایک بار بسنت پنچمی کے دن ہندو وہاں پوجا کرتے ہیں، مسلم ہر جمعہ میں وہاں نماز پڑھتے ہیں کبھی کبھی بسنت پنچمی جمعہ کے دن آتی ہے اب مسلم جمعہ بھی پڑھنا چاہتے ہیں اور ہندو پوجا بھی کرنا چاہتے ہیں، دونوں ساتھ کریں گے تو آواز کون کم کرے گا پولیس کی ناک میں دم ہو جاتا ہے صرف ایک دن کبھی کبھی ایسا آتا ہے جو اس سال 2016 میں آیا تھا ایک دن سنبھالنا مشکل ہے تو روزانہ کیسے ہوگا؟ بابری مسجد میں یہ سوچنے والی بات ہے۔ اگر کسی بھی لوک سبھا lok sabha الیکشن میں دہلی center میں کسی کی بھی حکومت بنی، تو وہاں دونوں میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بنا سکتی۔ اگر وہاں کچھ بنا سکتی ہے تو صرف U.P. کی حکومت ہی کر سکتی ہے۔ Rajya sabha راجیہ سبھا میں جب پورے مسلم سیٹ یا پورے ہندو سیٹ جیت کر آئیں گے، تو یہ ممکن ہے، بابری مسجد کو 2017 میں 25 سال ہوں گے silver jubli منانے کی کوشش ضرور ہوگی، کیونکہ 2017 کو یوپی میں الیکشن ہوں گے۔

مگر یہ کبھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ U.P میں مسلمان زیادہ ہیں۔ بنا مسلمان کو ساتھ لیے وہاں کسی کی بھی حکومت نہیں بن سکتی۔ اور بنا ہندو کو ساتھ لیے مسلمان وہاں حکومت نہیں بنا سکتے۔ اس لیے ہمارے مہاراشٹر کے سامنا اخبار کے editor sanjay raut کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے vote دینے کا حق چھین لینا چاہیے تاکہ U.P. میں رام مندر بنے، مگر بات اتنی آسان نہیں ہے، جتنی آسان اخبار میں لکھنا ہے، ان باتوں سے صرف اخبار بکتے ہیں۔ یہ کام کرنے کے لیے ان کو دوسرا پاکستان بنانا پڑے گا اور وہ مسلمان آج کی تاریخ میں ہونے نہیں دیں گے۔

رہی بات دلت اور مسلمان ایک ہونے کی jay mim jay bhim، جیسا اسد الدین صاحب کہتے ہیں، وہ بھی صرف دونوں مل کر حکومت نہیں بنا سکتے، U.P. میں دلت اور مسلم آبادی اتنی تعداد میں نہیں ہیں کہ بنا ہندو کو ساتھ لیے وہاں حکومت بنا سکے۔ اور bjp اور سماج وادی

کے بھی صرف برہمن وہاں حکومت بنا سکتے ہیں، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نہ کوئی وہاں مندر رہنا سکتا ہے، نہ مسجد، ہندوتوا والے اور ہمارے مسلم نیتا صرف اپنی اپنی سیاسی روٹیاں سینکتے ہیں، اگر وہاں کچھ بن سکتا ہے تو سب مذہب کی رضامندی سے ہی کچھ بن سکتا ہے۔ اگر میری یہ کتاب کوئی نیتا پڑھ رہا ہے، تو میں ان کو یہ صلاح دیتا ہوں، کہ انسانیت کی مثال دے کر، مسجد کو مسجد رہنے دیں، بازو میں ایک بڑا رام مندر بناؤ اس کے بازو میں سکھوں کا گردووارا بناؤ، اس کے بازو میں عیسائیوں کا چرچ بناؤ، یہودیوں کا پارسی کا جین کا سب کا ایک ایک مندر بناؤ اور پوری دنیا کو پیغام دو کہ ہندوستان میں سروودھرم سمان ہیں۔ religious intolerance نہیں ہیں۔ سردار ولبھ بھائی کے پتلے پہ کروڑوں روپے آج ختم کیے جا رہے ہیں۔ statue of unity کے لیے کروڑوں روپے ختم ہوتے ہیں۔ مہاراشٹر میں شیواجی کا پتلا بنانے کے لیے بھی کروڑوں روپے ختم کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ اگر unity دکھانی ہے تو بابری مسجد بنا کر اور بازو میں جتنے مذہب ہندوستان میں ہیں، سب کے مندر، گردووارا، چرچ بناؤ۔ اس سے بڑی indian unity نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو میں اپنی حیثیت کے حساب سے سبھی کے مندر اور چرچ کو اور گردووارا کو پیسے دوں گا۔ مگر ہندو مسلم نیتا رام اور رحیم کے نام پہ گائے کے نام پہ اور پاکستان کے نام پہ کشمیر کے نام پہ بیان بازی کر کے صرف اپنا ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کو سری لنکا کے تامل کی فکر ہوتی ہے کسی کو نکسل وادی کی فکر ہوتی ہے، گائے کے نام پر بیان دیتے ہیں akbaruddin کہتے ہیں کہ گائے اگر ماتا ہے تو اسے بازاروں میں کیوں بیچتے ہو؟ اس کے جواب میں ہندوتوا والے بیل کے گوشت پہ پابندی لگاتے ہیں، ان سیاسی لوگوں کے بیان سے ان دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ مگر عام آدمی کا نقصان ہوتا ہے، مسلمانوں کو بیل کا گوشت کھانے نہیں ملتا، ہندو اپنے جانور بیچ نہیں سکتے، اب جو جانور دودھ دینا بند کرتے ہیں اور جو جانور ہل چلا نہیں سکتے، بچے نہیں پیدا کر سکتے، ان کو رکھ کر کیا کریں گے جو لوگ پابندی لگاتے ہیں، جیسے ہمارے مہاراشٹر کے چیف منسٹر دیوندر فڑنویس devendra fadnavis کہتے ہیں جو جانور کسی کام کے نہیں ہیں، انھیں ان کی حکومت سنبھالے گی، ان سے انسان نہیں سنبھالے جاتے، کہیں کسان خودکشی کرتے ہیں، پانی نہیں ہیں انسانوں کو مہاراشٹر میں مگر یہ جانور کی پرورش کرنے کی بات کرتے ہیں، مہنگائی کی وجہ انسان دال نہیں کھا سکتے، تو جانور کو کیا

کھلائیں گے اور کیا پلائیں گے۔ akbaruddin owaisi 15 منٹ کا ٹائم مانگتے ہیں، ان کے حساب سے 15 منٹ اگر پولس ہٹا دی جائے، تو ہندوستان کے مسلمان ہندو کو ٹھیک کریں گے، اگر میری یہ کتاب اکبر بھائی پڑھ رہے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ 15 minute کے لیے اس قوم کو پہلے ایک تو کر کے بتاؤ آپ کی پارٹی پچھلے 90 سال سے نہیں کر پائی، جہاں مسلم نواب راج کرتے تھے، وہاں ہندوں روڈے reddy حکومت کرتے ہیں، اس وجہ کو سمجھو کہ ایسا کیا ہوا؟ جو آج ہندو کا وہاں قبضہ ہے۔ یہ ہندو سبھا آر ایس ایس آپ کے ہی کی پارٹی mim کے رضا کار Razakar کی ہی کاپی کر رہے ہیں۔

ان لوگوں نے ہم سے سیکھا ہے اور آج ہم کو سکھا رہے ہیں۔ اکبر بھائی میں آپ کے جذبات کو سمجھتا ہوں، آپ پر جان لیوا حملہ بھی ہوا ہے۔ مجھے بھی بہت دکھ ہوا اور ہندوستان کے ہر مسلمان کو ہونا بھی چاہیے۔ اللہ آپ کو تندرستی دے۔ مجھے بھی برا لگتا ہے جب کوئی کہتا ہے کہ اسد بھائی کے سر کی قیمت ہندو لگاتے ہیں یا ابو عاصم اعظمی کو لوگ چپل سے مارتے ہیں، وہ بھی سنسد میں۔ BJP کے نیتا ورون گاندھی اپنے تقریر میں کہتے ہیں جو ہاتھ ہندوؤں کے خلاف اٹھیں گے اس ہاتھ کو کاٹ دیا جائے گا، پروین توگڑیا کئی بھڑکاؤ تقریر کرتا ہے، یوگی ادتیہ ناتھ یوپی میں بھڑکاؤ تقریر کرتے ہیں بابا رام دیو مسلم کا سر کاٹنے کی بات کرتے ہیں۔ ایم ایل اے سنگیت سوم مظفر نگر میں بھڑکاؤ تقریر کرتے ہیں، جس کی وجہ سے یوپی میں فسادات ہو جاتے ہیں، اور ان کی پارٹی انہیں اسٹیج پر بلا کر عزت دیتی ہے، مگر حیدرآباد کے اکبر الدین اویسی نے ایک بیان دیا جب فساد ہوتے ہیں تب پولیس بھی ہندوؤں کا ساتھ دیتی ہے، اگر 15 منٹ کا کے لیے پولیس کو ہٹا دیا جائے تو ہندستان کے مسلم ہندوؤں کو ٹھیک کر دیں گے، اس بیان پر مقدمہ چل رہا ہے۔ امام بخاری جمعہ کی نماز میں اعلان کرتے ہیں کہ دلی کے مسلمان اروند کیجریوال کو ووٹ دے۔ سنیچر کے دن اروند کیجریوال کہتے ہیں جو آدمی پاکستان کے وزیراعظم کو اپنے بیٹے کی دستار بندی کی دعوت دیتے ہیں، مگر ہندوستان کے وزیراعظم نریندر مودی کو دعوت نہیں دیتے۔ ایسے آدمی کے کہنے سے مجھے ووٹ مت دو اتوار کے دن الیکشن تھا۔ امام صاحب کو موقع ہی نہیں ملا، اس کا جواب دیتے کا کیوں کہ امام صاحب کی جمعہ آنے میں پانچ دن اور باقی تھے یہ سیاست ہے اروند کیجریوال نے ایک تیر سے دو نشانہ لگایا اور ہندو کو خوش کیا۔ مسلمان کا ووٹ امام

صاحب کے اعلان سے ملا۔ امام صاحب کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ اور وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی خوش کیا، مجھے بہت برا لگا کہ امام صاحب کی بے عزتی ہوئی، جب وہابی پر شکنجہ کسنے کی بات آئی تو مدنی صاحب نریندر مودی کے سور تال سے تال ملانے لگے، دہشت گردی کے خلاف بیان دینا شروع کر دیا، جب آر ایس ایس دہشت گردی کرتے ہیں، گجرات میں مظفر نگر دادری میں تب ان کے بیان نہیں آتے گجرات الیکشن میں بی جے پی کی طرف سے کسی بھی مسلم کو ٹکٹ نہیں دیا گیا، پھر بھی گجرات میں بی جے پی جیت کرائی ہے۔

ذاکر نائک پر شکنجہ کسنے کی بات آئی تو اہل حدیث بھی تال ملانے لگے۔ شیعہ تو ہر TV کے چینلوں پر دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھاتے ہی ہیں، ہندو دہشت گرد انہیں نظر نہیں آتے۔ آدھی رات میں نریندر مودی کا دروازہ کھلا ہے مسلمانوں کے لیے، خاص کر درگاہ والوں، صوفی کے لیے مگر اجمیر شریف درگاہ پر، مکہ مسجد پر، بم بلاسٹ کے خلاف ان کے سور تال سے نریندر مودی تال نہیں ملاتے مولانا یا سیاسی آدمی مودی کو ملنے جاتا ہے یا مودی جن کو آدھی رات میں بولتے ہیں ان کو کیمرے کے سامنے بات کرنا چاہئے صرف فوٹو دکھایا جاتا ہے، اگر مودی کیمرے کے سامنے مسلم سے بات کرنے تیار ہے تو میں تیار ہوں مودی سے بات کرنے کے لیے کتے کے بچے کے درد اور مسلم کے درد میں کیا فرق ہے؟ کتے کا بچہ بھی اگر گاڑی کے نیچے آئے تو بھی درد ہوتا ہے یہ نریندر مودی کا بیان ہے گجرات کے مسلمانوں کے لیے شاید انھیں کتوں کی آواز ہی سنائی دی جو جے شری رام کے نام سے بھونک رہے تھے مسلمانوں کی بوٹیاں چن چن کر کاٹ رہے تھے اور ان کتوں کا تو درد ان کو ہوتا ہے اور کمپیوٹر دینے کی بات کی مودی نے تو میں کمپیوٹر لینے کے لیے تیار ہوں یہ پیسہ میرے بھی ٹیکس کا ہے اور اس کو قرآن دے کر آؤں گا کہ پڑھ قرآن کی ضرورت تجھے زیادہ ہے بہ نسبت ہمارے قرآن پڑھے گا کہ تب پتہ چلے گا قرآن کتے کے بچوں کو بھی مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔

منور رانا اپنا ایوارڈ واپس کرتے ہیں تو نریندر مودی ان کو اپنے گھر بلاتے ہیں، شیعہ سنی کارڈ کھیلنے، کیوں کہ شیعہ تو BJP کے ساتھ ہے، بعد میں منور رانا صاحب نریندر مودی کو اپنا بڑا بھائی کہتے ہیں اور نریندر مودی اردو بولنے والے کو دہشت گرد کہتے ہیں، مسلمان کو بھائی نہیں میاں کہتے ہیں۔

رمضان کی افطار پارٹی میں کبھی فرقے اور امام سیاسی پارٹی کو یاد آتے ہیں۔ الیکشن کے وقت راج ناتھ سنگھ مسلمانوں سے معافی بھی مانگتے ہیں اور بعد میں الیکشن جیتنے کے بعد پھر وہی غلطی کرتے ہیں۔ مسلم ٹوپی آج کل رمضان کی افطار پارٹی میں اور سیاسی پارٹی کی جیت کے جشن میں زیادہ دکھتی ہیں۔

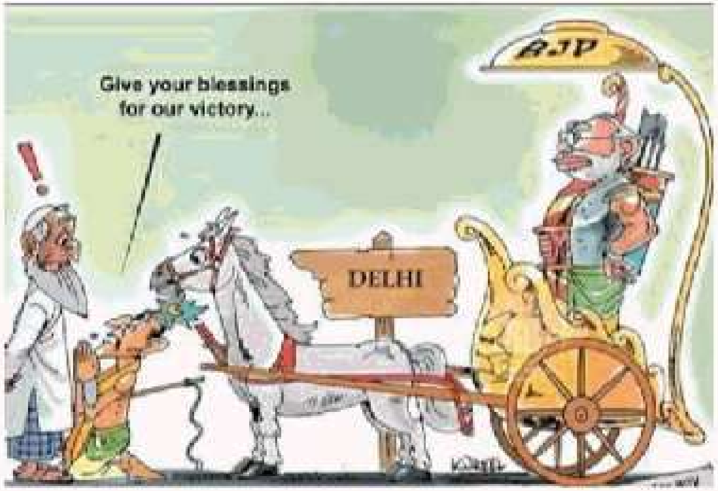
BJP
Give your blessings for our victory...
DELHI

سیاست والوں کو امام صاحب مسلم ٹوپی پہناتے ہیں، نریندر مودی کو چھوڑ کر۔ سیاست والے ان کو پھولوں کا ہار پہناتے ہیں۔ یہ بات کرتے وقت اس طرح بات کرتے ہیں، مسلم کارڈ دلت کارڈ مطلب انھوں نے ہمیں تاش کے پتے بنا دیا ہے اور مسلم کو جوکر کہیں بھی کام آتا ہے ہر سیاسی پارٹی میں مسلم جوکر آپ کو ملیں گے اقلیت ہمیشہ نشانے پر ہوتی ہے ہمارا کوئی دوست نہیں ہے سب ہمارا استعمال کرتے ہیں۔

مجھے بہت برا لگتا ہے کہ امام کا استعمال سیاست والے کرتے ہیں۔ میری ہمدردی ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ رہے گی۔ مگر مسلم ہونے کے ناطے کہہ رہا ہوں کہ صرف سیاست سے یہ قوم ایک نہیں ہو سکتی، سبھی فرقے، سبھی جماعتوں کو ایک چھتری کے نیچے آنا پڑے گا اور جس دن مسلمان ایک چھتری کے نیچے آ گیا اس دن آپ کو 15 منٹ کا وقت مانگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ان شاء اللہ ہمارا وہ وقت دیکھ کر لوگ ڈر جائیں گے۔ bihar

AIMIM ہار گئے، کیوں کہ لوگ مسلمان کو اپنا ووٹ bank vote مانتے ہیں، کوئی ذات کے نام سے لڑتا ہے، انھیں پتہ ہے کہ مسلمانوں کی کمزوری کیا ہے؟ ان کے مرض پر مرہم پٹی کیسے لگاتا ہے؟ مسلم سے زیادہ یہ بات غیر مسلم جانتے ہیں، جیسے لالویادو my کے نام سے ووٹ مانگتے ہیں، ان کے my کا مطلب ہے m سے مسلم y سے یادو۔ ka My vote formula ہے M سے مم یاد آتا ہے، ان کو جب ریل منتری تھے تو گودھرا کا سچ نہیں بتایا کہ ریل کے S5 ڈبہ کیوں جلا؟ تب میم یاد نہیں آیا، مگر الیکشن میں میم M یاد آتا ہے۔ ذاتوں میں اور بھی ذات ہے جیسے، دلت، جاٹ، پٹیل، ان سب کو بھی لوگ استعمال کرتے ہیں، مگر ان کا فائدہ بھی کرتے ہیں، نوکری میں سرکاری سہولتیں بھی ملتی ہیں۔ مگر مسلم کو بلی کا بکرا بنا کر خاص کر ووٹنگ کے لیے استعمال کرتے ہیں، خاص کر الکشن کے وقت دنگے کرا کر مسلمانوں کو مارا جاتا ہے، جس کا ذکر میں نے پہلے ہی اس کتاب میں کر دیا ہے۔ اگر ہم مسلمانوں پر ایک پارٹی نے ظلم کیا ہے، تو ہم دوسری پارٹی کے نیتا کے کندھے ڈھونڈتے ہیں اور پانچ سال روتے ہیں۔ نیتا ہمارا درد ہمارے آنسوں پونچھنے بھی آتے ہیں اور مگر مچھ کے آنسو لے کر خود بھی ہمارے پاس روز آتے ہیں اور ہم ان کے اور وہ ہمارے آنسو پونچھتے ہیں۔

یہ ہے ہندوستان کی سیاست، یہی حال ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کا۔ میانمار، سری لنکا کا حال بھی ہماری طرح ہے، پاکستان، بنگلہ دیش میں تو یہ شعر فٹ ہوتا ہے۔......ہمیں اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا...... ہماری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا۔

پاکستان اور افغانستان کو برباد کرنے

میں پاکستان کے سیاسی لوگ ہی ذمے دار ہیں، جو مسلمان امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہیں، یہ گھٹنے ٹیکنے والے لوگ قوم کا کیا بھلا کریں گے؟ رہی بات عربوں کی، تو یہ لوگ اپنے آپ کو ساری عیاشی کرنے کے بعد بھی جنتی سمجھتے ہیں، خود کو مسلمان اور باقی دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ کافر کی نظر سے دیکھتے ہیں، ہندوستانی مسلم کو تو یہ لوگ ہندی انت کافر کہتے ہی ہیں۔ امریکہ کی دوستی کو انہوں نے شعلے Sholay فلم کی دوستی بنائی ہے۔ یہ دوستی یہ لوگ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ چاہے پورا فلسطین تباہ

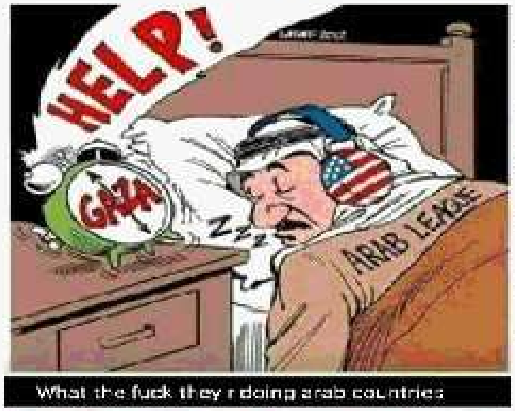
HELP!
GAZA
ARAB LEAGUE
What the fuck they r doing arab countries

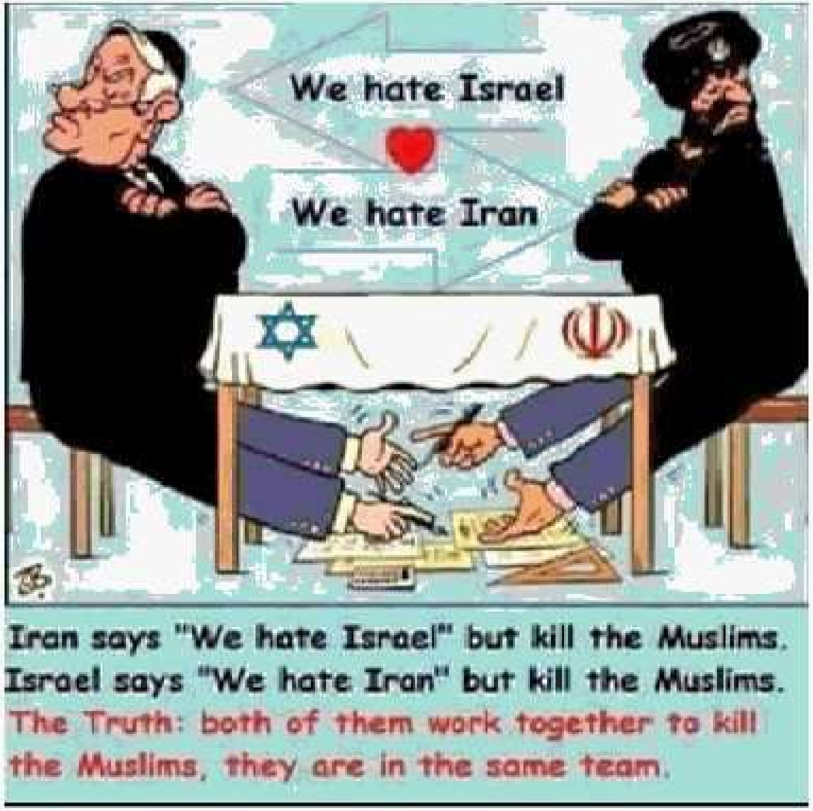
We hate Israel
We hate Iran
Iran says "We hate Israel" but kill the Muslims.
Israel says "We hate Iran" but kill the Muslims.
The Truth: both of them work together to kill the Muslims, they are in the same team.

ہو جائے امریکہ۔ ہزاروں میل دور سے اسرائیل کے یہودی کی حفاظت کر سکتا ہے، مگر عرب بابا اتنے قریب ہو کر بھی فلسطین کے مسلمانوں کی حفاظت نہیں کر سکتے کنگ وہ ہوتا ہے جو اپنی عوام کی حفاظت کرتا ہے سعودی عرب صرف نام کا کنگ ہے کنگ امریکہ ہے، ایک بھی عیسائی پر ظلم ہو گیا تو پورا امریکہ جل جاتا ہے پوری دنیا کو ہلا دیتا ہے ہزاروں میل دور بیٹھ کر اسرائیل کے یہودی کی حفاظت کرتا ہے، مگر سعودی اس کے بازو کے ملک کی حفاظت نہیں کر سکتا ہزاروں لوگ روزانہ مر رہے ہیں، سیریا، عراق، غزہ، فلسطین، میانمار کی حالت نظر نہیں آتی اب جب روس وہاں آیا ہے، تو امریکہ کے کہنے پر فوج سیریا جانے کی تیاری کر رہی ہے اتنے دن سے تماشا دیکھ رہا تھا۔

IS IS کو تیل کے کنویں کی فکر ہے۔ مصر تو بازو میں تماشا دیکھ رہا ہے، ایران کو صرف شیعہ کی فکر ہے۔ سعودی پر قبضے کی فکر ہے۔ اسے nuclear power جوہری طاقت بننا ہے۔ چاہے پوری دنیا کے سنی مسلمان مر جائے، چاہے وہ خود مارے یا امریکہ، اسرائیل، روس اوران کا ساتھ دینے والے پورے اسلام کے ماننے والوں کو ختم کرے ان کو صرف شیعہ کی فکر ہے، لبنان کی اور شام Syria کے بشار الاسد کے عراق iraq کے شیعہ کی فکر ہے۔ اس عرب اور ایران کو صرف شیعہ اور سنی کی فکر ہے۔ یمن میں کس کی طاقت زیادہ ہے؟ اس پر لڑائی کرتے ہیں، yemen میں لڑائی کے دوران ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، اور بھی کئی ملکوں کے لوگوں کو yemen چھوڑنا پڑا۔ ہندوستان، پاکستان کے وزیر اعظم نے اپنے اپنے فوجیوں کو بھیجا، اپنے اپنے باشندوں کو اپنے

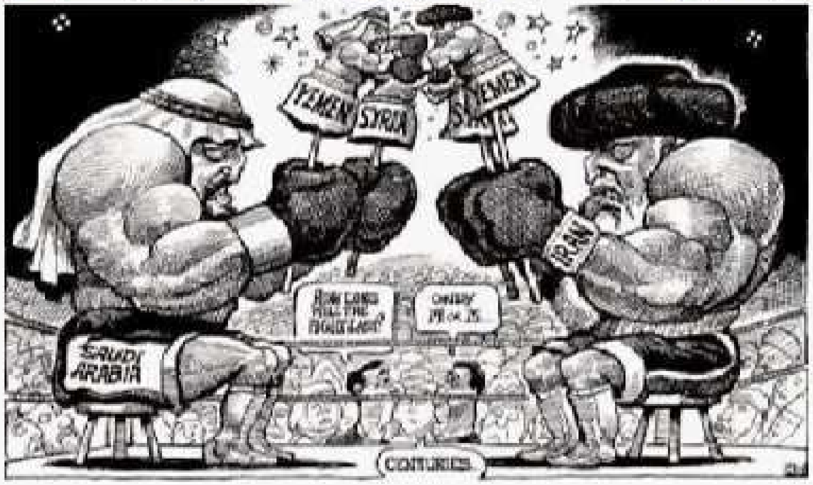

وطن واپس لایا۔ نریندر مودی نے اپنا سینا چوڑا کیا، کہ میں نے مسلم لوگوں کو وہاں سے بچا کر لایا۔ انہوں نے شیعہ سنی کے جھگڑے سے ہندوستان کے مسلمان کو بچا کر تو لایا مگر ان لوگوں نے انہیں بے روزگار رہنا پایا اگر اتنے لوگوں کو ہندوستان میں کام دلاتے اور 56 انچ کی چھاتی پھیلاتے تو اچھا ہوتا اور عربیوں اور ایرانیوں کو سمجھاتے کہ لڑائی مت کرو۔ ہمارے ملک کے لوگ بے روزگار ہوتے ہیں تو اچھا ہوتا، عربیوں اور ایرانیوں کے جھگڑوں کا نقصان صرف ہم مسلمانوں کو ہوتا ہے، چاہے شیعہ ہوں یا سنی۔ اگر کسی کا فائدہ ہوتا ہے تو وہ نریندر مودی جیسے مسلم مخالف سوچ رکھنے والے اسرائیل امیر کا برطانیہ اوران کا ساتھ دینے والوں کا ہوتا ہے۔ عربوں اور ایران کی IS IS کی میانمار میں نظر نہیں ہے۔ میانمار myanmar میں ہزاروں مسلمان مارے جاتے ہیں، بدھی کی مثال بنا، میانمار نگر اربوں کے ایان کے سر سے ایک جوں تک نہیں رینگی، بے چارے در در زندگی کی بھیک مانگتے رہے، کسی نے سہارا نہیں دیا، سعودی کے کنگ سلمان اس وقت 1000 لوگوں کے ساتھ چھٹیاں منانے france فرانس کے Riviera holiday beach گئے ہیں۔ جہاں ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے لیے پورا beach بند ہو گیا ہے۔ اتنی عزت سعودی کنگ کی یورپ والے کرتے ہیں، مگر یہ فرانس والے ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ چارلی حبدو Charlie hebdo اپنی کتاب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون بناتے ہیں، اور عربیوں کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، یہ شیخ لوگ چھٹی منانے امریکہ بھی جاتے ہیں اور علاج کرانے اسرائیل بھی جاتے ہیں اور علاج کے بہانے ہندوستان بھی آتے ہیں۔

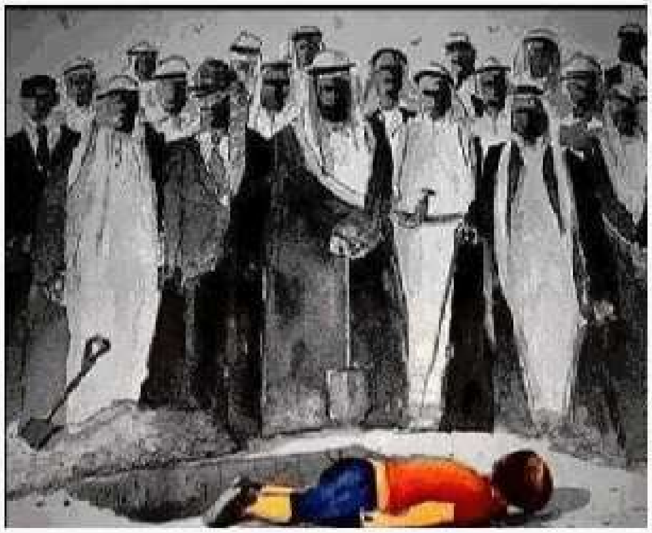

حیدرآباد میں شادی کرتے ہیں، اور جاتے وقت طلاق دے دیتے ہیں۔ آج کل یہ لوگ بنا شادی کے بھی کام چلاتے ہیں، ہندوستان میں نیپالی لڑکیاں ان پر rape بلاتکار کا الزام بھی لگاتی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا فائدہ ہے، ایسی نیوکلیائی پاور کا، کیا فائدہ ہے عربوں کے تیل کے کنویں کا؟ ایران کے

تیل دریافت ہونے سے پہلے
تیل دریافت ہونے کے بعد

گیس کا؟ IS IS کے جھنڈے کا۔ کیا اللہ نے ان کو طاقت اور دولت سے اسی لیے نوازا ہے۔

دبئی میں دنیا کی سب سے بڑی عمارت ہے، کیا فائدہ ہے؟ جتنے ہتھیار مسلمانوں نے ان مسلمانوں کے دشمن سے خریدیں ہیں، آج تک اتنے پیسوں کا استعمال افریقہ کے مسلم ممالک جیسے سومالیہ سنگل نائجیریا اور وہ افریقی جو لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، غریبی سے لڑ رہے ہیں، ہندوستان،

پاکستان، بنگلہ دیش کے مسلمانوں کے لیے۔ ایسی دولت اور طاقت کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟ Pepsi, Cocacola ہم بند کرتے ہیں پھر کچھ دنوں بعد دوسری کمپنی دوسرے نام سے نکالتی ہے وہ بھی گوروں کی ہوتی ہے ہم بیوقوف بنتے ہیں۔ یہ بڑی طاقت صرف شیعہ Shia اور سنی Sunni کے نام پر لڑتے رہے اور لڑاتے رہیں گے چاہے دنیا اس قوم کو terrorist بنا کر ختم کر دے۔ امریکا کو کویت kuwait میں بلانے والا عرب یا iraq اور سیریا Syrya میں بلانے والے شیعہ Shia افغانستان کے خلاف امریکا، ناٹو کو لڑائی کے لیے زمین دینے والا پاکستان یہ ہماری قوم کے سیاست داں ہیں، غدار رہنما لیڈر رہیں، جو شیر تھے، امریکا اسرائیل سے نہیں ڈرتے تھے، ان کو ماردیا ان ہی غداروں کی مدد سے صدام حسین کو امریکا نے مارا ہے، شیعہ اور عرب غداروں کی مدد سے صدام کا خاتمہ ہوا ہے۔ ان ہی غدار نا شاہ حکمران سے تنگ آ کر tunisia کے راستے پر سبزی

MOHAMED BOUAZIZI

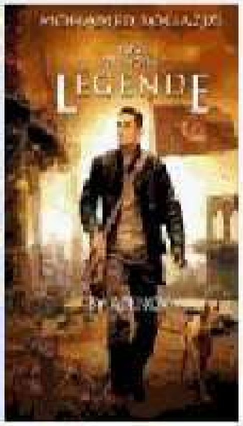

بیچنے والا محمد بوعزیزی mohammad bouazizi نے اپنے آپ کو آگ لگائی، اس کے پاس

ثورة الكرامة
REVOLUTION DE LA DIGNITE
تونس
TUNISIE
14 جانفي 2011
الشهيد محمد البوعزيزي
Le Martyr Mohamed BOUAZIZI
600

لائسنس نہیں تھا، راستے پر سبزی بیچنے کا کام کرتا تھا، اس نے یونیورسٹی میں ڈگری بھی حاصل کی تھی، پڑھا لکھا تھا، نوکری نہ ملنے کی وجہ سے یہ سبزی بیچتا تھا۔ میونسپل والے اسے پریشان کرتے تھے، ایک عورت میونسپل آفیسر Faida hamdi نے اس کو تمانچہ مارا تھا اس ظلم کو وہ برداشت نہیں کر پایا اور اس نے اپنے آپ کو 17 December 2010 کو آگ لگائی 18 دن تک زندہ تھا 90% سے زیادہ جلا تھا اس لیے زیادہ دنوں تک نہیں رہ سکا۔

04 January 2011 کو انتقال ہوا، اس ایک آدمی نے پورے tunisia کو جگا دیا، لوگ جاگ گئے، لوگوں نے tunisia کی حکومت پلٹ دی اس ایک آدمی کی وجہ سے صدر زین العابدین بن عالی president zine el abidine ben ali جو 23 سال سے صدر تھے Tunisia کے، جنھیں اپنا ملک چھوڑ کر سعودی عرب بھاگنا پڑا، بعد میں انہیں واپس

من هو الرئيس الذي حزنت على رحيله

لاکر عمر قید کی سزا سنائی گی، یہ آگ صرف tunisia میں نہیں رہی، پورے عرب ممالک تک پہنچ گئی، اس کے بعد yemen کے صدر کی باری، پھر مصر Egypt کے حسنی مبارک، Libya لیبیا کے معمر قذافی ان سب کا تختہ پلٹ گیا کسی کو سزا ہوئی، کسی کو مار دیا، ایک بڑی تبدیلی آئی، عرب ممالک میں

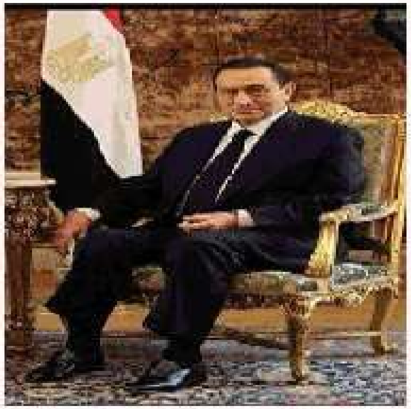

بہت اچھا ہوا، مگر باغیوں نے ہتھیار یورپ سے لیا، ان کی بغاوت تو مسلم بادشاہ سے تھی، مگر ہتھیار قوم کے دشمن سے لیے، ان کو لڑانے میں ان کے پیچھے یورپ اور امریکا ہے، ایک چنگاری کو ہوا دینا اسے آگ بنانا کوئی ان سے سیکھے۔ مگر جب بات Syria کے بشار الاسد کی آئی تو ایران لبنان نے بشار الاسد کا ساتھ دیا، اب یہ لڑائی شیعہ سنی ایران تہران، سعودی، جدہ آئل شیعہ سنی کے ناک کی لڑائی ہو گئی ہے۔ دونوں کے دونوں لڑائی ہارنا نہیں چاہتے، شیعہ تعداد میں کم ہیں تو یہ امریکا اور اب روس کا ساتھ لے کر اور ساتھ دے کر یہ لڑائی جیتنا چاہتے ہیں، اب یہ لڑائی کب تک چلے گی؟ یہ اللہ جانتا ہے، میں تو کہتا ہوں یہ world war 3 ہے، بس ان لوگوں نے declare ظاہر نہیں کیا۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے مسلمان اسرائیل، امریکا، برطانیہ، یوروپ، یونائیٹیڈ نیشن کی چالاکی، چاپلوسی، مکاری، حیوانیت اور ظلم کے شکار ہیں۔ اس گندی سیاست کی وجہ سے تو دنیا اور ہندوستان کی یہ حالت ہے دنیا بھر کے لوگ اسرائیل، امریکا، یورپ، یونائیٹیڈ نیشن ہمارے ہندوستان کی آر ایس ایس اور ہندوتوا کی سوچ رکھنے والے ان سب نے مسلمانوں کی گھیرا بندی کی ہے، ٹیررسٹ terrorist دہشت گرد بنا کر world trade center 9/11 کا

Why do people still believe the media. A lie is still a lie. Even if everyone believes it.

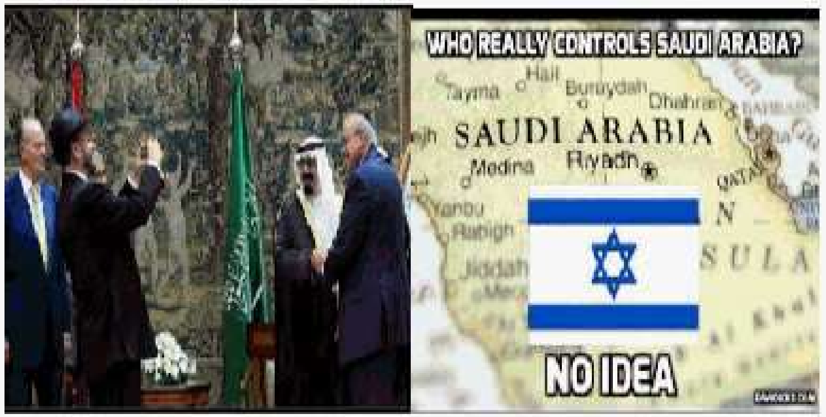

جھوٹا اور ننگا ناچ ڈرامہ کر کے corporate world کو فائدہ پہنچانے اور Islamic take over سے دنیا کو بچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسی لیے مجھے سیاست first aid kit لگتی ہے میں پانی کے جہاز میں کام کرتا ہوں، جہاز میں ڈاکٹر نہیں ہوتا اس لیے ہمیں وقتی طور پر فوری علاج ہمیں سکھایا جاتا ہے۔ ہمیں باقاعدہ elementary first aid course سکھایا جاتا ہے اور میں خود اپنے ساتھ دوائیاں لے کر جاتا ہوں۔ iodex, vicks, zandu blam, banded, cream, lotion اتنی ساری چیزوں کو ایک ڈبے میں رکھتے ہیں۔ اسے ہم first aid kit کہتے۔ میری نظر میں سیاست کسی جھنڈو بام سے کم نہیں۔ یہ ہمارے جہاز میں جہاں ہم کام کرتے ہیں، وہاں بھی یہ kit ہوتا ہے، جو کمپنی کی طرف سے ہوتا ہے اور میں خود بھی اپنے ساتھ اپنا ذاتی رکھتا ہوں۔ جب کام کرتے وقت کچھ چوٹ لگ جاتی ہے یا سردی بخار و سر درد وغیرہ ہوتا ہے تو ہم ہمارا اور اپنے دوستوں کا علاج خود کرتے ہیں، بنا ڈاکٹر کے ہی اپنا علاج کرتے ہیں۔ ایسی ہی kit ڈبا ہم اپنے گھر میں بھی رکھتے ہیں اور ہم اپنا علاج خود کرتے ہیں یا اپنے پڑوسی کا یا دوست یا رشتے دار کا کرتے ہیں، مگر جب تکلیف زیادہ ہوتی ہے درد برداشت سے باہر ہوتا ہے، تب ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا ہی پڑتا ہے، مکمل علاج یا operation کے لیے جو صرف ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔

اسی طرح ہماری قوم کا درد بڑا درد ہے، برداشت کے باہر ہے، یہ سیاست والے جو 5 سال مرہم پٹی کا کام کرتے ہیں جو ہم خود کر سکتے ہیں تو ہمیں مکمل علاج کی ضرورت ہے، یہ سیاست والے صرف ہمارا استعمال کرتے ہیں، ہمیں بے وقوف بناتے ہیں، اس لیے میں سیاست میں نہیں

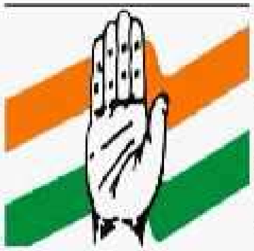

جانا چاہتا، میں نے اپنی قوم کے کئی رہنما کی حالت دیکھی ہے، میں کس پارٹی میں جاؤں، سمجھ میں نہیں آتا، کس کو اپناؤں، کس کو چھوڑوں۔ میرے گاؤں کے A.R. Antule انتولے صاحب گئے تھے کانگریس پارٹی میں، انھوں نے پوری زندگی کانگریس میں نکالی، جب ممبئی میں 26/11 تاج محل ہوٹل پر حملہ ہوا، تو اس کی جانچ کی بات کی گئی، اس حملے کے بارے میں انہیں کچھ شک ہوا، ویسے اس معاملے پر شک کرنے والے اور بھی ہیں، جن میں ایک پولس والے نے کتاب بھی لکھی ہے۔ مگر انہوں نے شک کیا تو سب نے ان پر حملہ کیا۔ کانگریس نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ 1992 میں بابری مسجد ٹوٹنے کے بعد جو کچھ ممبئی میں ہوا اس میں ان کو خاموش رہنا پڑا۔ جس شیو سینا کو بنانے اور شیواجی کی تلوار لندن سے لانے والے انتولے شیو سینا کو دنگا کرنے سے روک نہ سکے، بم بلاسٹ کے مجرمین میں سب سے زیادہ میرے اوران کے گاؤں کے کوئی لوگوں کو سزا ہوئی۔ انتولے خاموش رہے، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی میت پر نہ سونیا گاندھی آئی، نہ راہل گاندھی آئے۔ اگر انتولے ہندو ہوتے تو شاید یہ لوگ آتے یا دوسرے پارٹی کے لوگ بھی آتے، جس طرح بال ٹھاکرے کی موت پر آئے تھے۔ انتولے صاحب نے میرے گاؤں کے قبرستان کی دیوار کے لیے باندھنے پیسے دیئے تھے۔ اسی لیے میں نے اپنی زندگی میں ووٹ کانگریس کو دیا تھا۔ یعقوب میمن کی پھانسی کے وقت بھی کانگریس کے کئی مسلم نیتا خاموش رہے۔ یہ ہے کانگریس جس کی نشانی ہے ہاتھ۔ یہ لوگ دل سے ہمارے ساتھ نہیں ہیں، مگر کہتے ہیں، دل ملے یا نہ ملے، ہاتھ ملاتے رہنا چاہیے، تو یہ ہم سے اور ہم ان سے ہاتھ ملاتے رہتے ہیں۔

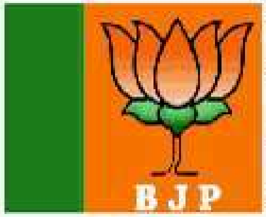

ہمارے ہندوستان کی دوسری پارٹی ہے BJP یہ خود اپنے آپ کو ہندوتو والی پارٹی کہتی ہے تو اس میں میرے جیسے مسلم وہ بھی جس کا نام منظر احمد محمد ملا، میرا نام سنی کر ترشول بھالے نکل جاتے ہیں، وہاں میرے جیسے کا کام نہیں ہے۔ میری شادی بھی مسلم سے ہوئی ہے، ان کی پارٹی میں صرف ہندو سے شادی کرنے والوں کو ہی ٹکٹ ملتا ہے اور نہ میں بھگوت گیتا پڑھتا ہوں، نہ میرے گھر میں مندر ہے، ان کے پارٹی کے مسلم نیتا ہمیں پاکستان جانے کو بولتے ہیں، مجھے

میرا ہندوستان چھوڑ کر کہیں نہیں جانا ہے۔ ان کی نشانی کمل کا پھول ہے، جو تالاب کے کھلتا اور تالاب میں کیچڑ میں ہوتا ہے اور میں اپنے پاؤں کیچڑ میں گندے نہیں کرنا چاہتا۔

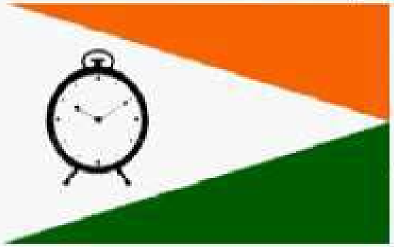

یہ تھی ہندوستان کی دو بڑی پارٹی، جس میں جانا نہیں چاہتا، اب میں جہاں رہتا ہوں مہاراشٹر میں جہاں ریاست کے راجیہ سبھا الیکشن کے کچھ پارٹیاں لڑتی ہیں، جس میں نیشنل کانگریس پارٹی NCP جن کی نشانی ہے سوئی والی گھڑی، اگر سیدھی دیکھو، تو India کا ٹائم دکھاتی ہے اور الٹی کروں تو لندن کا وقت دکھاتی ہے، لندن جو انگریزوں کا ملک ہے۔ یہ وہی انگریز ہیں، جنہوں نے formula divide and rule پھوٹ ڈالو تقسیم کرو اور حکومت کرو، انھوں نے یہ formola استعمال کیا ہے۔ انھوں نے جو مسلم پہلے کانگریس میں تھے، ان کو divide تقسیم کر کے اپنی پارٹی میں لیا اور جو مسلم نریندر مودی سے نفرت کرتے ہیں، مسلمانوں کا ووٹ لے کر مہاراشٹر میں BJP کا ساتھ دیا بعد میں کچھ دنوں بعد BJP کی پرانی ہندوتو والی Shiv sena بی جے پی کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو گئی۔ جب پرانے دوست ملے، تو اسے موقع پرست دوست نے سائڈ میں کر دیا، ویسے اس پارٹی کے صدر شرد پوار کے تعلقات بال ٹھاکرے سے اچھے تھے، ان کے 75 ویں جنم دن پر ہندوستان کے بڑے بڑے نیتا آئے، BJP اور کانگریس کے بھی لوگ تھے۔ راہل گاندھی اور نریندر مودی نے بھی ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا، ان کی جنم دن کی پارٹی میں۔ اگر ان کی سیٹ زیادہ ہوتے تو شاید انہوں نے شیو سینا کی بھی مدد کی ہوتی۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان سیدھے طور پر BJP اور شیو سینا کو ووٹ نہیں دیتے، ان کے ووٹ گھوما پھرا کر انہیں کے BJP کے جھولی میں جاتے ہیں، جس کو ان کی زبان میں وشواس گھات کہتے ہیں۔ میں اس پارٹی میں جا کر اپنی قوم کا ووٹ برباد نہیں کرنا چاہتا۔

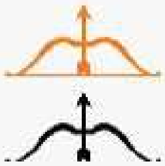

اب ہماری چوتھی پارٹی ہے، شیو سینا ایک کارٹون بنانے والے بال ٹھاکرے کی پارٹی ہیں۔ بعد میں یہ آدمی اخبار لکھنے لگا، جو اخبار مسلمانوں کے خلاف بھی

بولتا رہا، اس کا اخبار اس کے بعد بھی مسلمانوں کو ووٹ دینے کا حق چھیننے کی بات کرتا ہے، اس کی نشانی ہے تیر کمان۔ جن کے تیر کا نشانہ ہمیشہ مسلمان ہی رہے ہیں اور ان کو مسلم ووٹ کی ضرورت نہیں ہے، جب مسلم ووٹ ہی نہیں دیں گے تو ان کی پارٹی میں کیسے جائیں گے؟ میرے ووٹ کی نہ انہیں ضرورت ہے نہ ان کی پارٹی کی مجھے ضرورت ہے۔

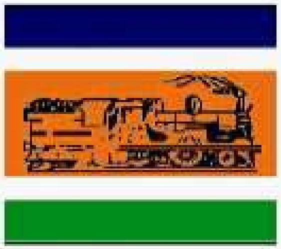

اب ہمارے مہاراشٹر کی پانچویں پارٹی MNS جس کو مراٹھی میں منسے کہتے ہیں، شیوسینا سے الگ ہوکر راج ٹھاکرے، جنھوں نے اپنے من سے یہ منسے پارٹی بنائی جس کے جھنڈے کا رنگ ہرا ہے، مجھے خوشی ہوئی کہ ایک آدمی بھگوا رنگ سے الگ ہوتا ہے ہندوتوا کی سوچ رکھنے والا اگر ہرا رنگ استعمال کرتا ہے، یعنی ایسا لگتا ہے کہ اسے مسلم ووٹ کی ضرورت ہے، ویسے ہرا رنگ BJP کے جھنڈے میں بھی ہے، مگر صرف دکھانے کے لیے۔ ہندو کو انہوں نے کنفیوز کر دیا ہے۔ مراٹھی لوگ بولتے ہیں کس کا جھنڈا ہاتھ میں لیں۔ دونوں ہی مراٹھی مانوس کے حق کی بات کرتے ہیں۔ ویسے ان کی وجہ سے مجھے کچھ زکات ناکے پہ گاڑی کا ٹول نہیں بھرنا پڑتا۔ مگر ان کو بھی مسلم محلے نہ بنے، بنگلہ دیش ہندوستان میں نہ بڑھے نیپالی اور میانمار بڑھے تو چلے گا مسلم نہیں بڑھنا چاہیے، یہ ان کی سوچ ہے۔

آزاد میدان میں مورچے کے وقت مسلمان بے قابو ہوئے تو کچھ مسلم نوجوانوں نے پولس پر ہاتھ اٹھایا جو ہر جگہ ہوتا ہے، کوئی نئی بات نہیں، صرف مسلم ہی نہیں کرتے ہر مذہب کے لوگ پولس پر اپنا غصہ نکالتے ہیں، اس لیے پولس کی گاڑی کی کانچ کے اوپر جالی لگائی ہوتی ہے۔ پولس سے ہمدردی انہیں صرف مسلم مارتے ہیں تب نظر آتی ہے، اور یہ پیدل مورچہ نکالتے ہیں مسلمانوں کے خلاف پولس پر اتیاچار کرنے کی وجہ سے۔ ان کی نشانی ہے، ریل گاڑی جو سب کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کرتی ہے، مگر ان کے زیادہ گاڑی کے ڈبے مراٹھیوں کے لیے فل ہوتے ہیں، مسلم کی ٹکٹ بک نہیں ہوتی۔ مسلمان ان کے چالو ڈبے میں چالو ٹکٹ میں سوار ہوتے ہیں، جس میں میری قوم کے لوگ کم ہیں، میں ایسی ریل میں نہیں بیٹھنا چاہتا۔ میرے مہاراشٹر میں میرے رائے گڑھ ڈسٹرکٹ میں ایک پارٹی ہے، شیتکری کامگار پکش جو ہندو مسلم دونوں کو لے کر چلتی ہے۔ کچھ حد تک مسلم محفوظ بھی رہتے

ہیں۔ ان کی نشانی ہے بیل گاڑی جو صرف مہاراشٹر کے ایک ڈسٹرکٹ تک جاتی ہے، مجھے پورے ہندوستان کے مسلمانوں کا ساتھ دینا ہے، بیل گاڑی لے کر جاؤں گا تو سبھی لوگوں تک نہیں پہنچ پاؤں گا اور بیل لے کر جاؤں گا تو ہندو سمجھیں گے میں بیل بیچنے جا رہا ہوں، مجھے ماریں گے، مہاراشٹر میں beef ban ہے، میں بیل گاڑی لے کر اپنے گھر سے نہیں نکل سکتا۔ بیل رکھنے کے لیے مجھے پولس اسٹیشن میں بیل کا فوٹو دینا پڑے گا۔ یہ حل صرف میرا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے مہاراشٹر کے مسلمانوں کا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے باقی مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آئی ہے۔ وہ اپنے آپ کو ان سیاست والوں کے ساتھ محفوظ سمجھتے ہیں۔ اور جب دنگے ہوتے ہیں تب ان سیاست والوں کو اپنا آقا سمجھنے والے مسلمانوں کو پتہ چلتا ہے کہ یہ کس کی غلامی کرتے تھے اور ان کے آقا کس کے وفادار ہوتے ہیں اور مسلمان کتنے محفوظ ہیں؟ ان کو بعد میں پتہ ملتا ہے۔

یہ تھی میری مشکل ایک مہاراشٹر کے مسلم ہونے کی خاطر، میری اپنی سوچ سیاست کے لیے یہ ہے مجھے سیاست میں اپنا اور میری قوم کا بھلا نظر نہیں آتا جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب پارٹی سب نیتا ایک ہی مال کے منی ہے۔ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ایک دوسرے کی شادیوں میں ایک دوسروں کو دعوت دیتے ہیں، الیکشن میں جیتنے پر ایک دوسرے کو جیت کی مبارکبادی دیتے ہیں، اندر سے پوری میچ فکس ہوتی ہے۔ سب ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کا راز چھپانے کی قیمت ہوتی ہے۔ جو پاور میں ہوتا اور مخالف پارٹی میں جو ہوتا ہے، یہ سب مل کر کرتے ہیں۔ آپ ہمارے اس راز پہ پردہ ڈالو ہم آپ کے اس راز پہ پردہ ڈالیں گے اور لوگوں کو صرف وہ دکھائیں گے جس سے ہمیں ووٹ ملے۔ سنسد کا سدن چلے اور بل پاس ہو اسی لیے یہ لوگ پہلے ڈرامہ کرتے ہیں پھر کچھ اندر سے طے ہوتا ہے پھر بل پاس ہوتا ہے۔ اس لیے آج تک گجرات کے گودھرا کا سچ 9/11 world trade center کا سچ کبھی سامنے نہیں آیا، اب جو مسلم میری یہ کتاب پڑھ رہے ہیں، آپ جس ریاست اور ملک میں رہتے ہوں آپ کے اپنے خیالات کیا ہیں؟ سیاست کے لیے یہ آپ لوگ بہتر سمجھتے ہیں، جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا حال بھی میری طرح ہی ہوگا۔

یہ سیاست اور اس طرح کی سیاست کا دور پہلے نہیں تھا، پوری کائنات کے امیر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت ۳۱۳ مسلمان ہزاروں پہ بھاری پڑے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت تک Philistine فلسطین پر مسلمانوں کی حکومت تھی اسرائیل بھی فلسطین کی حد میں ہوا کرتا تھا۔ ان اسرائیلیوں یہودیوں پر مسلم حکومت کرتے تھے۔ ان سے ٹیکس بھی وصولتے تھے۔ اسپین spin اور جبرالٹر gibraltar میں اور بھی کئی جگہوں پر مسلمانوں نے حکومت کی۔ جہاں آج عیسائیوں کا قبضہ ہے۔ ہمارے ہندوستان میں میرے دادا، پردادا کے وقت میں میرے یہاں نواب مسلم بادشاہ کا زمانہ تھا۔ میرے پردادا نواب کے وزیر تھے۔ پالکی میں سفر کرتے تھے۔ پورے کے پورے گاؤں ہمارے نام پر ہوا کرتے تھے۔ ہمارے گاؤں کے ہندو ہمارے گائے اور بھینس کی پرورش کرتے تھے۔ ہمارے گھروں میں کام کرتے تھے۔ ہماری غلامی کرتے تھے۔ یہ حال نہ صرف میرے دادا، پردادا کا تھا بلکہ میرے رائے گڈھ کے شیواجی کو پھلوں کی نوکری میں چھپ کر بھاگنا پڑا مسلمانوں سے بچ کر اپنی سلطنت بچانے کے لیے راجپوتوں نے اپنی بیٹی تک مغل کو دی۔ جس کی مثال ہے جودھا اکبر۔ ہندوستان کی پہچان تاج محل بھی آج مسلمانوں کی دین ہے۔ جہاں آج لال قلعے میں ترنگا پھیلایا جاتا ہے، وہ بھی مسلمان ہی بنا کر گئے ہیں۔ دلت کو صرف مسلم ہی اپنے گھر میں لیتے تھے یہ حال تقریباً پورے ہندوستان کا تھا۔ جہاں مسلمان اکثریت میں تھے۔ وہاں مسلم کا ڈنکا بجتا تھا۔ کیا ہوا جو آج مسلمان اسرائیل سے ڈرتا ہے۔ سعودی عرب والوں کے پاس تیل کے کنویں ہونے کے باوجود کنگ ہونے کے باوجود کنگ کوئی اور ہے۔ کیا ہوا جو آج عیسائی ہم پر حکومت کرتے ہیں، کیا ہوا جو شیواجی کو ماننے والے آج ہم کو ڈرا رہے ہیں، کیا ہوا جو جودھا کو اکبر کو دینے والے آج ہماری گھر واپسی کی بات کرتے ہیں۔ ۳۱۳ ہزاروں پر بھاری پڑنے والوں کو آج جہادی بنا کر مارا جا رہا ہے۔ تاج محل بنانے والے آج اپنی مسجد ٹوٹنے سے نہیں بچا سکتے۔ کیا ہوا جو ہماری گائے اور بھینس پالنے والے آج ہمیں گوشت کھانے پر ہمیں جان سے مارتے ہیں، ہمارے گھروں میں کام کرنے والے، آج ہمارے گھر جلا رہے ہیں، کیا ہوا جو دلت بھی مسلمانوں کو آنکھ دکھاتے ہیں۔ سکھ آپ کو بٹوارے کا گندر یاد دلاتے ہیں۔ آج کی تاریخ میں ایسا کوئی مذہب نہیں جو مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے، اس ماحول کے ذمے دار یہ گندی سیاست ہے۔ کہنے کو تو آج زمانہ democracy جمہوریت عوامی حکومت کا ہے، جہاں عوام خود اپنا حکمراں چنتی ہے، جس کی وجہ سے راجہ مہاراجہ، نواب، سلطان، بادشاہ، کنگ، کوئین، تناشاہ لوگوں سے عوام آزاد ہو گئی، مگر مسلمان

آج بھی غلامی کی زندگی گزار رہا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ آج کے راجا اور رانی کا وقت مقرر ہے۔ پہلے کے وقت میں میعاد نہیں تھی، جس کی جتنی طاقت تھی، جب تک طاقت تھی وہ یا تو اس کے بچے اس گدی پر بیٹھتے تھے۔ آج کے وقت میں جس کو زیادہ ووٹ ملتے ہیں، وہی راجہ یا رانی بنتے ہیں۔ ویسے تو ہندوستان ایک سیکولر seculer لامذہبی ملک ہے۔ کسی ایک مذہب کا ملک نہیں ہے، مگر یہاں مسلمانوں کو ان کا مذہب بار بار یاد دلایا جاتا ہے، مسلمانوں کو 2nd class cetizen دوسرے درجے کا باشندہ سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستان میں مسلم تعداد میں کم ہیں۔ اس لیے ہمارے ووٹ کم ہیں۔ ہندو تعداد میں زیادہ ہیں۔ 1/3 ایک بٹہ تین کا فارمولہ چلتا ہے۔ 100 میں سے 60% فیصد ووٹ جس پارٹی کے پاس ہوتا ہے، اس پارٹی کے 5 سال کے ڈیموکریسی جمہوریت عوامی حکومت کے راجا اور رانی prime minister, chief minister, president کے مسلم غلام بن کر رہتے ہیں، اقلیت اور اکثریت minority and majority کا front and left کا power and opposition کا پورا کھیل ہے۔ سیاست میں جو پاور میں ہوتا ہے، وہ اپنی پاور کا استعمال اپنے حساب سے کرنا چاہتا ہے، جو اپوزیشن میں ہوتا ہے وہ مخالفت کرتا ہے۔ مخالفت والوں کو پاور میں رہنے والوں سے تکلیف ہوتی ہے، یہ لوگ پاور والے سے آزادی کی لڑائی کرتے ہیں۔ جب ان سیاست والوں کو ایک دوسرے سے آزادی چاہیے ہوتی ہے تب ان کی بیان بازی شروع ہوتی ہے، اور کس طرح یہ لوگ ایک دوسرے سے آزادی لیتے ہیں دیکھیے۔ آج سے 38 سال پہلے 1977 میں جب میں پیدا ہوا تب کانگریس کی اندرا گاندھی کا زمانہ تھا۔ اندرا گاندھی کے وقت ہندوستان میں ایمرجنسی لگی تھی۔ مخالف کے لیڈر جو جیل میں بند تھے وہ جیل سے رہا ہو گئے۔ ایک بہت بڑی ریلی دہلی کے رام لیلا میدان میں ہوئی۔ بارش کا دن تھا رات کے 9:30 pm بجے تھے لوگ اٹل بہاری واجپئی کا بیان سننے رکے تھے، جیسے ہی Atal bihari bajpayee نے اپنی تقریر کی شروعات کی۔ ان کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے نعرے لگانا شروع کر دیے۔ اندرا گاندھی مردآباد، اٹل بہاری زندہ باد۔ اٹل بہاری نے اپنی تقریر کچھ اس طرح سے شروع کی: "بعد مدت کے ملے ہیں دیوانے ...... کہنے سننے کو بہت ہیں افسانے ...... کھلی ہوا میں ذرا سانس تو لے لیں ...... کب تک رہیں گی آزادی کون جانے ...... ان کو آزادی ملی کانگریس سے اندرا

گاندھی سے janta party جنتا پارٹی بنا کر ایک چھتری کے نیچے آ کر جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں، کہ کیسے بھی پارٹی ایک ہوگی؟ مگر مسلمانوں کو ان ہندتوا والوں سے آزادی کب ملے گی؟ جب مسلمان بھی ایک چھتری کے نیچے آ کر سیاست کا جواب سیاست کے طریقے سے دیں گے۔ اب 2015 سے نریندر مودی پاور میں ہیں۔ آج لوگ BJP سے آزادی چاہتے ہیں، بہار میں RGD کے لالو پرساد یادو، JDU کے نتیش کمار۔ جو کبھی ایک دوسرے کے خلاف الیکشن لڑتے تھے، ایک بھی ہوئے اور پھر نتیش کمار اپنے مطلب کے لیے بی جے پی سے جا ملے۔ لیکن نریندر مودی نے ان دونوں کو 2014 کے لیے لوک سبھا الیکشن میں بہت بری طرح ہرایا ان لوگوں کی آنکھ کھل گئی۔ ان دونوں نے ایک ہونے کا فیصلہ کیا لوگوں نے میڈیا نے اخبار والوں نے ان سے سوال کیا۔ لالو آپ، اپنے مخالف پارٹی سے ہاتھ ملا رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوئی بھی زہر پینے کو تیار ہوں اس کو بڑا سانپ یعنی نریندر مودی کا سر کچلنا تھا، انہوں نے کانگریس کو بھی ساتھ لیا اور تین پارٹی ایک چھتری کے نیچے آ گئے۔ آخر کار grand alliance مہاگٹھ بندھن کی جیت ہوگئی۔ ان سب کو بہار میں نریندر مودی سے آزادی ملی۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ ان سب کو آزادی ملی۔ ایک چھتری کے نیچے آنے کے بعد مسلمانوں کو اس سیاست سے آزادی کب ملے گی؟ مسلمان کھلی ہوا میں سانس کب لیں گے؟! اگر آج کا مسلمان ایک چھتری کے نیچے آتا ہے۔ سارے جھگڑوں کو مٹا کر فرقوں کے فرق کو مٹا کر شیعہ سنی ایک مسجد میں آ کر جب میں شیعہ سنی کو ایک کرنے کی بات کرتا ہوں تو کافی لوگ کہتے ہیں یہ ہو نہیں سکتا، میری کتاب نکلنے کے بعد 2014 میں لکھنؤ میں شیعہ اور سنی نے عیدالاضحیٰ کی نماز ایک ساتھ ایک مسجد میں پڑھی۔ میں ان سے کہتا ہوں جب لالو پرساد زہر پی سکتا ہے مودی کے خلاف تو کیا مسلم شیعہ سنی زہر نہیں پی سکتے۔ مودی کے خلاف اور مودی جیسی طاقت اسرائیل، امریکا، آر ایس ایس، اور ان کی طرح سوچ رکھنے والوں کے خلاف پوری دنیا آج ایک چھتری کے نیچے ہے۔ مسلمانوں کے خلاف۔ دہشت گرد ایک بہانہ ہے۔ اصل میں انھیں مسلمانوں کو دنیا کے نقشے سے مٹانا ہے۔ کیونکہ انہیں دنیا کو islamic take over سے بچانا ہے اور terrorist کے نام پر world war 3 کرانا ہے۔ مسلمان فرقوں میں بٹ گئے ہیں، اگر اعظم گڑھ کی طرح ہندوستان کے باقی مسلمان بھی دھرنا پرورش کرتے ہیں تو انڈیا کے کسی بھی کونے سے

کسی بے گناہ مسلم کو اس طرح اٹھا کر چودہ سال جیل میں نہیں رکھا جائے گا۔

کیا غیروں کا مسلمانوں کو جگانے کے لیے دنگا کرنا ضروری ہے، کیا مسلمان دنگا ہونے کے بعد جاگتے ہیں، دنگے میں ہم اپنے کو کھو دیتے ہیں۔ ہماری عورتوں کی عزت لوٹی جاتی ہے، معصوم بچوں کو مارا جاتا ہے، گھر جلائے جاتے ہیں، کچھ لوگ گھر سے بے گھر ہو جاتے ہیں، اس کے بعد ہم ایک ہونے کی بات کرتے ہیں۔ اس لیے میں کہتا ہوں ایک چھتری کے نیچے آؤ اور سب مل کر ایک پارٹی UNITED MUSLIM LEAGUE کو ووٹ دو اور اپنی شرطیں رکھو،

جو لوگ اتنا سمجھانے کے باوجود بھی نہیں سمجھے، جن کو میری بات اب بھی نہیں سمجھ میں آئی یا جو لوگ یہ زبان نہیں سمجھتے یا ان کی زبان کچھ اور ہے، ایسے لوگوں کی زبان میں سمجھانا چاہتا ہوں کیونکہ میرا وقت ان لوگوں کے ساتھ بھی گزرا ہے۔ میں ان لوگوں کو سمجھانا چاہتا ہوں خاص کر ان کے لیے جو بمبئی کی بھاشا یا ٹپوری فلمی زبان شعر و شاعری سمجھتے ہیں، سیاست دان کا اپنا خیال یہی ہوتا ہے کہ اپنا کام بنتا بھاڑ میں جائے جنتا، ان کی وجہ سے آج اس دیش کا یہ حال ہے، کسی نے صحیح کہا ہے یہ دیش تھا ویر جوانوں کا اب رہ گیا ہے ان بے ایمانوں کا بدل گیا اتہاس ہے، راون کی لیلا پاس باقی سب فرسٹ کلاس ہے۔

غریبی کو مٹا دینے کی باتیں صرف باتیں ہیں
جو خود دولت کے بھوکے ہیں غریبی کیا مٹائیں گے
غریبوں کا لہو تو آپ کی کاروں کا ڈیزل ہے
غریبی مٹ گئی تو کیا آپ رکشا چلائیں گے
منصف جو مجرم کا طرف دار ہو گیا
جو بے قصور تھا وہ گنہگار ہو گیا
بڑھتی ہوئی مہنگائی کا عالم نہ پوچھیے
اب دال روٹی کھانا بھی دشوار ہو گیا

ہوائیں نفرتوں کی چل رہی ہیں روز بھارت میں
محبت بھائی چارہ سہانے وہ دن لوٹا دو
یہ اچھے دن تمہارے جان لے لیں گے غریبوں کے
گزارش ہے ارے صاحب پرانے دن لوٹا دو

تم ہو گوڈسے والے   دیش کیا بچاؤ گے
ہم تو ہیں نبی والے   ہم کو کیا مٹاؤ گے

وہ شاید نیم کی لکڑی ہی چندن سمجھ بیٹھے   جو پایا دیش کی کرسی تو پھر لندن سمجھ بیٹھے
یہ سب دشمن واپسی گھر واپسی دکھلا کر   وہ مسلم نوجوانوں ہی کالا دشمن سمجھ بیٹھے

میرے گاؤں کے مشہور فلم اداکار نانا پاٹیکر نے کسی فلم میں کہا تھا ایک مچھر آدمی کو ہجڑا بنا دیتا ہے۔ ایک کھٹمل پوری رات جگاتا ہے، ان کا اشارہ صرف نیتا تھا، ایک مچھر آدمی کو ہجڑا بنا دیتا ہے مگر ان مچھروں نے مسلمانوں کو دہشت گرد بنا دیا ہے، ان کے گندے دماغ نے ہمارے گاؤں اور محلوں میں گندگی پھیلا رکھی ہے، اگر ان مچھروں کو بھگانا ہے تو good night coil کی طرح ہمیں بھی گول ہونا پڑے گا، تب یہ مچھر ہمارے محلوں سے جائیں گے اور شہد کی مکھیاں ہمارے محلوں میں آئیں گی۔ میں کہتا ہوں جو بھی ان نیتا کی سیاست کے جال میں مسلم پھنسے ہیں، امام، جماعتوں کے صدر سکریٹری۔ ٹرسٹ چلانے والے، یہ سب ہماری قوم کے مچھر اور کھٹمل ہیں، یہ ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے تالاب میں ہمارے گاؤں اور محلوں میں BJP کا کنول نہیں کھلنا چاہیے، مگر میرے حساب سے ہمارے تالاب میں کیچڑ انہیں لوگوں نے کیا ہے، اس لیے ہمارے تالاب میں کنول کھلتا ہے، ہمارے تالاب کے یہ بڑے مگرمچھ ہیں، ہمارے چنے ہوئے کتے ہی ہمیں کاٹتے ہیں ہماری بوٹیاں آپس میں بانٹتے ہیں۔ اگر اس قوم میں تبدیلی Revolution لانا ہے تو پہلے ان کو بدلنا ہوگا، سنگھٹن میں شکتی ہے۔ اکیلے میں سب کی چھٹتی ہے۔ آج کی تاریخ میں وہی جیتا ہے، جس کے پاس یکتا ہمیں UNITED ہونا ہوگا، اپنے آپ کو بدلنا ہوگا۔ تب اس قوم کی حالت بدلے گی، ورنہ میری کتاب کا کور پیج Cover page آپ نے پڑھا ہی ہوگا خدا اس کو بدلتا ہے، جو اپنے آپ کو بدلنا چاہتا ہے، بدلو! اور اس سیاست کے ڈاکٹر بنو یہ سیاست والے صرف مرہم پٹی لگائیں گے اگر مکمل علاج کرنا ہے تو خود ڈاکٹر بنو۔

نفرتوں کو ہمیں مٹانا ہے   پیار کا دیپ پھر جلانا ہے
ہندو مسلم سب ایک ہو جائیں   ایسا ہندوستان بنانا ہے

UMBRELLA MOVEMENT (4)

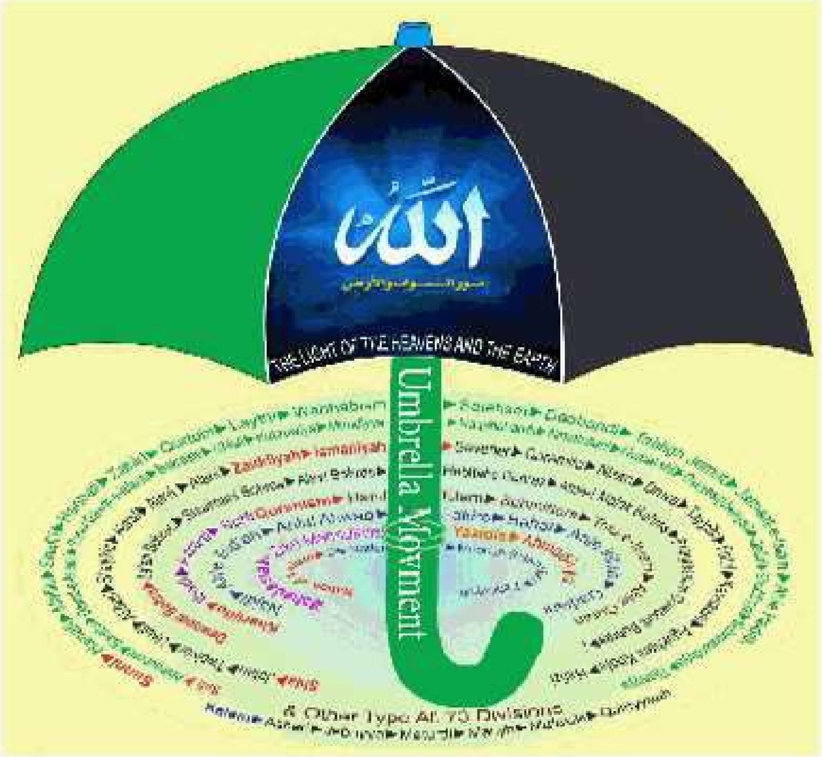
اللہ
THE LIGHT OF THE HEAVENS AND THE EARTH
Umbrella Movment
Wahhabism
Deobandi
Zaidiyyah
Ismailiyah
Shia
Sunni
& Other Type At 73 Divisions

shutterstock

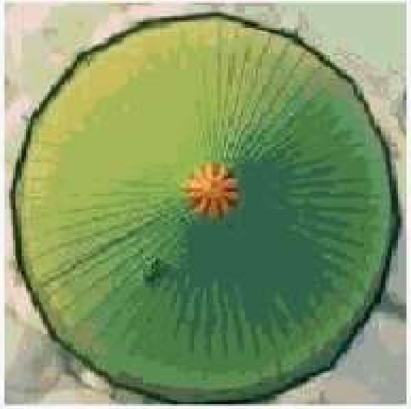

4) جس طرح میں نے چھتری بنا کر لوگوں کو چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دی تا کہ 73 فرقے ایک مسجد میں آئیں انگریزی میں umbrella movment کا نام دیا ہوں دینی تعلق سے اپنی

قوم کو ایک چھتری کے نیچے لاتا ہے۔

چھتری سے مُراد ہے، مسجد چھتری کا مطلب یہ ہے کہ اگر برسات گر رہی ہے، برف گر رہی ہے، دھوپ زیادہ ہے اور ہم چھتری کھول کر چھتری کے نیچے آئیں تو محفوظ رہ سکتے ہیں، بالکل اسی طرح میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دے رہا ہوں تاکہ مسلم دنیا میں محفوظ رہے۔ چھتری سے مُراد ایسی چھت کے نیچے رہنا جہاں اللہ کی رحمت ہم پر برستی ہو۔ اللہ کا نور ہم پر پڑتا ہوں۔ جس طرح ہم مسجد میں جاتے ہیں، تو ہم اللہ کے نزدیک ہو جاتے ہے۔ جس طرح موذن اذان دے کر لوگوں کو نماز پڑھنے مسجد میں بلاتا ہے، میں منظر احمد محمد ملا دنیا کے تمام مسلمانوں کو مسجد کی طرف بلا رہا ہوں کیوں کہ مسجد میں آنے کے لیے کوئی ایک مسلمان مقرر نہیں ہیں۔ اور ملا کی ڈور مسجد تک اور میرا امام بھی ملا ہے چھتری سے مُراد مسجد ہماری مسلم عورتیں حجاب میں رہتی ہیں، برقع پہنتی ہیں، اس لیے وہ غیر مردوں کی اور دوسرے مذہب کے لوگوں کی بُری نظر سے بچتی ہیں۔ بالکل اسی طرح آج کا مسلم اگر ایک چھتری کے نیچے رہے گا تو اوپر سے جو سیٹلائٹ کے ذریعے مسلمانوں پر بڑی نظر رکھی جا رہی ہے امریکہ، اسرائیل، یو کے اور ان کا ساتھ دینے والے دیش اور ہمارے انڈیا کے ہندوتوا والے لوگوں کی بری نظر سے بچ کے رہیں گے۔

آپ سوچ رہے ہونگے مسجد میں تو سب جاتے ہیں، میں آپ کو مسجد میں کیوں بولا رہا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ آج کل مسجدوں میں بھی competition مقابلے ہوتے ہے خوف ہوتا ہے، مسجد کا نام دیکھ کر اگر درگاہ والوں نے مسجد میں مارٹل لگائی تو تبلیغ والے بھی اپنی مسجد میں granite گرینائٹ لگاتے ہیں، میرے گاؤں کے نزدیک ایک اہل حدیث کی مسجد کا گنبد Egypt (مصر) سے منگوایا گیا اگر کسی ایک فرقہ کی مسجد ایک گاؤں کے باہر سے دکھتی ہے تو دوسرے فرقہ کی مسجد پانچ گاؤں کے باہر سے دکھنی چاہیے جس کا جتنا اونچا اور بڑا گنبد ہے، اسکی اتنی بڑی شان ہے ایسے فرقہ والے سمجھتے ہیں آپ اگر کسی غیر مسلم سے کوئی پتہ پوچھو جو پتہ کسی مسجد کے بازو کا ہے اور وہ غیر مسلم اگر مقامی ہے تو وہ آپکو پتہ اس طرح بتائے گا کہ آپ یہاں سے سیدھے جاؤ آگے ایک مسلم کی مسجد ہے بس اسی مسجد کے بازو کا یہ پتہ ہے، جو آپ پوچھ رہے ہو لیکن یہی پتہ اگر آپ اپنے مسلم بھائی سے پوچھو وہ آپکو صرف مسجد نہیں بولے گا، وہ کس فرقہ کی مسجد ہے؟ یہ بتائے گا تو مسجد آج صرف مسجد نہیں

رہی مسلمانوں کے لئے، کئی جگہ بورڈ تو لگے ہوتے ہیں تبلیغی جماعت کو قیام کرنا منع ہے ایک جگہ مسجد میں بورڈ لگایا گیا تھا تبلیغ والوں کے لئے کسی مقامی ساتھی نے بورڈ نکال دیا، کچھ مقامی ساتھی نے اسکو جان سے مار دیا آج مسجدوں کو تالے بھی لگائے جاتے ہیں، کہنے کو security کہا جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ تبلیغی جماعت کے لوگ غلطی سے بھی قیام نہ کرے اور کوئی دوسرا مسافر بھی آرام نہ کرے ٹوائلیٹ باتھ روم بھی آج کل صرف نماز کے وقت ہی کھلتے ہیں، مسافر کے لئے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں، پہلے مسجدیں کچی ہوا کرتی تھیں نمازی پکے ہوا کرتے تھے، آج مسجدیں پکی ہیں نمازی کچے ہو گئے پہلے اذان کی آواز سنکر مسجد میں جاتے تھے آج اذان کس کی؟ اور مسجد کس کی؟ دیکھی جاتی ہے مسجد ہری ہے پیلی ہے سفید ہے یہ باہر سے دیکھا جاتا ہے ورنہ مسجد کے دروازے پر کچھ نہ کچھ نشانی ضرور ہوتی ہے لوگوں کو معلوم کرنے کیلئے مسجد کس پارٹی کی ہے اپنی پارٹی کی مسجد اپنی پارٹی والا بڑا پہچانتا ہے کچھ جگہ تو صاف صاف لکھا ہوتا ہے صوفی کی مسجد میں نے ممبئی کی ڈونگری کے چار نل کی مسجد کے باہر یہ بورڈ دیکھا ہے۔ یہی حال کئی گاؤں کی مسجدوں کا ہے۔ اگر مسجد شہید ہو کر نئی بنا رہے ہیں اور چندہ مانگنے نکلو تو سب سے پہلے کچھ لوگ ایسے ہیں، جن کا سو، دو سو روپے فکس ہوتا ہے۔ جو دیگر سائیڈ میں ہٹ جاتے ہیں۔ مگر کچھ ایسے ہوتے ہیں جو صاحب حیثیت ہوتے ہیں اور ان کے دینے کی نیت بھی ہوتی ہے۔ مگر وہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ مسجد کس کی ہے؟ تینوں میں سے کس پارٹی کی ہے۔ اگر اس کی پارٹی کی ہے تو پچاس بوری (Cement) ملے گا، دوٹرک ریتی ملے گی کوئی کھڑی دیگا تو کوئی دو گاڑی پتھر دیگا کوئی لوہا کوئی لکڑی کوئی پانچ ہزار سے پچیس ہزار تک کا چیک دیگا۔ اگر مسجد اس کی پارٹی کی نہیں ہے تو صرف پانچ سو روپے دے گا۔

اب جس نے مسجد بنانے میں محنت کی ہے جس نے مسجد کے لئے چندہ جمع کیا ہے اسکا زور زیادہ چلتا ہے بلکہ چندہ مانگنے سے لیکر پوری مسجد کا کام خود کے جیب کے پیسوں سے نہیں ہوتا جو پیسے دیتے ہیں وہ اکثر کام نہیں کرتے، صرف پیسے دیتے ہیں، انکے پیسوں کا استعمال یہ لوگ کرتے ہیں کھانے سے لیکر گاڑی تک کا کرایا لیا جاتا ہے اب جس نے مسجد کو پیسے دیے وہ اللہ کا بندہ کون ہے یہ لوگوں کو اکثر نہیں معلوم ہوتا مگر جو مسجد کے کام میں دوڑ بھاگ کرتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ مسجد انھوں نے ہی بنائی ہے لوگ مسجد کے لئے دوڑ بھاگ کرتے ہیں میرے حساب سے بہت اچھا کام کرتے

ہیں اللہ کے گھر کا کام کرتے ہیں، میں انکے خلاف نہیں ہوں، مگر مسجد بنائی ہے اس لیے، انکا ہی فرقہ مسجد چلائے گا یا انکی ہی مسجد میں چلے گی یہ مجھے صحیح نہیں لگتا ان فرقہ والوں کو کبھی محلوں میں گاؤں میں جو لڑکیاں کنواری بیٹھی ہیں ان غریب لڑکیوں کے ہاتھوں میں مہندی سجانے کی فکر نہیں ہے صرف مسجد سجانے میں لگے ہیں ان سب فرقوں والوں کو مسجد اقصیٰ کی فکر نہیں ہے وہاں مسلمان نماز نہیں پڑھ سکتے 40 سال سے کم عمر والوں کو نماز کی اجازت ہی نہیں ہے ہندوستان کی بابری مسجد کی کتنے فرقوں والوں کو فکر ہے؟ جہاں مسلم نماز نہیں پڑھ سکتے صرف سیاست والوں کو بابری مسجد کی یاد election کے وقت آتی ہے، آج کل تو عرب ممالک، پاکستان کی مسجد میں نماز پڑھتے ڈر لگتا ہے پتہ نہیں ہمارے بازو والا کب ہمیں بم سے اڑا دے شیعہ اور سنی کے جھگڑوں نے اللہ کے گھر کو بھی نہیں چھوڑا اس بات کی فکر نہیں ہے، ان فرقہ پرست لوگوں کو جنہوں نے مسجد کو فرقوں کا اڈہ بنا دیا ہے۔

آج کل جو چھوٹے تعلقے اور حلقے کے اجتماع ہوتے ہیں یا جوڑ مسجد میں ہوتے ہیں، ان میں بھی competition مقابلہ ہے میرے بچپن میں بیان کے بعد میں نان کھٹائی ملتی تھی، چائے ملتی تھی لوگ بڑے شوق سے بیان سننے جاتے تھے۔ آج کل کھانے کا انتظام ہوتا ہے، اہل حدیث نے اپنے جوڑ یا اجتماع میں اگر مرغی کھلائی تو تبلیغ کے اجتماع میں بکرے کا گوشت ملے گا، درگاہ والے میرے ادھر آج کل عید میلاد النبی کے دن کھانا کھلاتے ہیں، یہ بھی بکرے یا بیف کا گوشت کھلاتے ہیں کوئی کھانے کے بعد کیلا بھی دیتا ہے اب یہ تینوں بھی اپنے اپنے فرقہ کے لوگوں کی تعداد گنتے ہے کھانے کے ذریعے فرض کرو کہ کھانا اگر ہزار لوگوں کا بنا ہے اور اگر کھانا کم پڑا تو آدمی ہزار سے زیادہ آئے ہیں، اگر بچ گیا تو ہزار سے کم مگر یہ تینوں کو یہ نہیں پتہ ہوتا، اس میں کتنے لوگ صرف کھانا کھانے ہی آتے ہیں، انکے مقابلے میں ایسے لوگوں کا فائدہ ضرور ہوتا ہے، درگاہ کے عروس میں مرحوم حسین کی نیاز میں کھانا کھلانے والے بہت ہے سال میں ایک بار ہر فرقہ کسی نہ کسی طریقے سے یہ کھانے کی نمائش کرتا ہے مگر باقی پورے سال بھی اپنے پڑوسی کے گھر کا حال نہیں پوچھیں گے کیا انکے گھر میں کھانا پکتا ہے یا نہیں سال میں ایک بار زکاۃ دیکر خاموش ہو جاتے ہیں۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں جہاں عام مسلم آدمی رہتا ہے اس محلے میں کوئی نہ کوئی ایسا ایک رہتا ہے جس کو کھانے کے اخراجات کا انتظام کرنا آج کی اس مہنگائی کے دور میں بھاری ہے بیچارے شرم کے مارے نہیں بولتے اگر یہ فرقہ

پرست لوگ انکے گھر کا ایمانداری سے جائزہ لیں گے تو یہ کھانے کا مقابلہ بند کر کے انکو کھانا یا روزگار دینے میں یہ پیسہ لگائیں گے دس بوری cement اگر تعمیر مسجد کے لیے دے سکتے ہو تو کیا ایک بوری روٹی کے آٹے کی کسی غریب کے گھر نہیں دے سکتے؟ یا ایسا نہیں کر دیں گے یہ کام صرف ایک چھتری کے نیچے آکر ہی ہو سکتا ہے انکو فرقوں کے مقابلے سے فرصت ملے گی تب تو یہ اپنے مقابلے میں لگے ہیں انکے بیان میں دم ہے انکی باتوں میں سچائی ہے تو میں سمجھتا ہوں کسی بھی فرقہ کو کھانے کا لالچ دیکر بیان سننے بلانے کی ضرورت نہیں ہے جو لوگ You TubeTV میں بیان دیتے ہیں وہ tv کے connection کے ساتھ کھانا نہیں دیتے سب فرقہ کے آج ٹی وی چینل ہیں، جس کو جس کا بیان پسند آتا ہے وہ دیکھتا ہے ورنہ چینل بدل دیتا ہے اسی طرح اگر انکے بیان میں دم ہے تو لوگ بیان کھانے کی لالچ میں سننے نہیں آئیں گے اگر بیان پسند نہیں تو چینل کی طرح فرقہ بدل دیں گے سب فرقے ایک چھت کے نیچے آئیں گے تین امام کے لیے کروڑ لوگ الگ اجتماع کرتے ہے اگر کروڑ ایک جگہ آ گئے تو یہ تین اپنے آپ ایک جگہ آئیں گے ایک ہی اجتماع میں کام ہوگا انشاء اللہ بس ایک عام مسلم کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ بیان سننے جاتا ہے یا کھانا کھانے۔

آج ہمارے نوجوان انٹرنیٹ کے عادی بن چکے ہیں میرے ایک دوست نے کہا کہ وہ لوگ مدراس، تمل ناڈو میں سیلاب بچاؤ مہم میں گئے تھے ہم لوگوں کے گھر برباد ہوتے دیکھا ہے اس لیے اس کی فکر کر رہے تھے اور نوجوانوں کا انٹرنیٹ نہیں چل رہا ہے سیلاب کی وجہ سے اس کی فکر ہے آج اگر کسی شہر میں کسی وجہ سے انٹرنیٹ بند ہوتا ہے صرف ایک ہفتے کے لیے آدھے سے زیادہ لوگ پاگل ہو جاتے ہیں یہ ایک نشہ ہو گیا ہے۔

خوابوں کے مسافر نمازی نہ کافر ان بچوں کو بتاؤ کہاں ہے یہ آخر” نہ سجدے میں دل ہے نہ عبادت میں دل ہے مگر آج کل You Tube اور موبائل فون میں دل ہے، ہمارے بچے کافر ہو گئے گلیوں کے مسافر ہو گئے۔ ممبئی کے آزاد میدان میں سنی دعوت اسلامی کے 24 چوبیسویں اجتماع میں بھی گیا تھا۔ اجتماع میں ایک مولانا آپریشن ہونے کی وجہ سے اجتماع میں نہیں آ سکے وہ لندن میں تھے انہوں نے لندن سے فون کے ذریعے بیان دیا۔ کہیں نہ کہیں ہمارے قوم کے علماء آج سیٹلائٹ کا استعمال ٹی وی peace TV کی طرح اور بھی چینل ہیں ہر فرقے کے یوٹیوب، انٹرنیٹ کا

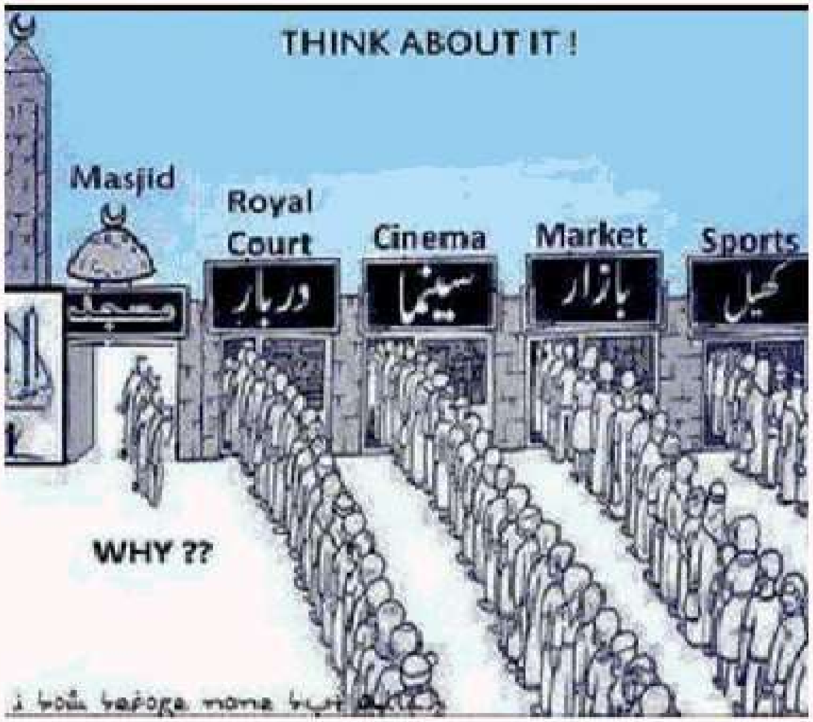

استعمال زیادہ کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری قوم کے لوگ اجتماع کے لیے مسجد میں کم جا رہے ہیں ہماری قوم مسجدوں سے دور ہو رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔ جب ہمارے پاس وقت ہوگا ہم یوٹیوب ،انٹرنیٹ پر جائیں گے، ریکارڈنگ ٹی وی پر دیکھ لیں گے یا بیان کی سی ڈی خرید لیں گے یہ آئیڈیا لوگوں کے دماغ میں ڈال کر آج اپنی قوم کو مسجدوں سے دور کیا جا رہا ہے۔ اس بات کی فکر ہماری علماء کو کرنی چاہیئے۔ آج ہماری قوم کے لوگ برطانیہ انگلینڈ میں جا کر بس گئے اگر کسی فرقے کا آفس یا مسجد برطانیہ میں ہے اور اس فرقے کے مولانا برطانیہ جاتے ہیں تو اس فرقے کے لوگ بہت فخر محسوس کرتے ہیں اسی برطانیہ میں مسلمانوں کو تعصب سے دیکھا جاتا ہے مسلمانوں کو گورنمنٹ جاب بہت کم ملتی ہے مسلمان کوئی بڑی پوسٹ پر نہیں ہے، بہت کم لوگ آپ کو اونچی پوسٹ پر ملیں گے۔ افغانستان اور عراق کی لڑائی میں برطانیہ امریکہ کا ساتھ دے رہا ہے، اسرائیل کا برطانیہ ساتھ دے رہا ہے اور ہماری قوم کے علماء برطانیہ میں اپنا آفس کھول کر فخر محسوس کر رہے ہیں، آسٹریلیا میں برقع پہننے والی عورتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ مسلمان عورتیں حجاب پہننے سے ڈرتی ہیں۔

ہندتوا والے ہماری گھر واپسی کرنے کی بات کرتے ہیں یہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ وہ کس گھر کی بات کرتے ہیں، مگر مسلم اگر ہندو کے گھر واپسی کرنے کی بات کرتا ہے تو وہ کس گھر میں بلا رہا ہے؟ ڈاکٹر ذاکر نائیک پانچ دس کو مسلم بنا کر خوش ہوتے ہیں تبلیغی والے درگاہ والے بھی کچھ لوگوں کو مسلم بنا کر خوش ہوتے ہیں، شیعہ بھی محمد علی باکسر کی شیعہ مسلم بنا کر خوش ہوتے ہیں، مگر انکا دماغ نہیں چلتا کہ ہندوستان میں دلت پوری کی پوری قوم مسلم بننے جا رہی تھی اگر امبیڈکر شیعہ سنی میں کنفیوز نہ ہوتے اور مسلم بنتے اور پاکستان الگ نہ ہوتا تو آج اسی ہندوستان کا وزیراعظم مسلم ہوتا ہم نے اپنے گھر میں آنے والوں کو کنفیوز کر دیا ہے کیونکہ ہم خود اپنے گھر میں نہیں ہیں، ہم نے اپنے 73 سے زیادہ گھر بنائے ہے آج کل مسجدیں تو الگ الگ بنتی ہیں، مگر کعبہ بھی الگ بن گیا ہے۔ افریقہ میں دوسرا کعبہ بنایا گیا ہے۔ یہ کہہ کر کہ حج کے ارکان پورے کرنے کی مشق کی جائے۔ مگر یہ مشق کے لیے بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ پتہ نہیں آگے چل کر ہر ملک میں ایک الگ کعبہ بنا دیں گے اور کچھ پاگل اپنی حج اسی کعبے کے اطراف مکمل کریں گے۔ شاید!! ہم آج اپنے اللہ کے ایک گھر میں نہیں ہے ایک مسجد ایک چھتری کے نیچے نہیں ہے ورنہ ہماری گھر واپسی کی بات کرنے کی کسی کی ہمت نہیں ہوتی۔

مجھے دوسرے مذہب کے لوگ ملے جن کا کہنا ہے وہ لوگ درگاہ جاتے ہیں کسی نے مجھے یہ نہیں کہا کہ ہم مسجد نماز پڑھنے جاتے ہیں میں انکو اپنے اصلی گھر مسجد میں لانا چاہتا ہوں۔

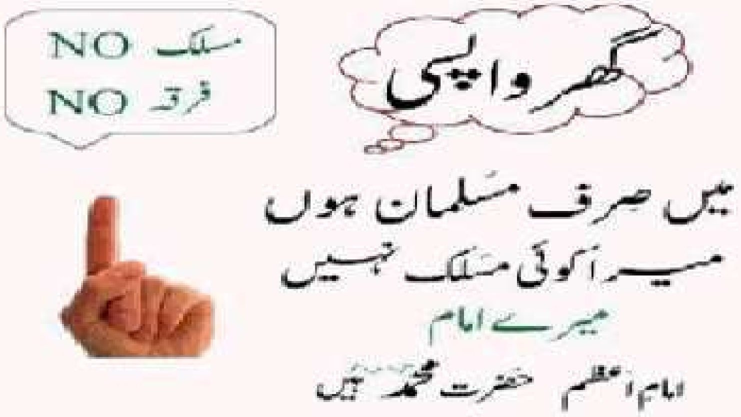

ایک اردو اخبار میں ایک قاری صاحب نے مسجد کی **تعریف اس طرح کی** کہ اسلام میں مسجد کو عبادت، تعلیم وتربیت اور تہذیب وتمدن کے اعتبار سے مرکزی مقام حاصل رہا ہے بلکہ مسلمانوں کی تمام سرگرمیوں کا مرکز ومنبع مسجد ہی تھی۔ اسلام کی تعلیم کا آغاز مسجد سے ہی ہوا۔

پیغمبر اسلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو مدینے سے باہر مسجد کی بنیاد رکھی جو سب سے پہلی مسجد ہے اور پھر مدینہ منورہ میں دوسری مسجد نبوی بنائی۔ اس میں دینی اور دنیوی تعلیمات کی شروعات ہوئی۔ اسی مسجد نبوی سے علم وعرفان، تہذیب وتمدن، اتحاد واجتماعیت اور مساوات کے جذبات پروان چڑھے اور معاشرہ دن بدن منور ہوتا چلا گیا۔ پھر ایک غیر فانی اسلامی تہذیب وجود میں آئی کہ اس کے نقوش رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔ موجودہ دور میں مسلمان بستیوں میں معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور نظامی بگاڑ عام ہو چکا ہے۔ اس کی شروعات اس وقت ہو گئی تھی، جب مسلمان کا تعلق مسجد سے کمزور ہوا۔ آج اگر ہم آرزومند ہیں کہ معاشرے کی اصلاح ہو اور وہ امن وآشتی کا گہوارہ بن جائے تو ہمیں مسجد کے اس بنیادی کردار کو اپنانا ہوگا۔ ذیل میں اسی بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ اصلاح معاشرہ میں مسجد کا کردار کیا ہے؟

مسجد کی تعریف:

مسجد عربی کے لفظ سجد سے بنا ہے، جس کا معنی خشوع وخضوع اور عاجزی سے سر جھکانا اور عبادت کے ارادے سے سر کو زمین پر رکھنا ہے۔ مسجد کا لفظ ظرف مکان ہے جس کا مطلب ہے سجدہ کرنے کی جگہ۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ مقام یا جگہ ہے جہاں مسلمان بغیر کسی رکاوٹ کے اللہ کی عبادت اور بندگی کے لیے جاسکیں اور تنہا یا اجتماعی طور پر نماز ادا کرسکیں۔

مسجد تاریخ کے آئینے میں:

دنیا میں سب سے پہلی مسجد کعبہ شریف ہے، جس کی بنیاد فرشتوں نے رکھی تھی، اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی دیکھ بھال کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرمایا کہ میں تمھارے ساتھ ایک گھر بھی بھیج رہا ہوں، جس کا طواف میرے عرش کی طرح ہوگا اور اس کے ارد گرد اسی طرح نماز پڑھی جائے گی، جس طرح میرے عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔

اور قرآن مجید نے اس بات کی شہادت یوں دی ہے: بلا شبہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے۔ یہ برکت والا اور جہانوں کے لیے ہدایت والا ہے۔ (سورۂ آل عمران: ۹۶)

مسجد حرام کے بعد دوسری بڑی مسجد اقصی ہے جسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا، جس کا ذکر قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں کے علاوہ تاریخ کی کتابوں میں بھی ہے۔ اسلام کی آمد کے بعد مدینہ منورہ میں اسلام کی پہلی مسجدیں کعبا اور مسجد نبوی ہیں۔ ان دونوں کی بنیاد امام کائنات جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رکھی، پھر مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہا۔ امام ابوداؤد نے کتاب المراسیل میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ میں ۹ اور مختلف قبائل میں ۲۲ مساجد تھیں اور ان کے ناموں کی فہرست بھی ذکر کی ہے۔

مسلمان دنیا میں جہاں بھی گئے، مساجد بناتے گئے۔ مسلمان حکمرانوں نے بھی بڑی عظیم مساجد تعمیر کروائی ہیں۔ ہر دور میں مساجد مسلمانوں کی ثقافت اور فنون لطیفہ کا بے مثال نمونہ دکھائی دیتی ہیں۔ اب دنیا کے ہر کونے اور خطے میں خوبصورت اور وسیع وعریض مساجد موجود ہیں۔

مسجد کا ذکر قرآن مجید میں:

قرآن میں مسجد کا لفظ ۲۸ مرتبہ آتا ہے، ان قرآنی آیات میں سے دو درج ذیل ہیں:

”اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی سیدھی راہ پر چلنے والے ہوتے ہیں۔“ (سورۂ توبہ: ۱۸)

”اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے وقت مسجد کا رخ کرتے ہوئے اپنی زیب وزینت کو اپناؤ اور کھاؤ پیو اور حد سے نہ بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔“

(سورۂ اعراف: ۳۱)

مسجد احادیث کی رو سے:

احادیث کی کتابوں میں مسجد سے متعلق بہت زیادہ روایات ہیں جن سے ان کی اہمیت، فضیلت اور مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں پچاس ابواب میں احادیث اور مسائل کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تین مسجدوں کے علاوہ کسی جگہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے: مسجد حرام (کعبہ شریف)، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔“

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ مقامات مسجدیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے بندے اندھیرے میں مسجد جاتے ہیں، انھیں بشارت دے دو کہ قیامت کے دن ان کو اللہ کی طرف سے نور کامل عطا ہوگا۔

مسجد کا کردار:

معاشرہ کی اصلاح کے لیے مساجد کا نمایاں کردار اور درج ذیل پہلوؤں کا حامل ہے:

(۱) روحانی تربیت میں کردار (۲) معاشرتی کردار (۳) مسجد اور تعمیر کردار (۴) ثقافتی کردار اور (۵) معاشی اور مالی کردار۔

روحانی تربیت میں کردار:

مسجد مسلمان کی روحانی تربیت میں مندرجہ ذیل صورتوں میں اپنا کردار ادا کرتی ہے

(۱) طہارت و صفائی: مسلمان جب نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کا رخ کرتا ہے، تو وہ اپنی طہارت کا اہتمام کرتا ہے۔ اگر غسل واجب ہے تو غسل کرتا ہے، ورنہ وضو کرتا ہے اور پھر کپڑوں کی صفائی کا جائزہ لیتا ہے کہ کہیں کوئی گندگی تو نہیں ہے۔ ظاہری صفائی کے ساتھ وہ باطنی گندگی یعنی شرک، کینہ، حسد، بغض وغیرہ سے بھی اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

---

(۲) توحید: نماز کی ادائیگی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز میری یاد کے لیے قائم کرو۔ (سورۂ طٰہٰ) مسلمان جب نماز کے مفہوم پر غور کرتا ہے تو عقیدۂ توحید مزید پختہ ہو جاتا ہے۔

(۳) تعلق باللہ میں مضبوطی: مومن جب مسجد میں جا کر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس عمل سے مسلمان کا اللہ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

(۴) فرائض کے ادا کرنے کا جذبہ: نماز جیسے اہم اور بنیادی فرض کی ادائیگی سے دوسرے تمام فرائض کو ادا کرنے کا جذبہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

معاشرتی کردار:

مسجد مسلم معاشرے کا مرکز و مرجع ہے، اس لیے بہت سے معاشرتی امور اس سے وابستہ ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) ملتِ واحدہ: مسلمان جب نماز کے لیے مسجد میں جاتا ہے، تو اسے تمام مسلمان اسلام کے رشتۂ اخوت سے جڑے دکھائی دیتے ہیں کیوں کہ مسجد میں ذات پات، رنگ و نسل، علاقے اور ملک یا امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔

(۲) حقوق و فرائض: جب مسلمان مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں تمام حقوق و فرائض ادا ہو جاتے ہیں، جیسے ایک دوسرے کو سلام و جواب کرنا، بیمار کی عیادت کرنا، باہم ایک دوسرے کا احترام اور حاجت مندوں کی مدد کرنا شامل ہے اس کے علاوہ دیگر حقوق العباد کا احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) اجتماعی مسائل کا ادراک: معاشرے میں مسجد کے ذریعے معاشرتی مسائل کا ادراک حاصل ہوتا ہے، نماز کے بعد وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور درپیش مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ کوئی مہنگائی کا ذکر کرتا ہے، تو کوئی بدامنی اور ظلم و ناانصافی کی بات کرتا ہے اور ایسے ہی انفرادی مسائل کا اندازہ بھی ان کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔

مسجد اور تعمیر کردار:

مسجد میں ہر طرح کے لوگ بوڑھے، جوان، بچے آتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملاقات ہوتی

ہے تو ایک دوسرے کی اخلاقی حالت بھی سامنے آتی رہتی ہے۔ مسجد میں پابندی کے ساتھ حاضری دینے سے مومن کے اخلاق اور کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔ تعمیر کردار میں مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہیں:

(۱) پابندیِ وقت اور وعدہ: نماز کو باقاعدگی سے وقت پر ادا کرنے سے انسان وقت کا پابند بن جاتا ہے اور وہ اپنے وعدے کو پورا کرنے اور نبھانے کا شعور پاتا ہے۔ اگر انسان معاشرے میں ان باتوں کا عادی ہو جائے تو اس کے اثرات بہت اچھے ہوتے ہیں۔

(۲) بے حیائی سے بچنا: نماز انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔ مسجد میں انسان جھوٹ، غیبت، دھوکہ، تنگی، چغلی، رشوت، چوری اور بے حیائی وغیرہ سے جزوی طور پر رک جاتا ہے اور آخر کار مکمل طور پر ان معاشرتی برائیوں اور لعنتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا عادی ہو جاتا ہے۔

(۳) منشیات وغیرہ سے بچاؤ: آدابِ مسجد کو ملحوظ رکھ کر مسجد میں جانے والا اس تباہ کن عادت سے بچا رہتا ہے، کیوں کہ نشہ اور بے ہوشی کے عالم میں اسلام نے نماز کی ادائیگی سے منع کیا ہے اس لیے نمازی منشیات اور نشہ آور اشیا سے بچتا ہے۔

ثقافتی کردار:

مساجد کا ایک کردار ثقافتی ہے۔ اسلامی ثقافت سے مسلمان کی زندگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے مراد وہ اعمال و افعال ہیں جو اسلام کی آمد کے بعد وجود میں آئے اور ان کا تعلق مسجد سے ہے:

(۱) خیرات: مسجد میں نماز جمعہ، رمضان المبارک اور عیدین کے موقع پر زکوٰۃ و صدقات اور خیرات دینے کا جذبہ مزید بڑھ جاتا ہے جس سے بہت سے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔

(۲) اسلامی وضع قطع: مسلمان جب بھی مسجد کا رخ کرتا ہے تو وہ اپنے لباس و وضع قطع اور دیگر امور کا اہتمام ضرور کرتا ہے، اس طرح مسلمانوں کی ایک ثقافت باقی رہتی ہے، جو صرف مسجد کی بدولت ہے۔

(۳) ملاقات کے آداب: مسلمان جب مسجد میں جمع ہوتے ہیں، تو ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ ضرور کرتے ہیں، خاص طور پر عیدین اور جمعہ کے موقع پر تو ناراض لوگ بھی آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں، جو معاشرے میں نفرتوں کے خاتمے کا ذریعہ ہے۔

مسجد اور تعلیم:

مسجد ایک ایسا ادارہ ہے، جو تعلیم و تربیت میں بنیادی اور اہم کردار کا حامل ہے۔ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ پہلی تین صدیوں میں مسجد ہی درسگاہ تھی، تمام علوم و فنون اس میں پڑھائے جاتے تھے اور اولین درسگاہ اصحاب صفہ کے نام سے مسجد نبوی میں قائم ہوئی تھی۔ مسجد میں درس قرآن و حدیث کے ساتھ فقہ کے مسائل بیان کرنے کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ علم و عرفان کا بہت سا حصہ مسلمان مسجد سے ہی سیکھتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ تعلق جوڑنے سے معاشرتی برائیوں سے خود بخود جان چھوٹ جاتی ہے۔

مسجد کے کردار کو ختم کرنے کی کوشش:

مسجد دعوت و تبلیغ کا مرکز اور اسلامی معاشرے کا محور رہی ہے۔ مسجد ہی مسلمانوں کی ظاہری، باطنی اور مادی آبیاری و اصلاح کرتی رہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر خلفا اور بعد کے دور میں بھی مساجد کا ایسا ہی کردار رہا۔ دشمنوں نے اس کی اہمیت، مرکزیت اور ہمہ گیریت کو بھانپ کر اس کے خلاف گہری اور پوشیدہ سازش شروع کر دی تاکہ اس کے کردار کو ختم یا کم از کم کمزور ضرور کر دیا جائے۔ مسجد کے کردار کو مسخ کرنے والے عزائم دبیز اور رنگین پردوں میں چھپے ہوئے ہیں، جن کا ادراک ضروری ہے۔ مسجد کے کردار کو ختم یا کم کرنے والے اسباب دو طرح کے ہیں۔

(۱) اندرونی (۲) بیرونی۔

اندرونی اسباب سے مراد وہ اندرونی عوامل ہیں جو مسلمانوں کے اندر پائے جاتے ہیں، جنھوں نے مسجد کے مقام، مقصد اور اہم پیغام کا گلا دبا دیا ہے۔

چند اندرونی اسباب درج ذیل ہیں:

☆ گروہ بندی، فرقہ واریت سے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور اتحاد پارہ پارہ ہے۔ گروہ بندی نے تباہی مچا دی ہے۔ جب سے مسلمان تقسیم ہوئے ہیں تب سے ہر ایک فرقے کی الگ مسجد ہے، جہاں مخصوص سوچ اور فکر کا پرچار کیا جاتا ہے۔

☆ خطیبوں اور اماموں کا منفی رول: اکثر مسجدوں میں مقرر کیے جانے والے امام و خطیب کم تعلیم یافتہ اور خاص نقطۂ نظر کے حامل ہوتے ہیں، جو مثبت رول کے بجائے منفی کردار ادا کرتے ہیں۔ تقریریں غیر معیاری اور نامناسب ہوتی ہیں، اکثر من گھڑت واقعات

وروایات بیان کرتے ہیں۔ اخلاقی مسائل کو ہوا دے کر نفرت کا بیج بوتے ہیں۔

مسجد کے مرکزی کردار کے خلاف بیرونی اسباب بہت زیادہ ہیں، جن کا احاطہ ناممکن ہے، مگر جزوی طور پر ان کے ذکر سے مخالفین کی سوچ اور فکر کا اندازہ ضرور کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ اسلام میں مسجد کی عظمت اور مرکزیت کے خلاف سب سے پہلا پروگرام **مسجد ضرار** کی صورت میں سامنے آیا جو قبیلۂ خزرج کے **ابو عامر نامی شخص جو عیسائی بن گیا تھا**، کے مشورے سے منافقین مدینہ نے بنائی تھی اور جس کا ذکر سورۂ توبہ میں کیا گیا ہے۔

مسجد کے اصلاحی کردار کی بحالی کے لیے تجاویز:

آج اگر ہم اپنے بگڑے اور تباہ حال معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں پھر سے معاشرے میں مسجد کی اجتماعیت اور مرکزیت کا وہ مقام واپس لانا ہوگا اور یہ اقدامات کرنے ہوں گے:

(۱) مسجد کے ساتھ ربط:

ہر مسلمان کو مسجد کے ساتھ اپنے تعلق کو اس قدر مضبوط بنانا چاہیے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرے اور انفرادی عبادت کا اہتمام بھی مسجد میں کرے۔ مسجد کے ساتھ تعلق جوڑنے سے معاشرتی برائیوں سے خود بخود جان چھوٹ جاتی ہے، کیوں کہ نماز تمام بے حیائی کے کاموں اور نافرمانیوں سے روکتی ہے۔ دوسروں کو بھی ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔

(۲) مسجد اور باہمی اخوت ومساوات:

مسجد میں آنے سے باہمی تعلقات پختہ ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے بہت ساری نفرتوں، کدورتوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں اخوت ومساوات، الفت وشفقت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۳) تعلیمی وتربیتی مرکز:

مسجد مسلمانوں کے لیے تعلیم کا بہترین ادارہ ہے۔ اسے تعلیم وتربیت کا مرکز بنا کر امت کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہفتے میں ایک دفعہ مسلمان تقریباً کلی طور پر اور دن میں پانچ دفعہ جزوی طور پر خوشی خوشی حاضری دے دیتا ہے۔ ہمارے علماء وخطیب عزم کرلیں کہ ہمیں معاشرے کے افراد کی اصلاح کا کام تعلیم سے کرنا ہے تو کوئی مشکل نہیں ہے۔

(۴) مسجد اصلاحی، رفاہی اور اجتماعی فلاح وبہبود کا مرکز:

مسجد نہ صرف عبادت کی جگہ ہے بلکہ اصلاح، رفاہ اور فلاح وبہبود کا مرکز بھی ہے۔ اس لیے اس کی حیثیت کو مزید مضبوط اور بہتر کیا جائے اور اس کے رول کو پھر سے بحال کیا جائے۔

اسلامی معاشرے میں مساجد کا کردار نمایاں اور عیاں ہے۔ آج کل کے معاشرے میں انارکی اور افراتفری ہے۔ ہر طرح کے جرائم معاشی، معاشرتی، اخلاقی، جنسی عام ہو رہے ہیں۔ غربت و افلاج مسلمانوں کا مقدر بن گیا ہے جب کہ ہمارے شہروں اور قصبوں میں لاکھوں مساجد ہیں، مگر ان سے اصلاح معاشرہ کا کام نہیں لیا جا رہا ہے۔ ممبر ومحراب سے اٹھنے والی صدا کچھ اور ہے۔ آج کے اس پرفتن دور میں ہمیں اصلاح معاشرہ کے لیے مسجد کے کردار کو پھر سے فعال بنانا ہوگا اور انھی خطوط پر عمل پیرا ہونا ہوگا جنھیں اپنا کر عرب کے بدو دنیا کے امام اور رہبر بن گئے۔

جس طرح حج کے وقت ہم کعبہ میں ایک ہو جاتے ہیں، اسی طرح ہم دنیا کے ہر کونے میں ایک بن کر رہیں گے اور صرف مسلم بن کر رہیں گے۔ ان شاء اللہ یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ کے ٹرسٹ کا کام مسجد سے ہی ہوگا۔ ہر تعلقے کا ٹرسٹ کیا آفس مسجد کے احاطے میں ہی ہوگی۔ اور ہماری میٹنگ مسجد میں ہی ہوگی۔ مسجد ہی ہمارا مرکز ہوگا۔ مسلمانوں کے سارے فرقے کے لوگ ایک مسجد میں جمع ہوں گے۔ ایک مسجد میں بیٹھ کر مسلمانوں کے سارے مسئلوں پر باتیں ہوں گی۔ تو ان شاء اللہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ کیوں کہ سب فرقے کے لوگ ایک مسجد میں آجائیں گے یعنی سب مسلمان ایک چھتری کے نیچے آجائیں گے۔ مہاراشٹر کے الیکشن کے وقت بی جے پی اور شیو سینا کے بیچ دراڑ آگئی تو دونوں الگ ہو گئے۔ آر ایس ایس کو فکر ہو گئی وہ ہندو بھائی الگ ہو گئے۔ آر ایس ایس نے دونوں کو جوڑنے کی کوشش کی۔ دونوں پھر سے ایک ہو گئے۔ جبکہ راشٹروادی پارٹی بی جے پی کو سپورٹ کر چکی تھی۔ اس کے باوجود بھی دونوں میں دوستی کرائی گئی۔ کیونکہ ہندوتوا کا سوال تھا۔ مگر جب دو مسلمان بھائی شیعہ، سنی، اہل حدیث، تبلیغ، درگاہ والے اور بھی باقی کئی فرقوں کے مسلمان آپس میں لڑتے ہیں، تو کوئی مسلم بھائی بیچ میں پڑ کر صلح کرانے کی کوشش نہیں کرتا۔ کیونکہ آج کے مسلمانوں کو اپنی قوم کے ساتھ ہمدردی نہیں ہے۔ ہندوؤں میں برہمن اور

دلت ایک پنڈال کے نیچے آسکتے ہیں۔ ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ یہودی اور عیسائی دونوں ایک ہو سکتے ہیں۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے والے یہودی ہیں۔ اس کے باوجود بھی عیسائی اور یہودی امریکہ میں ایک ہو کر رہتے ہیں۔ اور ہم مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب یہ لوگ ایک ہو سکتے ہیں، تو کیا ہم مسلمان ایک نہیں ہو سکتے؟ ایک وقت تھا دلت لوگ مسلم بننا چاہتے تھے۔ ان کے لیڈر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے مسلم بننے کا ارادہ کیا اور شیعہ، سنی والی بات سوچ کر مسلم بننے کا ارادہ بدل دیا۔ لیکن ہمارے آپسی جھگڑے کی وجہ سے لوگ مسلم بننا پسند نہیں کرتے تھے۔

مگر آج زمانہ ایسا آگیا ہے کہ مسلم ہندو بن رہا ہے، بھلے اس کے پیچھے جو بھی وجہ ہوئی ہو۔ پچھلے دنوں آگرہ میں دوسو (۲۰۰) مسلمان ہندو بنے۔ مسلم مرد آج غیروں کی بستی میں ٹوپی پہننے سے ڈرتے ہیں، مسلم عورتیں برقع پہننے سے ڈرتی ہیں۔ آج لوگ ہم کو بدل رہے ہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ ایک بار کبھی حسرت سے فلسطین میں آراستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا۔ جو لوگ تبلیغی جماعت میں چلوں میں جاتے ہیں 40 دن 4 مہینے جو لوگ اہل حدیث کو دنیا بھر میں پھیلانے جاتے ہیں وہاں جا کر پروگرام کرتے ہیں، جو درگاہ والے اجمیر جاتے ہے شیعہ کربلا جاتے ہیں، بوری یمن جاتے ہیں، ان کا سب کا راستہ مسجد اقصیٰ بھی دیکھ رہی ہے کبھی اپنی اپنی دکان چھوڑ کر یہاں بھی جاؤ، کیا آپ لوگوں کی نظر میں مسجد اقصیٰ کوئی معنی نہیں رکھتی، جہاں سے محمد ﷺ نے معراج پائی کبھی اس مسجد کا بھی سوچو جس مسجد میں آج نماز پڑھنے پر پابندی ہے۔

جس طرح بارش گرتی ہے، اور ہمارا بھائی یا دوست برسات میں بھیگ رہا ہے تو ہم اسے کہتے ہیں کہ بھائی چھتری کے نیچے آجا ورنہ بھیگ جاؤگے، سردی ہو جائے گی۔ بیمار ہو جاؤگے بالکل اسی طرح آج ہم اپنی قوم کو ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دیں گے۔ اور کہیں گے کہ بھائی باہر امریکہ، اسرائیل، برطانیہ کی طرف سے بم کی بارش ہو رہی ہے۔ سر پہ بم گرے گا اور مر

جاؤگے۔ ہندوتوا والے ہم کو کاٹ رہے ہیں۔ ہم بٹے تو کٹیں گے۔ ایک ہو جائیں گے، تو بچیں گے۔

مسلمانوں کے لیے آج ہر مذہب
ہر کسی کا نظریہ بدل گیا ہے
اپنا چمن بھی یارو آج ماتم کدہ بنا ہے
بے قصور کٹ رہے ہیں، لاکھوں مسلم
عراق، سیریا، افغانستان، غزا، فلسطین میانمار پاکستان میں

www.TanhaAbbas.com
تنہا عباس
کیسے جاؤں خدا کے پاس شکایت لے کر عباس
مارنے والوں نے قصور کوئی بتایا ہی نہیں

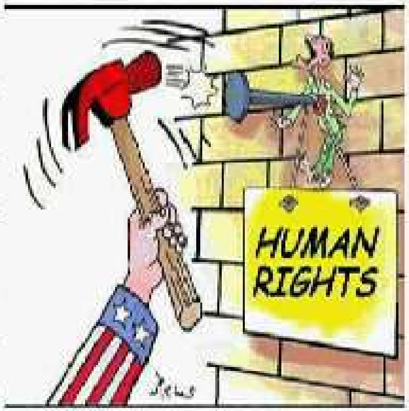

اس لیے کہتا ہوں کہ ہم جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھے، ویسے آج ایک ہو جائیں، ایک ہو جائیں، ایک مسجد ایک چھتری کے نیچے اور ایک کشتی میں سوار ہو جائیں، یہ میری التجا ہے، اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کوئی فارمولہ نہیں only one formula come under the one **umbrella**

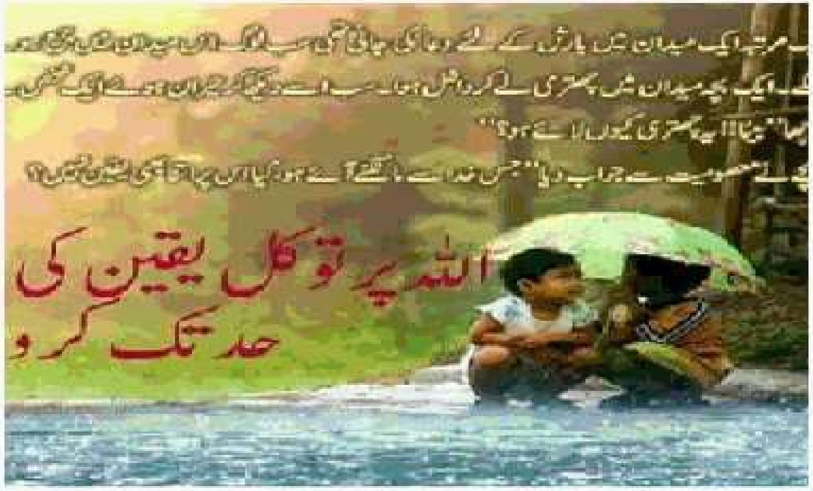
اللہ پر توکل یقین کی حد تک کرو

میرے کتابی سفر کی کہانی میری زبانی

Journey of the umbrella movement

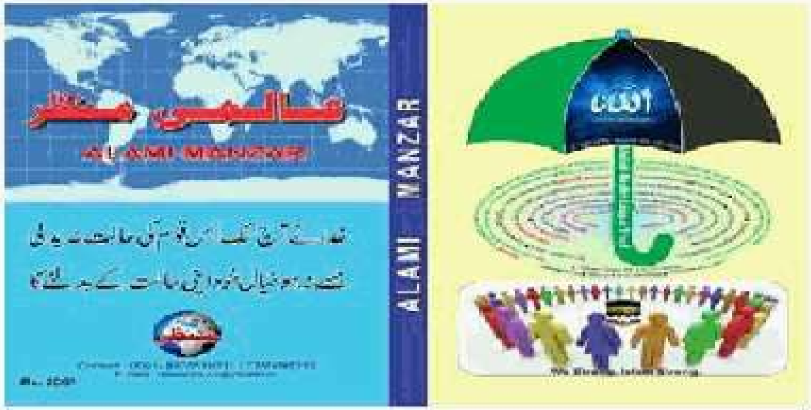

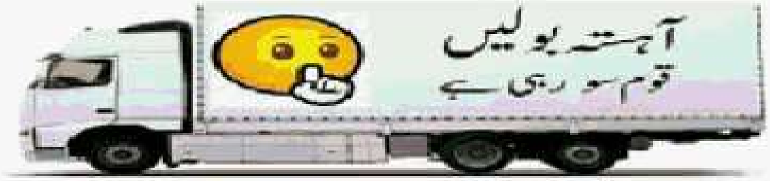

جتنی دنیا میں نے دیکھی ہے جتنی سمجھی میری اپنی زندگی کے تجربے سے پیشے سے مرین فٹر (Marine Fitter) ہونے کی وجہ سے دنیا میں جو بھی ملک سمندر کے کنارے بستے ہیں تقریباً سبھی ملکوں میں میرا پانی کے جہاز سے جانا ہوا ہے، جو ملک سمندر کنارے نہیں ہے ان میں سے کچھ ملکوں میں ہوائی جہاز سے گیا خاص کر جب میں اپنی نوکری پر جاتا ہوں اور واپس گھر آتا ہوں۔ میرا نام منظر احمد محمد ملا ہونے کی وجہ سے یا مسلم ہونے کی وجہ مجھے کیا تکلیف ہوئی، دنیا میں اور وہ تکلیف میرے بچوں کو نہ ہو میرے بچے محمد نام لکھنے میں فخر محسوس کرے محمد نام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بھروسہ مجھے اپنے بچوں کو دینا ہے۔ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا آدمی اپنے آپ کو کتنا محفوظ سمجھتا ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے ہندوستان میں ایک مسلم ہونے کی قیمت کن کن جگہوں پر ادا کرنی پڑتی ہے اخبار والے ٹی وی چینل والے ریڈیو والے کتابیں لکھنے والے میگزین نکالنے والے انٹرنیٹ کے ذریعے سوشل میڈیا جیسے آج کی تاریخ میں فیس بک، واٹس

اپ کے ذریعے جو دنیا بولتی ہے لکھتی ہے دکھاتی ہے، پوری دنیا کے مسلمانوں کے حالات میں اس کتاب (عالمی منظر) کے ذریعے مجھے سمجھ میں آئی انھیں وجوہات کو میں نے اپنی قوم کے سامنے رکھا اور میری قوم کی حالت بدلنے کی کوشش کی اپنی پہلی کتاب کے ذریعے ۔ مجھے علامہ اقبال کا شعر بھی یاد آیا خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی، جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا ۔ مجھے لگا اگر ہم خود بدلنے کی کوشش کرینگے تو اللہ ہماری حالت بدل دے گا مجھے لگا یہ کوشش کسی نے نہیں کی یا مسلم لوگ قوم کے ان حالات سے واقف نہیں ہیں میں ناچیز ایک عام آدمی اپنی قوم کی حالت بدلنے کا خیال لے کر نکلا، اب میں کوئی بڑا آدمی تو ہوں نہیں جو پوری فلم بنا کر آپکو حالات بتادوں گا کتاب کی شروعات میں بھی میں نے آپ کو اپنا تعارف کرا چکا، میرے پاس کتاب کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے اتنی بڑی اور لمبی بات کرنے کا خیر کتاب کے ذریعے ہی سہی لیکن اپنی بات قوم تک تو بارہا پہنچاتا ہوں اور اس کے ذریعے بہت بڑا تجربہ مجھے ہوا، اگر میں بڑا آدمی ہوتا تو شاید پیسے دیکر بھی مجھے یہ تجربہ نہیں ہوتا جو سوال میرے دماغ میں تھا جیسے ایک سوال جو اکثر مجھے پریشان کرتا تھا کہ ایسی کیا وجہ ہے جو میرے جیسے لوگوں کو سمجھنے کے باوجود بھی اس قوم کی حالت نہیں بدلتی آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں جو میں نے دیکھا اور سمجھا بات بہت لمبی ہے مگر آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے سب سے پہلے میں شروعات کرتا ہوں کتاب لکھنے سے ۔ مجھے اسکول چھوڑے ہوئے 20 سال ہو چکے تھے اسکول کے بعد کبھی قلم ہاتھ میں اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑی روزی روٹی کمانے میں مصروف ہو گیا اور نہ میں اسکول کے وقت کوئی اول نمبر سے پاس ہوا ہمیشہ زبردستی ہی پاس ہوا ہوں اب میرے جیسے آدمی نے یہ کام ہاتھ میں لیا، اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجھے کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہوگا اب کتاب مسلمانوں کے حالات لکھی ہے تو مسلم جو زبان بولتا ہے وہی زبان میں لکھنا پڑے گی اور میں ایک ہندوستانی ہوں شروعات بھی اپنے گھر سے کرنا ہے اور ہندوستان کے زیادہ تر مسلمان اردو بولتے ہیں اس لیے پہلے اردو میں لکھنے کا فیصلہ کیا ۔ ٹائپنگ مجھے آتی نہیں تھی اس وقت میرے دماغ سے اردو کے الفاظ بھی نکل گئے تھے اب کتنے ٹائپنگ والے کے پاس گیا اس نے کہا کہ مضمون لکھ کر لاؤ میں نے لکھنا شروع کیا مگر میری لکھاوٹ بہت ہی خراب تھی میری بیوی بھی انگلش اسکول سے پڑھی ہے، وہ بھی اردو نہیں جانتی تھی، انگلش لکھنا آج آسان ہے، کمپیوٹر میں English

---

dictionary ڈلوا دو ٹائپنگ کرو اگر آپ نے غلط بھی لکھا تو کمپیوٹر آپ کو بتاتا ہے کہ آپ نے غلط لکھا ہے، الفاظ کے نیچے لال لائن آتی ہے جس پر کلک کر کے دو منٹ میں صحیح کر سکتے ہو اگر بات انگلش کی ہوتی تو انشاء اللہ مجھے کسی کی ضرورت نہیں پڑتی کمپیوٹر میرے گھر ہے اور انگریزی بھی میری اچھی ہو گئی تھی، کیونکہ میرے جہاز میں سب کچھ انگلش میں ہوتا ہے مگر انگلش کو اردو کرنا اردو کے ٹائپنگ والوں کے لئے بھی آسان نہیں تھا، ویسے آج کل گوگل کے ذریعے ہوتا ہے مگر اسکو ایک عام آدمی نہیں پڑھ سکتا میرے پاس ایک ہی راستہ تھا اور وہ ہندی زبان میں لکھنا میری بیوی کی ہندی کی لکھاوٹ اچھی تھی، میں نے اپنا لکھا ہوا ہندی میں ٹرانسلیٹ کیا کچھ میرے بچے کے دوستوں سے ہندی لکھوایا کچھ باتیں بعد میں یاد آئی تو ممبئی میں جہاں میں رہتا ہوں اس ہوسٹل کے کام کرنے والے لڑکے کی اردو کی لکھاوٹ اچھی تھی اس سے لکھوایا کچھ ہوسٹل میں رہنے والوں سے لکھوایا ۔ جہاں تک مضمون لکھنے کی بات تھی وہاں سب کو مسکا مار کر منا کر خوشی سے کچھ کھانے پینے کی چیزیں کھلا کر بیوی کی فرصت کے وقت بیوی کو تکلیف دیکر کئی دفعہ تو بیوی ناراض ہوتی تھی اور کئی بار مجھے پریشان دیکھ کر خود لکھنے آتی تھی ۔ اور شرط یہ تھی کہ یہ میری آخری کتاب ہے اسکے بعد تم دوسری کتاب لکھو گے اور نہ میں تمہیں لکھنے میں مدد کروں گی خیر مضمون والی بات ختم ہوئی اور مضمون تیار ہو گیا ۔ بات اب ٹائپنگ کی تھی میرے علی باغ میں کوئی بھی اردو ٹائپنگ نہیں جانتا تھا، اس لئے مجھے ممبئی آنا پڑا، ممبئی میں ٹائپنگ والے سے بات کی کسی نے ایک page کے 120Rs مانگے کسی نے 100 مانگے آخر کار ایک جگہ ممبئی کے بھنڈی بازار کے قریب مانڈوی پوسٹ آفس کے سامنے ٹائپنگ والے ہیں وہاں کام شروع ہوا ٹائپنگ والا بھی مسلم تھا نماز بھی پڑھتا تھا اور دوسرے کام میں مصروف رہتا تھا جسکی وجہ سے ایک دن میں بہت ہی کم کام ہوتا تھا میرے ممبئی کے ایک دن کے اخراجات کا بھی تھا، اس لئے میں نے اس سے جلدی کرنے کی گذارش کی مگر اسکو میری بات سمجھ میں نہیں آئی، بڑے الفاظ میں ٹائپ کرتا تھا کیونکہ بڑے الفاظ میں صفحہ جلدی بھر جاتا ہے جتنے زیادہ صفحے ہوں گے اتنا اسکا فائدہ ہوگا میں نے اس سے الفاظ چھوٹا کرنے کی بات کی بات بگڑ گئی اس نے الفاظ چھوٹے نہیں کئے مجھے برا لگا وہ مسلم تھا کتاب کا عنوان اور مقصد بھی جانتا تھا اور ایک دو پیج کی بات ہوتی تو ٹھیک تھی مگر بات 224 صفحات کی تھی اور ایسا نہیں کہ میں نے انسانیت نہیں دکھائی، چائے کے وقت چائے کچھ ناشتہ میں کرتا

تو اسے بھی کھلاتا اس باوجود بھی اسکا یہ رویہ تھا میرے ساتھ۔ کم سے کم یہ میرے لیے نہیں قوم کے لئے تو کچھ سوچتا، بات یہاں قوم کی تھی اسکی وجہ سے ٹائم بھی گیا اور میری چھٹی بھی ختم ہونے ہو رہی تھی بہت جگہ دوسرا ٹائپنگ والا تلاش کیا اب میں منہ بولی قیمت دینے کو بھی تیار ہو گیا مگر کسی کے پاس ٹائم نہیں تھا، ایک جگہ جہاں شادی کے کارڈ، روداد، ویسٹنگ کارڈ کا کام ہوتا ہے میرے دوست نے اس کا پتہ دیا میں اسکے پاس گیا یہ آدمی بہت سے ٹائپنگ والے کو جانتا تھا یہ آدمی بھی مسلم تھا اور کچھ مجھے ٹائپنگ والے بھی ملے کچھ اس آدمی کے اور کچھ میرے ہم نے سب کو تھوڑا تھوڑا بانٹ کر ٹائپنگ کے لئے دیا تا کہ کام جلدی ہو، میری طرف والے ٹائپسٹ کے پیچھے لگ کر کام پورا کرتا مگر دوسرے ٹائپنگ والے آج کل ٹائم پاس کر کے میری چھٹیاں ختم کر دی اور ممبئی میں رہنے کے پیسے جو خرچ ہوئے وہ الگ، ایک ٹائپنگ والا معاویہ نام کا شیعہ تھا، آیا اس نے ٹائپنگ کرنے سے انکار کر دیا، ویسے سب ٹائپنگ والے مسلم ہی تھے سب کی شکل میں نے نہیں دیکھی انکا کام ای میل کے ذریعے ہوتا تھا اب لے دیکر ٹائپنگ ختم ہوئی۔ اب باری تھی کتاب چھپوانے کی۔ میرا ارادہ دسمبر کے مہینہ میں کتاب شائع کرنے کا تھا، لیکن اس مہینے کیلنڈر کا مہینہ ہوتا ہے لوگوں نے منع کیا اس لئے میں جس شادی کے کارڈ والے کے ذریعے ٹائپنگ کرائی تھی اسی سے بات کی، اسکے پیسے بھی کم تھے دوسرے کتاب چھاپنے والوں کی بنسبت اب اس آدمی کے پاس بینر بنانے والے بھی آتے ہیں عید میلاد کا وقت تھا یہ آدمی بینر کے کام میں مصروف ہو گیا میرے کام میں اور دیر ہو گئی میں دل ہی دل کہتا تھا اس کو اگر میرے لیے ٹائم نہیں تھا تو پہلے ہی بولتا جیسے باقی لوگوں نے بولا مجھے اس نے انکار دیا ورنہ میری حالت اس وقت کسی اور کے پاس جانے کی تھی آخر کار میں نے خود اسکا ہاتھ بٹانے کا فیصلہ کیا پیپر لانے میں سیٹنگ کرنے میں ان لوگوں کی مدد کی خود ٹیکسی کے پیسے دے کر لگنے والی چیزیں لاتا تھا، پریس مشین والے کو مسکا مار کے اسکو کھانا چائے پلا کر کام کرایا بائنڈنگ اور سلائی کے پیسے مجھ سے لئے گئے اور انگلش بائنڈنگ کی گئی جو سستی ہوتی ہے کتاب بنکر ہاتھ میں آئی پورے پیسے دیا جو بات ہوئی تھی اب ہر کتاب تو میں چیک نہیں کر سکتا میں نے بھروسہ کیا سب مسلم تھے جب گھر گیا اور کتاب کھولا تو ہر پچاس کے بنڈل میں کسی میں پانچ سے زیادہ کتاب خراب تھی کسی میں پورے کے پورے صفحے بیچ ہی خالی تھے کسی کے الفاظ ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے تھے جسکو پڑھ نہیں سکتے تھے، کتاب کے اندر کی تصویر بھی صاف نظر نہیں آتی تھی کتاب کا کور بیچ کا رنگ نکل کر تصویر پر چڑھ گیا تھا، تصویر نظر نہیں آتی تھی میرے ساتھ دھوکا ہوا اب میرا کام بھی بڑھ گیا، ہر کتاب چیک کر کے دیکھنا پڑتی تھی کتاب کتاب کمپوز کرنے والے سے لے کر بنانے والے تک سبھی مسلم تھے مجھے کسی میں بھی قوم کی ہمدردی نظر نہیں آئی انکو صرف اپنی دکان کی فکر تھی۔ بات یہاں قوم کی فکر کی تھی انکو قوم سے لینا دینا نہیں تھا اور بار بار یہ گانا ستاتے میں سنی عقیدت والا ہوں تو کیوں مجھ سے جلتا ہے؟ میرے خواجہ کا سکہ چلتا ہے، یہ لوگ میری کتاب کا مقصد جانتے تھے اشاروں میں یہ گانا گاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمھاری چھتری میں نہیں آئینگے۔ جس طرح کوئی رائٹر ایک کہانی لکھتا ہے جسکی کہانی کو Producer, Director اسے فلم کی شکل دیتا ہے مجھے بھی کسی Producer اور Director کی ضرورت تھی مگر میری کتاب میں سب کا راز سب کا سچ ہے، کوئی امریکا، اسرائیل، آر ایس ایس کے بارے میں لکھا، اس سے ڈرتا ہے، کسی فرقے کے بارے میں لکھا اسکا ڈر ہے تو میری کتاب پر پیسہ لگانے والے لوگ نہیں تھے، مجھے ہی writer, director,producer, publisher, advertiser بننا پڑا۔ فلم تیار ہونے کے بعد لوگ اسے پردے پر اتارتے ہیں۔ پردے تھیٹر میں لگے ہوتے ہیں، جس کو انکی فلم دیکھنی ہوتی ہے وہ تھیٹر میں جاتا ہے یا ڈی وی ڈی، انٹرنیٹ، سی ڈی کے ذریعے دیکھتا ہے اسی طرح میں نے اپنی فلم کتاب کو کتاب کی دوکان پر لے گیا بہت ہی ارمان اور بہت خوشی خوشی لے گیا کتاب والوں نے کہا اس کتاب کے صرف Rs25 دونگا جتنی لاگت کتاب کی تھی اس سے آدھی بھی مجھے نہیں دے رہا تھا، کتاب کا عنوان وہ جانتا تھا کتاب کا مقصد وہ جانتا تھا۔ کتاب کی قیمت بھی میں نے کتاب والے سے پوچھ کر رکھی تھی انہوں نے کہا تھا 40%-50% ہوتا ہے کتاب کی قیمت کا 40% فیصد کتاب والے رکھتے ہیں میں نے میرا نفع نقصان نہیں سوچا صرف اتنے پیسے چاہتا تھا جتنے میں نے لگائے تھے تا کہ دوسری بار چھپوانے میں مجھے اپنے جیب سے پیسے دینے کی ضرورت نہیں پڑے۔ حالانکہ دنیا بھر سے متعلق کتابیں یہ لوگ بیچتے ہیں بھی فرقے کی کتابیں یہ لوگ بیچتے ہیں، کوئی مفت نہیں بیچتا قرآن بھی لوگ مفت نہیں بیچتے اسکا بھی ہدیہ ہوتا ہے یہ بات اور ہے کوئی قرآن خرید کر کسی مسجد یا مدرسوں میں مفت دیتا ہے کسی مرحوم کے نام بخشتا ہے مگر کتاب گھر سے خرید کر دیتا ہے میری کتاب کا مضمون ان کو نظر

نہیں آیا، میری کتاب یہ لوگ ردی کے بھاؤ میں خریدنا چاہتے تھے، مجھے ان میں بھی ایک کاروباری نظر آیا، مسلم نظر نہیں آیا۔ اب مجھے احساس ہوا کہ میری کتاب اتنی آسانی سے بکنے والی نہیں ہے اگر کتاب بکے گی نہیں تو پورے قوم تک کیسے پہونچے گی میں زیادہ سے زیادہ 1000 کاپی مفت بانٹوں گا اگر صرف ہندوستان کے مسلم تک ہی پہچانا ہے تو 30 کروڑ کی آبادی ہے اگر میری کتاب لوگوں تک نہیں پہنچی تو لوگ ایک چھتری کے نیچے کیسے آئیں گے؟ کیسے قوم کو بدلنے کا خیال میں لوگوں میں پیدا کروں گا میرے پیسے گئے اسکا مجھے غم نہیں اللہ مجھے دے گا اس سے زیادہ دے گا بات پیسے کی نہیں ہے بات کتاب کو لوگوں تک پہچانے کی ضرورت ہے، میں نے ارادہ کیا ان کو نقصان میں بیچنے سے اچھا ہے میں یہ کتاب مفت میں ہر مسجد کے امام کو دیتا ہوں ان کو کہوں گا پہلے آپ پڑھو پھر گاؤں کے محلوں کے جماعت کے ذمے داران کو دو اس طرح بات لوگوں تک پہنچ جائے گی اور مفت کتاب کے علاوہ کسی کو کتاب چاہیے تو وہ مسجد کے امام سے وہ کتاب حاصل کرے گا جو پیسہ منافع کے طور پہ کتاب کی دکان والے کو دینے والا تھا وہ امام کو دوں گا امام کا فائدہ ہوگا۔ اب پہلی کتاب لے کر میں اپنے یہاں کے امام کے پاس گیا امام صاحب نے کتاب ہاتھ میں نہیں لی کچھ پوچھتا چھو کی پھر بحث ہوئی ان کا ایک ہی سوال تھا یہ آپ نے کہاں سنا کہاں پڑھا میں جواب دیتا گیا باتوں باتوں میں بات پانچوں مسالک کی نکلی شافعی، حنفی، مالکی، حنبلی اور ظاہری۔ امام صاحب کا چہرہ بدل گیا انھوں نے کہا آپ یہ پانچواں مسلک کا نام اپنی کتاب سے نکال دو میں نے کہا یہ پانچواں مسلک کے ماننے والے اہل حدیث ہیں انھوں نے کہا یہ بات عام آدمی نہیں جانتا میں نے کہا اسی لئے میں عام آدمی کو بتانا چاہتا ہوں اگر غلط ہے تو آپ بتاؤ ثابت کرو میں نکال دونگا انھوں نے میری کتاب ہاتھ میں نہیں لی کتاب پڑھے بنا کتاب سے الفاظ نکالنے کو کہہ رہے ہیں ایک کتاب ہے تو بات الگ ہے 1000 ہزار کتاب کو کسی کے کہنے پہ نکالوں وہ بھی میں ہر چیز کا حوالہ اسکی گہرائی میں جا کر لکھا ہوں اس کو کیوں نکالوں؟ میں وہاں سے گھر آیا مجھے بہت دکھ ہوا میں نے سوچا ہر مسلک کا امام مجھے ہر مسجد میں ملے گا تو کیا ان کے حساب سے چیزیں نکالتا رہوں گا تو میری کتاب میں کچھ بھی نہیں بچے گا میرے یہاں کے ایک مولانا نے کہا اس کتاب کا مقدمہ آپ کو بنانا چاہیے میں نے کہا کس مسلک کے پاس کس فرقہ کے اگر میں آپ کے فرقے کے امام سے لاؤں گا تو آپ کو پسند آئے گی مگر میں دوسرے فرقہ

سے مقدمہ بناؤں گا تو آپ کو پسند نہیں آئے گا، مجھے سب فرقوں کو ایک چھتری کے نیچے لانا ہے۔

میں نے امام والا ارادہ بدل دیا، میرے رائے گڑھ میں ایک ٹرسٹ کا بہت بڑا جلسہ ہونے والا تھا جن کی فکر مسلم کے لئے ہی تھی، میں اس ٹرسٹ کے سیکریٹری کے پاس گیا میں نے انھیں یہ کتاب دی اور کتاب کے بارے میں سمجھایا اور میں نے کچھ موقع دینے کو کہا ان کے پروگرام میں تاکہ ایک وقت میں بہت لوگوں تک میری بات پہنچے، انھوں نے کہا سوچ کر بولتا ہوں آخر کار مجھے انھوں نے موقع نہیں دیا میں نے سوچا یہ بھی قوم کے بارے میں سوچتے ہیں میں بھی قوم کی فکر کرتا ہوں دونوں کا مقصد ایک ہے، مگر شاید ان کو میری فکر صحیح نہیں لگی مجھے یہاں بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑا پھر میں نے اپنے دوست کی کار لی اور دوست کے لڑکے کے ساتھ تھا ہم ہر گاؤں کے ہر محلے کی مسجد کے صدر سیکریٹری کو فری کتاب دینے نکلے کچھ گاؤں کے صدر کا گھر مجھے پتہ تھا جو گاؤں میرے قریب تھے اسکے پاس گیا انھوں نے کتاب ہاتھ میں لی اب جس گاؤں سے میں واقف نہیں تھا اس گاؤں میں ہمیں صدر سیکریٹری کا گھر پوچھنا پڑا پتہ پوچھنے کے وقت کئی گاؤں ایسے ملے، جن کے لوگ اسکے صدر اور سیکریٹری سے ناراض تھے ان کے پتہ بتانے کے طریقے سے پتہ چلتا تھا، کچھ لوگ تو ہمارے منھ پہ ہی ان کو گالی دیتے تھے کسی کی شکایت یہ تھی کہ انھوں نے مسجد کے پیسے کھائے کسی نے کہا مسجد بننے کے وقت اس آدمی نے پیسے کھائے اس آدمی کے پاس آپ مت جاؤ مگر میں گیا، مجھے ذمے دار لوگ ہی چاہیے تھے کئی چھوٹے گاؤں میں ایک جماعت کے دو کسی گاؤں کے تین صدر ہیں جماعت کے جھگڑوں کی وجہ سے ہمیں کوئی ایک کا نام بتاتا تو کوئی دوسرے کا، میں بھی کنفیوز تھا کس کے پاس جاؤں میں، جو ملا اسکو دے دی کسی کا کہنا تھا یہ اپنے عہدے سے ہٹنا نہیں چاہتا پانچ سال ہونے کے باوجود بھی۔ کوئی کہتا اس گاؤں میں صرف ایک ہی خاندان کا زور چلتا ہے صرف اسی خاندان کا ہی صدر بنتا ہے، کسی گاؤں کے لوگوں کی شکایت یہ تھی کہ جماعت کا خزانچی کئی سال تک جماعت کے پیسوں کا حساب نہیں دیتا جماعتوں میں ذرا ذرا سی باتوں پہ جھگڑے ہوتے ہیں کسی گاؤں میں درگاہ ہے اسکے دیکھ ریکھ پہ جھگڑے ہوتے ہیں، کوئی درگاہ کا عرس کرنا چاہتا ہے، کوئی درگاہ کے خلاف ہے کسی کو جلوس نکالنا ہے عید میلاد کا کسی کو محرم کا تازیہ نکالنا ہے کوئی محرم کے خلاف ہے کوئی امام درگاہ والا رکھنا چاہتا ہے کوئی تبلیغ کا کوئی اہل حدیث، اب ان کے چکر میں بھی میں پھنس گیا، اب کسی ایک فرقے

کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتے ہیں، آپ اس فرقے کے پاس مت جاؤ، میں نے ان سے کہا بھائی میں سبھی فرقوں کو ایک چھتری کے نیچے لانے کی بات کرتا ہوں میں سب کو دعوت دوں گا اور میں نے سب کو دعوت دی کئی گاؤں والوں نے میرے متعلق کہ میں کون ہوں کہاں سے ہوں سوالات پوچھے میں نے کہا کتاب پڑھو آپ کو سارے سوالوں کے جوابات ملیں گے کچھ گاؤں کے لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا ان کو میری بات پسند آئی تو یہ تھی گاؤں کے اور محلوں کے جماعت کے صدر سکریٹری اور خزانچی کی کہانی جو مجھے کتاب بانٹنے کے وقت پتہ چلی۔ کسی نے میرے کپڑے پر سوال اٹھایا کہ آپ نے نماز کے کپڑے کیوں نہیں پہنے میں نے کہا میں کتاب بانٹنے آیا ہوں میں ان سے پوچھا آپ کو کس نے کہا کہ جو ہندوستان میں آپ پہنتے ہیں وہ نماز کے کپڑے ہیں؟ جو آپ پہنتے ہو شلوار قمیص یا پٹھانی۔ وہ ہمارے ہندوستان کے پنجابی لوگ سکھ مذہب والے بھی پہنتے ہیں یہ کپڑے ہم ہندوستانی یا پاکستانی افغانی لوگ پہنتے ہیں یہ ہماری تہذیب ہے اصل میں جو سعودی عرب کے کپڑے پہنتے ہیں ان اسلامی کپڑے ہیں اور وہ کپڑوں میں صرف نماز ہی ہو سکتی ہے عربوں کو ہماری طرح کام کرنے کی ضرورت پڑتی تو وہ نماز کے بعد بھی انھیں کپڑوں میں رہتے ہیں اور ہمارے ہندوستان کی مسجدوں کے امام بھی خطبہ دیتے وقت پہنتے ہیں اور میں بھی شلوار قمیص پٹھانی جمعہ کی نماز یا عید کی نماز میں جو ہندوستانی پہنتے ہیں میں بھی پہنتا ہوں مگر جب ٹوائیلٹ جاتا ہوں، جس ہاتھ سے ٹوائیلٹ صاف کرتا ہوں اس ہاتھ سے ہی پائجامہ کا ناڑا باندھنا پڑتا ہے، مجھے گندہ لگتا ہے، ناڑا ایک ہاتھ سے نہیں باندھا جاتا جینس پینٹ میں زیادہ آرام محسوس کرتا ہوں، ایک ہاتھ سے آپ اس کا بٹن لگا سکتے ہو گندے ہاتھ سے اس کی ضرورت نہیں پڑتی اب اگر تم چاہتے ہو کہ میں نماز کی ٹوپی پہن کر کتاب بانٹوں تو میں نہ مولانا ہوں نہ عالم، نہ قاری اور نہ میں کسی فرقے کا غلام ہوں میں ایک عام آدمی ہوں آج کل لوگ قوم کو دھوکہ دینے کے لیے بھی داڑھی ٹوپی کا استعمال کرتے ہیں اور آج کل ایسے لوگوں سے ہی لوگ دھوکہ کھاتے ہیں میں ٹوپی پہن کر اپنی قوم کو ٹوپی پہنانا نہیں چاہتا جب اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہو ہوں ٹوپی پہنتا ہوں۔ کسی نے کہا اپنے شوق سے کتاب لکھی ہے، میں نے کہا نہیں مگر آپ کو اگر میرا شوق لگتا ہے تو میرے قوم کو ایک کرنے کا مجھے شوق ہے۔

اب باری تھی ہماری قوم کے ڈاکٹر، ٹیچر، وکیل اور کچھ ایسے لوگ جو مشہور ہیں اپنے اپنے

گاؤں میں یہ لوگ بھی کسی نہ کسی فرقے یا کسی سیاسی پارٹی سے جڑے ہوئے ہیں ایک ڈاکٹر ملا، جنکا تعلق اہل حدیث سے ہے، اب سیدھی سی بات ہے یہ مجھے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑ پنگے ایک تو ڈاکٹر کا غرور دوسرا اہل حدیث بہت لمبی بحث ہوئی ان کو سلفی کیا ہے معلوم نہیں ظاہری والی بات تو انھوں نے سنی ہی نہیں تھی، اب انکا پارہ چڑھ گیا انھوں نے کہا ہاں میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا میں نے کہا بھائی پہلے کتاب پڑھو پھر اپنے اہل حدیث کے بڑے جانکار سے پوچھو اسکے بعد میرے پاس آؤ آپ کو جو کرنا ہے میں اس کے لیے تیار ہوں بات ختم ہوئی انھوں نے مجھے ایک لیٹر دیا اور کہا اہل حدیث کا اجتماع ہے آپ شرکت کرنے کی کوشش کریں میں نے کہا ہاں انشاء اللہ ویسے میں ان کے اجتماع میں بھی جاتا ہوں سبھی فرقوں کے اجتماع میں جاتا ہوں، انھوں نے لیٹر دے کر میری کتاب لے کر چلے گئے میں نے ان کا لیٹر پڑھا جس میں انکے امام کے نام کے آگے سلفی لکھا تھا میں نے میرے ساتھی کو بتایا جو میرے ساتھ اس بحث میں موجود تھے یہ اپنے ساتھ تین گھنٹہ بحث کر کے گئے سلفی کے نام پر جو انہی کے لیٹر دعوت نامے میں لکھا ہے انھوں نے اپنا لیٹر کھول کر نہیں دیکھا مگر میری کتاب کا پورا پوسٹ مارٹم کرنے لگے۔ ایسے بہت سارے لوگ ملے کسی کو میری کتاب کے چھتری پر صرف اللہ نام سے اعتراض تھا میں نے انھیں جواب دیا ہم سب اللہ کی چھت کے نیچے ہیں، انکا مطلب یہ تھا کہ محمد کیوں نہیں ہیں؟ میں نے کہا صرف محمد لکھوں گا تو لوگ کہیں گے علی کا نام بھی ہونا چاہیئے اور علی کا نام آیا تو عمر عثمان ابوبکر فاطمہ حسن حسین سب کا نام ڈالنا ہوگا اور ہم انہی نام کی وجہ سے الگ ہیں شیعہ سنی کا فرق نہ ہو اسلئے میں نے صرف اللہ کا نام رکھا ہے یہ سب اللہ کو ہی مانتے تھے اور میری چھتری کا مطلب مسجد ہے، جسے ہم اللہ کا گھر کہتے ہیں، اس لئے صرف اللہ ہی ہے کسی نے کہا اس چھتری کا رنگ ہرا اور کالا کیوں ہے؟ میں نے کہا ہرا رنگ مسجد نبوی کا ہے اور کالا کعبے کا ہے اور دوسری طرف ہرا رنگ سنی کا ہے کالا شیعہ کا ہے اور میرا مقصد شیعہ سنی دونوں کو ایک چھتری کے نیچے لانا ہے میرے پاس میرے ایک دوست جو ڈاکٹر ہیں، اپنے دوستوں کے ساتھ میرے گھر آئے، ان کو میرے Wi fi conection کی ضرورت تھی، ان کے اہل حدیث کا پروگرام دہلی میں ہونے والا تھا، جس کو یہ لوگ لائیو دیکھنا چاہتے تھے، میں نے ان سے کہا آپ لائیو سامنے جا کر دیکھو، انھوں نے ٹکٹ نہ ملنے کا بہانہ بنایا، باتوں باتوں میں بات میری کتاب اور اہل

حدیث کی نکل گئی، میرے یہاں اہل حدیث کی مسجد نہیں ہے، وہ اہل حدیث کی مسجد بنانا چاہتے تھے اور صرف پانچ لوگوں کے ساتھ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا، ہمارے یہاں مسلم ہسپتال نہیں ہے، آپ ڈاکٹر ہو آپ کی فکر یہ بھی ہونی چاہیے، انہوں نے کہا میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں، یہ اکیلے مسجد بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں، جب کہ میرے یہاں مسجد ہے وہ بھی ماشاءاللہ کروڑوں کے دو مسجد اور ان کو پانچ لوگوں کے لیے مسجد بنانا ہے، کیونکہ اہل حدیث کی مسجد نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے پاس wi fi conection کو پیسے نہیں ہیں، مگر مسجد بنانے کے لیے پیسے ہیں تو یہ پیسے کہاں سے آئیں گے؟ شاید ان کے مرکز سے۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ ان کو فکر اسپتال کی نہیں، ان کو فکر مسجد بنانے کی ہے، جب کہ مسجد ہے۔ ان کو نئی دکان کی مسجد بنانا ہے میں ان نے دکان کہا تو انہوں نے مجھے سوال کیا کہ آپ کو اس دکان کی فکر نہیں ہے جو پہلے ہی کھلی ہے، ان کا اشارہ اس دو مسجدوں کی طرف تھا جو ایک درگاہ صوفی کی تھی، ایک وہابی کی تھی، میں نے کہا میں دونوں جگہ جاتا ہوں، آپ کی مسجد بنے گی آپ کی مسجد میں بھی آؤں گا۔ میرے حساب سے مسجد محلوں، آبادی کے حساب سے ہونی چاہیے، نہ کہ فرقوں کے نام سے۔ انہوں نے مجھے ایک سوال کیا کہ آپ سب کی مسجد میں جاتے ہیں، اگر آپ کا مسلک الگ ہے اور دوسرے مسلک کی مسجد میں جاتے ہیں تب آپ نماز کیسے پڑھو گے۔ میں نے کہا جب میں شافعی کی مسجد میں جاتا ہوں آمین زور سے بولتا ہوں، فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے آیہ قنوت بھی پڑھتا ہوں، جب میں حنفی کی مسجد میں جاتا ہوں، آمین آہستہ بولتا ہوں اور دعائے آیہ قنوت نہیں پڑھتا ہوں، جو چیز جہاں ایڈجسٹ کرتا ہے، وہاں کرتا ہوں۔ میں نماز اللہ کے لیے پڑھتا ہوں، مسلک کے امام کے لیے نہیں۔ پھر انہوں نے مجھے تیسرا سوال کیا کہ آپ ذاکر نائیک کے اسکول کی تعریف کرتے ہیں، اگر مولانا طارق جمیل نے بھی ایسی اسکول کھولی تو آپ کے بچے کس کی اسکول میں جائیں گے۔ میں نے کہا جو میرے گھر کے نزدیک ہوگی، انہوں نے کہا، اگر دونوں آزو بازو میں ہیں؟ تو میں نے کہا اپنے ایک بچے کو ذاکر صاحب کے پاس، دوسرے کو مولانا طارق صاحب کے پاس اور بچے جب پڑھ کر فارغ ہوں گے تو ان سے کہوں گا تم اپنے بچوں کو ایسی اسکول میں ڈالو جس میں دین اور دنیا کی اچھی تعلیم ہوتی ہے۔ یہ مت دیکھو اسکول کس فرقے مسلک کی ہے؟

ڈاکٹر جن کو یہ فکر نہیں ہے کہ ہماری عورتوں کے آپریشن کیوں ہوتے ہیں اور ہمارے پاس ہسپتال کیوں نہیں ہے؟ میں کتاب میں اپنے ہسپتال کھولنے کی بات کر رہا ہوں اب اپنی قوم کے اسپتال کھلیں گے تو انکے پاس کون جائے گا؟ جو مسلم ہندو یا دوسرے مذہب کے ڈاکٹر کے پاس جانے ڈرتے ہیں وہ انکے پاس آتے ہیں، انکے ڈر کا فائدہ اٹھانے والے ڈاکٹر بھی ہماری قوم میں ہیں۔ اگر میری کتاب چلی تو مسلمانوں کے خود کے اسپتال ہو نگے تو انکی دوکان بند ہوگی میں ایمبولینس کی بات کرتا ہوں اگر گاؤں میں ہر 12 کلومیٹر میں ایک ایمبولینس آئے تو لوگ بڑے اسپتال میں جائیں گے انکی دوکان کو چھوڑ کر اس لیے ان کو میری بات سمجھ میں نہیں آتی ایک ہندو ڈاکٹر کے اسپتال میں دوا کی دوکان ہے جو مسلم لوگ چلاتے ہیں، وہ ڈاکٹر مسلم عورتوں کا آپریشن زیادہ کرتی ہے میں نے ان سے ایک سوال کیا کہ آپ سچ بتاؤ گے مسلمانوں کے آپریشن زیادہ ہوتے ہیں یا نہیں؟ انھوں نے جس کے بات ٹال دی میں نے انکو کتاب دینے کا فیصلہ کیا انھوں نے کہا ان کو اردو نہیں آتی میں نے انگلش اور ہندی میں سمجھایا تا کہ ان کی آنکھوں کے سامنے جو مسلم عورتوں کے آپریشن ہوتے ہیں کم از کم اس اسپتال میں نہ ہوں مگر انھوں نے بات کو فرقے پر لایا اور اہل حدیث پر لے کر آئے اور انکا کہنا تھا فرقہ کوئی بڑا issue نہیں ہے آپ اپنی کتاب کے ذریعے بول رہے ہو آپ اسے بڑا بنا رہے ہو میں نے کہا آپ یا تو خبریں نہیں دیکھتے سنتے یا پھر اخبار نہیں پڑھتے ورنہ آپ کو پتہ چلتا کہ دنیا میں کتنے مسلم مرتے ہیں شیعہ سنی کے نام پر آج تیسری عالمی جنگ ہونے جارہی ہے اور جس جگہ وہ رہتے ہیں اسی جگہ ایک جوان لڑکے کا خون ہو چکا ہے صرف ایک بورڈ کی وجہ سے اس بورڈ پر لکھا تھا تبلیغی جماعت کو مسجد میں قیام کرنا منع ہے اس لڑکے نے بورڈ نکالا اس لئے اس کا خون ہوا اسکی عورت بیوہ ہوئی اسکے بچے یتیم ہوئے میں نے کہا میں ان فرقوں کی نفرت کو کم کرنا چاہتا ہوں اور آپکو لگتا ہے کہ فرقہ کوئی issue نہیں ہے؟ خیر انھوں نے فرقے کا issue بنا کر اصل بات سے دھیان ہٹا دیا اور کتاب لینے سے انکار کیا کیونکہ کہ جس اسپتال میں انکی دوا کی دوکان تھی وہ ہندو کی تھی اگر انھوں نے اس ڈاکٹر سے کہاں کہ آپ مسلم عورتوں کا آپریشن مت کرو تو انکی دوکان بند ہوگی، میں نے 73 فرقے اپنی کتاب میں بتائے۔ لوگوں کو تعجب ہوا لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں کیا یہ حقیقت میں ہے میں ان سے کہتا ہوں جب مولانا شاکر علی نوری کے اتنے ماننے والے ہو سکتے ہیں جو ممبئی کے ڈونگری میں رہتے

ہیں ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ماننے والے ہو سکتے ہیں وہ بھی ممبئی کے ڈونگری کے ہیں مولانا طارق جمیل کے ماننے والے ہو سکتے ہیں جو پاکستان میں رہتے ہیں تو کیا دنیا میں صرف یہ تینوں ہی ہیں؟ بھائیو! اپنے اپنے کنویں سے باہر نکلو، کنویں کے مینڈک مت بنو دنیا میں ندی بھی ہے سمندر بھی ہے۔ میں نے کئی ٹیچروں کو بھی کتاب دی میں نے دیکھا ٹیچر کی فکر یہ نہیں ہے کہ ہمارے کتنے بچے انجینئر، ڈاکٹر، وکیل ہیں، انکی فکر یہ تھی اگر اردو اسکول بند ہوئی تو انکی دوکان بند ہوگی ویسے میں اردو کو ختم نہیں کرنا چاہتا، میں صرف انگلش میڈیم اسکول میں اردو ایک سبجیکٹ کرانا چاہتا ہوں حالانکہ ان ٹیچروں کے خود کے بچے انگلش میڈیم میں جاتے ہیں ایسا ہی حال ہے ITI کے ٹیچروں کا ان کو بھی میں نے کتاب دی مگر انھوں نے شاید یہ سوچا ہوگا اگر ITI بند ہوئی تو انکی دکان بند ہوجائے گی اور ان I.T.I. کے ٹیچروں کے اپنے بچے Engineering, Diploma کرتے ہیں، یہ کتاب میں نے وکیلوں کو بھی دی وکیلوں کی فکر یہ نہیں ہے کی ہماری قوم کے لوگ دہشت گردکیوں ہے اب جو دہشت گرد کے کیس میں مبتلا ہے وہ کیس اکثر مسلم وکیل ہی لڑتے ہیں، اگر دہشت گردی کی دوکان بند ہوگی اور مسلم بچے پڑھے لکھیں گے تو ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائیں گے اپنی قوم میں طلاق زیادہ نہیں ہوں گے تو انکی دوکان پر بھی اثر ہوگا ان کو صرف انکی دوکان کی فکر ہے اور دلچسپی فرقوں میں ہیں، اب باری تھی ہماری قوم کے بڑے نام چین سیاست والے لوگوں کی جو ٹی وی پر آپ کی عدالت پر قوم کی ہمدردی دیکھاتے ہیں، ہمارے محلوں میں بڑی بڑی تصویریں لگاتے ہیں، الیکشن کے وقت ہم سے ملنے آتے ہے۔ ان کے ایڈریس میں نے انٹرنیٹ سے نکالا اور ان کے پتہ پر بھی کتابیں ملت پوسٹ سے کردی، جن میں کچھ امام لوگ نریندر مودی سے پنگا لینے والے بھی ہیں ان کو بھی پوسٹ سے کتاب بھیجی انھیں ملی مگر جواب نہیں آیا میں نے سوچا بڑے لوگ ہے انکو بڑی بات کرنے کی عادت ہے میرے جیسے چھوٹے آدمی سے تھوڑے ہی ان کو فائدہ ہے رہی بات قوم کے فکر کی تو اگر ان کو فکر ہوتی تو میری قوم کی یہ حالت نہ ہوتی ان کو صرف ووٹ بینک کی فکر ہے اگر میری کتاب کی تعریف کریں گے تو ان کو بنا شرط ووٹ کون دے گا ان کی تو بہت بڑی دکان ہے اگر مسلم میری کتاب پڑھ کر ایک چھتری کی نیچے آیا تو اور کسی ایک سیاسی پارٹی کو ووٹ دیا تو باقی پارٹی کے مسلم نیتاؤں کی ضمانت ضبط ہوگی ان کی دکان بند ہوجائے گی اب میں نے عام آدمی تک پہنچنے کا فیصلہ کیا جو

لوگ میرے اطراف رہتے ہیں، جو لوگ مجھے شادی، میت، سفر میں ملے میں نے کتاب ان کو مفت دی کچھ ٹرسٹ والے میرے یہاں ہر گھر میں ایک ڈبہ رکھتے ہیں، جس میں لوگ صدقہ لوگ ڈالتے ہیں، میرے گھر میں بھی ہے۔ ان کا آدمی ہر مہینے میں سب کے گھر آتا ہے اس کے پاس اس ڈبے کی چابی ہوتی ہے جتنے پیسے ڈبے میں ہوتے ہیں اتنے پیسے کی چھٹی بنا کر یہ لوگ ہم کو دیتے ہیں اب یہ آدمی ہر مسلم کے گھر جاتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ میری کتاب اپنے ساتھ رکھو اور جتنے گھر آپ جاتے ہو ان تک یہ کتاب پہنچاؤ اور اگر آپ کی نیت بیچنے کی ہے تو بھی آپ بیچ سکتے ہو میں آپ کو آپ کا حصہ دوں گا انھوں نے بھی اسے بیچنا مناسب نہیں سمجھا اور نہ مفت میں بیچنا مجھے لگا شاید میری کتاب اس لئے نہیں بیچنا چاہتے کیونکہ انکی دوکان بند نہ ہو جائے ان کو ان کی دکان بند ہونے کا ڈر تھا، کیونکہ میں بھی ٹرسٹ بنانے کی بات کرتا ہوں۔ میں نے گاؤں میں ایک ہاتھ گاڑی والے سے بات کی جو اسلام کی چیزیں بیچتا ہے اس نے بھی میری کتاب بیچنے سے انکار کیا۔ ہماری جامع مسجد میں کتابیں اور کیلنڈر بیچنے والا ہر جمعہ کو آتا ہے میں نے اس سے بات کی، آپ میری کتاب بھی بیچو، یہ قوم کے لیے ہے اس نے میری کتاب لی اور اسے دہلی بھیجی ان کے دوست دیوبند سے فارغ ہوئے تھے، انھوں نے کتاب پڑھا اسکے بعد اس نے بھی کوئی جواب نہیں دیا میں نے سوچا ہو سکتا ہے یہ جو کتاب بیچتے ہیں انکی کتاب ایک خاص مسلک کی ہے میں یہاں سب مسلک کو ایک کرنے کے بات کرتا ہوں اگر سب مسلک ایک ہوگئے تو انکی دوکان بھی بند ہو سکتی ہے اور یہ کتاب والے ایسی مسجد کے باہر بھی دکان لگاتے ہے جو مسجد درگاہ والی ہے اور میں درگاہ نہیں جانے کی بات کرتا ہوں اگر لوگ درگاہوں پر نہیں گئے تو درگاہ پر چادر کون چڑھائے گا درگاہ پر لوگ بہت سارا پیسہ لے جاتے ہیں چڑھاوا کرتے ہیں، تب آتا ہے پیسا اگر پیسے نہیں آئے تو جو بابا قبر کے اندر ہیں، ان کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا، نہ انکو پیسوں سے لینا دینا ہے جب وہ زندہ تھے تب بھی اور نہ ہی آج انکو کچھ فائدہ ملتا ہے اگر ان کے اعمال اچھے ہیں تو اللہ کے پاس انکے اعمال کا اجر ان کو ملے گا ہو سکتا ہے وہ جنتی بھی ہوگے میں کہتا ہوں لازم ہے احترام کی نظروں سے دیکھنا نہ جانے کون کیا ہے؟ ۔ میں درگاہ نہیں جاتا اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں قبروں کی عزت نہیں کرتا میں ہر قبر کی عزت کرتا ہوں اور سلام بھی کرتا ہوں مگر پیسے اگر درگاہ پر نہیں آئے تو جو مجاور درگاہ میں رہتے ہیں، انکا گھر کیسے چلے گا انکی دوکان بھی تو یہی ہے

انکی دوکان بھی تو بند ہو جائے گی، انکو بھی اپنی دکان بند ہونے کا ڈر ہے اگر درگاہ پر جا کر لوگ پیسہ ڈالنا بند کر دیں گے، صرف زیارت کے نیت سے گئے، تو کئی دوکانیں بند ہو جائیں گی، ویسے میں کسی کے پیٹ پر لات مارنے کی بات نہیں کرتا لوگ اپنی خوشی سے پیسے دیتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر ان پیسوں کا استعمال قوم کی بھلائی کے لئے کم ہوتا ہے اگر عید میلاد کی خوشی ہم سادگی سے مناتے ہے تو بھی ہزاروں دوکانیں بند ہونگی DJ پے جھلسیا نکالی جاتی ہے، بینر لگائے جاتے ہے بینر والوں کی دکانیں بند ہو گئیں تو میلے لگانے والوں کی دکان بند ہونگی مثال دوں گا تو بہت ہے بہرحال بات کتاب کی ہے میں کتاب پر آتا ہوں ویسے یہ باتیں کتاب میں ہو چکی ہیں، یہ کتاب والے مسجد دیکھ کر کتاب بیچتے ہیں کس جگہ فضائل اعمال بیچنا ہے کس جگہ اہل حدیث کی کتابیں بیچنا ہے کہاں درگاہ کی، یعنی جتنے زیادہ فرقے اتنی زیادہ کتابیں جتنے کتابیں فروخت ہوں گی اتنا انکو فائدہ ہوگا اگر میری کتاب چلی سب ایک ہو گئے تو انکی کتاب کا کیا، ان کی روزی روٹی کا کیا؟ ان کی دکان بند ہو جائے گی، اگر سب مسلم ایک ہو گئے ایک چھتری کے نیچے آ گئے تو ہزاروں لوگوں کی دکانیں بند ہو جائیں گی جو فرقوں کے نام سے چلتی ہیں سب کا اجتماع ایک ہو گیا تو خرچہ کم ہوگا الگ الگ اجتماع کی دکانیں بند ہونگی بھی فرقے اپنی اپنی دوکان بند کریں گے تو ان کا نقصان ہوگا مجھے ان کی دکان بند کرنے کی خوشی نہیں ہے مگر میری قوم کا زبردست فائدہ ہوگا ہر لحاظ سے کیونکہ میں بڑا شاپنگ مال بنا رہا ہوں سب فرقوں کی دکانیں ایک چھت کے نیچے لا رہا ہوں جس طرح ہم شاپنگ مال کا خیال سب دکانیں مل کر کرتے ہیں کسی کی دکان کو لوٹنے یا جلنے نہیں دیتے ہم اس بات کا خیال رکھتے ہیں اگر ایک کی دوکان لوٹی یا جلی تو سب کی دکان جلے گی ہم سب مل کر لائٹ بل بھریں گے لائٹ بل کم آئے گا سب مل کر واچ مین کو پیسہ دیں گے الگ الگ واچ مین رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی سب ایک چھتری کے نیچے ہوگا جتنے پیسے ان الگ الگ فرقوں کی دکانوں پر خرچ ہوتے ہیں اگر قوم پر خرچ ہوں گے تو میری قوم کی حالت بدل جائے گی اور بہت سے فائدے ہوں گے، جو میں نے اس کتاب میں بتایا ہے۔ کچھ کتاب میں نے اپنے رشتہ داروں اور دوست کی دکان پر رکھا جو کتاب کی دکان نہیں تھی اور ان کو کتاب بیچنے میں دلچسپی نہیں تھی ان کو اپنی دکان میں دلچسپی تھی۔ میری چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں اتفاق سے اس وقت ملک فرانس میں چارلی حیدو پر حملہ ہوا تھا اس کا معاملہ گرم تھا میں جس جہاز پر جانے والا تھا وہ اس وقت یوروپ میں تھا اس لئے ویزا نہیں ملا

جب جہاز امریکا گیا تب میں جہاز پر گیا ورنہ اتنا وقت میرے پاس نہیں تھا، میں کتابیں بانٹ سکتا تھا، اب جہاز سے بیوی کو فون کرتا تو پہلے یہی سوال کرتا کہ کسی کا فون آیا تھا کتاب کے بارے میں بیوی کہتی نہیں میں مایوس ہوتا اصل میں مجھے فکر اس بات کی تھی کہ میں نے اتنے لوگوں کو کتابیں مفت دی ہے میری سوچ لوگوں کو پسند آئی ہے یا نہیں کچھ چار مہینے کے بعد UP اعظم گڑھ سے ایک فون آیا جنھوں نے میری کتاب کی تعریف کی میری بیوی نے مجھے بتایا میں اس وقت امریکا میں تھا میں نے امریکا سے انھیں فون کیا انھوں نے بتایا وہ خود بھی کتاب لکھتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو یہ کتاب کیسے ملی کیونکہ یوپی جانے کا مجھے وقت نہیں ملا میری کتاب یوپی کیسے گئی انھوں نے بتایا کہ ایک آدمی یہ کتاب ان کے پاس ہندی میں ترجمہ کرانے آیا تھا ان کے پاس وقت نہیں تھا ترجمہ کرنے کا میں نے ان سے کہا کہ میں نے یہ کتاب ان کو پڑھنے دی تھی وہ بھی پوسٹ سے یوپی کے ضلع اعظم گڑھ میں اپنا دوست سمجھ کر ڈری بھیجی تھی میں نے کسی کو بھی ترجمہ کرنے یا ہندی کاپی بنانے کی اجازت نہیں دی اس آدمی نے کہا اگر آپ کو فون نہیں کیا ہوتا تو مجھے پتہ نہیں چلتا کہ آپکی اجازت نہیں ہے اس کو ہندی میں کرنے کی میں نے کہا میری اجازت کے بغیر اس کی کسی بھی زبان میں کاپی مت کرنا انھوں نے فون رکھا میں ہندی میں ترجمہ کرنے کی وجہ جاننے کی کوشش کی میں نے کئی بار انھیں فون کیا مگر میرا فون انھوں نے نہیں اٹھایا پھر کچھ دنوں بات انگریزی اخبار میں آیا کہ کوئی آئی ایس آئی ایس کا آدمی الگ ہو کر چھتری بنا کر لوگوں کو جمع کر رہا ہے ان کا اشارہ میری طرف تھا آخر کار بات بڑے پیمانے پر ابھرنے لگی کچھ دنوں بعد homeminister کا بیان میں نے اخبار میں پڑھا جس میں کافی باتیں مجھے میری کتاب کی لگی شاید انھوں نے میری کتاب پڑھی میری سمجھ میں آیا کہ میری کتاب کا ہندی ترجمہ کیوں ہو رہا تھا اور حکومت کو بھی سمجھ آیا میری کتاب ہتھیار چھوڑنے کی بات کرتی ہے میں چاہتا ہوں ہاتھوں میں قلم اٹھاؤ میں تو ہتھیار بنانے والی کمپنی کی دوکان بند کرنے کی بات کرتا ہوں میں شیعہ سنی کو ایک کرنے کی بات کرتا ہوں ہتھیار کی کمپنی بند ہو گئی تو آئی ایس آئی ایس جیسی اور دکان ہی نہیں کھلے گی کوئی مسلمان دنیا میں ہتھیار سے نہیں مرے گا انشاء اللہ۔ یہ بات ہے میری کتاب میں، میں قوم کو بچانے نکلا ہوں ہتھیار سے ختم کرنے نہیں پھر کچھ دنوں بعد ایک فون آیا سعودی عرب سے جن کے پاس میری کتاب گئی تھی یہ بھی بڑا ٹرسٹ چلاتے ہیں انھوں نے مدینہ میں ایک گھر بنایا ہے جس میں

کوئی لوگ جا کر مفت میں رہتے ہیں میری بیوی نے بتایا کہ یہ آدمی مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے، میں نے بہت مہنگا فون ان کو کیا اس وقت میں panama میں تھا انھوں مجھے وقت دیا پھر میں جہاز کنارے لگنے کے بعد فون کیا انھوں نے میری کتاب کی تعریف تو کی مگر ان کا مقصد یہ تھا کہ میں کوکن میں کوئی اور ٹرسٹ نہ کھولوں انھوں نے سیدھے طور پر تو نہیں کہا مگر میں سمجھ گیا، میں نے ان سے کہا میں صرف کوکن یا کوئی کے لئے بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ سبھی جماعتوں کو ایک ساتھ کرنے کی بات کر رہا ہوں انھوں نے اپنے ٹرسٹ کی ساری باتیں مجھے بتائی جو کچھ انھوں نے مجھے whatsapp پر بھیجے تھے، مجھے میری کتاب کے بتائے ہوئے طریقے ہی لگے شاید انھوں نے میری کتاب سے لیا ہوگا، آخر کار ان کا پورا مقصد کوکنی کے لئے کام کرنے کا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ میں دوسرا ٹرسٹ کوکن میں نہیں کھولوں، میں نے ان سے کہا میں چاہتا ہوں کہ صرف کوکن نہیں پوری دنیا کے مسلمان ایک چھتری کے نیچے آئے میں صرف کوکن کی آواز نہیں بننا چاہتا اور صرف کوکن کے مسلم ایک ہونے سے کچھ نہیں ہوگا ورنہ beef ban کوکن میں ہٹ جاتا، میرے گھر میں آج بیل کا گوشت ہوتا اور صرف میمن بھی یعقوب میمن کو نہیں بچا سکے، میرے خالہ زاد بھائی نے میرا ساتھ دیا، جتنے جماعت کے روم میرا خالہ زاد بھائی جانتا تھا اتنے روم پر جا کر کتابیں مفت دی، جتنے ہوٹل مسلمانوں کے ممبئی کے بھنڈی بازار میں ہیں ان کو میرے بھائی نے مفت لیجا کر دی کچھ کتابیں کتاب کی دکانوں پر مفت پڑھنے دی گئیں تاکہ وہ پڑھ کر اس کتاب کو بیچنے یا لوگوں تک پہنچانے میں مدد کریں میرے بعد میرے بھائی سے جتنا ہوا اس نے کیا خیر میرے مقصد کو 4 مہینے کا بریک لگا کیونکہ میں جہاز پر تھا، اب جہاز پر سے کیا کر سکتا تھا وہ میں نے کرنا شروع کیا، میں نے اپنی زندگی میں کبھی فیس بک استعمال نہیں کیا، فیس بک پر میں نے اپنا اکاؤنٹ بنایا اور جو بھی مسلم دکھا Friend Request بھیجنا شروع کیا میں نے یہ نہیں دیکھا کے کس فرقے کا ہے کس ملک کا ہے؟ صرف مسلم نام دیکھا فیس بک والے بار بار مجھے کہتے کہ فیس بک جن کو آپ جانتے ہو ان کے لئے ہے میں سوچتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں انکو میں whatsapp پر کتاب کے بارے میں بتایا اب جن کو نہیں جانتا ہوں ان کے لئے ہی تو فیس بک پر آیا ہوں میں نے فیس بک پر اپنی مہم شروع کی میں نے Face book پر فرینڈ ریکویسٹ بھیجا۔ مسلم نام دیکھ کر کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے نہ قبول کیا، نہ ڈلیٹ کیا ہے، مجھے روک کر رکھا ہے، کئی لوگ

میرے فرینڈ ریکویسٹ سے ناراض ہوتے تھے، انکو میرا مقصد بھی معلوم تھا، ویسے مجھے صرف اپنی کتاب کے بارے میں ہی بتانا تھا لڑکی کی تصویر پر کمینٹ کرنے والے گندی تصویر کو لائک کرنے والے فیس بک پر بہت ہیں، مگر میرے جیسے کا دوست بننا پسند نہیں ہے ان مسلم نوجوانوں کو ایک صاحب تو دوست بنے مگر انکا مقصد صرف میری کتاب کا مذاق اڑانا تھا ان کا کہنا تھا کہ کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ جو قوم علامہ اقبال سے نہیں جاگی وہ آپکی کتاب سے کیا جاگے گی کیونکہ میری کتاب کا نعرہ ہے "خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہ بدلی جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا" اس نعرے کا مذاق اڑانا تھا ان کے حساب سے دنیا میں مسلمانوں کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے قرآن سب سے بڑی کتاب ہے اس کو پڑھو، میں نے کہا ہاں بیشک قرآن سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے میں نے کہا ہاں قرآن میں مجھے ایک جگہ بتا دو جہاں شیعہ سنی یا جو 73 فرقے ہونے والے ہیں یا آج جو دنیا میں موجود ہیں انھوں نے جواب نہیں دیا میں نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ یہ قرآن شام، عراق، ایران، سعودی عرب، کویت والے نہیں پڑھتے اگر یہ پڑھتے ہیں تو مسجد میں بم بلاسٹ کیوں کرتے ہیں، کیا قرآن مسجد میں بم بلاسٹ کرنے کے لیے کہتا ہے مجھے جواب نہیں ملا میں نے ان سے پوچھا آپ کس کنویں کے مینڈک ہو انھوں نے بتایا نہیں، مگر انکے فیس بک کے پتے سے پتہ چلا یہ ہمارے کوکن کے کنویں کے تھے، انھوں نے اپنے کنویں سے کبھی باہر جھانکنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ کچھ لوگ جان بوجھ کر ننگی فلم میرے فیس بک میں ڈالتے تھے تاکہ میری امیج خراب ہو آج تک مجھے چار بار فیس بک نے پابندی لگائی کیونکہ میں لوگوں کے پوسٹ میں اپنی کتاب کا کور پیج ڈال کر کمینٹ کرتا ہوں مجھ پر پابندی لگانے والے کوئی اور نہیں میری ہی قوم کے لوگ ہیں شعر و شاعری خانہ خزانہ فلمی ستارے سنی لیون جیسوں کی تصویریں دیکھنا انھیں پسند ہے ان تصویروں کو یہ لوگ لائک کرتے ہیں اور میری کتاب کے کور پیج سے انھیں تکلیف ہے جس میں صاف صاف لکھا ہے قوم کی حالت بدلنے کا خیر ان میں ایسے کچھ نائجیریا کے لوگ ہیں جن کو اردو پڑھنے نہیں آتا جنھوں نے میری چھتری والی تصویر دیکھی چھتری کے نیچے سبھی فرقوں کے نام دیکھے کعبہ کے اطراف سبھی لوگ کھڑے دیکھا اس تصویر سے متاثر ہو کر کئی نائجیریا والے میرے دوست ہیں اور میری ہر پوسٹ کو لائک کرتے ہیں جنھوں نے صرف تصویر دیکھ کر مضمون کو جان لیا اور جن کو اردو پڑھنے آتی ہے انھوں

نے مجھ پر پابندی لگائی ہے میں نے ایسے لوگوں کو دوستوں کی لسٹ سے نکالنا شروع کیا، میں نے Whats app پر گروپ بنایا United muslims league کے نام سے کچھ مسلم گروپ کے نمبرات میرے پاس تھے، میں نے ان کو اس میں شامل کیا۔ اس گروپ نے مجھے بھی بنا بولے ان کے گروپ میں شامل کیا۔ میرے Face book سے نمبر لیا میں نے اعتراض نہیں جتایا جو بھی مسلم مجھے اپنے گروپ میں شامل کرتا ہے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اگر اس کا کام اسلام کے بارے میں ہو، میں نے ان کو اپنے گروپ میں ایڈ کر لیا۔ ان کو غصہ آیا، اور وہ میرے گروپ سے نکل گئے، جو بچے تھے انہوں نے اپنے پوسٹ کرنا شروع کیا، کسی نے درگاہ کے پوسٹ کیے، کسی نے وہابی، کسی نے سلفی، اہل حدیث، تبلیغ درگاہ صوفی سب میرے دوست ہیں۔ میں نے سب کو دوست بنایا ہے، اب ان کی کمینٹس شروع ہو گئے۔ ان کے کمینٹ میں مجھے بھی گھسیٹا جاتا ہے اگر کسی درگاہ والے نے پوسٹ کیا تو تبلیغ اور اہل حدیث مجھے اس دوست کو گروپ سے نکلنے بولتے ہیں اور کچھ لوگ مجھے دھمکی دیتے ہیں اگر آپ نے ان کو نہیں نکالا تو ہم آپ کا گروپ چھوڑ دیں گے۔ میں نے کہا اس گروپ کا نام united muslims league ہے۔ سبھی مسلم کے لیے ہے۔ یہ کسی فرقے کی جاگیر نہیں ہے یا کسی جماعت کی ملکیت نہیں ہے جس کو جانا ہے جا سکتا ہے، جس کو رہنا ہے وہ رہ سکتا ہے۔ جس کو جانا تھا چلے گئے، جس کو رہنا تھا وہ موجود ہیں۔ ایک وہاٹس اپ گروپ میں بھی فرقے نہیں رہ سکتے یہ حال ہے آج کے مسلمانوں کا۔

اس بار پھر امریکا میں مجھے ستایا گیا اس لیے میں نے دوسری کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا، جہاز پر دوسری کتاب کی تیاری شروع کی چھٹیوں میں گھر آیا پرانی کتاب پر دوسری کتاب کے بارے میں بتانا شروع کیا میں نے میری کتاب پر sticker لگایا اور اپنی پہلی کتاب کو میں نے فیس بک پر فری کیا جو بھی میرے دوست ہیں یا بننا چاہتے ہیں، وہ کتاب مفت میں پڑھ سکتے ہیں whatsapp پر جسکو چاہیے اسکو کتاب میں نے مفت بھیجی، کچھ لوگوں کو mail کے ذریعے بھی مفت دی میں نے اپنی پہلی کتاب اور اس کتاب پر sticker کے ذریعے دوسری کتاب جلد آنے والی ہے اور یہ پہلی کتاب فیس بک پر مفت میں پڑھ سکتے ہیں یا واٹس اپ پر بھی مفت منگا سکتے ہیں sticker لگا کر بانٹنے نکلا اس بار ہوٹل، سلون جہاں لوگ داڑھی اور بال کٹوانے آتے ہیں پان کی دکان پر پھر مسجدوں کے باہر

کھڑا رہ کر جو مجھے سمجھدار لگا ان کو دی ممبئی کے کئی علاقوں میں گیا جہاں کچھ لوگ ایسے بھی ملے، جنھوں نے میری کتاب ہاتھ میں نہیں لی ان کا کہنا تھا جو کچھ ہو رہا ہے، وہ سب ہمارے اعمالوں کی وجہ سے ہو رہا ہے آپ کو کتاب بانٹ کر لوگوں کو ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دینے کی ضرورت نہیں ایک دن اللہ سب کو ہدایت دے گا، میں نے ان سے پوچھا کیا یہودی، عیسائی، ہندو، میانمار، بدھسٹ کے اعمال اللہ کو پسند ہے جو سب مل کر ہم کو ہمارے اعمالوں کی سزا دے رہے ہیں، میں نے ان سے زیادہ بات نہیں کی ان کی مٹھائی کی دکان تھی مگر زبان تیز تھی دل ہی دل میں نے کہا ہمارے اعمال صحیح نہیں ہیں، مگر تمھارے تو صحیح ہیں تو پھر آپ آگے بڑھو اور باقی لوگوں کے اعمال صحیح کرو صرف آپ کے اعمال سے کام چلتا تو ہندوستان کو اللہ آپکی وجہ سے مسلمانوں کے لئے بہتر بناتا آپ جیسے لوگ نہ خود قوم لئے کچھ کرتے ہیں، نہ کسی کو کچھ کرنے دیتے ہیں، خدا خود کہتا ہے جو اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتا میں اسکو نہیں بدلتا یہ آدمی ممبئی سے قریب تلوجا کا تھا جہاں دعوت وتبلیغ کا کام بڑے پیمانے پر ہوتا ہے میں اگر اکو یہ جواب دیتا کہ آپ تبلیغ کیوں کرتے ہو اللہ جس کو ہدایت دے گا وہ مسجد میں آئے گا پھر چالیس دن، چار مہینے جماعت میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ کئی لوگ مجھے ایسے بھی ملے جنکا کہنا تھا کہ محمد ﷺ نے اپنے آخری وقت میں دعا مانگی جن میں ایک دعا یہ تھی کہ اے اللہ میری امت کو ایک کر اور وہ دعا قبول نہیں ہوئی تو کیا سمجھا جائے کوئی کہتا ہے دنیا میں اسلامک ٹیک اوور ہوگا دنیا میں مسلمانوں کا راج ہوگا کوئی کہتا ہے مسلم کبھی ایک نہیں ہوگا دونوں باتیں لوگ قرآن اور حدیث سے کرتے ہیں، انکی دونوں باتیں ایک دوسرے کو جھٹلاتی ہے اگر دعا والی بات صحیح ہے تو اگر مسلم ایک نہیں ہوں گے تو دنیا میں مسلمانوں کا راج کیسے ہوگا تو کیا اللہ یہودی کے ساتھ ہے؟ جو مٹھی بھر ہے اور سب ایک ساتھ ایک چھتری کی نیچے آ کر ہم مسلمانوں کو ختم کر رہے ہیں کیا انکی دعا اللہ نے قبول کی ہے اسکا جواب مجھے نہیں ملا کچھ شیعہ بھائی نے کتاب پڑھی ان کو اچھی لگی کچھ شیعہ نے کربلا کی کہانی سنا کر یہ بتانے کی کوشش کی کہ ہم کربلا نہیں بھولیں گے میں نے ان سے پوچھا یاد کر کے کیا کرو گے آپ ہندو، یہودی، عیسائی، بدھسٹ، سے نفرت کرتے ہو آپ تو اپنے سنی مسلم بھائی سے نفرت کرتے ہو، کربلا میں جو ہوا اسکا مجھے بھی دکھ ہے مگر جس طرح سے آپ ماتم کرتے ہو ایسا لگتا ہے کہ کربلا کل ہوئی ہو ایسا لگتا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شہید کل ہی ہوا ہے آپ کی طرح اگر سنی بھی حضرت عمر

حضرت عثمان کے قتل کا ماتم منانے لگے تو کسی اور قوم کو ہمیں ختم کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہم خود اپنی قوم کو ختم کریں گے نفرت کی جگہ پیار بانٹو کئی شیعہ اور سنی مجھے ایسے ملے جن کا کہنا تھا کہ کبھی شیعہ سنی ایک نہیں ہو سکتے میں نے ان سے کہا میری کتاب نکلنے کے بعد بھی ہوا ہے ہندوستان میں ہوا ہے UP لکھنؤ میں عید کی نماز شیعہ سنی نے ایک ساتھ ایک مسجد میں ایک امام کے پیچھے پڑھی، عراق نے اس سال شیعہ سنی نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی ویسے حج کی مثال تو میں لوگوں کو دے دے کر تھک گیا کہ وہاں شیعہ سنی ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ بوری بھائی کو بھی میں نے کتاب دی کچھ اپنے کاروبار میں مصروف تھے کچھ پڑھنا ہی نہیں چاہتے تھے کئی ایسے ملے جن کو اپنے آپ پر فخر ہے کہ ہم باقی مسلمانوں سے ہٹ کر ہیں نریندر مودی سے خوش ہیں، میں نے کہا بھائی بیف آپ کھاتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا بوری محلے میں بیل کاٹنے کی اجازت مانگوں؟ نریندر بھائی سے انھوں نے کہا تم پاگل ہو beef ban ہے پورے مہاراشٹرا میں ہم کو اجازت کیسے ملے گی میں نے کہا پاگل میں نہیں آپ ہو، جو سمجھتے نہیں کہ beef ban مسلمانوں کے لئے ہے اور آپ کے نریندر بھائی کے لئے آپ بھی مسلم ہو الگ نہیں تم الگ اپنے آپ کو سمجھتے ہو باقی مسلمانوں سے تم الگ ہو یہ تمہاری سوچ ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا پوری دنیا ہی ایک چھتری ایک آسمان کے نیچے ہے تو آپ چھتری میں کیوں بلا رہے ہو میں نے ان سے کہا تو پھر پوری دنیا کے مذہب والے ہمارے بھائی ہیں پھر ہم آپس میں کیوں لڑتے ہیں اور اگر ہم صرف بات مسلم کی لے لو تو شیعہ سنی الگ الگ چھت کے نیچے نماز کیوں پڑھتے ہے ایک مسجد کی چھت میں انکی نماز کیوں نہیں ہوتی میں اس طرح کی چھت کی بات کرتا ہوں جہاں بھی فرقے کی نماز ایک چھت کے نیچے ہوں ایک مسجد کی چھت کے نیچے ہو۔

میری کتاب دہلی کے ایک آدمی کو بہت پسند آئی انھوں نے کہا میں خود بھی کتاب لکھتا ہوں آپ کی کتاب مجھے بہت پسند آئی یہ کتاب پورے ہندوستان میں پہنچنی چاہیے اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ میں اپنی کتاب جہاں چھپواتا ہوں آپ کی کتاب بھی ان کو لوگوں تک پہنچانے بولتا ہوں میں بہت خوش ہوا میں نے فوراً ہاں بول دیا یہ آدمی دہلی کی کتاب والوں کے پاس گیا مگر انھوں نے کتاب کے بارے میں کہا یہ کتاب چھپ چکی ہے ہم اس کا کچھ نہیں کر سکتے انکا فائدہ کتاب چھاپنے میں تھا انکو قوم سے ہمدردی نہیں تھی۔ یہ کتاب میں نے اردو اخبار کے ایڈیٹر کو بھی مفت دی جو ممبئی کے دو مشہور اخبار

میں لکھتے ہیں ان سے بھی مجھے بڑی امید تھی کہ ان کے ذریعے میری کتاب کے بارے میں لوگ جانیں گے مگر میں یہاں بھی مایوس ہوا اور آخر کار میں نے ممبئی کے کتاب والوں سے بات کی کہ آپ کو جتنے پیسے دینے ہیں، وہ آپ کو پیسے نہیں دیتے ہیں، مت دو مگر اس کتاب کو لوگوں تک پہنچا دو کچھ لوگ اچھے تھے انھوں نے بیچنا شروع کیا اب کتاب بکتی ہے کتابوں کی دکان پر بہت لوگوں کو کتاب پسند آئی کسی نے کتاب خرید کر پڑھا کسی نے مفت جس کو پسند آئی انھوں نے مجھے فون کر کے مبارک باد دی کسی نے مجھے سامنے سامنے دعا بھی دی کچھ یوپی کے ٹرسٹ والوں نے اس کتاب کو مفت چھپوا کر مفت بانٹنے کی اجازت مانگی وہ خود اپنے پیسوں سے چھپوانا چاہتے تھے مگر ان کی شرط یہ تھی کہ وہ میرے [illegible] کا نام ڈالیں گے میں نے منع کیا تو انھوں نے کچھ پیچھے سے معلومات نکال کر میرے بارے میں جاننا شروع کیا اب میرے گاؤں کے قریب والوں نے میرے گاؤں میں میرے بارے میں پوچھا کسی نے میری تعریف کی کسی کو میرے خاندان سے تکلیف ہے ہر گاؤں میں کوئی نہ کوئی خاندان کسی نہ کسی خاندان سے جلتا ہے اسی طرح میرے گاؤں میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کو میرے خاندان اور مجھ سے تکلیف ہے انھوں نے بھی میرے بارے میں پوچھنے والوں سے میری برائی کی اسی طرح جہاں میں آج رہتا ہوں وہاں کی سوسائٹی کا میں صدر ہوں یہ سوسائٹی میں نے بلڈر سے لڑ کر رجسٹرڈ کی ہے اور سوسائٹی کی زمین سوسائٹی کے نام پر کی ہے جو ہمارا حق ہے وہ ہم نے لیا اس وجہ سے کچھ لوگوں کے لئے میں خراب ہوں انھوں نے مجھے مشہور ہونے نہیں دیا انھوں نے میرے خلاف لوگوں سے باتیں کیں کچھ لوگوں نے شک بھی جتایا کہ ایک عام آدمی کتاب نہیں لکھ سکتا جو میرے قریبی رشتہ دار ہیں انھوں نے مجھے under estimate کیا بیوقوف سمجھا ان کو لگا اس نے کیا لکھا ہوگا؟ میں ایک عام آدمی ہوں، جو کبھی اپنی خاصیتیں بھی بیان کرتا ہوں، میں ان لوگوں کو جواب دینا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ یہ کتاب ایک عام آدمی نہیں لکھ سکتا۔ میں ان کا جواب ایک فلم کی کہانی بتا کر دیتا ہوں چند سالوں پہلے ایک فلم آئی تھی جس کا نام سلم ڈوگ ملینیئر تھا، جس میں ایک غریب مسلم لڑکا آفس میں چائے بیچنے والا ایک ٹی وی شو کون بنے گا کروڑ پتی میں جاتا ہے۔ اس شو میں انل کپور جو کہ سوال پوچھنے پر معمور ہوتے ہیں، وہ سوال پوچھتے ہیں، جس کا جواب اس لڑکے کو دینا ہوتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ صحیح جواب دینے پر پیسے ملتے ہیں۔ اس لڑکے کا حال یہ ہوتا ہے کہ اسکول نہ جانے کے باوجود وہ

لڑکا سارے سوالوں کے جوابات صحیح دیتا ہے۔ لوگوں کو اس پر شک ہوتا ہے، لوگ اسے پولس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ پوچھتا چھ میں پتہ چلتا ہے کہ اس نے اپنی ذاتی زندگی میں کافی چڑھاؤ اتار دیکھا ہے، اس تجربے کی بنا پر وہ سارے سوالوں کے جوابات دیتا ہے۔ اس سے کافی بڑے اور سخت سوال پوچھے جاتے ہیں، جیسے امریکہ کے ڈالر پر کس کا فوٹو ہے، پوچھے جانے پر وہ صحیح بتاتا ہے، حالاں کہ یہ ایک عام آدمی کو پتہ نہیں ہوتا ہے، خاص کر جو ہندوستان میں رہتے ہیں، لیکن اس کا تجربہ کچھ ایسا تھا کہ وہ بچپن میں بھیک مانگتا تھا، کسی گورے نے اسے بھیک میں امریکن ڈالر دیئے تھے، اس لیے اسے پتہ تھا کہ اس پر کس کا فوٹو ہے۔ ایک سوال اس میں ہندو مذہب کے بارے میں پوچھا جاتا ہے، اس لیے کہ اس کا کردار ایک مسلم کا ہوتا ہے۔ اور ان کا اس بارے میں پوچھنا تا کہ وہ جواب نہ دے پائے اور ہار جائے، مگر ایسا نہیں ہوتا ہے، وہ صحیح جوابات دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا تجربہ اسے بتاتا ہے کہ وہ ہندوؤں کے بیچ بھی رہتا تھا۔ ایک سوال اسے ہندو مسلم دنگوں کے بارے میں بھی پوچھا جاتا ہے، اس کا جواب بھی وہ صحیح دیتا ہے، کیونکہ اس نے دنگے کی صورت حال دیکھی ہوتی ہے۔ آخر کار وہ سارے سوالوں کے جوابات اپنے تجربے کی بنا پر دیتا ہے اور کروڑ روپے جیتتا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ آپ اسکول یا مدرسے گئے تو ہی آپ عقلمند ہوں، بغیر اسکول گئے ہوئے لوگ بھی سائنٹسٹ ہیں، کلاکار ہیں، بڑے کاروباری بھی ہیں، اور بزنس میں بھی ہیں، کھلاڑی بھی ہیں۔ یہاں تک کہ چائے بیچنے والا وزیر اعظم بھی ہے۔ اخبار بیچنے والا ابو الکلام بھی ہیں میرا حال تو ایسا ہے کہ میں اسکول بھی گیا ہوں اور دنیا بھی دیکھا ہوں، پھر بھی کچھ لوگوں کو لگتا ہے کہ ایک عام آدمی یہ کتاب نہیں لکھ سکتا، اسے میں نے کتاب سمجھا ہی نہیں، یہ تو بس میں نے اپنے دل کی بھڑاس ٹوٹے قلم کے ذریعے کاغذ پہ اتارا اور یہ کتاب بن گئی۔ میں ایک عام آدمی ہوں، عام لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں، عام جگہوں پہ جاتا ہوں، سبھی لوگوں سے ملتا جلتا ہوں۔ لوگ جہاں لائن میں کھڑے رہتے ہیں میں اس لائن میں کھڑا رہتا ہوں، میں جہاں کھڑا رہتا ہوں لائن وہاں سے شروع نہیں ہوتی ہے۔ کہتے ہیں نا گھر کی مرغی دال برابر گھر میں مرغی بھی بنی ہے اور بازو والے کی دال بہت اچھی لگتی ہے میرے گھر والے میرے سگے بھائی نے آج تک میری کتاب نہیں پڑھی اس کا کہنا تھا آج کل گوگل کا زمانہ ہے کیا ضرورت ہے کتاب لکھنے کی؟ جسے پڑھنا ہے گوگل میں جا کر پڑھے گا،

میری سگی بہن کو میری بات بکواس لگتی ہے۔ میں جب اپنے گھر آئے مہمان سے اپنی کتاب کی بات کرتا ہوں تو کسی نہ کسی بہانے سے اپنی بات میں دخل اندازی کر کے کھانے کے بہانے سے مجھے بلانے آتی ہیں تا کہ میری بات ختم ہو۔ میرے گھر میں کتابیں پڑی رہنے کی وجہ سے میری بیوی کو گھر میں جگہ کم پڑتی ہے پہلی کتاب میری بکی نہیں اور میں دوسری کتاب بنانے کی تیاری میں ہوں میرے سسرال والوں کو اور کچھ میرے رشتہ داروں کو ان کے بارے میں لکھا اس سے تکلیف ہوئی میرے چچا زاد بھائی جو اہل حدیث سے تعلق رکھتا ہے اس نے میری کتاب نہیں پڑھی جب میں نے اس سے پوچھا تو اس کا کہنا تھا کہ ہم صحیح حدیث پر نہیں چل رہے ہیں اس لیے دنیا میں یہ ہو رہا ہے مجھے اس نے کہا اس کی حدیث پڑھو میں نے کہا مجھے کوئی ایسی حدیث بتا جس سے امریکا مجھے ستانا چھوڑ دے میرے نام کے آگے محمد لگا ہونے کی وجہ سے مجھے ستایا جاتا ہے اگلی بار تیری حدیث لیکر امریکا جاؤں گا مجھے دے دینا اور ایسی کون سی حدیث ہے؟ جو شیعہ کو سنی سے لڑانا بند کرتی ہے ایسی کون سی حدیث ہے جو مسلمانوں کو ایک مسجد میں لاتی ہے میں اس کو پوری دنیا تک لے جانا چاہتا ہوں ایسی کون سی حدیث جو مسلمانوں کو دہشت گرد بنانے سے روکتی ہے اس نے بات کا جواب نہیں دیا میں نے اس سے کہا جتنی حدیثیں تو مجھے سناتا ہے وہ تقریباً سب فرقے کے لوگ بولتے ہیں کیا یہ حدیث سیریا، عراق، افغانستان کو نہیں معلوم ہے آج غیر مذہب والے ہمارے نبی کا مذاق اڑا رہے ہیں قرآن کے ساتھ ساتھ گندی حرکتیں ہو رہی ہیں آپ کو ان کی فکر نہیں ہے آپ کی حدیث کو قوم کی فکر علاوہ سب باتوں کی فکر ہے ہاتھ کہاں باندھنا چاہیئے انگلی کب ہلانا چاہیئے مگر اس قوم کو کیسے بچانا چاہیئے اس کی فکر آپ کو نہیں ہے تم اپنے فرقہ والوں کو یہ فکر کرنے بولو میں کتاب لکھنا چھوڑ دوں گا آپ لوگوں کی فکر قوم کی فکر نہیں اس لیے میرے جیسے عام آدمی کو کتاب لکھنی پڑتی ہے۔ رہی بات یونائیٹڈ مسلم لیگ ٹرسٹ بنانے کی تو میں جس طریقے کی بات کرتا ہوں اس میں بے ایمان آدمی کی جگہ ہی نہیں ہے کیونکہ بے ایمانی کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا کیونکہ کیش پیسہ ہاتھ میں ہی نہیں آئے گا، کئی لوگوں نے تو یہ کوشش بھی کی کہ میری کتاب نہیں چلے، تا کہ انکی دکان بند نہ ہو، میرے قریب کے گاؤں کے ایک امام کو میری کتاب پسند آئی ان کی دکان ہے میرے بھائی نے ان سے بات کی کہ آپ اپنی دکان پر کتاب بیچو تو یہ تیار ہو گئے لیکن ان کی شرط تھی پہلے یہ ان کے دوست عالم اور قاری کو پڑھائیں گے پھر بیچیں گے

میں نے 10 کتابیں بھیجی آج تک کوئی جواب نہیں آیا ہے ایک صاب کو میری کتاب اتنی پسند آئی کہ انھوں نے اپنے دوستوں کو پڑھنے دی بہت سارے لوگوں نے پڑھکر کتاب کی حالت خراب کی انھوں نے کتاب binding کرکے لی پھٹنے کے بعد مجھ سے دوبارا مانگا لوگوں کو میری کتاب پسند آئی ہے مگر کچھ لوگ اس کتاب کو آگے بڑھنے نہیں دے رہے ہیں۔ کئی لوگ مجھے ایسے ملے جن کو میری کتاب میں معمولی نقص نظر آیا کی **کالاونا** کی غلطی تھی، میں نے ایک صاب کو پڑھنے دی کہ آپ پڑھکر غلطی نکالوں صرف **کالاونا** کی غلطی نکالنے Rs 3000 لیے میری پہلی کتاب سے لے کر دوسری کتاب تک کسی نے بھی مروت نہیں کی بمبئی سے دہلی تک سب نے پیسے بٹورے لیے سب مسلم تھے مجھے کسی نے کچھ مفت نہیں دیا مگر میری کتاب سب کو مفت چاہیے کئی لوگ مجھے ایسے ملے جن کو میری کتاب میں نقص نظر نہیں آئی مگر نقص نکلنے صرف میری کہانی ہی سمجھ میں آئی، میں نے اپنی شادی کی بات ڈالی اسی بات کو سامنے والے نے پکڑ لیا باقی سب باتوں پر پردہ ڈال دیا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو صرف اس طرح کی بات میں دلچسپی تھی، دوسروں کا مذاق اڑانا، دوسروں میں نقص ڈھونڈنا آتا ہے۔ دوسروں کی اچھائی پر پردہ ڈال دیتے ہیں میں نے اتنی بڑی بڑی باتیں لکھیں اس کتاب میں جو میڈیا نہیں بتاتی ہے، امام نہیں بتاتے، امریکہ میں رہنے والے لوگ نہیں جانتے، کتنے World Trade Center ٹوٹے۔ تیسرے ورلڈ ٹریڈ کے بارے میں نہیں جانتے۔ بڑے بزرگ نہیں جانتے تھے کہ شافعی حنفی مالکی حنبلی کے علاوہ بھی دنیا میں اسکول ہیں، 73 سے زیادہ فرقے ہیں۔ اس میں کئی باتیں دین اور دنیا کی ہیں جو ایک عام آدمی نہیں جانتا، اس باتوں پر کسی نے دھیان نہیں دیا۔ صرف میری کہانی ان کو یاد رہی یا تو ان لوگوں میں اتنی سمجھ نہیں تھی جو اتنی ساری اچھی باتیں سمجھتے یا پھر سب کچھ سمجھ کر میرا مذاق اڑانا چاہتے تھے۔ یا میرے پیر کچلنا چاہتے تھے یہ کتاب میں نے مسجدوں کے اماموں اور گاؤں مجلوں کے جماعت کے صدر سکریٹری، ڈاکٹر، وکیل، ٹیچرز، بلڈرز، رشتے دار، دوست واحباب، عام حضرات جیسے باورچی حضرات، حجام سلون والے، ہوٹل میں رہنے والے، مختلف ٹرسٹ کو، رکشا، ٹیکسی والے، ڈرائیور حضرات کو میں نے مفت دی ہے۔ راستے میں جو بھی مسلم ملا، اسے یہ کتاب میں نے مفت میں دی ہے۔ جن لوگوں کے پاس میں نہیں جاسکتا، انھیں یہ کتاب میں نے مفت میں پوسٹ کے ذریعے بھیجی ہے۔ جو لوگ TV میں قوم کی ہمدردی دکھاتے ہیں، آپ کی عدالت میں آکر قوم کی ہمدردی دکھاتے ہیں، پاکستان کے وزیراعظم کو دعوت دیتے ہیں، مگر ہندوستان کے وزیراعظم کو نہیں بلاتے ہیں، ایسے بے باک لوگوں کو کتاب ان کے انٹرنیٹ میں جو گوگل میں پتے ہیں، اس پتے پر بھیجی ہے۔ سوشل میڈیا Social media میں وقت گزارنے والوں کو بھی بھیجی ہے، facebook فیس بک، Whats app واٹس اپ پر بھی میں نے Email کے ذریعے بھیجی ہے۔ Social media پر آج کوئی بھی مفت میں اسے پڑھ سکتا ہے۔ اتنا سب کرنے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں نے اندھوں کے شہر میں آئینہ مفت میں بانٹا ہوں، جن کو قوم کی حالت نظر نہیں آتی، میں نے انہیں یہ کتاب مفت میں دی ہے۔ اندھے کے ساتھ دوستی کرنے سے اسے گھر تک چھوڑنا پڑتا ہے۔ اندھوں کو مفت کتاب بانٹا ہم کو ان سے تھی وفا کی امید ؟ ...... جو نہیں جانتے وفا کیا ہے؟ ...... دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے؟ ...... آخر اس قوم کے درد کی دوا کیا ہے...... ؟ میں نے مانا کہ کچھ ہے غالب ...... مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے؟ ......

مفت کی چیز کی قیمت نہیں ہوتی یہ بات ان لوگوں نے ثابت کردی۔ اور ان کے پاس قوم کی حالت سمجھنے کے لیے وقت ہی نہیں تھا۔ فرصت ملی نہ کبھی انہیں اپنے جہاں سے قوم کی حالت یہ سمجھتے کہاں سے؟ ان لوگوں کے لیے یہ میری دوسری کتاب نہیں ہے، میں ان سے کہتا ہوں مہربانی کرکے میری یہ کتاب خرید کر مفت لینا اور میں بھی اس بار دینے والا نہیں ہوں، فرعون نے حکم دیا تھا کہ جو بھی بچہ اس کی سلطنت میں پیدا ہوگا اس کو جان سے مار دو مگر اللہ کو موسیٰ علیہ السلام کو اسی گھر میں پالنا تھا اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو انھیں کی گود میں پرورش کرکے بتایا اگر میری کتاب دنیا تک پہنچنی ہے تو اللہ اس کو ضرور پہنچائے گا آج کے دور کے فرعون میری کتاب کو روک نہیں سکتے ...لے دے کر میرا سفر یہاں تک پہنچا ہے یہاں تک پہنچنے کے بعد مجھے یہ محسوس ہوا کہ آج قوم سے بھلے کی بات کرنے کے لیے یا تو آپ کو پیسوں سے امیر ہونا چاہیے یا تو پھر آپ کے پاس ڈاکٹر یا وکیل کا certificate ہونا ضروری ہے، یا پھر آپ کو عالم یا حافظ ہونا چاہیے یا کسی ٹرسٹ کے صدر یا کسی جماعت کے صدر یا کم سے کم آپکے چہرے پر داڑھی اور سر پہ نماز کی ٹوپی ہونا چاہیے۔ اگر یہ سب باتیں آپ کے اندر ہیں تو آپ کو قوم کے ذمے دار کا license ملتا ہے۔ ان میں سے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اور نہ میں ٹوپی پہن کر قوم کو ٹوپی پہنانا چاہتا ہوں۔

جن کو ہم قوم کا ذمہ دار بنا چکے ہیں انکو قوم کی فکر نہیں ہے

جب ہم کسی چیز کا ذکر کرتے ہیں، تب جا کر ہم کو اس کی فکر ہوتی ہے قوم کا ذکر کسی کی زبان پر نہیں ہے صرف اپنے اپنے فرقوں کی فکر ہے۔ قوم کی فکر کرنے والے لوگ بہت ہیں، مگر صرف باتوں میں مثال کے طور پر میرے ادھر قبرستان میں گھاس ہوتی ہے جب کبھی کسی کی میت ہوتی ہے سب قبرستان میں گھاس کو صاف کرنے کی بات کرتے ہیں جیسے ہی قبرستان سے باہر آتے ہیں، بھول جاتے ہیں یعقوب میمن کے جنازے پر لاکھوں کی بھیڑ جمع ہوتی ہیں، قبرستان سے باہر آتے ہیں بھول جاتے ہیں اسی طرح فکر کرنے والے بہت لوگ آج ہماری قوم میں ہیں، جب دنگا فساد ہوتا ہے تب ایک ہونے کی فکر کرتے ہیں جب معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے پھر وہی بے ڈھنگی رفتار جو کل تھی آج ہے۔ Social worker کا visiting card بنا کر گھومنے والے لوگ بھی ہیں جو صرف بتاتے ہیں ہم سوشل ورکر ہیں انکو صرف قوم سے ہمدردی کا بہانہ چاہیے۔ "ہر ہندو مہاتما گاندھی نہیں ہوتا، ہر عیسائی نیلسن منڈیلا نہیں ہوتا" "ہر بدھ مست ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نہیں ہوتا" "ہر سکھ بھگت سنگھ نہیں ہوتا" "ہر مسلم اسامہ بن لادن نہیں ہوتا" "قوم سے ہمدردی بھی ایک انسانی جذبہ ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی، نصیب ساتھ دے جن کا وہ انھیں ملتی ہے، ورنہ ہماری ہر گلی میں ایک صدام حسین ہوتا، اگر آج کا مسلمان حضرت عمرؓ جیسا جوشیلا ہوتا حضرت علیؓ جیسا شیر ہوتا" "تو میری قوم کا یہ حال نہیں ہوتا، کی ہے مسلمانوں میں آج قوم پہ مر مٹنے والوں کی منظر ورنہ زمانہ آج تیری قوم کا دشمن نہ ہوتا" "نہ ہوتی اگر ہمدردی اپنی قوم سے جہاں والوں، تو یہ کتاب لکھنا اس منظر کا مقصد نہ ہوتا"۔ نہ تیر نہ تلوار سے نہ بندوقوں کی بوچھار سے، ایک سچا مسلمان ڈرتا ہے صرف پروردگار سے۔ یہ جذبہ آج کے مسلمانوں میں نہیں ہے صرف شعروشاعری میں نظر آتا ہے، انھوں نے اپنی اپنی دکان کھول رکھی ہے ان کو اپنی دکان کی فکر ہے ہر فرقہ، ہر سیاسی پارٹی آپ کو اپنی طرف بلا رہی ہے میں سب کو ایک چھتری کے نیچے بلا رہا ہوں۔ آج کی تاریخ میں جو آدمی اپنی بیوی بچوں کا خیال رکھتا ہے اپنا گھر اپنی گاڑی، بینک میں پیسہ بچوں کو اچھی سے اچھی اسکول میں تعلیم دیتا ہے کوئی گاؤں کے محلوں کی جماعت کا صدر رہتا ہے کوئی کسی فرقہ کا ذمہ دار رہتا ہے کوئی کسی سیاسی پارٹی کا ممبر رہتا ہے ایسے لوگوں کو آج کامیاب "سمجھا جاتا ہے اور میرے جیسے قوم کی فکر لے کر چلنے والا بیوقوف "سمجھا جاتا ہے ہماری قوم کے عقل مند لوگ اپنی عقل کا استعمال اپنے فائدے کے لیے ہی کر رہے ہیں۔ چلو ہم تھوڑی دیر کے لیے مانتے ہیں کہ کبھی فرقوں کے امام ایک چھت کے نیچے نہیں آسکتے اگر آپ ان کو دعوت دیں گے، لیکن یہ لوگ بڑے ہی چالاکی کے ساتھ یہ کہیں گے یہ ہمارا فرقہ تھوڑی ہے ہم اللہ کا پیغام آپ تک پہنچا رہے ہیں، ہم تو حضورﷺ کی سنتوں پر عمل کر رہے ہیں ہم تو قرآن کو لے کر چل کر رہے ہیں یہ فرقہ نہیں ہے آخر تک وہ یہی بات سمجھانے کی کوشش کریں گے کہ وہ جو کر رہے ہیں وہ صحیح ہے آخر تک وہ نہیں آئیں گے، لیکن ہم خود سب کے پاس جاسکتے ہیں جب ان کو معلوم ہوگا ایک ہی طرح کے لوگ سب کے پاس جاتے ہیں، اس دن یہ لوگ بھی ایک سوچ رکھ کر ایک چھتری کے نیچے آئیں گے ایک دوسرے کے فرقوں کے خلاف بیان دینا چھوڑ دیں گے انشاءاللہ۔ آج لوگ فرقہ چھوڑنے تیار نہیں ہیں، ان کو لگتا ہے تبدیلی کے revolution کی ضرورت نہیں ہے مگر اندر سے تقریباً سب مسلم ایک ہونا چاہتے ہیں، مگر دماغ اور دل کا تال میل نہیں ہو رہا ہے امام اور سیاسی لوگوں نے کنفیوز کر کے رکھا ہے جس دن ایک عام مسلمان کے دل و دماغ کا تال میل ہو جائے گا تو یہ قوم اس دن ایک چھتری کے نیچے آئے گی انشاءاللہ۔ اگر اس قوم کو بدلنا ہے تو انکی دکان ہم کو بند کرنا پڑے گی یا پھر ان کی دکانوں میں ہمیں جانا بند کرنا چاہیئے گاؤں کے محلوں کی جماعت کے صدر سے لے کر بڑے ملک کے زمین دار تک سب کو بدلنا چاہیئے جن کو قوم سے ہمدردی نہیں ہے تب جا کر اس قوم کی حالت بدلے گی ورنہ یہ ہمارے تالاب میں کیچڑ پھیلائیں گے اور ہمارے تالاب میں کمل کا پھول کھلتا رہے گا یہ تھا میرا ابھی تک کا سفر۔ یہ میرا ابتدائے عشق تھا اللہ جانے کیا ہوگا آگے اب تک کے سفر میں مجھے یہ احساس ہوا کی اسلام کو اتنا خطرہ باہر کے لوگوں سے نہیں ہے جتنا خطرہ خود اسلام کے ماننے والوں سے ہے اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پہ بجلیاں، ہمیں اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں اتنا دم تھا اور آج بھی ہم کہاں ہیں؟ ہماری کشتی پھنسی ہے کیچڑ میں جو ہمارے محلوں میں جما ہوا ہے ورنہ ہم رکنے والی قوم نہیں ہیں، سر کٹا سکتے ہیں، لیکن سر جھکا سکتے نہیں صرف اس قوم کو ایک چھتری کی نیچے آنے کی ضرورت ایک کشتی میں سوار ہونے کی ضرورت ہے ایک پلیٹ فارم پر آنے کی ضرورت ہے۔ مگر یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا منھ سے کہنا یا پھر کتاب میں لکھنا ہے، حقیقت کا سامنا میں کر چکا ہوں، یہ سفر میرے لئے آسان نہیں تھا اور نہ اب ہے۔

YES WE CAN come out be proud as (5) a muslim ہاں، ہم سب کر سکتے ہیں، آپ گھر سے نکلو اور مسلم ہونے پر فخر محسوس کرو۔

you can destroy my home but you can not destoy my islam

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہاں، ہم سب کر سکتے ہیں، آپ گھر سے نکلو اور مسلم ہونے پر فخر محسوس کرو جس طرح امریکہ کا براک اوبامہ بولتا ہے امریکہ کے لوگوں کو کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں اور یہ لوگ صرف اسلام کو برباد کرنے اور مسلم ملک کو برباد کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے، اسی طرح ہمیں اپنے بچوں کو تیار کرنا ہے ہر لڑائی کے لیے ہمیں اپنے جوانوں کو ایک کشتی میں سوار کرنا ہے اس دنیا کے ہر طوفان سے سامنا کرنا ہندوتوا، اسرائیل، امریکہ، روس دنیا کے سپر پاور کا سامنا کرنا ہے ہر فیلڈ ہر شعبے میں ہمارے بچوں کو بھیجنا ہے ہمیں ہر چیز بنانا ہے جو ہر طوفان کا سامنا کرے۔ آتنک واد دہشت گرد کا جو داغ ہم پر لگا ہے اسے دھونا ہے، سر اٹھا کر جینا ہے اپنے مسلم ہونے پر فخر کرنا ہے ہمیں اپنے نبی کا امتی ہونے پر ہمیں فخر کرنا ہے ہر چیز کا جواب دینا ہے yes we can ہاں، ہم کر سکتے ہیں۔

اتفاق سے میں بھی ایک پانی کے جہاز پر جہاز بنانے کام کرتا ہوں اور آج سے ہزاروں سال پہلے نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی تھی، جو پیشے سے سوتار carpenter تھے لکڑی کا کام کرتے تھے جنھوں نے لکڑی کی کشتی بنائی، میرا کام لوہے کی شپ جہاز بنانا ہے مجھے اپنے اس سفر میں جس کا ذکر میں کر چکا ہوں ان کی یاد بہت آئی، کہا جاتا ہے کہ ان کے وقت میں بھی قوم کا حال بہت برا تھا انھوں نے اپنی قوم کو سمجھایا مگر لوگ نہیں مانے اللہ نے انھیں کشتی بنانے کا حکم دیا انھوں نے کشتی بنانا شروع کی لوگوں نے ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا کسی نے پاگل کہا کسی نے کچھ ان کے اپنے رشتہ دار نے ان کی باتوں پر یقین نہیں کیا انھوں نے اپنی قوم سے کہا بہت بڑا طوفان آنے والا ہے اس سے بچنے کے لیے میں کشتی بنا رہا ہوں اور آپ لوگوں کو کشتی میں بلا رہا ہوں، جو کشتی میں سوار ہو گا وہ بچ جائے گا جس

قرآن کریم انبیاء کرام کے واقعات میں سے
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی

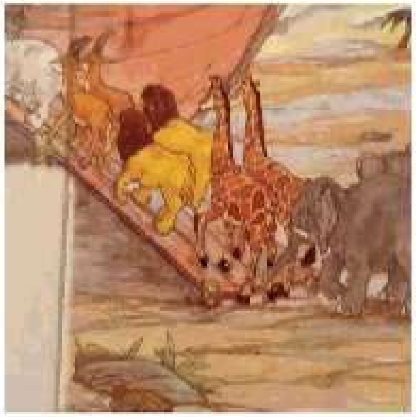

نے ان کی باتوں کا یقین کیا وہ اس کشتی میں سوار ہوا، جن کو مذاق لگا وہ اس عذاب میں مبتلا ہوئے، کہا جاتا ہے جانوروں پرندوں سبھی کا جتنی بھی اللہ کی بھیجی ہوئی مخلوق ہیں ان کا جوڑا اس میں شامل تھا، اسی طرح میرے ساتھ ہوا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ میں نبی نہیں ہوں اور نہ میرا اللہ مجھ سے بات کرتا ہے اور نہ نیکی کے معاملے میں کبھی نوح علیہ السلام کی برابری کرسکتا ہوں پتہ نہیں جانے انجانے میں مجھ سے کتنی غلطیاں ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں، مگر مجھے اپنی قوم سے ہمدردی ہے مجھے اب لگ رہا ہے کہ میں بھی انہی کے راستے پر چلا ہوں، میں نے دنیا دیکھی سمجھی ہے مجھے اپنی قوم بہت بڑے خطرے میں نظر آئی خاص کر مودی twave م کا طوفان میانمار میں مسلمانوں کا قتل عام عراق اور سیریا میں قوم کی بربادی تیسری عالمی جنگ کی تیاری میں نے اپنی قوم کو ایک مسجد اور ایک چھتری کے نیچے آنے کی دعوت دی تاکہ میری قوم جو ٹکڑوں میں فرقوں میں بٹی ہے وہ ایک چھت کے نیچے آئے اور ہم ہر طوفان کا سامنا مل کر کریں مجھے بھی نوح علیہ السلام کی طرح بیوقوف سمجھا گیا کسی نے پاگل کہا میرے بھی اپنے رشتہ داروں کو میری بات پر یقین نہیں آیا لیکن مجھے آج بھی لگتا ہے کہ میری قوم طوفان میں پھنس جائے گی نوح علیہ السلام کی طرح یا محمد ﷺ کی طرح نبی تو اس دور میں آنے والے نہیں اللہ نے یہ سلسلہ بند کیا ہے اور نہ قیامت کا دور آیا ہے نہ دجال آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور نہ میں امام مہندی ہوں ہمارے بڑے بزرگ چلے گئے جو ایک ہونے کی ایک رہنے کی نصیحت دیتے تھے اب یہ ذمہ داری میری طرح ہر عام آدمی کی ہے ایسا مجھے لگتا ہے اسلئے میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں۔ کیونکہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے کہا تھا میں نے اپنے بچپن میں ایک ترانہ سنا تھا "ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کر اس دیش کو رکھنا میرے بچوں سنبھال کر" ہمارے بزرگوں کے وقت ہندوستان ایک بڑے درخت کی طرح تھا۔ ان بزرگوں کا سایہ ہم پر پڑتا تھا مگر اس دیش ہندوستان میں انگریزوں کی غلامی کا طوفان آیا اس طوفان کا سامنا سب ہندو مسلم اور جتنے مذہب ہیں، ہندوستان میں انھوں

نے مل کر کیا یہ طوفان اس دیش کو کئی سال پیچھے دھکیل کر چلا گیا اس دیش کی کشتی میں سوار لوگوں میں نا اتفاقی جھگڑا شروع ہوا پھر کچھ غداروں نے یا دھرم کے ٹھیکیداروں نے اس درخت کی شاخیں کاٹ دی ہے ایک شاخ کاٹی پاکستان کے نام سے دوسری شاخ کاٹی بنگلہ دیش کے نام سے۔

شاخیں کٹتی ہیں تو درخت کمزور ہوتا ہے مگر درخت اپنی جگہ کھڑا رہتا ہے لیکن جب اس درخت کو کیڑا لگتا ہے تو درخت آہستہ آہستہ پورا ختم ہو جاتا ہے اب اس دیش کو ہندوتوا کا کیڑا لگا ہے یہ کیڑا اس دیش کو برباد کردے گا اور سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کا کرے گا اس ہندوستان میں ہماری قوم کی کشتی ہندوتوا کے طوفان میں پھنس گئی ہے یا تو یہ کشتی ہماری قوم کے ٹھیکیداروں کی جمع کردہ کیچڑ میں دھنس جائے گی یا پھر اس کشتی کو یہ ہندوتوا کا کیڑا کھا جائے گا جب مودی جیت کر آیا تو لوگوں نے نعرے لگائے آیا طوفان بھاگا شیطان کسی نے کہا سونامی آئی کسی نے مودی لہر کہا، مسلمان جانتے ہیں، اس طوفان نے اس سونامی نے اس لہر نے کتنے مسلمانوں کو مارا ہے اور کتنے مسلم کے گاؤں محلوں میں دنگے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں میڈیا نے آدھے بھی نہیں بتائے ہیں۔

اسی طرح ہمارے نبی محمد ﷺ نے اس قوم کی کشتی کو یہودی اور عیسائی کے طوفان سے بچا کر لائے تھے اور امت کے ہاتھوں میں دیا اس کو کیسے چلانا ہے اور کیسے ہم اپنی آخری منزل تک پہنچیں گے؟ اس کے لیے ہمیں قرآن جیسی مقدس کتاب دے کر چلے گئے جو اللہ کا فرمان ہے اُنکی اُمت کے لیے مگر کہتے ہیں، نہ جب کسی کشتی کا ماہی یا آج کی زبان میں کپتان مر جاتا اور اسکی جگہ کشتی میں سوار صحیح لوگوں نے نہیں لی تو وہ کشتی طوفان میں پھنس جاتی ہے یا ڈوب جاتی ہے اسی طرح جب ہماری کشتی کے کپتان محمد ﷺ چلے گئے کشتی میں سوار لوگوں میں جھگڑا شروع ہوا کپتان کون بنے گا کوئی کہتا ہے حضرت علی، کوئی کہتا ہے حضرت ابوبکر، آج تک ہم یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ پوری کشتی کا ایک کپتان کون ہوگا؟ ایک کپتان سے دو، دو سے تین اور تین سے چار، پھر چار سے پانچ آج اس کشتی کو 73 سے زیادہ کپتان چلانا چاہتے ہیں، ہر کسی نے اپنے راستے الگ بنائے ہیں حدیثوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں حدیثوں کے چکر میں فرقوں میں بٹ گئے ہیں ہر فرقہ اپنے طریقے کی حدیث سناتا ہے حالانکہ سب کو جانا ایک ہی جگہ ہے کوئی کہتا ہے ہم کو ہمیں مغرب کے طرف جانا چاہیے کوئی کہتا ہے ہمیں مشرق کی طرف کوئی شمال کی طرف کوئی جنوب کی طرف ہر کسی نے اپنے اپنے

چارٹ بنائے ہیں حدیث کے نام پر چارٹ کا مطلب ہوتا ہے map نقشہ جسے دیکھ کر کشتی محفوظ راستے سے اپنے مقام پر پہنچتی ہے آج کے نئے دور میں GPRS ہے یہ آلہ آپ کو راستہ بتاتا ہے پانی کا راستہ ہو یا ہوائی راستہ ہو یا زمینی راستہ ہو آج کل تو لوگ اپنی گاڑیوں میں mobile میں بھی یہ لگاتے ہیں اگر آپ کسی انجان جگہ جانا چاہتے ہیں آپ کو راستہ نہیں معلوم تو یہ GPRS آپ کو آپ کی منزل تک پہنچاتا ہے اسی طرح ہمارے کپتان محمد ﷺ نے جاتے وقت قرآن دیا اور کہا اسکے بتائے ہوئے راستے پر چلو آپ اپنی منزل پر صحیح سالم پہنچو گے اب ہمارے 73 کپتان نے اس قرآن کو جو ایک GPRS ہے اسکو سائیڈ میں رکھا ہے یہ کہہ کر کہ ایک عام آدمی اسکو نہیں سمجھ سکتا اور نہ یہ لوگ اسے آسان بنانا چاہتے ہیں ایک عام آدمی کے لئے حدیثوں کے ذریعے انھوں نے 73 نقشے بنائے ہیں ہر فرقہ اپنے اپنے کپتان کے نقش قدم پر چل رہا ہے confused کر کے رکھا ہے اور نہ ہم صحیح سمت میں جا رہے ہیں اور نہ ہم اپنا کشتی کا کپتان مقرر کر پا رہے ہیں ان کپتانوں نے اس قوم کی کشتی کو یہودی، عیسائی، ہندو توا، بدھسٹ، اور کئی جگہ سکھوں، جین، جاٹ نام کے طوفان میں پھنسا دیا ہے ایک چھوٹی سی لہر پارسی نے اس قوم کی کشتی کو دھکا دیا اس لہر نے ہماری کشتی کے اندر داخل ہو کر ہمارے ایک کپتان حضرت عمر کا قتل کیا یہ قوم آج اس چھوٹی سی لہر کا سامنا کرنے کے لائق نہیں ہے طوفاں میں ہم کو چھوڑ کر ساحل پر آ گئے اگر اس طوفان کا سامنا کرنا ہے تو ہمیں اس کشتی کا ایک کپتان چننا ہوگا اور ہمارے GPRS قرآن پر عمل کر کے اس طوفان کا سامنا کرنا ہوگا کشتی ڈبونے کے لیے ایک سوراخ کافی ہے ہم یہاں کشتی کے 73 حصے کر رہے ہیں صرف ایک حدیث کے نام پر کہ ہماری امت میں 73 فرقے ہو نگے اس میں ایک جنت میں جائے گا ویسے میں نے یہ حدیث کہنے والوں سے پوچھا کہ قرآن میں ان 73 فرقوں کا ذکر کیوں نہیں ہے اگر دنیا بننے سے لیکر دنیا ختم ہونے تک کی باتیں قرآن بتا سکتا ہے تو پھر ان 73 فرقوں کا نام کیوں نہیں ہے شیعہ سنی تک نہیں لکھا ہے قرآن میں کلمہ پڑھنے والی بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ جو کلمہ پڑھے گا وہ جنت میں جائے گا بہ شرط وہ شرک نہ کرتا ہو 73 میں سے جنت میں کون جائے گا؟ اسکا فیصلہ صرف مرنے کے بعد ہوگا فی الحال ہم اس چکر میں نہ پڑتے تو اچھا ہے مرنے کے بعد کا مسئلہ بعد میں حل ہوگا ہر کوئی مرنے والا ہے یہاں رہنے کوئی نہیں آیا ہمارے اعمال ہمارے جنت اور جہنم کا فیصلہ کریں گے مگر آج اس

ہندو توا، عیسائی، یہودی اور دیگر مذہبوں کے مخالفت کا طوفان ہمارے سامنے کھڑا ہے اگر ہم ایک نہیں ہوئے تو یہ طوفان اس کشتی کو ڈبو دے گا یا تو ہماری کشتی کو پیچھے ہی رہنے دیں گے جس طرح آج ہے ہمیں آگے بڑھنے نہیں دے گا اسی کے لیے کہتا ہوں کہ ایک چھتری کے نیچے آؤ اور ایک کشتی میں سوار ہو جاؤ، جس طرح ہمارے تبلیغ والے پہلے آپ کو مسجد میں بلاتے ہیں اور پھر چالیس دن یا چار مہینے کے لئے نکالتے ہیں اور یہ چالیس دن کا سفر گاڑی، ٹرین، ہوائی جہاز، پانی کے جہاز سے مکمل کرتے ہیں، اسی طرح میں بھی اس قوم کو پہلے مسجد میں ایک چھتری کے نیچے بلا رہا ہوں اور اس طوفان کا سامنا کرنے کے لیے ایک کشتی ایک پلیٹ فارم پہ بلا رہا ہوں میری نظر میں آج ہماری قوم کو 73 فرقوں کی نہیں 73 سے زیادہ ڈپارٹمنٹ میں شعبوں میں جانے کی ضرورت ہے جیسے دنیا میں ہر ڈپارٹمنٹ کی ایک ہیڈ آفس ہوتی ہے ہماری ہیڈ آفس ہماری مسجد ہوگی مسجد سے مراد اللہ کا گھر جہاں اذان ہوتی ہے اور لوگ نماز پڑھتے ہیں اور میری چھتری کا مطلب بھی یہی ہے مگر کچھ لوگوں نے سوال کیا ہم کس مسجد میں ایک ہوں گے؟! انکا مطلب یہ تھا کہ کس فرقہ کی مسجد میں ہوں گے میں نے جواب دیا یہ جو آپ نے سوال کیا ہے اسی سوال کو ختم کرنا ہے اسی لئے میں سب کو ایک چھتری میں بلا رہا ہوں تو میرے ہیڈ کوارٹر کا مطلب مسجد ہے ایک چھتری ہے وہ مسجد کسی بھی گاؤں کی ہو سکتی ہے یا کسی شہر کی ہو سکتی ہے مگر کسی فرقہ کی نہیں تو ہم سب سے پہلے اس ہیڈ آفس میں جمع ہوں گے ہمارے بزرگ اس ہیڈ آفس کے ذمہ دار ہوں گے اور ہمارے جوان اس ہیڈ آفس سے مختلف ڈپارٹمنٹ میں جائیں گے جیسے میں مرچنٹ نیوی میں کام کرتا ہوں میں میرین فٹر ہوں میرا کام جہاز کی مرمت کرنا ہے، چیزوں کو جوڑنے کا کام کرتا ہوں arc welding, gas welding, brazing, lathe machine, threading and assistant engineer ہے انجن سے لیکر جتنی بھی مشینیں ہیں مجھ سے کھلوائی جاتی ہیں اور فٹ کروائی جاتی ہیں اس لئے مجھے مرین فٹر کہا جاتا ہے

ان سب چیزوں سے پانی کا جہاز بنتا ہے میں جہاز میں ہوتا ہوں تو چیزوں کو جوڑنے کا کام کرتا ہوں چھٹی میں آتا ہوں تو لوگوں کو جوڑنے کا کام کرتا ہوں قوم کو جوڑنے کا کام کرتا ہوں میں نے اپنے ہاتھوں میں وہ ہتھیار اٹھایا ہے، جن سے پانی کا جہاز بناتے ہیں اسی طرح میں چاہتا ہوں میرے قوم

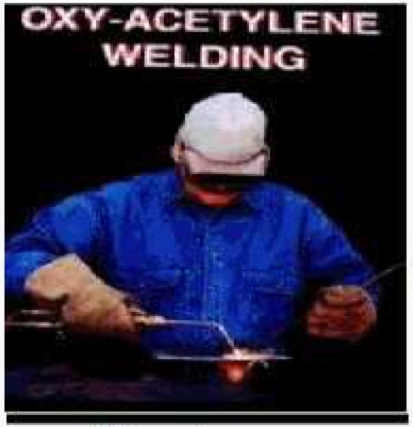

کے بچے ایسے ہتھیار ہاتھ میں لیں، جن سے چیزیں بنتی ہیں، وہ ہتھیار نہ اٹھائے جس سے ہماری قوم ختم ہوتی ہے شیعہ سنی کو جوڑنے کا کام کریں، نا کہ ہتھیار سے ایک دوسرے کو ختم کرنے کا کام۔

SAY NO TO WEAPON WHICH KILL SOME BODY SAY YES WHICH BUILD SOME THING

SKILL UP MUSLIMS

DONT KILL SOME BODY

SKILL BETTER THEN KILL

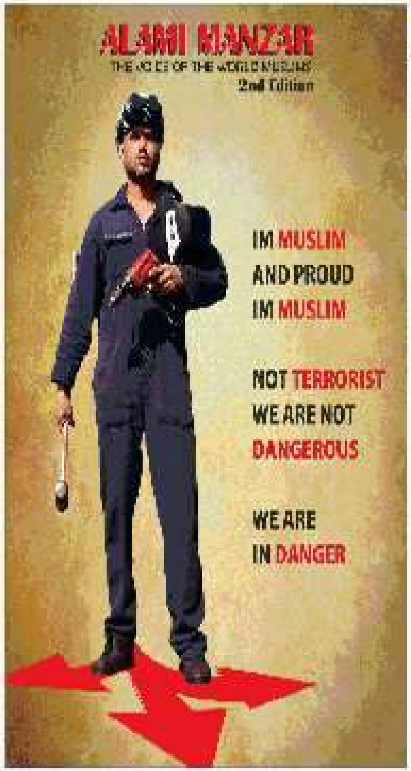

میں ان لوگوں کے سخت خلاف ہوں، جنہوں نے شیعہ سنی کے نام پر ہتھیار اٹھائے ہیں اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ ہتھیار کبھی نہیں اٹھانا چاہیے ورنہ اسرائیل ہماری قوم کو بندوق سے مارے گا آسمان سے بم گرائے گا اور ہماری قوم کے بچے فلسطین کے مسلمانوں کی طرح پتھر سے ان کا سامنا کریں گے، بم کا جواب بھی بم سے دینا چاہیے جہاد کی اجازت قرآن دیتا ہے میں قرآن کے خلاف نہیں جا سکتا مگر جس طرح کا جہاد ہو رہا ہے مجھے لگتا ہے یہ جہاد تیل کے کنویں گیس کی پائپ لائن شیعہ سنی لڑائی کو جہاد کا نام دیا جا رہا ہے خود کی حفاظت کرنا ہر قوم کا حق ہے ہر قوم نے کیا بھی ہے، میرے مہاراشٹرا میں ہندو لوگ شیواجی کو مانتے ہیں، اس نے مغل اور انگریزوں سے لڑائی پتھر سے نہیں کی ہتھیار اٹھائے ہمارے نبی، خلیفہ نے لڑائی لکڑی سے کی تھی پتھر سے نہیں کی ہتھیار انھوں نے بھی اٹھائے تھے مگر اپنی اور قوم کی حفاظت کے لئے جہاد قوم کی حفاظت کے لئے ہے، جن لوگوں نے اپنی حفاظت اور قوم کی حفاظت کے لئے ہتھیار اٹھائے ہیں اگر وہ جہاد کر رہے ہیں، میں ان کو غلط نہیں کہہ سکتا مگر جتنا ہو سکے ہمیں ایسے ہتھیار نہیں اٹھانا چاہیے جو کسی کی جان لے اور دنیا میں کسی کو ایسا بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ کوئی اپنے ہاتھ میں ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو جائے ورنہ آج کل ہتھیار بنانے والی کمپنی یہی چاہتی ہے کہ دنیا میں لڑائی ہوتی رہے اور ان کا فائدہ بھی ہوتا رہے اور خاص کر یہ لڑائی مسلم ممالک میں ہوں اور جہاں آئل اور گیس کی پائپ لائن ہوں امریکا اپنے ملک میں لوگوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت دیتا ہے ان کے ملک میں ہتھیار ہر کسی کے پاس ہے مگر دنیا میں کوئی ہتھیار رکھے تو اسے terrorist بنا دیتا ہے ایسے ظالم لوگوں کی وجہ سے بھی لوگ اپنے ہاتھوں میں ہتھیار اٹھاتے ہیں ایسے ظلم کرنے والے لوگوں کو بھی جواب دینا ہوگا اپنی قوم کو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میری قوم کے بچے اپنے اپنے ملک کی army, navy, air force میں جائیں، اپنے ملک کی حفاظت کے لئے۔ پہلے اپنے ملک کی

دینِ اسلام غالب ہو کے رہے گا اور اسلامی تعلیمات
کا مذاق اُڑانے والوں کا منہ کالا ہو گا۔ ان شاء اللہ
Ahmad Saeed
دنیا کی پہلی باپردہ پاکستانی پائلٹ شہناز لغاری

حفاظت کریں اور جب ہماری قوم پر حملہ ہو تو یہی جوان ہماری قوم کی حفاظت کے لئے کام آئے۔ نوح علیہ السلام کے وقت انھوں نے جس قوم کو بچانا چاہا ان کے لیے ایک کشتی بنائی، میں بھی آپ کو سمجھانے کے لئے کاغذ پر ایک جہاز بناتا ہوں، مثال دینے کے لئے ویسے میں اصلی جہاز بنانے کا کام کرتا ہوں نوح علیہ السلام کے وقت لکڑی کا زمانہ تھا میرے وقت میں لوہا ہے، تو میں لوہے کا شپ کاغذ پہ بناتا ہوں مقصد کسی سے

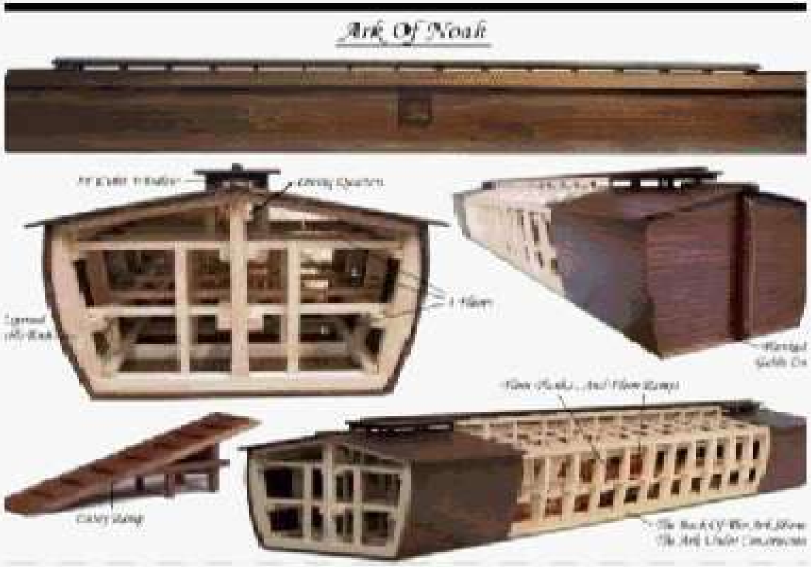

لڑائی کرنے کے لیے جانا نہیں ہے، مقصد یہ بتانا ہے کہ آج ہم کو کن کن چیزوں کی ضرورت ہے؟! اپنی قوم کو طوفان سے بچانے کے لئے اور پانی کا جہاز اس لئے بنا رہا ہوں کیونکہ دنیا میں 71% پانی ہے اور دنیا کی ہر سواری کسی نہ کسی وجہ سے رک سکتی ہے اگر گاڑی ہے تو روڈ کی ضرورت ہے اگر بارش کے

پانی کی وجہ سے راستے میں پہاڑ گر گیا پانی بھر گیا تو گاڑی نہیں چلا سکتے پانی کی پٹری پر آجائے تو ریل گاڑی نہیں چل سکتی اگر تیز ہوا کے ساتھ پانی برستا ہو تو ہوائی جہاز نہیں چلا سکتے پانی کے طوفان کا سامنا یہ چیزیں نہیں کر سکتیں، مگر پانی کے جہاز کو صرف پانی کی **ضرورت** ہے اور پانی دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور طوفان پانی سے آتا ہے جتنی چیزیں ایک وقت میں پانی کا جہاز لیکر جا سکتا ہے دنیا کی کوئی بھی سواری نہیں لے جا سکتی بڑے سے بڑا طوفان کا سامنا صرف پانی کا جہاز ہی کر سکتا ہے اس لیے نوح علیہ السلام نے قوم کو بچانے کے لئے کشتی کا استعمال کیا اور میں بھی مثال دینے کے لیے پانی کا جہاز ہی بنا رہا ہوں سب سے پہلے میں نے ایسا جہاز بنایا ہے جس کا انجن صرف تیل سے نہ چل سکے تیل (oil) ساتھ (coal) کوئلہ esteam بھاپ، electric motor، گیس سے چلے اور اگر انجن کسی وجہ سے فیل ہوگیا یا یہ چیزیں ہمیں نہیں ملی تو turbo shaft engine ہے جو ہوا کے fan پنکھوں سے چلتا ہے اور اگر یہ بھی فیل ہوگیا تو پرانے زمانے کے پردے لگایا ہوں پردے سے بھی جہاز چلا سکتے ہیں، اگر ہوا نہیں ملی solar power سورج کی روشنی کی طاقت کا استعمال ہم کر سکتے ہیں جتنی چیزیں ہم آج کی تاریخ میں استعمال کر سکتے ہیں، ایک پانی کا جہاز چلانے کے لئے اتنی چیزوں کا استعمال میں نے کیا ہے میرے جہاز کے تین hull ہیں، حلل یعنی جہاز کا نیچے کا حصہ اگر جہاز کسی پہاڑ پر چڑھ بھی گیا چھید ہونے کے بعد بھی جہاز کے اندر پانی نہیں آئے گا۔

اگر یہ سب چیزیں بھی فیل ہوگئیں اور جہاز صرف کھڑا ہے تو بھی ہم محفوظ ہیں صرف ہمیں طوفان کے وقت ایک جہاز میں ہونا ہے یہ ہوائی جہاز چلانے کی **بات** اس جہاز پر ہم اپنے لڑاکو ہوائی جہاز اتار سکتے ہیں اور اڑا بھی سکتے ہیں اس جہاز میں سبمرین sub marine بھی ہے جو پانی کے اندر چلتی ہے اس جہاز میں زمین پر لڑنے والے ٹینک بھی ہے اگر ہمیں کوئی زمین سے للکارتا ہے تو اسے اینٹ کا **جواب** پتھر سے دیں گے اگر کوئی آسمان سے اڑ کر ہم پر بم برساتا ہے تو ہم اس کو آسمان میں اڑ کر جواب دیں گے اور سمندر کے اوپر یا سمندر کے اندر کوئی طوفان ہمیں روکتا ہے تو اسکا نہ صرف سامنا بلکہ اسکو چیر کے آگے بڑھیں گے اور ان سب چیزوں کو چلانے کے لئے جہاز کا کپتان، ہوائی جہاز کا pilot پائلٹ پانی کے اندر چلنے والے سبمرین کا کپتان زمینی لڑائی کے لئے میجر جنرل کی **ضرورت** ہے جتنی چیزوں سے جہاز چلے گا oil, gas, coal, steam,

---

turbine, electric, electronic, solar engineer کی **ضرورت** ہے اتنے انجینیئر کی **ضرورت** ہے اب انکے لئے ڈاکٹر کی **ضرورت** ہے زمانہ آج new clear کیمیائی ہتھیار کا ہے سائنٹسٹ کی **ضرورت** ہے اور یہ جتنے بھی عہدے ہیں اسکے لئے ہمیں اپنے بچوں کے ہاتھوں میں قلم دینا ہوگا، تب جا کر ہماری قوم کے بچے ان عہدوں تک پہنچیں گے اور ہم بڑے سے بڑا طوفان کا سامنا کر سکتے ہیں، باقی عہدوں کی

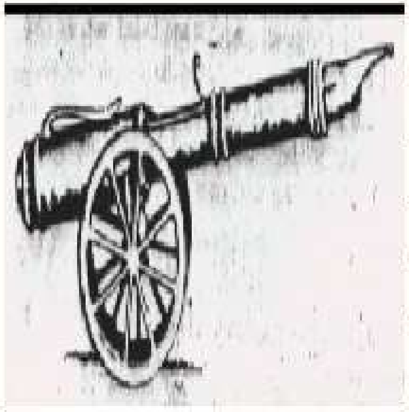

yesterday
today
tomorrow

ضرورت ہمیں اپنے head quarter کو بچانے، ہماری مسجدوں کو بچانے مسجدوں کی حفاظت کرنے ہمارے بزرگوں کو محفوظ رکھنے ہماری عورتوں بچوں کی **ضرورت** پورا کرنے کے لئے بھی پڑے گی، وکیل، ڈاکٹر، charter accountant,، civil engineer کی **ضرورت** ہے اور باقی کے عہدے والے تو ہم میں **ضرورت** سے زیادہ ہے ڈرائیور، mechanic, welder, AC machanic, salesman جو بھی ہیلپر کا کام ہے اس میں ہمارے بچے آگے ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ انکی ضررت ہماری قوم کو نہیں ہے ایک کلاس میں 40 بچے ہوتے ہیں سب IS اور IPS نہیں بنتے اس میں کچھ لوگ کلرک بھی بنتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں میری قوم کے بچے diploma, engineering, IIT ڈگری کی

طرف زیادہ جائیں اور سب سے اہم ہمیں قرآن کے حافظ، عالم قاری کی ضرورت ہے جو ہمیں قرآن سے طوفان کا سامنا کرنا بتائیں گے ہمیں اس دنیا کے سب سے بڑے GPRS کی ضرورت ہے جو قرآن ہے ان سب شعبوں میں ہمیں جانے کی ضرورت ہے، میرے ذہن میں جتنے شعبے تھے اتنے بتائے اسکے علاوہ بھی اس دنیا میں شعبے ہیں، جو 73 سے زیادہ ہیں، ہمیں ان شعبوں میں جانے کی ضرورت ہے اور 73 سے زیادہ شعبوں کو ایک کشتی میں ایک جہاز میں آنے کی ضرورت ہے اور 73 فرقوں کو ایک چھتری کی نیچے آنے کی ضرورت ہے ہمیں 73 فرقوں کی ضرورت

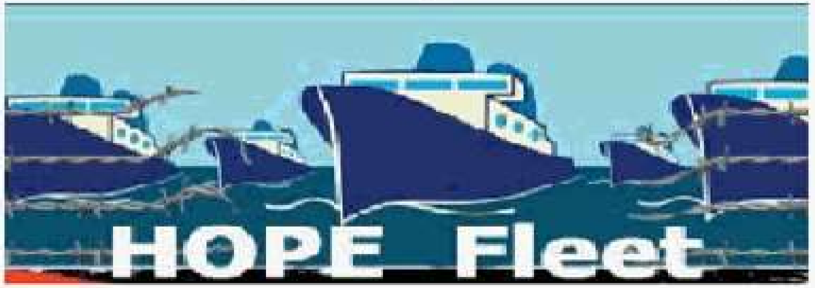

نہیں ہے یہی میری کتاب کا مقصد ہے دینی اعتبار سے ایک مسجد میں یعنی ایک چھتری کے نیچے آنے کی ضرورت ہے اور دنیاوی اعتبار سے ایک پلیٹ فارم میں ایک کشتی ایک جہاز میں سوار ہونے کی ضرورت ہے جس طرح میں نے united muslim league trust کے بارے میں بتایا اس طرح کی سوچ کی ضرورت ہے اور میری سوچ کو آپکی ضرورت ہے فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے اس طوفان سے جہاز کو پار کرانا ہے یا اس طوفان میں ڈبونا ہے یہ طوفان رکنے والا نہیں ہے اگر آپ کو میری باتوں سے اتفاق ہے تو ایک چھتری کی نیچے ایک کشتی میں آنے میں دیر مت کرنا ورنہ طوفان بہت تیزی سے ہماری قوم کی طرف بڑھ رہا ہے بہت سے مسلم ملک اس طوفان کی لپیٹ میں آ چکے ہیں بہت سے لوگوں نے اس طوفان کا سامنا کیا ہے جس کا اندازہ لگانے کے لیے یہ تصویریں کافی ہیں، مزید بیان کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن پھر بھی چند باتیں ص:۵۴۶ پر ملاحظہ کریں۔

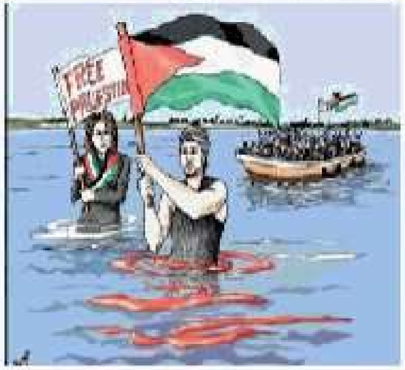

LAHORE

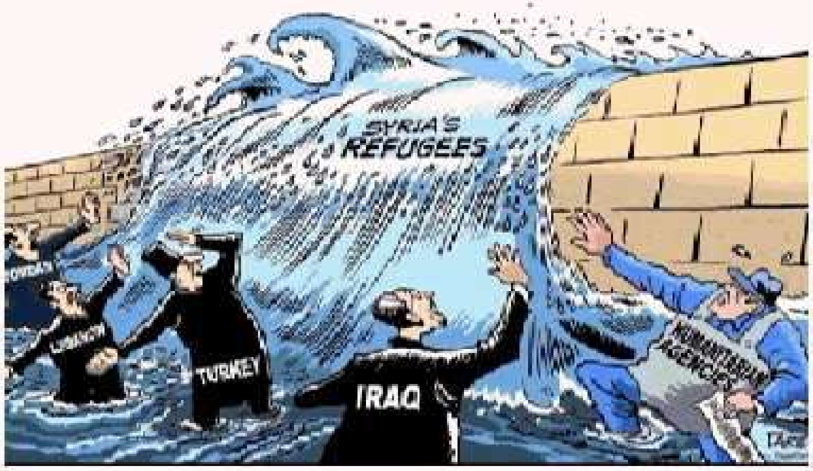
SYRIA'S
REFUGEES
LEBANON
TURKEY
IRAQ
HUMANITARIAN AGENCIES

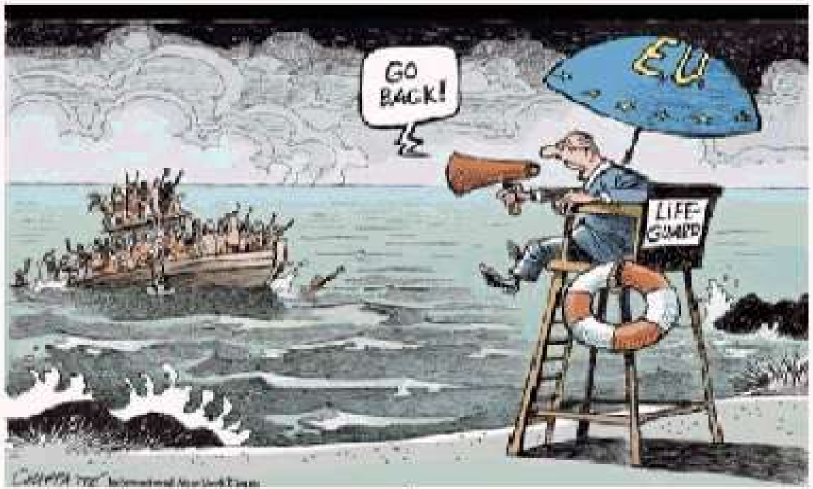
GO BACK!
EU
LIFE-GUARD

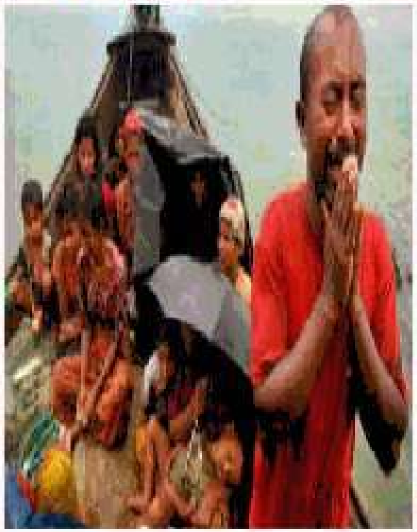

BEING REFUGEE IS NOT AN OPTION
WE ARE
NOT DANGEROUS
WE ARE
IN DANGER

ہمارے UP کے دادری میں بھی یہ طوفان آچکا ہے اخلاق نام کے شخص کی جان لے چکا ہے اور یہ طوفان کئی بار ہندوستان میں آچکا ہے جس کا ذکر میں اس کتاب میں کر چکا ہوں اور لوگ اس طوفان کا شکار ہو چکے ہیں جو لوگ اب تک محفوظ ہیں اب جو تیسری عالمی جنگ ہونے جا رہی ہے یہ طوفان کتنے مسلمانوں کو برباد کرے گا؟ آپ کو آنے والے دنوں میں پتہ چلے گا اور اگر یہ طوفان ٹل بھی گیا تو اس کی لہر آہستہ آہستہ مسلمانوں کو برباد کر دے گی وہ اس وہم میں جی رہے ہیں کہ وہ اچھے ہیں اور انکے ساتھ کبھی کچھ نہیں ہو سکتا شاید دادری کے اخلاق کی بھی یہی سوچ تھی جس کا کوئی قصور نہیں تھا اب جو لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں کسی دن اس طوفان کے لپیٹ میں آئیں گے تب انھیں پتہ چلے گا وہ کتنے محفوظ ہیں؟ میں بھی ان میں سے ایک ہوں جو اس طوفان کے لپیٹ میں آچکا ہوں آپ کی باری نہ آئے اس لئے یہ کتاب آپ تک پہنچی ہے وقت سے پہلے وقت کو سمجھنے والے کو عقل مند کہتے ہیں ورنہ میرے جیسے ٹھوکر کھانے والوں کو شکار کہتے ہیں آپ لوگ امریکا، اسرائیل، برطانیہ عیسائی، یہودی، ہندوتوا، اور میانمار کے بدھسٹ کا شکار نہ ہوں اور آپ کو میانمار کے مسلم کی طرح اپنا وطن چھوڑنے کی ضرورت نہ پڑے میانمار کے مسلمان کی کشتی کو لوگوں نے سہارا نہیں دیا بیچارے در در زندگی کی بھیک مانگتے تھے اور کسی ملک نے انھیں سہارا نہیں دیا کیونکہ وہ کشتی میری بنائی ہوئی کشتی کی طرح نہیں تھی میرے بتائے ہوئے طریقے کی کشتی بنا کر دیکھو کسی اور سے زندگی کی بھیک

مانگنے کی ضرورت نہیں ہوگی میانمار کے مسلمانوں کی طرح، ان شاء اللہ اپنے آپ کو بدلو! ایک ہو جاؤ ایک چھتری کے نیچے آؤ جیسے ہم محمد ﷺ کے وقت میں تھے۔ پرانی کہانی ہے مجھے کسی نے میرے بچپن میں سنائی تھی ایک چڑیا اور اسکے بچے ایک پکی ہوئی فصل کے کھیت میں رہتے تھے، فصل کاٹنے کا وقت آیا تو کھیت کا مالک کھیت کے چکر لگانا شروع کیا، لوگوں سے بات کیا کہ فصل کاٹنا ہے چڑیا کے بچے چڑیا کو بتاتے ہیں کہ کھیت کا مالک آیا تھا اس نے فصل کاٹنے کی بات کی ہے اب ہم کو دوسری جگہ جانا ہوگا چڑیا نے بچوں سے کہا کھانا کھاؤ اور سو جاؤ فکر کی کوئی بات نہیں اس نے صرف بات کی ہے پھر دوسرے دن مالک آیا فصل کاٹنے کے لیے آدمی ڈھونڈ رہا تھا پھر چڑیا جب شام کو آئی پھر بچوں نے کہا آج پھر آیا تھا مگر اسے آدمی نہیں ملے چڑیا بولی کھانا کھاؤ اور سو جاؤ، فکر کی کوئی بات نہیں یہ آدمی دوسروں پر منحصر ہے تیسرے دن کھیت کا مالک پھر آیا اس بار غصے میں تھا، کہا کوئی آدمی نہیں ملتا مجھے جلدی فصل کی ضرورت ہے میں خود اپنی فصل کل کاٹوں گا چڑیا کے بچوں نے کہا کل یہ خود فصل کاٹنے والا ہے چڑیا بولی کل ہم یہاں سے چلے جائیں گے کیونکہ کل یہ فصل ضرور کٹے گی کیونکہ اس کے صبر کا باندھ ٹوٹ چکا ہے اسکو ضرورت بھی ہے یہ اب انتظار نہیں کرے گا اسی طرح جب تک ہم گاؤں کے محلوں کے صدر، سیکریٹری مسجدوں کے امام، ہمارے خلیفہ عرب، بابا، شیخ، آیت اللہ اور جو آج کل ٹرسٹ کی دکانیں کھلی ہیں جو اپنے آپ کو قوم کا ہمدرد بتاتے ہیں سیاست والوں کے اور فرقہ پرست لوگوں کے اوپر منحصر depend رہیں گے ہمارے گھروں محلوں میں ہندوتوا والے دنگا فساد کرتے رہیں گے یا امریکہ جیسی پاور مسلم ممالک میں bomb بم گراتے رہیں گے اسرائیل فلسطین اور غزہ پر حملے کرتا رہے گا، جس دن ہم خود ارادہ کریں گے کہ ایک عام آدمی قوم کی حالت کی فکر کرے گا، قوم کی فکر کو اپنی ضرورت سمجھے گا، جب اپنی

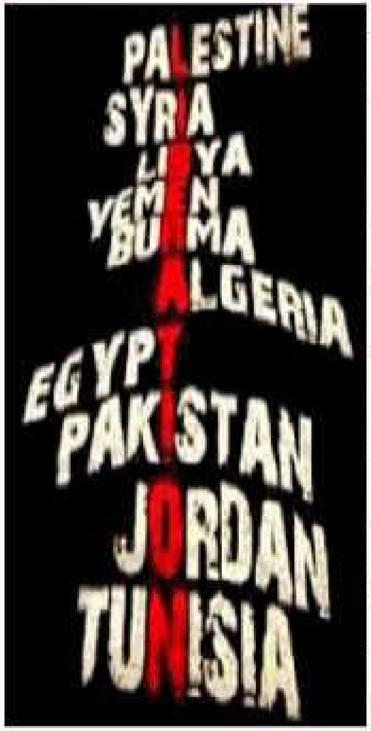

قصل ہم خود کا ئیں گے اس دن لوگ ڈر کے ہمارے محلوں گاؤں ملکوں کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

ان شاءاللہ۔

پچھلے سال ایک فلم آئی تھی MANJHI The mountain man اس فلم کے

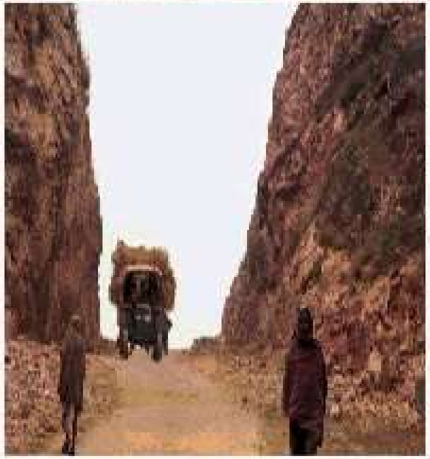

ہیرو نواز دین صدیقی ہے یہ فلم ایک سچی کہانی ہے بہار کے مانجھی نام کے آدمی کی۔ جس کے گاؤں میں ایک پہاڑ تھا اس پہاڑ کی وجہ سے گاؤں میں آنا جانا بہت مشکل تھا، جو مین راستہ روڈ سے قریب تھا، جہاں سے بڑی گاڑی بس آتی تھی، وہ پہاڑ کے دوسری طرف اتارتی تھی راستے اور گاؤں کے بیچ پہاڑ ہونے کی وجہ سے پہاڑ پر چڑھ کر آنا پڑتا تھا اس آدمی کی بیوی بھی پہاڑ سے گر کر مر جاتی ہے، اس آدمی نے پہاڑ توڑ کر راستہ بنانے کی بات کی لوگوں نے اسے پاگل سمجھا اس کا ساتھ کسی نے نہیں دیا یہ آدمی غریب تھا دلت سماج کا تھا اس نے خود اکیلے پہاڑ توڑنا شروع کر دیا کسی نے ساتھ نہیں دیا پانی کی کمی کی وجہ سے لوگ گاؤں چھوڑ کر بھی جاتے ہیں، مگر یہ آدمی نہیں جاتا اس نے آخر کار پہاڑ توڑ کر آدمی کے جانے جتنا راستہ بنایا جب لوگ اس راستے سے چلنے لگے تو

لوگوں کو پتہ چلا کہ کتنا آسان ہو گیا اس پار سے اس پار جانا، جو لوگ گاؤں چھوڑ کر گئے تھے وہ لوگ اپنے گاؤں واپس آتے ہیں اور اسی راستے کو بڑا کر کے گاڑی جانے کے لائق بناتے ہیں اسی طرح جن لوگوں کو شیعہ، سنی، درگاہ، صوفی، وہابی، تبلیغی، سلفی، اہل حدیث ایک ہونا ناممکن کام لگتا ہے، جن کو ایک چھتری کی نیچے آنا ایک کشتی میں سوار ہونا مشکل لگتا ہے جن کو یہ پہاڑ لگتا ہے انکے لیے یہ مثال ہے میں نے اس پہاڑ کو کھودنا شروع کر دیا ہے ان 73 فرقوں کے پہاڑ کو توڑنا شروع کر دیا ہے جو میری قوم کو راستہ پار کرنے نہیں دے رہے ہیں انھیں پہاڑ کے بیچ سے راستہ نکلے گا۔ ان شاءاللہ۔

آخر میں ایک حدیث پیش کرتا ہوں، جو مجھے میرے ماموں نے سنائی تھی کتاب بانٹنے کے بعد میں مایوس ہوا تھا لوگوں نے میرے ساتھ میری کتاب کے ساتھ جو کیا جو میں نے آپ کو اوپر بتایا حدیث یہ سنائی کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو وہاں لوگ تماشا دیکھ رہے تھے ایک چڑیا اپنے چونچ سے پانی لاتی اور آگ بجھانے کی کوشش کرتی رہی چڑیا کا کہنا تھا جتنا میں اپنی قوت سے کر سکتی تھی میں نے کیا باقی لوگوں کی طرح تماشا تو نہیں دیکھا کل اللہ مجھ سے پوچھے گا تو وہاں موجود تھی اور تو نے کچھ نہیں کیا میں اللہ کو کیا جواب دونگی اسی ڈر سے اس نے آگ بجھانے کا کام کیا اسی طرح مجھے میری قوم جلتے ڈوبتے کٹتے اور بم بلاسٹ میں مرتے شیعہ سنی کے نام پر لڑتے، فرقوں میں بٹتے نظر آئی جتنا میں کر سکتا تھا میں نے کیا کل کو اللہ مجھ سے پوچھے گا تو نے دنیا دیکھی، اپنی قوم کی حالت دیکھی تو نے اپنی قوم کے لئے کیا کیا؟ میں جواب دوں گا اللہ جتنی تو نے مجھے طاقت، ہمت، دولت، صلاحیت، عقل دی اتنا اپنی قوم کی حالت بدلنے کے لئے میں نے کیا۔ میں باقی لوگوں کی طرح قوم کی حالت کا تماشا نہیں، تو دیکھا اپنی حیثیت کے حساب سے کوشش کی قوم کی حالت بدلنے کی اس کتاب کے ذریعے کتاب چلے یا نہ چلے بکے نہ بکے مجھے فرق نہیں پڑے گا، ان شاءاللہ، میں نے اپنا کام کیا، تو میرے عزیز بھائیوں اور بہنوں بزرگوں بچوں دوستوں میرا فرض تھا میں نے پورا کیا اگر تمھاری سمجھ میں نہیں آیا تو میں کیا کروں؟ اور سمجھ آیا تو کسی کا انتظار مت کرو کے یہ آئے گا وہ آئے گا اب کوئی نہیں آئے گا یہ فرقہ آپ کو جنت میں لے جائے گا وہ فرقہ آپ کو جنت میں لے جائے گا فرقہ جنت میں لے جائے گا یا نہیں؟ یہ تو اوپر معلوم ہوگا مگر دنیا میں ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے ضرور لڑائے گا، آپ کو صرف آپ کے اعمال جنت میں لے جائیں گے، شرک مت کرو

کلمے پر آخری دم تک قائم رہو پانچ ارکان پورے کرو، انشا ءاللہ جنت میں جاؤ گے، کسی کمپنی کا جھنڈا ہاتھ میں اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی کمپنی کا Tag/logo لگانے کی ضرورت ہے، ہم صرف مسلم ہیں اور ہماری کمپنی کا نام اسلام ہے ہمارے مالک کا نام اللہ ہے کوئی کچھ نہیں دے گا جو دے گا اللہ دے گا، آپ کو اپنے آپ کو بدلنا پڑے گا خدا سب اپنے آپ نہیں بدلتا۔

میں نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا جو مثالیں دے سکتا تھا دیا بابری سے دادری تک گجرات سے امریکہ تک، سیریا سے افغانستان تک پورے عالم کا منظر بتانے کی کوشش کی اگر میری کوشش کے بعد بھی آپ لوگ نہیں بدلنا چاہتے ہیں، تو شاید میری کوشش میں کچھ کمی رہ گئی ہے یا آپ بدلنا ہی نہیں چاہتے اور اگر آپ کو میری کتاب شاید نہیں بدل سکتی تو شاید خدا بھی آپ کو نہیں بدل سکتا کیونکہ خدا نے آج تک انکو نہیں بدلہ جو اپنے آپکو نہیں بدلنا چاہتے ہیں، پھر بھی میں آخری بار کہوں گا کہ آپ شیعہ ہیں، سنی ہیں، وہابی ہیں، سلفی ہیں، صوفی 73 فرقوں میں سے آپ جو بھی ہوں پوری ایمانداری سے اپنے دل پر اپنا ہاتھ رکھیں اور اپنے آپ سے پوچھئے کہ سوائے ایک چھتری کے نیچے ایک کشتی کے اوپر سوار ہونے کے کوئی اور راستہ ہے اس قوم کو بچانے کا؟ شاید میری آواز آپکے دل تک نہیں پہنچی کاش عالم کے منظر سے آپکو کوئی فرق پڑتا، کاش کہ آپ کا دل دنیا کے مسلمانوں کے لیے نہیں رہتا مگر آپ کا دل آپ سے سچ بول رہا ہوگا کہ اسکے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کوئی فارمولہ نہیں only one formula come under the one umbrella ایک سال، دس سال، سو سال، پہلے کی سوچ سو سال بعد کی سوچ ہم نہ بدلے ہیں، نہ بدلیں گے، جس طرح ہم آج رہ رہے ہیں، اسی طرح ہم کبھی نہیں بدل سکتے اگر بدلنا ہے revolution لانا تو اپنا ego اپنی ضد خدا کے لیے چھوڑ دو، اللہ کے واسطے ایک ہو جاؤ ایک مسجد ایک چھتری کے نیچے ایک کشتی میں سوار ہو جاؤ، یہ میری آخری التجا ہے، جن کو میری بات سمجھ میں نہیں آئی ہے، ان کے لیے ایک شعر آپ کو کہوں گا ”آخر تمہیں آنا ہے ذرا دیر لگے گی“ فرقوں کا، سیاست کا، اپنی دکان کا، اپنے گھر کا بہانا ہے ذرا دیر لگے گی“ جو تم ہوتے دشمن تو کچھ بات ہی نہ تھی“ اپنوں کو منانا ہے ذرا دیر لگے گی“ میں قوم سے محبت کا درد مٹا سکتا ہوں، لیکن یہ روگ پرانا ہے ذرا دیر لگے گی“ میری تو نس نس میں بس چکا ہے میرے درد کو کتنی دیر لگے گی میں نہیں جانتا مگر آپ زیادہ دیر مت کرنا ورنہ بہت دیر ہو جائے گی۔

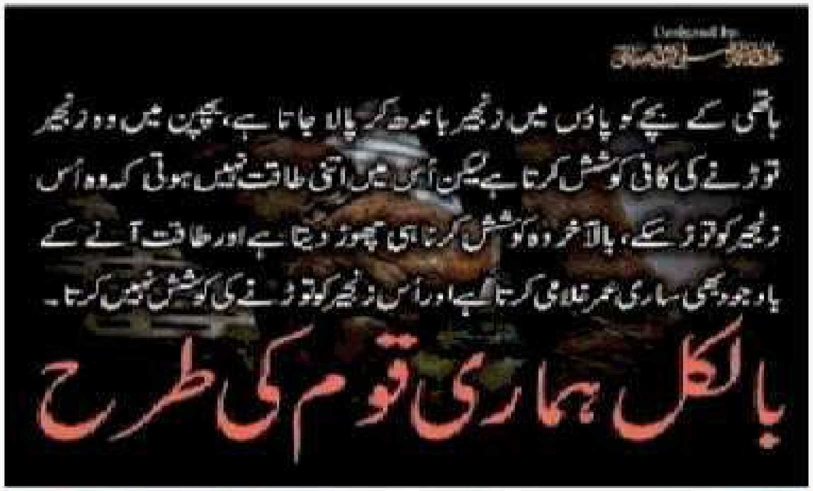
ہاتھی کے بچے کو پاؤں میں زنجیر باندھ کر پالا جاتا ہے، بچپن میں وہ زنجیر توڑنے کی کافی کوشش کرتا ہے لیکن اس میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اس زنجیر کو توڑ سکے، بالآخر وہ کوشش کرنا ہی چھوڑ دیتا ہے اور طاقت آنے کے باوجود بھی ساری عمر غلامی کرتا ہے اور اس زنجیر کو توڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔
بالکل ہماری قوم کی طرح

THE CONDITION OF THE UMMAH:
WHERE ARE WE GOING?
WHEN WILL THE
MUSLIM WAKE UP???

Oh Ummah
ITS TIME
to Change

ہاں، جن کو میری بات سمجھ میں آئی ہے یا جن کے خیال میرے ساتھ ملتے ہیں، وہ اس کتاب کو دوسرے لوگوں تک پہنچائے، میں نے تو اپنی زندگی کا مقصد یہی بنایا ہے میری قوم کو ایک چھتری کے نیچے لانا، ایک کشتی میں سوار کرنا میں نے اپنی مہم شروع کی ہے جس کو نام umbrella movemnt دیا ہے، آپ بھی میری اس مہم میں میرا ساتھ دو ہم سب ملکر انشا اللہ united Muslim league کی بنیاد ڈالیں گے سوشل میڈیا پر بھی، میں فیس بک اور واٹس اپ پر اس

امیر یلا موومنٹ کو چلاتا ہوں جتنی کتابیں مجھے مفت بانٹی تھی میں نے بائیں سوشل میڈیا پر بھی بفری ڈالا جتنا پیسہ مجھے لگاتا تھا میں نے لگایا آخر مجھے اتنا سمجھ میں آیا کہ آج قوم کے بھلے کی بات کرنے کے لیے یا تو آپ کو پیسوں سے امیر ہونا چاہیے یا پھر آپ کے پاس ڈاکٹر یا وکیل کا certificate ہونا ضروری ہے، یا پھر آپ کو عالم یا حافظ ہونا چاہیے یا کسی ٹرسٹ کے صدر یا کسی جماعت کے صدر یا کم سے کم آپکے چہرے پر داڑھی اور سر پہ نماز کی ٹوپی ہونا چاہیے۔ اگر یہ سب باتیں آپ کے اندر ہیں تو آپ کو قوم کے ذمے دار کا license ملتا ہے۔ ان میں سے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اور نہ میں ٹوپی پہن کر قوم کو ٹوپی پہنانا چاہتا ہوں۔ اگر اپنی قوم کی حالت کو بدلنا ہے تو ہمیں اس پر کام کرنا ہوگا صرف کتاب لکھ کر اور لوگوں کو مفت کتاب بانٹ کر کچھ نہیں ہوگا صرف کتاب سے یہ قوم نہیں جاگے گی لوگوں نے میری کتاب پڑھی بھی ہے یا نہیں میں نہیں جانتا یا مفت کتاب کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی ہے جو بات میں کتاب کے ذریعے کر رہا ہوں اگر یہی کتاب کسی بڑے آدمی یا بڑے نام چین نے لکھی ہوتی تو اس کی واہ واہ کرنے والے بہت ہوتے، یہاں تک کہ اگر کسی غیر مذہب والے نے یہ کتاب لکھی ہوتی تو آج اس کی کتاب کا نام ہو گیا ہوتا۔ جتنی امید مجھے میری کتاب سے تھی ایسا کچھ بھی نہیں ہوا اس لیے ارادہ کیا ہوں، کہ اس پر کام کروں گا مجھے اس پر محنت کرنا ہوگی ایک مہم چلانی ہوگی میں نے اپنی قوم کی حالت بدلنے کے لیے، پانچ مہم campaign چلانے کا فیصلہ کیا ہے آپ میرا ساتھ دینا چاہتے ہیں تو آپ بھی میرا ساتھ دے سکتے ہو، میں آپ کا انتظار کروں گا۔ اتنا سمجھانے کے باوجود بھی جو نہیں سمجھے جن کو میری بات اب بھی نہیں سمجھ میں آئی، ایک آخری بار پانچ مہم campaign کے بارے میں دوبارہ مختصر کہوں گا۔

ALAMI MANZAR (1)

the voice of the world muslims

Muslims suffers lot in the world not be cacause of the violence of bad people becacause of the silence of good people

مسلمان آج دنیا میں پریشان اس لیے نہیں ہے کہ ظالم ان پر ظلم کر رہے ہیں، بلکہ مسلمان پریشان اس لیے ہیں کہ اچھے لوگ خاموش ہیں۔ ظلم کرنے والے سے ظلم سہنے والا زیادہ گنہگار ہوتا ہے،

دنیا کے مسلمانوں کی آواز بنو۔

UNITED MUSLIM LEAGUE TRUST(2)

جس طرح چھوٹے چھوٹے گاؤں سے ندیاں نکل کر ایک بڑی ندی میں مل جاتی ہیں، ہمیں بھی چھوٹے چھوٹے گاؤں سے نکل کر آنا ہے اور اپنی قوم کی حالت کو بدلنا ہے۔

NEVER DOUBT THAT
A SMALL GROUP
OF COMMITTED INDIVIDUALS
CAN CHANGE THE WORLD.
INDEED IT'S THE ONLY THING
THAT EVER HAS.

UNITED MUSLIM LEAGUE(3)

میرا ساتھ دو ہم سب ملکر انشااللہ united Muslim league کی بنیاد ڈالیں گے مسلم کے پاس صرف ایک بوتل پانی ہے، جو درخت کے پتوں پر ڈال کر ضائع کر رہا ہے، مسلمانوں کو پانی درخت کے جڑ میں ڈالنا چاہیے اپنا vote ضائع مت کرو اگر درخت کا سایہ ہم پر پڑے تو درخت کا ہونا ضروری ہے، پتے سوکھ کر گر جاتے ہیں درخت اپنی جگہ آجاؤ، ایک درخت اُگاتے ہیں سیاست کا جواب سیاست سے دیتے ہیں، مگر ایک شرط ہے سیاست میں کام کرنے والوں کو لال بتی کی گاڑی ملے گی، میرے یونائیٹڈ مسلم لیگ میں کام کرنے والوں کی حالت لال بتی جیسی ہوگی۔ جن کو لال بتی کی گاڑی میں، اے سی میں گھومنے کا شوق ہے وہ میرے یونائیٹڈ مسلم لیگ

میں نہ آئے ۔

UMBRELLA MOVEMENT(4)

اللہ کے واسطے ایک ہو جاؤ ایک مسجد ایک چھتری کے نیچے آجاؤ آپ شیعہ ہیں سنی ہیں، وہابی، سلفی، صوفی 73 فرقوں میں سے آپ جو بھی ہوں جاگو اور قوم کو بھی جگاؤ جاگو تو ایسے جاگو کہ پھر غفلت کی نیند نہ آئے جاگتے رہو اماموں اور سیاست والوں کے بھروسے مت رہو میں نے آپ کو جگانے کی پوری کوشش کی جگایا سوئے ہوئے کو جاتا ہے، جو سونے کی acting کرتے ہیں ان کو دنیا کی کوئی بھی کتاب نہیں جگا سکتی acting والوں کو چھوڑوں آپ ایک مسجد ایک چھتری کے نیچے آجاؤ جب ہم ایک چھتری کے نیچے تھے، ہمارے نبی محمد ﷺ کے وقت اور جب ہم ایک چھتری سے باہر جا سکتے ہیں تو اسی ایک چھتری میں نیچے کیوں نہیں آ سکتے ؟

YES WE CAN come out be proud as (5)

a muslim ہاں، ہم سب کر سکتے ہیں، آپ گھر سے نکلو اور مسلم ہونے پر فخر محسوس کرو

Yes we can کا مطلب ہے ہم سب کر سکتے ہیں، سب کچھ بنا سکتے ہیں جو دنیا بناتی ہے ۔ ایک کشتی میں سوار ہو اور جنھیں ڈوبنے کا ڈر ہے وہ میری کشتی میں نہ آئے ۔ میرے والد نے مجھے کہا تھا کہ بیٹا قلم سے impossible لکھو، میں نے لکھا، پھر مجھے میرے والد نے کہا IM کو مٹا دو، میں نے IM کو مٹا دیا، میرے والد نے پوچھا اب پڑھو اب کیا ہے؟ میں نے پڑھا Possible ۔ میرے والد

5MISSION
IMPOSSIBLE

نے کہا دنیا میں کوئی بھی کام امپوسیبل impossible t ممکن نہیں ہوتا جو ایک انسان کر سکتا ہے، وہ دوسرا انسان بھی کر سکتا ہے ۔ صرف نا کو ہٹانے کی ضرورت ہے، نا کو ہٹا دو ممکن ہوتا ہے ۔ جن لوگوں کو میرے 5 mission impossible لگتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ im کو مٹا دو possible ہو جائے گا ۔ میرے لیے یہ possbile ہے ۔ آپ بھی انسان ہو میری طرح جب میں کر سکتا ہوں تو آپ کیوں نہیں؟ mission impossible کو mission possible بنا t ہے، نکلو گھر سے، کل کرو سو آج کرو اور آج کرو سو اب، ہر سنت کے سادھو کے چ

اور سہاس ہو جس کے من میں انت میں جیت اسی کی رہے گی، اس کا مطلب ہر بڑا آدمی علامہ دین دار یہ کہتا ہے سچ ایمانداری اور لگن جس کے دل میں ہوتے ہیں، آخر میں جیت اسی کی ہوتی ہے اگر ہم سچ کے ساتھ ہیں تو جیتنے تک ہار نہیں ماننا چاہیے ۔ گر میری بات آپ لوگوں کے سمجھ میں آتی ہے تو آپ اپنے دوسرے مسلم بھائی سے ضرور کہنا ۔ اور یہ کتاب دوسرے مسلم بھائی تک پہنچا دینا ۔ مگر مہربانی کر کہ میری اجازت کے بغیر اس کتاب کی کاپی مت کرنا اور نہ اسکین کر کے کسی کو میل کرنا ۔ کیوں کہ مجھے اس کتاب کو ہندوستان کی دوسری زبانوں میں بھی نکالنا ہے ۔ اور ان شاء اللہ انگریزی، عربی، اور فارسی میں بھی چھپوانا ہے ۔ اس بار مجھے کتاب مفت نہیں دینی ہے مجھے ایک چھوٹے سے گاؤں سے لیکر بڑے شہر بڑے شہر سے پورے ملک، پورے ملک سے پوری دنیا کے مسلمانوں تک پہنچانا ہے مجھے اس کام کے لئے اس مہم کے لئے پیسے چاہیے اس لیے اس کتاب کا بکنا ضروری ہے نہ میں آپ لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہوں اور نہ اس کتاب کا بزنس کرنا چاہتا ہوں میرا مقصد صرف میری قوم کو ایک چھتری کے نیچے لانا ہے، ایک کشتی میں سوار کرنا ہے باقی جو آپ کو سوچنا ہے آپ سوچ سکتے ہیں آپ ساتھ دو یا نہ دو میں میرا کام کرتا رہوں گا "گر روشنی ہو خدا کو منظور آندھیوں میں چراغ جلتے ہیں خدا گواہ ہے" میرا دل مجھ سے یہ کہتا ہے "میں کٹ سکتا نہیں کسی تیر تلوار سے نہ بندقوں کی بوچھار سے" "میں رک سکتا نہیں کسی دیوار سے" "اتر رہا ہوں میدان میں نکلا ہوں طوفان میں" "یہ میری جنگ ہے" "لہو تو رنگ ہے" "یہ رہ جائے تو کیا یہ بہہ جائے تو کیا کرشمہ وہ دکھا کے سب مرحبا" "رہو میں نہ رہو مگر دنیا کے ہزاروں سے لڑا اکیلا" **منظر احمد محمد مُلّا**

اللہ آپ کو اس کتاب کے مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا
فرمائے ۔ آمین وارنہ یہ بات سچ ہے کہ

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہ بدلی
جسے نہ ہو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

اگر کتاب پسند آئی ہے تو اپنے قوم کے لوگوں کو پڑھنے کی دعوت دینا پیچھے کتاب کا اشتہار ہے اپنی گلی محلوں، مساجد کے باہر xerox نکال کر لگا دیجیے ۔

اللہ حافظ

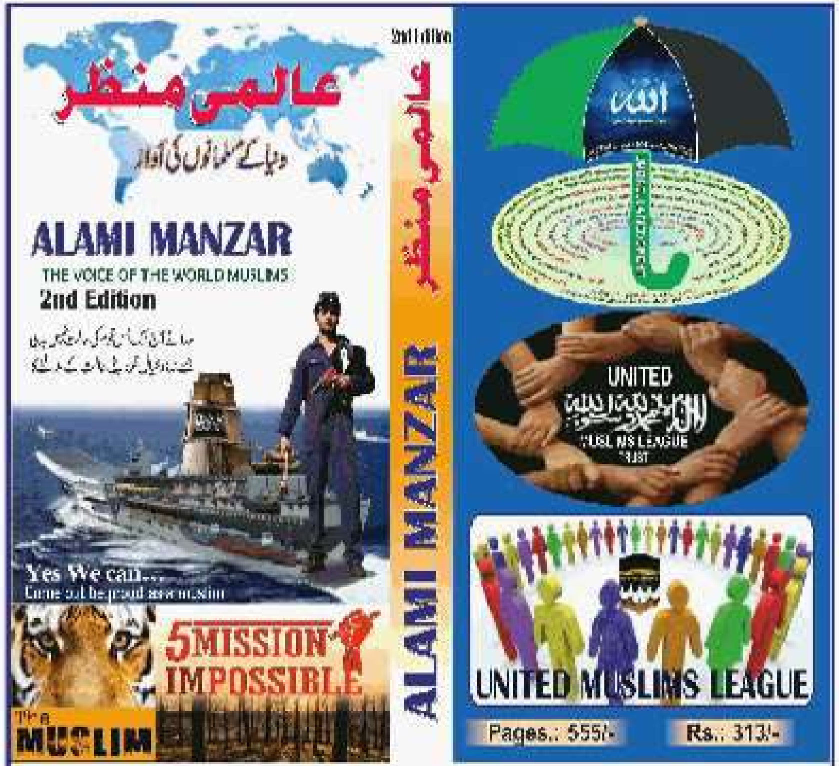

2nd Edition
عالمی منظر
دنیا کے مسلمانوں کی آواز
ALAMI MANZAR
THE VOICE OF THE WORLD MUSLIMS
2nd Edition
Yes We can...
Come out be proud as a muslim
5MISSION IMPOSSIBLE
The MUSLIM
عالمی منظر
ALAMI MANZAR
UNITED MUSLIMS LEAGUE TRUST
UNITED MUSLIMS LEAGUE
Pages.: 555/-
Rs.: 313/-

(1) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے وہ جاننا چاہتے ہو۔

(2) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا کے طوفان سے بچنا چاہتے ہو اور ایک کشتی میں سوار ہونا چاہتے ہو یعنی ایک پلیٹ فارم پر آنا چاہتے ہو۔

(3) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا میں 73 فرقے چھوڑ کر ایک مسجد ایک جھنڈے کے نیچے آنا چاہتے ہو۔

(4) [illegible]

(5) [illegible]

(6) [illegible]

[illegible] Islamic take over [illegible]

(7) [illegible]

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی   نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

اس کتاب کی قیمت صرف RS 313 ہے۔ [illegible]

Contact : 0091- 8805510331 E-mail:mullan747@gmail.com

عالمی منظر

دنیا کے مسلمانوں کی آواز

ALAMI MANZAR

The voice of the world Muslims

(1) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے وہ جاننا چاہتے ہو۔

(2) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا کے طوفان سے بچنا چاہتے ہو اور ایک کشتی میں سوار ہونا چاہتے ہو یعنی ایک پلیٹ فارم پر آنا چاہتے ہو۔

(3) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا میں 73 فرقے چھوڑ کر ایک مسجد ایک جھنڈے کے نیچے آنا چاہتے ہو۔

(4) پڑھو اس کتاب کو اگر اپنے بچوں کو دین و دنیا کی تعلیم حاصل کرانا چاہتے ہو۔ اپنے بچوں کو دنیا کے کامیاب لوگوں کے کندھے سے کندھا ملا کر چلانا چاہتے ہو۔ خود کے اسپتال، اسکول، کالج کھولنا چاہتے ہو [illegible] چاہتے ہو۔

(5) پڑھو اس کتاب کو اگر سیاست کا خواب [illegible] سیاست [illegible] صرف وقتی طور پر مختصر علاج ہیں سیاست والے صرف مرہم پٹی کرنے کا کام کرتے ہیں [illegible] سیاست کی [illegible] چاہتے ہو۔

(6) پڑھو اس کتاب کو اگر دنیا کی پانچ کمزوریاں (1) ہم فرقوں میں بٹے ہیں (2) ہم تعلیم میں پیچھے ہیں (3) ہم غلط کی باتوں میں آتے ہیں (4) ہمیں غصہ جلدی آتا ہے (5) ہم [illegible] تعصب [illegible]۔
ان کمزوریوں کو ختم کرکے طاقتور بننا چاہتے ہو [illegible] مسلمان جانوروں کی طرح [illegible] دنیا کے جنگل کے شیر [illegible] چاہتے ہو اور اس دنیا کے جنگل کے شیر بننا چاہتے ہو دنیا میں Islamic take over کرنا چاہتے ہو۔

(7) پڑھو اس کتاب کو اگر [illegible] اپنے قوم کی حالت بدلنا چاہتے ہو [illegible]۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی   نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

اس کتاب کی قیمت صرف RS 313 ہے۔ یہ کتاب [illegible] جنگ کی تیاری ہے [illegible] بدر کی طرح جنگ بدر میں 313 [illegible] 313 [illegible] ان شاء اللہ۔

مصنف کا پتہ:

Labbaik Co-operative Housing Society 'B' wing. Flat No. 7. Opp. St. Depo.
Behind Safina Lodge, Alibag, Dist. Raigad, Maharashtra, India.
Contact : 0091- 8805510331 E-mail:mullan747@gmail.com

SOCIAL MEDIA

Facebook:- Manzar Mulla · facebook pages:- United Groups:- United Muslims League
ALAM MANZAR the voice of the world muslims Instagram:- mulla manzar
Whatsapp: 0091- 8805510331 IMO:- 0091-8805510331 Whatsapp G:- United Muslims League
twitter:- Mulla Manzar @manzar_Mulla Google+: G+Mulla Manzar You Tube:- Mulla Manzar